انا مدینۃ العلم و علی بابھا

میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ

اقوالِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انسائیکلوپیڈیا

ادارہ تصنیف و تالیف

ترتیب و تشکیل نو

یوسف مثالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقوالِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

(انسائیکلوپیڈیا)

انا مدینۃ العلم و علی بابھا

میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے

اقوالِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انسائیکلوپیڈیا

ادارہ تصنیف و تالیف

ترتیب تشکیل نو

یوسف مثالی

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب .... ☆ .... اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ ([illegible])

ترتیب تشکیل نو ...... ☆ .... یوسف مثالی

پبلشرز .... ☆ .... مشتاق احمد

پرنٹرز .... ☆ .... آر۔آر پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ .... ☆ .... گل گرافکس 7120047

قیمت .... ☆ 350

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ ادا کرنے کا موقع فراہم کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جا سکے۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے جسے اخلاقیات کی معراج نصیب ہو اور عالمانہ شفقت سے فیضیابی کا شرف حاصل ہو اُس کی کوئی بات رضائے الٰہی کے پرتو سے خالی ہونا ممکنات میں سے نہیں اور نہ ہی اُس کا عمل اُس کی باتوں کی تردید کے شبہہ کی گنجائش سے ہم کنار ہو سکتا ہے ـــــ اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک ایسا دلآ ویز گلستان ہے جہاں سے گزرنے والی ہواؤں کے جھونکے معطر' جہاں کی کلی کلی پاکیزگی کا ارفع نمونہ اور پھول حُسن سیرت سے بھرپور اور جمال افروز ہیں ـــــ کیوں نہ ہوں' فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو دیکھیے !

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''میں شہر علم ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں ـــــ اللہ اکبر! ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بھی اس ارشادِ پاک کا احاطہ کرنے سے مطلق قاصر ہیں کہ شہرِ علم تو تمام کائناتوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور ہماری بساط حقیر سے حقیر ذرے سے بھی اتنی کم کہ اندازوں کی حدیں بھی ختم ہو جائیں' بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہر علم ہی ہیں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ کہ دروازے کی اوٹ سے جھانکتی ہوئی کرنیں اس سے گزر کر آتے ہوئے خوشبو کے جھونکے ہمارے لئے' ہم سب کے لیے ایک پیغام' ایک راستہ' ایک منزل کی نشاندہی کرتے ہوئے قدم قدم پر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہمارے حوصلوں کو بلند سے بلند تر کرتے ہوئے ہمیں اپنی راہوں کو ہموار کرنے کے طور طریقوں سے آگاہی کا سلیقہ مندانہ شعور بھی بخشتے ہیں اور منزل مقصود کی بشارت کا افتخار عطا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شمار ہونے کے لئے تگ و دو' سچی لگن' خلوص اور دین کی تعلیمات سے روشناس ہونے کی دعوت دیتے

ہیں — اتنے سارے مخلصانہ پہلوؤں اور روشنی بکھیرتی کرنوں کے مطہرانہ ماحول میں رہ کر بھی اگر ہم اپنی ہٹ دھرمی، کم عقلی اور دنیاوی مفادانہ اندھی سوچوں کے پیروکار بنے رہیں تو یہ ہماری بدقسمتی کی انتہا ہوگی!

آپ یقینی طور پر محسوس کر سکتے ہیں کہ ہم مذکورہ کتاب ''اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ'' سے کس کس انداز سے کس حد تک، یعنی حسبِ ظرف، مستفید ہو سکتے ہیں اور اس کی بدولت اپنے آپ کو درست سمت میں لے جانے کے عمل کو تیز تر کرتے ہوئے خالقِ حقیقی کے قُرب کی بے پناہ رعنائیوں اور نعمتوں سے کیسے مالا مال ہو سکتے ہیں اور آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب واقعی ایک بے بہا خزانہ ہے جسے حسبِ مقدور ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔

''اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ'' (انسائیکلوپیڈیا) آپ کے سامنے ہے، اس کی زبان کو آسان اور موجودہ ذہنی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے خاکسار کی کاوش بھی آپ سے ڈھکی چھپی نہیں — یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری خیال کرتے ہوئے عرض کرتا چلوں کہ '' اقوال علی رضی اللہ عنہ'' کی زبان اپنے مکمل جمالیاتی اوصاف اور مرتب و مترجم کی انتھک کوششوں کی آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ کافی حد تک فارسی تراکیب سے آراستہ اور عالمانہ تشبیہات واستعارات سے مرصع تھی جسے اس کے اوصاف ہی کی روشنی میں بغیر کسی اضافہ وتخفیف کے محض سلیس زبان میں تبدیل کرنے کی سعی کی گئی ہے اور اس خیال کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے کہ کسی قول کے معنوی حُسن، اساس اور وسعت و گہرائی پر نئے الفاظ کسی بھی طرح اپنے اثرات مرتب نہ کر پائیں اور یوں مکمل ایماندارانہ ترسیل سے ہر قول کو تحفۂ فیضان کے رُوپ میں ہر خاص و عام تک پہنچانے کے عمل کو آگے بڑھایا ہے۔

ناچیز اُمید کرتا ہے کہ مذکورہ صحیفے سے آنے والی نسلیں ہی نہیں آج کے دور کا انسان بھی شعوری سطح پر رہنمائی حاصل کرے گا اور ان اقوال کے خالق کے بلند مرتبے کے لئے دُعا گو رہے گا کہ ان اقوال کے وسیلے سے یقیناً ہم پر اُن کے بے شمار احسانات ہیں جن

کا قرض چکانا ہماری پہنچ سے بہت باہر ہے اور اپنی اس بے اختیاری اور معذوری کو ہم دعاؤں ہی سے کسی حد تک پورا کرنے کا جتن ضرور کر سکتے ہیں!

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان اقوال ونصائح کے ذریعے اپنی عاقبت سنوارنے کی ممکنہ حد تک ضرور کوشش کریں! (آمین)

دُعاگو

یوسف مثالی

۲۰۰۲ء لاہور۔۔۔۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اُس خدائے پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اپنی توفیق سے ہمیں (شریعت کی) سیدھی راہ بتلائی اور اپنی توحید کی نعمت عطا فرما کر اپنے سب بندوں پر ہمیں فضیلت عطا فرمائی۔ ہم اس کی طاق اور جفت نعمتوں پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ جس کے ادارک کی حد سے ہم قاصر اور اُس کے شمار سے فہم عاجز ہے۔ اور اُن لوگوں کی طرح جن کی زبان سچائی کے ساتھ گویا اور ان کا دل حق سے بھرا ہوا ہے۔ اسی بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا سچا معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اور نیز یہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے سچے بندے اور اُس کے وہ رسولؐ ہیں جنہوں نے مخلوق کو راہِ راست پر لایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسے وقت میں معبوث کیا۔ جب لوگ شرک بت پرستی اور غلط خیالات میں مبتلا اور گمراہی اور اوہام پرستی میں گرفتار تھے۔ پس خدا پاک نے جناب رسالت مآب کی ذات بابرکات کی طفیل مخلوق کو اپنی رضا اور دین کے راستے بتلا دیئے۔ اور ایمان و یقین کے مدارج ایسے واضح اور صاف بنا دیئے کہ (دین اسلام) کا نور تمام عالم میں پھیل گیا۔ اور اُس کی شعاعیں دُور تک پہنچ گئیں۔ اور باطل (کفر و شرک) کا بازار سرد ہو گیا۔ اور اُس کے حامی دانت پیسنے لگے۔ آپ کی ذات سراپا برکات۔ آپ کی آل پاک۔

آئمہ دین آپ کے اہل بیت برگزیدۂ خدا اور بہترین مخلوق ہیں۔ اور آپ کے

معزز نیکوکار اصحابوں پر خداتعالیٰ کی وہ رحمتیں نازل ہوں۔ جو رات کی کسی گھڑی میں اور دن کے کسی حصے میں منقطع اور ختم نہ ہوں۔

بندۂ گنہگار محتاج رحمتِ پروردگار عبدالواحد بن محمد بن عبدالواحد ابدی تمیمی حمد و صلوٰۃ کے بعد گزارش کرتا ہے کہ اس کتاب کے مضامین کی تخصیص اور اُن کے ساتھ دلچسپی کا باعث اور اُس کے کلمات کی تالیف اور تحریر کا موجب یہ ہوا۔ کہ علامہ ابوعثمان جاحظ نے اُن کی نسبت اپنی نہایت خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور اُن کو ایک کتاب کی صورت میں لکھا۔ اور اُن کی نسبت یہ الفاظ تحریر کئے ہیں۔ کہ یہ حکمت کو وہ مجموعہ ہے کہ اب تک کان اس سے آشنا نہیں ہوئے۔ اور دین و دنیا کی تمام کارآمد باتوں کے لئے یہ جامع اور حاوی ہے۔ اس مجموعہ کو امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بذاتِ خود جمع فرمایا ہے۔ علامہ موصوف کی یہ کتاب دیکھ کر میں نے تعجب کیا کہ یہ شخص باوجود یہ کہ علامہ زمان یکتائے اقران، فائق نے العلم شہسوار میدان فہم ہے۔ صدرِ اوّل سے اُس کو کمال قرب اور علم و فضل میں اُس کو خط وافر حاصل ہے۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے دوسرے کلام سے جو کہ بدر منیر کی مانند ہے کیسے غافل رہا۔ اور بہت سے تھوڑے پر کیونکر اکتفا کر لیا۔ اس نے جو مجموعہ نقل کیا ہے۔ یہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تمام کلام کا ایک جزو ہے۔ بہت میں سے ایک تھوڑا سا حصہ ہے۔ اس کو تمام کلام سے وہ نسبت ہے جو شبنم کو بارش سے ہے۔ اور باوجود یکہ میرا حال متغیر ہے اور میں درجہ کمال سے قاصر اور صدرِ اول کے فضلاء کے درجے تک پہنچنے سے عاجزی کا معترف ہوں۔ اور اُن کے میدان میں چلنے سے اپنے قصور کا اور اُن کے موازنے سے اپنے وزن کی کمی کا مقرر ہوں۔ میں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام سے وہ تھوڑے سے مختصر اور پُر حکمت فقرے اور آپ کے عالی قدر نصائح سے ایسے تھوڑے سے نصائح جو جمع کئے ہیں۔ کہ جن کے مقابلہ سے بڑے بڑے بلیغ عاجز اور لا کلام ہیں۔ اور نامور حکماء ان کی مثل بیان کرنے سے قاصر اور ناکام ہیں۔

اس علم کے بیان کرنے میں میری مثل ایسی ہے جیسے کوئی دریا میں سے چلو بھر پانی اُٹھائے۔ اور میں اپنی تقصیر اور کوتاہی کا مقرر اور اُس کی وصف میں مبالغہ کرنے والا ہوں۔ اُس کی وصف میں جس قدر مبالغہ ہو وہ کم ہے۔ جو علم نبوی کے چشمہ سے سیراب اور علم الٰہی کے اسرار سے واقف تھے جناب امیر المومنین رضی اللہ عنہ جن کا قول سراسر حق اور آپ کا کلام بالکل سچ ہے) کا وہ مقولہ جس کو آئمہ نقل نے ہمارے تک پہنچایا ہے یہ ہے کہ "میرے سینے میں علم کا ایک بے شمار خزانہ موجود ہے" کاش! وہ تمام خزانہ مجھے معلوم ہوتا۔ میں نے آپ کے کلمات کے سلسلہ اسناد کو طوالت کے خوف سے حذف کر دیا ہے۔ اور اُن کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ اور جن فقرات کے آخری کلمات تلفظ کے لحاظ سے باہم موافق معلوم ہوئے ہیں اُن کو ایک جگہ جمع کر کے مسجع عبارت کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ تاکہ سُننے والوں کے کان اس سے خوش ہوں اور اُن کے دلوں اور ذہنوں میں اچھی طرح جانشین ہو جائیں۔ کیونکہ لوگوں کے نفوس منظوم یا مسجع کلام کی طرف طبعاً زیادہ مائل اور راغب پائے جاتے اور نثر سے بہت کم دلچسپی رکھنے والے نظر آتے ہیں۔ اور ان کلمات کو دیکھنے والے اور ان سے مستفید ہونے والے لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں اور طول کلام کے خوف سے میں نے بہت سے کلمات کو چھوڑ دیا۔ اور صرف اُن کلمات کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ جن سے رنج و غم کے بیماروں کو شفاء اور اہل عقل و ادب کو کامل فائدہ اور غنا حاصل ہوا۔ اور میں نے اس کتاب کو غُرَرُ[1] الْحِکَمْ و دُرَرُ الْکَلِم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ میں خدائے پاک سے اس بات کی اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس کتاب کے عوض میں حُسنِ ثواب عطاء فرمائے گا۔ اور اُس کی ذاتِ پاک کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے تمام عیبوں سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ اور اسی کی ذاتِ پاک سے توفیق مانگتا اور اُس پر توکل کرتا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

---

[1] روشن حکمتیں اور کلمات کے موتی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب نمبر 1

⇦ **دین کی پابندی** آدمی کو (مصیبتوں سے) بچاتی ہے اور دنیا (کی حرص) آفتیں لاتی ہے۔ دین سے عزت (اور) دنیا سے ذلت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا ایک مقررہ وقت تک رہے گی۔ اور آخرت ہمیشہ تک۔

⇦ **علم** (آدمی) کا مددگار ہے اور حکمت (حق کی طرف) رہنمائی کرتی ہے۔

⇦ **انصاف** ہر کسی کو لبھاتا ہے اور ظلم بے راہی ہے جس سے ہر ایک گھبراتا ہے۔

⇦ **سچائی** (ایک اچھا) وسیلہ ہے۔ معافی (ایک عمدہ) فضیلت ہے۔

⇦ **سخاوت** (ایک عمدہ) خصلت ہے۔ شرافت بڑائی کا سبب ہے۔ ہوشیاری ایک عمدہ سرمایہ ہے کاہلی (وقت کو) برباد کرنا ہے۔

⇦ **وعدے کا پورا کرنا** بزرگی کی بات ہے۔ خالص دوستی ایک اچھا رشتہ ہے۔

⇦ **تواضع** سے آدمی کا مرتبہ بڑھتا ہے اور تکبر سے گھٹتا ہے۔

⇦ **حکمت** ایک بچاؤ ہے اور بچاؤ ایک عمدہ نعمت ہے۔ بخشش ایک فضیلت کی بات ہے از وفائے عہد بھی ایک گونہ بخشش ہے۔

⇦ **عقلمندی** زینت اور حماقت عیب ہے۔

⇦ **سچائی** امانت اور جھوٹ خیانت ہے۔

⇦ **انصاف** راحت اور شرارت بے حیائی ہے۔

⇦ دل کھول کر بخشش کرنے سے سرداری ملتی ہے اور سلطنت خبر گیری سے چلتی ہے۔

⇦ ایمان کا مدار امانت داری پر ہے کشادہ روئی سے پیش آنا بھی ایک نیکی ہے۔

⇦ جوان مرد خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے اور لئیم حریص یا مال کا عاشق ہوتا ہے۔

⇦ غور کرنے سے آدمی کو حق اور کامیابی کی راہیں نظر آتی ہیں۔

⇦ سچائی نجات بخشتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

⇦ قناعت سے آدمی دل کا غنی اور مالداری سے سرکش ہو جاتا ہے۔ فقر (خدا کی یاد) بھلا دیتا ہے۔

⇦ نفس کی خواہش بُرائی پر برانگیختہ اور دنیا کی لذتیں یادِ خدا سے غافل کرتی ہیں۔

⇦ ہوائے نفس آدمی کو ہلاک کرتی ہے۔ حسد ذلیل کرتا ہے اور کینے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

⇦ یقین (کا نتیجہ) عبادت ہے۔ پارسائی دنیا کی خواہشوں پر لات مارنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ کام تجربہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ دیکھ بھال کر کام کرنا چاہیے۔

⇦ علم کی مدار سمجھ پر ہے اور سمجھ کی مدار ذہن کی تیزی پر ہے۔ اور ذہن کی تیزی خدا داد بصیرتِ عقل کا ثمرہ ہے۔

⇦ انجام بینی سوچ سے حاصل ہوتی ہے اور سوچ فکر سے۔

⇦ کامیابی ہوشیاری سے ہے اور ہوشیاری تجربوں سے۔

⇦ نیکوئی سے سرداری حاصل ہوتی ہے اور شکر کرنے سے نعمت بڑھتی ہے۔

⇦ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا (بھی ایک) عبادت ہے۔

⇦ عزت کے سامان تکالیف کے برداشت کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

⇦ مزدوری محنت سے ملتی ہے۔ غرور کا انجام ہلاکت ہے۔

⇦ عقیدہ میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے۔

⇦ جہالت موت کی مانند ہے۔سُستی کرنے سے مطلب کھویا جاتا ہے۔

⇦ خواہشات نفس سراسر آفتیں اور لذات نفسانی مقصد زندگی کو بگاڑنے والی ہیں۔

⇦ دل کی اُمنگیں پراگندہ خیالات ہیں اور رحمت خدا سے نااُمیدی مضرت بخش ہے۔

⇦ انصاف کرنے والا بزرگ اور ظالم کمینہ ہوتا ہے۔

⇦ نیکوئی نرم دلی سے حاصل ہوتی ہے کسی کے احسان کی مکافات کرنا گویا اُس کی منت سے آزاد ہونا ہے۔

⇦ تمام نیکیوں کی مدار صبر پر ہے۔

⇦ سچی دوستی برکت کا سبب ہے۔آہستگی اور اطمینان سے کام کرنا ایک اچھی صفت ہے۔

⇦ بیقراری ہلاکت کو پہنچاتی ہے۔

⇦ سخاوت ایک پسندیدہ خلق اور غرور بیوقوفی اور کمینگی ہے۔

⇦ علم ایک بے بہا خزانہ ہے اور خداتعالیٰ کی عبادت (بڑی) کامیابی ہے۔

⇦ قناعت سے عزت حاصل ہوتی ہے۔دین کی پابندی خوشی کا سبب ہے۔

⇦ یقین سے دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے ایمان دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

⇦ مطلب کا پانا تسلی خاطر کا باعث ہے اور اس کا نہ پانا غموں کا سبب ہے۔

⇦ قرض بندگی ہے اور اس کا ادا کر دینا آزادی ہے۔

⇦ سچائی ایک بزرگ خصلت اور جھوٹ ایک بُری صحت ہے۔

⇦ نیکوئی ایک ذاتی کمال اور دوستی ایک رشتہ ہے خاموشی سے آدمی باوقار رہتا اور بے ہودہ گوئی سے طعن کا نشانہ بنتا ہے۔

⇦ کسی پر تنگی کرنا کمینگی اور جھگڑنا اپنی بدفالی ہے۔

⇦ غور کا انجام کامیابی اور غفلت کا نتیجہ محرومی ہے۔

⇦ پرہیز گاری مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور آدمی ڈھل مل یقین سے شک میں پڑا رہتا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نجات بخشتی اور نافرمانی ہلاک کرتی ہے۔

⇦ بزدلی ایک آفت اور پست ہمتی کم عقلی ہے۔

⇦ جس نے کام ٹھیک کیا اُس کا بدلہ پائے گا اور جو غلطی میں پڑا وہ ناکام رہا۔

⇦ سچائی کامیابی کا سبب اور جھوٹ رسوائی کا باعث ہے۔

⇦ علم سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سب آفتوں سے بچاتی ہے۔ صبر کرنا عقلمندی کی نشانی ہے اور بیقراری سے نقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

⇦ بہادری زینت اور بزدلی عیب ہے۔

⇦ ٹھیک کام کرنے سے سلامتی الٹا کرنے سے ملامت اور جلدی کرنے سے ندامت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ روزی پہلے سے بٹ چکی ہے۔ حریص محروم رہتا ہے اور بخیل کی مذمت ہوتی ہے۔

⇦ حاسد غم میں مبتلا اور ظالم ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

⇦ ظلم ایک بہت بڑا عیب ہے۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہلاکت کا سبب ہے۔

⇦ ہوشیار بیدار کی مانند اور غافل مستِ خواب کی طرح ہے۔

⇦ محرومی یہ ہے کہ خدا کی طرف سے توفیق خیر نہ ہو۔

⇦ مال کا جمع ہونا غم میں پڑنا ہے۔

⇦ آدمی کی سب اُمنگیں پوری ہونے والی نہیں۔

⇦ ہوشیار رہنے سے دل میں روشنی اور غفلت سے غرور پیدا ہوتا ہے۔

⇦ فریب دہی بڑا کمینہ پن اور دھوکا کمینگی ہے۔

⇦ بخل کا انجام فقیری ہے خیانت بڑی عہد شکنی اور عقائد میں شک رکھنا کفر ہے۔

⇦ نیک سلوک محبت کا سبب اور بخل اظہار عیب کا باعث ہے۔

⇦ عقلمندی لوگوں سے نزدیکی کا ذریعہ اور بیوقوفی دوری کا وسیلہ ہے۔

⇦ اپنی حاجت سے پہلے دوسرے کی حاجت روائی کرنا ایک بڑی فضیلت کی بات ہے۔

⇦ غلے کو اس خیال سے نہ بیچنا کہ جب خوب گراں ہوگا تو بیچوں گا نہایت بُری صفت ہے۔

⇦ دوسرے کے بھید کو محفوظ رکھنا (امانت اور اسے) مشہور کرنا خیانت اور مشکوک چیزوں سے بچنا دیانت ہے۔

⇦ پرہیزگاری سے عزت اور بدکاری سے ذلت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ ہوشیاری ایک پسندیدہ فعل ہے کوتاہی تضیع اوقات ہے۔

⇦ پرہیزگاری ڈھال اور لالچ وبال ہے۔

⇦ تجارت میں نفع ونقصان دونوں باتوں کا احتمال ہوتا ہے۔

⇦ بدکار کھلم کھلا بے حیائی کرتا ہے۔

⇦ علم ایک کامل رہنما ہے۔

⇦ قابل صحبت کم لوگ ہیں۔ حیا ایک اچھی صفت ہے۔

⇦ لالچ سے آدمی دوسرے کا غلام ہو رہتا ہے۔ اور نا اُمیدی کے وقت آزادی حاصل ہوتی ہے اطمینان کے ساتھ کام کرنے سے ٹھیک کام ہوتا ہے۔

⇦ بندگی حکم کے ماننے میں ہے۔

⇦ انسان پر شکر فرض ہے۔

⇦ دانائی سے (کامیابی کی) راہ ملتی اور بے سمجھی سے گمراہی آتی ہے۔

⇦ لالچ فقیری اور خدا کے ساتھ شرک کرنا کفر ہے۔

⇦ بے موقع حیا محرومی کا سبب اور غلط کاری ندامت کا باعث ہے۔ دنیا سے بے لاگ ہونا یہی تونگری ہے۔ اور خواہش نفس پر چلنا یہی نادانی ہے۔

⇦ حلم بڑا مددگار۔ اور بے حوصلگی بھارا جرم ہے۔

⇦ آرزوئیں آدمی کو دھوکے میں ڈالتی ہیں اور موت اُسے پچھاڑ دیتی ہے۔

⇦ دُنیا نقصان دہ اور آخرت مسرت بخش ہے۔

⇦ آس دھوکا دے رہی ہے اور زندگانی چلی جاتی ہے اور کوچ کا وقت قریب ہے۔

⇦ عاجزی ضعف اور سستی ہے۔

⇦ خاموشی نجات کا سبب ہے۔

⇦ کام کئی طرح کے ہیں۔ انسان جو نیکی کرے گا اس کا عوض پائے گا۔

⇦ شکر نعمت ضروری ہے۔

⇦ علم نجات بخشتا اور جہل ہلاک کرتا ہے۔

⇦ موت دنیاوی فکروں سے چھڑاتی ہے۔ بے قصور سلامت رہے گا۔

⇦ قیامت کا معاملہ نزدیک ہے منافق کو اس میں شک رہتا ہے۔

⇦ دوسرے سے مدد لینا ہوشیاری اور احسان غنیمت ہے۔ عدل برابری کا نام ہے قناعت سے آدمی سوال سے بچتا ہے۔

⇦ اپنے کام خدا کے حوالہ کرنے والا بچ رہتا اور بچاؤ ڈھونڈنے والا ہلاکت میں ڈالا جاتا ہے اجل مصائب دُنیا کے لئے ایک سپر اور توفیق رحمت خدائی ہے۔

⇦ قناعت ایک بڑی نعمت ہے۔

⇦ علم ایک بزرگ صفت اور جہل گمراہی ہے۔ اپنا فرض ادا کرنا خلاصی اور اس میں کوتاہی کرنا تکلیف کا باعث ہے۔

⇦ ہیبت کی وجہ سے کبھی آدمی اپنا مطلب نہیں پا سکتا۔

⇦ سچائی رفعت مرتبہ کا ذریعہ پست ہمتی تضیع وقت کا سبب اور بُزدلی نقصان کا باعث ہے۔

⇦ خاموشی عزت کا باعث اور بیہودہ گوئی موجب عیب ہے۔

⇦ حالت امن کو غنیمت سمجھنا اور خوف کے وقت دوسرے سے مدد لینا ضروری ہے

⇦ نصیحت دوسرے کے حال پر غور کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ بیداری سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ ڈرنا بھی عذر ہی ہے۔

⇦ گناہوں سے نادم ہونا بھی گناہوں سے معافی مانگنا ہے۔

⇦ قصور کا مان لینا ایک گونہ معذرت کرنا ہے اور اُسے نہ ماننا گویا اس پر اصرار کرنا ہے۔

⇦ بہت باتیں کرنے سے آخر سننے والے تنگ دل ہو جاتے ہیں۔

⇦ مشورہ موجب تقویت ہے۔

⇦ مال کا قیامت میں حساب ہوگا اور ظلم پر عذاب۔

⇦ ایک بات پر نہ جمنا شک ہے۔

⇦ علم حیاتی اور ایمان نجات کا ذریعہ توبہ گناہوں کو مٹانے والی اور نا اُمیدی باعث تسلی خاطر ہے۔

⇦ تقویٰ شکی چیزوں سے بچنے میں ہے۔ گمان بھی شک میں داخل ہے۔

⇦ لالچ سے ذلت اور پرہیزگاری سے عزت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ نیک سلوک کرنے والا مدد پاتا اور برائی کرنے والا خوار رہتا ہے۔

⇦ بیکار آدمی شیطان ہے۔

⇦ اطمینان سے کام کرنا ہوشیاری ہے۔

⇦ فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔

⇦ نیکوئی سے بزرگی اور بخشش سے بڑائی حاصل ہوتی ہے

⇦ غفلت گمراہی اور غرور جہالت ہے۔

⇦ سب اُمیدیں پوری نہیں ہوا کرتیں۔

⇦ جاہل حیرانی میں رہتا ہے دنیا کی حرص کا انجام زیان کاری ہے آدمی فضول اُمیدوں کے دھوکے میں پڑا ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی نافرمانی ہلاک کرتی ہے ظلم کا انجام بُرا ہے۔

⇦ نفسانی خواہشیں آدمی کو ہلاک کرنے والی جسمانی لذتیں اس کے لیے آفتیں ہیں۔

⇦ علم سے بزرگی حاصل ہوتی ہے جہالت سے گمراہی اور حرص آدمی کو ذلیل کرنے والی ہے۔

⇦ دانائی شفا اور حماقت بدبختی ہے صدقہ (خیرات) ایک محفوظ خزانہ ہے جو قیامت میں کام آئے گا۔

⇦ اخلاص بڑی کامیابی ہے سچائی نجات دیتی ہے جھوٹ ہلاک کرتا اور کنجوسی سے عیب پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ بے قصور عزت کا مستحق ہے اور صدقہ آفتوں سے بچاتا ہے۔

⇦ دین سراپا نور ہے۔ اور یقین سراسر خوشی ہے۔

⇦ صبر کا نتیجہ کامیابی اور جلد بازی کا ثمرہ خطروں میں پڑنا ہے۔

⇦ گمراہی بہت بُری چیز اور ضرورت کے وقت بات نہ کرسکنا عاجزی ہے۔

⇦ انصاف نیکیوں کی جڑ اور ظلم ہلاکت ہے۔

⇦ علم ایک مضبوط قلعہ ہے قناعت عزت کا سبب اور نیکوئی ایک محفوظ خزانہ ہے بے سوچ آدمی غفلت میں مست رہتا ہے اور سمجھدار ناممکنات میں گرفتار۔

⇦ سرداری کے فرائض جب ادا نہ کئے جائیں تو ہلاکت کا سبب ہے۔اور خواہش نفس کے خلاف چلنا بڑا جنگ ہے۔

⇦ شکر نعمت حصول نعمت کا سبب اور ناشکری اُلٹا تاوان کا موجب ہے۔

⇦ عقلیں خدا تعالیٰ کی بخشش آداب سیکھنے سے متعلق ہیں۔

⇦ دنیا کے کام تو روپیہ خرچ کرنے سے بھی ہو جاتے ہیں (مگر) آخرت کے مراتب حاصل کرنے کے لیے استحقاق اور اہلیت ضروری ہے۔

⇦ مومن کی عزت اُس کے عمل کے موافق ہوگی۔

⇦ انسان کی زینت عقل سے ہے۔اُس کا مرتبہ اُس کی ہمت کے موافق اور اُس کے کام اُس کے دل کے مطابق ہوتے ہیں اور آخر ایمان کے لحاظ سے مرتبہ پائے گا۔

⇦ علم کا فائدہ عمل ہے۔

⇦ دنیا کے کام آس پر چلتے ہیں۔

⇦ خندہ پیشانی ایک قسم کی نیکی اور ترش روئی عیب ہے۔

⇦ جہل وبال اور توفیق ایزدی طالعمندی اور اقبال ہے۔

⇦ حرام چیزیں ناجائز ہیں۔موت سے سب، کام چھوٹ جاتے ہیں۔

⇦ حریص مصیبت میں رہتا ہے اور اس کے اندوختہ کو آخر کوئی دوسرا سمیٹتا ہے۔

⇦ مال ایک مستعار چیز اور دنیا فانی ہے۔

⇦ استقامت میں سلامتی اور برائی میں ندامت ہے۔

⇦ عدل مثل حیات اور ظلم مانند موت کے ہے۔

⇦ توکل ایک بھاری سرمایہ۔

⇦ ہوشیاری ایک عمدہ کام اور عاجزی تضیع اوقات ہے۔

⇦ عقل انسان کی فضیلت اور سچائی زبان کی امانت ہے۔

⇦ صبر حوادث کا مقابلہ کرتا ہے اور بے صبری اُلٹی زمانے کی مددگار ہو جاتی ہے جو آدمی کا مخالف اور دشمن ہے۔

⇦ غلے کو روکنا محرومی کا سبب ہے۔

⇦ صبر ایمان کی چوٹی ہے۔ سخاوت آدمی کی زینت ہے۔

⇦ معافی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

⇦ فقر ایمان کی زینت ہے۔

⇦ دل زبان کا خزانچی ہے اور زبان دل کی ترجمان ہے۔

⇦ نیک سلوک کرنے سے آدمی غلام ہو جاتا ہے۔

⇦ انصاف بزرگی کی نشانی ہے۔

⇦ سچائی انصاف کی ساتھی اور خواہش نفس عقل کی دشمن ہے۔

⇦ علم جہالت کو مٹانے والا اور سنجیدگی عقل کی زینت ہے۔

⇦ وفائے عہد اور سچائی دونوں سگے بھائی ہیں عقل حق کی پیغام رسان ہے۔ توفیقِ خیر رحمت خدا کی کنجی ہے۔

⇦ بے موقع شرم روزی کی مانع ہوتی ہے۔

⇦ سچائی حق کی زبان جھوٹ سچائی کا دشمن اور باطل حق کا مخالف ہے۔

⇦ بُردباری اخلاق کی زینت ہے خیانت جھوٹ کا رفیق ہے۔

98340

⇦ حرص رنج کی سواری ہے۔لالچ مصیبت کی کنجی ہے۔

⇦ کامیابی گناہگار کی شفیع ہے گنہگار ہونا جھوٹ بولنے سے اچھا ہے۔علم کمالات کی زینت اور دوستی نہایت گوڑھا رشتہ ہے۔

⇦ ادب بہترین کمالات اور صدقہ افضل عبادات ہے۔

⇦ آدمیوں کو جن چیزوں کی خبر نہیں ہوتی ان کے مخالف ہوتے ہیں۔

⇦ آدمی جب تک پاس مراتب رکھیں گے۔تو بہتری رہے گی۔

⇦ وفائے عہد بزرگوں کی صفت ہے اور عہد شکنی کمینوں کی خصلت ہے۔

⇦ عمل نیت کا پھل ہیں اور صدقہ اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

⇦ صداقت کامیابی کی کنجی اور توفیق خیر نیکوئی کا ثمرہ ہے۔

⇦ کشادہ روئی سے پیش آنا پہلی نیکی اور لالچ اول درجہ کی بُرائی ہے۔

⇦ تحریر آدمی کی نیت کو ظاہر کرتی ہے اور اس کا کام اُس کے ارادہ کا پتہ دیتا ہے۔

⇦ سنجیدگی بردباری کا نتیجہ ہے اور تواضع علم کا ثمرہ ہے۔

⇦ انصاف اچھا حاکم ہے علم سے بردباری پیدا ہوتی ہے راستی بہترین قول اور سچائی بہترین عمل ہے۔

⇦ سخاوت دوستی کا بیج ڈالتی ہے۔کنجوسی عیب کا سبب ہوتی ہے۔

⇦ لالچ کھلم کھلی محتاجی ہے۔نا اُمیدی سے بے پروائی حاصل ہوجاتی ہے۔

⇦ دنیا ایک جانے والا سایہ ہے موت آخرت کا دروازہ ہے۔

⇦ بردباری بڑی مردانگی ہے وعظ و نصیحت سے دل زندہ ہوتے ہیں۔

⇦ تواضع کم رتبہ کو بلند رتبہ اور تکبر عالی درجہ کو پست درجہ بنا تا ہے۔

⇦ نرمی بھلائی کی کنجی کم عقلی گالی گلوچ کی چابی اور خواہش نفس عقلوں کی آفت ہے۔

⇦ دوستانہ عتاب سے دوستی زندہ رہتی ہے۔

⇦ تحفہ تحائف دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

⇦ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

⇦ یادِ خدا (گویا) دربارِ محبوب کی حاضری ہے۔

⇦ دین تمام مطلوب چیزوں پر بزرگی رکھتا ہے۔

⇦ عقل یقینی دوست ہے۔

⇦ خواہش نفس ایسا دشمن ہے جس کی انسان پیروی کرتا ہے۔

⇦ عقلمند اپنی مثل کی طرف جھکتا ہے اور جاہل اپنے جیسے کی طرف میلان کرتا ہے۔

⇦ سلامتی تنہائی میں اور آرام خواہش کے چھوڑنے میں ہے۔

⇦ بخشش سے ضرور عزت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ دنیا میں صاحب کمال بہت کم ہیں۔ حسد نہایت بُرا مرض ہے۔

⇦ بخشش عزت کی نگہبان ہے۔

⇦ میانہ روی تھوڑے مال کو بڑھا دیتی ہے اور فضول خرچی بہت سے مال کو بھی فنا کر ڈالتی ہے۔

⇦ زمانے کے پل پل کے اندر آفتیں چھپی ہیں۔

⇦ عمر کو لحظہ لحظہ فنا کر رہا ہے۔

⇦ راست گو کو عزت وجلال اور دروغ گو کو ذلت وخواری نصیب ہوتی ہے۔

⇦ حیاء سب خوبیوں کی کنجی ہے۔ بے حیائی بُرائی کی نشانی ہے۔

⇦ استغفار گناہوں کی مٹا دیتی ہے۔

⇦ گناہ پر جمے رہنا بدکاروں کی خصلت ہے۔

⇦ زمانے کی ساعتیں اور پل عمر کو لے جا رہے ہیں۔

⇦ شکم پُری سوجھ بوجھ کو روکتی ہے۔

⇦ شک بدگمانی کا موجب ہوتا ہے۔
⇦ صبر ناداری کی ڈھال ہے۔
⇦ غرور حماقت کی چوٹی ہے۔
⇦ ہیبت کے ساتھ ناکامی اور (بے موقع) حیا کے ساتھ محرومی ضروری ہے۔
⇦ یقین ایمان کی نشانی اور حرص محتاجی کی علامت ہے۔
⇦ حرص بُرائی کا سبب ہے۔ صداقت دعوے کی حیاتی ہے۔
⇦ رازداری کی مدار بھید کے پوشیدہ رکھنے پر ہے۔
⇦ انصاف شہادت کی جان ہے۔
⇦ عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔
⇦ معافی سے کامیابی میں ترقی ہوتی ہے۔
⇦ جھگڑا بُرائی کا بیج ہے۔
⇦ موت اختیار کرنا کمینہ پن سے بہتر ہے۔
⇦ دوستی اختیار کرو۔ مگر اپنی آبرو ہاتھ سے نہ دو۔
⇦ تھوڑے مال پر قناعت کرو اور ذلت روا نہ رکھو۔
⇦ جوانمردی قناعت اور بُردباری کا نام ہے۔
⇦ تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے۔
⇦ حریص کبھی بس نہیں کرتا۔
⇦ آنکھ دل کی پیغام رساں ہے۔
⇦ غور سے عقل کی روشنی بڑھتی ہے۔
⇦ بیماری بدن کے لئے ایک قید ہے۔
⇦ مال جمع کرنا غم میں پڑنا ہے۔

⇦ حسد روح کی قید ہے۔

⇦ چغلخور کو مذمت اور تکلیف پہنچتی ہے۔

⇦ غم نفس کا مرض ہے۔

⇦ جھگڑا آدمی کے لئے عیب ہے۔

⇦ مال حوادث کا دستِ برد ہے۔

⇦ مال وارث کے لیے تسلی کا سبب ہے۔

⇦ زمانے سے تجربے حاصل ہوتے ہیں۔

⇦ سفارش کرنے والا طلبگار کا بازو ہے۔

⇦ عذاب سے پہلے حساب ہوگا۔ حساب کے بعد ثواب ملے گا۔

⇦ منت رکھنا احسان کو خراب کر دیتا ہے۔

⇦ نافرمانی نعمت دور کر دیتی ہے۔

⇦ ظلم فتنے اور دشمنی کا سبب ہے۔

⇦ دوستی نہایت قریبی رشتہ ہے۔

⇦ شکر نعمتوں کا نتیجہ ہے۔

⇦ انصاف فیصلوں کی زندگی ہے

⇦ سچائی کلام کی روح ہے۔

⇦ انصاف بہترین شہادت ہے۔

⇦ سخاوت بزرگ ترین عادت ہے۔

⇦ اخلاص عبادت کا پھل ہے۔

⇦ یقین اعلیٰ درجہ کا زہد ہے۔

⇦ محتاجی سے قبر بہتر ہے۔

⇦ ریا کاری برائی کا بیج ہے۔

⇦ مانگنے میں ضد کرنا محرومی کا باعث اور مال جمع کرنا غم وفکر کا چشمہ ہے۔

⇦ دنیا نقصان اور خسارے کا بازار اور بہشت امن کا گھر ہے۔

⇦ یقین ایمان کا ستون اور ایثار بہترین احسان ہے۔

⇦ مصیبتیں اجر اور ثواب کی کنجی۔

⇦ دنیا شر اور برائی کی کھیتی اور تدبیر فکر کا فائدہ ہے۔

⇦ دنیا عبرت پکڑنے والوں کی نظر میں ہنسی اور کھیل ہے اور عقل تمام چیزوں کی اصلاح کرنے والی ہے۔

⇦ آنکھیں دلوں کی دیدبان اور سفیر ہیں اور جھگڑا تمام برائیوں کا گھر ہے۔

⇦ سینہ بدن کا محافظ اور رقیب اور عمل صالح مومن کی نشانی ہے۔

⇦ دنیا مصیبتوں کا گھر ہے۔

⇦ تقدیر پر راضی رہنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

⇦ صبر یقین کا ثمرہ اور زہد دین کا پھل ہے۔

⇦ غلام جب تک قناعت اختیار کرے۔اصیل ہے اور اصیل جب تک لالچ میں رہے غلام ہے۔

⇦ غرور جہالت کا سردار ہے۔

⇦ تواضع بزرگی کا سرنامہ ہے۔

⇦ عاجزی اپنے آپ کو ضائع کرنے کا باعث اور جنت مطیع اور تابعدار بندوں کا بدلہ ہے۔

⇦ زبان ایک سرکش گھوڑا ہے۔اور بُرائی اپنے سوار یعنی بُرائی کرنے والے کو منہ کے بل گراتی ہے۔

⇦ تیرا بھائی مصیبت میں کام آتا ہے۔

⇦ دل میں کھوٹ رکھنا بروں کی خصلت اور کینہ رکھنا حاسدوں کی عادت ہے۔

⇦ آدمی جس چیز کو نہیں جانتا اُس کا دشمن اور جسے جانتا ہے اس کا دوست ہے۔

⇦ جھگڑا جھگڑالو کو سر کے بل گراتا اور بخل بخیل کو عیب لگاتا ہے۔

⇦ عقلمند آدمی کبھی دھوکا نہیں کھاتا اور جاہل اپنی نادانی سے باز نہیں آتا۔

⇦ ظلم کا انجام بُرا اور خراب ہے اور حرص دوستی کو ختم کرنے والی ہے۔

⇦ عذرداری معافی اور عذر قبول کرنے کا موجب ہے اور جلد بازی لغزش کا باعث۔

⇦ سکون اور آہستگی مدد پانے کا سبب اور لوگوں کو ضرر دینا دوزخ کی آگ میں داخل ہونے کا موجب ہے دل میں لمبی آرزوئیں رکھنا احمقوں کی خصلت اور سستی بیوقوفوں کی عادت ہے۔

⇦ دنیا بدبختوں کا گھر اور جنت پرہیز گاروں کا مقام ہے۔

⇦ دنیا آخرت کا پل اور لالچ موجودہ ذلت ہے۔

⇦ دنیا وہ چیز ہے کہ عقلمندوں نے اس کو طلاق دیدی ہے اور یہ انہیں لوگوں کا مطلوب ہے جو گندے اور ناپاک ہیں۔

⇦ کسی کے داد دہش سے نا اُمید ہونے میں عزت اور اس کے مال و دولت کا لالچ رکھنے میں ذلت ہے۔

⇦ شریف آدمی کبھی لوگوں کے دھوکے اور فریب میں آ جاتا ہے۔

⇦ اکثر آدمی زمانے کی رفتار پر چلتے ہیں جیسا وقت ہو ویسا کام کرتے ہیں۔

⇦ عقلمند آدمی اپنی لذتوں کا دشمن اور ناداں اپنی خواہشوں کا غلام ہے۔

⇦ جمع کیا ہوا مال حوادث زمانے سے غارت ہو جاتا ہے اور مال و دولت وارثوں کی تسلی کا باعث ہے۔

- خاموشی عقلمندی کی نشانی اور فہم اور سمجھ علم کی علامت ہے۔
- دنیا سے خوش ہونا نہایت نادانی اور اس موجودہ مگر فانی گھر پر مغرور ہونا کمال بیوقوفی ہے۔
- دین اسلام نہایت سیدھی سڑک ہے اور ایمان کے راستے نہایت کھلے اور واضح ہیں۔
- سچائی دین کا لباس اور زہد یقین کا ثمرہ ہے۔
- دولتمندی معمولی آدمی کو سردار بنادیتی اور مال کمزوروں کو زورآور بنادیتا ہے۔
- حیا آنکھ نیچے رکھنے کا نام ہے اور صاف ستھرا رہنا عین دانائی ہے۔
- بخیل آدمی اپنے وارثوں کے لیے مال و دولت جمع کرتا اور غلہ روکنے والا اپنی نعمت سے محروم رہتا ہے۔
- کشادہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے اور خندہ پیشانی رہنا شریف کی خصلت ہے۔
- شکر نعمتوں کا قلعہ اور حیا پوری شرافت اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اپنی نعمتوں کو بڑھانا ہے۔
- ہوشیاری نہایت مضبوط راہ ہے اور غفلت نہایت موذی دشمن ہے۔
- عقل فہم کا ذریعہ اور بخل مذمت کا باعث ہے۔
- عقل نہایت مستحکم اور مضبوط اساس اور پرہیزگاری نہایت بہترین لباس ہے۔
- بہشت اُن لوگوں کو ملتی ہے جو نیک کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔
- دوزخ ایسے لوگوں کا آخری مقام ہے جو نیک کاموں میں کوتاہی کرتے ہیں۔
- عقل نہایت بہترین نعمت اور جہالت سخت موذی دشمن ہے۔
- علم بہترین شرافت اور عمل نیک نہایت اچھا خلیفہ اور جانشین ہے۔

⇦ **نفاق** شرک کا بھائی اور غیبت سخت برا جھوٹ ہے۔

⇦ **جہالت** سے پاؤں پھسلتا ہے اور ظلم سے نعمتیں دور ہو جاتی ہیں۔

⇦ **زہد** دین کی جڑ اور سچائی پرہیزگاروں کا لباس ہے۔

⇦ **دین** نہایت مضبوط ستون پرہیزگاری بہت اچھا توشہ ہے۔

⇦ **طاعت** نہایت محفوظ سامان اور قدرتِ الٰہی میں فکر کرنا اچھا سہارا ہے۔

⇦ **پرہیزگاری** اچھا ساتھی اور اجل مضبوط قلعہ ہے۔

⇦ **عقل** سوچ اور فکر کو درست کرتی اور عدل مخلوق کو سنوارتا ہے۔

⇦ **عذر پیش کرنا** عقلمندی کی دلیل بردباری فضیلت کا سرنامہ ہے اور معافی بزرگی کی نشانی ہے۔

⇦ **حماقت** نہایت بُرا ساتھی اور برائی نہایت بُرا دروازہ ہے۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو اپنی زبان (لغویات سے) بند رکھے اور ہوشیار وہ ہے جو زمانے کی رفتار پر چلے۔

⇦ **بُری بات** کہنے کا انجام بُرا ہے اور جواب سے عاجز رہنے کی نسبت گنہگار اور بے زبان ہونا اچھا ہے۔

⇦ **طاعت** عقلمندوں کے لئے گویا مالِ غنیمت ہے (کہ خوب شوق سے حاصل کرتے ہیں) اور علماء لوگوں کے حاکم ہیں۔

⇦ **مرد آدمی** مال کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور مال وہی ہے جو آدمی کے کام آئے۔

⇦ **سخاوت** شرافت طبع کا ثمرہ اور منت رکھنا نیکوئی کو برباد کرنا ہے۔

⇦ **زندگانی** کبھی میٹھی اور کبھی کڑوی ہوتی ہے اور دنیا دھوکا دیتی اور نقصان پہنچاتی ہے۔

⇦ **متوسط** طور پر خرچ کرنے سے تھوڑا مال بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور فضول خرچی

اور زیادہ خرچ کرنے سے بہت مال بھی ختم ہو جاتا ہے۔

⇦ **زہد** یقین کی بنیاد اور راستی دین کا سر ہے۔

⇦ **بُری بات** سُننے والا کہنے والے کا شریک ہے اور کشادہ روئی پہلی بخشش ہے۔

⇦ **درگذر** کرنا تمام بزرگیوں کا تاج اور نیکوئی بہترین غنیمت ہے۔

⇦ **تواضع** آدمی کی فضیلت اور بزرگی پھیلاتی اور تکبر اور بڑائی کمینہ پن ظاہر کرتی ہے۔

⇦ **جو شخص** بلا اور سختی کے سامنے ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتا ہے اور جو کھلم کھلی نافرمانی کرے وہ ظاہر بُرائی کرتا ہے۔

⇦ **زبان** عقل کی ترجمان اور صاف ستھرا رہنا پہلی بزرگی ہے۔

⇦ **گناہوں** سے بچنا پہلی مردانگی اور پاکدامنی (جواں) مردی کی جڑ ہے۔

⇦ **کینہ** غضب اور ناخوشی کا سبب اور حرص ہلاکت کا سرنامہ ہے۔

⇦ **خیانت** اور قصور کرنا قطع تعلق کا قاصد ہے اور صبر کرنے سے بیقراری کم ہو جاتی ہے۔

⇦ **آداب** خوبصورت لباس یا زیور ہیں اور عمر چند گنے ہوئے سانس ہے۔

⇦ **علم** عقل کا چراغ اور معرفت دل کا نور ہے۔

⇦ **توفیق** ایزدی خدا تعالیٰ کا لشکر اور توحید الٰہی نفس کی حیاتی ہے۔

⇦ **معرفت** الٰہی سے اُس کی مقدس بارگاہ میں کامیابی حاصل ہوتی اور شریعت نفس کو سنوارنے والی ہے۔

⇦ **ذکرِ خدا** محبت الٰہی کی کنجی ہے۔

⇦ **توکل** حکمت کا قلعہ اور توفیق الٰہی سب سے عمدہ اور اولین نعمت ہے۔

⇦ **خاموشی** فکر کی کھیتی یا باغ ہے اور دل میں کھوٹ رکھنا بُرائی کا بیج ہے۔

⇦ **حق گوئی** کاٹنے والی تلوار اور جھوٹ فریب اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔

⇦ **زہد** ایک فائدہ مند تجارت' پرہیز گاری اچھا عمل اور جھوٹ بہت بُرا عیب ہے جو آدمی کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔

⇦ **ایمان** ایک ایسا سفارشی ہے جسے ضرور کامیابی حاصل ہوگی اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اچھا عمل ہے۔

⇦ **غرور تکبر** حماقت کا سرنامہ اور قناعت فاقہ کشی کی مددگار ہے یعنی قناعت اختیار کرنے سے فاقہ کشی کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

⇦ **کینہ** اور دل میں کھوٹ رکھنا دلوں کی بیماری اور حسد تمام عیبوں کا سر ہے۔

⇦ **دشمن** سے نرمی کے ساتھ پیش آنا اس کی مخالفت کی تیزی کم اور عداوت کی تلوار کی دھار کند کر دیتا اور خندہ پیشانی سے پیش آنا عناد اور دشمنی کی آگ بجھا دیتا ہے۔

⇦ **ظلم** بھائی بندی کا رشتہ بگاڑتا ہے اور وفائے عہد صفائی کا عنوان ہے۔ اور لوگوں کا بھید ظاہر کرنے اور مال پر خیانت کرنے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

⇦ **متوسط** طور پر خرچ کرنا آدھی کمائی' سوچ بچار سے کام کرنا آدھا مددگار اور پاکدامنی بہترین خصلت ہے۔

⇦ **سخاوت** تمام خوبیوں کی کان اور بخل تمام برائیوں کی جڑ اور بنیاد ہے۔

⇦ **انصاف پرستی** بھلے لوگوں کی خصلت اور پاکدامنی کی رفیق ہے۔

⇦ **شجاعت** موجودہ عزت اور بزدلی کھلم کھلی ذلت ہے۔

⇦ **مال** بدکار لوگوں کا پیشوا اور سردار اور بدکاری کفار کی خصلت ہے۔

⇦ **مال** نفسانی خواہشوں کا مادہ اور جڑ ہے اور دنیا آفتوں اور بلاؤں کا گھر ہے۔

⇦ **مال** امیدیں مضبوط کرنا اور موت آرزوؤں کی جڑ کاٹتی ہے۔

⇦ **عقلمند** آدمی کمال طلب کرتا اور نادان مال ڈھونڈتا ہے۔

⇦ **خواہش پرستی** ایک طرح کا اندھا پن۔ ایذا رسانی دشمنی کا باعث اور بلا مصیبت آسانی اور خوش حالی کی ہم رکاب ہے۔ نفسانی خواہشیں شیطان کے جال اور پھندے ہیں۔

⇦ **انصاف** بادشاہ کی بزرگی، درگذر کرنا نہایت بڑا احسان اور کسی کو مال دینا گویا اُس کے پاؤں جمانا ہے۔

⇦ **عبرت کی نگاہ** سے دیکھنا اپنے حق میں ایک خیر خواہ واعظ کا کام دیتا ہے اور طاعت ایک سودمند تجارت ہے۔

⇦ **حق** بہترین راستہ اور علم اچھا راہنما ہے۔

⇦ **خوف الٰہی** سعادت مندوں کی خصلت اور ورع اور پرہیز گاری متقیوں کا لباس ہے۔

⇦ **بخیل لوگ** بدن کو اور سخی نفس اور دل کو فوائدِ دولت سے باز رکھتے ہیں۔

⇦ **یقین** عقلمندوں کی چادر اور اخلاص بہترین لوگوں کی خصلت ہے۔

⇦ **جہالت** آخرت کو برباد کرتی اور خود پسندی نعمتوں کی زیادتی کو روکتی ہے۔

⇦ **غرور** نہایت موذی ساتھی اور حرص اور خواہش پرستی ایک پوشیدہ بیماری ہے۔

⇦ **یادِ الٰہی** نور و ہدایت اور اُس کو بھول جانا تاریکی اور گمراہی ہے۔

⇦ **توکل** بہترین عمل اور خدا پر بھروسہ کرنا نہایت قوی اُمید ہے۔

⇦ **ایثار** نیک بندوں کی خصلت اور احتکار دغلہ روکنا بدکاروں کی عادت ہے۔

⇦ **ایمان** حسد سے بیزار رہتا اور غم بدن کو گرا دیتا ہے۔

⇦ **ظالم** عذاب کا منتظر اور مظلوم ثواب کا امیدوار ہے۔

⇦ **علم** نہایت بزرگ سرمایہ اور پرہیز گاری نہایت پاک کھیتی ہے۔

⇦ **خیر خواہی** سے محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہے اور دل میں کھوٹ رکھنے سے عیب اور بُرائی حاصل ہوتی ہے۔

- خدا تعالیٰ کی نافرمانی ناپاک اور گندے لوگوں کا خیال ہے۔
- طاعت نہایت مضبوط قلعہ اور قناعت ہمیشہ رہنے والی عزت ہے۔
- علم ایک بہت بڑا خزانہ۔
- اخلاص اعلیٰ درجے کی کامیابی اور نافرمانی نہایت درجے کی عاجزی ہے۔
- مکروفریب بُرے لوگوں کی خصلت ہے۔
- قانع آدمی لوگوں میں با آرام رہتا اور حریص لالچ کا غلام بنا رہتا ہے۔
- حرص بدبختوں کی علامت اور قناعت متقیوں (پرہیزگاروں) کی نشانی ہے۔
- دنیا سے رشتہ جوڑنے والا خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کرتا اور جو شخص امیدوں پر مغرور رہتا ہے وہ دھوکے میں پڑا ہے۔
- لمبی آرزوئیں بیوقوفوں کا سرمایہ اور دراز امیدیں احمقوں کا بھلاوا ہے۔
- آرزوئیں موت قریب لاتی ہیں لالچ آدمیوں کو ذلیل کرتی ہے۔ اور کشادہ روئی پہلا عطیہ ہے۔
- ٹال مٹالا (امیدوارکی) جان کے لیے عذاب اور نا اُمیدی جی کو راحت دینے والی ہے۔
- موت آرزو کو شرمندہ کرتی اور اجل امید کو کاٹ دیتی ہے۔
- آرزوئیں کبھی ختم نہیں ہوتیں نادان کبھی ان سے باز نہیں آتا اور زندہ آدمی کبھی بس نہیں کرتا۔
- کینہ یا مال غنیمت میں خیانت نیکیوں کو ضائع کرتی اور عہد شکنی گناہوں کو بڑھاتی ہے۔
- مکروفریب کمینوں کی خصلت۔ برائی گناہوں کو کھینچنے والی اور بخل ہر طرح کی مذمتوں کو جمع کرنے والا ہے۔

⇦ دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے اور فکر راست روی کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔

⇦ دوستی ایک بہت قریبی رشتہ اور معافی اور درگذر کرنا بہت اچھی خصلت ہے۔

⇦ پیٹ بھر کھانا جس سے بدہضمی پیدا ہو حکمت کو بگاڑتا اور شکم پُری ذہن کی تیزی کو روکتی ہے۔

⇦ بیقراری مصیبت بڑھاتی اور صبر تکلیف کو خالص کرتا اور گھٹاتا ہے۔
خندہ پیشانی شریف کی خصلت ہے۔

⇦ عقل تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے اور جہالت تمام بُرائیوں کی کان ہے۔

⇦ سیر شکم ہونا پرہیز گاری کو بگاڑتا اور حرص سب سے پہلا لالچ ہے۔

⇦ تنہائی عابدین کے لئے آرام کا موجب، زہد مخلصین کی خصلت ہے۔

⇦ شوقِ الٰہی کمال یقین والوں کی صفت ہے۔

⇦ خوفِ خدا عارفین کی چادر فکر پرہیز گاروں کی زینت، بیداری عاشقانِ خدا کا باغ ہے۔

⇦ اخلاص مقربین کی عبادت۔ خدا ترسی مومنین کا لباس۔ رونا خدا سے ڈ نے والوں کی خصلت اور ذکر عاشقوں کی لذت ہے۔

⇦ خواہش پرستی عقلوں کی آفت اور خود بینی سخت غلطی ہے۔

⇦ عقل تجربوں کی محافظ اور دوست نہایت نزدیکی رشتہ دار ہے۔

⇦ آدمی اپنے راز کو خود اچھا محفوظ رکھ سکتا ہے۔

⇦ حریص ایسی چیزوں کی تکلیف اُٹھاتا رہتا ہے جو اسے ضرر اور نقصان دینے والی ہیں۔

⇦ عقلمند آدمی اپنے آپ کو پست کرتا ہے تو اسے بلندی حاصل ہوتی ہے اور نادان

اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تو اُسے ذلت پہنچتی ہے۔

⇦ صبر ایمان کا ثمرہ ہے منت رکھنا اور جتلانا نیکوئی کو بگاڑتا اور جھوٹ ایمان سے کنارہ کش رہتا ہے۔

⇦ سچائی نجات اور بزرگی جھوٹ ذلت اور بزدلی ہے۔

⇦ خاموشی وقار اور سلامتی ہے اور انصاف قوت اور شرافت ہے۔

⇦ عقل سب سے بڑی دولت ہے اور بیوقوفی سب سے بری بیماری ہے۔

⇦ علم زندگانی اور شفا جہالت مرض اور تکلیف اور قناعت ایک بڑا خزانہ اور موجب تعریف اور حرص ذلت اور مجسم رنج ہے۔

⇦ بخیل آدمی دنیا میں محتاج رہتا ہے اور دنیا شر اور بُرائی کا کھیت ہے۔

⇦ آخرت سعادت مند لوگوں کا حصہ اور دنیا بدبختوں کی آرزو ہے۔

⇦ بادشاہ دین کے محافظ ہیں۔

⇦ خدا پر توکل تب ہو سکتا ہے کہ جب یقین کامل ہو۔

⇦ شک دین کو بگاڑتا دیتا ہے۔

⇦ انصاف رعیت کے بقا کا باعث اور شریعت مخلوق کے سنورنے کا ذریعہ ہے اور فوجیں اور لشکر رعیت کے قلعے ہیں۔

⇦ عادت ایک دوسری طبیعت ہو جاتی ہے۔

⇦ انصاف بادشاہ کی بزرگی اور فضیلت ہے۔

⇦ غم دلوں کی بیماری اور جھوٹ یا خلاف وعدگی لڑائی جھگڑے کا سبب ہے۔

⇦ خط اور لکھنا ہاتھ کی زبان ہے۔

⇦ فکر راست روی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

⇦ گھڑیوں اور پہروں کا گذارنا عمریں چھینتا یعنی ختم کرتا ہے اور موتیں امیدوں

کو کاٹتی ہیں۔

⇦ ظلم نعمتیں دور کرتا اور سرکشی عذاب لاتی ہے۔

⇦ عاجزی کا ثمرہ ہلاکت ہے۔

⇦ شریف آدمی اچھی خصلت رکھتا ہے۔

⇦ مومن دانا عقلمند اور کافر بدکار اور نادان ہے۔

⇦ حق نہایت زبردست مددگار اور جھوٹ بہت ہی کمزور معاون ہے۔

⇦ توفیق ایزدی عقل کی مدد اور معاون ہے اور خدائی توفیق کا نہ ہونا جہالت کا مددگار ہے۔

⇦ عقل آفتوں کے بچاؤ کے لئے ایک حجاب ہے۔

⇦ پرہیز گاری گناہوں کے بچنے کے لئے ایک ڈھال اور تقویٰ تمام نیکیوں کا سر ہے۔

⇦ شک ایمان کو برباد کرتا اور حرص یقین کو بگاڑتی ہے۔

⇦ شک جہالت کا ثمرہ ہے۔

⇦ خود بینی عقل کو بگاڑتی ہے۔

⇦ اخلاص دین کی غایت اور رضا بقضا یقین کا ثمرہ ہے۔

⇦ پاکدامنی عقلمندوں کی خصلت اور زیادہ حرص گندے اور ناپاک لوگوں کی عادت ہے۔

⇦ علم نہایت اعلیٰ درجے کی کامیابی اور طاعت ہمیشہ باقی رہنے والی عزت ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنی امیدوں کو کم کرے اور شریف وہ ہے جس کی خصلتیں بزرگ اور اچھی ہوں۔ نفاق (یعنی زبان سے اقرار دل سے انکار) نہایت بُری خصلت ہے۔

⇦ خندہ پیشانی سے یار دوستوں کے ساتھ انس اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

⇦ نفاق شرک کا بھائی اور خیانت جھوٹ کی بہن ہے۔

⇦ نفاق کفر کا ہمزاد بھائی اور دِل میں کھوٹ رکھنا بہت بڑا مکر ہے۔

⇦ نفاق ایمان کو بگاڑتا اور جھوٹ انسان کو عیب لگاتا ہے۔

⇦ نرمی بزرگی کا سرنامہ اور لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کرنا فضیلت کا سر ہے۔

⇦ حق نہایت روشن راستہ اور سچائی بہت اچھا رہنما ہے۔

⇦ جھوٹ پستی اور ذلت کا موجب ہے۔

⇦ منت رکھنا اور جتلانا نیکوئی کو برباد کر دیتا ہے۔

⇦ زہد نیکوئی کی کنجی اور پرہیزگاری کامیابی کا چراغ ہے۔

⇦ تقویٰ اخلاق کا رئیس اور بردباری نرمی طبع کی زینت ہے۔

⇦ پرہیزگاری نہایت اچھا ساتھی اور تقویٰ ایک مضبوط قلعہ ہے۔

⇦ طمع اور لالچ ہمیشہ کی غلامی اور ناامیدی ایک نئی یا عمدہ آزادی ہے۔

⇦ صبر بلا کے مقابلے کے لئے عمدہ سامان ہے۔

⇦ شکر نعمتوں کی زینت اور قناعت رضامندی کا سرنامہ ہے۔

⇦ صبر کامیابی کا ضامن اور صبر فتح مندی کا عنوان ہے۔

⇦ صبر بلا کے کو ذلیل کرتا ہے۔

⇦ صبر تکلیف کے دفع کرنے کے لئے نہایت مضبوط ہتھیار ہے۔

⇦ صبر تمام کڑوے اور تلخ کاموں میں معاون اور مددگار ہے۔

⇦ صبر نہایت بہترین سامان اور سخاوت بہت اچھی سرداری ہے۔

⇦ تواضع علم کا ثمرہ اور غصہ پی جانا بردباری کا پھل ہے۔

⇦ حلم ریاست کا سر بردباری سیاست کی زینت معافی قدرت کا زیب اور

انصاف حکومت کے انتظام کا باعث ہے۔

- عفو بزرگی کا سبب اور مال خرچ کرنا تعریف کا موجب ہے۔
- سخاوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خلق اور دعا اولیاء اللہ کا ہتھیار ہے۔
- سخاوت کا ثمرہ دوستی اور صفائی اور بخل کا نتیجہ بغض اور دشمنی ہے۔
- بخیل ہمیشہ ذلیل اور حاسد ہمیشہ بیمار ہے۔
- احسان انسان کا غلام بنالیتا اور منت رکھنا احسان کو خراب کر دیتا ہے۔
- سنجیدگی عقل کا عنوان اور وقار بزرگی کی دلیل ہے۔
- بیوقوفی نہایت معیوب اور برا خلق ہے۔
- طیش (سُبکی اور سفلہ پن) زندگانی کو خراب کرتا اور بخل کینہ پیدا کرتا ہے۔
- آہستگی سے کام کرنے والا کامیابی کے لائق اور مخلص قبولیت دعا کا سزاوار ہے۔
- خداتعالیٰ کی نافرمانی قبولیت دعا کی مانع ہے۔
- ظلم دوزخ میں داخل ہونے کا موجب اور سرکشی ہلاکت کا باعث ہے۔
- تقویٰ آخرت کا ذخیرہ اور نرمی راست روی کا عنوان ہے۔
- یمن و برکت نرمئ طبع کے رفیق اور نجات سچائی کی ساتھی ہے۔
- بُرائی غضب ابھارتی ہے۔
- جھگڑا ہلاکت کا سرنامہ ہے۔
- درشت گیری اخلاص کو بگاڑتی اور سہل گیری روزی جاری کرتی ہے۔
- ظلم تمام رذیل خصلتوں میں سے زیادہ بُری خصلت اور انصاف تمام عمدہ صفات میں سے افضل صفت ہے۔
- انصاف مخلوق کی بقا کا باعث اور ظلم رعیت کی ہلاکت کا موجب ہے۔
- غضب طیش کی سواری ہے۔

⇦ حسد زندگانی کا منغص اور خراب کر دیتا ہے۔

⇦ غفلت نہایت موذی دشمن اور گناہ پر اصرار کرنا بہت بُری رائے ہے۔

⇦ علم بہترین حمایت اور عقل عمدہ ترین طاقت عقل عزت کی موجب عقل بردباری کی سواری اور علم تمام خوبیوں کی جڑ ہے۔

⇦ جہالت نہایت بری بیماری اور شہوت پرستی سخت مضر دشمن ہے۔

⇦ تقویٰ نہایت مستحکم بنیاد اور صبر نہایت مضبوط لباس ہے۔

⇦ قطع تعلق گویا قاطع تلوار اور سچائی کھلم کھلا اور ظاہر حق ہے۔

⇦ یقین شک کو دور کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق شک کرنا شرک کا موجب ہے۔

⇦ علم عقل کا سرنامہ اور معرفت بزرگی کی دلیل ہے۔

⇦ علم معرفت الٰہی کا ثمرہ ہے۔

⇦ ستھرا پن پاکدامنی کی نشانی ہے۔

⇦ علم فکر کو مدد دیتا اور بردباری مرتبہ بڑھاتی ہے۔

⇦ کمینہ پن بُرائی کو کھینچتا اور ذکر الٰہی سینہ کو کھولتا ہے۔

⇦ عقل تمام کاموں کی درستی کا باعث ہے۔

⇦ علم اچھا رہنما حیا بہترین خلق شک میں پڑنے والا ہمیشہ بیمار اور لالچی ہمیشہ خوار ہے۔

⇦ علم بُردباری لانے والا ہے بُردباری علم کا ثمرہ ہے۔

⇦ یقین زہد کا پھل خیر خواہی دوستی پیدا کرتی اور مروت وعدہ پورا کرنے کا نام ہے۔

⇦ علم اچھا رہنما اور سچائی بات بتلانے کا عمدہ ترین طریقہ ہے۔

⇦ جہالت آخرت کو بگاڑتی اور غرور نعمتوں کی ترقی کو روکتا ہے۔

⇦ **ایمان** سب سے اعلیٰ مقصود اور اخلاص سب سے بزرگ مرتبہ ہے۔

⇦ **یقین** دین کا سر اور اخلاص یقین کا ثمرہ ہے۔

⇦ **غم** مومنین کی نشانی اور شوق عارفین کا حصہ ہے۔

⇦ **یقین** بہترین عبادت نیکوئی اچھی سرداری اور توفیق سعادت کا سر ہے۔

⇦ **اخلاص** ایمان کا اعلیٰ مرتبہ اور اخلاص ہی پر عبادت کا دارومدار ہے۔

⇦ **ایثار** اعلیٰ درجے کا احسان ہے۔

⇦ **یقین** عقلمندوں کی چادر اور انصاف نہایت مستحکم بنیاد ہے۔

⇦ **ناشکری** نعمتوں کو دور اور ظلم قوت واقتدار کو زائل کر دیتا ہے۔

⇦ **برائی** کو احسان نابود کر دیتا اور کفر کا ایمان ہٹا دیتا ہے۔

⇦ **بہت لالچ** عیب اور ہلاکت کا موجب اور زیادہ حرص ذلت اور شقاوت کا باعث ہے۔

⇦ **زہد** ایک سودمند تجارت اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اچھا عمل ہے۔

⇦ **زہد** امید کا گھٹانا اور ایمان اخلاص عمل کا نام ہے۔

⇦ **ظلم کا انجام** ہلاکت ہے اور شہوتیں زہر قاتل اور مطلوب کا فوت ہو جانا دل کو جلانے والی حسرت ہے۔

⇦ **فکر** سے حکمت پیدا ہوتی۔ عبرت پکڑنے سے عصمت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **گناہ** پر جمے رہنا بہت بڑا گناہ ہے اور سرکشی کی سزا بہت جلد مل جاتی ہے۔

⇦ **ایثار** اللہ کے نیک بندوں کی خصلت اور احتکار (غلہ روکنا) بدکاروں کی عادت ہے۔

⇦ **حریص** لالچی کبھی خوش نہیں ہوتا۔

⇦ **حاسد** کو کسی سے دوستی نہیں۔ جھگڑالو کی کوئی رائے نہیں اور خائن سے بھی وفا

نہیں۔

⇦ تکبر عین حماقت اور فضول خرچی محتاجی کی علامت ہے۔

⇦ **نجات** ایمان کی رفیق فضیلت احسان کی ساتھی اور کمینگی منت رکھنے کی مصاحب ہے۔

⇦ **گناہوں** پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

⇦ **دنیا** احمقوں کے لئے دھوکے کی ٹٹی ہے۔

⇦ **صلح** حلم اور بردباری کا ثمرہ ہے اور نرمی طبع صلح کی طرف پہنچاتی ہے۔

⇦ **قدرے** بھوک رکھنا' کم کھانا نہایت سودمند دوا ہے اور شکم پُری سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ **استغفار** گناہوں کی دوا سخاوت کی شاخوں میں پردہ پوشی داخل ہے۔

⇦ **کرم و سخاوت** نہایت بہترین خصلت اور ایثار اعلیٰ درجے کی سخاوت ہے۔

⇦ **اخلاص** ایمان کا اعلیٰ درجہ اور ایثار نہایت احسان ہے۔

⇦ **نیکی** کبھی فنا نہیں ہوتی اور بُرائی پر بدکار کو سزا ملتی اور رسوائی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **اعمال** نیت کا پھل اور عذاب و سزا برائیوں کا ثمرہ ہے۔

⇦ **دنیا** عقلوں کے پھسلنے کی جگہ ہے اور شہوتیں نادانوں کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں۔

⇦ **انصاف** حکومت کی زینت اور معافی قوت و اقتدار کی زکوٰۃ ہے۔

⇦ **وعظ** شفا دینے والی نصیحت اور فکر و غور ایک صاف آئینہ ہے۔

⇦ **جلد بازی** کامیابی سے باز رکھتی اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی قبولیت دعا کو روکتی ہے۔

⇦ **جھگڑا** بُرائی کا بیج اور نادانی تمام کاموں کو بگاڑنے والی ہے۔

⇦ **نا اُمیدی** آرام دینے والی آزادی اور بردباری نرم اور اچھی خصلت ہے۔

⇦ **قناعت** سے رہنا نہایت پُرلطف زندگی ہے اور غضب انسان کو طیش میں لاتا

ہے۔

⇦ غور وفکر عقلوں کو صیقل کرنیوالے اور حماقت فضول کاموں میں ڈالنے والی ہے۔

⇦ تواضع شرافت کی زکوۃ پرہیزگاری نیکوئی کی کنجی اور توفیق الٰہی تمام کامیابیوں کا سرہے۔

⇦ حسد بدن کو مٹا دیتا اور شریف آدمی حسد سے بیزار رہتا ہے۔

⇦ موتیں تمام آرزوؤں اور امنگوں کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔ اور لمبی لمبی امیدیں رکھنا جاہلوں اور نادانوں کا کام ہے۔

⇦ قناعت ایسی تلوار ہے جو کبھی کند نہیں ہوتی۔

⇦ ایمان وہ ستارا ہے جو کبھی بے نور نہیں ہوتا۔

⇦ صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

⇦ آنکھیں شیطان کے جال اور پھندے ہیں۔

⇦ ایثار اعلیٰ درجے کا احسان اور توفیق خدائے رحمان کی مہربانی ہے۔

⇦ قدرت غصے کو بھلا دیتی اور غرور نقصان کو ظاہر کرتا ہے۔

⇦ کسی کی طرف باتسلی اور بے فکر ہو جانا اس کے شوق و محبت کو کاٹ دیتا ہے اور سچائی حق کی زبان ہے۔

⇦ خواہش پرستی ہلاک کرنے والا ساتھی اور بُری عادت ایک زور آور دشمن ہے۔

⇦ عقلمند ہمیشہ غم و فکر میں رہتا ہے سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا کمینگی ہے۔

⇦ ہوشیاری اس کا نام ہے کہ انسان اپنے تجربے کو محفوظ رکھے اور اس کے مطابق کام کرے۔

⇦ توفیق الٰہی نہایت اچھی فضیلت ہے۔

⇦ شرافت اس کا نام ہے کہ انسان اپنے کنبے اور متعلقین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

⇦ بزرگی اس کو کہتے ہیں کہ دوسروں کے قصور کو برداشت اور اُن سے درگذر کرے۔

⇦ غصہ دلوں کی آگ اور کمینگی نہایت بُرا عیب ہے۔

⇦ ادب نہایت اچھی خصلت اور مردانگی خسیس کاموں سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔

⇦ خیانت نفاق کا سر جھوٹ بہت بُری خصلت ہے۔

⇦ انصاف نہایت بہترین خصلت افضال بہت اچھی سخاوت اور عافیت تندرستی نہایت عمدہ نعمت ہے نرمی طبع مومن کی رفیق ہے۔

⇦ آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے اور کریم وہ ہے جو دوسرے کے ساتھ پہلے احسان کرے۔

⇦ نیکوئی ہمیشہ رہنے والا ذخیرہ ہے حسد بدن کو پگھلا دیتا اور حرص ہمیشہ کی رنج و تکلیف ہے۔

⇦ طمع (لالچ) ہمیشگی کی غلامی اور تواضع بہت اچھی دوستی ہے۔

⇦ نیکوئی کو ہوشیار آدمی غنیمت سمجھتا اور ایثار نہایت اعلیٰ درجے کا نیک خلق ہے۔

⇦ باوجود قدرت کوتاہی کرنا ایک بُری مصیبت ہے۔

⇦ تقدیر ہوشیار پر غالب آ جاتی ہے۔

⇦ اطراف اشراف کا ہم نشین اور پرہیزگاری پاکدامنی کا ثمرہ ہے۔

⇦ کتابیں علما کے باغ حکمت بزرگوں کی ریاضت اور علم ادبا کی خوش طبعی کا سامان ہے۔

⇦ بُردباری بے عقل کا سرپوش اور پرہیزگاری سمجھدار شخص کی خصلت ہے۔

⇦ ادب عقل کی مجسم تصویر اور طول آئل موت کا حجاب ہے یعنی موت کے خیال۔

سے باز رکھتا ہے۔

⇦ ادب آدمی کی کامل صفت ہے۔ اعمال صالحہ کے سوا کوئی چیز آدمی کا ساتھ نہیں دے گی اور دنیا پر مغرور ہونا کم عقلی ہے۔

⇦ علم بُردباری کی جڑ اور بُردباری علم کی زینت ہے۔

⇦ حاسد کو کبھی شفا نہیں۔ اور خائن سے کبھی وفا نہیں۔

⇦ کینہ توز کو کبھی آرام نہیں اور مغرور کو کوئی عقل نہیں۔

⇦ بادشاہوں سے کبھی دوستی کی اُمید نہیں اور لمبی آس رکھنے والے کی کوئی انتہا نہیں۔

⇦ ڈرپوک کو زندگی کا کچھ مزہ نہیں اور بخیل سے کبھی مروت نہیں۔

⇦ فاسق کی بُرائی بیان کرنا غیبت نہیں اور ڈھل مُل یقین کا کوئی دین نہیں۔

⇦ شکی طبیعت کو کبھی یقین حاصل نہیں ہوتا اور بدکار سے کبھی پرہیز گاری نہیں ہوسکتی۔

⇦ سوال بھیک مانگنا فقراء اور محتاجی کی کنجی اور جھگڑے کا انجام نقصان ہے۔

⇦ دوستوں سے مشورہ لینا عین ہدایت سچائی نہایت اچھی بات ہے۔

⇦ چغلخوری بہت بُری روایت ہے۔

⇦ علمی مسائل بزرگ ترین اقوال اور بہشت اعلیٰ درجے کا مقصود ہے۔

⇦ تقدیر ایسی چیز ہے کہ انسان کتنا ہی ہوشیاری سے کام کرے مگر اس کی تدبیر پر غالب آجاتی ہے۔

⇦ زمانہ وہ نظارے پیش کرتا ہے جن کے دیکھنے سے عبرت حاصل ہو۔

⇦ دنیا مصیبتوں کا گھر ہے اور عقل سے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے۔

⇦ خواہش پرستی عقل کے مخالف اور علم جہالت کا قاتل ہے۔

⇦ غفلت ہوشیاری کی ضد، علم سمجھ کا باعث اور عقل علم کی سواری ہے۔

⇦ راستی اچھی بنیاد اور حیاء پسندیدہ خلق ہے۔

⇦ تجربوں سے علم حاصل ہوتا اور عبرت پکڑنے سے راست روی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ حسد رنج پیدا کرتا اور غم بدن کو پکھال دیتا ہے۔

⇦ نیت عمل کی بنیاد اور موت آرزو کی درانتی ہے۔

⇦ آرزو ایک ایسا رفیق ہے جس سے اُنس حاصل ہو۔

⇦ فضول خرچی وہ ساتھی ہے جو کنگال کر دیتا ہے۔

⇦ وفائے عہد سرداری کا قلعہ اور بھائی برادر اچھا سامان ہیں جو ضرورت کے وقت کام آتے ہیں تقوی مومن کا قلعہ کام کو متشبہ رکھنا فتویٰ کا باعث اور خواہش پرستی تمام مصائب کی بنیاد ہے۔

⇦ حیاء بزرگی کا کمال اور تندرستی نہایت اچھی نعمت ہے۔

⇦ تواضع شرافت کی سیڑھی اور تکبر ہلاکت کی بنیاد ہے۔

⇦ بخیل سے کبھی سخا نہیں اور علم کی کوئی انتہا نہیں۔

⇦ بردباری عقل کا اور سچائی بزرگی کا کمال ہے۔

⇦ معافی نہایت اچھا احسان ہے اور احسان انسان کو غلام بنالیتا ہے۔

⇦ اندوختہ کے ساتھ تکلیف ملی ہوئی اور محبت دُنیا کے ساتھ محنت اور سختی گھٹی ہوئی ہے۔

⇦ خواہش پرستی فتنوں کی سواری اور دنیا مصیبتوں کا گھر ہے۔

⇦ طاعت تنگ دست کی عزت اور سچائی مال دار کا خزانہ ہے۔

⇦ گناہ کا اقرار کرنے والا گویا تائب اور جس کمزور کا حق دبایا جائے وہ گویا غالب ہے یعنی ایک دن ضرور اُسے غلبہ حاصل ہوگا۔

⇦ گھڑیاں اور پل گذرنے سے عمریں ختم ہو جاتی ہیں اور ظلم دنیا (یا مال و دولت) کو ہلاک کر دیتا ہے۔

⇦ توبہ سے خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی اور گناہ پر جمے رہنے سے عذاب اُترتا ہے۔

⇦ طاعت سے ثواب ملتا اور نافرمانی سے عذاب ہوتا ہے۔

⇦ غیب عاجز کی کوشش اور جنت بڑے کامیاب لوگوں کا مال ہے۔

⇦ کشادہ پیشانی دوستی کی رسی ہے اور انصاف پرستی سے دوستی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

⇦ ہوشیاری خوب غور اور فکر اور رائے چلانے کے بعد حاصل ہوتی اور جھگڑا درست رائے کو بگاڑ دیتا ہے۔

⇦ عاجزی دشمنوں کو لالچ میں ڈالتی اور آپس میں اختلاف کرنا رائے صحیح کو مٹا دیتا ہے۔

⇦ صواب رائے بھیدوں کے محفوظ رکھنے سے حاصل ہوتی اور بھید کو ظاہر کرنا بیوقوفوں کی خصلت ہے۔

⇦ فرصت کو کھونا بڑی مصیبت ہے اور خوشی کے اوقات وہ ہیں جو آپس میں پیار و محبت سے گزاریں۔

⇦ جو شخص دوسرے کے ساتھ برائی کرنے میں غالب ہو وہ گویا مغلوب ہے اور جو حق کا مقابلہ کرے اس کا سب مال و اسباب چھینا گیا ہے۔

⇦ دل فکر کا صحیفہ ہے اور نعمتیں شکر کرنے سے ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔

⇦ غرورِ حکومت آدمیوں کے لئے مضر ہے اور کام تب درست ہوتے ہیں جب کام کرنے والے اچھے ہوں۔

⇦ ناامیدی سے عاجز قیدیوں کو عزت اور لالچ سے باعزت حاکموں کو ذلت

حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **سخاوت** سے تعریف اور معافی سے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **امامت** (بادشاہت) سے مخلوق کا انتظام درست رہتا اور اطاعت سے بادشاہت ٹھیک رہتی ہے۔

⇦ **دنیا** محبت کا گھر اور خواہش پرستی فتنوں کی سواری ہے۔

⇦ **معافی** نہایت اچھا انتقام اور کرم خوب غور سے دیکھنے کا نام ہے۔

⇦ **ہوشیاری** یہ ہے کہ آدمی اپنی مدد وقوت مضبوط کر لے۔

⇦ **تجربہ** عبرت حاصل کرنے کا ثمرہ ہے اور عزت مدد پانے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **جھوٹ** اپنے سوار (یعنی جھوٹے) کو ذلیل اور ظلم ظالم کو ہلاک کرتا ہے۔

⇦ **قناعت** تونگری کا سر اور پرہیز گاری تقویٰ کی بنیاد ہے۔

⇦ **حرص** مروت کو دھبہ لگاتی اور کشیدہ خاطر ہونا بھائی بندی کے رشتہ کو بگاڑتا ہے۔

⇦ **گوشہ نشینی** تقویٰ کا قلعہ اور دنیا احمقوں کی نظر میں مال غنیمت ہے۔

⇦ **بُردبار** وہ ہے جو اپنے بھائیوں کے جور و ستم کو برداشت کرے۔ اور غصے کو پینے والا وہ ہے جو اپنے تمام غصے اور کینے مار ڈالے۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو اپنا کام سنبھال رکھے۔ اور جاہل وہ ہے جو اپنا قدر نہ پہنچانے۔

⇦ **سچائی** سے سب کام ٹھیک ہو جاتے اور جھوٹ سے تمام معاملات بگڑ جاتے ہیں۔

⇦ **موت** ہر ایک زندے کے سر پر کھڑی ہے۔

⇦ **سچائی** میں اگرچہ خوف ہو مگر اس میں نجات حاصل ہوگی۔ اور جھوٹ میں گو اطمینان ہو مگر ہلاکت پیش آئے گی۔

⇦ بہ **تکلف** زاہد بننے سے آخر ایک دن زہد اور عبرت پکڑنے سے راست روی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **سعادت** سے کامیابی اور قناعت سے عزت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **علماء** موت کے بعد بھی زندے اور جہال حیاتی کے اندر بھی مردے ہیں۔

⇦ **مواعظ** (نصائح) محفوظ اور باور رکھنے والے کے لئے جائے پناہ اور امانت نگاہ رکھنے والے کے حق میں بڑی کامیابی کی چیز ہے۔

⇦ **تقویٰ** اُن لوگوں کے لئے جو اُس کے مطابق عمل کرتے ہیں ایک مضبوط قلعہ اور حرص تمام برائیوں اور عیوب کی جامع ہے۔

⇦ **انصاف** سے لوگوں کے دلوں میں الفت پیدا ہوتی ہے اور حرص بہت بڑے گناہوں میں ہے۔

⇦ **تکبر** ابلیس کا بہت بڑا جال اور حسد شیطان کا بھاری پھندا ہے۔

⇦ **وعدہ** کرنا ایک طرح کی بیماری اور اس کا پورا کرنا ایک گونہ تندرستی ہے۔

⇦ **احسان** ایک ذخیرہ ہے اور کریم وہ ہے جو اس ذخیرے کو جمع کرے۔

⇦ **فضائل** کی طرف چڑھنا دشوار مگر نجات کا موجب اور رزائل کی طرف اُترنا آسان مگر ہلاکت کا باعث ہے۔

⇦ **محسن** (نیکوکار) وہ شخص ہے جس کے افعال اُس کے اقوال کی تصدیق کریں اور دانا وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچانے اور اپنے اعمال کو ریا سے پاک رکھے۔

⇦ **بے پرواہی** ظاہر کرنا ایک طرح کا شکر اور تنگی ظاہر کرنا محتاجی اور تنگدستی کا باعث ہے۔

⇦ **طاعت** پر مدد کرنے والا اچھا ساتھی ہے۔

⇦ **فرصتیں** بادل کی طرح گذر رہی ہیں۔

⇦ **غیبت** دوزخ کے کتوں کا کھانا اور طول اہل دھوکا کا فریب دینے والی اور نہایت مضر چیز ہے۔

- اپنی حاجت اور بیماری پوشیدہ رکھنا کمال جوانمردی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر کرنا اچھی عبادت اور ایثار بہترین عادت اور اچھی حکمرانی ہے۔
- دشمن ایک بھی بہت ہے اور جو ملک وسلطنت زائل اور دور ہونے والا ہے وہ نہایت ناچیز اور نکما ہے۔
- دوست وہ ہے جو غائبانہ طور پر دوستانہ معاملہ کرے اور عیب دار کو اپنا عیب نظر نہیں آتا۔
- آدمی کو جب کچھ قوت وطاقت حاصل ہو تب اُس کے اچھے اور بُرے خصال معلوم ہوتے ہیں۔
- تونگری اور تنگدستی آدمیوں کے جوہر اور اوصاف کھولتی ہے اور مال آدمیوں کی اصل اور ان کے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔
- نفاق جھوٹ پر مبنی اور سرکشی ہلاکت کی طرف چلاتی ہے۔
- جس گم کرنے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے وہ دوستوں کا گم کرنا ہے اور ثواب اللہ کے نزدیک مصیبت کے اندازے پر ہے۔
- احمق کے سامنے خاموش رہنا اس کا بہت اچھا جواب اور عقلمند کو اشارہ سے گھر کنا اُس کے لئے سخت عتاب ہے اور جاہل کا ٹھیک کام بھی ایسا ہے جیسا عالم کی غلطی۔
- توحید خدا اس کا نام ہے کہ غیر خدا کی عبادت کا وہم وخیال بھی نہ ہو اور اپنی سلامتی اس میں ہے کہ کسی کو تہمت نہ لگاؤ۔
- جو شخص تجھے امین سمجھ کر تیرے پاس کوئی امانت رکھے اُس کے ساتھ دھوکا کرنا کفر ہے۔ اور جو راز تمہیں بتلایا جائے اُسے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔
- حرص تمام برائیوں کی بنیاد اور علم اور سمجھ تمام خوبیوں کا سر ہے۔

- **نصائح** اُن لوگوں کے لئے ہے جو ان پر عمل کریں۔ایک گونہ شفا اور امانت ادا کرنیوالے کے لیے ایک طرح کی فضیلت اور بزرگی ہے۔
- **غیبت** سُننے والا گناہ میں غیبت کرنے والے کا شریک اور صبر پر مصیبت کا آنا بےصبری اختیار کرنا' بہت بڑی مصیبت ہے۔
- **زمانہ** دوستوں کے پراگندہ کرنے کے لئے مقرر ہے اور با انتظام کام آپس میں اختلاف کرنے سے بگڑ جاتے ہیں۔
- **بردباری** مومنوں کے اخلاق اور تکلف منافقوں کے عادات میں سے ہے۔ اور دنیا میں جھگڑا کرنا یقین کو بگاڑ دیتا ہے۔
- **لوگوں** کے ساتھ جب تک احسان کرتے رہو۔تو وہ بیٹے اور غلام ہیں۔
- **مصاحب** آدمی ایسا ہے جیسے کپڑے کا پیوند پس جیسا کہ پیوند کپڑے کے میل کا ہوتا ہے ایسا ہی تم اپنا مصاحب کسی ہم جنس کو بناؤ۔
- **رفیق** سفر اپنا دوست ہوتا ہے پس کسی ایسے شخص کو رفیق بناؤ جو تمہارے مزاج کے موافق ہو۔
- **جھوٹ** نفاق کی طرف پہنچاتا اور حرص بہت بری خصلت ہے۔
- **خود بینی** حماقت اور زیادہ مذاق کرنا بیوقوفی ہے۔
- **حکمت** جو ہر عقل کو نور اور سخاوت مروت اور بزرگی کی نشانی ہے۔
- **کام** کی درستی سوچ و بچار کا نتیجہ اور مروت ہر قسم کی دھوکے اور فریب سے بُری اور بیزار ہے۔
- **عقلمند** وہ ہے جو تجربوں سے عبرت پذیر ہو اور نادان وہ ہے جو اپنی مطلب پرستی کے دھوکے میں پڑا رہے۔
- **ظالم بادشاہ** بےقصور لوگوں پر ظلم ڈھاتا اور بُرا حاکم بُرے اور بیہودہ کام کرتا ہے۔

⇦ ظاہری جمال اور خوبی حُسن صورت اور باطنی جمال وزینت حسن سیرت کا نام ہے۔

⇦ دانا وہ ہے جو اپنی خواہشیں مٹا دے اور زور آور وہ ہے جو اپنی لذت کا قلع قمع کرے۔

⇦ نفاق ذلت کے چولھے کا بٹہ اور حماقت جہالت کا پھل ہے۔

⇦ بے قراری بہ نسبت صبر زیادہ تکلیف دہ اور نیکوئی کرنا بہ نسبت بُرائی کرنے کے بہت آسان ہے۔

⇦ فوت شدہ چیز کے خیال میں رہنا وقت کو کھونا اور دنیا میں رغبت کرنا خدا تعالیٰ کی ناخوشی حاصل کرنا ہے۔

⇦ بڑھاپا موت کا قاصد ہے۔

⇦ تجربہ کار کی رائے بہ نسبت طبیب کے زیادہ مضبوط ہے۔

⇦ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

⇦ عمر دنیا گویا ایک دن یا ایک مہینہ ہے جو گذر چکا ہے۔

⇦ دنیا مسافروں کا گھر ہے اور بدبختوں نے اسے اپنا وطن بنا رکھا ہے۔

⇦ جو شخص دوستوں سے صلاح ومشورہ لے کر کام کرتا ہے وہ غلطی سے محفوظ رہتا اور جو خودرائی سے کرتا ہے وہ بلاتحاشا خطا اور غلطی میں پڑتا ہے۔

⇦ تکلفات کو بلائے طاق رکھنا بہت اچھا ذخیرہ اور دنیا پر فریفتہ ہونا نہایت بڑا فتنہ ہے۔

⇦ گناہوں پر نادم ہونا استغفار اور دوبارہ گناہ کرنا اصرار ہے۔

⇦ صاحب رائے بہت لوگ ہیں مگر ہوشیار کم ہیں۔

⇦ بے گناہ تندرست اور گناہ گار بیمار ہے۔

⇦ حق پیروی کرنے کے لائق ہے اور سودمند وعظ وہ ہے جو لوگوں کو بُرے کاموں سے روک دے۔

⇦ مشورے سے کام کرنے والا کامیابی کے سرے پر اور خود رائی سے کرنیوالا تکلیف اور سردردی کے کنارے پر کھڑا ہے۔

⇦ زبان ایک درندے کے مانند ہے اگر تو اسے کھلا چھوڑ دے تو کاٹ کھائیگی اور غصہ ایک ایسی بُرائی ہے اگر تو اس کی اطاعت کرے تو جان سے مار ڈالے گا۔

⇦ ظلم وسرکشی کی سزا بہت جلد ملتی اور نیکی کا بدلہ بلاتوقف حاصل ہوتا ہے۔

⇦ لوگوں میں علم بہت مگر عمل کم ہے اور دین ایک ذخیرہ ہے اور علم اس کا راہ نما ہے۔

⇦ سخی تھوڑی نعمت حاصل ہونے پر بھی شکر گزار رہتا اور بخیل بہت مال ملنے پر بھی ناشکری کرتا ہے۔

⇦ دولت سے جیسے زور قوت حاصل ہوتا ہے ویسے ہی ضعف پہنچاتی ہے اور دنیا جیسے آتی ویسے ہی چلی جاتی ہے۔

⇦ جلد باز کو کامیاب نظر آئے مگر وہ غلطی کھائے گا اور آہستگی سے کام کرنے والا گو ہلاکت میں پڑا ہوا معلوم ہو مگر وہ کامیاب ہو جائے گا۔

⇦ حیلہ گری دولت مندی کی نشانی اور اخلاص عمل سعادت مندی کی علامت ہے۔

⇦ عقلمند کے ساتھ نیکی کرنا بہت اچھا کام اور کمینے کے ساتھ بھلا کرنا نہایت بُرا فعل ہے۔

⇦ علم ایسا بڑا خزانہ ہے جو کبھی ختم ہونے پر نہیں آتا۔ اور عقل وہ نیا کپڑا ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

⇦ احمق اپنی ذلت کو محسوس نہیں کرتا اور جو شخص نیکی کرے اس کے ساتھ برائی کرنا نہایت ناشکری ہے۔

- **عالم** وہ ہے جو اپنی قدر سمجھے اور جاہل وہ ہے جو اپنی حالت نہ پہچانے
- **جاہل** اپنے عمل پر بھروسہ کرتا اور نادان اپنی امید و آرزو کا آسرا رکھتا ہے۔
- **عالم** اپنے دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔
- **شک** دل کے نور کو مٹا دیتا اور طاعت اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ بجھا دیتی ہے۔
- **ایمان** نفاق سے بیزار اور مومن کجروی اور (شریعت کی) مخالفت سے پاک ہے۔
- **سچائی** نجات اور بزرگی کا ذریعہ ہے اور جھوٹا ذلت کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہے۔
- **صبر** زمانے کے مصائب میں نہایت قوی مددگار ہے اور ہوشیاری اور فضیلت صبر میں منحصر ہیں۔
- **عقل** بُرے کاموں سے پاک اور اچھے کاموں کا حکم کرتی ہے عقل جہاں ہو نہایت پیارا دوست ہے۔
- **صبر** مومن کا بہت اچھا لشکر اور سچائی اس کی نہایت بزرگ اور عمدہ خصلت ہے۔
- **عقل** گویا ایک درخت ہے جس کا پھل سخاوت اور حیا ہے اور دین ایک پیڑ ہے جس کا میوہ تسلیم اور رضا ہے۔
- **ریاست** حاصل ہونے کا ذریعہ سینے کی فراخی ہے۔ اور سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ انسان مصیبت میں صبر کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کا منتظر رہے۔
- **موجودہ مال و دولت** کے خرچ کرنے میں بخل کرنا گویا اپنے معبود اور روزی رساں کے ساتھ بدظنی کرنا ہے۔
- **زہد** اس کا نام ہے کہ جو چیز موجود ہو جب تک وہ ختم نہ ہو کسی دوسری چیز کو طلب

نہ کرے۔

⇦ کریم (سخی) وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرے اور بخیل وہ ہے جو دیکر جتلائے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو لوگوں پر اپنا مال و دولت خرچ کرے اور ہوشیار وہ ہے جو لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائے۔

⇦ سچے دل سے توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نیک نیتی سے ثواب ملتا ہے۔

⇦ زبان بند رکھنے سے دلیل کمزور ہوتی اور بیہودہ گوئی سے جان جاتی رہتی ہے۔

⇦ حاسد تقدیر خدا پر ناراض ہے اور جو شخص اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتا ہے اُسے نفیس نعمتیں ملتی ہیں۔

⇦ غنی وہ ہے جو قناعت کے ساتھ مستغنی ہو اور باعزت وہ ہے جسے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی عزت حاصل ہو۔

⇦ لغو باتیں گمراہی میں ڈالتی ہیں بخیل آدمی ہمیشہ عذر و بہانے پیش کرتا رہتا ہے۔

⇦ عقل جسے نصیب ہو اُس کے واسطے زینت اور علم جو اُس پر عمل کرے اُس کے لئے ہدایت ہے۔

⇦ علم کے سوا دوسرے باتوں میں غور و فکر کرنا فضول ہوس اور فکر کے بغیر خاموش رہنا گونگا پن ہے۔

⇦ نیک خلق عقل کا ثمرہ اور بُری عادت جہالت کا پھل ہے۔

⇦ زبان انسان کی لیاقت کا ترازو اور جھوٹ زبان کا عیب ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو ہوا و حرص میں مغرور ہے۔

⇦ قابل رشک وہ شخص ہے جس کا ایمان و یقین کامل ہو۔

⇦ خسارہ پانے والا وہ ہے جس کا دین خراب ہو۔

⇦ **مومن** خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اور گناہوں سے توبہ استغفار کرنے والا اور منافق مکار گناہوں پر اصرار اور دین کی باتوں میں شک کرنے والا ہے۔

⇦ آہستگی سے کام کرنے والا کامیاب ہو چکا یا عنقریب کامیاب ہوگا۔ اور جلد باز غلطی کر چکا یا جلدی غلطی کرے گا۔

⇦ **عقلمندی** ایسی نعمت ہے کہ گویا انسان سفر میں ہو مگر لوگوں سے تعلقات پیدا ہو جاتے ہیں اور حماقت ایسی بلا ہے کہ اگرچہ آدمی وطن میں ہو مگر کوئی نہیں پوچھتا۔

⇦ **سعادت مند** وہ ہے جو خالص خدا تعالیٰ کی بندگی بجالائے اور غنی وہ ہے جو قناعت اختیار کرے۔

⇦ دین کی پابندی حرام کاموں سے روکتی ہے۔

⇦ **جوانمردی**۔ نیک خصال پر اُبھارتی اور سخاوت لوگوں کے بوجھ اور تاوان برداشت کراتی ہے۔

⇦ **خیر خواہی** شریفوں کے اخلاق اور دل میں کھوٹ رکھنا کمینوں کے عادات میں سے ہے۔

⇦ **شکر گزاری** نیت کی ترجمان اور دل کے ارادے کی زبان ہے۔

⇦ **اخلاص عمل** یقین کی قوت اور نیت کی درستی سے حاصل ہوتا ہے اور مصیبتیں تمام مخلوق میں برابر بٹی ہوئی ہیں یعنی کوئی کسی مصیبت میں مبتلا اور کوئی کسی رنج و بلا میں گرفتار ہے۔

⇦ **عالم** وہ ہے جو علم پڑھنے سے کبھی ملول نہ ہو بردبار وہ ہے جس پر علم حاصل کرنے کی تکلیفیں شاق اور دشوار نہ ہوں اور پورا مومن وہ شخص ہے کہ خیر خواہی اُس کی جبلی خصلت اور غصے کو پی جانا اس کی طبعی عادت ہو۔

⇦ زمانہ مخفی اسرار کو ظاہر کرتا اور دنیا میں نیک عمل کمانا آخرت کی تجارت ہے۔

⇦ تنگدستی کی حالت میں مقروض ہونا گویا سخت موت اور دین سے تہی دست ہونا بہت بڑی بدبختی ہے۔

⇦ کام میں آہستگی کرنا تباہی سے بچاتا اور سوچ سے بات کہنا لغزش اور غلطی سے محفوظ رکھتا ہے۔

⇦ صاحب عزت وہ ہے جو طاعتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ ہوا اور غنی وہ ہے جو قناعت کو اپنا اوڑھنا (لحاف) بنائے۔

⇦ دنیا سے بے رغبت ہونا بہت بڑی راحت اور عورتوں پر فریفتہ ہونا بیوقوفوں کی خصلت ہے۔

⇦ تقدیر الٰہی پر بھروسہ کرنا نہایت آرام کا باعث ہے اپنے نفس کو سنوارنا بہت مفید کام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونا بڑی فائدہ مند تجارت اور اُس کی رحمت کا امیدوار رہنا اعلیٰ درجے کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

⇦ اصیل گو تکلیف میں مبتلا ہو مگر وہ اپنی اصالت اور شرافت سے بے بہرہ نہیں ہوتا اور غلام اگرچہ بادشاہ ہو جائے مگر پھر بھی غلام ہی رہتا ہے۔

⇦ شرافت اور بزرگی اس کا نام ہے کہ آدمی مال خرچ کر کے اپنی عزت بچائے۔ اور کمینگی اسے کہتے ہیں کہ گو کسی کی جان چلی جائے مگر پیسہ خرچ نہ ہو۔

⇦ عقل علیین (جنت میں ایک اعلیٰ مقام) کی طرف چڑھانے والی اور خواہش پرستی اسفل (دوزخ میں سب سے نچلا مقام) سافلین میں گرانے والی ہے۔

⇦ حق کے ثابت کرنے پر ایک دوسرے کی مدد کرنا امانت اور دیانت ہے۔

⇦ نیکوئی نہایت بڑھنے والی کھیتی اور بہت عمدہ خزانہ اور تقویٰ نہایت مضبوط قلعہ اور بچاؤ کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

⇦ بادشاہوں کی داد و دہش سے بے پرواہ رہنا بہت بڑی بادشاہی اور ان کے مقابلے میں جرأت کرنی نہایت سخت تباہی ہے۔

⇦ قادر ہونے سے پہلے جلدی کرنا ضعف اور تکلیف کا باعث اور صبر کرنا فرصت حاصل کرنے کا موجب ہے۔

⇦ صلح سلامتی کا ذریعہ اور استقامت امت کا سبب ہے۔

⇦ بردباری علم حاصل کرنے کا ذریعہ اور صلح پسندی کا وسیلہ ہے۔

⇦ غضب ایک سخت دشمن ہے پس تم اسے اپنے نفس پر قدرت نہ دو اور بخل ایک بُری صفت ہے پس اسے اپنا لباس نہ بناؤ۔

⇦ جہالت پاؤں پھسلاتی اور ندامت پیدا کرتی ہے اور حیا کمال کرم اور نہایت اچھی خصلت ہے۔

⇦ دین بغیر عقل ٹھیک نہیں ہوتا اور رعیت بغیر عدل درست نہیں ہوتی۔

⇦ خاموشی بزرگی کی نشانی اور عقل کا ثمرہ لوگوں کے ساتھ دوستی و محبت رکھنی کمال عقلمندی اور ان کے ساتھ احسان کرنا نہایت اچھی بخشش ہے۔

⇦ جہاد دین کا ستون اور سعادت مندوں کا طریق ہے اور مجاہدین کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

⇦ پرہیزگاروں کے دل دنیا میں ہمیشہ غمگین اور لوگ ان کی تکلیف اور شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

⇦ مومنوں کی بھلائی کے لوگ امیدوار اور ان کے شر سے بے فکر رہتے ہیں۔

⇦ ایمان اس کا نام ہے کہ انسان مصیبت میں صابر اور نعمت میں شکر گزار رہے۔

⇦ شکر خوش حالی کی زینت اور نعمتوں کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔

⇦ زیاں کار وہ ہے جو کمینے گناہوں کے عوض جنت عالی کو فروخت کردے اور

لوگوں کی تکلیف برداشت کرنا شرافت اور بزرگی کی نشانی ہے۔

⇦ توبہ دلوں کو پاک کرتی اور گناہوں کو دھوڈالتی ہے۔

⇦ غصہ عقلوں کو بگاڑتا اور راہِ راست سے دور کر دیتا ہے اور خود بینی بہت بڑی غلطی اور عقلوں کے لئے آفت ہے۔

⇦ طول امل عمل کو بگاڑتی اور عمر کو فنا کرتی اور سوچ سمجھ کر بات کرنا غلطی اور لغزش سے محفوظ رکھتا ہے۔

⇦ برادرانِ دینی کی دوستی نہایت دیرپا ہوتی ہے اور سچے دوست مدد کا بہت سامان ہیں۔

⇦ وہ بھائی جس سے فائدہ حاصل ہو بہ نسبت اس کے بہتر ہے کہ تمہارے پاس بہت سامال دولت جمع ہو۔

⇦ ہمیشہ سیر شکم ہو کر کھانا طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا اور پُری شکم حرص پیدا کرتی اور پرہیز گاری کا بالائے طاق رکھتی ہے۔

⇦ دنیا کے ساز وسامان ایک دن ختم ہونے والے ہیں اور اس کی مستعار چیزیں سب واپس ہونے والی ہیں۔

⇦ آرام طلبی اختیار کرنا اسباب منفعت کو قطع کر دیتا اور کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا اُسے مغرور متکبر بنا دیتا ہے۔

⇦ قناعت اور طاعت غنا اور عزت کی موجب اور حرص اور لالچ بدبختی اور ذلت کا باعث ہیں۔

⇦ حریص ہمیشہ ایسی ذلت میں قید رہتا ہے کہ کبھی اُس سے خلاصی نہیں پاتا۔

⇦ جو شخص سیر شکم ہو کر سوئے اُسے جھوٹی اور پریشان خوابیں نظر آتی اور ظالم جابر کو اس کے گناہ ہلاک کر دیتے ہیں۔

⇦ مومن اپنی آخرت کی فکر میں ڈوبا رہتا اور لوگ اس سے دوستی کرتے ہیں۔

⇦ محتاجی ایسی بلا ہے کہ اس کی بدولت آدمی اپنی دلیل بیان کرنے سے بے زبان عاجز ہو جاتا ہے۔

⇦ فضول امیدیں باندھنا چشم بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے اور یادِ الٰہی سے چشم بصیرت میں روشنی اور دل میں نور پیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ حرص ایک ایسی بیماری ہے جس کا علاج نہیں ظلم وہ گناہ ہے جو مظلوم کو کبھی بھولتا نہیں اور چغلخوری ایسا قصور ہے جو کبھی فراموش نہیں ہوتا۔

⇦ مومن نرم طبع اور سہل خو اور کافر شریر الطبع اور بد خلق ہوتا ہے۔

⇦ مومن کسی پر ظلم اور گناہ نہیں کرتا اور دنیا ایک خواب ہے اس پر مغرور ہونا سراسر ندامت ہے۔

⇦ دین کی مصیبت بہت بڑی مصیبت ہے۔

⇦ نیک گمان رکھنا عقلمندوں کی خصلت ہے۔

⇦ لوگوں کے مال و دولت کا لالچ نہ کرنا پاکدامنی اور بلند ہمتی ہے اور نیک کام علو ہمتی کی نشانی ہیں۔

⇦ کریم وہ ہے جو سوال سے پہلے عطا کرے اور عقلمند وہ ہے جس کے اقوال اُس کے افعال کی تصدیق کریں۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو ایسی جگہ رہے جہاں لوگ اس کی قدر کریں اور ہوشیار وہ ہے جو فضول تکلفات بالائے طاق رکھے۔

⇦ حیا بُرے کام سے روکتی اور نادان اپنے خیر خواہ سے دغا کرتا ہے۔

⇦ نیک کام میں فکر کرنا اُس کے کرنے کا موجب اور بُرے کام کو اچھا نہ سمجھنا اس سے پرہیز کرنے کا باعث ہے۔

⇦ **بار بار جتلانا** اور منت رکھنا نیکوئی کو خراب کر دیتا اور گناہ پر نادم ہونا اس کے دوبارہ کرنے سے روکتا ہے۔

⇦ **علم** پر اگر عمل نہ ہوتو ہو انسان کے حق میں حجت ہے اور عمل میں اگر اخلاص نہ ہوتو وہ خاک وغبار یعنی بیکار ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کی اطاعت نجات کا نہایت مضبوط ذریعہ اور خدا تعالیٰ کے لئے دوستی رکھنی بہت نزدیکی رشتہ ہے۔

⇦ **یادِ الٰہی** دلوں کی ہدایت اور نفوس کی راہ نما اور اس سے غافل ہونا گمراہی اور نحوست کی نشانی ہے۔

⇦ **قانع** آدمی گونگا بھوکا ہو مگر وہ غنی ہے ظن میں اکثر غلطی ہو جاتی اور یقین ہمیشہ صحیح اور کبھی غلط نہیں ہوتا۔

⇦ **نصیب** ایسی چیز ہے جو اس کو طلب نہ کرے اس کو بھی مل جاتا اور روزی وہ چیز ہے جو اس کو تلاش نہ کرے اس کو بھی پہنچ جاتی ہے۔

⇦ **بخل** ایسی چیز ہے جو اس کا ساتھ کرے اُسے ذلت اور جو اس سے دور رہے اُس کو عزت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **مومن** وہ ہے جو اُن لوگوں کے ساتھ بھی انصاف سے برتاؤ کرتا ہے جو اُس کے ساتھ انصاف نہ کریں۔

⇦ **دنیا** زہر ہے اور اسے وہ شخص کھاتا ہے جو نادان ہے۔

⇦ **تقدیرِ الٰہی** قوت اور کوشش سے رفع نہیں ہوتی اور روزی حرص اور طلب سے نہیں ملتی۔

⇦ **گوشہ نشینی** عقلمندوں کی بہترین خصلت اور لوگوں کے پاس عاجزی کرنے سے ان سے ناامید رہنا اچھا ہے۔

⇦ **کرم اعلیٰ** درجے کا رحم ہے۔عمل سے پہلے تدبیر اور سوچ کرنا ندامت سے بچاتا ہے۔

⇦ **خاموشی** علم کی زینت اور بُردباری کی علامت اور ایثار کرم کا اعلیٰ درجہ اور نہایت اچھی خصلت ہے۔

⇦ **بُردباری** وہ چیز ہے کہ مومن کے تمام کام اس سے وابستہ ہیں اور جنت ایسے لوگوں کی جزا ہے جو مومن اور محسن ہیں۔

⇦ **تنگدستی** وہ بلا ہے کہ آدمی وطن میں بھی غریب اور مسافر ہے کہ کوئی نہیں پوچھتا کہ تم کون ہو۔

⇦ **مال** عاقبت کو خراب کرتا اور فضول اُمیدیں بڑھاتا ہے۔

⇦ **دوبارہ عذر کرنا** اپنا قصور یاد دلانا اور دوبارہ ملامت کرنا مار پیٹ سے زیادہ سخت ہے۔

⇦ **وفاداری** کمال دین اور قوت امانت کی نشانی اور خیانت بددیانتی اور بے باکی کی علامت ہے۔

⇦ **مومن** لوگوں کو پیارا اور مہربان اور متقی قانع بری باتوں سے پرہیز کرنے والا صاف ستھرا اور پاک دامن ہے۔

⇦ **صفائی** پاک نفوس کی خصلت اور موت آخرت کا پہلا انصاف ہے۔

⇦ **پرہیزگاری** حرام کاموں کے ارتکاب سے روکتی اور انصاف لوگوں کے بار اپنی گردن پر اٹھانے سے نجات دیتا ہے۔

⇦ **نفاق** ذلت کے چولھے کا بٹا اور لالچی ہمیشہ دولت کی قید میں گرفتار ہے۔

⇦ **تنگدست** اپنے شہر میں بھی مسافر اور بخیل اپنے عزیزوں کے درمیان بھی ذلیل ہے۔

⇦ صبر کی توفیق مصیبت کے انداز پر عطا ہوتی اور مصیبت کا اجر مصیبت سے کئی گنے زیادہ ملتا ہے۔

⇦ حق اہل باطل کے حق میں ایک قاطع تلوار اور اپنے عامل کے لئے باعث نجات اور قائل کے لئے ایک زبردست دلیل ہے۔

⇦ پرہیز گاری طمع کی ذلت سے اور بھوکا رہنا اپنی عاجزی ظاہر کرنے سے اچھا ہے۔

⇦ مال فتنوں کا سبب حوادث کا ذریعہ تکلیف کا باعث اور رنج و مصیبت کی سواری ہے۔

⇦ کرم اُس کا نام ہے کہ آدمی اپنی زبان کا مالک ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے۔

⇦ سچائی زبان کی امانت اور ایمان کا حیلہ ہے۔

⇦ مال جب تک تیرے ہاتھ سے علیحدہ نہ ہو اس سے کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا یعنی روپیہ پیسہ خرچ کرنے سے انسان کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور خود روپیہ پیسہ کھانے پینے پہننے وغیرہ کسی ضرورت کو رفع نہیں کرسکتا۔

⇦ فضول امیدیں تجھے دھوکے میں ڈال رہی ہیں اور جب حقیقت معلوم ہوگی تو اُس وقت تجھ سے علیحدہ ہو جائینگی۔

⇦ مومن نرم طبع ملائم مزاج آسان خلق اور امین اور کافر مکار دغاباز اور خائن ہے۔

⇦ بڑھاپا موت کے وعدوں کا بھائی اور موت فانی گھر سے ہمیشہ رہنے والے گھر کی طرف سفر کرنے کا نام ہے۔

⇦ اپنی خواہش کی تابعداری لاعلاج مرض ہے۔

⇦ علم ایسی زینت ہے جو مخفی نہیں رہتی اور ایسا رشتہ دار ہے جو کبھی جھگڑا نہیں کرتا۔

⇦ جہالت ایسی بلا ہے جو زندوں کو مردہ کر دیتی اور ہمیشہ بدبختی میں گرفتار رکھتی ہے۔

⇦ مصیبتوں پر صبر کرنا اللہ تعالیٰ کی نہایت بڑی بخشش اور انجام کو سوچنا ہلاکت سے بچاتا ہے۔

⇦ نیند موت کی بہن ہے اور اس میں دکھ درد کم ہو جاتا ہے اور سچی بات کہنا بے زبانی اور خاموشی سے اچھا ہے۔

⇦ مکار آدمی انسان کی صورت میں شیطان ہے اور اپنے نفس پر بھروسہ کرنا شیطان کو گمراہ کرنے کے لئے اچھا موقع دینا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کو یاد کرنے والے اس کے خاص اور مقبول بندے ہیں۔

⇦ غم اور بیقراری سے فوت شدہ چیزیں واپس نہیں ہوتی۔

⇦ مصیبت پر صبر کرنا دشمنوں کی خوشی کو کم کر دیتا ہے۔

⇦ مومن غلطی بہت کم اور عمل صالح زیادہ کرتا ہے حسد کمینوں کا طریقہ اور دولت و نعمت کا دشمن ہے۔

⇦ مروت (جواں مردی) ہر ایک قسم کی کمینی باتوں سے روکتی ہے۔

⇦ دنیا برائیوں کی کان اور دھوکے فریب کا مقام ہے۔

⇦ حاسد آدمی لوگوں کی برائی پر خوش اور اُن کی خوشی سے غمگین ہوتا ہے۔

⇦ مروّت ہر ایک قسم کے کمینہ پن سے بیزار اور کرم بلند ہمتی کا نتیجہ ہے۔

⇦ محسود کی نعمت کے زوال کے سوا حاسد کے مرض کا کوئی علاج نہیں۔

⇦ دوست کا بگاڑنا خدا تعالیٰ کی توفیق نہ ہونے کا حصہ اور اپنے نفس کی خرابی معلوم کرنا نہایت مفید تحقیق ہے۔

⇦ کام سے پہلے سوچنا لغزش سے بچاتا اپنے نفس کے عیبوں کی اصلاح میں

مصروف ہونا عار سے بچاتا اور اپنی آخرت کی اصلاح میں مشغول ہونا عذاب دوزخ سے نجات دلاتا ہے۔

⇦ مروت فحش بے حیائی اور بیوفائی سے بیزار اور شرافت کینے اور مکر سے پاک ہے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جو آخرت کی خاطر دنیا کو چھوڑ دے اور نفع اُٹھانے والا وہ ہے جو موجودہ زندگی اور منافع بیچ کر آئندہ کی زندگی اور فوائد حاصل کرے۔

⇦ ہوشیاری اس کا نام ہے کہ جو امور تمہارے ذمہ ہیں اُن کی پوری طرح حفاظت کرو اور بجالاؤ اور جن باتوں سے تمہیں سروکار نہیں اُن کو خیال میں بھی نہ لاؤ۔

⇦ یہ نہایت عاجزی اور نادانی کی بات ہے کہ جس چیز (یعنی روزی) کا خداتعالیٰ ضامن ہے اس کی تلاش میں مارا مارا پھرے۔ اور جو عبادات تم پر فرض ہیں اُس کی بجاآوری میں قاصر رہے اور جو ملا ہے اُس پر قناعت نہ کرے۔

⇦ باانصاف حکم زور کی بارش سے اچھا ہے اور سخاوت اس کا نام ہے کہ آدمی سائلین سے محبت رکھے اور مال خرچ کرے۔

⇦ عقلمند دل اور بولنے والی زبان بلاغت کا آلہ ہے۔

⇦ ظلم وسرکشی مردوں کو پچھاڑتی اور موتیں نزدیک کرتی ہے۔

⇦ گناہ پر اصرار کرنا بہت بڑا گناہ اور جلدی عذاب آنے کا باعث ہے۔ اور استغفار کا بہت بڑا اجر اور جلدی ثواب ملتا ہے۔

⇦ اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرنا شرافت کی نشانی اور شریفوں کے ساتھ نیکی کرنا بہت اچھا ذخیرہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

⇦ کینہ بہت بُری بیماری اور متعدی مرض ہے نہایت بُری عادت اور مہلک بیماری ہے۔

⇦ **مومن** کی خصلت میانہ روی اور اُس کا طریقہ راست روی ہے۔ مومن بیہودہ باتوں سے نفرت اور نیک کاموں میں کوشش کرنے سے اُلفت رکھتا ہے۔

⇦ **کشادہ روئی** ایک ایسی نیکی ہے کہ بغیر کسی قسم کی مشقت و تکلیف کے حاصل ہو جاتی ہے۔

⇦ **سردار** وہ ہے جو لوگوں کے بوجھ سر پر اُٹھائے اور ضرورت کی چیزیں خرچ کرے۔

⇦ **تواضع** شرافت کا جال ہے اور ہوشیار وہ ہے جو اسراف اور فضول خرچی سے نفرت رکھے اور اس سے برکنار رہے۔

⇦ **جھوٹ** اور خیانت شریفوں کی خصلت نہیں اور فحش اور بے حیائی اسلام کی بات نہیں۔

⇦ **خودرائی** تیرے پاؤں کو پھسلاتی اور مصیبت کے گڑھوں میں ڈالتی ہے۔

⇦ **پاک دامن** لوگ شریفوں کے شریف ہیں اور قوت لا یموت پر کفایت کرنے اور راضی رہنے سے پاکدامنی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **ناشکر** آدمی کے ساتھ احسان کرنا بہت بڑا گناہ اور تجربہ سے پہلے کسی پر اطمینان کرنا ہوشیاری کا خلاف ہے۔

⇦ **صدقہ خیرات** برائی کی جگہوں سے بچاتا ہے اور جو شخص دیدہ دانستہ گناہ کرے وہ معافی کا مستحق نہیں جو اپنے ساتھ بدسلوک کرے اُس کے ساتھ نیکی کرنا دشمنوں کو درست کر دیتا ہے۔

⇦ **پوشیدہ طور صدقہ کرنا** بہت بڑی نیکی ہے اور تونگری کی حالت میں مغرور ہونا تنگدستی میں ذلیل ہونے کا پتہ دیتا ہے۔

⇦ **حاسد** ہمیشہ حسرت میں مبتلا اور اُس کی بُرائیاں بہت ہوتی ہیں۔

⇦ **برائیوں** سے پرہیز کرنا نیکیاں کمانے سے بہتر ہے۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو ایسی چیزوں کی خواہش نہ رکھے جن کے جاہل خواہشمند ہیں اور دانا کی دولت حق ہے اور باطل اس کا دشمن۔

⇦ **عقلمند** سائلوں کو شفا دیتا (ان کی مطلب پورا کرتا) اور اپنے اچھے خصال سے لوگوں کو فیض پہنچاتا ہے۔

⇦ **علم** مالداروں کی زینت اور تنگدستوں کے لئے تونگری کا ذریعہ ہے۔

⇦ **بھائی بند** نعمت اور خوش حالی کے وقت زینت اور بلا و مصیبت کے وقت مددگار ہیں۔

⇦ **کریم** جب وعدہ کرے تو پورا کرتا اور جب کسی کو دھمکی دے تو اُس سے درگذر کرتا ہے۔

⇦ **لئیم** (کمینے) کو جب قدرت ہو تو فحش بکتا اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرتا ہے۔

⇦ **کریم** (شریف) جب مالدار ہو تو لوگوں کی حاجت برداری کرتا اور جب تنگدست ہو تو اپنے اخراجات میں تخفیف کرتا ہے مگر کسی سے سوال نہیں کرتا۔

⇦ **دنیا کے لوگ** دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دنیا کے طالب ہیں۔ مگر ان کو ملتی نہیں۔ دوسرے وہ جن کو ملتی ہے مگر وہ بس نہیں کرتے۔

⇦ **لوگ دو طرح** کے ہیں ایک سخی ہیں مگر ان کے ہاتھ میں پیسہ نہیں دوسرے مالدار ہیں مگر وہ کسی کی حاجت روائی نہیں کرتے۔

⇦ **کمینہ یا بخیل** اگر کسی کو کچھ دے بیٹھے تو اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا اسے کچھ دے تو اس کا انکار اور کفران کرتا ہے۔

⇦ **نادان** کو اگر کوئی کچھ دے تو وہ ناشکری کرتا اور اُلٹا لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔

⇦ علم پر عمل کرنے والا گویا شاہ راہ اور جرنیلی سڑک پر چلنے والا ہے۔

⇦ تنگدستی جسے لوگ معیوب سمجھیں اُس مالداری سے اچھی ہے جس میں انسان گناہوں اور خرابیوں میں مبتلا ہو کر ذلیل ورسوا ہو۔

⇦ شکر گزاری اہل نعمت پر ضروری اور لازم اور جو دوستی اللہ کے لئے ہو وہ قریبی رشتے سے زیادہ مضبوط ہے نیکوئی ایک خزانہ ہے پس دیکھ لیا کرو کہ تم اسے کس شخص کے پاس امانت رکھتے ہو۔ احسان ایک ذخیرہ ہے پس تلاش کرو کہ کس شخص کے پاس اسے چھوڑتے ہو۔

⇦ وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جس کو کمینوں یا بخیل کی طرف حاجت ہو۔

⇦ جھگڑے میں بہت سی فضول باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے اور عقلمند وہ ہے جو ان میں ترقی کرتا رہے۔

⇦ علم کو چھپانے والا گویا اُس کی صحت اور حقیقت کا معتقد نہیں۔ اور عمل کو چھوڑنے والا گویا اس کے ثواب پر یقین نہیں رکھتا۔

⇦ فقراء اور غنا اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں پیش ہونے کے بعد حاصل ہونگے یعنی یہاں کے فقر وغنا کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ فقر اور غنا وہی ہے جو قیامت میں حاصل ہوگا۔

⇦ خدا تعالیٰ سے حیا کرنی بہت سے گناہوں کو مٹا دیتی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا بڑی بڑی مصیبتوں کو آسان کر دیتا ہے۔

⇦ حرص آدمی کی قدر گھٹاتی اور اس کی روزی کو کچھ بڑھاتی نہیں۔ اور جھگڑا آدمی کی سفامت ظاہر کرتا' اور اس کے حق کو کچھ بڑھاتا نہیں۔

⇦ سچائی زبان کا وضعِ الٰہی سے مطابق ہونے کا نام ہے۔

⇦ گراں قیمت چیزیں ہمارے پاس آئینگی۔ اور جو لوگ ہمارے پیرو ہیں وہ ہم سے آ کر ملیں گے۔

- **حریص نفس** کو حوادث سے کچھ اثر نہیں ہوتا اور شریف نفس لوگوں کے بوجھ کچھ گراں نہیں ہوتے اور کمینہ نفس کمینہ پن کی باتوں سے خالی نہیں ہوتا۔
- **تقویٰ** ایسی چیز ہے کہ جو اس کی پناہ لے اُس کے لیے نہایت مستحکم قلعے کا کام دیتا ہے
- **توکل** ایسی نعمت ہے کہ جو شخص اس پر اعتماد کرے اس کے لئے کافی ہے۔
- **اخلاص** ایک بڑا کام ہے مگر دیکھنے کی یہ بات ہے کہ خاتمہ کس پر ہو۔
- **حرص** ایسی بلا ہے کہ جو شخص اسے اپنا لباس بنائے اس کے لئے سراسر ذلت اور خواری ہے۔
- **مصیبت** میں گھبرانا کمال درجے کی مصیبت ہے۔
- **تکبر** گناہوں میں پڑنے کا باعث ہے اور کریم وہ ہے جو حرام کاموں سے پرہیز کرے اور عیبوں سے پاک رہے۔
- **جلدی سے معاف کرنا** شریفوں کی عادت اور انتقام لینے میں جلدی کرنا کمینوں کی خصلت ہے۔
- **کریم** وہ ہے کہ جو چیز موجود ہو اُسے دے ڈالے اور سعادت مند وہ ہے کہ جو چیز مفقود ہو اُس سے مدد لے۔
- **خدا تعالیٰ** کے عہد توڑنے والوں سے وفاداری کرنا اُس کے ہاں عہد شکنی اور اُنکے ساتھ عہد شکنی کرنا اس کے ہاں وفاداری ہے۔
- **نیکیاں** کمانا بہت اچھی خصلت ہے۔
- **انجام** میں فکر کرنا سخت مصیبتوں سے بچاتا ہے۔
- **حرص** محتاجی کا سردار اور برائی کی بنیاد ہے۔
- **کینہ ور** کی زبان میٹھی اور دل کھوٹا اور منافق کی زبان خوش کرنے والی اور دل

تکلیف دینے والا ہوتا ہے۔

⇦ ریا کار کا ظاہر خوبصورت اور باطن بیمار اور منافق کی بات بھلی اور اس کا عمل پوشیدہ بیماری ہے۔

⇦ سچائی ایمان کا نہایت مضبوط ستون اور صبر یقین کے لوازمات ضروریہ میں سے ہے۔

⇦ علم حق کی طرف راہ نمائی کرتا اور امانت داری سچائی کی طرف پہنچاتی ہے۔

⇦ علم عقل کا چراغ فضیلت چشمہ جہالت کا قاتل اور بزرگی کا ذریعہ ہے۔

⇦ جہل اور بخل رنج اور نقصان کا باعث ہیں اور حاسد اور کینہ ور کو کبھی خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

⇦ علم بغیر عمل گمراہی ہے۔

⇦ علم وہ بڑا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور عقل وہ بزرگ شرافت ہے جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان بند رکھے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جو زمانہ کی روش پر چلے۔

⇦ غصہ پینے والا وہ ہے جو اپنے غصوں کو مار ڈالے۔

⇦ مکر اور دل میں کھوٹ رکھنا ایمان کے دشمن ہیں۔

⇦ ٹال مٹالا اور جتلانا احسان کو خراب کر دیتے ہیں اور مومن زبان کا سچا اور لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

⇦ مصیبت میں صبر کرنا ثواب کو کھینچتا ہے۔

⇦ جھوٹ جھوٹے کو ہلاک کرتا اور جو اس سے برکنار رہے اُسے نجات دیتا ہے۔

⇦ تنگدستی اخلاق کو دھبہ لگاتی اور دوستوں کو وحشت میں ڈالتی ہے۔

⇦ **سخاوت** محبت کو کھینچتی ہے اور اخلاق کو زینت دیتی ہے۔

⇦ **وفاداری** عقل کا حیلہ اور بزرگی کی نشانی اور بردباری عقل کی دلیل اور فضیلت کا سرنامہ ہے۔

⇦ **تعارف** ایک قسم کی عطا ہے اور اس سے خالی ہونا ایک طرح کی پیاس اور تکلیف ہے۔

⇦ **بدخلق** آدمی اکثر طیش میں آ جاتا اور اس کی زندگی نہایت بے لطف اور بدمزہ رہتی ہے۔

⇦ **ٹال مٹالا** گویا ایک طرح نہ دینا۔ نا اُمیدی ایک صورت کی کامیابی اور غیبت سننے والا گویا ایک غیبت کرنے والا ہے۔

⇦ مصیبت میں بے صبری کرنا بہت بڑی مصیبت ہے۔

⇦ حسن ظن ایک طرح کا ثواب۔ نیک خواب ایک قسم کی بشارت۔ لوگوں کے مال سے ہاتھ روکنا ایک گونہ سخاوت۔ ذکر جمیل۔ ایک طرح کی حیا ہے۔

⇦ کشادہ روئی ایک قسم کی عطا۔ نیک بی بی ایک کسب۔ خط ایک بات چیت کرنیوالا ہے۔

⇦ فکر ایک قسم کی ہدایت۔ مسافری گویا ایک جاڑے کا موسم۔ دودھ ایک قسم کا گوشت ہے۔

⇦ سرین گویا ایک چہرہ۔ سائل کیلئے دعا کرنا گویا ایک طرح کا صدقہ۔ ادب ایک قسم کا حسب اور دین نہایت عمدہ نسبت ہے۔

⇦ مصیبت پہلے ایک ہوتی ہے مگر گھبرانے سے دو ہو جاتی ہیں۔

⇦ نیک نیت ایک قسم کا صالح عمل ہے۔

⇦ سفر ایک طرح کا عذاب ہے۔

⇦ علم ایک گونہ حیاتی۔ دوستی ایک طرح کا رشتہ ہے۔

⇦ ذکر ایک قسم کی عمر ہے۔

⇦ خوبصورت مکان ایک قسم کا باغ ہے۔

⇦ نیک اور فرمانبردار بی بی ایک طرح کی راحت۔ غم و فکر ایک طرح کا بڑھاپا ہے۔

⇦ حسد ایک طرح کا عذاب اور بیماری ایک قسم کا قید خانہ ہے۔

⇦ ظالم سرکش دنیا یا آخرت کے عذاب کا منتظر اور باانصاف حاکم دنیا یا آخرت کی کامیابی کا امیدوار ہے۔

⇦ توفیق ایزدی نہایت اچھا حصہ اور تواضع بہت عمدہ شرافت ہے۔

⇦ سخاوت ایک قسم کی سعادت مندی۔ لالچ ایک طرح کی ذلت اور وعدہ ایک

قسم کی غلامی اور وعدہ پورا کرنا ایک قسم کی آزادی اور صلہ ایک عمدہ فضیلت ہے۔

⇦ **اللہ تعالیٰ** کیلئے دوستی نہایت مضبوط رشتہ۔ حسد بہت کمینی خصلت ہے۔

⇦ **زہد** اعلیٰ درجے کا آرام ہے۔

⇦ **عافیت** بہت عمدہ لباس۔ اسرار قدرت میں غور کرنا۔ ایک طرح کی ہدایت۔ علم بہت اچھا ساتھی۔ عمل صالح نہایت بہتر توشہ ہے۔

⇦ **عدل** بہت اچھی سیاست ہے۔

⇦ **ظلم** ایک ہلاک کرنیوالی چیز ہے۔

⇦ **بخل** ایک قسم کا عذاب ہے۔

⇦ **خوبصورت** چہرہ پہلی سعادت ہے۔

⇦ **تندرستی** نہایت عمدہ لذت ہے۔

⇦ **شہوت** ایک گمراہ کرنیوالی چیز ہے۔

⇦ **شجاعت** گویا ایک مددگار جماعت ہے۔

⇦ **لڑائی** سے بھاگنا ایک نہایت معیوب بات ہے۔

⇦ **قرآن** نہایت بہترین ہدایت ہے۔

⇦ **نیک اولاد** ایک اچھا ذکر ہے۔

⇦ **ایمان** نہایت افضل امانت ہے۔

⇦ **بدخلقی** ایک قسم کا عذاب ہے۔

⇦ **اولادِ بد** ایک طرح کا دشمن ہے۔

⇦ **دوست** بہت اچھا ذخیرہ ہے۔

⇦ **عمدہ** سواری ایک قسم کا آرام ہے۔

⇦ **علم** بہترین خوبصورتی ہے۔

- ذکر خیر بہت عمدہ غنیمت ہے۔
- صدقہ بہت اچھا نفع ہے۔
- علم خدا بہت اچھا علم ہے۔
- اپنا آپ پہچاننا کمال معرفت ہے۔
- دشمن پر احسان کرنا ایک طرح کی بڑی کامیابی ہے۔
- قناعت نہایت اچھی تونگری ہے۔
- شہوت پرستی بہت بڑا دشمن ہے۔
- صدقہ نہایت عمدہ ذخیرہ ہے۔
- عورتیں بہت بڑا فتنہ ہیں۔
- نیکوئی نہایت بہترین خزانہ ہے۔
- نماز بہت اچھی عبادت ہے۔
- روزہ رکھنا ایک قسم کی صحت ہے۔
- نیند سے بیدار ہونا ایک طرح کی حیاتی ہے۔
- قناعت بہت اچھی پاکدامنی ہے۔
- شکر بہت اچھا بدلہ ہے۔
- دوسرے کی تابعداری ایک قسم کی غلامی ہے۔
- ملامت کرنا ایک قسم کی توبہ ہے۔
- عہد شکنی ایک طرح کی خیانت ہے۔
- دوست بہت اچھا مددگار اور کشادہ روئی ایک قسم کی عبادت ہے۔
- دشمن اور ادب عقل کا نتیجہ اور حرص۔ لالچ اور بخلِ جہالت کا ثمرہ ہیں۔
- کرم حسنِ خلق اور کمینی باتوں سے پرہیز کا نام ہے۔

⇦ طول امل موت کو نزدیک اور مقصود کو دور کرتا ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو لوگوں کے گناہ معاف کر دے اور کریم وہ ہے جو برائی کے بدلے بھلائی کرے۔

⇦ شجاعت اور احسان موجودہ نصرت اور ایک زور آور قبیلہ ہے۔

⇦ علم بہت عمدہ وراثت اور کامل نعمت ہے۔

⇦ انصاف سب جھگڑے اٹھا کر باہمی میل اور محبت پیدا کر دیتا ہے۔

⇦ پرہیز گاری گناہوں سے بچنے اور پاکدامنی کا ذریعہ ہے۔

⇦ انصاف ایمان کا سر۔ ایمان کا اعلیٰ مرتبہ اور زبان کا بندھن ہے۔

⇦ بخل سے دنیا میں عار لاحق ہوتی اور آخرت میں دوزخ کا عذاب حاصل ہوتا ہے۔

⇦ ظلم دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں بربادی کا باعث ہے۔

⇦ جھوٹ سے دنیا میں عار اور آخرت میں عذاب دوزخ حاصل ہوتا ہے۔

⇦ غصہ اپنے صاحب یعنی غصہ آور کو ہلاک اور اس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جھگڑا اپنے سوار یعنی جھگڑالو کو منہ کے بل گراتا اور اسے نقصان پہنچاتا ہے۔

⇦ عالم وہ ہے کہ جس کے افعال اس کے اقوال کی درستی کے شاہد ہوں۔ اور پرہیز گار وہ ہے کہ اس کا نفس پاک اور خصال اچھے ہوں۔

⇦ زہد پرہیز گاروں اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنیوالوں کی خصلت ہے۔

⇦ تقویٰ دین کا پھل۔ اور یقین کا اصل ہے۔

⇦ حکمت عقلمندوں کا باغ اور بزرگوں کی طبیعت کی خوشی کا سامان ہے۔

⇦ جاہل ہمیشہ افراط و تفریط میں رہتا ہے۔

⇦ عقل ایک جبلی صفت ہے جو علم اور تجربوں سے بڑھتی ہے۔

⇦ تکرار کا نتیجہ لڑائی اور لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف سے متنفر کرتا ہے۔

⇦ علماء اس لئے غریب اور بیکس ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں وہ ان کی قدر نہیں سمجھتے۔

⇦ نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو غلبہ ہوا اور گمراہی کی باتوں کو دبا دیں۔

⇦ دنیا کا گھاٹ کسی پینے والے کیلئے صفا نہیں اور کسی یار دوست کے ساتھ اس کو وفا نہیں۔

⇦ مصائب پر صبر کرنا حصول مطلب کی عزت حاصل کرنا ہے اور جو شخص نادانستہ گناہ کرے وہ گویا گناہ سے پاک ہے۔

⇦ علم حیرت میں گرفتار ہونے سے نجات دیتا ہے۔

⇦ سچا دوست بہت اچھا مددگار اور اسکی دوستی دیرپا ہوتی ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہشیں چھوڑ دے اور دنیا بیچ کر آخرت حاصل کرے۔

⇦ بیوقوف آدمی اپنے شہر میں مسافر اور اپنے عزیزوں کے درمیان ذلیل ہے۔

⇦ جاہل کبھی اپنی جہالت سے باز نہیں آتا۔ اور وعظ و نصیحت سے اسے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

⇦ مومن پارسا۔ قانع۔ گناہوں سے بچنے والا اور پرہیزگار ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی عبادت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

⇦ عقلمند کی عادت ہے کہ وہ ضرورت یا دلیل کے بغیر کلام نہیں کرتا۔ اور اپنی آخرت کی دوستی کے سوا کسی کام میں مصروف نہیں ہوتا۔

⇦ بخیل کی دنیا میں مذمت ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب و ملامت میں گرفتار ہوگا۔

⇦ ظلم پاؤں کو پھسلاتا۔ نعمتیں دور کرتا اور آخر کار ظالموں کے جتھے کو ہلاک کرتا ہے۔

⇦ علم عقل کا راہ نما ہے۔ پس جسے علم حاصل ہے وہ ضرور عقلمند ہے۔ علم نفس کو زندہ عقل کو زیادہ کرتا اور جہالت کو مار ڈالتا ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو گناہوں سے پرہیز کرے اور عیوب سے صاف ستھرا رہے۔

⇦ سخاوت گناہوں کو مٹاتی اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتی ہے۔

⇦ دانشمندی کا اصل سرمایہ عقل ہے اور جوانمردی اس کا خلق اور دینداری اس کا حسب نسب ہے۔

⇦ پورا عالم وہ ہے جو علم سے کبھی سیر نہ ہو اور نہ اس سے اپنی سیری ظاہر کرے۔

⇦ پورا عقلمند وہ ہے جو یادِ الٰہی کے سوا تمام باتوں سے اپنی زبان بند کرلے۔

⇦ پورا مومن وہ ہے جس کی دوستی۔ دشمنی کسی سے مواخذہ کرنا اور چھوڑ دینا غرض سب کام اللہ تعالیٰ کیلئے ہوں۔

⇦ مومن کی عادت ہے کہ وہ خوشی میں شکر گزار، تکلیف میں صابر اور خوشحالی میں اپنے مالک سے ڈرتا ہے۔

⇦ مومن دولت مندی کی حالت میں بھی گناہوں سے بچتا اور دنیا کی آلائشوں سے صاف ستھرا رہتا ہے۔

⇦ زیب و زینت اعمال کی درستی سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ کپڑوں کی خوبصورتی سے۔

⇦ نرمئی طبع نیک کرداری کی کنجی اور عقلمندوں کی خصلت ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنے مالک کی اطاعت میں اپنی نفسانی خواہش کو مٹا دے۔

⇦ خط ایسی چیز ہے کہ آدمی کے اپنے حق میں گویا کان کی بات ہے اور دوسرے کے حق میں ایسا کہ گویا اس کو زبان سے سمجھایا جاتا ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کا وصال لوگوں سے قطع تعلق کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

⇦ **خلاصی** پانیوالا وہ شخص ہے جو ناامیدی حاصل کرنے سے طمع کو قید کر لے۔

⇦ **علم** حکمت کا پھل اور اعمال کی درستی اس کی شاخیں ہیں۔

⇦ **سچائی** اسلام کا ستون اور ایمان کا کھمبا ہے۔

⇦ **ایمان** ابان کے اقرار اور اعمال بدن کا نام ہے۔

⇦ **اللہ تعالیٰ** کی راہ میں اپنا مال و جان خرچ کر دینا مقربین کی عبادت اس کے عذاب سے ڈرنا متقین کی عادت اور گناہوں سے پاک رہنا توابین کی اطاعت ہے۔

⇦ **ہوشیاری** اس کا نام ہے کہ فرصت حاصل ہونے تک تکلیف کو برداشت کیا جائے۔

⇦ **کاہلی** دنیا میں وقت کو کھونا اور آخرت میں حسرت کا باعث ہے۔

⇦ **کرم** مال خرچ کرنے اور وعدہ پورا کرنے کا نام ہے۔

⇦ **دین کی جڑ** ادائے امانت اور وفائے عہد ہے۔ جو شخص سردار ہوا اس پر عموماً لوگ حسد کیا کرتے اور سخی کے پاس اکثر لوگ آیا کرتے ہیں۔

⇦ **حاسد** ہمیشہ بیمار اور بخیل ہمیشہ ذلیل ہے۔

⇦ **جنت** بہت اچھا ٹھکانا اور دوزخ نہایت برا مقام ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کی طرف سے اتنی ہی امداد ہوتی ہے جتنے کسی کے اخراجات ہوں۔

⇦ **زیادہ مذاق** کرنا گویا ایسی جدائی ہے جس کے بعد کینہ اور دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ **زیادہ ملامت** کرنے سے جھگڑے کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

⇦ **بھوکا رہنا** عاجزی کی ذلت سے بہتر ہے۔

⇦ **قانع** ان آفات سے نجات پاتا ہے جو لالچی کو پیش آتی ہیں۔

⇦ **شریف آدمی** ایسی باتوں سے جن پر کمینہ فخر کرتا ہے باز رہتا ہے۔

⇦ **جاہل** ان چیزوں سے جن کے ساتھ عالم کوانس ومحبت ہونفرت کرتا ہے۔

⇦ **احسان** ایک قسم کا طوق ہے جوشکر یا بدلہ دینے سے کھل سکتا ہے۔

⇦ **حق** ایک روشن چیز ہے جولوگوں کی رورعایت سے پاک ہے۔

⇦ **مومن** کو اگر کوئی نعمت ملے تو اس کا شکر بجالاتا اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس سے توبہ اور استغفار کرتا ہے۔

⇦ **سخت** غصے کی حالت میں تحمل اور بردباری اختیار کرنا خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتا ہے۔

⇦ **انسان** کا کمال تین باتوں میں ہے۔ مصیبتوں پر صبر کرنا۔ مطالب کے حاصل کرنے میں ناجائز باتوں سے بچنا۔ اور سائلین کی حاجت روائی کرنا۔

⇦ **نرمی** دشوار کاموں کو آسان اور سخت اسباب کو سہل کر دیتی ہے۔

⇦ **عالم** جاہل کی قدر پہچانتا ہے کیونکہ وہ پہلے جاہل تھا۔ اور جاہل عالم کی قدر نہیں سمجھتا کیونکہ وہ پہلے عالم نہ تھا۔

⇦ **توفیق** اور غذلان نفس کو اپنی اپنی طرف کھینچتی ہیں پس جونسی غالب آجائے نفس اس کی تحت میں رہتا ہے۔

⇦ **مومن** ہمیشہ اپنے گناہوں سے ڈرتا۔ عذاب الٰہی سے خائف اور اس کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

⇦ **علم اور عقل** دونوں ایک رسی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

⇦ **ایمان** ایک درخت ہے۔ جس کی جڑ یقین۔ شاخیں پرہیز گاری۔ پھول حیا۔ اور پھل سخاوت ہے۔

⇦ غضب ایک بھڑکتی آگ ہے جو شخص اسے پی جائے وہ آگ کو بجھا دیتا ہے اور جو اسے بجھا دے وہ خود جل جاتا ہے۔

⇦ عارف وہ ہے جس نے اپنے نفس کو پہچانا اور اسے تمام خواہشوں سے آزاد کر دیا۔ اور جو چیزیں اسے خدا تعالیٰ سے دور کرتی اور ہلاکت میں ڈالتی ہیں سب سے اس کو پاک رکھا۔

⇦ نفسانی خواہشیں ایک قسم کی مہلک بیماریاں ہیں اور ان کا بہترین علاج یہی ہے کہ انسان ان سے صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے رہے۔

⇦ احمق اپنی ذلت کو محسوس نہیں کرتا۔ اور ہمیشہ نقصان اور خسارے میں پڑا رہتا ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس سے دوری کی وجہ رونا عارفین کی عبادت اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت میں فکر کرنا مخلصین کی بندگی ہے۔

⇦ حماقت ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور یہ ایسا مرض ہے کہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔

⇦ گھر میں غصے میں ہونا گویا اس کو ویران کرنا ہے۔

⇦ جن لوگوں کی بھائی بندی محض خدا تعالیٰ کیلئے ہو۔ ان کی محبت اور دوستی اس لئے ہمیشہ قائم رہتی ہے کہ اس کا سبب دائم اور باقی رہتا ہے اور جنکی بھائی بندی دنیا کی وجہ سے ہو چونکہ اس کے اسباب منقطع ہو جاتے ہیں لہٰذا ان کی دوستی بھی بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جس کا آج کل سے اچھا ہو اور اپنے آپ سے خدمت کو روک دے۔

⇦ دانا وہ ہے جس کے کام اچھے ہوں۔ اور اس چیز کیلئے کوشش کرے جو اس کیلئے

ضروری اور کارآمد ہو۔

⇦ **بدبخت** وہ ہے جو اپنے حال پر مغرور ہو اور فضول امیدوں کے دھوکے میں پڑا رہے۔

⇦ **کمینے** کی پہچان یہ ہے کہ جب اسے مرتبہ ملتا ہے تو اس کے حالات بگڑ جاتے ہیں اور چال چلن خراب ہو جاتا ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** سے نزدیکی اس کی بارگاہ میں سوال کرنے سے اور لوگوں کی نزدیکی ترک سوال (یعنی جب لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگیں تو سب چاہتے اور نزدیک ہوتے ہیں) سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **دنیا** ایک جانیوالی فانی چیز ہے اگر تیرے لئے باقی بھی رہے تو تم اس کیلئے باقی نہ ہو گے۔

⇦ **حاسدوں** کی غفلت پر تعجب کرنا (حسد کو برا سمجھنا) اپنے بدن کی سلامتی ہے۔

⇦ **دنیا** ایک نہایت چھوٹی اور حقیر چیز اور اس مرتبہ سے بہت کم ہے۔ کہ اس کے خدمت گزاروں کی اطاعت کی جائے۔

⇦ **سچے دوست** خوشی کی حالت میں زینت اور تکلیف کے وقت معاون و مددگار ہیں۔

⇦ **دولت مندی** ایسی چیز ہے کہ وہ دولتمند کی غلطی بھی صواب نظر آتی اور محتاج کے درست کام بھی غلط دکھائی دیتے ہیں۔

⇦ **بیوقوفی** یہ ہے کہ انسان اپنے افسروں کے خلاف یا ان لوگوں سے دشمنی کرے جو اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

⇦ **علم** سے عطا ہوا ہے اس کیلئے نہایت بہترین شرافت کا باعث ہے۔

⇦ **جاہل** اپنے قصور کو معلوم اور ناصح کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا۔

⇦ نہ دینے کے بعد دینا بہ نسبت اس کے اچھا ہے کہ آدمی پہلے عطا کرے اور پھر نہ دے۔

⇦ **زمانے** کا گزرنا بدنوں کو پرانا اور امیدوں کو نیا۔ موت کو نزدیک اور مقصود کو دور کرتا ہے۔

⇦ **بچاؤ کا آخری** راستہ ہوشیار اور چوکنا رہنے کا پہلا مقام ہے۔

⇦ **عقلمند** کی عادت ہے کہ اگر خاموش رہے تو قدرت الٰہی میں فکر کرتا جب کلام کرے تو خدا کو یاد کرتا اور جب نگاہ اٹھا کر دیکھے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

⇦ **واعظ بے عمل** ایسا ہے جیسے کمان بے تیر۔

⇦ **جوان مرد** اس کا نام ہے کہ آدمی ان باتوں سے جو عیب لگاتی ہیں پرہیز کرے اور ان باتوں کو جو زینت دیتی ہیں حاصل کرے اور دنیا کے معاملات میں جو رفیق اور ساتھی ہو اس کو ویسا ہی سمجھے جیسا دین کا ساتھی۔

⇦ **خدا** کی ذات پر بھروسہ کر کے مستغنی ہو جانا نہایت بڑی دولت مندی ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کے سوا کسی دوسرے کے آسرے پر مستغنی ہونا سخت محتاجی اور بدبختی ہے۔

⇦ **علم** وہ دریائے بے کنار ہے کہ اس کا احاطہ دشوار ہے۔ پس جو علم ضروری اور مفید ہے اسے حاصل کرلو۔

⇦ **سخاوت** اور شجاعت نہایت بزرگ خصلتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو اس کے پیارے اور برگزیدہ ہیں۔

⇦ **مصیبت** میں صبر کرنا خوشحالی میں جو عافیت و آرام حاصل ہو اس سے کہیں بہتر ہے۔

⇦ **عقل** ایک بہت بڑی تونگری اور دنیا اور آخرت میں نہایت شرافت و بزرگی کا

باعث ہے۔

⇦ **شریف** کی پہچان یہ ہے کہ جب اس سے کوئی سختی کرے تو سختی سے پیش آتا اور جب کوئی نرمی سے سلوک کرے تو نرم ہو جاتا ہے۔ اور کمینے کی شناخت یہ ہے کہ جب اس سے کوئی نرمی کرے تو سختی کرتا اور جب کوئی سختی سے پیش آئے تو ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

⇦ **مومن کی عادت** ہے کہ اگر کسی سے کچھ مانگتا ہے تو زیادہ تنگ نہیں کرتا۔ اور اپنی آبرو کو بچائے رکھتا ہے۔ اور اقبال اور ادبار اس کے نزدیک دونوں مساوی ہیں۔

⇦ **خاموشی** سے عزت حاصل ہوتی اور عذر پیش کرنے کی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔

⇦ **طول امل** شیطانوں کا ایک بادشاہ ہے جو غافلوں کے دلوں پر مسلط ہے۔

⇦ **حکمت** کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ پس اگرچہ منافقوں کے منہ سے نکلے تب بھی اسے لے لینا چاہئے۔

⇦ **جہالت** انسان میں ایسی بری ہے جیسے بدن میں ماخورے کی بیماری بلکہ اس سے بھی زیادہ خراب ہے۔

⇦ **سعادت مند** وہ ہے جو عذاب سے ڈرا اور ایمان لایا اور ثواب کا امیدوار رہا۔ اور نیک کام کئے۔

⇦ **حاسد** خیال کرتا ہے کہ محسود سے نعمت زائل ہو کر اسے مل جائیگی (یہ خیال بالکل فضول اور غلط ہے)۔

⇦ **چغل خور** جس کے پاس چغلی کھاتا ہے اس کے پاس جھوٹ بیان کرتا اور جس کی نسبت کھاتا ہے۔ اس پر ظلم کرتا ہے۔

⇦ **علم** حاکم اور مال رعیت ہے۔ اور علم اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور زہد اس کی طرف جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

⇦ مال سے دنیا میں عزت اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ذلت اور خواری حاصل ہوتی ہے۔

⇦ بزدلی' حرص اور بخل نہایت برے صفات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدظنی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ مالک جب تک آدمی خرچ کرتا رہے۔ تو اس سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر بخل کرے تو اس سے ذلت وخواری پیش آتی ہے۔

⇦ سمجھدار عالم وہ ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہنے سے منع نہ کرنے اور اس کے ساتھ ہی ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نڈر نہ ہونے دے۔

⇦ مال' اولاد حیاتی دنیا کی زینت اور عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے۔

⇦ غلہ روکنے والا بخیل ہے اور ایسے لوگ جمع کرتا ہے جو اُس کی شکر گزار نہ ہونگے۔

⇦ طول امل اور خلوص عمل کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

⇦ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی ہو۔ وہ نہایت نزدیکی رشتہ دار اور ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔

⇦ بخل اس کا نام ہے کہ آدمی مال کی محبت کو تعریف اور ثناء کی لذت سے اچھا سمجھے۔

⇦ عامل بغیر علم ایسا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص رستے کے بغیر سفر کرے۔ پس ایسا شخص چلنے میں جتنی کوشش کریگا۔ اتنا ہی اپنے مطلب سے دور پڑے گا۔

⇦ آدمی اپنی بات سے وزن کیا جاتا اور اپنے فعل سے قیمت پاتا ہے۔ پس ایسی بات کہو کہ جس سے وزن بھاری اور وہ کام کرو جس سے قیمت زیادہ ہو۔

⇦ جھوٹے شخص کی بات گو سچی اور اس کی دلیل صحیح ہو۔ مگر لوگ اس کی بات پر

اعتبار نہیں کرتے۔

⇦ **لوگ** دنیا کے بیٹے ہیں اور ماں کی محبت بیٹے کی سرشت میں داخل ہے اس لئے دنیا کی محبت لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو اپنی ہر ایک رائے کو درست نہ سمجھے اور اپنے تمام خیالات پر بھروسہ نہ کرے۔

⇦ **مومن** حیادار۔غنی۔یقین کرنیوالا اور پرہیزگار ہے اور منافق۔بے حیا۔تکلیف اٹھانے والا (یا سرکش) چاپلوس اور بدبخت ہے۔

⇦ **کلام** وہ اچھا ہے جو متوسط درجے کا ہو۔ حد سے زیادہ بولنا فضول گوئی اور ضرورت سے کم بولنا عاجزی اور بے زبانی ہے اور یہ دونوں مذموم ہیں۔

⇦ **ایمان** اخلاص عمل۔یقین۔پرہیزگاری۔صبر اور رضا بالقضا (خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا) کا نام ہے۔

⇦ **سچا دوست** ایک موافق انسان ہے کہ دو قالب اور یک جان ہے۔

⇦ **دوستوں** سے مشورہ لینا تمہارے لئے موجب راحت اور ان کے واسطے باعث تکلیف ہے۔

⇦ **یادِ الٰہی** سے عقل میں انس اور دل میں نور پیدا ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

⇦ **تحمل** اور بردباری ایک قسم کا غوطہ ہے۔

⇦ **دنیا** مومن کا قید خانہ۔موت اس کا تحفہ اور جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

⇦ **دنیا** کافر کیلئے بہشت۔موت اس کو یہاں سے اٹھانے والی اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کی اطاعت بجالانا نہایت نفع مند تجارت اور سچی زبان آدمی کی

زینت اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

⇦ شریف کو جب قدرت ہو تو درگزر کرتا جب مالک ہو تو چشم پوشی فرماتا اور جب اس سے سوال کیا جائے تو حاجت روائی کرتا ہے۔

⇦ عہد شکنی جس سے صادر ہو قبیح اور بری ہے۔ لیکن اگر صاحب قدرت اور بادشاہ سے سرزد ہو تو نہایت بری ہے۔

⇦ وفادار یا امانت کی بہن اور بھائی بندی کی زینت ہے۔

⇦ زیادہ حرص نفس کو دھبہ لگاتی۔ دین بگاڑتی اور جوانمردی کا ستیاناس کرتی ہے۔

⇦ پرہیزگاری دین کی اصلاح کرتی۔ نفس کو محفوظ رکھتی اور مردانگی کو زینت دیتی ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو دنیا کمینی اور فانی سے منہ پھیر کر جنت بلند۔ عالی قدر اور ہمیشہ رہنے والی کا طلب گار ہو جائے۔

⇦ صبر نہایت اچھی خصلت اور علمبہت عمدہ زیور اور خدا تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے۔

⇦ آنکھوں کا بیدار رہنا جبکہ دل غافل ہوں اور سوئے ہوئے ہوں کچھ مفید نہیں۔

⇦ متقی وہ ہے جو گناہوں سے بچے اور پاک وہ ہے جو عیبوں سے پاک ہو۔

⇦ کام کرنے سے پہلے اسے سوچ لینا لغزش اور غلطی سے بچاتا ہے۔

⇦ اطاعت اور فرمانبرداری رعیت کیلئے ڈھال اور انصاف پرستی بقائے سلطنت کے واسطے سپر ہے۔

⇦ صبر اس کا نام ہے کہ انسان کو جو تکلیفیں پیش آئیں ان کو برداشت کرے اور جو باتیں غصے میں ڈالنے والی کسی سے سنے ان کو پی جائے۔

⇦ بیقراری کچھ تقدیر الٰہی کو نہیں ہٹاتی۔ لیکن اجر و ثواب کو ضائع کر دیتی ہے۔ اور حرص سے کچھ روزی زیادہ نہیں ہو جاتی۔ مگر آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جس کو دنیا کی نعمتیں آخرت کا کام کرنے سے مانع نہ ہوں۔

⇦ **فائدہ اٹھانے والا** وہ شخص ہے جو دنیا کو بیچ کر آخرت حاصل کرے اور موجودہ زندگی دیکر آئندہ کی ہمیشہ کی زندگی کا طلبگار رہے۔

⇦ **لالچ** حرص کی سواری اور خواہش پرستی فتنے کی باربرداری ہے۔

⇦ **کلام بلیغ** وہ کلام ہے جو زبان سے آسانی کے ساتھ نکلے اور طبیعت پر دشوار نہ ہو یعنی تکلف و تصنع سے پاک ہو۔

⇦ **لوگ** دنیا میں اس طرح پر ہیں جس طرح کہ کاغذ پر تصویریں بنی ہوں۔ کہ کاغذ کے لپیٹنے سے بعضی پوشیدہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جب پہلے لوگ مر جاتے ہیں تو دوسرے ان کی جگہ پر آجاتے ہیں۔

⇦ **دنیا** کو خریدنا بیوقوفوں کی تجارت ہے۔ اور جو اسے خریدتے ہیں وہ خسارے میں ہیں۔

⇦ **بخیل** کی عجیب حالت ہے کہ اپنی جان پر تو تھوڑا سا مال خرچ کرنے میں بخل کرتا اور وارثوں کیلئے نہایت فراخ دلی کے ساتھ سب مال چھوڑ جاتا ہے۔

⇦ **مال** دنیا میں انسان کو بلند قدر بناتا اور آخرت میں ذلیل وخوار کرتا ہے۔

⇦ **بندوں** نے جو عمل دنیا میں کئے ہیں۔ وہ آخرت میں آنکھوں کے سامنے ہوں گے۔

⇦ **عورت** سراپا شر اور خرابی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ خرابی ہے کہ عورت کے بغیر گزارہ بھی نہیں ہوسکتا۔

⇦ **نفسانی** خواہشیں مہلک بیماریاں اور بلائیں ہیں۔ اور ان کا بہترین علاج یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ان سے روکے رہے۔

⇦ حسد ایک لاعلاج بیماری ہے جو حاسد یا محسود کی موت کے بغیر دور نہیں ہوتی۔

⇦ **گناہ** بیماریاں ہیں اور ان کا علاج استغفار ہے۔ اور ان سے شفا یہ ہے کہ

انسان پھر دوبارہ گناہ نہ کرے۔

⇦ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

⇦ صبر دو قسم ہے۔ ایک خلاف طبع چیزوں پر صبر کرنا۔ دوسرا مرغوب طبع چیزوں سے اپنے آپ کو روکنا۔

⇦ صبر ایمان کا بہت اچھا لباس اور انسان کی نہایت عمدہ خصلت ہے۔

⇦ شک یقین کو بگاڑتا اور دین کو برباد کر دیتا ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں اور حرص و ہوا کا قلع وقمع کر کے اپنے عمدہ صفات کو زندہ کرے اور رذیل خصال کو مار ڈالے۔

⇦ طول امل سراب کی مانند ہے کہ دور سے دیکھنے والے کو دھوکے میں ڈالتا اور جو اس کی امید رکھ کر اس کے پاس آئے وہ اپنی امید کے خلاف پاتا ہے۔

⇦ ظالم بادشاہ اور بدکار عالم کو قیامت کے دن سب سے زیادہ سزا ملے گی۔

⇦ معزولی کے وقت اتنی ہی ذلت حاصل ہوتی ہے۔ جتنی کہ حکومت کی حرص ہو۔

⇦ نیکی کو پورا کرنا اس کے شروع کرنے سے اچھا ہے۔

⇦ کافر مکار بخیل۔ خیانتی۔ اپنی جہالت پر مغرور اور بیوقوف ہے۔

⇦ مومن سادہ مزاج۔ (کہ دوسرے لوگ اسے فریب دے لیتے ہیں) سخی۔ امین۔ اپنے نفس پر خوف کرنے والا اور غمگین ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ سے خوش ہو وہ مفتون اور اپنے نفس پر بھروسا کرنے والا کم عقل ہے۔

⇦ برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔

⇦ سچا دوست وہ ہے جو غائبانہ طور پر تیری خیر خواہی کرے اور اپنے آپ سے

تجھے اچھا سمجھے۔

⇦ آدمی اپنے آپ کو جس مرتبے میں رکھے اسی میں رہتا ہے۔ اگر ریاضت اور اطاعت سے اپنے نفس کو پاک کرے تو پاک ہو جاتا ہے اور اگر گناہوں کی آلائش سے میلا کرے تو میلا ہو جاتا ہے۔

⇦ آدمی جو حالت اپنے لئے پسند کرے اسی حالت میں رہتا ہے۔ اگر اپنے آپ کو باعزت رکھے تو باعزت رہتا اور اگر ذلیل رکھے تو ذلیل رہتا ہے۔

⇦ اگر انسان کو ہمیشہ آرام حاصل رہے تو اس کی قدر معلوم نہیں ہوتی۔ جو لوگ مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں عافیت کی قدر وہی جانتے ہیں۔

⇦ دنیا اگر آنے لگے تو آتی ہی رہتی ہے اور اگر پیٹھ پھیر جائے تو چلی ہی جاتی ہے۔

⇦ سخی لوگوں کا محبوب اور محمود ہے گو تعریف کرنے والے کو اس کے مال و دولت سے حصہ نہ ملے۔ مگر ہر کوئی اس کی تعریف کرتا ہے۔ اور بخیل کی حالت اس کے برخلاف ہے۔

⇦ ظالم لوگوں کا دشمن اور مذموم ہے گو مذمت کرنے والوں کو اس کے ظلم سے تکلیف نہ پہنچے۔ مگر ہر کوئی اس کی برائیاں بیان کرتا ہے۔ اور عادل کی حالت اس کے برعکس ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو ہر ایک چیز کو اپنے موقع پر رکھے۔ اور جاہل اس کے برخلاف کرتا ہے۔

⇦ علم دین پڑھانے اور پڑھنے والے ثواب میں شریک ہیں اور جو لوگ ان کے سوا ہیں ان کیلئے کچھ بہتری حاصل نہیں۔

⇦ دنیا نوبت بنوبت پہنچتی ہے۔ پس اس کو اچھے طریق سے طلب کرو۔ کہ تمہاری نوبت میں تمہارے پاس پہنچ جائے۔

⇦ **حماقت** یہ ہے کہ آدمی فضول باتوں پر فریفتہ اور جاہلوں کا مصاحب ہو۔

⇦ **ہوشیار** یہ ہے کہ آدمی انجام کو سوچے اور عقلمندوں سے صلاح و مشورہ کرے۔

⇦ **توکل** اسی کا نام ہے کہ آدمی اپنی قوت و طاقت سے بیزار ہو کر تقدیر الٰہی پر راضی رہے۔

⇦ **زمانے** کی دو حالتیں ہیں کبھی تیرے موافق اور کبھی تیرے مخالف۔ پس جب مخالف ہو تو صبر کرو۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کیلئے تیرا بھائی اور دوست وہ ہے جو تمہیں نیک کام کی ہدایت اور برے کام سے منع کرے اور آخرت کی اصلاح میں معاون و مددگار ہو۔

⇦ **ہوشیار** یا اللہ سبحانہ سے ڈرنے۔ حرام باتوں سے بچنے اور اپنی آخرت کو درست کرنے کا نام ہے۔

⇦ **کمینہ** اسی کے کہنے پر چلتا ہے جو اس کا ہم خیال ہو۔ اور اس کو اسی سے محبت ہوتی ہے۔ جو اس جیسا ہو۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو اپنے مال کو لوگوں پر خرچ کرے اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑے۔

⇦ **حکمت** منافق کے دل میں اگر آئے بھی تو چلی جاتی ہے۔

⇦ **علم** مال سے بہتر ہے۔ علم تمہاری حفاظت کرتا اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔

⇦ **اللہ تعالیٰ** کے نزدیک شرافت یہ ہے کہ آدمی کے کام اچھے ہوں۔ اور اس کے ہاں چوڑی چکنی باتیں کچھ کام نہیں آتیں۔

⇦ **آدمی** کی اصلاح اور درستی صفات کمال اور عمدہ افعال سے ہے۔ کثرت مال اور بڑے بڑے عہدے اور کام کوئی خوبی کی بات نہیں۔

⇦ **دشمنوں** سے اچھی بات کہنا اور نیک سلوک کرنا ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے

سے اچھا ہے۔

⇦ نفسانی خواہشوں سے صبر کرنا عفت (پاکدامنی) غضب کو روکنا۔ بہادری اور گناہوں سے بچنا پرہیزگاری ہے۔

⇦ سخاوت اس کا نام ہے کہ تم اپنا مال خرچ کرو۔ اور دوسروں کے مال پر نظر نہ رکھو۔

⇦ وہ تنگدست محتاج جو تقدیر الٰہی پر راضی ہو شیطان کے پھندوں سے بچ رہتا اور مالدار اس کے جالوں میں پڑتا ہے۔

⇦ کمینے سے کسی بھلائی کی امید رکھنا فضول۔ اس کے شر سے بچنا دشوار اور اس کے فریبوں سے سلامت رہنا بہت مشکل ہے۔

⇦ متقیوں کے نفس عفیف حاجتیں کم۔ اور ان کی بھلائی کی ہر کوئی امید رکھتا اور ان کے شر سے بے غم ہو جاتا ہے۔

⇦ متیقوں کے نفوس۔ قانع۔ خواہشیں کم۔ چہرے خوش اور دل غمناک ہوتے ہیں۔

⇦ مومن دائم الذکر (ہمیشہ ذکر الٰہی کرنے والا) بہت متفکر۔ نعمت میں شکرگزار اور سختی میں صابر ہوتا ہے۔

⇦ دنیا ایک موجودہ سامان ہے جسے نیک و بد سب کھاتے ہیں۔ اور آخرت وہ سچا گھر ہے جس میں بادشاہ باقدرت حاکم ہوگا۔

⇦ اسلام ماننے کا نام۔ ماننا یقین۔ یقین تصدیق۔ تصدیق اقرار۔ اقرار ادائے احکام اور ادائے احکام عمل ہے۔

⇦ عقلمند کو جب علم حاصل ہوتا ہے تو با اخلاص عمل کرتا اور لوگوں سے برکنار ہو جاتا ہے۔

⇦ آہستگی ادائے فرض کے سوا تمام کاموں میں اچھی اور اسراف نیک کاموں کے

سوا سب چیزوں میں برا ہے۔

⇦ **فضل** و بخشش بہت اچھا ذخیرہ اور سخاوت نہایت خوبصورت زیور ہے۔

⇦ **عقل** نہایت اچھی زینت اور علم بہت اچھا زیب ہے۔

⇦ رائے میں دوسروں کو اپنے ساتھ شریک کر لینا صواب کو پہنچاتا ہے۔

⇦ **علم اور عمل** دونوں ایک ساتھ ہیں۔ پس جسے علم حاصل ہوتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے۔

⇦ **علم** عمل کو پکارتا ہے۔ پس اگر عمل علم کی آواز سن کر اس کے پاس آجائے تو دونوں ساتھ رہتے ہیں۔ ورنہ علم چلا جاتا ہے۔

⇦ **مومن** کیلئے دنیا ایک میدان۔ عمل صالح اس کا مقصود۔ موت اس کا تحفہ اور جنت اس کی غایت ہے۔

⇦ **کافر** کیلئے دنیا باغ۔ اس کو حاصل کرنا اس کا مقصود۔ موت اسکی بدبختی اور دوزخ اس کی غایت ہے۔

⇦ **کام** وہ ہوتے ہیں جو تقدیر میں لکھے ہیں۔ تقدیر کے آگے تدبیر کچھ کارگر نہیں ہوتی۔

⇦ **تھوڑا مال** بھی اگر اندازے سے خرچ کیا جائے تو بہت ہے اور بہت سا مال بھی اگر اسراف اور فضول خرچ کیا جائے تو تھوڑا اور ناکافی ہے۔

⇦ آہستگی ادائے فرض کے سوا تمام کاموں میں بہ نسبت جلد بازی کے بہتر اور جلد

⇦ بازی رفع شر کے سوا تمام معاملات میں مذموم اور بری ہے۔

⇦ اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنا ایسا ہے جیسا حکومت میں عدل کرنا۔

⇦ باوجود رفعت قدر کے تواضع کرنا ایسا ہے جیسا کہ قدرت کے ہوتے درگزر کرنا۔

⇦ لشکر دین کی عزت اور بادشاہوں کا قلعہ اور انصاف پرستی رعیت کی اصلاح اور حکام کی زینت ہے۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو اپنی زبان کو غیبت سے بند رکھے اور مومن وہ ہے جس کا دل شک سے پاک ہو۔

⇦ **مال** آدمی کیلئے وبال جان ہے۔ البتہ جس مال کو رضائے الٰہی کیلئے خرچ کرے وہ اس کا دوست اور مددگار ہے۔

⇦ **عورت** ذات کا اگر کوئی والی اور خبر گیر نہ ہو تو یہ قصاب کے تختے کا گوشت ہے جو چاہے اسے لے جائے۔

⇦ **عقل** علم کی جڑ اور سمجھ کا باعث ہے۔

⇦ **دنیا** گویا بادل کا سایہ یا سونے والے کا خواب ہے۔

⇦ **موت** تمہارے سائے سے بھی زیادہ تم سے ملی ہوئی اور تمہاری جانوں پر اسے پوری قدرت حاصل ہے۔

⇦ **کینہ ور** ہمیشہ عذاب اور فکر و غم میں گرفتار اور حاسد ہے گو بظاہر تندرست معلوم ہو مگر ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔

⇦ **مومن** دنیا کے کاروبار مختصر اور آخرت کی فکر زیادہ رکھتا ہے اکثر خاموش رہتا اور خالص خدا کیلئے عمل کرتا ہے۔

⇦ **متقین** کی عادت ہے کہ ان کے اعمال ریا سے پاک۔ آنکھیں خوفِ خدا سے رونے والی اور دل اس کے عذاب سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔

⇦ **عقلمند** نیک عملوں میں کوشش کرتا اور امیدیں چھوٹی رکھتا اور جاہل طول امل پر بھروسہ رکھتا اور اعمال صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے۔

⇦ **تکبر** ایک ہلاک کرنیوالی خصلت ہے جو شخص اسے اختیار کرے وہ تنگدست رہتا

اور جہالت ایک سرکش سواری ہے جو اس پر سوار ہو وہ ذلیل ہوتا اور جو اس کا مصاحب ہو وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔

⇦ زبان ایک ترازو ہے عقلمندی سے اس کے پلے بھاری اور نادانی سے ہلکے ہو جاتے ہیں۔

⇦ ثواب حاصل کرنا (نیک عمل کرنا) تمام نفعوں کی جڑ اور خدا کی طرف متوجہ ہونا سب کامیابیوں کا سر ہے۔

⇦ کامیاب وہ ہے جو اپنے زور بازو سے اٹھ کر خدا تعالیٰ کے احکام بجالائے۔ اور آرام حاصل کرے۔

⇦ آدمی اگر عاجز ہو اور نیک کام کرتا رہے۔ تو اس سے اچھا ہے کہ قوت وطاقت رکھے اور برے کام نہ چھوڑے۔

⇦ صنعت وحرفت سے گزر اوقات کرنا اور گناہوں سے پرہیز رکھنا دولت مندی اور گناہوں میں مبتلا ہونے سے کئی درجے بہتر اور اچھا ہے۔

⇦ کمال یقیناً خلاص اور ایثار کرنے والے عارفوں میں سے ہیں۔

⇦ تھوڑے مال پر راضی رہنا بہت مال کمانے اور فضول خرچی سے کہیں بہتر اور افضل ہے۔

⇦ امر بالمعروف (اچھے کاموں کا حکم کرنا) نہایت بہترین عمل اور بیوفائی نہ کرنا بہت اچھی سچائی ہے۔

⇦ دنیا کی تکالیف ومصائب دیکھ کر اس کی طرف مائل ہونا کمال نادانی۔ اور آزمانے سے پہلے ہر ایک شخص پر مطمئن ہو جانا نہایت بیوقوفی ہے۔

⇦ باوجود یکہ نیک عمل کے ثواب کی امید ہو پھر اس میں کوتاہی کرنا نہایت کم عقلی اور ایسے اعمال میں مشغول ہونا جو نفس کو آخرت میں کچھ کام نہ آئیں بہت بڑی

سستی اور کمزوری ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب ہو اور دنیا بیچ کر آخرت حاصل کرے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جو دنیا پر مغرور ہو کر آخرت کے کام کو نہ چھوڑے۔

⇦ جب آدمی کی عمر چالیس سال ہو جائے تو کمال قوت و طاقت کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ عارف کا چہرہ خوش اور مسکراتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر اس کا دل آخرت کی فکر میں گھلتا رہتا ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے کہ جو کچھ اوروں سے لینا ہو اس کی خبر نہ رکھے اور دوسرے لوگ اس سے اپنے حقوق کا تقاضا کریں۔

⇦ خوف اس کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو گناہوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکے رہے۔

⇦ مال و دولت نفس کیلئے فتنہ اور مصائب زمانہ کے واسطے لوٹ کا مال ہے۔

⇦ پاکدامنی نفس کو گناہوں سے محفوظ اور کمینی باتوں سے پاک و صاف رکھتی ہے۔

⇦ تقویٰ کا ظاہر دنیا کی شرافت اور اس کا باطن آخرت کی عزت ہے۔

⇦ شرافت اپنی بلند ہمتی سے حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ باپ دادا کی بوسیدہ ہڈیوں پر فخر کرنے سے۔

⇦ حکمت ایک درخت ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے اور زبان پر پھل لاتا ہے۔

⇦ سچائی ایمان کا سر اور انسان کی زینت ہے۔

⇦ مومن اطاعت کی بجا آوری میں حریص اور گناہوں سے پاک دامن رہتا ہے۔

⇦ عقلمند کسی کی ملامت سے پست ہمت نہیں ہوتا اور نہ سستی سے اپنے کام کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔

⇦ شریف عیب اور عار کی بات سے انکار۔ اور اپنے پڑوسی کی عزت کرتا ہے۔

⇦ کمینہ عار کو اپنا لباس بناتا اور شریفوں کو تکلیف وایذا پہنچاتا ہے۔

⇦ متقی کی خواہش نفسانی مردہ اور غصہ مرا ہوا ہے وہ خوش حالی میں شکر گزار اور تکالیف میں صبر کرتا ہے۔

⇦ ذکر الٰہی عقلوں کا نور۔ نفوس کی زندگانی اور سینوں کی صفائی ہے۔

⇦ صبر دو قسم کا ہے ایک مصیبت میں صبر کرنا یہ بھی بہت اچھا کام ہے مگر اس سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو حرام کاموں سے روکے رکھے۔ اور یہ صبر کی دوسری قسم ہے۔

⇦ حرام کاموں سے ناخوش ہونا عقلمندوں کی عادت اور بزرگوں کی خصلت ہے۔

⇦ سردار وہ ہے جو اپنے بھائی بندوں کے بوجھ اٹھائے اور پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

⇦ ایک وقت بھاگ جانا بھی گویا ایک طرح کی فتح مندی ہے۔ (جب آدمی سمجھے کہ ثابت قدمی میں ناکامی ہے دشمن دوچند سے زیادہ اور زور آور ہیں تو ایسے وقت میں بھاگ جانا ایک طرح کی فتح مندی ہے)۔

⇦ ادب آدمی کے اندر ایک درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑ عقل ہے۔

⇦ جھوٹ بخل۔ ظلم۔ اور جہالت ایسے خصائل ہیں کہ ان کا نتیجہ برائی ہے۔ اپنے آپ کو برا سمجھنا سنجیدگی عقل کی دلیل اور کمال فضل کی نشانی اور اچھا سمجھنا نقص کی دلیل اور کم عقلی کی علامت ہے۔

⇦ منافق اپنے آپ کے ساتھ صلح رکھتا اور لوگوں پر طعن کرتا رہتا ہے۔

⇦ بیوقوف وہ ہے جو دنیا میں مصروف ہو کر اپنے آخرت کے حصہ کو فوت کر دے۔

⇦ غرور وتکبر دلوں پر ایسا حملہ کرتا ہے جیسا کہ قاتل زہر ییں اس پر حملہ آور ہوتی

ہیں۔

⇦ **کامل** ایماندار کو اپنی جان کی بڑی فکر رہتی ہے۔ کہ قیامت میں اس کا کیا حال ہوگا۔

⇦ **خائن** وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول رکھے۔ اور اس کا آج کل سے بُرا ہو۔

⇦ **تیرا سچا دوست** وہ ہے جو تیرے بچانے کیلئے اپنی جان تک خرچ کرنے میں دریغ نہ کرے اور اپنے مال۔ اولاد اور بی بی سے تجھے عزیز سمجھے۔

⇦ **عقلمند** وہ ہے جو غصے کی حالت میں اور ترغیب دلانے اور ڈرانے کے وقت میں اپنی جان کا مالک ہو۔

⇦ **خداتعالیٰ** کے خوف سے رونا دل کو روشن کرتا اور گناہ کی طرف لوٹنے سے بچاتا ہے۔

⇦ **عمر** کا بڑا ہونا آدمی کیلئے ایک قسم کا عذاب ہے۔

⇦ **دنیا** کے امن کی حالت میں جو اُنس دل میں پیدا ہوتا ہے وہ حدت کی وحشت سے دور ہو جائے گا۔

⇦ **جماعت** سے جو اُنس پیدا ہوتا ہے وہ خوف کی وحشت سے خراب ہو جائیگا۔

⇦ **فرصت** جلدی سے فوت ہو جاتی ہے اور دیر سے لوٹتی ہے۔

⇦ **دوبارہ** احسان کرنا کمال سخاوت اور بخشش ہے۔

⇦ **زہد** نہایت کمیاب ہے۔

⇦ **سب** سے زیادہ خبر گیری کے لائق وہ چیز ہے جس کی تمام بندگان خدا تعریف کریں اور اس پر عمل کرنیوالے تھوڑے ہوں۔

⇦ **تنگدستی** پر صبر کرنا لا عزت سے رہنا اس دولت مندی سے اچھا ہے۔ جس میں

آدمی ذلیل وخوار ہو۔

⇦ تدبیر کی درستی وسیلے سے اچھی ہے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جو اچھے لوگوں سے دوستی پیدا کرے کیونکہ آدمی کا وزن ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اس کا دوست ہو۔

⇦ دنیا مصیبتوں سے پر اور ناگہانی حوادث اور تکالیف پیش کرتی رہتی ہے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جو تجربوں سے مضبوط اور مصیبتوں کے پیش آنے سے درست ہو جائے۔

⇦ احسان (نیکوئی) بھلے مانسوں کی خصلت اور برائی برے لوگوں کی عادت ہے۔

⇦ گھڑیاں اور پل عمریں کاٹتے اور موت سے نزدیک کرتے ہیں۔

⇦ شریف آدمی نیک کام اپنے ذمے ایک قرض سمجھتا ہے جس کی ادائیگی اس پر ضروری ہے۔

⇦ کمینے یا بخیل کی عادت ہے کہ اگر اس سے کسی کے ساتھ نیک سلوک ہو جائے تو اس کو اپنا قرض خیال کرتا ہے کہ اسے واپس لینا چاہتا ہے۔

⇦ سخی جو کچھ کسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اس کا بدلہ لینے سے انکار کرتا اور بردبار لوگوں کے ظلم وتعدی کا انتقام لینے سے اپنی ہمت بلند رکھتا ہے۔

⇦ مال خرچ کرنے سے گھٹتا اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

⇦ دنیا کے حالات مال ودولت خرچ کرنے کے تابع اور آخرت کے حالات استحقاق سے متعلق ہیں۔

⇦ دنیا کو الٹ پلٹ دیکھ کر اس کی طرف مائل ہونا بڑی نادانی ہے اور اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کی فرض کی ہوئی زکوٰۃ نکالنے میں بخل کرنا نہایت برا بخل ہے۔

⇦ سخاوت اُسے کہتے ہیں کہ بغیر مانگے دیا جائے۔ مانگنے پر تو شرما شرمی اور مذمت

سے بچنے کیلئے لوگ دیا ہی کرتے ہیں۔

⇦ تیزی اور جلد بازی ایک قسم کا جنون ہے۔ جلد باز آدمی اکثر اپنے کئے پر نادم ہوتا ہے۔ اگر نادم نہ ہو تو سمجھو کہ اس کا جنون مستحکم ہو گیا ہے۔

⇦ عقل ایک منفعت کی چیز ہے علم آدمی کا مرتبہ بڑھانے والی اور صبر مصیبتوں کو دفع کرنے والی نعمت ہے۔

⇦ دنیا ایسی مصیبتوں اور موتوں کا مجموعہ ہے جو نہایت تکلیف دینے والی ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

⇦ مصیبت میں گھبرانے اور بے قرار ہونے سے مصیبت زیادہ ہو جاتی ہے اور صبر کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔

⇦ نعمت کی شکر گزاری پہلی نعمت کا بدلہ اور آئندہ نعمتوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

⇦ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ برا ہے۔

⇦ دنیا نفسوں کے ہلاک کرنے کیلئے ایک جال اور ہر ایک قسم کی تکلیف اور دکھ کا مقام ہے۔

⇦ نفوس گویا شترِ بے مہار ہیں۔ لیکن عقلوں کے ہاتھ برے کاموں سے ان کی بھاگ تھام لیتے ہیں۔

⇦ ایام تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں۔ پس تم ان کو اپنے نیک اعمال سے پر کرو۔

⇦ آخرت تمہارے رہنے کا گھر ہے۔ پس اس کیلئے وہ سامان تیار کرو جو ہمیشہ تمہارے کام آئے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا اس کی رحمت کی کنجی اور علم پر عمل کرنا کمال نعمت ہے۔

- دنیا دل پر پردہ ڈالنے والا دھوکا۔ زائل ہونیوالا سراب (چمکتا ہوا ریتا جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے) اور گرنے والی دیوار ہے۔
- صفات فضیلت سے بے خبر رہنا نہایت قبیح اور بری صفت ہے۔
- خالق کی طرف جانا ان چیزوں کی محبت سے ہوتا ہے جو اس کے ہاں مومنوں کیلئے تیار ہیں۔ اور مخلوق کی طرف ان چیزوں کی خواہش سے ہوتا ہے جو ان کے پاس موجود ہیں۔
- جو شخص ادائے فرائض اور نوافل کے ساتھ قرب الٰہی حاصل کرے وہ نہایت سودمند ہے۔ اور محبت و دوستی کی بنیاد اس پر ہے کہ دلوں اور جانوں میں باہم الفت و یگانگت پیدا ہو۔
- دین میں بیدار مغزی جسے نصیب ہو بہت بڑی نعمت ہے۔
- سچے دوست سب یک جان ہوتے ہیں گو بدن جدا جدا ہوں۔
- علم نیک کاموں کی طرف رہنمائی کرتا اور اعمالِ صالحہ منزل مقصود کو پہنچاتے ہیں۔
- علم پہلا راہنما اور معرفت الٰہی انتہائی مقصود ہے۔
- تحمل (بردباری) غصے کی آگ بجھاتی اور تیزی طبع اس کے شعلے کو بھڑکاتی ہے۔
- مومن کی جان (مخالفوں کے مقابل) پتھر سے زیادہ سخت اور دوستوں کے سامنے غلام سے زیادہ ذلیل ہے۔
- ہاتھ پاؤں تسمے سے باندھے جاتے ہیں نہ کہ مخالفوں کی مفارقت سے۔
- عقلمند ان حقوق کے ادا کرنے کیلئے جو اس پر واجب ہوں اپنے جی میں کڑھتا رہتا اور جو اس کے حقوق دوسرے کے ذمے ہوں ان کے تقاضا کا دل میں خیال تک نہیں لاتا۔

⇦ **بدکاری** ایک کمزور قلعہ ہے جو اس کے اندر ہوں ان کی حفاظت اور جو اس میں پناہ لیں ان کا بچاؤ نہیں کر سکتا۔

⇦ **سخی** یا شریف کو اگر تجھ سے کوئی حاجت ہو۔ تو وہ تجھے معاف رکھتا۔ اور اگر تجھے اس سے کوئی کام ہو تو پوری مدد کرتا ہے۔

⇦ **کمینے** یا بخیل کو اگر تجھ سے کوئی کام ہو تو تجھے تنگ کرتا ہے اور اگر تجھے اس سے کوئی مطلب ہو تو تکلیف دیتا ہے۔

⇦ **علم** کے بغیر عبادت کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے خراس کا گدھا گھوم گھوم کر آتا اور اسی جگہ پر رہتا ہے۔

⇦ **شریف** باوجود قدرت کے درگزر اور معاف کرتا ہے حکومت میں انصاف ملحوظ رکھتا۔ لوگوں کی ایذا رسانی سے باز رہتا اور ان کے ساتھ نیکوئی کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔

⇦ **توبہ** اس کا نام ہے کہ آدمی گناہ سے دل سے نادم ہو۔ زبان سے استغفار کرے اور آئندہ اسے ترک کر دے اور دل میں یہ ارادہ کر لے کہ پھر اسے کبھی نہ کروں گا۔ کسی قسم کے خوف اور امید کے بغیر بخشش کرنا حقیقت جود کا بدلہ اور اس مال کو حقوق الٰہی میں خرچ کرنا سلسلہ وجود میں ایک قسم کی بخشش ہے۔

⇦ **مومن کی حالت** یہ ہے کہ جب کسی چیز کو دیکھے تو عبرت کی نگاہ سے دیکھے۔ جب بولے تو یاد الٰہی کرے۔ جب خاموش ہو تو موت اور آخرت کی فکر میں رہے۔ نعمت ملے تو شکر گزار اور تکلیف ہو تو صابر رہے۔

⇦ **مومن کو** اگر کوئی نصیحت کرے تو مان لے۔ اگر کوئی ڈرائے تو ڈر جائے۔ جب کوئی عبرت دلائے تو عبرت پذیر ہو۔ اگر کوئی موت یاد دلائے تو اسے یاد کرے۔ اور اگر کوئی ظلم کرے تو معاف کر دے۔

⇦ فقر (تنگدستی) مومن کی صلاح کا باعث اور پڑوسیوں کے حسد۔ بھائیوں کی چاپلوسی اور بادشاہ کے ظلم سے نجات پانے کا موجب ہے۔
دوستوہ ہے جو ظلم وزیادتی کرنے سے منع کرے اور احسان ونیکی کرنے پر معین ومددگار ہو۔

⇦ تقویٰ تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک مضبوط رسی ہے۔ اگر تم اس کو پکڑو گے تو اس کے سخت عذاب سے نجات پاؤ گے۔

⇦ کمینے کی عزت کرنا اتنا ہی برا ہے جتنا شریف کی تعظیم کرنا اچھا ہے۔

⇦ جاہل گویا ایک پتھر ہے جس سے پانی کی بوند نہیں پھوٹتی۔ یا ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں ہری نہیں ہوتیں یا ایک زمین ہے جس سے گھاس پات نہیں اگتا۔

⇦ لوگ دو قسم کے ہیں ایک طالب دوسرے مطلوب۔ جو دنیا کا طلب گار ہو موت اس کی تلاش میں رہتی ہے یہاں تک کہ اسے دنیا سے نکال دیتی ہے اور جو آخرت کا طلب گار ہو دنیا اس کی طلب میں رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی روزی پوری کر لیتا ہے۔

⇦ امانت اور وفاداری افعال کی سچائی اور جھوٹ اور افترا اقوال کی خیانت ہے۔

⇦ بخیل جس قدر اپنا مال واسباب بند رکھتا (خرچ نہیں کرتا) اس سے کہیں زیادہ اپنی عزت خرچ کر ڈالتا ہے۔ اور جس قدر اپنی نسبت کی حفاظت کرتا اس سے کئی درجے زیادہ اپنا دین ضائع کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی جماعت کے کسی برے کام پر راضی ہو تو وہ اس کام میں ان کے ساتھ شامل ہے۔ اور جو شخص کسی برے کام میں شامل ہو۔ اس کو دوہرا گناہ ہوتا ہے۔ ایک اس کام پر راضی ہونے اور دوسرا اس کے کرنے پر۔

⇦ موت کا وقت مقرر اور روزی پہلے سے بٹ چکی ہے۔ پس کوئی شخص روزی کے

دیر سے پہنچنے سے پریشان نہ ہو۔ کیونکہ حرص کرنے سے روزی کچھ پہلے نہیں مل جاتی اور سوال نہ کرنے سے کچھ موخر نہیں ہو جاتی اور مومن کا تحمل کرنا مناسب ہے۔

⇦ **لوگ** تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم ربانی۔ دوسرے علم دین حاصل کرنیوالے جو نجات کا راستہ ڈھونڈتے ہیں۔ تیسرے کمینے فرد یا یہ جو ہر ایک بکنے والی کی آواز پر چلتے اور نور علم سے بے بہرہ اور دین کے مضبوط قلعے میں پناہ گیر نہیں ہوتے۔

⇦ **جو شخص** اپنے آپ پر خوش ہو دوسروں کا کمال اس پر مخفی رہتا ہے۔ اگر اس کو ان کا فضل و کمال معلوم ہو تو اپنے نقص اور کمی پر ناخوش اور غمناک ہو۔

⇦ **آدمی کی قدر** اس کے دو چھوٹے عضو یعنی دل اور زبان سے ہے کیونکہ اگر میدان جنگ میں آئے گا تو دل کی بہادری سے اور اگر بات کریگا تو زبان کے زور سے۔

⇦ **نعمت شکر** سے پیوستہ اور شکر زیادتی سے ملا ہوا ہے۔ اور یہ دونوں ایک رسی میں جکڑے ہوئے ہیں پس جب تک شکر گزار کی طرف سے شکر منقطع نہ ہو اللہ سبحانہ کی طرف سے نعمت کی زیادتی ختم نہیں ہوتی۔

⇦ **یاد الٰہی** زبان کے مراسم اور فکر کے علامات میں سے نہیں لیکن وہ اپنی یاد سے پہلے اور ہستی کے بعد دوم درجہ ہے۔

⇦ **علم** مومن کا دوست عقل اس کی وزیر۔ صبر اس کی فوجوں کا سپہ سالار اور عمل اس کا منتظم ہے۔

⇦ **زمانہ** اہل زمانہ سے خیانت کرنا اور جو شخص اس کی عیب چینی کرے اس کی اصلاح نہیں ہونے دیتا۔

⇦ **ایمان** اور عمل دونوں حقیقی بھائی اور رفیق ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ ایک دوسرے بغیر قبول نہیں فرماتا۔

⇦ ذات خواری اور بدبختی طمع اور حرص سے وابستہ ہے۔

⇦ کڑی اور سخت تکالیف کے برداشت کرنے میں صبر کرنا حصول فرصت کی کامیابی کا باعث ہے۔

⇦ لوگ باغ کے درختوں کی مانند ہیں کہ سب کو ایک پانی پلایا جاتا ہے مگر ہر ایک کا پھل جدا جدا ہے۔

⇦ لالچ صرف آدمی کو کسی چیز کے پاس لے جاتی ہے مگر کامیابی کے ساتھ واپس نہیں کرتی اور یہ ایسا ضامن ہے جو وفا نہیں کرتا۔

⇦ عقل خدا تعالیٰ کے لشکر کا حاکم۔ نفسانی خواہش شیطان کی فوج کا سپہ سالار اور نفس ان دونوں کی کشاکش میں ہے پس جونسا غالب آ جائے۔ اس کے ماتحت ہو جاتا ہے۔

⇦ عقل اور شہوت دونوں آپس میں ضدیں ہیں۔ عقل کا معاون علم اور شہوت کی مزین ہوائے نفسانی ہے اور نفس ان دونوں کی کشاکشی میں پس جونسا زور آور ہوا اسکی طرف ہو جاتا ہے۔

⇦ سردار وہ ہے جو کسی سے دھوکہ فریب نہ کرے اور لالچ کے فریب اور داؤ میں نہ آئے۔

⇦ علم کی دو قسمیں ہیں۔ عقلی اور نقلی۔ علم عقلی جب تک نقل کے مطابق نہ ہو کسی کام کا نہیں۔

⇦ مومن کی عادت زہد۔ ہمت۔ دینداری۔ عزت۔ قناعت اور کوشش۔ تحصیل آخرت ہے اس کی نیکیاں زیادہ۔ درجے بلند اور خلاصی اور نجات قریب ہے۔

⇦ جھوٹا اور مردہ دونوں برابر ہیں کیونکہ زندے کی فضیلت مردے پر یہ ہے کہ زندہ بات چیت کر سکتا ہے اور مردہ بول نہیں سکتا۔ اور جب جھوٹے کے کلام کا اعتبار نہ

ہوا۔ تو اس کا کلام کالعدم ہو گیا

⇦ **حاسد** کی عادت ہے کہ باتوں میں محبت و دوستی ظاہر کرتا اور معاملات میں دشمنی مخفی رکھتا ہے پس وہ دشمن دوست نما ہے یہاں تک کہ جب تم اس کے فریب میں آ جاؤ۔ اور تم کو اس پر پورا قابو حاصل ہو جائے تو اس وقت اپنی پوری دشمنی ظاہر کریگا۔ اور جس قدر زور چلے گا دریغ نہ رکھے گا۔ اور مصیبت کے کسی گڑھے میں لا ڈالے گا۔

⇦ **حکماء** (عارفان خدا) سب لوگوں سے زیادہ شریف النفس۔ سب سے زیادہ صابر۔ بہت جلد معاف کرنیوالے اور نہایت وسیع اخلاق ہیں۔

⇦ **علماء** سب سے زیادہ با اخلاق اور طمع اور لالچ سے دور ہیں۔

⇦ **تین!** چیزیں ایسی ہیں جن سے انسان کو انس حاصل ہوتا ہے۔ موافق مزاج بی بی۔ نیک اولاد اور موافق طبع بھائی۔

⇦ **سوال** ایسی بلا ہے کہ انسان کیسا ہی بولنے والا ہو۔ مگر سوال کی عادت سے زبان کمزور ہو جاتی اور بڑے بڑے بہادروں کے دل ٹوٹ جاتے ہیں۔

⇦ **بیکاری** یا دروغ گوئی با عزت شریف کو ذلیل غلام کے مرتبے میں لاتی ہے چہرے کی رونق دور کرتی اور رزق کی برکت مٹا دیتی ہے۔

⇦ **کھانا** تین طرح سے کھایا جاتا ہے۔ بھائیوں کے ساتھ خوشی سے، فقراء کے ساتھ ایثار کرنے سے اور دنیا داروں کے ساتھ مروت سے۔

⇦ **مروت** اس کا نام ہے کہ انسان کو اگر حکومت ملے تو انصاف پر چلے۔ قدرت ہو تو درگزر کرے۔ اور مال و دولت ہو تو محتاجوں کی خبر گیری رکھے۔

⇦ **معزولی** کے بعد جو ذلت حاصل ہوتی ہے وہ حکومت کی عزت کو چھپا دیتی ہے۔

⇦ **ہوشیار** وہ ہے جو اقبال نعمت میں شکر گزار اور ادبار دولت میں لاپرواہ نہ ہے۔

⇦ **ظالم** کے دوست کم اور دشمن زیادہ اور عادل کے مددگار بہت اور دوست زیادہ ہوتے ہیں۔

⇦ **عالم** مردوں کے درمیان بھی زندہ اور جاہل زندوں کے بیچ بھی مردہ ہے۔

⇦ **دوست** بھائی غم وفکر کو دور کرنے والے، سچائی انسان کا جمال اور ایمان کا ستون اور نفسانی خواہشیں شیطان کے جال ہیں۔

⇦ **اللہ سبحانہ** سے حیا کرنی عذاب دوزخ سے بچاتی ہے اور انجام کا سوچنا غیرت دلاتا، لغزش سے بچاتا اور لوگوں کو مدد کیلئے کھڑا کر دیتا ہے۔

⇦ **غفلت** غرور پیدا کرتی اور ہلاکت سے نزدیک کر دیتی ہے۔

⇦ **مومن** دنیا کی طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پیٹ میں مجبوری سے لقمہ ڈالتا اور دنیا کی باتوں کو نہایت نا خوشی سے سنتا ہے۔

⇦ **طلوع فجر** کے بعد آفتاب نکلنے تک ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کیلئے مسجد میں بیٹھنا کشائش روزی کیلئے اطراف زمین میں سفر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

⇦ **عبادتِ** خالص یہ ہے کہ آدمی محض خدا تعالیٰ کی ذات کی امید رکھ کر اور اپنے گناہوں سے ڈر کر اس کی عبادت میں مصروف ہو۔

⇦ **سوال** ذلت کا طوق ہے عزت دار کی عزت اور صاحب حسب ونسب کی حسب ونسب برباد کر دیتا ہے۔

⇦ **عقلمندی** یہ ہے کہ خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرو اور فضول خرچی سے بچے رہو۔ اگر وعدہ کرو تو اس کا خلاف نہ کرو۔ اور اگر غصہ آئے تو زبان سے بے ہودہ بات نہ نکالو۔

⇦ **عدل** یہ ہے کہ جب ظلم ہو تو انصاف کرو۔ اور بزرگی اس کا نام ہے کہ اگر قدرت ہو تو معاف کرو۔

⇦ **وفاداری** حفاظت عہد اور مروت رشتہ داروں کی خبر گیری کا نام ہے۔

⇦ **تین چیزیں** ایسی ہیں کہ ان میں آدمی کی حالت درست نہیں رہتی۔ بادشاہوں کی نزدیکی۔ حکومت اور تنگدستی کے بعد مالداری۔ اور جس شخص کی حالت ان چیزوں سے مبدل اور خراب نہ ہو۔ تو سمجھو کہ وہ بڑا اسلیم العقل اور نہایت بااخلاق ہے۔

⇦ **جناب پیغمبر خدا** ﷺ: کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی شخص آپ کے حضور میں آپ کی تعریف کرتا۔ تو آپ یوں کہتے اے اللہ تو میری حالت سے مجھ سے بھی زیادہ واقف اور مجھے اپنے نفس کی حالت ان سے زیادہ معلوم ہے۔ اے اللہ جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے اس سے مجھے زیادہ اچھا کر دے اور جو میرے عیب انہیں معلوم نہیں وہ اپنے فضل کے ساتھ دامن عفو سے چھپا دے۔

⇦ **مومن** اپنے آپ کو معیوب سمجھتے۔ اپنی لغزشوں سے ڈرتے رہتے۔ دنیا سے نفرت رکھتے۔ آخرت کے مشتاق اور طاعت میں ساعی رہتے ہیں۔

⇦ **تلوار کاٹنے والی اور دین** ایک نہایت عجیب چیز ہے۔ دین اچھی باتوں کا حکم اور تلوار برے کاموں سے روکتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ لَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ (اور تمہارے لئے قصاص میں زندگانی ہے)۔

⇦ **احسان** اور نیکوئی تین باتوں بغیر کامل نہیں ہوتی۔ اپنے احسان کو کم اور حقیر سمجھنا۔ جلدی کرنا اور پوشیدہ اور مخفی رکھنا۔ کیونکہ جب تو اپنے احسان کو حقیر سمجھے گا تو اس کے بڑھانے میں دریغ نہ رکھے گا۔ اس میں جلدی کریگا تو اس سے محتاج نہایت خوش ہوگا۔ اور جب مخفی رکھے گا تو اس کو اپنے کمال تک پہنچائے گا۔

⇦ **باتیں** یاد رہتی اور بھید ظاہر کئے جاتے ہیں اور ہر ایک جان اپنے اعمال کے ساتھ مرہون ہے۔

⇦ اکثر لوگ نقصان اور خسارے میں ہیں ہاں جن کو خدا محفوظ رکھے وہ سلامت ہیں۔ حالت یہ ہے کہ جو سائل ہیں وہ مانگنے میں دقت کرتے اور جواب دینے والے تکلف سے جواب دیتے ہیں۔ قریب ہے کہ ان میں اچھی رائے والے کو اس کی رائے سے فضیلت سے محروم رکھے کہ خوشی اور ناخوشی کی حالت میں یکساں نہیں رہتا۔ قریب ہے کہ ان میں جو زیادہ مستقل مزاج ہے وہ دنیا کی ایک نظر یا کسی حسین کی ایک نگاہ پر فریفتہ اور ایک بات سے لوٹ پوٹ ہو جائے۔

⇦ دنیا میں لوگ دو طرح کے کام کرنے والے ہیں ایک وہ جو دنیا کے حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر آخرت سے بے خبر ہیں۔ بال بچوں کی تنگدستی کا غم دامنگیر رہتا اور اپنی آخرت کی محتاجی کا خیال بھی نہیں کرتے۔ اپنی تمام عمر غیروں کی منفعت میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اور دوسرے وہ ہیں جو دنیا میں رہ کر آخرت کیلئے کام کرتے ہیں۔ اور جو روزی ان کے مقسوم میں لکھی ہے۔ وہ بغیر کسی محنت و مشقت کے مل جاتی ہے۔ پس ایسے لوگ دنیا و آخرت دونوں سے بہرہ ور اور ان کے مالک ہو جاتے ہیں۔ اے اللہ ہماری اور ان کی جانیں محفوظ رکھ اور ہمارے اور ان کے درمیان صلح اور موافقت پیدا کر دے۔ اور ان کو ان کی گمراہی سے راہ راست پر لا۔ تاکہ نادان لوگ حق کو معلوم کریں اور جو لوگ سرکشی اور عہد شکنی پر فریفتہ ہیں وہ اس سے باز آ جائیں۔

⇦ عقلمندی اس کا نام ہے کہ زبان سے وہی بات نکالو جو تمہیں معلوم۔ اور جو کہو خود اس پر عمل کرو۔

⇦ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جسے وہ ملی ہیں اس کو گویا دنیا اور آخرت کی تمام خوبیاں حاصل ہیں۔ راست گوئی۔ امانتداری۔ پیٹ کو حرام سے بچانا اور حسن خلق۔

⇦ چار چیزیں آدمی کیلئے سخت عیب ہیں۔ بخل۔ جھوٹ۔ حرص اور بد خلقی۔

⇦ تواضع عقل کا اور تکبر نادانی کا سر اور سخاوت عقل کا ثمرہ اور قناعت بزرگی کی نشانی ہے۔

⇦ سخی اللہ کا محبوب ہے اور وہ اسے اجر عطا فرمائے گا۔ لوگ بھی اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کی وقعت وعزت کرتے ہیں۔

⇦ برائی نہایت قبیح راستہ اور اس کو کرنیوالا بہت برا ساتھی ہے۔

⇦ پاکدامنی شہوت کو کمزور کر دیتی اور صدقے خیرات سے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔

⇦ بلاغت اس کا نام ہے کہ جواب دینے میں دیر اور غلطی نہ ہو۔

⇦ عقل بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی اور نجات دیتی اور نادانی گمراہ اور ہلاک کرتی ہے۔

⇦ سخی دنیا میں محمود اور آخرت میں مسعود ہے۔

⇦ بزرگی اس کا نام ہے کہ انسان جود و کرم اور وفائے عہد کے زیور سے آراستہ ہو۔

⇦ تقویٰ ایسی چیز ہے کہ کوئی چیز اس کا عوض اور جانشین نہیں ہوسکتی۔

⇦ کامل مومن وہ ہے جو لوگوں کی ایذائیں برداشت کرے اور اس سے کسی کو ایذا نہ ہو۔

⇦ دنیا میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنا آخرت کے ڈر سے بچاتا ہے۔

⇦ عمل صالح خیر خواہ ساتھی اور اطاعت الٰہی اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا نہایت نفع مند تجارت ہے۔

⇦ سخی اپنا مال خرچ کر کے عزت کو بچاتا اور بخیل عزت دیکر مال کو محفوظ رکھتا ہے۔

⇦ مومن دنیا دے کر دین محفوظ رکھتا اور بدکار دین بیچ کر دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔

⇦ پرہیزگاری شبے کی چیزوں سے بچنے اور تقویٰ گناہوں سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنا ایک سانس (یا جان) غیر مفید کام میں ضائع نہ کرے۔ اور نہ ایسی چیز جمع کرے جو ساتھ نہ دے۔

⇦ غصہ کینہ اور دشمنی پیدا کرتا اور دل لگی مضبوط اور پختہ باتوں کو خراب کر دیتی ہے۔

⇦ آدمی کی قدر عقلمندی سے ہے۔ نہ کہ ظاہری صورت سے اور انسان کا مرتبہ اس کی ہمت سے ہے نہ کہ مال و دولت سے۔

⇦ خندہ پیشانی سے رہنا ایسی عمدہ صفت ہے کہ جو دیکھتا ہے وہ خوش ہوتا ہے۔

⇦ حیا اور سخاوت نہایت اچھی خصلتیں ہیں۔

⇦ جوان مردی اس کا نام ہے کہ انسان لوگوں پر اپنا مال و دولت خرچ کرے اور انہیں کسی قسم کی ایذا نہ دے۔

⇦ مردانگی اس کو کہتے ہیں۔ کہ آدمی لوگوں کے ساتھ نیکی کرے اور مہمان نوازی کا عادی ہو۔

⇦ لوگ کچھ ایسے بے صبر ہیں کہ ذلت کے خوف سے پہلے ہی ذلیل ہو جاتے ہیں۔

⇦ فضول جھگڑا دنیا اور آخرت میں سب چیزوں سے زیادہ مضر ہے۔

⇦ علم وہ دریائے ناپید کنار ہے کہ اس کا احاطہ دشوار ہے۔ لہٰذا جو ضروری اور کار آمد علم ہے اسے حاصل کر لو۔

⇦ بُرے آدمی کو کسی سے نیک گماں نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب کو ایسا ہی سمجھتا ہے۔ جیسا کہ وہ آپ ہے۔

⇦ شکر گزاری احسان سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ باقی رہتی اور احسان کرنیوالا جو چیز دیتا ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔

⇦ کمینگی یا بخل تمام نیک صفات کی دشمن سب گندی خصلتوں۔ برائیوں اور بری عادتوں کی جامع ہے۔

⇦ مروت تمام فضائل اور خوبیوں کو جمع کرنیوالی ہے۔

⇦ ہوشیار وہ ہے جو غصے کے غلبے کے وقت کسی سے بدلہ نہ لے۔ اور اپنی فرصت کو غنیمت سمجھ کر اپنے احسان کی مکافات اور پاداش کا خواہاں نہ ہو۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہش نفسانی کی باگ کا مالک ہو اور دانا وہ ہے جو اپنی ہوائے نفس کے جذبات پر غالب ہو۔

⇦ کلام دوا کی مانند ہے کہ اس کی تھوڑی مقدار فائدہ دیتی اور زیادہ ہلاک کر دیتی ہے۔

⇦ امیدوار کو نرمی کے ساتھ جواب دے دینا لمبے وعدوں سے اچھا ہے۔

⇦ بادشاہوں کا قرب مصیبت کی کنجی اور فتنے کا بیج ہے۔

⇦ کمزور اور غلام پر ظلم کرنا صاحب قدرت کی نہایت کمینی اور بری خصلت ہے۔

⇦ صحیح وسلامت دل شہادت میں فصیح زبانوں سے اچھے ہیں۔

⇦ نرمی صلاحیت کا پھل اور کامیابی کی علامت ہے۔

⇦ دنیا کی عمر اگرچہ کتنی لمبی ہو مگر نہایت چھوٹی ہے اور دنیا سے گو کتنا فائدہ اٹھائیں لیکن (آخرت کے مقابل) یہ بہت ہی تھوڑا ہے۔

⇦ اگر زمین کی خبر گیری نہ ہو تو وہ پرانے کپڑوں اور ویران مکانوں کی طرح بے کار ہو جاتی ہے۔

⇦ شر کا مادہ ہر ایک طبیعت میں چھپا ہوتا ہے۔ پھر اگر انسان کی صلاحیت اس پر غالب آجائے تو دب جاتا ہے ورنہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

⇦ بیوفائی بہت بڑا گناہ ہے اور آدمی کی قدر گھٹا دیتی ہے۔

⇦ تقدیر الٰہی انسان کی تجویز اور تدبیر کے تابع نہیں بلکہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہی ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کیسی تدبیریں چلائے مگر کوئی کام نہیں آتی۔

⇦ وعدہ پورا کرنا بزرگی کی دلیل اور اپنے کام میں کوشش کرنا سعادت مندی کی نشانی ہے۔

⇦ عقلمند وہ ہے جو اپنے کاروبار خدا تعالیٰ کے سپرد کرے اور احتیاط اور ہوشیاری کو اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ یعنی اپنی طرف سے پوری کوشش کرے اور پھر خدا تعالیٰ کے سپرد کرے۔

⇦ داتا وہ ہے جو حیا کی چادر اپنے بدن پر اوڑھے اور بردباری کا کرتہ پہن لے۔

⇦ کامل وہ ہے جو اپنی عقل سے اپنی نفسانی خواہشوں کا قلع قمع کر دے۔

⇦ زمانے کی دو حالتیں ہیں کبھی کوئی چیز چھین لیتا اور کبھی کوئی چیز دے دیتا ہے جو چھین لے وہ لوٹ کر واپس نہیں آتی اور جو دیدے اس کیلئے بقاء نہیں۔

⇦ زباں درازی گمراہی اور نادانی ہے۔

⇦ فخر کرنا اپنی قدر و منزلت کو گھٹاتا ہے۔

⇦ کمینگی بروں کی سرشت اور خصلت ہے۔

⇦ عداوت (کینہ) ایک پوشیدہ آگ ہے جس کو موت یا دشمن پر فتح مندی کے سوا کوئی چیز نہیں بجھا سکتی۔

⇦ مومن اپنے نفس کا امین اور اپنی خواہشوں اور حواس پر غالب ہے۔

⇦ حسد ایک بہت برا عیب اور نہایت تکلیف دینے والا زخم ہے اور جب تک محسود کو وہ تکلیف پیش نہ آئے جس کو حاسد چاہتا ہے کبھی اسے آرام اور چین حاصل نہیں ہوتا۔

⇦ الفاظ معانی اور مضامین کے قالب ہیں۔

⇦ اپنے قصور کا اقرار کرنا مجرم کیلئے بہت اچھا سفارشی ہے۔

⇦ ایثار نیک لوگوں کی خصلت اور بزرگوں کی عادت ہے۔

⇦ وہ سبب جس کے ذریعہ کوئی عاجز اپنا مطلوب حاصل کرتا ہے اگر تائید ایزدی مدد نہ کرے تو اسی میں صاحب قدرت ناکام رہتے ہیں۔

⇦ سجدہ جسمانی یہ ہے کہ آدمی نہایت خشوع قلب اور اخلاص نیت کے ساتھ اپنا چہرہ زمین پر رکھے اور ہاتھوں گھٹنوں اور پاؤں کے اطراف کو قبلے کی طرف متوجہ کرے اور سجدہ نفسانی یہ ہے کہ تمام فانی چیزوں سے دل اٹھا کر اپنی ہمت باقی رہنے والی چیزوں کی طرف متوجہ کرے۔غرور وتکبر اور حمیت وعزت کو بالائے طاق رکھے، دنیا کے تمام علاقے چھوڑ چھاڑ کر اخلاق نبوی سے آراستہ ہو۔

⇦ نماز شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے ایک مستحکم قلعہ ہے۔

⇦ نماز خدا تعالیٰ کا مضبوط قلعہ اور شیطان کے ذلیل کرنے کا ذریعہ ہے۔

⇦ نماز خدا تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا باعث ہے۔

⇦ صدقہ بلا اور عذاب ہٹانے کا ذریعہ ہے۔

⇦ غرور تکبر سے نعمت دور ہوتی اور عذاب نازل ہوتا ہے۔

⇦ نفسانی خواہش بھی ایک معبود ہے۔جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں۔

⇦ عقل نہایت قابل تعریف دوست ہے۔

⇦ رات اور دن موجودہ لوگوں کے فنا کرنے اور گزشتہ اشخاص کے آثار مٹانے کیلئے نہایت تیز رفتاری کے ساتھ چل رہے ہیں۔

باب نمبر 2

اسلام لاکہ سلامتی حاصل ہو۔علم کی باتیں لوگوں سے دریافت کروتا کہ عالم ہو جائے۔ اطاعت کرکہ غنیمت ہاتھ آئے۔ انصاف کرکہ حکومت قائم رہے۔ سخاوت کرکہ عزت ملے۔فکرکرکہ فوقیت حاصل ہو۔موافقت رکھ کہ توفیق الٰہی میسر ہو۔لوگوں سے احسان کرکہ ان کو غلام بنالے۔گناہوں سے استغفار کرکہ روزی میں وسعت ہو۔انصاف سے فیصلہ کرکہ سب لوگ عزت کریں۔لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرکہ آگے بڑھ جائے۔ خاموشی اختیار کرکہ سلامت رہے۔صبر کرکہ کامیابی حاصل ہو۔ درگزر کرکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت وتائید ہو۔لوگوں سے ڈرتارہ کہ لوگ تمہارا خوف رکھیں۔لوگوں کے ساتھ احسان کرکہ وہ تمہارے شکرگزار ہوں۔ نیک عمل کرکہ آخرت کیلئے ذخیرہ تیار ہو۔وعظ ونصیحت سن کر عبرت حاصل کرکہ گناہوں سے باز آجائے۔ خاموش رہ کہ دوسروں کا حال معلوم ہو۔فکرکرکہ قلب میں نوربصیرت پیدا ہو۔ بردباری اختیار کرکہ سب لوگ تعظیم کریں۔اطاعت الٰہی میں سرگرم رہ کہ نفع حاصل ہو یقین کو مضبوط کرکہ کامیابی کا چہرہ نظر آئے۔خدا کی تقدیر پر راضی رہ کہ طبیعت کو آرام ملے۔سچائی اختیار کرکہ کامیاب رہے۔باخبر رہ کہ بات کرسکے۔صبر اختیار کرکہ مطلب حاصل ہو۔تو لوگوں کے قصور معاف کر خدا تعالیٰ تمہاری غلطیاں معاف فرمائے گا۔عبادت میں اخلاص کر۔کہ قرب الٰہی حاصل ہو۔اپنی بی بی سے محبت

اور پیار کرو۔ اپنے وعدے کو یاد رکھ۔ تواضع اختیار کر کہ خدا تعالیٰ بلند مرتبہ عطا فرمائے۔ لوگوں کو مال و دولت عطا کر کہ نیکو کاروں کے شمار میں داخل ہو جائے۔ عبرت حاصل کر کہ قناعت نصیب ہو۔ عدل و انصاف کر کہ لوگوں پر حکومت حاصل ہو۔

⇦ غور کر کہ مشکل مسائل سمجھ میں آئیں۔ سخاوت کر کہ خوشی حاصل رہے۔ نعمت کا شکر بجالا کہ نعمت میں ترقی ہو۔

⇦ لوگوں پر انعام کر کہ وہ تعریف کریں۔ اپنے مطلوب کو ڈھونڈتا رہ کہ آخر ایک دن مل جائے گا۔

⇦ لوگوں پر مال و دولت خرچ کر کہ وہ تیرے مددگار رہوں۔

⇦ قناعت اختیار کر کہ باعزت رہے۔

⇦ ایمان لا کہ عذاب الٰہی سے نجات ملے۔

⇦ لوگوں کی مدد کر کہ وہ تیرے معاون ہوں۔

⇦ عقلمند کی اطاعت کر کہ مطلب برآوری ہوگی۔

⇦ جاہل کی بات بھول کر نہ مان کہ اسی میں سلامتی ہے۔

⇦ اپنی حکومت میں انصاف پرستی کر اور جو نعمت ملی ہے اس کی شکر گزاری کر۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے میں دریغ نہ کرو۔ اور بھولے سے بھی کسی کو تکلیف نہ دے۔ تیرا بھائی اگرچہ تیری نافرمانی کرے۔ مگر تم اس کی اطاعت کرو۔ اور گو وہ تم پر زیادتی کرے۔ مگر تو اس سے ملاپ رکھ۔

⇦ اپنے دوست کی تعظیم کر اور اپنے عہد و پیمان کو محفوظ رکھ۔

⇦ لوگوں پر رحم کر کہ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

⇦ خلق خدا کے ساتھ احسان کر کہ خدا تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔

- ہمیشہ خاموشی اختیار کر کہ فکر میں نور پیدا ہو۔
- خواہش نفسانی پر غالب رہ کہ کمال حکمت حاصل ہو۔
- جو شخص تمہارے ساتھ برا کرے تو اس کے ساتھ نیکی کر۔ اس طرح وہ تمہارا غلام ہو جائے گا۔
- خدا تعالیٰ کا ہمیشہ شکر گزار رہ کہ اس کی نعمت ہمیشہ باقی رہے۔
- دنیا کی خواہش بالائے طاق رکھ۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔
- لوگوں کے ساتھ احسان کر۔ وہ تمہاری تعظیم کرینگے۔
- علم کی تلاش کرتا رہ کہ علم میں زیادتی ہو۔
- علم پر عمل کر کہ غنیمت ملے۔
- غصے کو پی جا کہ بردباری میں ترقی ہو۔
- تمام عمر خاموشی اختیار کر کہ تمہاری حالت کو عروج حاصل ہو۔
- اپنے بھائی کے ہدایت یاب ہونے میں اس کی اعانت کر۔ اور اس کے ساتھ امانتداری سے برتاؤ کر کے اپنی نیکی کو زندہ کرو۔
- کم گوئی اختیار کر کہ لوگوں کی ملامت سے بچا رہے۔
- اپنے پیٹ اور شرم گاہ کو حرام سے بچائے رکھو۔
- انصاف کر کہ ہمیشہ قدرت حاصل رہے۔
- لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی سے برتاؤ کر۔
- تلخی تنگی میں صابر رہ۔ قدرت ہو تو انصاف کرو۔ جو شخص تمہارے ساتھ برا کرے تو اس کے ساتھ نیکی کر۔ اور جو تم پر زیادتی کرے اس سے درگزر کر۔
- اپنی تمام ہمت اور کوشش آخرت کی طرف متوجہ کر۔
- اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو محفوظ رکھ۔ کہ ان دونوں میں تمہاری آزمائش اور جانچ ہے۔

⇦ اپنے عیبوں پر نظر کر کے اپنے بھائی کا عیب چھپا۔ اس خیال کے بجائے کہ لوگ تمہاری عزت کریں ایسے کام کر کہ لوگوں کو تیری طرف رغبت پیدا ہو۔

⇦ اپنے دوست کی غلطی معاف کر دے تا کہ تیرے دشمن تجھے اچھا سمجھیں۔

⇦ دوسروں کے سینے سے شر اس طرح دور کر کہ پہلے اپنے سینے کی صفائی کر لے۔

⇦ پائجامہ یا تہ بند ٹخنوں سے اونچا رکھ۔ اس سے بدن اور کپڑے صاف ستھرے رہیں گے۔ دل خدا تعالیٰ سے خائف ہو گا۔ اور کپڑا دیر تک چلے گا۔

⇦ اپنی زبان کو ایسا محفوظ رکھ جیسا کہ اپنا سونا اور چاندی محفوظ رکھتا ہے۔

⇦ اگر کسی دوست سے کوئی بات خلاف طبع ہو جائے تو اس کی دوسری اچھی باتوں پر نظر کر کے اسکو معاف کر دے۔

⇦ حق گو تیری خواہش اور مرضی کے خلاف ہو مگر اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑ۔ اور اپنی آخرت کو دنیا کے عوض فروخت نہ کر۔

⇦ دنیا سے یکسو ہو جا کہ مرنے کے بعد اچھا ٹھکانا نصیب ہو۔

⇦ سخاوت کر کہ علم حاصل ہو۔ خاموش رہ کہ سلامتی ملے۔

⇦ لوگوں کا خوف رکھ کہ وہ تجھ سے ڈریں اور دل لگی مت کر ورنہ ذلیل ہو گا۔

⇦ اپنے دل سے شر کا مادہ ہٹا دے کہ تمہارا نفس ذلیل اور عمل مقبول ہو۔

⇦ نیک اعمال کو اپنا رفیق بنا اور طول امل کو اپنا دشمن سمجھ۔

⇦ جو چیز تمہارے لئے ضروری ہے اس کی فکر مت کر (یعنی روزی جو ضرور ملنے والی ہے اس کی فکر فضول ہے) اور لایعنی بے فائدہ کام میں مت پڑ۔

⇦ اپنے نیک کاموں سے بدکار کی اصلاح کر اور اچھی بات کے ساتھ نیکی کی طرف رہنمائی کر۔

⇦ اپنا بھید آپ محفوظ رکھ۔ کسی عقلمند کو مت بتلا کہ شاید وہ پھسل جائے اور نہ کسی

جاہل کو اس سے آگاہ کر کہ وہ خیانت کریگا۔

⇦ جہاں تک ہو سکے نیکی کر اور بدکردار کے ساتھ نیکی کرنے سے اس کو بدکاری سے باز رکھ۔

⇦ اپنی تمام کوشش اور فکر آخرت کی طرف متوجہ کر کہ سعادت ابدی حاصل ہو۔

⇦ علم کی اطاعت اور جہالت کی نافرمانی کر۔ کہ دونوں جہان کی کامیابی اسی میں ہے۔

⇦ عقل کے راستے پر چل، اسکی پیروی کر اور خواہش نفسانی سے خلاف رکھ کر نجات حاصل ہو۔

⇦ جس کے ساتھ چاہے احسان کر تب تو اس کا حاکم ہو جائیگا

⇦ خاموشی اختیار کر کہ اس کا ادنیٰ نفع سلامتی ہے اور بے ہودہ گوئی سے پرہیز کر کہ اس کی چھوٹی برائی ملامت ہے۔

⇦ ایسا لباس پہن کہ جس سے تو مشہور اور انگشت نمانہ ہو اور ایسا لباس مت پہن کہ جس سے لوگ تجھے عیب لگائیں۔

⇦ جس رفتار سے تیرا مرض چلے اسی رفتار سے تو اس کا علاج کر۔

⇦ جب تیری زبان سے ایسی باتیں نکلیں جو غلطی سے پاک ہوں تو بے شک اس پر خوش ہونا چاہیے۔

⇦ لوگوں کے عیبوں پر چشم پوشی کر ورنہ تو کسی سے کبھی خوش نہ ہوگا۔

⇦ نعمت پر خوش ہونے کے بجائے اس کا شکر بجالا۔ اور مصیبت میں گھبرانے کے بجائے اس پر صبر کر۔

⇦ جب تک تیرا نفس اطاعت الٰہی میں مددگار ہو تو اس کی عزت کر۔

⇦ حکمت کو اپنا کرتہ اور وقار کو اپنی چادر بنا کہ یہ نیک لوگوں کا زیور ہے۔

⇦ سچائی اور امانتداری کو پکڑے رہ۔ کہ یہ بھلے لوگوں کی خصلت ہے۔

⇦ نیکی کرتا رہ اور کسی چھوٹی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھ کیونکہ تھوڑی سی نیکی بھی بہت اور اس کا کرنا خوشی کا باعث ہے۔

⇦ طول امل کو جھوٹا سمجھ اور اس پر کبھی بھروسہ نہ کر کہ یہ محض دھوکے کی ٹٹی ہے اور جو اس خیال میں پڑا ہے وہ نہایت بیوقوف ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ نے جو کچھ تمہارے حصے میں لکھ دیا ہے۔ اس پر راضی رہ کہ ایمان ٹھیک ہو۔ اور لوگوں کیلئے وہی چیز پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ کہ اسلام درست ہو۔

⇦ جو شخص تجھے امین سمجھ کر کوئی امانت تیرے حوالے کرے اس کی امانت ادا کر دے۔ اور جو شخص تیری امانت میں خیانت کرے تو اس کی امانت میں خیانت نہ کر۔

⇦ علم کو حاصل کر کیونکہ اگر تو مالدار ہے تو زینت کا باعث ہے اور اگر تو محتاج ہے۔ تو اس سے وجہ معاش کی کوئی صورت ہو جائے گی۔

⇦ جو روزی پہلے سے تقسیم ہو چکی ہے اس پر راضی رہ کہ لاپرواہی سے زندگی بسر ہو اور جو رزق مل چکا ہے۔ اس پر قناعت کر کہ سب تکلیفوں سے بچار ہے۔

⇦ پرہیزگاروں اور دینداروں کی صحبت میں حاضر رہ کہ سلامتی حاصل ہو۔ راہ راست پر چل مطلب پورا ہو اور بے فیض اور بے ہودہ باتوں کا خیال چھوڑ دے کہ عزت ملے۔ غذا کم کھا کہ بیماری پیدا نہ ہو۔

⇦ اپنی رائے ضروری چیزوں میں خرچ کر۔ کہ سلامت رہے۔

⇦ کم گوئی اختیار کر کہ ملامت سے سلامت رہے۔ یہ بات معلوم کر کہ دین کا آغاز خدا تعالیٰ کے حکموں کے سامنے اپنی گردن رکھنا اور اسکا آخری درجہ اخلاص ہے۔

⇦ **قناعت** اختیار کر کے حرص سے اس طرح انتقام لو جیسا کہ دشمن قصاص لیکر اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے۔

⇦ **اپنی** خوشی کو ناخوشی کیلئے باقی رکھ اور اگر اڑے تو عاجزی کے ساتھ نیچے گر جا۔

⇦ **تیرا** مہمان اگرچہ ادنی شخص ہو مگر تو اس کی عزت کر۔ اور اگرچہ تو حاکم یا بادشاہ ہو مگر اپنے باپ اور استاد کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جا۔

⇦ **کم گوئی** اختیار کر۔ امیدیں کوتاہ رکھ۔ ایسی بات نہ کہہ جس سے گناہ لازم ہو۔ اور بھلے مانس نفرت کریں۔

⇦ **اپنی** برائی پر نادم ہو اور جو کسی کے ساتھ نیک سلوک ہو جائے۔ اس پر پشیمانی نہ کر۔

⇦ **اگر کوئی** کام بگڑ جائے تو اس کی اصلاح کرو اور اگر کسی کے ساتھ احسان کرے۔ تو اس کو پورا کرو۔

⇦ جو نیکی کر چکا ہے اس پر خوشی منا۔ اور جو بھلائی کا موقع ہاتھ سے جا تا رہا ہے اس پر آٹھ آٹھ آنسو رویا کر۔

⇦ ہر ایک کام میں استخارہ کر۔ اور اپنی رائے سے کسی پہلو کو اختیار نہ کر۔ بہت سے لوگ اپنی رائے سے ایک کام اختیار کرتے اور اسی میں تباہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ اپنے دشمن کے ساتھ ایسا برتاؤ کر۔ کہ اس پر قدرت پانے کے موقع اور فرصت کا منتظر رہے۔ اس طرح کرنے سے فتح مندی حاصل ہو۔

⇦ **لوگوں** پر انعام کر کہ تیرے شکر گزار ہوں۔ ان کا خوف رکھ کہ وہ تیرا ڈر رکھیں۔ کسی سے دل لگی نہ رکھ ورنہ ذلیل ہوگا۔

⇦ **ظلم** کرنے کے وقت خدا تعالیٰ کے انصاف کو یاد رکھ کہ وہ تمہارے معاملے کو نہایت انصاف کے ساتھ فیصل کریگا اور لوگوں پر قدرت ہو تو خدائی قدرت یاد کر

اور کسی کومت ستا۔

⇦ اگر تیرا غلام خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اسے سزا دے اور اگر تیرا حکم نہ مانے تو اس سے درگزر کر۔

⇦ اس نیک کام کے کرنے پر جس کا ثواب ضرور ملنے والا ہے۔اپنی طبیعت کو مستقیم اور ایسے برے فعل کے ارتکاب سے جس کی سزا ضروری ہے۔اپنے نفس کو ضبط رکھ۔

⇦ عمل کرنے میں اس شخص کی طرح کوشاں رہ۔ جسے یہ یقین ہے۔کہ خدا تعالیٰ اسکی نیکی و بدی کی جزا وسزا ضرور دینے والا ہے۔

⇦ سچائی کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑ کہ اس میں نقصان کا خوف ہو کیونکہ سچائی جھوٹ سے بہر حال بہتر ہے۔اگرچہ اس میں کسی نفع کی امید معلوم ہو۔

⇦ جہاں تک ہو سکے لوگوں کی پردہ پوشی کر کہ اللہ تعالیٰ تیرے وہ عیوب جن کو تم چھپانا چاہتے ہو۔ظاہر نہ فرمائے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نیکی اور بھلا کرنے کو غنیمت سمجھ اور بھائیوں، دوستوں کے قول وقرار کو محفوظ رکھ۔

⇦ اپنے دل کو تقویٰ کا لباس پہنا اور خواہش نفس کا خلاف کر کہ شیطان پر غالب رہے۔

⇦ دنیا کے بےہودہ تفکرات چھوڑ اور صبر اور حسن یقین کو لازم پکڑ۔

⇦ ایسے شخص سے جو تیرے دین کی درستی کیلئے کوشش کرے اور اس کے ذریعے تجھے حسن یقین حاصل ہو دوستی محبت رکھ۔

⇦ خدا تعالیٰ سے کچھ نہ کچھ تھوڑا ہی ہو خوف اور اس کے اور اپنے درمیان گو رقیق سا کیوں نہ ہو کوئی نہ کوئی پردہ ضرور رکھ۔

⇦ حق کو لازم پکڑ۔کہ وہ قیامت کے دن اہل حق کے مقام میں تجھے اتاریگا۔

⇦ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے نرم مزاجی اور تواضع اختیار کر۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے رفعت اور بلندی عطا فرمائے گا۔

⇦ دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں تجھ پر ظاہر کر دیگا اور غفلت کا رویہ اختیار نہ کر کہ تیرے حساب سے حکم الحاکمین غافل نہیں ہے۔

⇦ غصے کے وقت اس کو پی جا اور زور دولت کے ہوتے ہوئے لوگوں کی زیادتی وظلم سے درگزر کر کہ آخرت میں بہتری حاصل ہو۔

⇦ بھائی کی لغزش اور غلطی معاف کر دے۔ حد شرعی کو جہاں تک ہو سکے ٹال مٹول کر اور جو بات بالتصریح تجھے کہی نہ جائے اس سے درگزر کر۔

⇦ غصے کو بردباری سے چھپا۔ اور وہم کو اپنی سمجھ اور فہم سے مٹا۔

⇦ اپنی نفسانی خواہش کو قابو میں رکھ۔ اور جو چیز تیرے لئے حلال نہیں اس کے استعمال میں اپنے نفس کے ساتھ بخیلی کر۔ درحقیقت کرم اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کے ساتھ تو بخیلی کرے اور دوسرے لوگوں کو کھلائے پلائے۔

⇦ تو جس قدر خدا تعالیٰ کی عطاء کا خواہشمند ہے اسی قدر لوگوں کے قصور معاف کر دے۔ اور ان کی غلطیوں سے درگزر کر۔ اور معاف کرنے پر کبھی نادم نہ ہو۔

⇦ دوست کی عزت اور دشمن سے درگزر کر کہ پورا فضل وکمال حاصل ہو۔

⇦ اپنے سر کو زبان کی لغزش سے بچا اور اس کو عقلمندی۔ ہوشیاری۔ پرہیزگاری اور دانائی کی باگ سے تھام رکھ۔

⇦ مالداری کی حالت میں اگر تجھ سے کوئی قرض مانگے تو اسے غنیمت سمجھ کہ ممکن ہے تو بھی تنگدست ہو جائے۔ اور پھر اس قرضے کے وصول کرنے سے تم کو سہولت ہو۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اس سے ڈرتا رہ اور اس کے ڈر کے ساتھ اس

کی اطاعت بجالا۔

⇦ جو بات ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی اس کو اس کی پہلی نظیر پر قیاس کر کیونکہ کئی چیزیں باہم ملتی جلتی ہیں۔

⇦ خلوت کو ذکر سے پر کر اور نعمت کے ساتھ شکر مصاحب بنا۔

⇦ جس شخص پر تم کو فضیلت اور فوقیت حاصل ہے اس کی حالت پر اکثر نظر ڈالتا رہ کہ اس طرح خداتعالیٰ کی نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نرمی اور سہل انگاری سے برتاؤ کیا کر۔ کیونکہ جو شخص نرمی سے برتاؤ کرتا ہے۔ اس سے کنبے کے سب لوگ ہمیشہ محبت کرتے ہیں۔

⇦ صبر کو لازم پکڑ کہ صبر کا انجام میٹھا اور مبارک ہے۔

⇦ جو بات طبیعت کو کڑی اور ناگوار معلوم ہو اس کو تحمل اور برداشت کر کہ بردباری ایک طرح کی پردہ پوشی ہے۔

⇦ عقلمندی کا ایک نصف بردباری اور دوسرا نصف چشم پوشی ہے۔

⇦ جو محتاج شخص سوال نہ کرے اسے بغیر مانگے دے اور جو سوال کرے اس سے نیک سلوک کر اور کبھی سائل کو واپس نہ کر۔

⇦ اپنی خوشحالی کے زمانے میں لوگوں کے ساتھ بھلائی کر کے اپنے لئے ایسا سامان تیار کر جو تنگی کے وقت کام آئے۔

⇦ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اور مہربانی سے برتاؤ کر۔ تیز زبانی کو ان سے روکے رہ۔ اور ان پر اپنے احسان اور بخشش کا مینہ برسا۔

⇦ اپنے دل زبان اور ہاتھ سے خداتعالیٰ کے دین کی مدد کر کہ جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے۔ وہ اس کی نصرت واعانت کا ضامن اور کفیل ہے۔

⇦ جو شخص تیرے ساتھ احسان کرے اس کی مکافات میں اپنا ہاتھ بڑھا اور اگر

مکافات کا مقدور نہ ہو تو کم سے کم اس کا شکریہ ادا کر۔

⇦ اپنا مال صاحب حقوق پر خرچ کر اور دوستوں کی خبر گیری رکھ کیونکہ شریف کے مناسب حال یہی ہے کہ وہ سخاوت شعار اور سخی مزاج ہو۔

⇦ درشتی کے ساتھ نرمی ملحوظ کر۔

⇦ دنیا کی طرف ایسے شخص کی طرح نظر کر جو اس سے بے رغبت اور جدا ہونیوالا ہے اور محب عاشق کی طرح اسے مت دیکھ۔

⇦ جس راستے میں بھولنے کا اندیشہ ہے اس کا نام نہ لے۔

⇦ جب درشتی بغیر کام نہ چلے تو درشتی اختیار کر۔

⇦ تمام کاموں میں اپنے مالک کی پناہ میں رہ کہ اس کی پناہ نہایت مستحکم اور مضبوط ہے۔

⇦ اپنے دل کو وعظ و نصیحت سے زندہ۔ زہد سے مردہ۔ یقین سے مضبوط۔ ذکر موت سے ذلیل۔ فنا سے ثابت قدم اور حوادث دنیا پر نظر کرنے سے باخبر بنا۔

⇦ لوگوں کے ساتھ بھلا کرنا اپنے دل کا لباس بنا۔ اوران پر ظلم نہ کر اور ان کے حق میں تلوار کا کام نہ دے۔

⇦ جب تیرا بھائی تجھ سے غائب ہو تو اس کی وہ باتیں یاد کر جو اپنی نسبت مذکور ہونی پسند کرتا ہے۔ اور ایسی باتیں ذکر میں نہ لا جو اپنی نسبت روا نہیں رکھتا۔

⇦ اپنے اس مالک سے ڈرتا رہ۔ جس کے بارگاہ عالی میں تم کو ضرور پیش ہونا ہے۔ اور وہاں جانے کے سوا کوئی ٹھکانا نہیں۔

⇦ اگر تجھے کوئی امانت دے۔ تو اس کی امانت ادا کر۔ تو کسی کو امانت دے تو اس کو تہمت نہ لگا۔ کیونکہ جو امانت دار نہیں۔ اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہیں۔

⇦ بادشاہ کے پاس قرب و منزلت حاصل کرنے کیلئے زبان بند رکھ (یعنی اس کیلئے

استدعا اور درخواست نہ کر) اور اگر وہ کسی عہدہ یا منصب پر پہنچائے۔ تو اس بات سے ڈرتا رہ۔ کہ اگر اس کے فرائض میں ذرا سستی ہوئی تو یہ عہدہ و منصب خاک میں مل جائیں گے۔

⇦ ایسے شخص کی صحبت اختیار کر جس کی طرف اگرچہ تیرا کچھ زیادہ خیال نہ ہو۔ مگر وہ تجھ سے لاپرواہی نہ کرے۔ اور گو اس کے ساتھ تو برا کرے مگر وہ تیرے ساتھ نیک سلوک رکھے اور پھر یہ سمجھے کہ وہ دوستی کے حقوق ادا کرنے میں قاصر ہے۔

⇦ دنیا کی رغبت چھوڑ اور اس سے برکنار ہو جا اور ایسا نہ ہو کہ جب موت آئے۔ تو اس وقت اس کی طلب میں اپنے مالک سے دور اور بھاگا ہوا پایا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو تجھ جیسا کوئی بد بخت نہ ہوگا۔

⇦ جو بات دوسرے شخص کی ناپسند ہو اس کو خود بھی نہ کر اور اسے برا سمجھ اور جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے اوروں کیلئے بھی اسی کو پسند رکھ۔

⇦ اپنے تمام عمل۔ دوستی۔ دشمنی۔ مواخذہ۔ معافی۔ بات چیت اور خاموشی سب کچھ خالص خدا تعالیٰ کیلئے کر۔

⇦ کوشش اور محنت سے مال حاصل کر کے (اللہ کی راہ میں خرچ کر) اور دوسروں کا خزانچی نہ بنا رہ۔

⇦ ہمیشہ موت اور اس کے بعد جو جو حالات پیش آنے والے ہیں۔ ان کو یاد کیا کر۔ اور مضبوط شرط (یعنی وہ شرط جو حدیث میں مذکور ہے۔ کہ اے اللہ اگر میرے لئے زندگی بہتر ہے۔ تو مجھے زندہ رکھ اور موت میں بہتری ہے تو مجھے فوت کر دے) کے بغیر موت کی آرزو نہ کر۔

⇦ گو اپنا ذاتی۔ یا اپنے اہل و عیال یا خاص متعلقین یا دوست و احباب خواہ کسی کا معاملہ ہو۔ لوگوں کے ساتھ انصاف سے برتاؤ کر۔ اور اپنے دوست اور دشمن

میں عدل وانصاف کو یکساں ملحوظ رکھ۔

⇦ اگر کان ہیں تو اپنی مستی سے ہوش میں آ۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جا اور جلد بازی کو چھوڑ۔

⇦ اپنے پاس اتنا مال رکھ جتنے کی ضرورت ہو اور باقی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے ڈال کہ محتاجی کے دن (قیامت کے روز) کام آئے۔

⇦ اپنی عقل تھام اور بات قابو میں رکھ۔ نفس وشیطان کے ساتھ جھگڑتا رہ۔ آخرت کی طرف متوجہ ہو اور رضائے الٰہی کیلئے کوشش کر۔

⇦ رعیت کے حق میں حسن نیت، قلت طمع (لالچ کی کمی) اور کثرت ورع اختیار کرنے سے عدل وانصاف سے بے نیاز ہو جا۔

⇦ اپنے تمام کاموں میں خدا تعالیٰ کی اطاعت ملحوظ رکھ۔ کہ اس کی اطاعت تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہے اور پرہیزگاری کو لازم پکڑ۔

⇦ جو شخص تجھ پر ناز کرے اس کی ناز برداری کر اور جو عذر پیش کرے۔ اس کا عذر قبول کر۔ اور جو تیرے ساتھ برا کرے اس کے ساتھ بھلا کر۔

⇦ اپنی آخرت کیلئے کوشش کر کہ وہاں اچھا ٹھکانا ملے اور آخرت کو دنیا کے عوض مت بیچ۔

⇦ جتنی نعمتیں خدا تعالیٰ نے انعام فرمائی ہیں سب کو اچھا سمجھ۔ اس کی کسی نعمت کو ضائع نہ کر اور اس کی نعمتوں کا اثر ونشان تجھ پر نظر آنا چاہیے۔

⇦ حمیت نفس۔ شدت غضب۔ غلبہ قوت اور زبان کی تیزی اپنے قابو میں رکھ۔

⇦ ان سب کا علاج اس طرح کر کہ کوئی کام جلدی سے نہ کر بلکہ اپنے زور وقوت کو روکے رہ یہاں تک کہ غضب ٹھہر جائے اور عقل لوٹ آئے۔

⇦ لوگوں کو نیک کام بتلا کہ تو بھی نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو گا۔ اور

برے کام کو ہاتھ اور زبان سے روک اور جہاں تک ہو سکے اس کے کرنے والے سے دور رہ۔

⇦ جھوٹے کی دوستی سے پرہیز کر اور اگر لاچاری امر ہو۔ تو اس کے جھوٹ کی تصدیق نہ کر اور نہ اسے یہ جتلا کہ تو اسے جھوٹا جانتا ہے۔ کیونکہ اس سے تمہاری دوستی ٹوٹ جائیگی۔ اور وہ اپنی عادت سے باز نہیں آئے گا۔

⇦ عزت والوں کی عزت اچھی طرح ملحوظ رکھ اور اہل مروت کے پاس آمدورفت کیا کر کہ اس سے شرافت اور ہمت ظاہر ہوگی۔

⇦ نیکی کر۔ برائی کے پاس نہ جا۔ نیک کام کرنیوالے بہت اچھے لوگ ہیں۔

⇦ لوگوں (بادشاہوں اور حاکمان بالا دست کیلئے ارشاد ہے) کو ان کے طریقہ اور دین پر قائم رکھ اور ایسا ہونا چاہئے۔ کہ جو لوگ برے ہوں ان کو تیرا کچھ خوف نہ ہو اور جو مجرم اور قصوروار ہوں وہ تجھ سے ڈرتے رہیں۔ اور سرحدوں اور خطرے کے مقامات کی اچھی طرح خبرگیری رکھ۔

⇦ لوگوں کے عذر قبول کر لیا کر۔ اس طرح ان کی دوستی سے فائدہ اٹھائے گا۔ اور کشادہ پیشانی سے پیش آنا اپنا شیوہ رکھ کہ ان کے سبب بغض و کینے دور ہو جائیں گے۔

⇦ دنیا کی رغبت چھوڑ۔ اس سے برکنار ہو جا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب موت آئے تو اس وقت تیرا دل دنیا کی کسی چیز کے ساتھ لگا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو ہلاکت اور بربادی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

⇦ اپنے ماتحتوں پر رحم کر کہ تجھ سے بڑے تجھ پر رحم کریں۔ ان کی غلطی اور قصور کو اپنی غلطی اور قصور پر قیاس کر (اور یہ سمجھ کہ اللہ سبحانہ کتنا بڑا محسن اور مہربان ہے اور تو پھر بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے اگر کسی ماتحت سے کوئی نافرمانی ہوئی تو کیا

غضب ہوا) اور یہ بھی سمجھ رکھ کہ جیسا تو خدا کی رحمت کا محتاج ہے ایسے ہی وہ تیری مہربانی کے محتاج ہیں۔

⇦ جو شخص کوئی نعمت عطا کرے اس کی شکر گزاری کر۔ اور جو تیرا شکر گزار ہوا سے نعمت عطا فرما۔ اگر تو نعمت کا شکر بجالائیگا تو وہ کبھی زائل نہ ہوگی۔ اور اگر ناشکری کریگا تو وہ ہرگز باقی نہ رہے گی۔

⇦ اپنی خواہش اور نفس کا غم اپنے قابو میں رکھ۔ طبیعت کی مرغوب اور غیر مرغوب چیزوں میں نفس کیساتھ انصاف سے برتاؤ کرنا اس کے غم کا باعث ہے۔

⇦ اہل خیر اور پرہیز گاروں کا ساتھ رکھ اور ان کی زبان سے اپنی تعریف کرنے سے آدمی مغرور ہو جاتا ہے اور اس پر راضی اور خوش ہونا اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کا موجب ہے۔

⇦ اپنے نفس کو اپنے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ایک ترازو سمجھ کر جو بات اپنے لئے پسند رکھتا ہے وہ ان کیلئے پسند رکھ۔ اور جو اپنے لئے پسند نہیں رکھتا۔ وہ ان کیلئے بھی پسند نہ رکھ اور جس طرح تو یہ چاہتا ہے کہ اور لوگ تیرے ساتھ احسان اور نیکی کریں اسی طرح تو بھی ان کے ساتھ احسان اور نیکی کر۔ اور جیسا تجھے یہ بھاتا ہے کہ کوئی شخص تجھ پر ظلم نہ کرے ایسا ہی تو بھی کسی پر ظلم نہ کر۔

⇦ ہر ایک موقع پر سچائی کو غنیمت سمجھ کہ اس سے کامیابی حاصل ہوگی۔ اور برائی اور جھوٹ سے برکنار رہ کہ اس میں سلامتی ہے۔

⇦ اپنے نفس کو ہر ایک ادنیٰ اور کمینہ بات سے بچائے رکھ۔ نفس اپنی خواہشوں کی طرف کیسے ہی کشاکشی کرے مگر بھول کر کسی رذیل خصلت کا نام نہ لے کیونکہ اپنی عزت و آبرو کا کوئی عوض و بدل نہیں۔

⇦ خود اپنے نفس کو اپنا محافظ اور نگہبان مقرر کر اور اپنی آخرت کیلئے دنیا سے کچھ

حصہ لے لے۔

⇦ حضرت محمد ﷺ کو اپنا پیشوا بنا کہ یہ جنت میں لے جائیں گے۔

⇦ موت کو اور ان حالات کو جو موت کے بعد پیش آنیوالے ہیں۔ اکثر یاد کیا کر اور موت کے آنے سے پہلے اس کے لئے تیار اور کمربستہ ہو کہ اس کے واسطے سامان کر لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ کر دبوچ لے۔ اور اس وقت آنکھیں کھلیں۔

⇦ اپنے خدمت گاروں اور نوکروں چاکروں کو کام بانٹ کر بتلا دیا کر۔ اس طرح تمہاری خدمت گزاری اور اپنے ذمہ کام میں کوئی شخص سستی نہ کریگا۔

⇦ دین کو اپنی جائے پناہ اور عدل وانصاف کو اپنی تلوار ٹھہرا کہ ہر ایک خرابی سے نجات اور تمام دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوگا۔

⇦ اپنے نفس کی طرف اس طرح متوجہ ہو۔ اور اس سے اپنی پیٹھ پھیر لے۔ یعنی وہ نفس جس سے فضل کمال حاصل اور جو نور عقل سے مستفیض ہے اور طبعی خواہشوں کے پیچھے جانے سے روکتا ہے اس کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور جو برائی کا حکم کرے اور سرکشی کا دم بھرے اس سے پیٹھ پھیرنی ضروری ہے۔

⇦ لغویات کو چھوڑ کر تجھے بیکار نہیں بنایا گیا۔ کہ ان میں پڑا رہے اور نہ ایسا ہو کہ تجھ سے کچھ پوچھا پوچھی نہ ہو۔ پس جو دل چاہے وہ کرتا رہے۔

⇦ سوال اور حساب کے روز جواب دینے کیلئے کوشش کر۔

⇦ قبل اس کے کہ تیری زبان تجھے ایک لمبی قید میں ڈالے اور تیری جان کو ہلاک کرے اسے بند رکھ۔ جو زبان ایسی ہو کہ راہ صواب سے دور ہو کر جواب میں جلدی کرے وہ تمام چیزوں سے بڑھ کر اس بات کے لائق اور سزاوار ہے کہ اسے ہمیشہ بند رکھا جائے۔

⇦ تمام فکر اور کوشش اس بات کیلئے کر کہ قیامت کی بدبختی سے خلاصی اور وہاں کی مصیبت اور عذاب سے نجات اور بچاؤ حاصل ہو۔

⇦ اپنی عمر کی حفاظت کر کہ عبادت اور اطاعت الٰہی کے سوا کسی دوسرے کام میں ضائع نہ ہو۔

⇦ اپنے نفس کو شہوتوں سے بچائے رکھ کہ آفتوں سے سلامت رہے۔

⇦ اپنے بھائی کی خیر خواہی کر۔ گو اچھی ہو یا بری اور چغلی کو جھوٹا سمجھ خواہ سچی ہو یا جھوٹی۔

⇦ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی اطاعت ملحوظ رکھ۔ اس کے خوف اور امید سے ایک لمحہ بھی دل کو خالی نہ رکھ اور اپنے گناہوں سے ہمیشہ استغفار کرتا رہ۔

⇦ جو دینا ہو جلدی سے دے ڈال اور جو نہ دینا ہو تو نرمی اور خوش خلقی سے جواب اور عذر بیان کر دے۔

⇦ اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک ایسا وقت مقرر کر جو نہایت اچھا وقت ہو۔

⇦ ظلم و تعدی سے پرہیز کر۔ ظلم کا انجام یہ ہے کہ ظالم کے گلے پر تلوار چلے۔ اور زیادتی و تعدی کا نتیجہ یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے سے بہت جلد بدلہ لیا جاتا اور اسے سزا دی جاتی ہے۔ اپنے وطن سے نکال دیا جاتا ہے۔

⇦ خاموشی کو لازم پکڑ کہ نجات اور سلامتی ساتھ رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہ۔ وہ تجھ سے راضی ہوگا۔ اور بندہ نوازی فرمائے گا۔

⇦ اپنے مال کے حقوق ادا کر اور اس میں اپنے دوستوں یاروں کا حصہ ٹھہرا۔ ہر ایک بات انداز سے کہہ اور لوگوں کے کافر بنانے میں زبان کو بند رکھ کہ ملامت اور ندامت سے محفوظ رہے گا۔

⇦ ہر ایک لذت کے ساتھ اس کے زوال۔ ہر نعمت کے ساتھ اس کے انتقال اور

ہر مصیبت کے ساتھ اس کے کشف وانحلال کو یاد رکھ کہ اس سے نعمت دیر تک قائم رہے گی۔ شہوت نفس کی پیروی سے بچا رہے گا۔ غرور اور تکبر دور ہوگا۔ مصیبت بہت جلد ٹل جائیگی اور آسانی سے مطلب حاصل ہوگا۔

⇦ جب تمہارا بھائی تم پر سختی کرے تو اپنے نفس کو اس کے ساتھ نرمی کرنے پر مجبور کر۔ اگر تجھ سے قطع کرے تو تم خواہ مخواہ اُسے ملو۔ اور اگر وہ تجھے کچھ نہ دے تا ہم اس پر اپنا مال خرچ کر۔ غرض اس سے جو کچھ بے عنوانی سرزد ہوا سے برداشت کر اور اس سے ہمیشہ ملتا رہ۔

⇦ اپنے کنبے کی عزت کر کہ یہ لوگ تیرے بازو ہیں۔ جن سے تو اڑ سکتا ہے۔ تیری جڑ اور اصل ہیں کہ ان کے ساتھ تیرا سلسلہ سب ملتا ہے اور تیرا ہاتھ ہیں جن سے تو حملہ کر سکتا ہے۔

⇦ اپنے نفس کو اس بات پر مجبور کر کہ اگر تیرا بھائی تجھ سے قطع کرے۔ تو اس سے ملاپ رکھ۔ اگر وہ تجھ سے منہ پھیرے تو اس کے ساتھ نرمی کر۔ اگر وہ دور ہو تو اس کے نزدیک ہو۔ اگر قصور کرے تو اس کا عذر قبول کر۔ غرض اس طرح ہونا چاہئے کہ گویا تو اس کا غلام اور وہ تیرا منعم ہے۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ ایسا معاملہ کسی نااہل کے ساتھ یا کہیں بے موقع نہ ہونے پائے۔

⇦ اپنی آخرت کی فکر رکھ اور اپنے نفس کا غم کر۔ بہت سے غمگین ہیں۔ کہ ان کو غم کرنے سے دائمی خوشی حاصل ہوئی۔ اور کئی ایک رنج وغم میں ڈوبے ہوئے ساحل مقصود پر پہنچے۔

⇦ اپنے غلام کے ساتھ نیک سلوک کر کہ تیرا مالک تیرے ساتھ نیک سلوک کرے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ رفاقت میں وہ معاملہ کر۔ جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہے کہ تو ان کے شر سے بچا رہے۔ اور وہ تیری تکلیف سے محفوظ رہیں۔

⇦ قبل اس کے کہ احکم الحاکمین تیرے ساتھ انصاف کرے۔ اپنے نفس کے ساتھ خود انصاف کر۔ اس سے تمہاری قدر و منزلت بڑھے گی اور خدا تعالیٰ راضی ہوگا۔

⇦ سائل کو سوال سے پہلے جو کچھ دینا ہو دیدے اگر تو نے اسے سوال کرنے پر دیا۔ تو اپنے حصے سے بہتر چیز یعنی اس کی عزت و آبرو اس سے لے لی ہے۔

⇦ اپنے ناطے رشتے والوں کی تعظیم کر۔ ان میں جو عقلمند ہوں ان کی عزت و توقیر کر۔ اور جو کم عقل ہوں ان کے ساتھ بردباری سے برتاؤ کر۔ اور جب یہ تنگدست ہوں۔ تو ان کے ساتھ آسانی اور سہولت کو ملحوظ رکھ۔ کیونکہ یہ لوگ خوش حالی اور تکلیف دونوں حالتوں میں تمہارے معین و مددگار ہیں۔

⇦ اپنی دوات کو صاف ستھرا اور قلم کا منہ لمبا رکھ۔ سطروں کے درمیان فاصلہ چھوڑ اور حروف کو ملا کر لکھ کہ اس طرح سے خط میں خوبصورتی پیدا ہوگی۔

⇦ ظاہر اور پوشیدہ ہمیشہ اخلاص سے عبارت کر۔ حضور اور غیبت میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہ۔ اگر مالدار ہو تو متوسط طور پر خرچ کر۔ اور رنج یا غم ہو یا راحت و آرام ہو کسی حالت میں انصاف کو نہ چھوڑ۔

⇦ جہان کی ہر ایک چیز میں سے نئی چیز پسند کر مگر بھائی بند قدیمی اور پرانا اچھا ہے۔

⇦ اپنے دشمنوں سے بھی مشورہ لے لیا کر کہ ان کے رائے دینے سے ان کی عداوت کا اندازہ اور ان کا دلی مطلب معلوم ہو جائیگا۔

⇦ اپنے سچے دوستوں سے پوری محبت و دوستی رکھ۔ مگر کلی طور پر اس پر اطمینان نہ کر۔ اپنی طرف سے اسکی پوری مدد اور غمخواری کر۔ لیکن اسے اپنے تمام پوشیدہ راز نہ بتلا۔

⇦ بادشاہ کی صحبت اور مجلس میں ہوشیاری سے رہ۔ دوست کی تواضع اور خندہ روئی سے پیش آ۔ اور دشمن کے سامنے ایسی بات کہہ کہ اس پر تیری حجت قائم ہو اور تو

غالب آ جائے۔

⇦ قلم کا شگاف کھول۔ اس کے منہ کا ایک کنارہ ذرا اونچا رکھ۔ اور داہنی طرف سے قط لگا۔ کہ اس طرح سے خط میں عمدگی اور خوبصورتی پیدا ہوگی۔

⇦ اپنے سچے دوست کی خیر خواہی اور اہل تعارف کی امداد واعانت کر اور سب لوگوں کو کشادہ پیشانی سے پیش آ۔

⇦ جو تجھ پر ناز کرے اس کی ناز برداری کر جو عذر پیش کرے اس کا عذر قبول کر اور جو سختی کرے اس کے ساتھ نرمی کر۔

⇦ خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ اس طرح ادا کر کہ جو شخص تیرے ساتھ برا کرے اس کا قصور معاف کر دے۔

⇦ جو شخص تیرے پاس اپنی آبرو خرچ کرتا ہے تو اس پر اپنا مال خرچ کر۔ آبرو کے سامنے مال کی کیا حقیقت ہے۔ اس کے برابر تو دنیا کی کوئی چیز نہیں۔

⇦ سب لوگوں کے ساتھ نیکی کر۔

⇦ عقلمند دشمن کو نادان دوست سے اچھا سمجھ اور ایسے دوست کی رائے اور مشورے پر کبھی کاربند نہ ہو۔

⇦ حق کی تلخی پر صبر کر اور باطل کی شیرینی کے دھوکے سے بچتا رہ۔

⇦ اپنی شکایت پر اس مہربان مالک کی بارگاہ میں بیان کر جو تجھے غنی اور بے نیاز کر سکتا ہے۔

⇦ خاموشی کو لازم پکڑ اور تھوڑی سی روزی پر قناعت کر اور اس پر صابر رہ۔

⇦ دنیا کی مصیبتوں پر صبر کر کہ آخرت میں عزت حاصل ہو۔

⇦ اپنے سے بڑوں (یا اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کر کہ تجھ سے چھوٹے تیری اطاعت کریں۔

⇦ اپنے باطن کو درست کر اللہ تعالیٰ تیرے ظاہر کو درست کریگا۔

⇦ لوگوں کی تعریف زیادہ بیان کیا کر اور ان کی مذمت بیان کرنے سے بچتا رہ کہ مذمت بیان کرنیوالا بہت کم نجات پاتا ہے۔

⇦ اپنے نفس کو نیک خصائل اور اچھے افعال پر مجبور کر۔

⇦ رذیل خصلتیں اور گندے صفات تو سرشت میں داخل ہیں انکی طرف نفس خود بخود راغب ہے۔

باب نمبر 3

- علم طلب کرو کہ سیدھا راستہ معلوم ہو۔
- علم پر عمل کرو کہ سعادت دارین حاصل ہو۔
- جب عمل کرو تو اخلاص سے کرو اور جب تم سے کوئی سائل سوال کرے تو اپنی سخاوت دکھلاؤ۔
- خدا تعالیٰ کی اطاعت اس کے رسولوں کی ہدایت و ارشاد کے مطابق بجالاؤ۔
- حق کو لازم پکڑو نجات اور کامیابی تمہارا ساتھ دیگی اور علم حاصل کرو۔ اس سے تمہیں حیات ابدی ملے گی۔
- خدا تعالیٰ سے کشائش روزی اس طرح طلب کرو۔ کہ اس کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ کرو تب وہ زیادہ دیگا۔
- جماعت کا ساتھ کرو اور تفرقہ اندازی سے برکنار رہو۔
- اپنے نفسوں کو اس طریق سے قابو میں رکھ کہ ہمیشہ ان کے ساتھ جہاد (لڑائی) اور مخالفت کرتے رہو۔ اور اپنے عہد و پیمان کو مضبوط رکھو۔
- موت کیلئے ہر وقت تیار رہو کیونکہ وہ ہر گھڑی سر پر کھڑی ہے اور قبل اس کے کہ تمہاری پکار ہو موت کی پکار کی طرف کان لگائے رکھو۔
- ملک الموت کی آواز کی طرف دھیان رکھو اسے ہر وقت دل میں یاد رکھو۔ اور جب پکارے تو اسے غور سے سنو۔

⇦ جو شخص تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو۔ اور اس کے پابند ہو جاؤ۔

⇦ قبل اس کے کہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری حالت سے عبرت حاصل کریں۔ تم پہلے لوگوں کے حالات پر غور کر کے عبرت پذیر ہو جاؤ۔

⇦ اس کمبخت دنیا کو چھوڑ دو کہ اس نے ایسے ایسے لوگ چھوڑ دیئے ہیں۔ جو تم سے بڑھ کر اس کے عاشق اور فریفتہ تھے۔

⇦ آنکھیں کھولو۔ پیٹ بھوکے رکھو۔ جسموں کو ریاضتیں ڈال کر لاغر اور دبلا کرو کہ اس سے نفوس میں قوت پیدا ہوگی۔

⇦ اپنے نفوس کو طاعت میں۔ زبانوں کو ذکر میں اور دلوں کو رضا میں مشغول رکھو۔ خواہ کوئی چیز موافق یا مخالف طبع پیش ہو۔ ہر حال میں قضائے الٰہی پر راضی ہو۔

⇦ خاکساری اختیار کر، سختی و مصیبت میں صابر رہو اور زبان اور ہاتھ خواہش نفس سے مت ہلاؤ۔

⇦ قبل اسکے کہ تمہارے بدن دنیا سے نکالے جائیں تم اسے اپنے دلوں سے نکال دو کہ یہ تمہارے امتحان کا مقام ہے اور تم ایک دوسرے گھر کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔

⇦ اگر نیکی کی فرصت ملے تو اسے غنیمت سمجھو کہ ایسی فرصت بادل کی طرح جلدی گزر جاتی ہے۔

⇦ اپنی لمبی امیدوں کو جھوٹا سمجھو اور عمر کو غنیمت سمجھ کر اس میں نیک عمل کماؤ۔ اور عقلمندوں کی طرح نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ لڑائی میں بھاگنے سے شرم کرو کہ دنیا میں آئندہ ہمیشہ کیلئے عار کا باعث اور قیامت کے دن عذاب دوزخ کا موجب ہے۔

⇦ گناہوں کے وقت یہ خیال رکھا کرو۔ کہ یہ لذتیں تو تھوڑی دیر کیلئے ہیں آخر فنا ہو جائیں گی۔ اور ان کی سزا ہمیشہ باقی رہے گی۔

⇦ نفس کی خواہشوں کو چھوڑ دو کہ یہ گناہوں کے ارتکاب اور برائیوں میں گھسنے کی طرف کھینچتی ہیں۔

⇦ اس خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں پوشیدہ رکھو تو وہ جانتا ہے۔

⇦ غصے کی تیزی اور حملے سے بچو اور اس کے مقابلے کیلئے بردباری اور غصے کو پی جانا۔ یہ دونوں ہتھیار تیار رکھو۔

⇦ مومنوں کے ظن سے بچو کہ اللہ سبحانہ نے حق کو ان کی زبان پر جاری کیا ہے۔

⇦ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ہدایات کو قبول کرو۔ ان کے لائے ہوئے احکام دل وجان سے مان لو۔ اور ان کے تابع ہو کر چلو کہ ان کی شفاعت سے حصہ نصیب ہو۔

⇦ مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ اللہ سبحانہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کریم سے جب کوئی اپنا حق مانگے تو وہ اسے منظور فرمالیتا ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہو کہ یہ سب ذکروں سے اچھا اور بہتر ذکر ہے۔

⇦ فخر اور بڑھائی کی باتوں کو جڑ سے اکھیڑ دو۔ تکبر کے اسباب کو نہایت برا سمجھو۔ اور خدا تعالیٰ نے متقین سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کی رغبت رکھو کہ سب وعدوں سے اس کا وعدہ زیادہ سچا ہے۔ اور خداوند کریم نے جو نعمتیں تمہارے لئے بنا کر رکھی ہیں۔ ان کے مستحق اس طرح بنو کہ سچائی اختیار کرو اور آخرت کے خوف سے ڈرتے رہو۔

⇦ عبرت دلانے والی چیزیں دیکھ کر حیرت پذیر ہو جاؤ۔ دوسروں کی حالت پر اپنی حالت کو قیاس کرو۔ اپنی نظر سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس صاف چشمے سے جو کدورت اور گدلا پن سے پاک ہے پانی نکالو۔

⇦ قبل اس کے کہ تمہاری گردنیں گناہوں کی سزا میں مقید ہو جائیں۔ ان کے چھوڑانے کی فکر اور کوشش کرو۔

⇦ اپنی تمام امیدیں صرف اللہ سبحانہ کی ذات سے وابستہ رکھو۔ اس کے سوا کسی شخص سے کوئی امید نہ رکھو۔ جو شخص اللہ سبحانہ کے سوا کسی کی آس و امید رکھتا ہے۔ وہ ضرور ناکام ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص تمہیں دین یا دنیا کی کسی نعمت کی طرف راہنمائی کرے اس کا شکریہ ادا کرو۔

⇦ خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں ترقی اس طرح حاصل کرو۔ کہ اس کی اطاعت پر صابر رہو۔ اور جو احکام اپنی کتاب پاک میں بیان فرمائے ہیں ان کی حفاظت کرو۔

⇦ خدا تعالیٰ سے پوری طرح ڈرتے رہو اس کی رضا جوئی میں کوشش کرو۔ اور اس کے سخت عذاب سے اپنے بچاؤ کی تدبیر کرو۔

⇦ جو عورتیں بری ہوں ان سے بالکل علیحدہ اور برکنار رہو۔ اور جو اچھی ہوں ان سے دور رہو۔

⇦ سرکشی سے پرہیز کرو۔ کہ اس سے عذاب اترتا نعمت دور ہو جاتی۔ اور دشمنی پیدا ہوتی ہے (یا خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے)۔

⇦ خلوت میں گناہوں سے بچتے رہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ہر ایک حالت کو دیکھ رہا ہے اور وہ ایک روز حاکم اور منصف ہوگا۔

⇦ ظلم سے دور رہو کہ یہ نہایت بھاری جرم اور بہت بڑا گناہ ہے۔

⇦ نیکوئی اور احسان کو امانت کے ساتھ زندہ رکھو۔ اور احسان کر کے منت نہ رکھو کہ اس سے احسان برباد ہو جاتا ہے۔

⇦ صبر اختیار کرو اور بے قراری پر غالب آ جاؤ۔ بیقراری اجر کو ضائع کرتی اور مصیبت کو بڑھاتی ہے۔

⇦ بزرگوں کے سرے مضبوط پکڑو۔ کہ بھال ان ہی کے زور سے کام کرتی ہے۔

⇦ جس شخص کی طرف دنیا متوجہ ہو۔ تم اس کے خلاف نہ کرو بلکہ ضرورت ہو تو اس کے پاس جاؤ کہ کچھ مال و دولت مل جائیگا۔

⇦ حرص سے بچتے رہو۔ کہ حریص ہمیشہ ذلت اور تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ علم طلب کرو کہ تم اس کی بدولت مشہور و معروف ہو جاؤ گے اور اس پر عمل کرو تو علماء کے سلسلے میں شمار ہو گئے۔

⇦ جہاں تک ہو سکے نیکی کرو کہ نیکی کرنیوالے بہترین لوگ ہیں۔

⇦ نیک عمل کرو۔ مگر ریا اور شہرت کا خیال نہ ہو۔ جو شخص کسی کے دکھلانے کیلئے کوئی نیک کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اسی کے سپرد کرتا ہے۔ جس کی خاطر اس نے وہ کام کیا ہے۔

⇦ شکر کو نہایت غنیمت سمجھو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ نعمت زیادہ ہو جاتی ہے۔

⇦ ہمیشہ یاد الٰہی میں مصروف رہو کہ اس سے دل میں نور پیدا ہوتا اور یہ نہایت بہترین عبادت ہے۔ اونٹوں کی آمد و رفت میں نیکی کو ملحوظ رکھو۔

⇦ روزی طلب کرو۔ تو کسی عمدہ طریق سے کرو (حرص میں پڑ کر حلال وحرام کا امتیاز نہ اٹھاؤ) کیونکہ بہت سے حریص ناکام رہتے ہیں اور جائز طریق سے حاصل کرنیوالے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

⇦ تعریف اور مداح کی برائی سے بچو کہ ان سے دل کے اندر ایک گندی اور ناپاک بو پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ نیک عمل کرتے رہو۔ کہ نیک کام نفع دیتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی اور توجہ آسمان کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔

⇦ اقوال میں صداقت اور اعمال میں اخلاص اختیار کرو اور پرہیز گاری سے اپنے آپ کو صاف ستھرا بناؤ۔

⇦ صبر کو لازم پکڑو کہ یہ ایمان کا ستون ہے اور تمام کاموں کا دارومدار اسی پر ہے۔

⇦ قرآن مجید کی تلاوت اچھی طرح غور و فکر سے کرو۔ کہ یہ نہایت نافع کلام اور سودمند بیان ہے اور اس سے شفا حاصل کرو۔ کہ یہ سینوں کے امراض کیلئے شفا ہے۔

⇦ اس نور کی پیروی کرو جو کبھی بجھنے والا نہیں۔ اور اس ذات کے فرمانبردار رہو۔ اس کو کبھی تغیر اور بوسیدگی نہیں اور سب کام اسی کے سپرد کرو۔ اس طرح کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

⇦ ایسے واعظ کے وعظ سے (جو خود بھی اپنے وعظ پر کاربند ہو) روشنی حاصل کرو۔ اور اس ناصح کی نصیحت (جو خود بھی ہوشیار ہو) قبول کرو اور اس کی ہدایت سے آگے نہ بڑھو۔

⇦ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلو کہ آپ کا طریقہ سب طریقوں سے زیادہ سچا ہے۔ اور آپ کی سنت کی پیروی کرو۔ کہ آپ کی سنت نہایت سیدھا راستہ ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرح ڈرتے رہو جو اس کا کلام سنکر اپنی عاجزی ظاہر کرتا۔ گناہ کے سرزد ہو جانے پر اپنے قصور کا معترف ہوتا۔ اس کا حکم معلوم کر کے ڈرنے لگتا۔ اور جلدی سے اسکی تعمیل کرتا اور نیک کاموں میں مصروف رہتا اور نہایت عمدگی کیساتھ ان کو بجالاتا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرح ڈرتے رہو۔ جو لوگوں کو نیک کام کی طرف بلاتا اور خود بھی اسے کرتا۔ گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا۔ لوگوں کو برے کاموں سے ڈراتا اور خود بھی ان سے برکنار رہتا۔ لوگوں کو نصیحت کرتا اور خود بھی اپنی نصیحت پر کاربند ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اس

کے وعدوں کا یقین رکھتا ہے۔

⇦ **اپنے** دین کے بچاؤ کیلئے دنیا کے تھوڑے سے مال پر قناعت کرو کہ مومن کو دنیا کا تھوڑا سا مال بھی کافی ہے۔

⇦ **بامروت** اشخاص سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دو۔ اہل مروت سے جب کوئی غلطی ہو جاتی ہے اور وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ تو خدائے مہربان ان کو اپنے مبارک ہاتھوں سے اٹھاتا ہے۔

⇦ **دنیا** سے بھاگ جاؤ اور اپنے دل اس سے اٹھالو۔ کہ یہ مومن کا قید خانہ ہے۔ مومن کا حصہ اس میں بہت تھوڑا اس کی عقل اس میں بیمار اور اس کی آنکھ اس میں ضعیف اور کمزور ہے۔

⇦ **جب** علم کی اچھی بات سنو تو اسے اس طرح سمجھ لیا کرو کہ وہ تمہیں یاد رہے اور اس پر کاربند ہو نہ ایسا کہ صرف دوسروں کو سنا دو۔ کہ علم کے بیان کرنیوالے تو بہت ہیں۔ مگر اس کی حفاظت کرنیوالے بہت تھوڑے ہیں۔

⇦ **تقویٰ** اور پرہیزگاری کی پناہ میں رہو۔ کہ یہ ایک ایسی بڑی وسیع (اور مضبوط) ڈھال ہے۔ کہ جو اس کی پناہ میں آئے اسے ضرور بچا لیتی ہے اور جو اس کو اپنا بچاؤ بنائے وہ ضرور بچ رہتا ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کا تقویٰ اختیار کئے رہو۔ کہ یہ ایک ایسی رسی ہے جس کا دستہ نہایت مضبوط ہے اور یہ وہ قلعہ ہے جس کی چوٹی نہایت محفوظ اور مستحکم ہے۔

⇦ **کبر وغرور** سے اس طرح خدا کی پناہ مانگتے رہو۔ جس طرح کہ مصائب زمانہ سے اس کی پناہ چاہتے ہو۔

⇦ **دولت مندی** کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو۔ کہ ایک ایسی لمبی مستی ہے کہ اس سے دیر میں ہوش آتی ہے۔

⇦ جہاں تک ہو سکے مجاہدہ نفس اور اسکی مخالفت کے مضبوط قلعے کی پناہ میں رہو۔

⇦ خود بھی نیک کام کرو۔ اور لوگوں کو بھی نیک کام بتلاؤ۔ خود بھی برے کام سے باز رہو۔ اور لوگوں کو بھی ان سے منع کرو۔

⇦ جن کاموں کی ضرورت نہیں۔ ان سے منہ پھیر لو اور اپنے آپ کو ایسے کاموں میں مصروف رکھو جو آخرت کیلئے ضروری ہیں۔

⇦ اپنے نفوس کو قابو میں رکھو کہ یہ شتر بے مہار ہیں اگر تم ان کے کہنے پر چلو گے تو یہ نہایت برے مقام میں کھینچ لے جائیں گے۔

⇦ نفسانی خواہشوں پر غالب رہو۔ ان سے لڑائی کرو۔ اگر ان کی پیروی کرو گے تو ہلاکت کے گہرے گڑھے میں ڈال دینگی۔

⇦ دنیا کی طرف زاہدوں اور اس سے منہ پھیرنے والوں کی طرح نظر کرو۔ خدا کی قسم یہ اپنے رہنے والوں کو بہت جلد نکال دیگی۔ اور اس میں جو لوگ خوشحال اور با امن ہیں انکی حالت عنقریب بگاڑ دیگی۔

⇦ دنیا کے دھوکے سے بچتے رہو۔ کیونکہ اس کا ہمیشہ دستور ہے کہ فریب دینے کیلئے جو اچھی چیزیں پیش کرتی ہیں وہ واپس لے لیتی ہے اور بہت سے عقلمندوں کو جو اس پر مطمئن ہوتے ہیں مضطرب اور بیقرار کر جاتی ہے۔

⇦ لمبی امیدوں کے دھوکے سے بچو کہ بہت سے کسی روز کی آس رکھتے ہوئے اسے نہیں پاتے (اس کے آنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں) اور کئی مکان بنانیوالے اس میں آباد نہیں ہوتے۔ اور صدہا مال جمع کرنیوالے اسے کھا نہیں پاتے اور کچھ بعید نہیں کہ اسکو ناجائز طور سے جمع کیا اور جہاں خرچ کرنا ضرور تھا وہاں خرچ نہ کیا ہو غرض کہ حرام طور سے کمایا اور اس کا گناہ اور وبال سر پر اٹھایا۔

⇦ جو شخص تمہارا حق پہچانے تمہارا فرض ہے کہ اس کا حق پہچانو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اکم

حیثیت ہو یا معزز۔

⇦ **خودستائی** کینہ۔ غضب اور حسد سے بچو اور ان میں سے ہر ایک کے مقابلے کیلئے مندرجہ ذیل صفات اپنے میں پیدا کئے رہو۔ فکر۔ عاقبت۔ اجتناب رذائل۔ طلب فضائل۔ اصلاح آخرت اور حلم کو لازم پکڑنا۔

⇦ **انسان** کی حالت دیکھ کر تعجب کرو کہ چربی کے ساتھ دیکھتا۔ گوشت کے ذریعے بولتا۔ ہڈی کے ذریعے سنتا اور سوراخ سے سانس لیتا ہے۔

⇦ **آپس** میں راہیں ملاؤ (باہم مشورہ کرو) کہ اس سے نیک نتیجہ اور صحیح رائے پیدا ہوتی ہے۔

⇦ **دوسروں** کو اچھے نام سے بلاؤ۔ ان سے اچھی بات کہو کہ وہ تمہارے جواب میں نیک بات کہیں۔

⇦ **آپس** میں اس طرح راہیں ملاؤ کہ جس طرح پانی اور دودھ مشک میں ڈال کر ملائے جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک صحیح اور درست رائے پیدا ہو جائیگی۔

⇦ **اپنی** عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو۔ کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی ہو جاتی ہے۔

⇦ **جھوٹی** امیدوں سے بچتے رہو۔ کہ بہت سے اقبال والوں کے دن الٹے ہو گئے اور جن پر صبح کو لوگ رشک کرتے تھے شام کو ان کی رشتہ دار عورتیں گریہ وزاری کرنے لگیں

⇦ **اس** روز کیلئے تیاری کرو جس میں آنکھیں کھلی رہیں گی۔ عقلیں دہل جائیں گی۔ اور انوار بصیرت سست اور ماند پڑ جائیں گے۔

⇦ **اس** روز کیلئے نیک عمل کماؤ جس میں ذخیرے جمع اور تمام پوشیدہ اسرار ظاہر کئے جائیں گے۔

⇦ **لذتیں** مٹانے والی۔نفس کی خواہشیں خراب کرنیوالی اور دوستوں میں جدائی ڈالنے والی یعنی موت کو یاد کرتے رہو۔

⇦ **جماعتوں** میں تفرقہ ڈالنے والی۔آرزوئیں اور ہلاکت نزدیک کرنیوالی جدائی اور مفارقت کی خبر دینے والی یعنی موت کو یاد کرتے رہو۔

⇦ **اس** دنیا کو چھوڑ دو جو کہ ایک دن تمہیں چھوڑنے والی ہے۔گو تم کو اس کے چھوڑنے کا خیال نہ ہو۔تم ہر روز اس کی تجدید کی فکر اور دھن میں پڑے ہو اور یہ تمہارے بدنوں کو پرانا کر رہی ہے۔

☆

باب نمبر 4

⇦ زبان کی غلطی سے بچو یہ خطا کرنیوالا تیر ہے۔

⇦ حرص سے بچو کہ یہ ایک ہلاک کرنیوالی خصلت ہے۔

⇦ کوشش وسعی میں کوتاہی کرنے سے بچو کہ یہ لوگوں کی ملامت کا باعث ہے۔

⇦ جلد بازی سے بچو کہ یہ لوگوں کی ملامت کا باعث ہے۔

⇦ بزدلی سے بچو کہ یہ عار اور نقصان کا موجب ہے۔

⇦ بخل سے پرہیز کرو۔ کہ یہ کمینگی اور عیب کی بات ہے۔

⇦ غفلت سے بچو کہ یہ حواس کی خرابی اور عقل کی سستی ہے۔

⇦ حسد سے پرہیز کرو کہ یہ نفس کیلئے باعث عیب ہے۔

⇦ عمل مغلوب۔ اور نعمت سلوب۔ زائل ہونیوالی مرغوب اور فنا ہونے والی محبوب چیز سے پرہیز کرو۔

⇦ غضب سے بچو کہ یہ جلانے والی آگ ہے۔

⇦ فضول امیدوں سے بچو کہ یہ یقینی موتیں ہیں۔ ہر ایک ایسے کام سے پرہیز کرو کہ جس کے کرنیوالے سے جب پوچھا جائے تو وہ اس کے بتانے سے شرم اور اس کے کرنے سے انکار کرے۔ ہر ایک ایسے فعل سے بچو کہ جب وہ ظاہر ہو۔ تو اپنے فاعل کو معیوب اور حقیر بنائے۔

⇦ شریر لوگوں سے اقبال دولت کے وقت اس لئے پرہیز کرے کہ کہیں وہ زوال

دولت کا باعث نہ ہوں اور تنگ دستی اور ادبار دولت کے وقت اس واسطے ان سے بچتا رہ کہ (خدانخواستہ) تنگدستی، تیری تکلیف دہی میں انکی معاون نہ ہو۔

⇦ **احمق** سے برکنار رہ کہ اس کی ظاہری مدارات تکلیف دیتی۔ موافقت ہلاک کرتی۔ مخالفت ایذا پہنچاتی اور دوستی وبال جان ہوتی ہے۔

⇦ ہر ایک ایسے کام سے پرہیز کر کہ جسے لوگ چھپ کر کرتے اور ان کو کھلم کھلا کرنے سے شرماتے ہیں

⇦ ہر ایک ایسی چیز سے بچتا رہ جو آخرت بگاڑتی اور دنیا سنوارتی ہے۔

⇦ ہر ایک ایسے کام سے پرہیز کر کہ جس کا کرنیوالا اسے اپنے لئے پسند اور عام مسلمانوں کیلئے ناپسند رکھتا ہے۔ تمام ایسی باتوں اور کاموں سے پرہیز رکھ جو آخرت اور دین کی خرابی کا باعث ہیں۔

⇦ ایسے شخص کے ساتھ سے پرہیز کرو جس کی رائے کو لوگ پسند کرتے اور اس کے عمل کو ناپسند رکھتے ہیں کیونکہ ساتھی اپنے ساتھی جیسا سمجھا جاتا ہے۔

⇦ بُرے ہمنشین کی مجلس سے بچتے رہو کہ اس کے پاس آنے والا ہلاک اور اس کا ساتھی برباد اور تباہ ہوتا ہے۔

⇦ **غفلت** اور سخت دلی کے مقام سے پرہیز کر۔ اور اطاعت الٰہی میں مددگاروں کی کمی سے بچتا رہ

⇦ **فاسقوں** بدکاروں اور کھلم کھلا گناہ کرنیوالوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔

⇦ **لالچ** اور حرص سے بچتا رہ کہ بہت سے لقمے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کیلئے کھانا کھانے سے روک دیتے ہیں۔

⇦ دل لگی۔ لہو لعب۔ زیادہ ہنسی۔ مذاق۔ بیہودہ بک جھک سے پرہیز کر۔

⇦ لئیم کی جب تو عزت کرے فرومایہ کو مقدم بنائے اور کمینے کا مرتبہ بڑھائے تو ان

کی شرارت سے بچتا رہ۔

⇦ **شریف** کی جب اہانت کرے۔ بردبار کو تکلیف دے اور بہادر دلیر آدمی کو دکھ پہنچائے۔ تو انکی گرفت سے پرہیز کر۔ جیسا کہ عقلمند کی صحبت میں امن و اطمینان حاصل رہتا ہے اسی طرح جاہل کی صحبت میں خطرہ خلجان لگا رہتا ہے۔ لہذا اسکی صحبت سے بچتا رہ۔

⇦ **دنیا** سے برکنار رہ کہ شیطان کا جال اور ایمان کو بگاڑنے والی ہے۔

⇦ **غرور و تکبر** سے بچتا رہ کہ یہ سرکشی کا سر اور خدائے مہربان کی نافرمانی ہے۔

⇦ **اے نصیحت** سننے والے ہوشیار۔ ہوشیار۔ اے غافل خبردار! خبردار یاد رکھ تجربہ کار کے برابر کوئی بتلانے والا نہیں۔

⇦ **اے مغرور** خبردار۔ خبردار۔ خدا کی قسم اس نے اس حد تک پردہ پوشی فرمائی ہے کہ گویا اس نے تیرے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ اس بات سے بچتا رہ کہ کہیں دنیا کے تھوڑے مال و دولت کے فریب میں نہ آ جائے یا اسکی فانی اور حقیر چیزوں پر خوش ہو کر اپنے مرتبے سے نیچے نہ اتر جائے۔

⇦ **موت** کا خوف رکھ اور اس کیلئے اچھی طرح تیاری کر کہ تیرا سفر سعادت اور کامیابی کے ساتھ ہو۔

⇦ **شریف** جب بھوکا ہو تو اس کے حملے سے اور لئیم جب سیر ہو تو اس کے غرور و مستی سے پرہیز کرو۔

⇦ **جب** شریف کا مرتبہ گھٹایا جائے تو اس کی سطوت سے بچو اور جب لئیم کا درجہ بڑھایا جائے تو اس کی تیزی سے پرہیز کرو۔

⇦ **جانوروں** کے بھاگنے سے ہوشیار رہو۔ یہ نہ سمجھو کہ جتنے بھاگ جاتے ہیں وہ سب واپس آ جاتے ہیں۔

⇦ دنیا فانی کی طلب میں اپنے اعمال برباد کرنے سے پرہیز کرو کہ اس کا انجام یہی ہے کہ اس سے کچھ حاصل نہیں۔

⇦ اس آگ سے بچو جسکی حرارت تیز۔ گہرائی بہت لمبی اور اس میں لوہے کے طوق زنجیر ہیں۔

⇦ ہلاکت میں ڈالنے والے گناہوں اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنیوالے عیبوں سے پرہیز کرو۔

⇦ اس آگ سے بچو کہ جس کی لپٹ تیار۔ اس کی بھڑک تیز اور اس کا عذاب ہمیشہ نیا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا کہ اس نے اپنی ذات مقدس کی نسبت ڈرایا ہے اور اس سے ایسا خوف کرو جو تم ان کو کاموں سے باز رکھے۔ جو اسکی ناخوشی کا باعث ہیں۔

⇦ اس دشمن (اور شیطان سے مراد ہے) سے برکنار رہو جو پوشیدہ طور پر سینوں میں گھستا ہوا اور آہستہ سے کانوں میں پھونک جاتا ہے۔

⇦ نفس کی خواہش سے بچا رہ کہ کہیں تجھے ہلاکت کے گڑھے میں نہ گرائے اور اسے اپنی کامیابی کے مقام سے نہایت دور رکھ۔

⇦ خدا تعالیٰ کے دشمن ابلیس سے بچے رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں اپنا مرض لگا دے یا اپنے سوار اور پیادے چڑھا کر تمہیں بہکا لے جائے۔ اس نے تمہاری دھمکی کا تیر تیار کر رکھا ہے بلکہ نہایت قریب سے تم پر وار کیا ہے۔

⇦ اس سے بچو کیونکہ وہ خدائے تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ انسان کی خوبیوں اور کمالات کو دھبہ لگاتا اور اسکے عیوب ظاہر کرتا ہے۔

⇦ اہلِ نفاق سے برکنار رہو۔ کیونکہ یہ لوگ خود گمراہ کرنیوالے ہیں ان کے دل بیمار

اور چہرے صاف ستھرے ہیں۔

⇦ **غرور** وتکبر کی ہوا۔ حمیت کے غلبے اور جاہلیت کے تعصب اور طرفداری سے پرہیز کرو۔

⇦ **اس** روز سے ڈرو جس میں تمام کاموں کی تفتیش اور جانچ پڑتال ہوگی۔ لوگ سخت بے کلی میں ہونگے اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

⇦ **اعمال** کی برائی۔ طول امل اور فرصت کے چلے جانے سے پرہیز کرو۔

⇦ **بُرے کام** سے پرہیز کر کیونکہ اس سے تو دنیا میں بدنام اور آخرت میں گناہ گار ہوگا۔

⇦ **غیبت** سے پرہیز کر کہ یہ تجھے خدا تعالیٰ اور لوگوں کا دشمن بناتی اور نیک اعمال کا اجر برباد اور ضائع کر دیتی ہے۔

⇦ **حرص** سے بچارہ کہ یہ دین کو عیب لگاتی اور نہایت برا ساتھی ہے۔

⇦ **شک** سے پرہیز رکھ کہ یہ دین کو بگاڑتا اور یقین کو باطل اور ضائع کر دیتا ہے۔

⇦ **غضب** سے بچارہ کہ اس کا اول جنون اور آخر ندامت ہے۔

⇦ **جلد بازی** سے پرہیز رکھ کہ یہ مطلب کے فوت ہونے اور پشیمانی کی نشانی ہے۔

⇦ **فضول بکواس** سے پرہیز کر کہ جو شخص زیادہ بولتا ہے اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

⇦ **ظلم** سے بچارہ کہ ظالم کی زندگانی کے دن خراب ہو جاتے ہیں

⇦ **پری شکم** سے پرہیز رکھ کہ جو شخص ہمیشہ پیٹ بھر کے کھاتا ہے وہ بہت سے امراض میں مبتلا ہوتا اور پریشان خوابیں دیکھتا ہے۔

⇦ **بدکاروں** کی صحبت سے بچارہ کہ برائی برائی سے مل جاتی ہے۔

⇦ شریروں کی معاشرت سے برکنار رہ کیونکہ یہ گویا آگ ہیں انکے پاس جانے سے تن من سب کچھ جل جاتا ہے۔

⇦ خود پسندی سے بچارہ ورنہ بہت سے لوگ تجھ سے ناخوش ہونگے۔

⇦ ظلم سے پرہیز کر کہ اس کا اثر مظلوم سے دور ہو کر تجھ پر باقی رہے گا۔

⇦ دوست سے دھوکا کھانے اور دشمن سے مغلوب ہوجانے سے بچتارہ۔

⇦ احمق کی دوستی سے برکنار رہ کہ وہ تیرا نفع کرنا چاہے گا مگر نقصان پہنچائے گا۔

⇦ بخیل کی دوستی سے پرہیز کر کہ جب تجھے سخت حاجت ہوگی وہ تیرے کام نہیں آئے گا۔

⇦ کمینے پر بھروسہ کرنے سے بچارہ کہ جو شخص اس پر بھروسا کرتا ہے یہ کبھی اسکی مدد نہیں کرتا۔

⇦ شریروں کی صحبت سے پرہیز رکھ کہ وہ تجھ پر اس بات کی منت رکھیں گے اور احسان جتلائیں گے کہ انہوں نے تجھے کوئی تکلیف نہیں دی۔

⇦ جو شخص لوگوں کے عیب ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ان کے میل جول سے کنارہ کر کہ ایسے لوگوں کا مصاحب ان کی زبان سے کبھی بچ نہیں لگتا۔

⇦ جھوٹے کی دوستی سے بچارہ کہ وہ بعید چیزوں کو قریب اور قریب کو بعید بتلائے گا۔

⇦ بخل کی عادت سے پرہیز کر کہ اس سے تو بیگانوں کی نظر میں معیوب اور خویش واقرباء کی نگاہ میں مبغوض ہوجائیگا۔

⇦ تکبر سے بچارہ کہ یہ بہت برا گناہ، بدترین عیب اور ابلیس کا زیور ہے۔

⇦ حسد سے پرہیز کر کہ نہایت بری خصلت اور سخت قبیح عادت ہے۔

⇦ بیوقوفوں کی باتوں سے پرہیز کر کہ یہ اخلاق کو عیب اور دھبہ لگاتی ہیں۔

⇦ سبکی خفت سے بچارہ کہ یہ دوست آشناؤں کو وحشت میں ڈالتی ہے۔

⇦ مجرم کو جلدی سزا دینے سے بچارہ کہ یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور غیرت کا موجب ہے۔

⇦ بخل سے پرہیز کر کہ یہ مسکینی کی چادر اور ہر طرح کی کمینہ پن کی باگ ہے۔

⇦ حرام چیزوں کی حرص سے بچارہ کہ یہ فاسقوں۔ بدکاروں اور گمراہوں کی خصلت ہے۔

⇦ جلد بازی سے پرہیز کر کہ اس میں انسان ضرور لغزش کھاتا ہے۔

⇦ لالچ سے پرہیز کر کہ یہ برادری کو بگاڑتی اور خدا تعالیٰ اور لوگوں کا دشمن بناتی ہے۔

⇦ چغلخوری سے بچارہ کہ اس سے دشمنی۔ کینہ پیدا ہوتا اور چغل خور خدا تعالیٰ اور لوگوں سے دور ہو جاتا ہے۔

⇦ ظلم سے پرہیز کر کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور ظالم کو قیامت کے دن اس کے ظلم کی سزا ضرور ملے گی۔

⇦ لوگوں کے ساتھ برائی کرنے سے بچارہ کہ یہ کمینوں کی خصلت ہے اور برائی کرنیوالا اپنی بدکرداری کی سزا کیلئے دوزخ میں گرایا جائے گا۔

⇦ خیانت سے پرہیز کر کہ یہ سخت برا گناہ ہے اور خائن اپنی خیانت کی بدولت عذاب دوزخ میں مبتلا ہو گا۔

⇦ لالچ سے بچارہ کہ یہ تمام کمینی باتوں کا سرا اور رذیل خصلتوں کی بنیاد ہے۔

⇦ دنیا کی محبت سے پرہیز کر کہ یہ تمام گناہوں کی جڑ اور مصیبتوں کی کان ہے۔

⇦ ظلم سے بچارہ کہ یہ ظالم بہشت کی بو سے بھی محروم ہے۔

⇦ خواہش نفس کی پیروی سے بچارہ کہ یہ ہر طرح کی مصیبتوں میں پھانس دیتی

ہے۔

⇦ غرور اور خودستائی کی محبت سے پرہیز کر کہ یہ شیطان کا بڑا مضبوط داؤ ہے۔

⇦ نیکی کا احسان جتلانے سے بچارہ کہ احسان جتلانا نیکی کو خراب کر دیتا ہے۔

⇦ بُرے جھگڑے سے بچارہ کہ اس سے بڑے بڑے فتنے اور لڑائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ برے اور قبیح کلام سے پرہیز کر کہ اس سے لوگوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں۔

⇦ گناہ پر اصرار کرنے سے بچارہ کہ یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت سخت جرم ہے۔

⇦ کھلم کھلا بدکاری کرنے سے پرہیز کر کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

⇦ اپنے نفس پر بھروسہ کرنے سے بچارہ ورنہ تیرے عیب اور نقص ظاہر ہونگے۔

⇦ زیادہ کلام کرنے سے پرہیز کر کہ اس سے انسان اکثر ٹھوکر کھاتا اور آخر کار ملول ہوتا ہے۔

⇦ پیٹ بھر کھانے کی عادت سے بچارہ۔ کہ یہ بیماریاں ابھارتی اور سستی پیدا کرتی ہے۔

⇦ ہنسانے والی بات کرنے سے بچارہ۔ گو اسے دوسرے کی طرف سے نقل ہی کیوں نہ کرے۔

⇦ اس بات سے بچارہ کہ دوسرے کے اس گناہ کو بڑا سمجھے جسے اپنی نسبت چھوٹا خیال کرتا ہے یا اپنی ایسی عبادت کو زیادہ خیال کرے جسے دوسرے کی نسبت قلیل اور کم سمجھتا ہے۔

⇦ فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچارہ۔ کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

⇦ لمبی امیدوں کا آسرا رکھنے سے پرہیز کر کہ یہ بیوقوفوں کی خصلت ہے۔

⇦ اس بات سے بچارہ کہ کہیں اپنے حق کے خیال سے اپنے بھائی کے ادائے حقوق میں کوتاہی کرے۔ کیونکہ جس طرح تمہارے حقوق اس کے ذمے ہیں

اس طرح اس کے حقوق تمہارے ذمے ہیں۔

⇦ اپنے دوست کو ایسی تکلیف نہ دے کہ اسے دوستی سے نکال باہر کرے بلکہ اس کے ساتھ اتنی الفت و محبت باقی رکھ کہ اس کی طرف پھر کبھی رجوع کر سکے۔

⇦ اس بات سے بچارہ کہ کہیں رشتہ داری کے خیال سے اپنے بھائی کے حقوق ضائع کر ڈالے۔ کیونکہ جس کے حقوق تو نے ضائع کر دیئے وہ کبھی تیرا بھائی نہیں ہوسکتا۔

⇦ بے موقع غیرت سے پرہیز کر کہ یہ تندرست کو بیمار اور بری کو تہمت ناک بناتی ہے۔

⇦ اپنی رائے سے کوئی چیز اپنے لئے پسند کرنے سے بچارہ بلکہ ہر ایک کام میں استخارہ کر۔ کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس چیز کا وہم و گمان نہیں ہوتا خدا تعالیٰ اس کے ذریعے کامیاب فرما دیتا ہے۔ ایسے شخص کی صحبت سے پرہیز کر جو تمہیں لہو میں ڈالتا اور واہی تباہی باتوں کی طرف ابھارتا ہے کہ وہ کبھی تیری مدد نہیں کریگا۔ مدد کیا بلکہ وہ تجھے ہلاک کر کے رہے گا۔

⇦ اس بات سے بچارہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت سے غیر حاضر اور نافرمانی میں حاضر ہو۔ اگر ایسا ہوا تو خدا تعالیٰ تجھ سے نہایت ناخوش ہوگا۔

⇦ نفاق سے کنارہ اختیار کر کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں معزز نہیں ہوسکتا۔

⇦ خدا تعالیٰ کے بندوں پر ظلم و زیادتی سے بچارہ کہ خدا تعالیٰ ایک نہ ایک دن ظالم کی گردن ضرور توڑ دیتا ہے۔

⇦ چاپلوسی سے پرہیز کر۔ کہ چاپلوسی ایمان کے اخلاق میں سے نہیں۔

⇦ تفرقہ اور جدائی سے برکنار رہ کہ جماعت سے علیحدہ ہونیوالا شیطان کا شکار ہے۔

⇦ **فسق** و فجور کے مقامات سے دور رہ کہ یہ خدا تعالیٰ کے غضب کا مقام اور اس کے عذاب کے محمل ہیں۔

⇦ **بازاروں** کی نشست گاہوں سے برکنار رہ۔ کہ یہ فتنوں کے مقام اور شیطان کے قلعے ہیں۔

⇦ **اس** بات سے پرہیز کر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب موت آئے۔ تو اس وقت دنیا کی طلب میں اپنے پروردگار سے بھاگا پھرے۔

⇦ **اس** بات سے بچارہ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بارگاہ الٰہی کے قرب اور وہاں کے حصے کو دنیا کے حقیر سامان کے عوض بیچ دے۔

⇦ **بدکاروں** کی صحبت سے برکنار رہ کہ جو شخص کسی قوم کے فعل پر راضی ہو تو وہ ان کے شمار میں داخل ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کے دشمنوں کی دوستی سے پرہیز کر۔ اور اولیاء اللہ کے سوا دوسروں کی محبت سے باز رہ کہ جو شخص جس قوم سے محبت رکھتا ہے قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔

⇦ **فریب** سے دور رہ کہ یہ کمینوں کی خصلت ہے۔

⇦ **مکر** سے بچارہ کہ یہ نہایت بری صفت ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کی نافرمانی سے دور رہ کیونکہ وہ بڑا بد بخت ہے جو معاملات دنیا میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے جنت الماویٰ کھو بیٹھے۔

⇦ **دنیا** پر فریفتہ ہونے سے پرہیز کر کہ اس کا انجام یہ ہے کہ تجھے شقاوت اور مصیبت میں ڈالے گی اور دنیائے فانی کے عوض آخرت باقی کے فروخت کرنے پر آمادہ کریگی۔

⇦ **اس** بات سے بچارہ کہ تیرا نفس ظن و گمان میں تجھ پر غالب آجائے۔ اور تو

یقین میں بھی اس پر غالب ہو نہ ہو۔ یہ بہت بری بات ہے۔

⇦ **بدظنی** سے دور رہ کہ بدظنی عبادت کو بگاڑتی اور گناہ بڑھاتی ہے۔

⇦ **اس بات** سے پرہیز کر کہ نافرمانی میں تو دیر نہ کرے اور توبہ کرنے میں آج کل کرتا رہے اگر ایسا ہوا تو تجھے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

⇦ **لوگوں** پر طعن کرنے اور اپنے نفس کے ساتھ صلح رکھنے سے بچارہ اگر ایسا کریگا تو بہت بڑا گناہ تجھ پر لازم ہوگا اور تو ثواب سے محروم رہے گا۔

⇦ **بخل** وامساک سے پرہیز کر کیونکہ ایک دن کی قوت کے علاوہ جو چیز تم نے روک رکھی وہ تیرے کام کی نہیں بلکہ وہ تم نے دوسروں کیلئے جمع کر رکھی ہے۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ برائی کرنے سے دور رہ کہ دشمن کا نقصان تو پیچھے ہوتا اور اس کا وبال پہلے جان پر پڑتا اور دوسرے کا نقصان ہونے سے پہلے اپنا دین برباد ہو جاتا ہے۔

⇦ **اس بات** سے پرہیز کر کہ کسی کی ایسی تعریف کرے جس کے وہ لائق نہ ہو کیونکہ انسان کا فعل اس کی تعریف کو سچا یا جھوٹا کرتا ہے۔

⇦ **طول امل** سے پرہیز کر کہ بہت سے احمق طول امل کے دھوکے میں آ گئے۔ پس اس نے انکے اعمال کو بگاڑ دیا۔ موت کو بھلا دیا مرتے دم تک ان کی امیدیں پوری نہ ہوئیں۔ اور نہ فوت شدہ چیزوں کو حاصل کر سکے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی عظمت کے خلاف غرور کی کوئی بات کرنے سے بچارہ کہ وہ تمام متکبروں کو ذلیل اور ہر ایک اترانے والے کو رسوا اور خوار کر دیتا ہے۔

⇦ **غفلت** اور خداتعالیٰ کی مہلت پر مغرور ہونے سے بچارہ کہ غفلت اعمال کو بگاڑ دیتی اور موتیں سب آرزوؤں کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔

⇦ **بے حیائی** سے دور رہ کہ یہ برے اور ناشائستہ کاموں کے کرنے اور برائیوں

میں پھنسنے پر آمادہ کرتی ہے۔

⇦ **بغاوت** اور سرکشی سے بچارہ کہ باغی کو اللہ تعالیٰ بہت جلد سزا دیتا ہے اور اس پر طرح طرح کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔

⇦ **فضول** اور لغو باتوں سے پرہیز کر کہ یہ تیرے مخفی عیوب ظاہر کرتی ہیں اور تیرے ان دشمنوں کو جو شرارت اور تیری ایذا رسانی سے روکے ہوئے ہیں ابھارتی ہیں۔

⇦ **عورتوں** پر فریفتہ اور دنیا کی لذتوں پر مغرور ہونے سے بچارہ کہ عورتوں کا عاشق اور فریفتہ خدائی امتحان و آزمائش میں مبتلا اور دنیا کی لذتوں پر مغرور ہونیوالا ذلیل وخوار ہے۔

⇦ **قبیح** باتیں بیان کرنے سے پرہیز کر کہ ان سے فرمایہ لوگ تیرے مصاحب اور شریف اشخاص تجھ سے متنفر ہو جائیں گے۔

⇦ **شبہات** میں پڑنے اور شہوات کی حرص سے بچارہ کہ یہ حرام میں واقع ہونے اور بہت سے گناہوں کے ارتکاب کی طرف کھینچتے ہیں۔

⇦ **اس بات** سے پرہیز کر کہ کہیں اپنے بھائیوں کی غیبت میں زبان کے گھوڑے پر سوار رہنے یا منہ سے وہ بات نکالے جو تجھ پر حجت ہو (تجھ کو اپنے قصور کا قائل کر دے) اور تیرے ساتھ برائی کرنے کا بہانہ بنے۔

⇦ **گناہوں** کے ارتکاب کو آسان سمجھنے سے بچارہ کہ اس سے دنیا میں ذلت اور آخرت میں خدا تعالیٰ کا غضب حاصل ہوتا ہے۔

⇦ **ایسی بات** سے دور رہ کہ جس کا انکار نہ ہو سکے گو اس کی نسبت بہت سے عذر بیان ہو سکیں۔ کیونکہ یہ کوئی دستور نہیں۔ کہ ہر ایک ناشائستہ بات کہنے والے کا عذر ضرور قبول ہو جایا کرے۔

⇦ **تمام** ایسے کاموں سے دور رہ جو شریفوں کو تجھ سے متنفر اور تیری قدر کو ذلیل کریں۔ دنیا میں شر اور خرابی کا موجب اور آخرت میں گناہ کا باعث ہوں۔

⇦ **ایسے** کاموں سے باز رہ جو تیرے پروردگار کو ناخوش اور لوگوں کو وحشت میں ڈالیں اور متنفر کریں کیونکہ جو شخص اپنے پروردگار کو ناخوش کرتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھوں میں اپنی موت اختیار کرتا اور جو لوگوں کو متنفر کرتا ہے۔ وہ شرافت سے بیزار ہو جاتا ہے۔

⇦ **نیت** کی خرابی۔ دلی ارادہ کی پلیدی۔ برے کاموں کے ارتکاب اور فضول امیدوں کے دھوکے سے بچارہ۔

⇦ **جس** چیز میں سب لوگ برابر ہوں۔ اس میں بیل کی طرح زور دکھلانے (سینگ مارنے) سے اور جو چیز لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو اس میں بھیڑ کی چال اختیار کرنے سے پرہیز کر کہ وہ تجھ سے لیکر دوسرے کو دے دی جائیگی۔

⇦ **احمق** کی دوستی سے دور رہ کہ وہ اپنے خیال میں تو تجھے نفع پہنچائے گا مگر تیرا نقصان کرے گا۔ اور اپنے زعم میں تو وہ تجھے خوش کرنے کی کوشش کرے گا مگر تجھے رنج وغم لاحق ہوگا۔

⇦ **علماء** کی اہانت سے بچارہ کہ یہ نہایت عیب کی بات ہے جو لوگوں کو تجھ پر بدظن کردیگی۔ اور وہ تیری نسبت برے برے خیالات رکھیں گے۔

⇦ **اس** بات سے بچارہ کہ کہیں اہل دنیا کے قیام وقرار اور کتوں کی طرح انکے لڑائی جھگڑے دیکھ کر اس پر مغرور ہو جائے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی حالت سے تجھے آگاہ کردیا اور اس کے عیوب اور برائیاں تجھ پر روشن ہو چکی ہیں۔

⇦ **اس** بات سے بچارہ کہ کہیں دنیا کے دھوکے میں آکر اس ہمیشہ رہنے کے گھر

سے محروم ہو جائے جو پاک۔ نیکو کار۔ خدا تعالٰی کے پیارے اور برگزیدہ لوگوں کا مقام ہے جسکی صفت اور اس میں رہنے والوں کی تعریف قرآن مجید نے بیان فرمائی ہے اور اللہ سبحانہ نے اسکی طرف راستہ بتلایا اور وہاں جانے کیلئے تجھے بلایا ہے۔

⇦ **جس** چیز کے طریقے سے تو ناواقف ہو اور اسکی حقیقت تجھے معلوم نہ ہو اس میں کلام کرنے سے برکنار رہ کہ تیری بات تیری عقل بتلاتی اور تیری عبارت تیرے علم کا پتہ دیتی ہے پس جہاں تک (خاموشی میں) کچھ اندیشہ نہ ہو زبان درازی سے بچا رہ اور جس کلام کو تو بہت اچھا سمجھتا ہے اسے مختصر کر دے کہ یہ تیرے حق میں نہایت بہتر اور تیرے فضل و کمال کی ایک بڑی نشانی ہے۔

عورتوں کے صلاح و مشورے سے بچا رہ کہ ان کی رائے کم عقلی کی طرف مائل اور انکے ارادے نہایت بودے اور کمزور ہوتے ہیں۔ انکی نگاہیں انہی پر بند رکھ (کہ غیر مردوں کو نہ دیکھیں) انکو پردے میں رکھنا انکی نسبت شک و شبہ کرنے سے اچھا ہے۔ ان کا گھروں سے باہر جانا کچھ اس سے زیادہ برا نہیں کہ ان کے پاس ایسے لوگ آتے جاتے رہیں کہ جن پر تجھے اعتماد نہ ہو۔ اور اگر یہ ہو سکے کہ تیرے سوا ان کو کوئی شخص نہ پہچانے۔ تو ایسا ہی کر۔

⇦ **ایک** دوسرے سے علیحدگی اختیار کرنی ملاقات چھوڑنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے سے بچے رہو۔

⇦ **بدکار** کی دوستی سے دور رہ کہ بیکار اور حقیر چیزوں کے پیش آنے کے سوا اسکی دوستی کا کوئی نتیجہ نہیں۔

⇦ **سرکشی** کی پچھاڑ۔ عہد شکنی کی فضیحت (رسوائی) اور دبے ہوئے مذموم شر اور فتنے کے ابھارنے سے بچے رہو۔

⇦ **ہمارے** (یعنی اہل بیت) کے بارے میں غلو (حد سے زیادہ تعریف کرنے

سے بچے رہو۔ ہماری نسبت بھی کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے پروردہ بندے ہیں اس کے ساتھ ہماری فضیلت کا جس قدر چاہو اعتقاد رکھو۔

⇦ **نفسانی** خواہشوں کے غلبے سے پرہیز کرو کہ انکی پہلی حالت قابل مذمت اور انجام نہایت برا اور خراب ہے۔

⇦ **پیٹ** بھر کھانے سے پرہیز رکھو کہ یہ دل پر بوجھ۔ نماز میں سستی اور بدن کے فساد اور خرابی کا باعث ہے۔

⇦ **حرص** اور لالچ جیسی کمینہ خصلتوں سے بچے رہو کہ یہ تمام برائیوں کا سر۔ ذلت کی کھیتی۔ نفس کو خوار کرنے اور بدن کو تکلیف دینے والی ہیں۔

⇦ **اس** بات سے پرہیز کرو کہ کہیں نفسانی خواہشیں تمہارے دلوں پر غالب نہ آ جائیں کہ ان کی ابتدا اپنے اختیار سے ہوتی ہے اور ان کا انجام ہلاکت ہے۔

⇦ **اس** بات سے بچے رہو کہ کہیں دنیا تمہارے نفوس پر غالب نہ آ جائے۔ کہ اسکی موجودہ حالت نقصان اور اس کا انجام سراسر اندوہ و رنج ہے۔

⇦ **اس** بات سے پرہیز کرو کہ کہیں ہوائے نفس کے قابو میں نہ آ جاؤ کہ اسکی ابتدا فتنہ اور انتہا تکلیف اور سختی ہے۔

⇦ **جماعت** سے علیحدگی اختیار کرنے سے بچے رہو۔ کہ اہل حق سے جدا ہونیوالا شیطان کا شکار ہے۔ جس طرح کہ اکیلی و کیلی بکری کو بھیڑیا چکھ جاتا ہے۔ اسی طرح اکیلے کو شیطان پکڑ لیتا ہے۔

⇦ **بخل** سے دور رہو کہ بخیل سے بیگانوں کو دشمنی اور اپنوں کو نفرت ہوتی ہے۔

⇦ **اس** بات سے پرہیز رکھ کہ کہیں شریر کی کوئی اچھی بات دیکھ کر اس کے دھوکے میں نہ آ جائے۔

⇦ **اس** بات سے بچارہ کہ کہیں بھلے آدمی کی سختی یا اسکی غلطی دیکھ کر اس سے متنفر نہ ہو جائے۔

باب نمبر 5

- کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنی موت کے وقت سے پہلے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے۔
- کیا کوئی ایسا مرد نہیں ہے جو دم نکلنے سے پہلے اپنے پروردگار کی ملاقات کیلئے ہوشیار ہو جائے۔
- کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے کوچ کا وقت قریب آنے سے پہلے آخرت کیلئے توشہ تیار کرے۔
- کیا کوئی ایسا مرد نہیں ہے جو اپنی موت کے حاضر ہونے سے پیشتر اپنے گناہوں سے تائب ہو جائے۔
- خبردار سب سے زیادہ بینا وہ آنکھیں ہیں۔ جو نیک کام پر نظر کریں۔
- خبردار سب سے زیادہ شنوا وہ کان ہیں جو نصیحت کی بات سنیں اور قبول کریں۔
- خبردار مال دنیا کو بے موقع خرچ کرنا (جو لوگ اس کے مستحق نہ ہوں ان کو دینا) اسراف اور فضول خرچی ہے۔
- خبردار قناعت اور اپنی خواہشوں پر غالب آنا نہایت بڑی پاکدامنی اور پارسائی ہے۔
- خبردار میں نے جنت جیسی کوئی ایسی عمدہ جگہ نہیں دیکھی کہ اس کے طلب گار سو رہے ہیں۔ اور نہ دوزخ جیسی کوئی ایسی بری جگہ دیکھی ہے کہ اس کے بھاگنے

والے خواب خرگوش میں مست ہیں۔

⇦ **خبردار** دنیا ایک ایسا گھر ہے کہ جب تک انسان اس سے اپنا دل نہ اٹھائے اسکی خرابیوں سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ اور اسکی کسی چیز کے ذریعہ سے اسکی نجات ممکن نہیں البتہ جو بھلے لوگ اسکو دنیا داروں کیلئے چھوڑ دیتے ہیں وہ سلامت رہتے ہیں۔

⇦ **خبردار** تمہاری جان ایسی قیمتی ہے۔ کہ جنت کے سوا کوئی چیز اس کا عوض اور مول نہیں ہوسکتی۔ پس تمہیں چاہئے کہ جنت کے سوا کسی چیز کے عوض اسے فروخت نہ کرو۔

⇦ **خبردار** دنیا کی عمر پوری ہوچکی اور اب ختم ہونے کے قریب ہے اسکی اچھی باتیں خراب نئی چیزیں پرانی اور قوی لوگ کمزور ہوگئے ہیں۔

⇦ **خبردار** تمہاری نسبت سب سے زیادہ اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم خواہش نفس اور طول امل کی پیروی نہ کرنے لگو۔

⇦ **خبردار** جس شخص کو حق سے نفع نہیں ہوتا ہے باطل سے کبھی نفع ممکن ہی نہیں۔ اس سے سراسر نقصان اٹھاتا ہے اور جسکی حالت ہدایت سے درست نہیں ہوتی تو وہ گمراہی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

⇦ **خبردار** جو شخص آخرت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ دنیا حاصل کرکے اسے کیا کرینگے۔ اور مال دنیا کو جمع کرکے کیا بنائیں گے۔ کہ یہ عنقریب چھین لیا جائے گا۔ اور اس کا حساب اور وبال باقی رہے گا۔

⇦ **خبردار** تقویٰ اور پرہیزگاری سدھی ہوئی سواری ہے۔ کہ متقی لوگ اس پر سوار ہوکر اس کی باگ مضبوط پکڑ لیتے ہیں۔ اور یہ ان کو بہشت میں پہنچا دیتی ہے۔

⇦ **خبردار** گناہ نہایت سرکش گھوڑے ہیں۔ کہ گناہ گار لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں۔

اوران کے لگام چھوڑ دیتے ہیں۔ پس یہ ان کو دوزخ میں لے آتے ہیں۔

⇦ خبردار تم کو اتنا ہی قوت ملی ہے جس پر تم اتنی اپنی اُمیدیں لگائے ہو۔ اس کے بعد موت کا وقت آنے والا ہے۔ پس جو شخص موت کے حاضر ہونے سے پہلے موت کے زمانے میں نیک عمل کر لے۔ اس کو اسکے عمل کام آئیں گے۔ اور موت سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

⇦ خبردار زبان انسان کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس جب یہ چلنے سے رک جائے تو دل میں جتنی باتیں ہوں وہ کچھ مفید نہیں ہوتیں۔ اور جب یہ وسیع ہو جائے۔ تو کوئی بات اسے روک نہیں سکتی۔ ہم لوگ کلام اور سخن کے حاکم ہیں۔ ہمارے درمیان ہی اس کی مختلف شاخیں پیدا ہوئیں اور ہمارے طفیل ہی اس کے متعدد شعبے نکلے۔

⇦ خبردار فاقہ (تنگ دستی) ایک مصیبت ہے مگر اس سے بڑھ کر بدن کی بیماری اور اس سے بھی بڑھ کر دل کا مرض زیادہ سختی اور مصیبت ہے۔

⇦ خبردار وسعت مال خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے مگر مال خرچ کرنا اس سے زیادہ اچھی نعمت ہے اور صحت بدن اس سے بھی زیادہ اچھی اور تقویٰ قلب اس سے بھی بڑھ کر عمدہ اور افضل نعمت ہے۔

⇦ خبردار جو شخص انجام کار میں غور کرنے کے بغیر کاروبار کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ مصائب کو اپنے ہاتھ سے سر پر اٹھاتا ہے۔

⇦ خبردار عقلمند وہ ہے جو فکر صائب کے ساتھ ہر ایک پہلو کو دیکھ لے اور انجام کار میں غور کرے۔

⇦ خبردار کوئی شخص ایسی قرابت سے جسکی اسے حاجت ہے اعتراض نہ کرے۔ جب اس کو ایسی حاجت درپیش ہے۔ جسے کسی دوسرے شخص سے پورا کرنا چاہئے

اس کا ساتھ کچھ مفید نہیں اور اسکی علیحدگی کچھ نقصان نہ دے تو پھر اپنے رشتہ داروں سے منہ پھیرنا بڑی نادانی ہے۔

⇦ خبردار زبان صادق کو خدا تعالیٰ نے آدمی کیلئے لوگوں میں ایک ایسی عمدہ چیز بنایا ہے جو اس مال سے کہیں بہتر ہے جو وارثوں کیلئے چھوڑ جاتا ہے اور وہ اسکی تعریف کرتے ہیں۔

⇦ خبردار دنیا کی اچھی باتیں چلی گئیں اور خراب باتیں موجود ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اس سے کوچ کا ارادہ کرلیا ہے اور دنیا کے فانی مال کو آخرت کی باقی نعمتوں کے عوض بیچ دیا ہے۔

⇦ خبردار تم کو دنیا سے سفر کرنے کا حکم ملا ہے اور آخرت کیلئے توشہ تیار کرنے کا راستہ بتلا دیا گیا ہے۔ پس دنیا سے وہ توشہ تیار کرلو جو کل تمہارے کام آئے اور اس کے ذریعے تمہارے نفوس اس لمبے سفر کو طے کرسکیں۔

⇦ خبردار جہاد نفس جنت کا مول ہے جو شخص اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے وہ اسے اپنے قابو میں کرلیتا ہے اور جنت جیسی عمدہ نعمت اسکے بدلے پالیتا ہے۔ مگر یہ عارفین کا کام ہے۔

⇦ خبردار دین کے احکام باہم متحد اور متوافق اور اس کے راستے نہایت سیدھے ہیں۔ پس جو شخص احکام شرع کا پابند ہوا۔ وہ مقربین بارگاہ الٰہی میں جاملا اور اس نے غنیمت حاصل کرلی۔ اور جس نے ان پر چلنے سے پس و پیش کی وہ گمراہ اور نادم ہوا۔

⇦ خبردار اہل بیت کرام علم و حکمت کے دروازے۔ تاریکی دور کرنے کیلئے نور اور لوگوں کی ہدایت کے واسطے کامل روشنی ہیں۔

⇦ خبردار کسی جاہل کی نسبت یہ خیال مت کر کہ وہ کبھی تحصیل علم کیلئے کوشش کریگا

کہ آدمی اسی چیز کی قدر کرتا ہے جو اسے معلوم ہو۔

⇦ **خبردار** جس شخص سے کوئی ایسا مسئلہ دریافت کیا جائے جو اسے معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں اس کو یوں کہنا چاہئے کہ یہ مسئلہ مجھے معلوم نہیں اپنی لاعلمی کے اظہار کو کبھی برا نہ سمجھے۔

⇦ **خبردار** جب تک زبانیں چلتی۔ بدن تندرست۔ اعضا صحیح وسلامت۔ میدان کشادہ اور جولا نگاہ وسیع ہے۔ دم نکلنے اور موت کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ کرلو۔ اگر ایسا کرو گے تو موت کی دشواریاں آسان ہو جائیں گی۔ اور عمل کرنے کیلئے موت آنے کے منتظر نہ رہو کہ اس وقت تو کچھ نہیں ہو سکے گا۔

⇦ **خبردار** ظلم تین طرح پر ہے ایک وہ جو کبھی معاف نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ جس کا بدلہ ضرور لیا جاتا ہے اور تیسرا وہ جو معاف ہو جاتا ہے اور پھر اس کی نسبت کچھ مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ وہ ظلم جو کبھی معاف نہیں ہوتا۔ وہ خدا وحدہ لاشریک کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰـهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (خدا تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا اور گناہ جسے چاہے بخش دیتا ہے) اور وہ ظلم جو معاف ہو جاتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ آدمی بعض حالتوں میں اپنی جان کے ساتھ بے عنوانی کرتا ہے۔ اور وہ ظلم جس کا مطالبہ ضروری ہے اور اس کا بدلہ ادا کرنے سے کوئی چارہ نہیں وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔ قیامت میں اسکی ایسی سخت سزا ملے گی۔ کہ اس کے سامنے چھریوں سے زخم کرنے اور کوڑوں سے کھال اتارنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

⇦ **خبردار** اے اللہ تعالیٰ کے بندو۔ جب تک گلا گھٹنے میں مہلت ہے۔ روح قید نہیں کی جاتی۔ عقل سلامت۔ بدن میں آرام۔ حواس درست۔ ارادہ موجود۔

توبہ کرنے کی فرصت اور گناہ کے فسخ ہونے کا وقت باقی ہے موت کی تنگی اور تکلیف۔ حواس کی بیکاری اور دم نکلنے کی کلفت سے پہلے۔ غائب منتظر کے آنے اور خدائے عزیز باقدرت کے مواخذہ کے قبل اعمل صالحہ کرلو۔

⇦ حضرت امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ عمالقہ اور ان کے بیٹے کہاں چلے گئے ہیں۔

⇦ جابر حاکم اور انکے پس ماندگان کہاں جابسے ہیں۔

⇦ رس کی بستیوں والے جنہوں نے نبیوں کو قتل کیا اور خدا تعالیٰ کے رسولوں کے انوار ہدایت کو مٹانا چاہا۔ کہاں جا چھپے ہیں؟

⇦ جنہوں نے لشکر اور فوجیں جمع کی تھیں اور شہروں کے شہر آباد کئے تھے وہ اب کہاں جارہے ہیں؟

⇦ وہ لوگ کہاں چلے گئے ہیں جو یوں کہتے تھے کہ بھلا ہم سے کون زیادہ زور اور بھاری جتھا رکھتا ہے؟

⇦ وہ لوگ کہاں جارہے ہیں جنکے نشانات نہایت خوبصورت۔ کام بہت اچھے اور سلطنت یا ملک ایک وسیع پیمانے پر تھے؟

⇦ وہ کہاں ہیں جو لشکروں کو بھگا دیتے اور ہزاروں سپاہی ان کی حکم میں چلتے تھے؟

⇦ وہ کہاں ہیں جنہوں نے (پانی کی) گزرگاہوں کو مضبوط کیا (مستحکم پلیں بنائیں) ملکوں کے ملک اپنے زیر اور تابع فرمان کئے۔ مصیبت زدوں کی فریاد رسی فرمائی اور مہمان نوازی میں ناموری حاصل کی۔

⇦ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ملک گیری کیلئے کوشش وسعی کی۔ ہر طرح کے سامان فراہم کئے اور فوجیں جمع کیں؟

⇦ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے عمارتیں مستحکم بنائیں اور مضبوط مکانات

بنائے۔ ان میں فرش وفروش بچھائے اور طرح طرح کے سامان آرائش سے انکو سجایا۔ مال ودولت فراہم اور نوکر چاکر جمع کیے؟

⇦ کسرائے (کسریٰ شاہان فارس) قیصر (قیصر سلاطین روم) اور ملوک (تبع ملوک یمن کا لقب ہے) حمیر (حمیر عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے) کہاں ہیں؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے خزانوں کے خزانے دولت اکٹھی کی۔ اور یہاں ہمیشہ رہنے کیلئے سودائے خام پکایا۔ اس لئے مال پر مال جمع کر کے اسکو حد سے بڑھایا۔

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے مستحکم قلعے بنائے اور انکو بیش بہا اور قیمتی آلات سے مزین اور آراستہ کیا؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں؟ جنہوں نے بہت سا مال ودولت جمع کیا۔ اپنے اردگرد پہرہ رکھا۔ اور یہاں ہمیشہ رہنے کیلئے سودائے خام پکایا اور اپنے غلط خیال میں پڑے رہے۔

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جو تم سے زیادہ دراز عمر اور بڑے بڑے نشانوں والے تھے۔

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پاس بے شمار فوجیں اور بہت سے لشکر جمع رہتے۔ اور بہت بڑے نشان رکھتے تھے؟

⇦ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اور ملک فارس کے سلاطین کہاں ہیں؟

⇦ شاہان روم اور فرعون جیسے زور آور حاکم کہاں ہیں؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا کے دور دراز ملکوں کے مالک تھے؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے دشمنوں کو ذلیل کیا اور انکے جان ومال کے مالک ہوئے؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں کہ ملکوں کے ملک اور قبیلوں کے قبیلے ان کے تابع فرمان

تھے؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جو تحصیل دنیا میں اعلیٰ درجے کے کمال کو پہنچے اور انتہائے ہمت پر قدم رکھا؟

⇦ خدا کے بندو! تم کو جھوٹی امیدیں دھوکا دیکر کہاں لیجاتی ہیں یہ اس سراب کی طرح بے حقیقت ہیں جو دور سے پانی دکھائی دیتا ہے۔ پس ان کے فریب میں نہ آؤ اور مختلف راستوں میں نہ پھرو۔

⇦ غلط خیالات اور کجروی کے تاریک راستے تم کو بہکا کر کہاں لے جاتے اور بے اصل اور جھوٹی آرزوئیں تمہیں کہاں پہنچاتی ہیں؟

⇦ تم کہاں حیران پھرتے ہو۔ تم پر کہاں سے آفت آ رہی ہے۔ تم کہاں چلے جاتے اور کس چیز پر فریفتہ اور سرگرداں ہو رہے ہو کہ تمہارے درمیان پیغمبر خدا ﷺ کی آل موجود ہے یہ لوگ سچائی کی باگیں اور حق کی زبانیں ہیں۔ تمہاری عقلیں گمراہ اور تمہارے نفوس کجرو ہیں کہ تم سچائی کے بدلے جھوٹ اور حق کے عوض باطل پسند کرتے ہو۔

⇦ وہ دل کہاں ہیں جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے اپنی جان و مال سب کچھ دے دیتے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر جمے رہتے؟

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے کے خوف سے (یا اس خیال سے کہ خدا تعالیٰ ہر حال میں ہمیں دیکھ رہا ہے) اپنے اعمال کو خالص اور دلوں کو پاک و صاف کر لیا تھا؟

⇦ وہ کامل یقین والے کہاں ہیں جنہوں نے نفسانی خواہشوں کے کرتوں کو اتار دیا اور دنیا کے سب علاقے چھوڑ دیئے۔

⇦ وہ عقلیں کہاں ہیں جو ہدایت کے چراغوں سے روشنی حاصل کرتی تھیں۔

⇦ وہ تیز نگاہیں کہاں ہیں جو دلوں کی طرح روشن اور منور تھیں۔

⇦ وہ لوگ کہاں ہیں جن کا یہ گمان تھا کہ وہ تو کمال علمی سے آراستہ ہیں اور ہمیں اس سے کچھ بہرہ نہیں۔ ان کا یہ خیال محض غلط اور ہماری دشمنی اور خلاف پر مبنی تھا۔ ان کو یہ حسد تھا کہ اللہ سبحانہ نے ہم کو رفیع القدر اور ان کو پست درجہ بنایا۔ ہم کو اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور انکو تکلیف میں رکھا۔ ہم کو اپنی زحمت میں داخل فرمایا اور ان کو نکال باہر کیا۔ کہ لوگوں کو ہمارے ذریعے ہدایت ملتی اور گمراہی دور ہوتی ہے اور ہمارے مخالفوں کے طفیل یہ نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ جب کل قیامت کے دن تو اپنے پروردگار سے ملے تو وہ تجھ سے راضی ہو۔ اگر یہ چاہتا ہے تو تقویٰ اور صداقت کو لازم پکڑ کہ دین کا دارومدار ان دونوں پر ہے۔ اہل حق کے ساتھ رہ اور اعمال میں ان کی پیروی کر کہ ان کے زمرے میں داخل ہو جائے۔

⇦ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی غالب جماعت کے شمار میں آجائے اگر یہ چاہتا ہے۔ تو اللہ سبحانہ کا تقویٰ اختیار کر اور تمام کاموں میں احسان کو ملحوظ رکھ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے اور احسان کرتے ہیں۔

⇦ کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا کی صبح و شام مختلف حالتیں بدلتی رہتی ہیں کوئی تو مرتا ہے اور اس پر لوگ روتے ہیں کوئی زندہ کہ اس کی تعزیت ہو رہی ہے۔ کوئی زخمی مبتلائے مصیبت ہے، کوئی بیمار پرسی اور عیادت کر رہا ہے، کوئی جان دے رہا ہے۔ کوئی دنیا کا طلب گار ہے اور موت اسے ڈھونڈ رہی ہے۔ اور کوئی غافل نادان غفلت میں پڑا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کا حساب لینے والا اس سے غافل نہیں اور پچھلے لوگ پہلوں کے کھوج پر جا رہے ہیں۔

⇦ تم میں زیادہ عقلمند وہ ہے جو زیادہ بخشش کرنیوالا ہے۔

⇦ **زیادہ** باعمل وہ ہے جو خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

⇦ **زیادہ** ہوشیار وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبت اور زیادہ حیادار وہ ہے جو زیادہ عقلمند ہے۔

⇦ **زیادہ** غنی وہ جو زیادہ قانع اور زیادہ بدبخت وہ جو زیادہ حریص ہے۔

⇦ **زیادہ** نیک اور پاک وہ جو زیادہ پرہیزگار اور زیادہ پاکدامن اور پارسا وہ جو زیادہ حیادار ہے۔

⇦ **زیادہ** کامیاب وہ جو زیادہ راست باز اور زیادہ دانا وہ جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

⇦ **جو** شخص زیادہ سخی وہ زیادہ نفع اٹھانے والا اور جو بہت زیادہ ظالم وہ زیادہ خسارہ پانے والا ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کا زیادہ خوف کرنیوالا اس کا بڑا عارف ہے۔

⇦ **سب** سے بڑھ کر غنا (تونگری) عقل کی غنا اور سب سے بڑی مصیبت جہالت ہے۔

⇦ **سب** چیزوں سے زیادہ سچی موت اور سب سے زیادہ جھوٹی طول امل ہے۔

⇦ **سب** سے زیادہ اچھی چیز حسن خلق اور سب سے بری شے بیوقوفی ہے۔

⇦ **سب** سے بڑھ کر تنگدستی حماقت اور سب سے بڑی جلیل القدر چیز صداقت ہے۔

⇦ **بزرگ** ترین چیز نرمی طبع اور زیادہ عقلمندی اور ہوشیاری پرہیزگاری ہے۔

⇦ **سب** سے بڑھ کر ہلاک کرنیوالی چیز خواہش نفس ہے۔

⇦ **زیادہ** وحشت ناک شے تکبر اور خود بینی اور بدترین خصائل جھوٹ ہے۔

⇦ **گناہ** کو ترک کرنا سب سے زیادہ اچھا ہے۔

⇦ **نہایت** برا خرچ اسراف اور سب سے مہلک بیماری بے ہودہ گوئی اور شیخی یعنی خودستائی ہے۔

⇦ **بہترین** خصال وفاداری اور سب سے بڑی مصیبت امیدواری کا ختم ہونا ہے۔

⇦ **لوگوں** میں زیادہ غنی وہ جو قانع اور ان میں زیادہ محتاج وہ جو طامع (لالچی) ہو۔

⇦ **بزرگ** ترین عقل راست روی اور بہترین قول راست گوئی ہے۔

⇦ **بہترین** بزرگی و شرافت حسن خلق اور بزرگ ترین نیکوئی رفق اور نرمی طبع ہے۔

⇦ **بہترین** دین یقین اور بہترین سعادت استقامت دین ہے۔

⇦ **لوگوں** میں زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو عقلمندوں کی پیروی کرے۔

⇦ **بہترین** صفات ایمان احسان اور بدترین خصلت ظلم و تعدی ہے۔

⇦ **بہترین** عبادت زہد اور بزرگ ترین عبادت غلبہ عادت ہے۔

⇦ **زیادہ** مضر چیز شرک اور زیادہ قبیح چیز جھوٹ ہے۔

⇦ **لوگوں** مین بڑا بسعادت مند وہ ہے جو عقلمند اور بادشاہوں میں اچھا بادشاہ وہ ہے جو انصاف پسند ہے۔

⇦ **زیادہ** ہلاک کرنیوالی چیز طمع (لالچ) اور زیادہ مضبوط چیز پرہیزگاری ہے۔

⇦ **بزرگ** ترین نعمت عقل۔ بدترین حصہ جہالت اور سب سے بڑی بخشش انصاف ہے۔

⇦ **زیادہ** مضر چیز حماقت اور نہایت بری چیز بے وقوفی ہے۔

⇦ **بہترین** انصاف طلب مدد۔ بزرگ ترین وسیلہ استغفار اور بہترین سخاوت ایثار ہے۔

⇦ **زیادہ** نافع پرہیزگاری اور زیادہ مضر چیز طمع اور لالچ ہے۔

⇦ بہترین ذخیرہ ہدایت اور سب سے زیادہ مضبوط جائے پناہ پرہیزگاری کی ڈھال ہے۔

⇦ لوگوں میں بڑا باسعادت وہ جو عقلمند ہے اور زیادہ بدبخت وہ جو نادان جہالت پسند ہے۔

⇦ زیادہ خوبصورت لباس پرہیزگاری اور زیادہ قبیح خصلت طمع (اور امیدواری) ہے۔

⇦ بہترین صبر وہ ہے جو طبیعت پر جبر کر کے تکلف سے حاصل کیا جائے اور بدترین برائی تکبر ہے۔

⇦ لوگوں میں زیادہ بہادر اور دلیر وہ جو زیادہ سخی اور ان میں زیادہ عقلمند وہ ہے جو زیادہ حیادار ہے۔

⇦ بہت بڑی بزرگی تواضع اور نہایت بہترین ذخیرہ نیکوئی اور احسان ہے۔

⇦ بزرگ ترین شرافت ادب اور اچھی قوت غصے کو قابو میں رکھنا ہے۔

⇦ ایمان کی بہترین خصلت امانت اور نہایت بدترین عادت خیانت ہے۔

⇦ بہترین عبادت فکر اور مصائب کے دفع کرنے کیلئے نہایت مضبوط سامان صبر ہے۔

⇦ لوگوں میں زیادہ مبغوض (جس سے دشمنی کی جائے) عیب چین۔ ان میں زیادہ ذلیل شک کرنے والا اور سب سے لئیم کمینہ غیبت کرنیوالا ہے۔

⇦ زبان کی بہت بری رکاوٹ وہ جو تنگی دل سے ہو۔ اور نہایت بری بات وہ ہے جو بے ہودہ ہو۔

⇦ بہترین سخاوت ایثار اور نہایت حماقت اپنے کمال کا غرور ہے۔

⇦ بہترین طریقہ راست روی اور نہایت بری خصلت کینہ توزی ہے۔

⇦ نہایت بامزہ زندگی قناعت اور بہترین اعمال اطاعت ہے۔

⇦ نہایت نزدیک چیز موت اور بہت دور چیز امید ہے۔

⇦ سب سے پہلا زہد تکلف سے زاہد بننا اور سب سے پہلی عقلمندی دوستی پیدا کرنا ہے۔

⇦ سب سے بڑی شرافت علم اور سب سے بری خصلت ظلم ہے۔

⇦ تمام نیک کاموں میں جس چیز کا بہت جلد بدلا ملتا ہے وہ احسان ہے اور سب چیزوں میں سے جس کا زیادہ سخت عذاب ہوتا ہے وہ شر اور طغیان (سرکشی) ہے۔

⇦ تمام چیزوں سے زیادہ جلد پچھاڑنے والی سرکشی اور سب چیزوں سے بہت بے انجام والی چیز نافرمانی ہے۔

⇦ تمام بزرگ خصلتوں میں سے زیادہ مہر و مروت اور سخاوت ہے اور سب دلوں سے بڑھ کر کینہ نواز وہ دل ہے جس میں کھوٹ ہوتا ہے۔

⇦ زیادہ نافع علم وہ ہے جس پر عمل کیا جائے۔ فاضل ترین عمل وہ ہے جس میں اخلاص ہو۔ اور سب سے بہتر معرفت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو پہچانے۔

⇦ لوگوں میں سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو خلق خدا کے ساتھ احسان کرنیوالا اور اپنے پروردگار سے ڈرنے والا ہو۔ اور زیادہ نادان وہ ہے جو مخلوق خدا کے ساتھ نئی سے نئی برائی کرنیوالا ہو۔

⇦ سب سے بری سچائی چغل خوری۔ سب سے برا کینہ آئمہ دین کے ساتھ کینہ رکھنا اور سب سے بڑی خیانت امت کی خیانت ہے۔

⇦ سب سے بری سچائی آدمی کی خودستائی اور سب سے بہتر جہاد اپنے نفس کی لڑائی ہے۔

⇦ سب سے بڑھ کر سودمند سرمایہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا سب سے بہتر ذخیرہ نیک کرداری اور سب سے اچھے کام وہ ہیں جو شریعت کے موافق ہوں۔

⇦ بہترین عقلمندی پاس ادب ہے نہایت بری تکلیف وہ ہے جو ایسی جگہ سے پہنچے جہاں کا تو ہم وخیال نہ ہو۔

⇦ سب سے اچھی شرافت حسن ادب اور سب سے مختصر جواب دینے والا وہ شخص ہے جو غصے میں نہ آئے۔

⇦ نہایت اچھی تونگری آرزوؤں کا چھوڑنا اور دین کا سب سے زیادہ مضبوط قلعہ پرہیزگاری ہے۔

⇦ نہایت بہتر مال وہ ہے جس سے شریف لوگ غلام بنالئے جائیں۔ سب سے بہتر نیکی وہ ہے جو نیک لوگوں کے ساتھ کی جائے۔ اور سب سے اچھا مال وہ ہے جسکے ذریعے بڑے بڑے لوگ تابع ہو جائیں۔

⇦ سب سے بڑھ کر پاک مال وہ جو حلال طور سے حاصل کیا جائے۔ سب سے اچھی نیکی وہ جو اسکے اہل کے ساتھ ہو۔ اور سب سے اچھا عمل وہ جس میں پروردگار کی رضامندی مطلوب ہو۔

⇦ نہایت افضل نیکی حاجت مند کی اعانت اور سب لوگوں سے بڑھ کر انس ومحبت کا مستحق وہ دوست ہے جو صاحب الفت ہو۔

⇦ خداتعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے نہایت کامل حصہ تندرستی اور سب سے اعلیٰ ہمت اور ارادہ وہ ہے جو کرم پر مبنی ہے۔

⇦ سب سے بری مصیبت بدخلقی اور سب سے پرلطف زندگی بے تکلفی ہے۔

⇦ سب سے بڑی بلا ومصیبت نفس کی محتاجی اور سب سے بڑی بادشاہت نفس کی بادشاہت ہے۔

⇦ کرم کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ایثار اور سب سے بڑا گناہ بروں کی صفائی بیان کرنا ہے۔

⇦ سب سے مشکل سیاست عادت کا بدلنا اور سب سے بہتر عبادت لذات کا چھوڑنا ہے۔

⇦ نہایت بری سرکشی وہ ہے جو قدرت کے وقت ہو اور سب سے اچھی سخاوت وہ جو مقدرت کے ساتھ ہو۔

⇦ سب سے زیادہ نفع مند خزانہ دلوں کی محبت۔ دوبارہ احسان کرنا۔ پہلی بار احسان کرنے سے زیادہ اچھا اور دوبارہ عذر کرنا اپنا قصور بار بار اٹھانا ہے۔

⇦ بہترین صبر وہ ہے جو مصیبت کی تلخی کے وقت ہو۔

⇦ نہایت اچھا انصاف مظلوم کی اعانت۔ بہت بڑی کمینگی قابل مذمت کی تعریف اور خطابہ کرنیوالے تیر مظلوم کی دعا ہے۔

⇦ سب سے زیادہ مضبوط وسیلہ عمدہ صفات اور نہایت بری خصلت رذیل صفتوں کے ساتھ موصوف ہونا ہے۔

⇦ نہایت بہترین خصلت ہمت کی بزرگی و شرافت بہترین کرم اتمام نعمت۔ نہایت کامل نیکی صلہ رحمی۔ اور بہت بڑی بے وقوفی کسی کی مدح یا ذم میں حد سے بڑھنا ہے۔

⇦ نہایت اچھی مروت یہ ہے کہ بھائی بندوں کے ساتھ نیک سلوک ہو اور نہایت ادب یہ ہے کہ انسان مروت کو محفوظ رکھے۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ عذر قبول کرے۔ اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو ان کو زیادہ نفع پہنچائے۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند دانا مومن اور ان میں سب سے

بہتر سخی مومن ہے۔

⇦ **بہترین** ایمان حسن یقین اور بہترین شرافت بدل احسان ہے۔

⇦ **سب** سے اچھی چیز پرہیز گاری۔ سب سے بری چیز طمع کاری ہے۔ اور سب سے زیادہ فائدہ مند وعظ وہ ہے جو برے کام سے باز رکھے۔

⇦ **دنیا** کے لباسوں میں سب سے زیادہ خوبصورت حیات کا لباس ہے۔ بہترین عبادت دنیا سے بے رغبت ہونا۔ اور سب سے بڑا گناہ دنیا کی محبت ہے۔

⇦ **صاحب** قدرت کے تمام کاموں میں سب سے زیادہ اچھا کام معافی (درگزر کرنا) اور بہترین عقلمندی لہولعب سے پرہیز کرنا ہے۔

⇦ **صاحب** قدرت کے افعال میں سب سے زیادہ نیک کام انعام اور اس کے تمام افعال میں سب سے زیادہ برا کام انتقام ہے۔

⇦ **سب** سے بڑا گناہ عذر کو قبول نہ کرنا اور بدترین عذر یہ ہے کہ انسان برائی کے جواز کا طرف دار ہو۔

⇦ **سب** سے زیادہ خوبصورت اور عمدہ خصلت بردباری اور پاکدامنی ہے اور سب سے زیادہ بری سرکشی اور بغاوت یہ ہے کہ آدمی کو ہزاروں نعمتیں ملیں مگر پھر سرکش ہو جائے۔

⇦ **سب** سے زیادہ اچھا بادشاہ وہ ہے جس کا نفس زیادہ عفیف (پاک دامن) ہو اور سب سے زیادہ بزرگ مومن وہ ہے جو عقل میں سب سے بڑا ہوا ہے۔

⇦ **سب** سے بری چیز حکام کا ظلم اور سب سے زیادہ خراب چیز منصفوں (ججوں) کی ناانصافی ہے۔

⇦ **بہترین** خزانہ یہ ہے کہ شریف آدمی اپنے ایسے افعال کو ذخیرہ بنائے جو حق کے مطابق ہوں۔ اور بہترین زہد یہ ہے کہ زاہد اپنے زہد کو مخفی رکھے۔

⇦ **سب** سے اچھی مروت اور مردانگی دوستی کے حقوق کا محفوظ رکھنا۔ اور بہترین امانت عہد کو پورا کرنا ہے۔

⇦ بہترین سخاوت موجود چیز کو خرچ کرنا اور نہایت اچھی صداقت اپنے عہد و پیمان پر قائم رہنا ہے۔

⇦ **سب** سے زیادہ مفید علاج یہ ہے کہ انسان اپنی دلی خواہشوں اور آرزوؤں کو ترک کرے اور عقل سے زیادہ قریب وہ رائے ہے۔ جو ہوائے نفس سے زیادہ دور ہو۔

⇦ **بہترین** احسان اپنے بھائی بندوں کی اعانت اور بہترین معاون وہ بھائی بند ہیں۔ جو صاحب اعتبار ہوں۔

⇦ **نہایت** نفع مند ذخیرہ اعمال صالحہ ہیں اور سب سے اچھی بات وہ ہے جسکی افعال تصدیق کریں۔

⇦ **بہترین** پرہیزگاری حسن ظن اور بہترین عطا ترک سنت ہے۔

⇦ **نہایت** قریب رشتہ دلوں کی الفت و محبت ہے۔ بہترین صبر محبوب چیز سے صبر کرنا اور نہایت بعید دوری دلوں کا اختلاف ہے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں سب سے زیادہ پاک اصل وہ شخص ہے جس کا اسلام سب سے اچھا ہے۔

⇦ **نہایت** بہترین عبادت پیٹ اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنا ہے۔

⇦ **زیادہ** تنگی و تکلیف میں بہت جلد آسانی اور کشائش ہو جاتی ہے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں سب سے بڑا شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو پست کرے اور سب سے بڑا زور آور وہ ہے جو اپنے نفس پر قادر ہو۔

⇦ **بہترین** دولت مندی وہ ہے جس سے عزت محفوظ رہے اور زیادہ مفید مال وہ

ہے جس سے فرض ادا کیا جائے۔

⇦ **زیادہ** بڑھنے والا وہ مال ہے جس سے تو آخرت خرید کرے اور جس چیز کی سب سے جلدی سزا ملے وہ جھوٹی قسم ہے۔

⇦ **سب** سے زیادہ اچھا شکر یہ ہے کہ جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں (اگر وہ دینے کے قابل ہوں تو) وہ دوسروں کو دے ڈالے۔

⇦ **دنیا** کی مصروفیت کی نسبت اس کو چھوڑ دینا زیادہ اچھا ہے۔

⇦ **زیادہ** دشوار مطلب یہ ہے کہ جو چیز کمینوں کے ہاتھ میں ہو انسان اس کا طلب گار بنے۔

⇦ **نہایت** بہتر احسان یہ ہے کہ آدمی شریف لوگوں کے ساتھ بھلا کرے اور نہایت اچھا حصہ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملے اس پر قناعت کرے اور اس کے ساتھ ہی بدن تندرست ہو۔

⇦ **تمام** لوگوں میں نیک کام پر سب سے زیادہ قادر وہ شخص ہے جسے غصہ نہ آئے۔ اور سب سے زیادہ درست رائے اس شخص کی ہے جو تجربہ کار ہو۔

⇦ **سب** سے بڑا احسان وہ ہے جو ایسے لوگوں کے ساتھ کیا جائے جو اس کے اہل ہوں۔ اور سب سے زیادہ پاک مال وہ ہے جو حلال طور سے کمایا جائے۔

⇦ **نیکی** کرنے کی نسبت برائی کو چھوڑنا زیادہ افضل ہے۔

⇦ **سب** سے پہلی حکمت لذات کو چھوڑنا اور آخرین دانائی فانی چیزوں کو دشمن سمجھنا ہے۔

⇦ **جو** شخص بڑی بڑی امیدیں باندھتا ہے وہ موت کو بہت کم یاد کرتا ہے۔ اور جو زیادہ لمبی امیدیں رکھتا ہے وہ سب سے زیادہ بدعمل ہوتا ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کے بندوں میں سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو حضرت پیغمبر خدا

ﷺ کا پیرو اور آپ کے نشان قدم پر چلنے والا ہے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں انبیاء علیہم السلام سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ان کی آوردہ شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ متصل وہ اشخاص ہیں جو ان کے احکام کے زیادہ پابند ہیں۔

⇦ **سب** سے زیادہ خوش عیش وہ شخص ہے جس کے فضل وکرم میں لوگ زندگی بسر کریں۔ اور سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جس کا فضل واحسان لوگوں پر عام ہو۔

⇦ **تمام** لوگوں میں معافی کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو سزا دینے پر قادر ہو اور ان میں سب سے زیادہ بینا وہ شخص ہے جو اپنے عیوب کو دیکھے۔ اور گناہوں سے باز آ جائے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں بخشش کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو خود سوال سے مستغنی ہو۔ اور بہترین بخشش وہ ہے جو سوال سے پہلے کی جائے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں رحمت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو اس کا محتاج ہو اور سب سے اچھا عمل وہ ہے جس پر نفس کو مجبور کیا جائے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں حاجت روائی کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو معافی کا خواستگار ہو اور ان میں سب سے بھلائی سے زیادہ دور وہ شخص ہے جو کہنہ اور فضول باتوں پر عاشق ہو۔

⇦ **تیری** نیکی کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو تیرے ساتھ نیکی کرنے سے غافل نہ ہو اور تیرے شکریے کا زیادہ سزاوار وہ ہے جو نعمت بڑھائے اور اسکی زیادتی کو نہ روکے۔

⇦ **تیری** یاد کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو تجھے نہ بھولے اور تیری دوستی کا زیادہ سزاوار وہ ہے جو تجھ سے دشمنی نہ رکھے۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جس کے اخلاق پسندیدہ ہوں، اوران میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو کمینہ باتوں سے زیادہ دور رہو۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جسکے اخلاق پسندیدہ ہوں اوران میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو کمینہ باتوں سے زیادہ دور رہو۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ زور آور وہ شخص ہے جو اپنی خواہش پر غالب ہو اوران میں سب سے زیادہ دانا وہ ہے جو دنیا کو چھوڑ دے۔

⇦ تمام لوگوں میں سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہے جو دنیا دیکر آخرت خریدے اوران میں سب سے زیادہ خسارہ پانیوالا وہ ہے جو آخرت کے عوض دنیا پر راضی ہو جائے۔

⇦ تمام دلوں میں سب سے زیادہ افضل وہ دل ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام اوراس کے سزا دینے کے وعدے کو سمجھ کر اس کے خوف کرے اورسب سے بڑا عالم وہ ہے جو علم پر عاشق ہو۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو بارگاہ الٰہی میں دعا کرنے سے عاجز ہو جائے اورسب سے بڑی مصیبت اور بھاری کمبختی یہ ہے کہ انسان دنیا کا عاشق بن جائے۔

⇦ دل کی قوت کی اصل (جڑ) خدا تعالیٰ پر توکل کرنا اوراس کے اصلاح کی اصل اس کے ذکر میں مشغول ہونا ہے۔

⇦ صبر کی اصل خدا تعالیٰ کے ساتھ حسن یقین رکھنا اور بہترین رضا اس کی ذات پر پوری طرح بھروسا کرنا ہے۔

⇦ افضل زہد یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کا جو خدا کے ہاں اس کے نیک بندوں کیلئے تیار ہیں پورا خواہش مند ہو۔

⇦ **بہترین اخلاص** یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے مال ودولت سے ناامید ہو۔

⇦ **اصل ایمان** یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے تمام احکام کو پوری طرح تسلیم کرے، سب کچھ اسی کی طرف سے سمجھے۔

⇦ **تمام لوگوں** میں سب سے زیادہ احمق وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو ان سب سے زیادہ عقلمند خیال کرے اور ان میں سب سے افضل وہ ہے جو اپنے عیبوں کی فکر میں رہ کر لوگوں کے عیوب سے غافل ہو۔

⇦ **تمام لوگوں** میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں کا مقابلہ کرے اور ان میں سب سے زیادہ دانا وہ ہے جو دنیاوی عروج کو ہیچ سمجھے۔

⇦ **بہترین دانائی** فکر اور اس کا ثمرہ سلامت۔ حرص کی جڑ لالچ اور اس کا پھل ندامت۔ اور ارادی کی مضبوطی کی جڑ اپنی رائے کو ایک بات پر ٹھہرانا اور اس کا نتیجہ ظفر وکرامت ہے۔

⇦ **تمام لوگوں** میں سب سے بچاؤ کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو رشک سے زیادہ بچے۔

⇦ **پرہیز گاری** کی جڑ گناہوں سے پرہیز کرنا اور حرام چیزوں سے بچنا ہے۔

⇦ **غلطیوں** سے بچنے کی سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے ہر ایک کام کو پہلے سوچ لے پھر اسے کرے اور اپنی ہر ایک بات میں پہلے غور کرے پھر اسے زبان سے کہے۔

⇦ **بہترین زہد** یقین اور اس کا ثمرہ سعادت ہے اور تمام لوگوں میں سب سے بڑا سعادت مند وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ زاہد ہو۔

⇦ **مروت** کی جڑ حیا اور اس کا پھل پاکدامنی ہے اور بہترین مروت یہ ہے کہ انسان اپنے غصے کا مالک ہو۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کو مار ڈالے۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ افضل وہ شخص ہے جس کا نفس گناہوں کی آلائش سے پاک ہو اور وہ غیبت کی طرف راغب نہ ہو۔ اور ان میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے غصے کو پی جائے اور باوجود قدرت کے بردباری اختیار کرے۔

⇦ بہترین حکمت یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو پہچانے اور اپنے مرتبے پر ٹھہرا رہے (اپنی قدر سے بڑھ کر کوئی بات نہ کرے)

⇦ لئیم کی بہترین نیکی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اپنی ایذا نہ پہنچائے۔ اور کریم کا بدترین فعل یہ ہے کہ مال و دولت دینے سے ہاتھ روک لے۔

⇦ سب سے اچھا علم وہ ہے جو عمل کے ساتھ ہو اور سب سے اچھی خاموشی وہ ہے جسکی بدولت انسان لغزش سے محفوظ رہے۔

⇦ سب سے اچھا سامان یہ ہے کہ آدمی مصیبت میں صبر کرے اور تمام لوگوں میں سب سے بڑا احسان اس شخص کا ہے جو پہلے دوستی کی بناڈالے۔

⇦ بہترین حیا یہ ہے کہ تو اپنے پروردگار سے حیا کرے اور بدترین ظلم یہ ہے کہ تو اپنے پیدا کرنیوالے معبود کے حقوق بجا نہ لائے۔

⇦ سب سے اچھی حیا یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے حیا کرے اور سب سے اچھا ادب وہ ہے جس کو اپنی ذات سے شروع کرے۔

⇦ بہترین مروت یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی بندوں کے ظلم و زیادتی کو برداشت کرے اور سب سے اچھا علم وہ ہے جس کا اثر آدمی کے ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء میں ظاہر ہو۔ اور سب سے برا علم وہ ہے جو صرف زبان پر ہے۔

⇦ تمام مخلوق میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو بوڑھا ہو کر زنا کرے۔

⇦ اپنا حق وصول کرنے کی نسبت اسے معاف کر دینا زیادہ اچھا ہے۔ تمام لوگوں

میں خداتعالیٰ کا علم سب سے زیادہ اس شخص کو ہے جو اس سے زیادہ ڈرتا ہے۔

⇦ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ شخص ہے۔ جو نیک کاموں میں جلدی کرتا ہے۔ اور سب سے زیادہ بلیغ اور موثر وعظ یہ ہے کہ انسان مردوں کی قبریں دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

⇦ تمام رشتوں میں سب سے جلدی ٹوٹنے والا رشتہ شریروں کی دوستی ہے۔

⇦ تمام لوگوں میں اپنے نفس کو سب سے زیادہ پہچاننے والا وہ شخص ہے جو اپنے پروردگار سے زیادہ خوف کرتا ہے۔ اور ان میں سے اپنے نفس کا سب سے زیادہ خیر خواہ وہ ہے جو اپنے پروردگار کا زیادہ فرمانبردار ہے۔

⇦ تمام مخلوق میں خداتعالیٰ کے نزدیک زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو لوگوں کی غیبت کرے۔

⇦ زیادہ ترصواب رائے اور صلاح نیک عقلمندوں اور داناؤں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ تمام لوگوں میں خداتعالیٰ کا علم سب سے زیادہ اس شخص کو ہے جو اسکی تقدیر پر نہایت راضی ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کے نزدیک تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ وہ ہے کہ جس کا فاعل اس پر اصرار کرے۔

⇦ لہو (دل لگی۔ مذاق) کا اول تو کھیل تماشا ہے مگر اس کا انجام لڑائی ہے۔ اور شہوت کا اول تو خوشی ہے مگر اسکا انجام ہلاکت ہے۔

⇦ بہترین پرہیزگاری شہوتوں سے بچنا اور بہترین عبادت لذتوں سے دور ہونا ہے۔

⇦ جس شخص نے لالچ کو اپنا لباس بنایا اس نے اپنے آپ کو معیوب کرلیا۔ اور جو

لباس پرہیزگاری سے برہنہ ہوا اس نے اپنا دین بگاڑ لیا۔

⇦ **لوگوں** کے ہمیشہ بوجھ اٹھانا بزرگی کا باعث اور ایک دن کے بعد ملاقات کرنا حلال طبع سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کے ہاں تمام گناہوں میں سب سے بھاری اور سخت گناہ وہ ہے جو اس کے کرنیوالے کی نظر میں چھوٹا ہو۔

⇦ **نہایت** شیریں بخشش بذل سوال۔ بہترین عطیہ وہ جو سوال کی ذلت سے پہلے دیا جائے۔ اور نہایت پاک کمائی وہ ہے جو حلال طور سے حاصل کی جائے۔

⇦ **بہترین** مال وہ ہے کہ جس کا اثر تجھ پر اچھا نظر آئے۔ اور تمام گناہوں میں سب سے زیادہ جلدی سزا اس جرم پر ہوتی ہے کہ تو ایسے شخص پر زیادتی کرے جو تجھ پر زیادتی نہیں کرتا۔

⇦ **تمام** لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اللہ سبحانہ کا زیادہ مطیع ہے اور ان میں سب سے بڑا عالم وہ ہے جو اس سے زیادہ ڈرتا ہے۔

⇦ **بہترین** عبادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی یاد میں آنکھیں بیدار ہوں۔

⇦ **تمام** لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط ایمان والا وہ شخص ہے جو اللہ سبحانہ پر بھروسہ کرے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں خدا تعالیٰ کا علم سب سے زیادہ اس شخص کو ہے۔ جو اس سے زیادہ ڈرتا ہے اور سب میں اس کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اس کا زیادہ مطیع اور فرمانبردار ہے۔

⇦ **عقلمند** کی نہایت بڑی نشانی یہ ہے کہ آدمی کی تدبیر اچھی ہو۔ اور سب سے اچھی رائے اس شخص کی ہے جو مشورہ دینے والے کی رائے سے مستغنی نہ ہو (یعنی دوسروں سے مشورہ کرلیا کرے)

⇦ **بہترین** سخاوت یہ ہے کہ حقداروں کو ان کے حقوق پہنچائے جائیں اور بدترین بخل یہ ہے کہ جو لوگ مال لینے کے مستحق ہوں ان سے مال کو روک لیا جائے۔

⇦ **بہترین** مروت (مردانگی) یہ ہے کہ آدمی اپنی آبرو کو بچا رکھے اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت وہ شخص ہے جو اپنے دین کو دوسرے کی دنیا کے عوض بیچ دے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں رحمت کے زیادہ مستحق یہ تین شخص ہیں (۱) وہ عالم جس پر جاہل کا حکم چلے (۲) وہ شریف جس پر کمینہ حاکم ہو (۳) وہ نیکوکار جس پر کوئی بدکار شخص مسلط ہو۔

⇦ **تمام** بندوں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مبغوض یہ تین شخص ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ ان سے نہایت ناخوش ہے) (۱) فقیر متکبر (۲) بڈھا زانی (۳) بدکار عالم۔

⇦ **بہترین** معاونت وفادار بھائی اور صاف دل دوست ہے۔

⇦ **تمام** مخلوق میں خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے زیادہ دور وہ شخص ہے جو مالدار ہو کر بخل کرے اور ان میں سب سے زیادہ احمق وہ ہے جو فقیر ہو کر اترانے لگے۔

⇦ **تمام** بندوں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو عالم ہو کر لوگوں پر ظلم کرے۔

⇦ **سب** سے زیادہ اچھی خصلت یہ ہے کہ انسان باوجود قدرت کے مجرم کا قصور معاف کر دے اور تنگدستی میں سخاوت سے حصہ لے۔

⇦ **سب** سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ تو فضول باتوں میں پڑے اور انکی تکلیف اٹھائے اور بڑا عیب یہ ہے۔ کہ تو غیر کو وہ عیب لگائے جو خود تجھ میں موجود ہو۔

⇦ **دنیا** میں جو چیز بہت کم ہے وہ سچائی اور امانت ہے اور جو سب سے زیادہ ہے وہ جھوٹ اور خیانت ہے۔

⇦ **نہایت** اچھی خصلت یہ ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ وہ برتاؤ کرے جس کو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ اس طرح برتاؤ کریں۔ اور نہایت عمدہ صفت یہ ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ انصاف کرے اور خود ان سے انصاف نہ چاہے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں انبیاء اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ وہ شخص ہے جو نہایت حق گو اور اسی پر کار بند ہونے میں بڑا صابر ہو۔

⇦ **تمام** لوگوں میں تیرا سب سے بڑا محسن وہ شخص ہے جس نے تیرے معاملات میں خوب غور و فکر کر کے عمدہ رائے بتلائی ہو۔

⇦ **سب** سے جلدی سزا اس شخص کو ملتی ہے جس سے تو کسی بات پر عہد کرے اور تیری نیت میں ہو کہ اسے پورا کرے گا۔ اور اس کا ارادہ تیرے ساتھ بے وفائی کرنے کا ہو۔

⇦ **زیادہ** تر عقلیں وہاں گرتی (پھسلتی) ہیں جہاں لالچ کی چمک نظر آئے۔

⇦ **جس** شخص کی خواہش نفسانی اس پر غالب ہو۔ اور لالچ اسے اپنا غلام بنا لے اس نے اپنے آپ کو سخت معیوب کر دیا ہے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو اپنا نقص دور کرنے پر قادر ہو اور پھر اسے دور نہ کرے۔

⇦ **زیادہ** خسارہ پانیوالا وہ ہے جو حق بات کہنے پر قدرت رکھے اور پھر اسے زبان پر نہ لائے۔

⇦ **تمام** لوگوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو پست کرے اور ان میں سب سے زیادہ برباد ہونیوالا وہ ہے جو اپنے آپ کو

بڑھائے۔

⇦ سب سے زیادہ زور آور غالب وہ شخص ہے جو اپنے حلم کے ساتھ غصے کو دبالے۔

⇦ بہترین بردباری یہ ہے کہ انسان اپنے غصے کو پی جائے اور قدرت کے وقت نفس کو قابو میں رکھے۔

⇦ سب سے اچھی معافی وہ ہے جو قدرت کے وقت ظاہر ہو اور سب سے عمدہ سخاوت وہ ہے جو تنگدستی کے وقت صادر ہو۔

⇦ سب سے زیادہ عادل وہ شخص ہے جو ایسے لوگوں کے ساتھ انصاف کرے جو اس پر ظلم کرتے ہیں اور سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو ان لوگوں پر ظلم کرے جو اس کے ساتھ انصاف سے پیش آتے ہیں۔

⇦ سب سے زیادہ زور آور وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر زیادہ غالب ہو۔ اور سب سے عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی اصلاح سے ہار جائے۔

⇦ جو شخص مال دینے میں سب سے زیادہ بخیل ہو۔ وہ اپنی عزت کے دینے میں سب سے زیادہ سخی ہوتا ہے۔

⇦ نفس کی درستی کیلئے سب سے بڑی مددگار قناعت ہے۔ اور خداتعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو اس کی اطاعت میں نہایت مستقیم ہو۔

⇦ خداتعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جس کا ایمان بہت اچھا ہو۔

⇦ حکیم زیادہ تر اس وقت تھکتا ہے۔ جب بے وقوف سے ہم کلام ہو۔

⇦ مروت کا پہلا درجہ خداتعالیٰ کی اطاعت میں کمربستہ ہونا اور اس کا آخری مرتبہ کمینہ صفات سے پاک رہنا ہے۔

⇦ اہل دنیا حوادث کا نشانہ۔ مصائب کا ٹھکانہ اور تکالیف کیلئے لوٹ کا مال ہیں۔

⇦ سب سے زیادہ گنہگار وہ علماء ہیں۔ جو اپنے فرائض کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں اور موت کے وقت سب سے زیادہ ندامت ایسے علماء کو لاحق ہوگی جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔

⇦ سب سے زیادہ کمینہ کم عقل وہ شخص ہے جو منہ پھاڑ کر فحش کلام بکتا ہے اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے۔ جو سلام دینے میں بخل کرتا ہے۔

⇦ سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو حرص کا قیدی نہ ہو۔ اور سب سے بڑا حاکم وہ ہے جس پر خواہش نفس حکمراں نہ ہو۔

⇦ سب سے اچھی بنا (عمارت) نیک خلق اور سب سے اچھا کام برے کاموں سے باز رہنا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ نے جتنی نعمتیں اپنے بندوں کو انعام فرمائی ہیں۔ ان سب میں چار نعمتیں علم۔ عقل۔ حکومت اور عدل زیادہ عمدہ اور افضل ہیں۔

⇦ سب سے بڑا بادشاہ وہ ہے جو اپنے نفس پر قادر ہو اور لوگوں میں انصاف پھیلائے۔

⇦ سب سے زیادہ دیندار وہ شخص ہے جس کی نفسانی خواہش اس کے دین کو نہ بگاڑے اور سب سے بڑا عالم وہ ہے کہ اس کا یقین شک سے زائل نہ ہو۔

⇦ سب سے زیادہ زہد کے لائق وہ شخص ہے جو دنیا کے نقص کو معلوم کرے اور دنیا میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو سخی ہیں۔ اور آخرت میں سب سے اچھے وہ ہیں جو پرہیزگار ہیں۔

⇦ سب سے بری حالت اس شخص کی ہے جس کا مادہ فساد تو ختم ہو گیا مگر برائی کی دھت نہیں گئی۔

⇦ سب سے زیادہ تکلیف اس شخص کے دل پر ہے جس کی ہمت بلند۔ مروت زیادہ اور مقدرت کم ہے۔

⇦ نا اہل سے حاجت طلب کرنا موت سے زیادہ سخت ہے۔

⇦ سب سے زیادہ ظاہر اس شخص کا ہے۔ جس کو کسی نیک کام کرنے کا حکم ہو مگر وہ اس پر عمل نہ کرے۔ اور کسی برے کام سے منع کیا جائے تو اس سے باز نہ آئے۔

⇦ سب سے زیادہ تکلیف کی بات فرصت کا فوت ہو جانا ہے۔

⇦ بہترین رائے وہ ہے جس میں موقع فرصت ہاتھ سے نہ جائے اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف پیش آئے۔

⇦ سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جو باقی رہنے والی لذت کی خاطر فانی لذت کو چھوڑ دے۔

⇦ سب سے زیادہ خلق کریم سخاوت ہے اور سب سے زیادہ عام نفع والا انصاف ہے۔

⇦ بہترین عقلمندی یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو پہچانے کیونکہ جس نے اپنے آپ کو پہچانا۔ اس نے تمام باتوں کو سمجھ لیا اور جسے اپنا آپ معلوم نہیں وہ راہ راست سے دور ہے۔

⇦ آخرت میں سب سے زیادہ غنی وہ شخص ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ محتاج ہے۔

⇦ آخرت میں سب سے زیادہ حصہ اس شخص کو ملے گا۔ جو دنیا میں کم نصیب ہے۔

⇦ سب سے بہتر خصلتیں۔ تواضع۔ حلم اور نرمی طبع ہیں۔ اور سب سے اچھی عادتیں ساتھی کی عزت کرنی اور حاجت مند کی حاجت روائی ہے۔

⇦ قیامت میں سب سے زیادہ اور سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناخوش ہوتا ہے۔

⇦ سب سے زیادہ مضبوط رسی جسے تو پکڑتا ہے وہ تعلق ہے جو تیرے اور اللہ سبحانہ کے درمیان قائم ہے۔

⇦ سب سے زیادہ غنی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہے۔

⇦ جو شخص سب سے زیادہ عقلمند ہے وہ خدا تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

⇦ بہترین سخاوت یہ ہے کہ تو اپنا مال لوگوں میں مفت تقسیم کرے اور دوسروں کے مال کے پاس نہ جائے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ عارف ہے وہ لوگوں کے عذر سب سے زیادہ قبول کرتا ہے۔ گو کسی شخص کا کوئی عذر معقول نہ ہو مگر وہ ہر ایک کو معذور سمجھتا ہے۔

⇦ تیری اطاعت کا سب سے زیادہ سزاوار وہ شخص ہے جسکی رضا جوئی سے تجھے کوئی چارہ نہ ہو اور نہ تو اسکے حکم کی تعمیل سے انکار کر سکے۔

⇦ بہترین جہاد یہ ہے کہ نفس کو اسکی خواہشوں اور لذات دنیا سے باز رکھا جائے اور اس کام میں اس کے ساتھ پوری طرح مقابلہ کیا جائے۔

⇦ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے عیب تو دیکھ لے اور دوسروں کے عیب دیکھنے سے اندھا ہو۔

⇦ سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جس کے کام نیک اور نیت بخیر ہو اور فوج اور رعایا غرض سب لوگوں میں عدل وانصاف کرے۔

⇦ سب سے زیادہ تنگ حال وہ شخص ہے جسکی ہمت بڑی۔ اخراجات زیادہ اور آمدنی کم ہو۔

⇦ سب سے زیادہ افضل وہ شخص ہے جو اپنی خواہش نفس کے خلاف کرے اور اس سے بڑھ کر بہتر وہ ہے جو تعلقات دنیا کو چھوڑ دے۔

⇦ سب سے زیادہ بد بخت وہ ہے جس پر خواہش نفس غالب ہو۔ حب دنیا کے پنجے میں پھنس جائے اور اپنی آخرت کو برباد کر ڈالے۔

⇦ تمام بھائی بندوں میں سب سے زیادہ سچی دوستی اس شخص کی ہے جو نعمت اور خوشی کی حالت میں انکے ساتھ پوری طرح تعلق داری رکھے اور تکلیف کی

حالت میں اچھی طرح مدد اور غمخواری کرے۔

⇦ **تیری** اطاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو تجھے تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی ہدایت اور خواہش نفس کی پیروی کرنے سے منع کرے۔

⇦ **سب** سے اچھا لباس ورع (پرہیزگاری) اور سب سے بہتر شے تقویٰ ہے۔

⇦ **بہترین** ادب یہ ہے کہ انسان اپنی حد پر ٹھہرے اور اپنی قدر سے آگے نہ بڑھے۔

⇦ **سب** سے زیادہ باانصاف وہ شخص ہے۔ جسے خداتعالیٰ نے زور قوت بخشا ہے اور پھر وہ انصاف کرتا ہے۔ اور سب سے زیادہ بردبار وہ ہے جسے خدا نے قدرت دی ہے اور باوجود اس کے بردباری اختیار کرتا ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب وہ شخص ہے جو حق بات کہتا ہے گو اسے وہ ضرر پہنچائے اور اگرچہ اس کی طبیعت کے خلاف ہو مگر اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔

⇦ **بے زبانی** سے یہ بات زیادہ بری ہے کہ انسان حاجت سے زیادہ کلام کرے اور جہاں کلام کرنا مناسب نہ ہو وہاں خاموش رہنا بلاغت سے کئی درجے زیادہ اچھا ہے۔

⇦ **عقل** کے بڑھانے اور تیز کرنے پر سب سے زیادہ مدد دینے والی چیز تعلیم ہے اور صدق ایمان کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ مناسب رضا اور تسلیم ہے۔

⇦ **سب** سے بڑی بیوقوفی یہ ہے۔ کہ آدمی محتاج ہو کر اکڑوں دکھلائے اور سب سے بڑی دولت مندی یہ ہے کہ آدمی قناعت اختیار کرے۔ اور تنگ دستی کے وقت صبر و تحمل سے کام لے۔

⇦ **بہترین** مال وہ ہے جس سے حقوق ادا کیے جائیں اور سب سے بڑا گناہ قطع رحم

اور والدین کی نافرمانی ہے۔

⇦ زمانے کا سب سے زیادہ واقف وہ شخص ہے جو اس کے حوادثات پر تعجب نہ کرے اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو اپنا مال اپنے نفس پر خرچ نہ کرے اور وارثوں کیلئے چھوڑ جائے۔

⇦ سب سے اچھا ذخیرہ نیک نیتی اور سب سے اچھا ذکر قرآن ہے کہ اس سے سینے کشادہ اور دل منور ہوتے ہیں۔

⇦ کریم کے تمام اخلاق میں سب سے زیادہ بزرگ صفت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے جس عیب کو نہیں جانتا۔اس سے بے خبر اور غافل رہتا ہے۔

⇦ اپنے نفس پر سب سے زیادہ دلیر اور حاکم وہ شخص ہے جو اپنے غصے کو جڑ سے اکھیڑ دے اور خواہش نفس کو مار ڈالے۔

⇦ خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ عارف وہ شخص ہے جو اس سے سوال کرے۔

⇦ سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جو اپنی زندگانی میں لوگوں کو خوش رکھے اور تمام رعیت میں عدل وانصاف جاری کرے۔

⇦ سب سے زیادہ جاہل وہ شخص ہے جو ایسے چاپلوسی کرنیوالے خوشامدی کی بات پر مغرور ہو جائے جو بری چیزیں اسے اچھی بتلائے اور اچھی چیزیں خراب جتائے۔

⇦ تکلیف میں مبتلا کرنے کے لائق سب سے زیادہ خراب دو چیزیں ہیں۔(۱) مہربان ناصح کی (بیجا) نصیحت۔(۲) دشمنی رکھنے والے خوشامدی کی تعریف پر مغرور ہونا۔

⇦ سب سے زیادہ ٹھیک نشانہ بازی یہ ہے کہ آدمی زبان سے درست بات کہے اور سب سے زیادہ ذلیل وہ شخص ہے جو لالچی۔حریص اور شکی مزاج ہو۔

⇦ سب سے بڑا گناہ وہ ہے کہ اس کا فاعل اس پر اصرار کرے اور سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جو نیک بات پر عمل کرے۔

⇦ منعم کے کم ترین حقوق واجبہ میں سے یہ بات ہے کہ اسکی نعمت کے ساتھ اسکی نافرمانی نہ کی جائے۔

⇦ آدمی کے سب سے زیادہ دشمن غضب اور شہوت ہیں۔ پس جو شخص ان دونوں کو قابو میں رکھے اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے اور وہ اپنے اعلیٰ مقاصد کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ خواہش نفس کا آغاز فتنہ اور اس کا آخر محنت اور سختی ہے۔

⇦ سب سے اچھی خصلتیں یہ ہیں۔ (۱) سخاوت (۲) پاکدامنی (۳) وقار وسنجیدگی۔

⇦ سب سے زیادہ پرہیز کرنے کے لائق تین شخص ہیں (۱) ظالم بادشاہ (۲) زور آور دشمن (۳) دغاباز دوست۔

⇦ بہترین عقلمندی یہ ہے کہ انسان دوسروں کے حالات دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ سب سے عمدہ ہوشیاری یہ ہے کہ اپنے معاملات میں دوست واحباب سے صلاح ومشورہ رکھے۔ اور سب سے بڑی بیوقوفی یہ ہے کہ اپنی حالت پر مغرور ہو جائے۔

⇦ سب سے زیادہ ہوشیار وہ شخص ہے۔ جسے صلاح ومشورہ لینے کا اسقدر خیال ہو کہ تمام معاملات میں اکیلے اپنی رائے کو ناکافی سمجھے اور اپنے آپ کو ان کے انجام سے عاجز خیال کرے۔

⇦ سب سے زیادہ ہوشیار وہ شخص ہے کہ صبر اور انجام بینی اس کا اوڑھنا اور بچھونا ہو۔

⇦ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے کہ دنیا کو اپنا دشمن سمجھے۔ اس سے اپنی امیدیں

اور آرزوئیں قطع کرنے اور طمع اور امید کو اس سے اٹھا لے۔

⇦ تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اسلام والا وہ شخص ہے کہ جسکی تمام فکر آخرت کی طرف متوجہ ہو اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اسکی رحمت کی امید دونوں موجود ہوں۔

⇦ تمام مومنوں میں سب سے بہتر ایمان والا وہ شخص ہے جس کا لین دین غصہ اور خوشنودی سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔

⇦ سب سے زیادہ اچھا مشاور وہ شخص ہے جو تجربہ کار ہو اور سب سے زیادہ برا ساتھی وہ ہے جو عیب دار ہو۔

⇦ سب سے زیادہ اچھی اور عمدہ صفت یہ ہے کہ آدمی اپنی مرغوب چیزیں لوگوں پر خرچ کرے۔ حاجت مندوں کی حاجت برآوری میں حصہ لے اور لوگوں کے مطالب پورا کرنے میں پوری طرح کوشش کرے۔

⇦ سب سے زیادہ نفع دینے والا خزانہ دو چیزیں ہیں۔ (۱) وہ احسان جو شریف لوگوں کے حق میں کیا جائے (۲) وہ علم جس کو خدا تعالیٰ کے اچھے بندے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

⇦ نعمتوں میں سب سے زیادہ خوش حال وہ شخص ہے جو کہ موجودہ نعمتوں کو شکر کے طفیل باقی رکھے اور فوت شدہ کو صبر کی بدولت واپس کر لے۔

⇦ سب سے زیادہ احمق وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے سے تو جی چرائے اور پھر ان کے شکریہ کا خواہاں ہو۔ پھر کام تو برے کرے اور پھر نیک کاموں کے بدلے کی امید رکھے۔

⇦ سب سے زیادہ کامیابی کی صورت اس معاملے میں متصور ہے جس میں اول سے آخر تک رازداری سے کام لیا جائے۔

⇦ سب سے زیادہ اچھی شرافت یہ ہے کہ آدمی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

⇦ قیامت میں سب سے زیادہ ذلیل وہ لوگ ہونگے جو جاہل ہو کر خلقت کے پیشوا بنے اور سب سے زیادہ ہلاک کرنیوالی یہ بات ہے کہ آدمی ہمیشہ گمراہی میں پڑا رہے۔

⇦ سب سے زیادہ اچھا سفر اس شخص کا ہے جو کسی صالح بھائی کی تلاش میں سفر کرے۔

⇦ سب سے زیادہ کامیابی کے نزدیک وہ نیت ہے جو صلاح اور نیکوئی کی زیادہ عادی ہو۔

⇦ مروت کا سب سے پہلا درجہ کشادہ روئی اور اس کا آخری مرتبہ لوگوں کے ساتھ دوستی پیدا کرنا ہے۔

⇦ اخلاص کا سب سے پہلا مرتبہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے مال سے ناامید ہو جائے۔ کسی کے مال کی طمع اور امید نہ رکھے۔

⇦ مروت کا سب سے پہلا درجہ کشادہ روئی ہے۔ اور اس کا آخری مرتبہ یہ ہے کہ آدمی لوگون کے ساتھ ہمیشہ نیکی کرتا رہے۔

⇦ بہت ہی جلد کشائش اس وقت ہوتی ہے جبکہ انسان پر کوئی سخت مصیبت آپڑے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جس کو صرف پیٹ بھرنے اور شرمگاہ کی حاجت پورا کرنے کی فکر ہو اور بس۔

⇦ سب سے زیادہ خوش عیش وہ شخص ہے جسے خدا تعالیٰ قناعت اور نیک بی بی عطاء فرمائے۔

⇦ سب سے زیادہ اندھا وہ شخص ہے جو ہماری (یعنی آل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کی) محبت اور فضیلت سے اندھا ہو۔ اور بغیر اس کے کہ پہلے ہم نے اس کے حق میں کوئی قصور کیا ہم سے عداوت پیدا کرلے۔ اگر ہمارا کوئی قصور ہے تو صرف یہ ہے کہ ہم نے اس کو حق بات کی طرف بلایا اور ہمارے مخالفوں نے اسے فتنے اور دنیا کی طرف کھینچا۔ پس اس نے دنیا کو اختیار کرلیا اور ہم سے بلاوجہ عداوت پیدا کرلی۔

⇦ سب سے زیادہ سعادت مند وہ ہے جس نے ہماری فضیلت کو معلوم کیا۔ ہمارے طفیل مقربین بارگاہ الٰہی میں داخل ہوا۔ ہم سے خالص دوستی اور محبت پیدا کی۔ ہماری ہدایات پر چلا اور جن باتوں سے ہم نے منع کیا ہے۔ ان سے باز رہا۔ سوایسا شخص ہمارے گروہ میں شامل اور بہشت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

⇦ سب سے زیادہ اچھا ادب وہ ہے جو تجھ کو حرام باتوں سے باز رکھے۔

⇦ سب سے زیادہ کامل شکایت وہ ہے جس پر آدمی کا ظاہر حال دلالت کرے۔ ظاہر مصیبت باطنی رنج کو بتلائے۔ اور سب سے زیادہ اچھی سرگوشی (کانا پھوسی) وہ ہے جو دین کے معاملے اور پرہیزگاری کے متعلق ہو۔

⇦ سب سے زیادہ سچی بات وہ ہے جسے زبان حال بیان کرے۔ اور سب سے اچھا کلام وہ ہے جس کی حسن فعل تصدیق کرے۔

⇦ سب سے زیادہ عمدہ کلام وہ ہے جو حسن انتظام سے ہو اور اسے خاص اور عام سب لوگ سمجھ سکیں۔

⇦ سب سے زیادہ بزرگ ہمت عہد و پیمان کی حفاظت اور سب سے بہتر خصلت صلہ رحمی اور خویشوں کی محبت ہے۔

⇦ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ کلام وہ ہے جو مجازات صحیح اور حسن اختصار پر مشتمل ہے۔

⇦ سب سے زیادہ مستحق ندامت اور سب سے بڑھ کر قابل ملامت وہ شخص ہے جو ایسا جلد باز سبک عقل ہو کہ جب موقع ہاتھ سے جاتا رہے تب وہ بات کو سمجھے۔

⇦ سب سے بڑا منافق وہ ہے کہ اگر اس کو کسی کام کی بجا آوری کا حکم ہو تو اسے بجا نہ لائے۔ اور کسی کام سے منع کیا جائے تو اس سے باز نہ آئے۔

⇦ دنیا کے معاملے میں سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جو اسے چھوڑ دے۔ اور آخرت کے بارے میں سب سے بڑا باسعادت وہ مرد ہے جو اس کے لئے کام کرے۔

⇦ مروت کی جڑ حیا اور اس کا پھل پاکدامنی ہے۔

⇦ سب سے بہتر ذخیرہ دو چیزیں ہیں (۱) وہ علم جس پر عمل کیا جائے (۲) وہ نیکی جس کا احسان نہ رکھا جائے۔

⇦ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو جاہلوں کو صرف اسی قدر سزا دے کہ ان کے مقابلے اور جواب میں خاموش ہے۔

"جواب جاہلاں باشد خموشی"

⇦ بہترین مروت یہ ہے کہ آدمی مال و دولت سے اپنے بھائیوں کی مدد اور خبر گیری کرے اور تمام حالات میں انکے ساتھ مساوات رکھے۔

⇦ دین کی سب سے بہتر خصلت یہ ہے کہ آدمی امیدوں کو چھوٹا کرے اور سب سے اعلیٰ درجے کی عبادت یہ ہے کہ اپنے اعمال کو ریا سے پاک رکھے۔

⇦ ایمان کی بہترین صفت احسان اور سب سے بری خصلت ظلم اور عدوان ہے۔ (زیادتی)

⇦ بہترین ایمان حسن یقین اور بہترین شرافت بذل احسان (لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا) ہے۔

⇦ سب سے زیادہ ہلاک کرنیوالی چیز شک وشبہ میں رہنا اور سب سے زیادہ بچانے والی چیز پرہیزگاری اور گناہوں سے بچنا ہے۔

⇦ سب سے اچھا حسب حسن ادب اور کامیابی کا سب سے بہتر ذریعہ غصے کو روکنا اور ذلت سوال سے پرہیز کرنا ہے۔

⇦ سب سے عمدہ بات سچائی اور سب سے بہتر عمل حق کی پاسداری ہے۔

⇦ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو حق کے ساتھ فیصلہ کرے۔ اور ان میں سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو زیادہ راست گو ہے۔

⇦ سب سے اچھا کام وہ ہے جو حق کے موافق ہو۔ اور سب سے بہتر بات وہ ہے۔ جو صدق کے مطابق ہو۔

⇦ اپنے مقاصد میں سب سے زیادہ کامیاب وہ شخص ہے جو عقلمند اور نرم طبع ہے۔

⇦ سب سے بہتر وہ ہے جو سہل گیری کے اصول پر کاربند ہو۔ اور سب سے زیادہ دانا وہ ہے جو حق پر صبر کرے۔

⇦ بہترین صداقت عہد کو پورا کرنا اور بہترین سخاوت اپنی وسعت کے موافق مال خرچ کرنا ہے۔

⇦ سب سے بزرگ خصلت حقوق دوستی کو نگاہ میں رکھنا اور سب سے اچھی ہمت وعدے کو پورا کرنا ہے۔

⇦ سب سے پہلے تم پر خدا تعالیٰ کے یہ حقوق فرض ہیں۔ کہ اس کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ اور اسکی رضا جوئی کی تلاش میں ہو۔

⇦ کم سے کم تم پر خدا تعالیٰ کا یہ حق ضروری ہے کہ اس کی نافرمانیوں پر اسکی نعمتوں سے مدد نہ لو (یعنی اس کی نعمتیں کھا کر گناہ نہ کرو)۔

⇦ سب سے پہلے جس جہاد کا تم شکریہ بجالاؤ۔ وہ اپنی جان کا جہاد ہے۔ اور سب سے آخر جس چیز کو تم نہ پاؤ وہ خواہشات نفس کے ساتھ لڑائی اور ارباب حکومت کی اطاعت ہے۔

⇦ فلاح اور کامیابی سے زیادہ دور تر وہ شخص ہے جو بے ہودہ باتوں اور دل لگی اور مذاق پر فریفتہ ہو اور صلاح اور نیکوئی سے بعید تر وہ ہے جو زیادہ دروغ گو اور بے حیاو بے شرم ہو۔

⇦ سب سے زیادہ مفید وہ علم ہے جس کے بغیر عمل مقبول نہ ہوں اور سب سے زیادہ ضروری وہ علم ہے۔ جس پر عمل کرنے کی نسبت قیامت میں باز پرس ہوگی۔

⇦ تیرے لئے نہایت ضروری وہ عمل ہے جو تیرے دین کی درستی کی طرف راہنمائی کرے اور اس میں جو نقص اور خرابی ہو اس سے جدا اور علیحدہ کردے۔

⇦ سب سے زیادہ نیک انجام وہ علم ہے جس سے دنیا میں اعمال صالحہ کے اندر ترقی اور آخرت میں قربِ الٰہی حاصل ہو۔

⇦ سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے۔ جو حوادث زمانے کے پیش آنے اور موت کی ناگہانی آمد سے بے فکر ہو۔

⇦ سب سے بہتر عقل والا وہ شخص ہے جو دنیاوی معاش (گزراوقات) کو مختصر اور مناسب انداز سے رکھے اور آخرت کی اصلاح کیلئے بے حد اہتمام اور کوشش کرے۔

⇦ سب سے زیادہ ہوشیار اور اچھی رائے والا وہ شخص ہے جو اپنے وعدے کو پورا کرے اور آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑے۔

⇦ سب سے زیادہ محتاج وہ شخص ہے۔ جو باوجود وسعت رزق اور دولت مندی کے اپنے پر تنگی کرے اور مال و دولت دوسرے کیلئے چھوڑ جائے۔

⇦ سب سے زیادہ احمق وہ شخص ہے جو دوسرے کے رذیل صفات کو تو برا سمجھے اور خود ان پر جما ہوا ہو۔ درستی کی امید سب سے زیادہ اس شخص کی ہو سکتی ہے جو اپنے عیوب سے واقف ہونے پر بہت جلد ان سے باز آ جائے۔

⇦ سب سے زیادہ با انصاف وہ شخص ہے جو بغیر کسی حاکم کے اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرے اور اسکو ظلم سے بچائے رکھے۔ سب سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جو اپنے ظلم کو انصاف شمار کرے۔

⇦ **نیکوئی** اور احسان کے ساتھ سب سے زیادہ لائق وہ شخص ہے کہ جب اس کا حق ادا کرنے میں دیر ہو تو صبر کرے۔ جب اسے کچھ نہ دیا جائے تو معذور سمجھے اور اگر کوئی چیز دیدی جائے۔ تو اس کا شکر بجالائے۔

⇦ **نعمت** بڑھانے کا سب سے زیادہ کامل ذریعہ شکر اور تکلیف دور کرنے کا سب سے بڑا وسیلہ صبر ہے۔

⇦ **نعمت** کی ترقی کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو عطا شدہ نعمت کا زیادہ شکر بجالائے۔

⇦ **سب** سے بڑا عقلمند بادشاہ وہ ہے جو اپنی ذات پر رعیت کے حقوق ادا کرنے میں اس طرح حکومت کرے کہ اس سے انکی محبت دور ہو جائے اور رعیت پر اس طریق سے سیاست کرے کہ اسکی حجت ان پر ثابت ہو جائے۔

⇦ **اللہ سبحانہ** کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو اسکی عطا کی ہوئی نعمتوں میں شکر پر کاربند ہے اور اس کے ہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ ہے۔ جو اسکی عطا کردہ نعمتوں میں ناشکری کرتا ہے۔

⇦ **عذاب** پانے کا سب سے کامل ذریعہ بغاوت اور کفران نعمت ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت چاہنے کا سب سے اعلیٰ وسیلہ یہ ہے کہ تیرے دل میں سب لوگوں کے

حق میں رحمت پیدا ہو۔

⇦ آدمی کیلئے سب سے بہتر حصہ اس کی عقل ہے۔ اگر کہیں ذلیل ہو تو یہ عزت بخشتی ہے۔ اگر گر جائے تو اٹھا دیتی ہے۔ اگر بھول جائے تو راہ دکھلاتی ہے۔ اور اگر بات کرے تو حق کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

⇦ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جسکی سچی اور واقعی باتیں ٹھٹھے مخول سے زیادہ ہوں اور وہ اپنی عقل کی بدولت خواہش نفس پر غالب آ جائے۔

⇦ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو حق کیلئے ذلیل ہو تو اسے اپنی جان سے ادا کرے۔ اور جو اس کی بدولت عزت پائے تو اس کے قائم کرنے میں کبھی سستی نہ دکھلائے اور اچھی طرح سے اس پر کاربند رہے۔

⇦ سب سے بہتر فضائل تین چیزیں ہیں (۱) جو شخص قطع کرے اس سے وصل کرنا (۲) جو شخص نفرت رکھے اس سے انس و محبت رکھنا (۳) گرے ہوئے کا ہاتھ پکڑنا۔

⇦ سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ آدمی کسی صاحب مقدرت سے دشمنی رکھے۔ کسی بدکار سے دوستی پیدا کرے یا کسی بیوفا پر اعتماد اور بھروسہ کرے۔

⇦ خدا تعالیٰ کے ہاں تمام مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض نادان لوگ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکو ایک ایسی نعمت سے محروم رکھا ہے جو اور مخلوق کو عطا فرمائی ہے۔ یعنی یہ لوگ عقل جیسی بے بہا نعمت سے بے بہرہ ہیں۔

⇦ سب سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جو ظلم کے راستے نکالے اور عدل و انصاف کی راہ مٹائے۔

⇦ سب سے اعلیٰ درجے کا وعظ یہ ہے کہ آدمی مردوں کی قبروں پر نظر ڈالے اور ماں باپ کے مدفن کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

⇦ **تیرے** لئے سب سے بڑھ کر ناصح یہی دنیا ہے بشرطیکہ اسکے حالات تغیر وتبدل سے اور جو کچھ آئے دن تفرقے اور جدائی کے صدمے پہنچاتی رہتی ہے اس سے تو عبرت حاصل کرے۔

⇦ **سب** سے زیادہ اچھی نیکی یہ ہے کہ آدمی ہمارے (یعنی آل بیت کرام کے) ساتھ محبت رکھے اور سب سے بڑھ کر برائی یہ ہے کہ ہمارے خاندان سے بغض اور دشمنی رکھے۔

⇦ **مومن** کیلئے سب سے بہتر تحفہ موت ہے۔

⇦ **موت** سے زیادہ سخت وہ مصیبت ہے کہ جس سے نجات پانے کے واسطے انسان موت کی آرزو کرے۔

⇦ **سب** سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو انجام کار کو زیادہ سوچتا ہے۔ اور سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو خودغرضی سے زیادہ دور ہے۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ احسان کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے اور وسعت ومقدرت عطا فرما کر اس کے ہاتھ کشادہ کئے ہیں۔

⇦ **لوگوں** کو انعام دینے کیلئے سب سے زیادہ لائق وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں کا انعام ہوا ہو۔

⇦ **سب** سے اچھا کلام وہ ہے جس سے کان ناخوش نہ ہوں اور نہ اس کے سننے سے ذہن اکتائیں۔

⇦ **سب** سے اعلیٰ درجے کے اعمال یہ ہیں (۱) اخلاص بیان (۲) یقین پر (۳) کمال یقین۔

⇦ **تجھ** پر سب سے زیادہ شفقت کرنیوالا وہ شخص ہے جو تیرے نفس کی

تیرا سب سے زیادہ معاون و مددگار اور دین کے باب میں تیرا بڑا خیر خواہ ہے۔

⇦ **تیری** دوستی و محبت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے کہ جس کے فائدے کی بات سے تجھے نفع پہنچے اور نقصان کی بات سے تجھے ضرر نہ ہو بلکہ دوسروں کو نقصان پہنچے۔
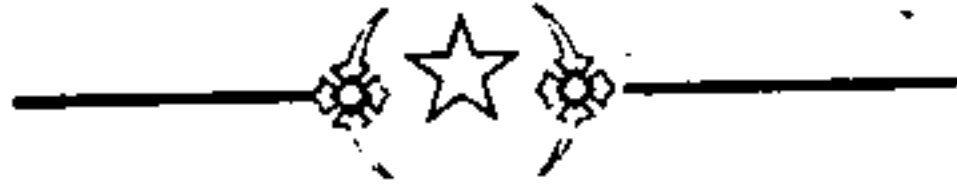
باب نمبر 6

⇦ **بیشک** گمنامی میں راحت اور بلاشبہ برائی میں بے حیائی اور قباحت ہے۔

⇦ **بیشک** قناعت میں تونگری اور غنا اور بلاشبہ حرص میں رنج و عنا ہے۔

⇦ **بیشک** حسن عہد ایمان کا جز و اور بلاشبہ حسن توکل صدق یقین کا ثمرہ ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے زیادہ جلد آنے والی سزا سرکشی کی سزا ہے اور بلاشبہ سب سے زیادہ برا گناہ گمراہی کا نتیجہ ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے زیادہ جلد ثواب ملنے والی نیکی احسان اور بلاشبہ تمام کاموں میں نیک انجام والا کام صبر ہے۔

⇦ **بیشک** تمام برائیوں میں سب سے زیادہ جلد سزا ملنے والا گناہ ظلم اور بلاشبہ مردوں کا سب سے اچھا خلق حلم ہے۔

⇦ **بیشک** تمام کاموں میں سب سے زیادہ ثواب والا کام انصاف اور بلاشبہ سب سے اچھا خلق پرہیزگاری اور پاکدامنی ہے۔

⇦ **بلاشبہ** ادنیٰ ریاکاری بھی شرک اور بلاشک تھوڑی سی غیبت بھی بہت بڑا جھوٹ ہے۔

⇦ **بیشک** اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ایک طرح کا ذخیرہ اور اس کو روک رکھنا ایک قسم کا فتنہ ہے۔

⇦ **بیشک** اس مال کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کرنا بہت بڑی نعمت اور بلاشبہ

اسکی نافرمانیوں میں لٹانا بہت بڑی مصیبت ہے۔

⇦ یہ بات ضرور ہے کہ جب نفوس کے درمیان کچھ مناسبت ہو تو ان میں باہم الفت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ جب آپس میں رشتے ملتے ہوں۔ تو ایک دوسرے پر شفقت ومہربانی ہونے لگتی ہے۔

⇦ **بیشک** خدا تعالیٰ کی یہ ایک بڑی نعمت ہے کہ انسان پر گناہوں کا کرنا دشوار ہو اور بلاشبہ بڑا باسعادت وہ شخص ہے جس کا نفس اطاعت الٰہی کا تقاضا کرتا ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے زیادہ خوش عیش وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو۔

⇦ **بیشک** زادراہ کو ضائع کرنا بہت بڑی خرابی اور بلاشبہ آخرت کو بگاڑنا نہایت بڑی بدبختی ہے۔

⇦ **بیشک** اہل جنت وہ لوگ ہیں جو کامل ایمان، نرم مزاج اور ملائم طبع ہیں۔ اور بلاشبہ پرہیز گار وہ ہیں۔ جو گناہوں سے بچنے والے پاکدامن اور محسن ہیں۔

⇦ **بیشک** اہل دوزخ وہ لوگ ہیں جو ناشکرے اور مکار ہیں اور بلاشبہ بدکار وہ ہیں جو ظالم اور دغاباز ہیں۔

⇦ **بیشک** باہم ایک دوسرے کو السلام علیکم کہنا نہایت اچھا خلق اور بلاشبہ ہمراہیوں کی خبرگیری اور مدد کرنا شریف الاصل لوگوں کا کام ہے۔

⇦ **بیشک** باقاعدہ خرچ کرنیوالے کا ایک وقت نہ دینا فضول خرچ کے عطا کرنے سے بہت اچھا ہے اور بلاشک مال کو محفوظ رکھنے والے کا ایک وقت خرچ نہ کرنا ضائع کرنیوالے کے خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

⇦ **بیشک** علم کو نقل کرنیوالے تو بہت ہیں مگر اس کی حفاظت کرنیوالے کم ہیں۔

⇦ **بیشک** راست گو آدمی ضرور معزز اور جلیل اور بلاشبہ دروغ گو شخص خوار اور ذلیل ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ صحیح عقل اور درست عمل کو محبوب رکھتا ہے۔

⇦ **بیشک** زمین کا پیٹ مردہ اور اسکی پیٹھ بیمار ہے۔

⇦ **بیشک** چوپائے جانوروں کی تمام ہمت اور کوشش یہی ہے کہ وہ اپنا پیٹ بھر یں اور بلاشک درندے جانوروں کی سب کوشش وسعی یہی ہے کہ وہ اور جانوروں پر حملہ کریں۔ بلاشبہ عورتوں کی تمام ہمت وسعی یہی ہے کہ دنیا کی زندگی کو سنواریں اور اس میں طرح طرح کے فتنے وفساد برپا کریں۔

⇦ **بیشک** مومن لوگ مسکین اور بلاشبہ با ایمان اشخاص عذاب الٰہی سے ڈرنے والے اور بلاشک ایماندار آدمی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور بلاریب ایمان والے اس کے عذاب سے ترساں ہیں۔

⇦ **بیشک** تیری زبان تجھ سے وہ باتیں کرانا چاہتی ہے جن کا تو نے اسے عادی کر رکھا ہے اور بلاشبہ تیری طبیعت ان کاموں کی طرف بلاتی ہے جن سے تو نے اسے مالوف (پیارا۔عزیز) بنا رکھا ہے۔

⇦ **بیشک** نرم کلامی اور عام وخاص سے السلام علیکم کہنا عبادت میں داخل ہے اور بلاشبہ فحش اور بے ہودہ گوئی اسلام کے اخلاق میں سے نہیں۔

⇦ **بیشک** ہوشیار آدمی کسی دھوکا دہی پر مغرور نہیں ہوتا اور بلاشبہ عقلمند شخص کسی لالچ سے دھوکا نہیں کھاتا۔

⇦ **بیشک** موجودہ لوگوں کیلئے گزشتہ اشخاص کے حالات میں عبرت اور بلاشبہ پچھلوں کیلئے پہلوں کے واقعات میں نصیحت ہے۔

⇦ **بیشک** کفران نعمت کمینہ پن اور جاہل کا ساتھ بدبختی ہے۔

⇦ **بیشک** تنگدستی نفس کیلئے ذلت کا باعث۔ عقل دور کرنے والی اور غم وفکر کو بڑھانے والی ہے۔

⇦ **بیشک** تیری عمر تیری سعادت کومہر ہے بشرطیکہ تو اسکو اپنے پروردگار کی اطاعت میں خرچ کرے۔

⇦ **بیشک** تیرے سانس تیری عمر کے حصے ہیں پس انکو اس اطاعت کے سوا جو تجھے اپنے مالک سے نزدیک کردے کسی چیز میں ضائع نہ کر۔

⇦ **بیشک** تیری عمر صرف وہی وقت ہے۔ جس میں تو موجود ہے (کیونکہ گزشتہ وقت چلا گیا ہے اور آئندہ کا کچھ اعتبار نہیں)۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ تمام امور کو اپنے ارادے کے مطابق چلاتا ہے وہ کچھ تیری رضامندی کا تابع نہیں۔

⇦ **بیشک** دلوں میں برے برے خیالات گزرتے ہیں مگر سلیم عقلین ان سے باز رکھتی ہیں۔

⇦ **بیشک** تیری عمر چند گنے ہوئے سانس ہیں اور ان پر ایک نگہبان مقرر ہے جو انکو شمار کرتا رہتا ہے۔

⇦ **بیشک** گزشتہ لوگوں کا چلا جانا پچھلوں کیلئے عبرت کا باعث ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ ایسے لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو ہاتھ کے سخی اور دین میں مضبوط ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ سبحانہ ایسے لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ جو بے شرم اور گناہوں پر دلیر ہیں۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ ایسے لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو پاکدامن۔ حیادار۔ پرہیز گار اور خداتعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوں۔

⇦ **بلاشبہ** سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے۔ اور بلاشک بہتر ایمان یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کے ساتھ انصاف کرے۔

⇦ **بیشک** عدل اس کا نام ہے کہ تو فیصلہ انصاف سے کرے اور ظلم سے بچا رہے۔

اور بلاشبہ علم کا بہترین ثمرہ یہ ہے کہ صاحب علم سکون ووقار اور بردباری اختیار کرے۔

⇦ **بیشک** ظلم اتنا ہی برا ہے جتنا کہ انصاف اچھا ہے۔

⇦ **بیشک** جاہلوں کو جہالت سے اسی قدر بے رغبتی ہوتی ہے جس قدر کہ اہل عقل کو عقل کی طرف رغبت ہوتی ہے۔

⇦ **بیشک** آج عمل کا موقع ہے اور کوئی حساب نہیں اور کل (قیامت) کو حساب ہو گا۔ اور عمل کرنے کا کوئی موقع نہ ہوگا۔

⇦ **بیشک** دنیا کی سچی اور واقعی چیزیں بھی کھیل اور دل لگی کے سامان کی مانند ہیں۔ اور اس کی غیرت دراصل ذلت اور اس کا عروج وترقی درحقیقت کمی اور پستی ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ ہر ایک شخص کے دل کے بھید ہر ایک کے منہ کی بات اور سب کسی کے کام کو دیکھتا اور جانتا ہے۔

⇦ **بلاشبہ** لوگ ظالم کی حکومت سے ایسے ہی بے رغبت ہوتے ہیں جیسے کہ عادل کی حکمرانی کے خواہاں۔

⇦ **بیشک** لوگوں کے دل ایک قسم کے برتن ہیں پس ان میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی باتیں محفوظ رکھے۔

⇦ **بیشک** آدمیوں کی طبیعتیں مختلف ہیں پس ان میں سے بہتر وہ شخص ہے جو شر سے زیادہ دور ہے۔

⇦ **بیشک** حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست وہی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہے گو کہ اس کا رشتہ آپ سے دور ہو مگر ایسا شخص آپ کا قریبی اور دوست ہے۔

⇦ **بلاشک** حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دشمن وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اگرچہ اس کا رشتہ آپ سے نہایت قریب ہے۔ مگر ایسا شخص آپ کا پورا دشمن ہے۔

⇦ **بیشک** انبیاء علیہم السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو انکی شریعت کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔

⇦ **بلاشک** مومن کی خوشی اس کے چہرے سے نمایاں ہے۔ اس کی تمام قوت دین میں مصروف اور آخرت کا غم اس کے دل میں جاگزیں ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ لمبی امیدیں باندھنے والے بدعمل کو نہایت ناپسند رکھتا ہے۔

⇦ **جناب** سرورِ کائنات ﷺ کے دفن کے وقت حضرت امیر المومنینؓ مندرجہ ذیل کلمات زبان پر لائے۔

⇦ (۱) **بیشک** صبر ضرور اچھی چیز ہے مگر آپ کی مفارقت میں صبر اچھا نہیں۔

⇦ (۲) **بلاشک** بےقراری ضرور بری چیز ہے مگر آپ کی وفات پر بےقرار ہونا کچھ برا نہیں۔

⇦ (۳) **بلاشبہ** آپ کی وفات کا صدمہ بہت بڑا ہے اس سے پہلے بھی کئی ایک صدمے پیش آئے اور آپ کے بعد بھی کئی ایک سخت حادثے پیش آئینگے۔

⇦ **بیشک** جتنے لوگ زمین کی پشت پر چلتے ہیں۔ وہ سب کے سب ضرور اس کے پیٹ میں دفن ہونگے۔

⇦ **بلاشک** جب کہ امور باہم متشابہ (ہم شکل) ہوں تو آخیر کو اول پر قیاس کیا جاتا ہے۔

⇦ **بلاشبہ** رات اور دن عمروں کے فنا کرنے میں جلدی کر رہے ہیں۔

⇦ **بیشک** صاحب عقل اور عبرت حاصل کرنیوالوں کیلئے ہر ایک چیز میں نصیحت اور

عبرت ہے۔

⇦ **بیشک** تیرا گزشتہ دن چلا گیا۔ اور آئندہ آیا نہیں۔ اس لئے موجودہ وقت کو غنیمت سمجھ کر عمل صالح کر لے۔

⇦ **بیشک** تیری گزشتہ عمر فوت ہو چکی اور آئندہ کی محض موہوم امید ہے لہٰذا عمل کیلئے صرف موجودہ وقت ہے۔

⇦ **بیشک** مومن کیلئے یہ سزاوار ہے کہ جب اس سے اس کے ایمان کیخلاف کوئی کام صادر ہو جائے۔ تو اس پر شرمائے اور خدا تعالیٰ سے حیا کرے۔

⇦ **بیشک** انصاف اللہ سبحانہ کا ایک ترازو ہے جسے حق و باطل کے جدا کرنے کیلئے بنایا اور حق قائم کرنے کیلئے دنیا میں اسے لگایا ہے۔ پس اے مومن تو اس کے ترازو کا خلاف اور اس کی سلطنت میں اس کے ساتھ مقابلہ نہ کر۔

⇦ **بیشک** تیرا مال حیاتی میں تیری تعریف کرنے والوں کیلئے اور مرنے کے بعد تیری مذمت بیان کرنے والوں کے واسطے ہے۔

⇦ **بیشک** پرہیزگاری حیاتی میں تیرے لئے گناہوں کا بچاؤ اور مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ کے حلم (بردباری) نے تجھے گناہوں کے ارتکاب پر دلیر کر دیا۔ اور تیری اپنی جان کے ہلاک کرنے پر ابھار دیا ہے۔

⇦ **بیشک** وہ کام جسکی نسبت تجھے یہ علم نہیں کہ وہ اچانک کب پیش آئیگا مناسب ہے کہ تو اس کے پیش آنے سے پہلے اس کے لئے تیار رہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ کے کئی ایسے بندے ہیں۔ جن کو وہ اپنی بیشمار نعمتوں کے ساتھ اس لئے مخصوص فرماتا ہے کہ انکے ذریعے سے دوسری مخلوق کو فائدہ ہو۔ پس جب تک وہ ان کو خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ٹھہرائے رکھتا ہے اور جب

ان کو روک دیتے ہیں تو ان سے چھین کر دوسروں کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے اچھا لباس وہ ہے جو تجھے لوگوں کے ساتھ ملا جلا رکھے۔ ان کی نظروں میں تجھے خوبصورت معلوم ہو اور انکی زبانوں کو تیری طعن و تشنیع سے روک دے۔

⇦ **بیشک** مودت وہ چیز ہے کہ اسے زبان بیان کرتی ہے اور محبت وہ شے ہے کہ اسے آنکھیں بتلاتی ہیں۔

⇦ **بیشک** ایمان کا ٹھکانا دل اور اس کے راہزن بت ہیں۔

⇦ **بیشک** تمہاری جانیں کچھ مول رکھتی ہیں پس ان کو جنت کے سوا کسی چیز کے عوض فروخت نہ کرو۔ اور بلا شبہ جس شخص نے جنت کے سوا کسی دوسری چیز کے عوض اپنی جان کو فروخت کیا وہ بہت بڑی مصیبت میں پڑا۔

⇦ **بیشک** اہل عقل کو ادب کی ایسی ضرورت ہے جیسے کہ کھیتی کو بارش کی حاجت ہے کہ وہ اسکی پیاسی ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو سہل طبع۔ نرم خو ہو اور مختصر سامان رکھتا ہو۔

⇦ **بیشک** تمام لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو باوجود قدرت کے بردباری اختیار کرے۔ دولت مند ہو کر دنیا سے بے رغبت ہو اور قوت و طاقت رکھ کر انصاف کرے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ کا کرم اسکی حکمت کو کم نہیں کرتا اور اسی واسطے سب دعائیں منظور نہیں ہوتیں۔

⇦ **جناب** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کلمہ توحید کیلئے چند شرطیں ہیں۔ میں اور میری اولاد اس کے شروط میں سے ہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا خیال۔ وبال۔ زوال اور انتقال کا گھر ہے۔ اسکی لذتیں اسکی تکلیفوں کے ساتھ مساوی اور اسکی سعادت نحوست کے ساتھ برابر نہیں۔ اور اس کی چڑھائی اترائی کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتی۔

⇦ **بیشک** آدمی کے فضل وکمال کی بات یہ ہے کہ جو شخص اس پر ظلم کرے اس کے ساتھ انصاف برتے اور جو اس کے ساتھ برائی سے پیش آئے اس کے ساتھ بھلائی کرے۔

جناب امیر المومنین سیدنا حضرت علیؓ ایک قوم کے پاس کسی میت کے متعلق تعزیت کرنے کی غرض سے گئے اور ان سے فرمایا کہ یہ بے شک رونا چلانا تمہارے مرض کی دوا نہیں بلکہ اس کا علاج صبر ہے۔ یہ حادثہ کوئی صرف تمہیں اکیلے پیش نہیں آیا۔

⇦ **تمہارا** یہ ساتھی (جو فوت ہو چکا ہے) اکثر سفر کیا کرتا تھا پس اب بھی تم یہی سمجھو کہ وہ کسی سفر میں گیا ہوا ہے۔ اگر وہ تمہارے پاس آگیا تو خیر ورنہ تم کو تو ضرور اس کے پاس جانا ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے اپنی نافرمانیوں پر دنیا میں عذاب اس لئے مقرر فرمایا ہے کہ اپنے بندوں کو آخرت کے سخت عذاب سے بچائے۔

⇦ **بیشک** جس شخص نے جنت الماد یکر موجودہ دنیا کے عوض بیچ دیا ہے وہ نہایت بد بخت اور ریا کار ہے۔

⇦ **بیشک** یہ تمہارے نفس شتر بے مہار ہیں اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم کو نہایت برے ٹھکانے کی طرف گھسیٹ لے جائیں گے۔

⇦ **بیشک** نفس کی اطاعت اور اسکی خواہشوں کی پیروی تمام مصیبتوں کی بنیاد اور ہر ایک طرح کی گمراہی کا سر ہے۔

⇦ بیشک نفس میں کشاکشی کی قوت سب سے زیادہ ہے اور یہ ہمیشہ اپنی خواہش میں گناہ کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔

⇦ بیشک نفس کا مجاہدہ اسکو گناہوں سے روکنا اور اسے ہلاکت سے بچاتا ہے۔

⇦ بیشک یہ نفس بری بات کا حکم کرتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اسے بے لگام چھوڑ دے تو سرکش ہو جاتا اور گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔

⇦ بیشک تیرا نفس بڑا دھوکے باز ہے۔ اگر تو اس پر بھروسہ کریگا۔ تو شیطان تجھے حرام کاموں کے ارتکاب کی طرف کھینچ لے جائیگا۔

⇦ بیشک نفس برائی اور بے حیائی کے کاموں کی صلاح دیتا ہے پس جو شخص اسکو امین سمجھے اس سے خیانت کرتا اور جو اس کے سہارے پر سوئے اسے مار ڈالتا اور جو اس سے خوش ہو اسے بہت بری جگہ لے جاتا ہے۔

⇦ بیشک جو شخص برائی کرے اس کے ساتھ بھلائی کرنا اور لوگوں کے جرم وقصور بخشش سے ڈھانپ لینا یعنی معاف کر دینا نہایت اچھی فضیلت اور بہت بڑی تعریف کی بات ہے۔

⇦ بیشک مومن کی یہ حالت ہے کہ وہ صبح وشام اپنے نفس سے بدظن رہتا ہے۔ ہر وقت اسے عیب لگاتا اور اس کے فائدے کیلئے نیک کاموں میں ترقی کرتا رہتا ہے۔

⇦ بیشک نفس ایک بیش بہا جوہر ہے جو شخص اسے محفوظ رکھے وہ اس کا مرتبہ عزت بڑھاتا اور جو اس کو ذلیل رکھتا ہے وہ اسے پستی کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

⇦ بیشک راستہ بھولنے کی حیرت کے وقت سفر سے رک جانا خطروں میں پڑنے سے بہت اچھا ہے۔

⇦ بیشک سوال کی قدر عطا اور بخشش کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے پس تم اپنے عطیئے

کو بھی زیادہ نہ سمجھو کیونکہ وہ ہرگز سوال کی قدر کے برابر نہیں ہوسکتا۔

⇦ **بیشک** خدا تعالیٰ کی تھوڑی سی بخشش مخلوق کے بہت سے عطیوں سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

⇦ **بیشک** مظلوم کی دعا خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں مقبول ہے کیونکہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عدل کا یہ تقاضا نہیں کہ وہ کسی حقدار کو اس کا حق نہ دے۔

⇦ **بیشک** عمر کی مدت جسے ایک ایک لحظہ کم کرتا اور ایک ایک گھڑی گھٹاتی ہے نہایت چھوٹی مدت ہے۔

⇦ **بیشک** وہ مسافر جسے کامیابی کی امید اور ناکامی کا خطرہ ہے اسے چاہئے کہ اپنے سفر کیلئے اچھا سامان تیار کرے۔

⇦ **بیشک** وہ دور از وطن شخص جسے رات دن اپنے وطن کی طرف کھینچ رہے ہیں۔ بہت جلد واپس آنے کے لائق ہے۔

⇦ **بیشک** نقصان اٹھانے والا وہ شخص ہے جس نے اپنی عمر کو برباد کیا اور بلاشبہ قابل رشک وہ شخص ہے جس نے اپنی عمر کو پروردگار کی اطاعت میں خرچ کیا۔

⇦ **بیشک** کل کا دن آج کے دن سے قریب ہے کہ آج کا دن اپنی موجودہ حالت کے ساتھ گزر جاتا اور اس کے بعد متصل کل کا دن آ جاتا ہے۔

⇦ **بیشک** وہ مال جس کو تو نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ وہ قیامت میں تیرے لئے ذخیرہ ہوگا۔ اور جس کو دنیا میں چھوڑ کر فوت ہوا۔ اس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔

⇦ **بیشک** لوگ عموماً عیب سے خالی نہیں پس کسی کے پوشیدہ عیب ظاہر نہ کر۔ ان کا فیصلہ اللہ سبحانہ کے اختیار میں ہے وہ اگر چاہے گا تو معاف فرما دیگا۔ اور جہاں

تک تجھ سے ہو سکے لوگوں کے عیب چھپائے رکھ۔ کہ اللہ تعالیٰ تیرے وہ عیب جس کو تو چھپانا چاہتا ہے پوشیدہ رکھے۔

⇦ **بیشک** آدمی نے جو مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے وہ اسے ملنے والا ہے اور جس کو چھوڑ مرا۔ اس پر نادم اور پشیمان ہوگا۔

⇦ **بیشک** بڑا اجر بڑی مصیبت کے ساتھ ہے پس جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اپنے پیارے بندوں میں داخل کرنا چاہتا ہے تو ان کو کسی بڑی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

⇦ **بیشک** تمہاری منزل مقصود تمہارے آگے ہے اور قیامت تمہارے پیچھے لگی ہے کہ وہ تم کو منزل مقصود کی طرف پکارتی ہے۔

⇦ **بیشک** تمہاری ایک نہایت ہے پس تمہیں چاہئے کہ تم اپنی نہایت کو پہنچ جاؤ اور تم پر تمہارے لئے ایک معین ٹھکانا ہے چاہئے کہ وہاں تک ضرور رسائی ہو جائے۔

⇦ **بیشک** وفاداری سچائی کی ہمزاد ہے اور مجھے کوئی ایسی سپر معلوم نہیں جو اس سے زیادہ کامل ہو۔

⇦ **بیشک** بامروت اور محسن لوگ طالبین احسان کی نسبت احسان کرنے کی طرف زیادہ محتاج ہیں۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے (اپنی حکمت سے) اپنے بندوں کیلئے کچھ سزائیں اور عذاب مقرر کر رکھے ہیں پس اگر تم کسی تکلیف اور عذاب میں مبتلا ہو جاؤ۔ تو دعا کے ذریعہ سے اسکی مدافعت کرو۔ کیونکہ آسمانی بلاؤں کو دعا کے بغیر کوئی چیز نہیں ٹال سکتی۔

⇦ **بیشک** حکیم کا کلام جب صحیح ہو تو دوا ہے اور جب غلط ہو تو داء (بیماری) ہے۔

⇦ **بیشک** اہل جنت ہماری جماعت اور تابعداروں کے مکانات کو اس طرح

دیکھیں گے جس طرح کہ آدمی آسمان کے کنارے میں ستارے کو دیکھتا ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے زیادہ اچھا ناصح وہ شخص ہے جو پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرے اور اپنے پروردگار کا بڑا مطیع اور فرمانبردار ہو۔ اور بلاشبہ سب سے زیادہ دھوکے باز وہ ہے جو اپنی جان کے ساتھ دھوکا کرے اور خدا تعالیٰ کا بڑا عاصی اور نافرمان ہو۔

⇦ **بیشک** دنیا اسی چال پر تمہارے ساتھ ختم ہو جائیگی اور پھر تمہارا اور آخرت کا ساتھ ہوگا۔

⇦ **بیشک** دنیا دین کو بگاڑنے اور ایمان و یقین کو دور کرنیوالی ہے اور بے شک دنیا تمام فتنوں کا سر اور سب مصیبتوں کی جڑ ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے اپنا فضل و کرم اس طرح ظاہر فرمایا ہے کہ جب عاجز لوگ اس کی اطاعت میں کوتاہی کرتے ہیں تو عقلمند اور ہوشیار لوگ اسے غنیمت سمجھتے (اور اس میں مصروف ہو جاتے) ہیں۔

⇦ **بیشک** آگ کی یہ صفت ہے کہ اگر اس میں سے کچھ نکال لی جائے تو وہ اس طرح کچھ کم نہیں ہو جاتی۔ لیکن اگر اسے ایندھن نہ ملے تو بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح علم کی یہ حالت ہے کہ اگر صاحب علم سے کوئی شخص علم سیکھ لے تو اس کا علم کچھ کم نہیں ہو جاتا۔ لیکن اگر اہل علم اس کے پڑھانے میں بخل کریں تو انکے سینوں سے بھی مٹ جاتا ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ کی عادت اس طرح ہے کہ دنیا تو اپنے دوستوں اور دشمنوں سب کو دیتا ہے اور دین ان ہی کو عطا فرماتا ہے جو اسکے پیارے بندے ہیں۔ بیشک اللہ سبحانہ دنیا کا مال و دولت اپنے دوستوں اور دشمنوں سب کو عطا فرماتا ہے اور علم انکو ہی بخشتا ہے جو اسکے خاص پیارے ہیں۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ دین انہی لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو اسکے خاص پیارے اور برگزیدہ ہیں۔

⇦ **بیشک** دین اسلام کی ایک حد ہے پس تم کو چاہئے کہ اس حد پر پہنچ جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو حقوق تم پر فرض کیے ہیں ان سے عہدہ برآ ہو کر اسکی بارگاہ میں آ جاؤ۔

⇦ **بیشک** نیت کو فساد سے پاک کرنا مدت دراز تک کوشش کرنے کی نسبت عاملین پر زیادہ سخت اور دشوار ہے۔

⇦ **بیشک** تیرے آگے ایک بہت لمبی راہ اور بہت سخت اور شدید مسافت موجود ہے جس کیلئے یہ ضروری ہے کہ کوئی اچھا راہبر تلاش کرے اور اس قدر زادراہ بنالے کہ جس کے ذریعے منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

⇦ **بیشک** وہ نفس جو جنت کی باقی رہنے والی اور مرغوب نعمتوں کے جمع کرنے میں کوشش کرتا ہے وہ ضرور کامیاب ہو جائیگا اور آخر کار اسے سعادت نصیب ہوگی۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ کا ایسا کرم ہے کہ خوشحالی کے وقت اپنے فضل سے طرح طرح کی نعمتوں سے مالا مال فرماتا اور تنگی کے وقت اپنے لطف سے نعمت تطہیر عنایت فرماتا ہے یعنی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

⇦ **بیشک** اس شخص کیلئے جو ایسے لوگوں کو مال و دولت عطا کرے جو اسے محروم رکھیں۔ ان لوگوں سے ملے جو اس سے قطع کریں اور ان لوگوں سے درگزر کرے جو اس پر ظلم کریں اللہ سبحانہ خود معاون و مددگار ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں۔ کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔

⇦ **بیشک** جس شخص کو دنیا محال اور ناممکن امیدوں سے مغرور کرے اور جھوٹ موٹ کی آرزوؤں سے فریب دے اسے طرح طرح کے فکر پیدا ہوتے اور قسم

قسم کے غم حاصل ہوتے ہیں اور یہ کم بخت اسے آخرت سے دور کر دیتی اور ہلاکت کے گڑھے میں جاڈالتی ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ یہی چاہتا ہے۔ کہ وہ اپنے ایماندار بندوں کو ایسی جگہ سے روزی پہنچائے جہاں کا ان کو وہم وخیال بھی نہ ہو۔

⇦ **بیشک** مومن لوگ نرم طبع اور سہل خو ہوتے ہیں۔ بلاشبہ ایمان والے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے اور لاریب ایماندار خوف خدا سے ڈرتے ہیں۔

⇦ **بیشک** اپنا مال خرچ کر کے سخاوت کرنے سے یہ سخاوت کئی درجے افضل ہے کہ آدمی کا نفس لوگوں کے مال کی طرف راغب نہ ہو یعنی کسی کے مال کا دل میں لالچ نہ ہو۔

⇦ **بیشک** وہ وعظ جس سے کان ناخوش نہیں ہوتے اور نفع رسانی میں کوئی نصیحت اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ وہ وعظ ونصیحت ہے جس سے زبان قال خاموش رہے اور زبان حال اور عملی حالت اسے بیان کرے۔

⇦ **بیشک** مسکین سائل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے پس جو شخص اسے کچھ دیتا ہے وہ گویا اللہ سبحانہ کو دیتا ہے اور جو (اپنا مال) اس سے روک رکھتا ہے۔ وہ گویا اللہ سبحانہ سے اسے روک رکھتا ہے۔

⇦ **بیشک** دین کی بہترین خصال یہ ہیں۔ کہ لوگوں سے دوستی۔ دشمنی اور ان سے لین دین سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔

⇦ **بیشک** دین ایک درخت کی مانند ہے اس کی جڑ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر یقین رکھیں اور اس کا پھل یہ ہے کہ لوگوں کی دوستی یا دشمنی خدا تعالیٰ کیلئے ہو۔

⇦ **بیشک** وہ احسان وکرم جو تو نے کسی کے ساتھ کیا ہے وہ درحقیقت تو نے اپنی جان کے ساتھ کیا اور اس کے ذریعے اپنی عزت کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس جو بھلائی کہ تو

اپنی جان کے ساتھ کرے لوگوں سے اس کے شکریئے کا طالب نہ ہو۔

⇦ **بیشک** اخلاق کی خوبیاں یہی ہیں۔ کہ جو شخص تجھ سے قطع کرے تو اس سے ملاپ کرے اور جو تجھے محروم رکھے۔ تو اسے عطا کرے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے درگزر کرے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ حسن نیت اور صلاح باطن کے طفیل اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ جنت میں داخل فرماتا ہے۔

⇦ **بیشک** جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم اور عمل مستقیم عطا فرمایا ہے اس کو بہت بڑی نعمت بخشی اور اس پر بھاری احسان کیا ہے۔

⇦ **بیشک** وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے اور اس کی نافرمانیوں سے بچنے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے نیک بندوں اور شہیدوں کا مرتبہ رکھتا ہے۔

⇦ **بیشک** عقلمند وہ شخص ہے جس کی عقل اسے نیک کاموں کی طرف راہنمائی کرے اور اس کی رائے نیکیوں میں ترقی کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ پس ایسے شخص کی رائے درست اور اسکے کام قابل تعریف ہیں۔

⇦ **بیشک** جاہل وہ شخص ہے۔ جس کی جہالت اسے گمراہی میں ڈالے اور خواہش نفس اسے برے کاموں کی طرف ابھارے۔ پس ایسے شخص کی باتیں غلط اور اس کے کام قابل مذمت ہیں۔

⇦ **بیشک** یہ دل بھی غور و فکر کرنے سے اسی طرح تھک جاتے ہیں۔ جس طرح کہ آدمیوں کے بدن کام کاج کرنے سے خستہ ہو جاتے ہیں۔ پس چاہئے کہ ان کو علم و حکمت کی عجیب و غریب باتوں کی طرف متوجہ کیا جائے۔ جس سے خوش و خرم ہو جائیں۔

⇦ **بیشک** تمام نیک کاموں میں سب سے زیادہ ثواب تین اعمال میں ہے۔ (۱) اپنے مال ودولت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پوشیدہ طور پر صدقہ وخیرات کرنا (۲) والدین کے ساتھ نیکی کرنا (۳) رشتہ داروں سے ملنا اور انکے حقوق ادا کرنا۔

⇦ **بیشک** مومن کو اپنے عمل میں یقین اور منافق کو اپنے کام میں شک ہوتا ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) وہ لوگ ہیں جو اپنی موت کو قریب خیال کرتے ہیں اور اپنی امیدوں کو جھوٹا سمجھتے۔ اعمال صالحہ زیادہ کرتے اور لغزش کم کھاتے ہیں۔

⇦ **بیشک** ہمارا معاملہ سخت اور دشوار ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقرب (خاص دوست) فرشتوں۔ انبیائے مرسلین اور مومنین کامل ایمان والوں کے بغیر کوئی دوسرا شخص اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اور ہماری بات کو امانتدار سینوں اور مضبوط عقلوں کے سوا کوئی دوسرا محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین پر نظر ڈال کر ہمیں برگزیدہ فرمالیا اور ہمارے لئے ایک جماعت کو پسند فرمایا ہے۔ جو ہماری نصرت ویاوری کرتی ہے۔ ہماری خوشی سے خوش ہوتی ہے۔ ہماری تکلیف پر غم کھاتی اور ہماری حمایت میں اپنے مال وجان خرچ کرتی ہے۔ ایسے لوگ ہماری جماعت اسلام میں داخل ہیں۔ اور ہم سے انکو رابطہ اور تعلق ہے اور بہشت میں ہمارے ساتھ ہونگے۔

⇦ **بیشک** ہمارا معاملہ سخت دشوار گزار نا ہموار اور پوشیدہ اور ڈھکا ہوا راز ہے۔ اس کی برداشت وہی شخص کرسکتا ہے جو کامل ایمان رکھتا ہو۔

⇦ **بیشک** انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ جو ہر وقت اسکی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جب اس کی موت آجاتی ہے۔ تو اسے موت کے حوالہ کردیتے ہیں۔

⇦ **بیشک** موت ایک مضبوط ڈھال ہے۔

⇦ **بیشک** بات کا بہ نسبت کام کے اچھا ہونا ایک قسم کا عیب اور قباحت ہے اور بلاشبہ کام کی بات کی نسبت افضل ہونا خوبصورتی اور زینت ہے۔

⇦ **بیشک** زاہدوں کی دنیا میں یہ حالت ہے۔ کہ گو وہ بظاہر ہنستے معلوم ہوں مگر ان کے دل روتے رہتے ہیں۔ اور اگرچہ دیکھنے میں خوش وخرم معلوم ہوں مگر ہر وقت آخرت کی فکر اور غم میں مبتلا ہیں۔ اور خواہ دوسرے لوگ مال ودولت پر رشک کریں مگر وہ اپنے آپ سے نہایت ناخوش رہتے ہیں۔

⇦ **بیشک** عقلمند اور ہوشیار وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنا دشمن سمجھا۔ اسکی زیب وزینت سے آنکھیں بند کر لیں۔ اپنے دل اس سے اٹھالئے اور باقی رہنے والے گھر (بہشت) پر عاشق اور فریفتہ ہوگئے۔

⇦ **بیشک** عقلمند آدمی کو ادب سکھلانے سے نصیحت ہو جاتی ہے اور جانوروں کو مار پیٹ کے بغیر کبھی عبرت حاصل نہیں ہوتی۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے ایک ایسا فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو ہر روز یہ پکارتا ہے۔ کہ اے اہل دنیا تم پیدا ہو کر آخر ایک دن مر جاؤ گے۔ جو مکانات بناتے ہو وہ ایک دن خراب اور ویران ہو جائیں گے اور جو مال جمع کرتے ہو وہ جاتا رہے گا۔

⇦ **بیشک** کل قیامت کو دنیا سے ان ہی لوگوں کو سعادت مندی اور فائدہ حاصل ہوگا جو آج کے روز اس سے بھاگتے ہیں۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے عدل واحسان کرنے کا حکم دیا اور ظلم اور بے حیائی کی باتوں سے منع فرمایا ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے مالداروں کے مال میں فقیروں کی روزی مقرر فرما رکھی ہے۔ پس فقیروں کو بھوک کی تکلیف اسی سے ہوتی ہے کہ مالدار ان کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اسکی نسبت ان سے ضرور باز پرس فرمائے گا۔

⇦ **بیشک** آدمی اپنی امیدوں کی طرف جھانکتا ہے۔ مگر موت کی آمد اسکی تمام امنگوں کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کیسی پاک ذات ہے کہ نہ وہ امیدیں حاصل ہوتی ہیں اور نہ امیدیں باندھنے والا موت سے رہائی پاتا ہے۔

⇦ **حضرت** امیر المومنینؓ نے ایک شخص کو انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے سنکر اسے بُرا محسوس فرمایا۔ کہ یہ آیت خاص موقع مصیبت پر پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ جملہ انا للہ کا یہ مطلب ہے کہ ہماری سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور وہ ہمارا حقیقی بادشاہ ہے اور جملہ انا الیہ راجعون کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم کو ایک دن مرکر اسکی بارگاہ عالی میں ضرور حاضر ہونا ہے۔

⇦ **بیشک** جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ کس قدر جائیداد اور اولاد چھوڑ کر فوت ہوا ہے۔ اور ملائکہ یوں کہتے ہیں کہ اس نے کتنا مال خدا تعالیٰ کی رضامندی کیلئے خرچ کیا ہے۔ اے اللہ کے بندو! خدا تمہارے باپ دادا کا بھلا کرے۔ تمہیں چاہئے کہ تم اپنا کچھ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور سب کو چھوڑ کر نہ مرو۔ ورنہ یہ تمہارے سر پڑا لا دا جائیگا۔

بیشک ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مجاہدے نفس میں مصروف رکھا اور اسکی اصلاح کر دی اور اس کو اس کی خواہشوں اور لذتوں سے روک رکھا۔ اور اس کا مالک ہو گیا۔

⇦ **بیشک** جو شخص دل کی آنکھ سے دیکھ بھال کر کام کرتا ہے وہ ہر ایک کام کو اس طرح شروع کرتا ہے کہ وہ پہلے دیکھتا ہے کہ یہ کام اس کیلئے مضر یا اس کے حق میں مفید ہے۔ پس اگر مفید ہو تو پورا کرتا اور اگر مضر ہو تو اس سے باز آجاتا ہے۔

⇦ **بیشک** عقلمند وہ شخص ہے جو آج کے دن (دنیا میں) کل کے روز (آخرت) کیلئے فکر رکھے۔ اپنی جان کے چھوڑانے کیلئے کوشش کرے اور اس نازک وقت کیلئے

جو ضرور پیش آنے والا ہے اور اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں عمل صالح کمائے۔

⇦ **بیشک** اولیاء اللہ کا یہ شیوہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی یاد میں سب سے زیادہ مصروف رہتے۔ اسکی نعمتوں کا ہمیشہ شکریہ ادا کرتے اور سخت مصیبت میں سب سے بڑھ کر صبر اختیار کرتے ہیں۔

⇦ **بیشک** اچھا مال وہ ہے جس سے لوگوں میں تعریف اور شکر اور خدا تعالیٰ کے ہاں ثواب اور اجر حاصل ہو۔

بیشک اللہ سبحانہ نے اپنی یاد کو دلوں کی چمک بنایا ہے۔ جو دل اندھے ہوں اس سے بینا ہو جاتے ہیں۔ جن میں بہرہ پن ہو ان کو شنوائی حاصل ہو جاتی اور جن میں سرکشی اور خلاف کا مادہ ہو وہ منقا (تابع) ہو جاتے ہیں۔

⇦ **بیشک** ہوشیار وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو حساب کی قید میں رکھے۔ غلبے اور قوت سے اس کا مالک ہو جائے۔ اور مجاہدے کے ساتھ اسے مار ڈالے۔

⇦ **بیشک** خدا تعالیٰ کی یاد کیلئے چند لوگ لائق اور اسکے اہل ہیں۔ انہوں نے دنیا کے عوض اسے اختیار کر لیا ہے۔ پس کوئی بیج بیوپار ان کو اس سے روکتا نہیں۔ وہ اپنی زندگی کے دن اسی مشغلہ میں کاٹتے اور غافلوں کے کانوں میں اس کی صدائیں پہنچاتے ہیں۔

⇦ **بیشک** جس شخص نے دیکھا کہ ظلم کے مطابق عمل درآمد ہو رہا اور لوگوں کو بُرے کاموں کی طرف بلایا جاتا ہے۔ پھر اس نے اسکو اپنے دل میں برا سمجھا۔ تو بلاشبہ وہ اس کے وبال سے بچ رہا۔ اور اس گناہ سے وہ پاک ہے۔ اور جس نے اسکے مٹانے میں اپنی زبان کو ہلایا وہ اس سے بہتر ہے اور جس نے اسکو تلوار سے مٹایا کہ حق تعالیٰ کا بول بالا اور ظالموں کی بات نیچی ہو تو وہ ٹھیک ہدایت کے راستے کو

پہنچا۔ طریق مستقیم پر قائم رہا۔ اوراس کے دل میں نور یقین حاصل ہوا۔

⇦ **بیشک** تمام بندوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کو حق تعالیٰ نے اسکے نفس کی اصلاح میں اعانت فرمائی۔ پس اس نے آخرت کے غم کو اپنا خود (کلاہ سر) اور خوف الٰہی کو اپنی چادر بنالیا اور ہدایت کا چراغ اس کے دل میں روشن ہوا۔ اوراس نے آنے والے دن (روز قیامت) کیلئے مہمانی تیار کرلی۔

⇦ **بلاشبہ** قرآن کریم کا ظاہر خوبصورت اس کا باطن (مضمون) عمیق اور گہرا ہے۔ اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اوراس کے غرائب کی کوئی انتہا نہیں اور گمراہی اور جہالت کے اندھیرے اسکے بغیر کبھی دور نہیں ہوسکتے۔

⇦ **بیشک** تمام بندوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل وہ شخص ہے۔ جس نے اپنی عقل کو زندہ کیا۔ خواہشات نفس کو مار ڈالا۔ اور آخرت کی اصلاح کیلئے نفس کو تکلیف میں رکھا۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کا بندے پر یہ حق ہے کہ وہ اسکی ہر ایک نعمت کا شکرادا کرے پس جو شخص جس نعمت کا شکرادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وہ نعمت اور زیادہ دیتا ہے اور جو شخص کسی نعمت کے شکریئے میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے اس نعمت کے زوال کا اندیشہ رکھنا چاہیے۔

⇦ **بیشک** جس شخص کی سواری رات اور دن ہیں گو وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں ایک جگہ ٹھہرا ہوں مگر وہ ہر لحظہ سفر کو طے کررہا ہے۔ اوراگر چہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں آرام سے اپنے گھر میں مقیم ہوں۔ مگر وہ ہر لحہ مسافت کو کاٹ رہا ہے۔

⇦ **بیشک** عقلمند وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں کو روکتا اور غصے کے وقت اس [illegible] جوش او [illegible] اوراس کا قلع قمع کرتا [illegible]

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے حق کا شاہراہ ظاہر کر دیا اور اس کی راہیں روشن اور واضح فرما دی ہیں۔ پس جس نے راہ حق سے گریز کی اس پر بدبختی لازم ہوگئی اور جس نے اس راستے کو پکڑا اسے ہمیشہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

⇦ **بیشک** جس شخص نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں خرچ (اس کی راہ میں شہید ہوا) کیا اسے نجات اور سلامتی حاصل ہوئی۔ اس بیع میں اس نے بہت بڑا نفع کمایا اور بیشمار غنیمت اسے ہاتھ آئی۔

⇦ **بیشک** لڑائی سے بھاگنے پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ دنیا میں ذلت وخواری حاصل اور ہمیشہ کیلئے عار لاحق ہوتی ہے اور بلاشبہ بھاگنے سے کچھ عمر بڑھ نہیں جاتی اور نہ موت اپنے دن سے پیچھے ہٹتی ہیں۔

⇦ **بیشک** آدمی کی یہ حالت ہے کہ وہ ان چیزوں کے حاصل ہونے پر خوش ہوتا ہے جو کبھی اس سے فوت ہونیوالی نہ تھیں (اسکی قسمت میں ان کا ملنا ضروری تھا) اور ان چیزوں کے فوت ہونے سے ناخوش ہوتا ہے جو کبھی اسے ملنے والی نہ تھیں (تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ وہ ہرگز اسے حاصل نہ ہونگی) اے ابن آدم تمہیں چاہئے۔ کہ آخرت کے حاصل ہونے پر خوشی کرو۔ اور اس کے فوت ہونے پر غم کھاؤ۔ اور ہمیشہ مابعد موت کی فکر رکھو۔

⇦ **بیشک** جب اللہ سبحانہ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنی چاہتا ہے تو اسے اس بات کی توفیق بخشتا ہے کہ وہ اپنی عمر نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ اور اسے یہ سعادت نصیب فرماتا ہے کہ وہ اپنی فرصت کو اسکی اطاعت میں موت کے آنے سے پہلے جلدی سے صرف کر دیتا ہے۔

⇦ **بیشک** تیرے آگے ایک مشکل گھاٹی آنے والی ہے جس میں ہلکے بوجھ والے بھاری بوجھ والوں سے اچھے رہیں گے۔ اور اس پر آہستہ چلنے والے تیز چلنے

والوں کی نسبت بہت برے حال میں ہونگے اور تو اس سے اتر کر ضرور بہشت یا دوزخ میں جائے گا۔

⇦ **بیشک** قیامت میں سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی۔ جس نے مال دنیا کو ناجائز طریقوں سے کمایا۔ پھر جب مرا تو ایک ایسے شخص کو وارث چھوڑا جس نے اس کو اطاعت الٰہی میں صرف کر ڈالا۔ اور وہ اسکی بدولت جنت میں داخل ہو گیا۔ اور وہ پہلا شخص اس کے طفیل دوزخ میں جا پڑا۔

⇦ **بیشک** لوگ سونے چاندی کی نسبت اچھے ادب کے زیادہ محتاج ہیں۔

⇦ **بیشک** قرآن کریم وہ ناصح ہے جو کبھی دھوکا نہیں دیتا۔ اور ایسا راہنما ہے جو کبھی راستے سے بھٹکنے نہیں دیتا اور ایسا صادق البیان ہے جو ذرا جھوٹ نہیں بولتا۔

⇦ **بیشک** موت نہایت جلدی کے ساتھ تمہاری تلاش کر رہی ہے۔ اس کے ہاتھ سے کوئی مقیم چھوٹ نہیں سکتا اور جو شخص بھاگ جائے اس کے پکڑنے سے یہ عاجز نہیں ہوتی۔

⇦ **بیشک** موت میں اس شخص کیلئے راحت و آرام ہے جو نفسانی خواہشوں کا قیدی اور شہوت کا غلام ہے کیونکہ جسقدر اسکی زندگی لمبی ہوگی۔ اسی قدر اس کے گناہ زیادہ ہونگے اور وہ اپنی جان پر بے حد ظلم کرتا رہے گا۔

⇦ **بیشک** اپنی تجارت میں سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والا اور سب سے اچھی کوشش کرنے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے بدن کو دنیا کی آرزوؤں کی تلاش میں پرانا کر دیا۔ اور اس کے ارادے کے مطابق تقدیر اسکی یاور نہ ہوئی۔ پس وہ دنیا کے سب خسارے ساتھ لیکر یہاں سے رخصت ہوا اور آخرت کے عذاب کو اپنے ساتھ لایا۔

⇦ **بیشک** ہر ایک مصیبت کیلئے ایک غایت اور انتہا ہے۔ ایک نہ ایک دن وہ ضرور ختم

ہو جاتی ہے۔ پس اس کے ختم ہونے کے وقت تک بے فکری سے سور ہو۔ کیونکہ اس سے پہلے اس کے دفیئے کیلئے کوئی حیلہ وتدبیر کرنا گویا اس مصیبت کو بڑھانا ہے۔

بیشک تمام مصائب کیلئے ایک نہ ایک حد اور غایت ہے کہ وہ اس پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ پس ان کے اپنے انتہا تک پہنچنے سے پہلے صبر کئے رہو۔ اس سے پہلے ان کے دور کرنے کیلئے کوشش کرنا گویا ان کو بڑھانا ہے۔

بیشک اللہ سبحانہ نے تم پر چند فرض مقرر فرمائے ہیں پس تم ان کو ضائع نہ کرو۔ اور تمہارے لئے کئی حدیں بنائی ہیں۔ پس ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور کئی ایک چیزوں سے منع کیا ہے۔ پس ان کے ارتکاب سے باز رہو۔ اور بہت سی چیزوں سے سکوت اختیار کیا ہے اور یہ نہیں کہ وہ ان کے بیان کرنے سے بھول گیا ہے۔ پس تم ایسی چیزوں کے بارے میں تکلیف نہ کرو۔ بلکہ بلا تامل ان کو استعمال میں لاؤ۔

بیشک فرصت کے وقت بادل کی طرح جلد گزر جاتے ہیں۔ پس جب تمہیں نیک کام کرنے کی فرصت ملے تو اسے غنیمت سمجھو ورنہ ندامت حاصل ہوگی۔

بیشک خلق خدا کی حاجت روائی جو تم سے وابستہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے پس اس کو غنیمت سمجھو اور اس سے کبھی نہ اکتاؤ ورنہ یہ نعمت موجب عذاب ہو جائے گی۔

بیشک سب سے اچھا مال وہ ہے جس سے آخرت میں ذخیرہ اور ثواب اور دنیا میں نیک نامی اور تعریف حاصل ہو۔

بیشک سب سے افضل مال وہ ہے جس کے ذریعے شریف آدمی کو اپنا غلام بنا لیا جائے اور خدا تعالیٰ کے ہاں ثواب کا استحقاق حاصل ہو۔

⇦ **بیشک** جو شخص تیری خوشامد اور تعریف کرتا ہے وہ تیری عقل کو دھوکا اور جھوٹ موٹ کی تعریف کے ساتھ تیرے نفس کو فریب دیتا ہے۔ اگر تو اسے اپنی بخشش سے محروم رکھے یا اس سے دست کرم کو روک لے تو وہ تجھے ہر ایک بری بات کے ساتھ موسوم اور تمام خراب اور گندی صفات کی طرف منسوب کریگا۔

⇦ **بیشک** نفس (پند و نصیحت کا) بھوکا ہے اور کان (سیر ہوکر) اس کو تھوکتے ہیں۔ پس تو اپنے دل پر اصرار کرکے اپنے فہم کو تکلیف میں نہ ڈال۔ کیونکہ بدن کے ہر ایک عضو کیلئے آرام کا حق ہے۔

⇦ **بیشک** جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی عبادت جنت کی نعمتوں کی امید پر کی ہے۔ ان کی عبادت ایک طرح کی تجارت ہے۔ اور جنھوں نے اس کے عذاب کے خوف سے اسے پوجا ہے انکی پرستش غلاموں کی خدمت گزاری کے موافق ہے اور جن مردانِ خدا نے اسکی نعمتوں کی شکرگزاری کے خیال سے اسکی اطاعت کو ادا کیا ہے ان کی عبادت شرفاء کی فرمانبرداری کا نمونہ ہے۔

⇦ **بیشک** حیا اور پاکدامنی ایمان کی خصلتیں شریف لوگوں کی اوصاف اور نیکو کاروں کی عادات ہیں۔

⇦ **بیشک** تمام مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کے سپرد کردے۔ پس وہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا بغیر کسی ہادی اور راہنما کے چلتا ہے۔

⇦ **بیشک** جس شخص پر دنیا کی ہوس آخرت کی خواہش کی نسبت زیادہ قابو پالے اور دنیا کے کام کاج اس کی نظر میں آخرت کے کاموں پر فوقیت رکھتے ہوں۔ تو بلاشبہ اس نے ایک فانی چیز کے عوض ایک باقی رہنے والی چیز کو بیچ دیا۔ ہمیشہ رہنے والی چیز کے بدلے ایک ہلاک ہونے والی شے کو لے لیا۔ اپنی جان کو

ہلاکت میں ڈالا اور اس کیلئے ایک ایسی چیز کو پسند کر لیا جو کہ حقیر اور زائل اور ختم ہونیوالی ہے۔ اور اپنے نفس کو سیدھے راستے سے دور کر دیا ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے پہلا جہاد جس کے ذریعے تم مخالفوں پر غالب آتے ہو ہاتھ کا جہاد ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجے پر زبان کا جہاد۔ بعد ازیں تیسرے درجے پر دل کا جہاد ہے۔ پس جو شخص اچھے کاموں کو برا نہ سمجھے تو اس کا دل الٹا ہو گیا ہے۔ اوپر کا حصہ نیچے کو اور نچلا اوپر کو کیا گیا ہے۔

⇦ **بیشک** موت تمہاری لذتوں کو مٹانے والی تم کو اپنے دلی مقاصد سے دور کرنے والی۔ تمہاری جماعتوں میں تفرقہ ڈالنے والی ہے۔ اسکی رسیوں نے تمہارے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے ہیں۔ اور تم کو ہلاک کرنے کی جگہ کی طرف لے آئی ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ نے تم کو تقویٰ کی وصیت فرمائی اور اس کو اپنی مخلوق سے خوشنودی کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ پس تم اس خدائے پاک سے ڈرتے رہو۔ جو ہر وقت تم کو دیکھتا اور تمہاری چوٹیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔

⇦ **بیشک** عقلمند کو چاہئے کہ دنیا میں رہ کر موت سے ڈرتا رہے اور اس گھر میں پہنچنے سے پہلے جس میں موت کی آرزو کریگا۔ مگر موت نہ آئیگی اس کیلئے اچھی طرح تیاری کرے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ایسی چیز ہے۔ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کو حرام کاموں سے بچایا۔ ان کے دلوں میں خوف الٰہی کو ایسا جمایا کہ ان کو راتوں رات جگایا اور ان کے نفوس کو (حق تعالیٰ کے عشق کی) پیاس لگا دی۔ پس اے مومنین تم کو چاہئے۔ کہ تکلیف اٹھاؤ تا کہ آرام ملے اور پیاس کو برداشت کرو کہ سیرابی حاصل ہو۔

⇦ **بیشک** موت کی ایسی سخت تکلیفیں ہیں۔ جو احاطہ بیان سے باہر اور اہل دنیا کے عقلوں میں آنے سے خارج ہیں۔

⇦ **بیشک** موت تمہاری چوٹیوں کے ساتھ بندھی ہے اور دنیا تمہارے پیچھے سے سمیٹے جارہی ہے۔

⇦ **بیشک** متقی لوگوں نے دنیا اور آخرت دونوں سے حصہ حاصل کیا ہے۔ یہ لوگ تو اہل دنیا کے ساتھ دنیا میں شریک ہوئے ہیں مگر دنیادار آخرت میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوئے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہی زادِراہ آخرت میں فائدہ دینے والی چیز ہے۔ یہ ایسا زادراہ ہے کہ اس سے انسان منزل کو پہنچ جاتا ہے اور یہ وہ مفید چیز ہے کہ اس کی بدولت وہاں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے کی طرف جو شخص بلاتا ہے وہ بہت بڑا ہوشیار ہے اور جو اسے محفوظ رکھتا ہے وہ نہایت اچھا محفوظ رکھنے والا ہے پس جس نے اسکی طرف بلایا اس نے لوگوں کے کان کھول دیئے اور جنہوں نے اسے محفوظ رکھا وہ کامیاب ہوئے۔

⇦ **بیشک** تقویٰ تمہارے ذمے اللہ تعالیٰ کا ایک حق اور تمہارے حق اس کے ذمہ واجب ہونے کا ذریعہ ہے۔ پس تم تقویٰ اختیار کرنے میں حق تعالیٰ سے مدد مانگو اور قرب الٰہی کیلئے اسے وسیلہ بناؤ۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کے تقویٰ نے اپنے آپ کو پہلی اور پچھلی سب امتوں پر پیش کیا کہ کل (قیامت کے دن) جب کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور جو کچھ زور وقوت دیا تھا وہ لے لے گا۔ سب لوگ تقویٰ کے محتاج ہونگے مگر بہت تھوڑے لوگوں نے اسے کماحقہ برداشت کیا۔

⇦ **بیشک** تقویٰ الٰہی ایک ایسی رسی ہے جس کا موقع گرفت نہایت مضبوط ہے اور یہ

وہ قلعہ ہے جسکی چوٹی نہایت محفوظ ہے۔

⇦ **بیشک** تقویٰ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا منشا ہے کہ وہ اسکے ذریعے اپنے بندوں اور اپنی خاص مخلوق پر راضی ہوتا ہے پس تم اس خدائے پاک کا تقویٰ اختیار کرو جو تمہاری پوشیدہ باتوں کو جانتا اور تمہاری ظاہری باتوں کو لکھتا ہے۔

⇦ **بیشک** تقویٰ ایک ایسا مضبوط اور محفوظ گھر ہے کہ جس کے رہنے والے کبھی خراب نہیں ہوتے اور جو شخص اسکی پناہ لے اسے کوئی روکتا نہیں۔

⇦ **بیشک** تقویٰ آج کے دن (گناہوں سے) بچنے کا ذریعہ اور ڈھال ہے اور کل (قیامت) کو جنت کی طرف راستہ ہوگا۔ تقویٰ ایک کھلی سڑک ہے اور اس پر چلنے والا کامیاب ہوتا ہے۔

⇦ **بیشک** تقویٰ دین اور ایمان و یقین کی آبادی۔ صلاح اور درستی کی کنجی اور کامیابی کا سراغ ہے۔

⇦ **بیشک** جس شخص کے سامنے پہلے لوگوں کے سزایاب ہونے کے عبرت انگیز نظارے کھلم کھلے موجود ہوں تو وہ تقویٰ اختیار کرتا اور اس کی بدولت شبہات میں پڑنے سے بچتا ہے۔

⇦ **بیشک** جو شخص تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ نفسانی لذتوں اور خواہشوں میں پڑتا ہے۔ گناہوں اور برائیوں کے جنگل میں بھٹکتا اور بہت سی سزاؤں کا مستحق ہوتا ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کا تقویٰ راست روی کی کنجی۔ آخرت کا ذخیرہ۔ ہر ایک قسم کی غلامی سے آزادی اور ایک طرح کی ہلاکت سے نجات ہے۔ اسی کی بدولت بھاگنے والے کو نجات ملتی۔ مطالب میں کامیابی حاصل ہوتی۔ اور مرغوب چیزیں ہاتھ آتی ہیں۔

⇦ **بیشک** موت ایک ایسا ملاقاتی (یا مہمان) ہے جس سے لوگوں کو الفت و محبت نہیں۔ یہ وہ دشمن ہے جس کا تعاقب نہیں ہو سکتا اور یہ ایسا جوڑ ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آتا۔

⇦ **بیشک** زمانہ ایک ایسا دشمن ہے کہ اس کے ساتھ کوئی شخص دشمنی نہیں کر سکتا۔ یہ وہ حاکم ہے جسے ظالم نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ ایسا جنگ آور ہے کہ اس کے ساتھ کوئی لڑ نہیں سکتا۔

⇦ **بیشک** سب سے اچھی موت یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ خدا کی قسم تلوار کا سو زخم بھی بستر پر مرنے سے زیادہ آسان ہے۔

⇦ **بیشک** سب کی انتہا قیامت ہے۔ صاحب عقل کیلئے یہ کافی واعظ اور نادانوں کیلئے کامل عبرت کا ذریعہ ہے اور اسکے علاوہ مندرجہ ذیل حالات جو تمہیں معلوم ہیں پیش آنیوالے ہیں۔ (۱) ہول مطلع (قبر دیکھنے کا خوف)۔ (۲) بے قراری کے صدمات۔ (۳) کانوں کا بہرہ ہو جانا۔ (۴) دائیں طرف کی پسلیاں بائیں جانب کو اور بائیں کی داہنی جانب کو نکل جانا۔ (۵) قبر کی تنگی۔ (۶) بدن کا کہنہ اور بوسیدہ ہونا۔

⇦ **بیشک** آدمیوں کے دل کسی وقت کار خیر کی طرف متوجہ اور راغب اور کسی وقت اس سے پیٹھ پھیرنے والے اور متنفر ہوتے ہیں۔ پس تمہیں چاہئے کہ جب تمہارا دل کسی کار خیر کی طرف راغب اور متوجہ ہو تو اسے پورا کر لو اور اگر اس سے متنفر ہو تو اسے زیادہ مجبور نہ کرو کہ مجبور کرنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔

⇦ **بیشک** علم ہدایت اور راہنمائی کرتا اور آفتوں سے نجات دیتا ہے اور جہالت راہ سے بھٹکاتی اور گمراہ و ہلاک کرتی ہے۔

⇦ **بیشک** دل کسی وقت کار خیر کی طرف متوجہ اور کسی وقت اس سے متنفر ہوتے ہیں۔

پس جب متوجہ ہوں تو ان کو نوافل میں لگاؤ اور جب متنفر ہوں تو صرف فرائض کے ادا کرنے پر اکتفا کرو۔

⇦ **بیشک** بادشاہ زمین میں اللہ کا امین۔ شہروں اور بندگان خدا میں عدل کو قائم کرنے والا اور ملک میں اس کا کوتوال ہے۔

⇦ **بیشک** مردوں کی نگاہیں ادھر ادھر عورتوں پر پڑتی ہیں اور اسی سبب سے ان کے پاؤں پھسل جاتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور اسے وہ پسند آئے تو وہ اپنی عورت سے ہم بستری کرے کیونکہ جیسی وہ عورت ہے ویسی ہی اسکی اپنی عورت ہے۔

⇦ **بیشک** سب سے اچھی زندگانی والا وہ شخص ہے جس کی زندگانی میں لوگ خوش عیش رہیں۔

⇦ **بیشک** تیرا ان دشمنوں اور حاسدوں کے ساتھ احسان کرنا جو تیرے ساتھ مکروفریب کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ برائی کرنے کی نسبت ان کو زیادہ غصہ دلاتا اور ان کی اصلاح اور درستی کا باعث ہے۔

⇦ **بیشک** تیری رائے تمام امور کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ پس جو کام سب سے زیادہ ضروری ہو پہلے اس کی تدبیر کرے۔

⇦ **بیشک** تیرا مال سب لوگوں کو کافی نہیں ہوسکتا پس جو لوگ حق دار ہیں بالخصوص ان کے حق ادا کر۔

⇦ **بیشک** تیرا اعزاز و اکرام کرنا سب مخلوق کو حاوی نہیں ہوسکتا۔ پس اس بات کیلئے ایسے لوگوں کو تلاش کر جو افضل اور بزرگ ہوں۔

⇦ رات اور دن میں تیرے کام پورے نہیں ہوسکتے۔ پس کچھ حصے میں کام کر اور کچھ حصے میں آ ام

⇦ **بیشک** تیرے وقت تیری عمر کے حصہ ہیں پس اپنا کوئی وقت ایسے کام میں خرچ نہ کر جو تیری نجات کیلئے مفید نہ ہو۔

⇦ **بیشک** تیرا نفس گویا تیری سواری ہے۔ پس اگر تو اسے زیادہ تکلیف میں ڈالے گا تو اسے ہلاک کر دے گا۔ اور اگر نرمی سے برتاؤ کرے گا تو اسے باقی رکھے گا۔ اور اگر تو اس تقسیم کو ٹھیک نہ کرے تو ایسا نہ کر کہ فرائض کو ضائع کر کے نوافل ادا کرنے کی کوشش کرے۔

⇦ **بیشک** حقیقت میں تیرا بھائی وہ شخص ہے جو تیری لغزش اور غلطی کو معاف۔ تیری حاجت کو پورا اور تیرے عذر کو قبول کرے۔ تیرے عیب کو ڈھانپ دے۔ تیرے خوف کو دور اور تیری امید کو پورا کرے۔

⇦ **بیشک** جس قدر مال و دولت تیرے قبضے میں ہے تجھ سے پہلے کئی لوگ اس کے مالک ہو گزرے ہیں۔ اور تیرے بعد بھی یہ کئی لوگوں کے پاس آئے گا پس تو نے اس کو دو شخصوں میں سے ایک شخص کیلئے جمع کر رکھا ہے یا تو ایسے شخص کیلئے جو تیرے جمع کئے ہوئے مال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر عمل کرتا اور جس مال سے تجھے بدبختی یا سنگدلی حاصل ہوئی۔ اس کی بدولت وہ سعادت یاب ہو جاتا ہے یا ایسے آدمی کیلئے تو نے جمع کر رکھا ہے جو تیرے جمع کئے ہوئے مال میں خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف اور اس کی نافرمانی کرتا اور اسی کے ذریعے سے وہ شقی ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی شخص بھی اس بات کے لائق نہیں کہ تو اس کو اپنی جان پر ترجیح دے (کہ اس مال کو اس کیلئے چھوڑ جائے اور کوئی نیک عمل نہ کمائے) اور اسکی خاطر اس مال کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے پھرے۔

⇦ **بیشک** بندہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا اور اسکی نافرمانی اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس اس کا علاج یہی ہے۔ نعمتوں کا شکر بجا لائے اور

گناہوں سے توبہ کرے۔

⇦ **بیشک** امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کچھ موت کو نزدیک اور روزی کو کم نہیں کر دیتے بلکہ ثواب کو دگنا کرتے اور اجر بڑھا دیتے ہیں۔ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق اور انصاف کی بات کہنا ان دونوں سے افضل ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ سبحانہ نے اپنے بندوں کو جو احکام فرمائے ہیں ان میں انکی بہتری ملحوظ رکھی ہے جن باتوں سے انہیں منع کیا ہے ان سے انکو ڈرانا اور بچانا مقصود ہے اس نے (اپنے فضل سے) کچھ زیادہ مشکل تکلیف میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اس کی طرف سے نہایت تھوڑی سی تکلیف ہے۔ اس نے (اپنے کرم سے) چھوٹے چھوٹے عملوں پر بہت بڑا ثواب عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ نافرمان لوگ اسکی نافرمانی کچھ اس وجہ سے نہیں کرتے کہ وہ مغلوب اور کمزور ہے اور نہ وہ کسی سے جبراً اپنی اطاعت کراتا ہے۔ اس نے انبیا علیہم السلام کو (دنیا میں) یونہی یا بے مقصد نہیں بھیجا۔ اور اپنی کتابوں کو بے فائدہ نہیں اتارا۔ اور آسمان وزمین اور ان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں ان میں سے کسی کو بیکار نہیں بنایا۔ بلکہ یہ صرف کفار کا خیال ہے۔ پس ایسے منکروں کو آگ کی سزا ملے گی۔

⇦ **بیشک** عہد و پیمان روز قیامت تک گلے کے ہار ہیں۔ جس نے ان کو پورا کیا خدا تعالیٰ اسے اپنے ساتھ ملائے گا۔ جس نے ان کو توڑ دیا خدا تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کریگا۔ اور جس نے ان کو حقیر جانا یہ اس کے ساتھ اس مالک کی بارگاہ میں جھگڑیں گے جس نے ان کے پورا کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور اپنی مخلوق کو ان کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

⇦ **بیشک** صلہ رحمی اسلام کے ضروری احکام میں سے ہے اور بلاشبہ خدائے پاک نے رشتہ داروں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے اور بلاشک جو شخص ان سے میل رکھتا ہے

خدائے پاک اس سے میل رکھے گا۔ جوان سے قطع کرتا ہے خدائے پاک اس سے قطع کریگا۔ اور جوانکی عزت کرتا ہے خدائے پاک اسکی عزت کریگا۔

⇦ **بیشک** سب سے زیادہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے دنیا کی خواہشوں سے مایوسی اور ناامیدی کو اپنا ذخیرہ بنایا۔ قناعت اور پرہیزگاری کو لازم پکڑا اور حرص اور طمع سے بیزار ہوا کیونکہ طمع اور حرص موجود محتاجی اور مایوسی ہے اور قناعت کھلم کھلی اور ظاہر دولتمندی ہے۔

⇦ **بیشک** جو شخص اپنے نفس سے جہاد کرے اپنے غصے پر غالب رہے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کا محافظ بنے۔ اسے خدائے پاک روزہ دار اور شب بیدار کا ثواب عطا فرماتا اور بڑے صبر سے اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والے کا درجہ عنایت فرماتا ہے۔

⇦ **بیشک** جن چیزوں سے لوگوں میں تعریف ہوتی ہے۔ ان سب سے زیادہ بہتر سخاوت اور جن اشیاء سے باقی رہنے والے (قیامت کے) فائدے حاصل ہونگے ان سب سے زیادہ مفید صدقہ ہے۔

⇦ **بیشک** جو شخص روزی کی فکر سے جس کا خدائے خالق خود ضامن اور ذمہ دار ہے فارغ ہو کر اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کے فرائض کے ادا کرنے میں مصروف رکھے اور اس کی تقدیر پر نفع ونقصان کی حالت میں راضی رہے۔ وہ سب سے زیادہ سلامت اور با آرام رہے گا۔ اس کو نفع۔ غنیمت اور خوشی حاصل ہوگی۔ اور دوسرے لوگ اس کی حالت پر رشک کرینگے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ نے جو رزق لوح محفوظ میں بندے کے حق میں لکھ دیا ہے۔ اگرچہ آدمی کیسی ہی عمدہ تدبیریں کرے۔ کتنی ہی زیادہ تلاش میں رہے۔ کیسے کیسے عمدہ حیلے نکالے مگر مقرر شدہ رزق سے ذرا بھر زیادہ نہیں دیتا۔ اور اگرچہ کوئی

شخص کیسا ہی کمزور۔ کم ہمت اور روزی کمانے کی تدبیروں سے ناواقف ہو مگر خدائے پاک نے اس کیلئے جس قدر رزق لوح محفوظ میں مقرر فرما دیا ہے وہ ضرور پائے گا۔ اور جو لوگ اس مسئلے کو سمجھ کر اس پر کاربند ہوئے ہیں وہ سب سے زیادہ آرام اور نفع میں ہیں اور جن کو اس میں شک ہے اور اس پر عمل نہیں کرتے وہ سب سے زیادہ فکر و غم اور نقصان میں ہیں۔

⇦ **امیر المومنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں بہت سے ایسے علوم کے خزانے جمع ہیں۔ کہ اگر میں ان کا ایک جملہ ظاہر کروں۔ تو اس کو دو قسم کے لوگوں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور سیکھے گا یا تو ایسا شخص حاصل کرے گا جس کی حالت پر اطمینان نہیں۔ آلات دین کو دنیا کمانے میں استعمال کرتا ہے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے ذریعے اس کے بندوں پر غالب آتا ہے۔ اور دلائل پیش کر کے اس کے پیاروں پر اپنی فوقیت جتلاتا ہے۔ یا وہ لوگ حاصل کرینگے جو کلمہ حق کہنے کے معتاد ہیں۔ مگر ان کو حق زندہ کرنے کی کوئی صورت معلوم نہیں۔ اس کے طریقوں سے محض نابلد ہیں اور ان کے دل میں پہلا شبہ پیش ہونے سے شک کارگر ہو جاتا ہے۔ (پس ان دونوں قسموں کے لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو وہ علوم بتائے جائیں)۔

⇦ **بیشک** دنیا تکلیف۔ ہلاکت اور عبرت کا گھر اور فتنے اور مصیبت کا مقام ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا مصیبتوں کا گھر ہے جو شخص جلدی کے ساتھ اس سے رخصت ہو جاتا ہے اسکی اپنی جان پر مصیبت آتی ہے اور جسے کچھ مہلت ملتی ہے۔ وہ اپنے دوست واحباب اور عزیز و اقارب کے فراق کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا نے پیٹھ پھیر دی (ختم ہوگئی)۔ اور رخصت ہونے کی خبر دے چکی ہے اور بلاشبہ آخرت آگئی اور سر پر پہنچنے کے قریب ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کی حالت معکوس اور الٹی ہے۔ چنانچہ اسکی لذتیں تکلیف کا موجب۔ اسکی بخششیں رنج کا باعث۔ اسکی عیش سراسر مصیبت اور اس کا بقاء دراصل فنا ہے۔ اپنے طلب گار پر سرکشی کرتی (اس کے قابو میں نہیں آتی) اپنے سوار کو مار ڈالتی۔ جو شخص اس پر بھروسہ کرے اس کے ساتھ خیانت کرتی اور جو اس پر اطمینان رکھے اسے گھبراہٹ اور بے قراری میں پھانستی ہے گویہ شخص اسکی شکستگی کو درست کریں اور اس کی جدائی کے بعد اس کو اپنے ساتھ ملائیں (مگر اس کا یہی سلوک ہے)

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ذلیل وخوار ہونے کی یہ دلیل ہے کہ جب کوئی شخص خداتعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو اسی کے طفیل کرتا ہے۔ اور جنت کی نعمتیں اس کے ترک کرنے ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا سانپ کی مانند ہے کہ بدن پر ہاتھ لگاؤ۔ تو نرم اور ملائم ہے۔ مگر اندر ایسا زہر بھرا ہے جو جان سے مار ڈالتا ہے۔ پس اے مومن تجھے چاہئے کہ اس کی خوشنما چیزوں سے منہ پھیر لے کہ اس سے کہیں کوئی مہلک مرض نہ لگ جائے۔ اور جب تجھ کو اس کے ساتھ زیادہ انس ومحبت حاصل ہو تو اس وقت اسکے شر اور فساد سے بچتا رہ۔

⇦ **بیشک** تمہاری یہ دنیا میری آنکھوں میں خنزیر کی اس ہڈی سے جو کسی کوڑھی کے ہاتھ میں ہو زیادہ ذلیل اور اس پتے سے جو کسی ٹڈی کے منہ میں ہو زیادہ حقیر ہے۔ علیؓ کو ان نعمتوں سے کیا سروکار جو فنا ہو جائیں گی اور ایسی لذتوں سے کیا واسطہ جو باقی نہ رہیں گی۔

⇦ **بیشک** دنیا بھوت کی مانند ہے کہ جو شخص اس کی اطاعت کرے اسے بہکا دیتی اور جو اس کی بات مانے اسے مار ڈالتی ہے۔ اور بلاشبہ یہ جلد زائل ہونے والی

اورعنقریب انتقال کرنے والی ہے۔ طلب گار کی آمد کی طرح آتی۔ بھاگنے والے کی پشت نمائی کی طرح پیٹھ دکھلاتی ہے۔ ملول کی ملاقات کے مطابق ملاپ کرتی اور جلد باز کی مفارقت کے موافق جلد جدا ہو جاتی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کوچ کا مقام ہے اور کچھ رہنے کا گھر نہیں۔ اس میں بھلائی کم اور برائی حاضر ہے۔ اس کا ملک چھن جاتا ہے اور اس کی آباد چیزیں ویران ہو جاتی ہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا کم خیر۔ بے راہ۔ منہ پھیرنے والی۔ انکار کرنیوالی۔ اترانے اور مائل ہونیوالی ہے۔ اس کی اطمینانی حالت انتقال۔ اس کا سکون بھونچال۔ اس کی عزت ذلت۔ اس کی سچی باتیں دل لگی۔ اس کی زیادتی کمی اور اس کی بلندی پستی ہے۔ دنیا میں رہنے والے رواداری میں ہیں۔ زندے مردوں سے ملتے جاتے اور عزیز و اقارب سے جدا ہوتے جاتے ہیں۔ گویا دنیا کیا ہے کہ لڑائی۔ مال چھیننے۔ لوٹ اور ہلاکت کا گھر ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا ایک دھوکے کی ٹٹی ہے جو انسان اور جنت کی نعمتوں کے درمیان آڑ ہے۔ زائل ہونیوالا سایہ۔ اور ایک طرف جھکی ہوئی دیوار ہے، جو عنقریب گر جائیگی۔ اس کے عطیئے مصائب سے ملے ہوئے اور اس کی آرزوئیں موت سے پیوستہ ہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا کی زندگانی چھوٹی۔ اس کی بھلائی کم۔ اس کی آمد ایک طرح کا دھوکا۔ اس کا جانا ایک بھاری مصیبت اور اس کی لذتیں فنا ہونیوالی ہیں اور ان پر جو سزا ملے گی وہ ہمیشہ باقی رہے گی۔

⇦ **بیشک** دنیا ایک ایسا گھر ہے جس کا اول تکلیف اور اس کا آخر فنا ہے۔ اس کی حلال چیزوں پر حساب اور حرام پر عذاب ہوگا۔ جو شخص اس میں غنی ہے وہ (اکثر) فتنے میں مبتلا اور جو فقیر اور محتاج ہے وہ غم میں گرفتار ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کوچ اور روانگی کا گھر اور ناخوشی کا مقام ہے جو لوگ اس میں سکونت

رکھتے ہیں۔ وہ عنقریب کوچ کرینگے اور جو اس میں اقامت پذیر ہیں وہ جلدی اسے چھوڑ جائینگے۔ اس کی چمک دھوکا اور فریب اسکی باتیں سراسر جھوٹ ہیں۔ اس کے مال و دولت سب چھن جائینگے۔ اس کی سب دل آویز چیزیں لے لی جائینگی۔ خبردار دنیا اول اول تو در پے ہوتی اور سامنے آتی (بیچ میں) شرارت اور سرکشی کرتی اور (آخرکار) خیانت اور فریب کرتی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا مصیبتوں کا گھر اور فتنوں کا مقام ہے جو شخص اس کے پیچھے دوڑتا ہے اس سے آگے بھاگ جاتی اور جو اس کی تلاش سے بیٹھ رہتا ہے اس کے پاس خود بخود آ جاتی ہے جو شخص اس کی طرف دیکھتا ہے اسے اندھا کر دیتی اور جو اس کے واقعات دیکھ کر بصیرت حاصل کرتا ہے۔ اسے پورا عقلمند بنا دیتی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو دور کرتی ہے۔ مردوں کو ہلاک کرتی اور حالات کو متبدل و متغیر کر دیتی ہے۔ جو شخص اس کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اس پر غالب آ جاتی ہے۔ جو اس سے کشتی لڑتا ہے اسے چت گرا دیتی ہے۔ جو اس کا نافرمان ہو اسکی مطیع ہو جاتی اور جو اسے چھوڑ دے اس کے پاس پہنچ جاتی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا بدنوں کو پرانا اور آرزوؤں کو نیا کرتی۔ موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو بعید کرتی ہے۔ جب کوئی دنیا دار اس کی خوشی پر مطمئن ہوتا ہے تو جلدی کے ساتھ اسے خطرے میں ڈال دیتی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا میں بھلائی کم۔ برائی حاضر۔ لذت قلیل اور حسرت طویل ہے۔ اسکی خوشی و آرام رنج و تکلیف سے ملی ہوئی ہے اسکی سعادت نحوست کے ساتھ گھنی ہوئی ہے۔ اس کا نفع نقصان سے پیوستہ اور اس کی شیرینی تلخی سے آمیختہ ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا دھوکا باز اور فریب دینے والی ہے۔ کبھی عطا کرتی اور کبھی روک لیتی ہے اور جو کچھ دیتی ہے وہ بھی ایک دن چھین لیتی ہے۔ اسکی خوشی و نعمت کو دوام

نہیں۔ اس کے رنج و تکلیف کا کوئی اختتام نہیں۔ اور اس کے مصائب کو کبھی سکون و آرام نہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا ایک جال کی مانند ہے۔ جو شخص اس کی خواہش کرتا ہے۔ اسے لپٹ جاتی اور جو اس سے اعتراض کرتا ہے اس سے برکنار رہتی ہے۔ اے بھائی تجھے چاہئے کہ اپنے دل کو اسکی طرف مائل اور اپنے چہرے کو اسکی جانب متوجہ نہ کرو ورنہ تجھے اپنے جال میں پھانس لے گی اور ہلاکت میں ڈال دیگی۔

⇦ **بیشک** دنیا کی عادت ہے کہ دیکر واپس لے لیتی ہے۔ مطیع ہو کر نافرمان بن جاتی ہے انس و محبت کرنے کے بعد وحشت میں ڈالتی اور طمع دلا کر ناامید کرتی ہے جو لوگ سعادت مند ہیں۔ وہ اس سے منہ پھیرتے اور جو بد بخت ہیں وہ اس کی خواہش رکھتے ہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا وہ گھر ہے جو سختی و مصیبت کے ساتھ مشہور اور بے وفائی کے ساتھ موصوف ہے۔ اس کے حالات کو دوام نہیں۔ اس میں آنے والوں کیلئے سلامتی اور آرام نہیں۔ اس میں زندگانی مذموم اور امن معدوم ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا بادل کا سایہ یا سونے والے کا خواب ہے۔ اسکی خوشی غم سے ملی ہوئی اور اس کے شہد میں زہر ملا ہوا ہے۔ یہ نعمتوں کو چھیننے والی۔ لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں کھا جانے والی اور طرح طرح کے عذاب پہنچانے والی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کو کسی ساتھی کے ساتھ وفا نہیں اور کسی پینے والے کیلئے یہ صفا نہیں۔ اس کی نعمتیں منتقل۔ اور اسکے حالات متبدل ہو جاتے ہیں۔ اس کی لذتیں فنا اور انکی سزائیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔ اے بھائی! قبل اس کے کہ وہ تجھ سے منہ پھیرے تو اسکی طرف سے اپنا منہ پھیر اور پہلے اس کے کہ وہ تیری بجائے کسی دوسرے کو اپنا یار بنائے تو اسکے عوض آخرت کو اپنا رفیق بنا۔

⇦ **بیشک** دنیا اکثر اوقات اتفاق سے نادانوں کی طرف متوجہ ہو جاتی اور عقلمندوں سے باوجود یکہ وہ اسکے حقدار ہیں منہ پھیر لیتی ہے۔ پس اے بھائی اگر نادانی پر تجھے اس کا کوئی حصہ مل جائے یا عقل ہوتے اس کی کوئی مطلوب چیز فوت ہو جائے تو اس بات سے پرہیز رکھ کہ کہیں تجھے جہالت کی طرف رغبت اور عقلمندی سے بے رغبتی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ یہ نہایت معیوب بات اور تیری ہلاکت کا باعث ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کی خرابی کی یہ دلیل ہے کہ وہ ایک حالت پر باقی اور کبھی تغیر و تبدل سے خالی نہیں۔ ایک طرف درست کرتی ہے تو دوسری بگاڑ دیتی ہے۔ ایک شخص کو خوش کرتی ہے تو دوسرے کو رنج میں ڈال دیتی ہے۔ غرض اس میں رہنا سراسر خوف و خطر ہے۔ اس پر اعتماد کرنا نہایت نادانی۔ اس میں دل لگانا بے ہودہ کام اور اس پر اعتماد کرنا گمراہی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا نہایت جلد پھر جانے والی بہت زیادہ منتقل ہونے والی۔ سخت بے وفا اور ہمیشہ کی مکار ہے۔ اس کے حالات متزلزل رہتے۔ اور اسکی نعمتیں متبدل ہو جاتی ہیں۔ اس کی خوشی و آرام کم اور اس کی لذتیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے طلب گار ذلت اٹھاتے اور اس کے سوار پھسل جاتے ہیں۔

⇦ **بیشک** دنیا ایک ایسے سرسبز اور شاداب کھیت کی مانند ہے۔ جس کے اردگرد نفسانی خواہشوں کی باڑ ہے۔ یہ اپنے تھوڑے سے سامان کے ساتھ خوشنما معلوم ہوتی اور فضول امیدوں کے ساتھ آراستہ اور دھوکے اور فریب کی چیزوں کے ساتھ مزین ہے۔ اس کی خیر و خوبی کو دوام نہیں اور اسکی تکالیف سے چین و آرام نہیں۔ یہ بڑی دھوکا باز۔ ضرر رساں۔ عقل پر پردہ ڈالنے والی۔ زائل اور ختم اور ہلاک ہونے والی اور لوگوں کو کھا جانے اور ان کو ہلاک کرنیوالی ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کا ظاہر خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر اس کا باطن ہلاک کر دیتا ہے۔ دھوکا

دینے والی چیزوں کے ساتھ آراستہ اور مزین ہے۔ اور اپنی زینت سے فریب دیتی ہے یہ وہ گھر ہے جو پروردگار کے ہاں نہایت ذلیل ہے۔ اس کا حلال حرام کے ساتھ۔ خیر شر کے ساتھ اور شیریں تلخ کے ساتھ مخلوط ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دوستوں کیلئے اسے صاف نہیں کیا اور نہ اس کے دینے میں دشمنوں کے ساتھ بخل کیا ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا کے ہر ایک گھونٹ کے ساتھ اچھو آتا اور ہر ایک لقمے کے ساتھ گلا گھٹتا ہے۔ اسکی ایک نعمت ملتی ہے تو دوسری ضرور چلی جاتی ہے۔ اور آدمی کی عمر کا ایک دن آتا ہے تو دوسرا گزر جاتا ہے۔ اور اس کا ایک نشان پیدا ہوتا ہے تو دوسرا ضرور مٹ جاتا ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا ان لوگوں کیلئے جو اس کے ساتھ سچا برتاؤ کریں سچائی کا اور جو اس کے حالات کو سمجھیں ان کیلئے عافیت کا اور جو اس سے آخرت کیلئے توشہ تیار کر لیں۔ ان کے حق میں دولت مندی کا اور جو اس سے عبرت حاصل کریں۔ ان کے واسطے وعظ کا گھر ہے۔ اس نے اپنی جدائی کی خبر دے دی۔ اپنے فراق کی منادی کر دی۔ اپنی اور اپنے رہنے والوں کی موت کی خبر سنا دی ہے۔ ان کے سامنے اپنی مصیبتیں کھڑی کر دیں اور اپنی جلوہ گری سے انکو خوشی کا مشتاق بنایا ہے اور انہیں رغبت اور خوف دلانے کے واسطے اگر شام کو آرام دیتی ہے تو صبح کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ پس کل ندامت کے دن (قیامت کے روز) بہت سے لوگ اسکی مداوت بیان کرینگے۔ اور کئی لوگ اس کی تعریف کرینگے۔ تعریف کرنے والے وہ لوگ ہونگے جن کو دنیا نے نصیحت کی اور انہوں نے اسکی نصیحت قبول کر لی۔ اس نے ان کے سامنے اپنے واقعات بیان کیئے۔ انہوں نے اسکی تصدیق کی۔ اس نے ان کو عبرت دلائی وہ اس سے عبرت پذیر ہوئے۔

⇦ **بیشک** دنیا منتہائے نظر ہے۔ پس جو شخص عقل کا اندھا ہے وہ اسکے آگے کوئی چیز نہیں دیکھتا۔ اسکی نظر اسی تک پہنچتی ہے اور جو آنکھوں والا ہے اسکی نظر اس سے پار ہو جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ رہنے کا گھر اسکے آگے ہے۔ پس آنکھوں والا آخرت کیلئے توشہ تیار کرتا اور اندھا دنیا کیلئے سامان جمع کرتا رہتا ہے۔

⇦ **بیشک** وہ لوگ جن کے پاس خزانے جمع ہیں۔ تمہارے نزدیک قابل مذمت ونفرت ہیں۔ یہ کمبخت دین کی ایسی پردہ دری کرتے ہیں۔ جیسا کوئی شخص ہنڈیا کا سر کھول دیتا ہے ٹڈی کی طرح اپنے گھروں میں پناہ لیتے۔ اور پرندوں کی طرح شہروں میں گھومتے گھومتے عنقریب ہلاک ہو جائیں گے۔

⇦ **بیشک** دنیا اور آخرت باہم مخالف دشمن اور دونوں مختلف راستے ہیں۔ پس جو شخص دنیا سے محبت اور دوستی پیدا کرتا ہے۔ وہ آخرت کے ساتھ بغض اور عداوت رکھتا ہے۔ یہ دونوں آپس میں اس قدر متفاوت ہیں کہ گویا ایک مشرق میں ہے اور دوسری مغرب میں اور آدمی ان دونوں کے درمیان چل رہا ہے۔ پس جب ایک سے قریب ہوتا ہے تو دوسری سے دور ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسری کی سوت ہیں۔

⇦ **بیشک** زمانہ پس ماندہ لوگوں کے ساتھ وہی چال چلتا ہے جو گزشتہ لوگوں کے ساتھ چلا۔ زمانے کی جس چیز نے ایک دفعہ پیٹھ پھیر دی (یہاں سے چلی گئی) وہ واپس نہیں ہوتی۔ اس کی جتنی چیزیں ہیں ان میں سے ایک بھی ہمیشہ کیلئے باقی نہیں رہتی۔ اس کے پچھلے کام پہلوں کے موافق ہیں اس کے تمام امور فنا اور نیستی ہیں ایک دوسرے پر سبقت چاہتے ہیں۔ سب پر زوال اور فنا کے علامات ظاہر ہیں اور اس کا مصاحب رنج و تکلیف۔ مار پیٹ۔ لوٹ کھسوٹ سے خالی نہیں۔ ہمیشہ کسی نہ کسی بلا میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ **بیشک** زمانہ اپنی کمان کسے ہوئے ہے اس کے تیر کبھی خطا نہیں کرتے۔ اس کے

زخموں کا کوئی علاج نہیں۔ وہ تندرستوں پر بیماری ڈالتا اور جن کو نجات ملی ہے ان کو ہلاکت میں پھانستا ہے۔

⇦ **بیشک** دنیا آخرت سے ہٹانے والی ہے۔ دنیا دار کو جب اسکے حاصل کرنے کا کوئی راستہ ملتا ہے تو اسکی حرص بڑھا دیتی ہے اور وہ اس پر دیوانہ ہو جاتا ہے۔

⇦ **بیشک** اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا اور اہل دنیا کو اس میں مبتلا فرمایا ہے تا کہ معلوم ہو کہ ان میں سے کون اچھے کام کرتا ہے۔ ہم لوگ دنیا کمانے کیلئے پیدا نہیں کئے گئے۔ اور نہ اسکے حاصل کرنے کے واسطے کوشش کرنے کا ہمیں حکم ملا ہے۔ ہم کو دنیا میں صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہماری جانچ ہو۔ اور اس میں رہ کر آخرت کیلئے کچھ توشہ بنائیں۔

⇦ **بیشک** دنیا ایک ایسا گھر ہے جس کا انجام بربادی اور فنا اور اس کے رہنے والوں کیلئے جلاوطنی کی سزا ہے۔ یہ بظاہر میٹھی اور سرسبز ہے۔ سردست اپنے طلب گاروں کو دی گئی ہے۔ دیکھنے والوں کے دل کو اس نے لبھالیا ہے۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہئے۔ کہ اپنی آخرت کیلئے بہت اچھا توشہ تیار کر کے اس سے کوچ کرو۔ اور دنیا کا مال و دولت خدا تعالیٰ سے صرف اسی قدر مانگو جو بقدر ضرورت کافی ہو۔ اور گزراوقات سے زیادہ کے طالب ہرگز نہ بنو۔

⇦ **بیشک** دنیا سے زہد کے بغیر سلامت رہنا ناممکن اور محال ہے۔ کتنے ہی آدمی اسکے فتنے میں مبتلا ہوئے پس انہوں نے جو کچھ اس سے اس کی بہبودی کیلئے جمع کیا وہ ان سے لے لیا گیا اور (قیامت میں) اسکی بابت حساب دینا پڑے گا اور جو کچھ اس سے آخرت کی بہتری کیلئے حاصل کیا وہ انکی مہمانی میں پیش ہوگا۔ اور ہمیشہ اس کے مزے اڑائیں گے۔ اور بلاشبہ دنیا عقلمندوں کے نزدیک گویا ایک خیال ہے۔ اے اہل دنیا تو اسے خوشگوار سمجھتا ہے مگر دیکھتے دیکھتے اس سے گلا

گھٹ جاتا ہے اور تو خیال کرتا ہے کہ یہ بڑھ رہی ہے مگر پل کے پل میں گھٹ جاتی ہے۔ خدائے پاک نے اس میں مشغول ہونے سے تمہیں منع فرمایا اور تمہارا کوئی عذر باقی نہیں رکھا۔ اور اس کی خرابیوں سے تم کو اچھی طرح ڈرایا اور ہوشیار کیا اور اس میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔

⇦ **بیشک** دنیا تمہارے قیام کا گھر اور تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں بنائی گئی۔ یہ تو تمہارے لئے صرف ایک گزرگاہ بنائی گئی۔ کہ اس سے ہمیشہ رہنے کے گھر کیلئے اعمال صالحہ کا توشہ تیار کرلو۔ پس تمہیں چاہئے کہ تم اس سے سفر کی تیاری میں رہو۔ اس کی موجودہ نعمتوں کے فریب میں نہ آنا اور کہیں اس کے فتنے کے دھوکے میں نہ پھنس جانا۔

⇦ **بیشک** زہد اس کا نام ہے کہ انسان دنیا کی امیدیں چھوٹی کرے۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار رہے اور حرام کاموں سے پوری طرح بچے اور اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو اتنا ضرور کرو کہ حرام چیزیں تمہارے صبر پر غالب نہ آئیں اور نعمتوں کے شکر کو فراموش نہ کرو۔ خدائے پاک نے روشن اور ظاہر دلیلیں بتلا کر اور واضح اور کھلم کھلی کتابیں بھیج کر تمہارے سب عذر دور کردیئے ہیں۔

⇦ **بیشک** جب تک میری موت کا وقت نہیں آتا اس سے بچنے کیلئے میرے پاس ایک مضبوط ڈھال ہے۔ اور جب میرے مرنے کا دن آئے گا تو وہ ڈھال مجھ سے الگ ہو جائیگی اور مجھے موت کے حوالے کردیگی۔ اس وقت نہ تو کوئی تیر خطا کرے گا اور نہ زخم ہونے میں دیر لگے گی۔

⇦ **ایک** دفعہ ایک شخص مسلمانوں کے بیت المال سے کسی چیز کا خواستگار ہوا اور وہ اس کا مستحق نہ تھا۔ تو حضرت امیرالمومنین نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بے شک یہ مال نہ تو میرا ہے اور نہ تیرا۔ یہ تو مجاہد مسلمانوں کا مال ہے انہوں نے

اس کو تلواروں کے ذریعے حاصل کیا ہے۔ اگر تو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو اب اس مال میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ ورنہ مجاہدین کے ہاتھوں کا پھل دوسروں کے منہ کیلئے نہیں ہو سکتا۔

⇦ **بیشک** خدائے پاک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جس طرح انسان کی نیت اس کی اطاعت میں مضبوط قوی اور خالص ہو اسی طرح لوگوں کے حق میں اچھی ہو (کسی کے ساتھ بدسلوکی کا خیال نہ ہو)۔

⇦ **بیشک** دین اور دنیا کی عافیت بہت بڑی نعمت اور نہایت اعلیٰ درجے کی بخشش ہے۔

⇦ **بیشک** دن اور رات یہاں سے تیرے نکالنے کی کوشش میں ہیں۔ پس تو ان میں اپنی آخرت کیلئے کچھ کما لے۔ اور یہ تیری عمر کو تجھ سے لے رہے ہیں۔ پس تو ان کا کچھ حصہ لے کہ اس میں نیک عمل کمائے۔

⇦ **بیشک** خدائے پاک نے تمام روئے زمین پر نظر ڈال کر ہمارے (اسلام کے) لئے ایک ایسی جماعت کو منتخب فرمایا ہے جو ہماری نصرت واعانت کرتی۔ ہماری خوشی سے خوش ہوتی۔ ہمارے غمگین ہونے سے غم کھاتی اور ہماری حمایت میں اپنے مال اور جان کو خرچ کرتی ہے۔ ایسے لوگ ہماری جماعت میں داخل اور ہم سے تعلق رکھتے ہیں۔

باب نمبر 7

- اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نعمت عطا فرمائے تو اس کا شکر بجالاؤ۔ اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا کرے تو صبر کرو۔
- اگر صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت کے عوض نعمت عطا فرمائیگا۔
- اگرِ غضب میں یہ لطف ہے کہ آدمی اپنا بدلہ لیکر جی ٹھنڈا کر لیتا ہے تو بردباری میں یہ حظ ہے کہ اس سے نیکوکاروں کے برابر ثواب ملتا ہے۔
- اگر تم اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو وہ بہت جلد تم کو اس کا عوض دے گا۔
- اگر تو صبر کریگا تو جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا مگر اس پر تجھے اجر اور ثواب ملے گا۔ اور اگر بے صبری کرے گا تو بھی تقدیر کی نوشت پوری ہوگی لیکن اس پر گناہ گار ہوگا۔
- اگر صبر کریگا تو یہ شریفوں کا شیوہ ہے اور اگر غافل اور بے خبر رہے گا تو یہ نادانوں کا طریقہ ہے۔ (اگر آدمی صبر نہ کرے گا تو آخر ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ اور یہ عقل سے بعید ہے کہ اچھی صفت کو چھوڑ کر بری خصلت کو اختیار کیا جائے)
- اگر صبر کریگا تو صبر کی بدولت نیکوکار لوگوں کے درجے پائے گا اور اگر بے صبری کرے گا تو یہ تجھے عذاب دوزخ میں لا ڈالے گی۔
- اگر کلام میں فصاحت و بلاغت کی خوبی ہے تو خاموشی میں یہ فضیلت ہے کہ

اسکی بدولت آدمی لغزش سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ اگر تو ان چیزوں پر بے قراری کرتا ہے جو تیرے ہاتھ سے چلی گئی ہیں تو تجھے ایسی چیزوں پر بھی ضرور بے قرار ہونا چاہئے۔ جو ابھی تک تجھے نہیں ملیں (مگر ایسا کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ پس فوت شدہ چیزوں پر بھی بے قرار ہونا فضول اور لغو ہے۔

⇦ اگر تو اس روزی کی تلاش کا حریص ہے جس کا خدائے پاک خود ضامن ہے تو تجھے ان فرائض کے ادا کرنے میں بھی حرص کرنی چاہئے۔ جو اس نے تیرے ذمے لازم فرمائے ہیں۔

⇦ اگر تو یہ کر سکتا ہے کہ تیرے اور تیرے پروردگار کے درمیان کسی دوسرے منعم کا وسیلہ نہ ہو (یعنی اپنی سب حاجتیں اسی سے طلب کرے جیسا حدیث شریف میں ہے کہ اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے پروردگار سے طلب کر) تو ایسا ضرور کر۔

⇦ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تو اپنے اعمال کی بدولت سب سے زیادہ سعادت مند ہو جائے تو نیک عمل کرنے میں کوشش کر۔

⇦ اگر تو اپنے بھائی سے قطع تعلق کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ اتنا تعلق ضرور باقی رکھ کہ اگر پھر کسی دن ملاپ کا خیال پیدا ہو تو ملاپ ہو سکے۔

⇦ اگر تو اپنے کسی دوست پر بھروسہ کرے تو اپنے معاملات کے اظہار میں احتیاط کر اور اسکو اپنے تمام راز نہ بتلا شاید کہ کسی وقت اس پر ندامت نہ اٹھائی پڑے۔

⇦ اگر تو اپنے نفس کو مرغوب طبع چیزوں سے اس خیال پر باز نہ رکھے گا کہ وہ خراب نہ ہو جائیں تو نفسانی خواہشیں تجھے بہت سے نقصان پہنچائیں گی۔

⇦ اگر تو نے اپنے ایمان کو مضبوط کر لیا ہے تو جو کچھ تقدیر میں لکھا گیا ہے اس پر

راضی رہ اور خدائے پاک کے سوا کسی کی آس وامید نہ رکھ اور ہر وقت اس بات کا منتظر رہ کہ تقدیر الٰہی کیا کچھ پیش کرتی ہے۔

⇦ اگر تیرے اور تیرے دشمن کے درمیان کوئی ایسا معاملہ پیش آ جائے جسکی وجہ سے تو اسکے ساتھ صلح کر لے اور اس سے کچھ عہد و پیمان ہو جائے۔ تو اپنے اقرار کی وفاداری کا پاس رکھ۔ اپنے عہد و پیمان کو امانت کے ساتھ پورا کر اور جو کچھ تو نے قول وقرار کیا ہے اس کے نباہنے کے لئے اپنے آپ کو سینہ سپر کئے رہ۔

⇦ اگر تو اپنے نفس کی سلامتی اور اپنے عیبوں کو چھپانا چاہتا ہے تو کم گوئی کی عادت ڈال۔ اور اکثر خاموش رہا کر۔ اس سے تیری عقل وفکر میں ترقی اور دل میں روشنی پیدا ہوگی۔ اور لوگ تیرے ہاتھ (کی تکلیف) سے بچے رہینگے۔

⇦ اگر تو فطرتاً حلیم اور بردبار نہیں تو تکلف اور بناوٹ سے بردباری کی عادت اختیار کر کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے اور وہ ان میں شامل نہ ہو۔

⇦ اگر تو صبر اختیار کریگا تو یہ شریف اور بزرگ لوگوں کی صفت ہے ورنہ آخر تجھے ایک دن جانوروں کی طرح (اپنی مصیبت سے) غافل اور بے خبر رہنا پڑیگا۔

⇦ ایک دفعہ جناب امیر المومنین نے چند لوگوں کی تعریف میں مندرجہ ذیل کلمات فرمائے۔ اگر وہ لوگ بات کرتے ہیں تو سچ کہتے ہیں اور اگر خاموش رہتے ہیں تو ان سے پہلے کوئی بات نہیں کرتا۔ اگر کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور اگر دیکھنے سے آنکھ بند کرتے ہیں۔ تو اپنا وقت غفلت میں نہیں گزارتے۔ اگر کلام کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کو یاد کرتے اور اگر خاموش رہتے ہیں تو عجائبات قدرت میں غور وفکر کرتے ہیں۔

اور ایک بار کسی کی مذمت میں آپ نے یہ کلمات فرمائے۔

اگر وہ بیمار ہو تو ترک عمل پر نادم ہوتا ہے اور اگر تندرست ہو تو اپنی نادانی سے مطمئن اور بے فکر ہو جاتا اور نیک عمل کرنے کو آئندہ پر ٹال دیتا ہے۔

⇦ اگر دنیا کے کھیتوں کی طرف بلایا جائے تو اس کے لئے کوشش و سعی کرتا ہے اور اگر آخرت کے کھیت کی طرف پکارا جائے تو سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔

⇦ اگر مالدار ہو تو اترانے لگتا اور فتنے میں پڑ جاتا ہے۔ اگر محتاج ہو تو خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید اور شکستہ خاطر ہو جاتا ہے۔

⇦ اگر تو اسکے ساتھ احسان کرے تو اس کا انکار کر جاتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی تیرے ساتھ نیکی کرے تو اس کو بہت بڑا سمجھتا اور جتلاتا رہتا ہے۔

⇦ اگر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی کوئی صورت پیش آ جائے تو توبہ پر بھروسہ کر کے اسی میں لگ جاتا ہے۔ اور اگر توبہ کا خیال آ جائے تو اسکو آئندہ پر ٹال دیتا ہے اور گناہ پر جما رہتا ہے۔

⇦ اگر اسے آرام و عافیت ملے تو خیال کرتا ہے کہ اس نے توبہ کر لی (اس لئے خدا تعالیٰ نے اس پر نظر مہر فرمائی) اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو خدا تعالیٰ سے بدظن ہوتا اور شک میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ اگر بیمار ہو تو خلوص کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اگر تندرست ہو جائے تو خدا تعالیٰ کی عنایت بھول جاتا ہے۔ پھر ویسی ہی شرارت کرنے لگتا اور بندگان خدا پر ظلم کرنے میں دلیر ہو جاتا ہے۔

⇦ اگر امن و امان میں ہو تو غفلت سے دنیا پر مفتون اور فریفتہ ہو جاتا ہے۔ آخرت کو بھول جاتا اور قیامت سے غافل ہو جاتا ہے۔

⇦ اگر مجھ سے پہلے رعایا حکام کے ظلم کی شاکی تھی تو میں آج کے دن اپنی رعیت کے ظلم کا شاکی ہوں۔ ان کے ساتھ میری حالت یہ ہے کہ گویا میں تابعدار ہوں اور

وہ سردار اور میں سپاہی ہوں اور وہ سپہ سالار۔

⇦ اے بھائی اگر تو اپنی حالت کو سمجھتا اور اپنے نفس کو اچھی طرح پہچانتا ہے تو دنیا سے رخ پھیر لے اور اسکی رغبت چھوڑ دے کیونکہ یہ بدبختوں کا گھر ہے اور سعادت مندوں کے رہنے کی جگہ نہیں۔ اسکی خوبصورتی سب جھوٹ اور اسکی زینت بالکل دھوکا اور فریب ہے۔ اس کے بادل کھل جانے والے اور اس کے عطیے اور بخششیں واپس ہونے والی ہیں۔

⇦ اگر تو خداتعالیٰ پر یقین رکھتا ہے تو قیامت میں تجھے امن وامان ملے گا۔ اور اگر تو اپنے نفس کو خداتعالیٰ کے سپرد کریگا تو یہ صحیح وسلامت رہے گا۔

⇦ اگر تم کو کسی چیز کی رغبت اور خواہش ہے تو اس جنت کی خواہش کرو جس کا عرض ساتوں آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اور اگر تم کو کوئی کام کرنا ہے تو ایسے کام کرو جن سے اس دن نجات ملے جس دن خداتعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔

⇦ اگر تم کو کسی بات کا تعصب اور طرفداری منظور ہے تو حق کی مدد اور عاجزوں اور محتاجوں کی اعانت کی طرفداری کرو۔ اور اگر کسی بات میں آگے بڑھنا چاہتے ہو تو خداتعالیٰ کی حدیں قائم کرنے اور امر بالمعروف میں آگے بڑھو۔

⇦ اگر تم کو کسی بات کی حرص ہے تو پسندیدہ خصال اور بزرگ صفات کی حرص کرو۔ اور اگر تم نجات چاہتے ہو تو غفلت اور لہو کو چھوڑ دو اور جدوجہد اور کوشش وسعی کو لازم پکڑو۔

⇦ اگر تم کسی بری بات سے بچنا چاہتے ہو۔ تو دلوں کے گناہوں سے بچو۔ اور اگر کسی میل سے پاک ہونا پسند کرتے ہو تو عیوب اور گناہوں کے میل کچیل سے صاف اور ستھرے ہو جاؤ۔

⇦ اگر تم کو زندہ رہنے کی خواہش ہے تو عالم فنا کی رغبت چھوڑ دو۔ اگر نعمت کے طلب گار ہو تو اپنے نفسوں کو دنیا کے جھگڑوں سے آزاد کر لو۔ اگر کامیابی اور آخرت کی عزت کی رغبت ہے تو دار فنا (دنیا) سے دار بقا (آخرت) کیلئے توشہ تیار کر لو۔ اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے تو اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دو۔

⇦ اگر اپنے کنبے کی عورتوں میں کوئی شک وشبے کی بات معلوم ہو تو چھوٹے بڑے سب کو جلدی سے سزا دے اور بار بار عتاب کرنے سے پرہیز کر کہ اس طرح کرنے سے مجرم قصور کرنے پر دلیر ہو جاتا اور عتاب اور سزا کی کچھ وقعت نہیں رہتی۔

⇦ اگر تیری ہمت اسقدر عالی اور بلند ہو کہ وہ تجھے لوگوں کی اصلاح کی طرف متوجہ کرے تو سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر۔ کیونکہ دوسروں کی اصلاح کا بیڑا اٹھانا اور خود خراب رہنا بڑے عیب کی بات ہے۔

⇦ اگر تو اپنے دین کو دنیا کا تابع بنائے گا تو دین اور دنیا دونوں برباد کریگا اور آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں کے گروہ میں شامل ہوگا۔ اور اگر دنیا کو دین کے تابع رکھے گا تو دین اور دنیا دونوں محفوظ رہیں گے اور آخرت میں کامیابیوں کے زمرے میں داخل ہوگا۔

⇦ اگر تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریگا۔ تو وہ تجھے تمام آفتوں سے بچائے گا۔ اور اگر لالچ کے پیچھے پڑے گا تو چاہ ہلاکت میں گریگا۔

⇦ اگر تو لوگوں پر احسان کریگا تو وہ تیری خدمت کرینگے۔ اور اگر وقار سے رہے گا۔ تو وہ تعظیم سے پیش آئیں گے۔

⇦ اگر قناعت اختیار کریگا۔ تو عزت ہوگی اور اگر اخلاص رکھے گا تو کامیابی حاصل ہوگی۔

⇦ اگر تم گناہوں سے بچو گے تو خدا تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔

باب نمبر 8

⇦ حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں دوزخ تقسیم کرنیوالا۔ باغ جنت کا خزانچی۔ حوض کوثر اور اعراف کا گویا مالک ہوں۔ ہم اہل بیت میں جتنے امام ہیں وہ سب اپنے محبوں اور دوستوں کو جانتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (اے نبی ﷺ بس آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کا ایک ہادی ہے)۔

⇦ میں جناب رسول خدا ﷺ کا بھائی سب سے پہلے اسلام لانیوالا۔ بت شکن۔ کفار سے جہاد کرنیوالا اور دشمنوں کا قلع قمع کرنیوالا ہوں۔

⇦ میں دنیا کو منہ کے بل گرانے والا۔ اسکی قدر جاننے والا اور اسکو الٹے پاؤں واپس کرنے والا ہوں۔

⇦ میں (قیامت کو) حوض کوثر پر رسول خدا ﷺ کے ساتھ ہونگا۔ اور میرا کنبہ میرے ساتھ ہوگا۔ تم کو چاہئے کہ ہمارے کہنے پر چلو اور ہمارے عمل کی پیروی کرو۔

⇦ ہم حوض کوثر پر بڑی رغبت سے اس کا پانی پی رہے ہونگے کہ ہم اس سے اپنے دشمنوں کو ہٹائیں گے۔ اور اپنے دوستوں کو پیالے بھر بھر پلائیں گے۔ جو شخص اس کا ایک گھونٹ پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

⇦ میں ایمانداروں کا سردار ہوں اور مال دنیا بدکاروں کا۔

⇦ میں نے عرب کو سینے کے بل گرایا اور قبائل ربیعہ اور مضر کے دانت توڑ دیئے ہیں۔

⇦ میں اس شخص کے ساتھ احسان کرنے میں جس کے ساتھ میں نے پہلے سے احسان نہیں کیا مختار اور جس کے ساتھ احسان کر چکا ہوں اس کے ساتھ احسان کے پورا کرنے میں مرہون ہوں۔ کیونکہ میں نے جب اپنے احسان کو درجہ کمال تک پہنچا دیا تو اسے محفوظ بنالیا اور جب اسے ادھورا چھوڑا گیا تو گویا اسے ضائع اور برباد کر دیا۔

⇦ میں اس بات کے لوٹانے پر جسے ابھی نہیں کہا بہ نسبت اس کے جسے کہہ چکا ہوں زیادہ قادر ہوں۔

⇦ میں قیامت کے دن تمہارا شاہد ہونگا اور بارگاہ الٰہی میں تمہارے ساتھ خصومت کرونگا۔ میں تمہیں پروردگار کی اطاعت کی طرف بلاتا۔ دین کے فرائض سے آگاہ کرتا اور وہ کام بتلاتا ہوں جو تمہاری نجات کا موجب ہیں۔

⇦ میں اور میرے اہل بیت اہل زمین کی امان کا باعث ہیں جیسے کہ ستاروں کا قیام اہل آسمان کیلئے امن کا موجب ہے۔

⇦ میں (خلفائے ثلاثہ کے بعد) حضرت رسول خدا ﷺ کا خلفہ دین کی حدیں قائم کرنیوالا اور تم کو جنت ماوئے کی طرف بلانیوالا ہوں۔

باب نمبر 9

⇦ حضرت امیر المومنین ؓ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بیشک میرے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل اور سند موجود ہے۔ مجھے دین میں بصیرت اور اپنے معاملے میں یقین حاصل ہے۔

⇦ بیشک مجھے اپنے پروردگار کی طرف سے یقین حاصل ہے اور اپنے دین کی نسبت کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔

⇦ بیشک میں اپنی امیدوں سے لڑائی کرنیوالا اور اپنی موت کا منتظر ہوں۔

⇦ بیشک میں اپنی روزی کو پورا کرنیوالا۔ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے والا اور اپنی قسمت کو پہنچنے والا ہوں۔

⇦ بیشک میں حق کے سیدھے راستے پر ہوں اور ہمارے مخالف باطل (گمراہی) کے گڑھے میں ہیں۔

⇦ بیشک میں خداتعالیٰ کے دین کی دلیلیں قائم کرنے پر بحث کرتا اور اس کے دین کی نصرت واعانت کیلئے لڑتا اور جھگڑتا ہوں۔

⇦ بیشک میں اس بات سے ارفع اور بلند ہوں کہ کوئی محتاج ایسی حاجت پیش کرے۔ کہ میرا جودوکرم اس کو پورا نہ کرسکے۔ یا کوئی نادان ایسی جہالت سے پیش آئے۔ کہ اس کے ساتھ میں بردباری سے برتاؤ نہ کروں یا کوئی شخص میرا قصور کرے اور میں اس سے درگزر نہ کروں یا کوئی زمانہ میرے زمانے سے زیادہ دراز ہو۔

⇦ بیشک میری حالت یہ تھی کہ میں جب کوئی چیز جناب رسول خدا ﷺ سے

مانگتا تو آنجناب مجھے ضرور عطا فرماتے اور اگر میں سوال کرنے سے خاموش رہتا تو آپ بن مانگے دیا کرتے تھے۔

⇦ **بیشک** میں اس بات سے ارفع اور بلند ہوں اور میری شان سے یہ بات بعید ہے کہ میں لوگوں کو ایسے کام سے منع کروں جس سے میں خود باز نہیں رہتا یا میں ان کو وہ کام کرنے کو کہوں جن کو پہلے میں خود نہیں کرتا یا ان کی ایسی بات سے میں خوش ہو جاؤں۔ جس سے میرا پروردگار خوش نہیں ہوتا۔

⇦ **بیشک** میں جس اطاعت کی طرف تم کو رغبت دلاتا ہوں میں خود پہلے اسے ضرور کرتا اور جس گناہ سے تمہیں روکتا ہوں میں خود پہلے ضرور اس سے باز آجاتا ہوں۔

⇦ **بیشک** میں نے دنیا کو ایسے تین طلاق دے دیئے ہیں کہ جن میں رجوع نہیں ہو سکتا اور اس کی رسی کو اس کے کندھے پر ڈال دیا ہے۔

⇦ **بیشک** مجھے تمہاری نسبت ایسے لوگوں کا اندیشہ ہے۔ جن کی زبانیں عالم اور دل منافق ہیں۔ زبان سے وہ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو تمہیں بھلی معلوم ہوں اور کام وہ کرتے ہیں جو تم کو ناپسند ہوں۔

⇦ **بیشک** میں تم کو یہ بات بتلاتا ہوں کہ آخرت کیلئے اچھی طرح تیاری کرو اور اس کے واسطے بہت سا سامان مہیا کرلو۔ جتنے نیک کام تم نے دنیا میں کئے ہیں وہ سب وہاں تمہارے سامنے دھرے جائیں گے (یعنی آڑے وقت میں کام آئیں گے) اور جو مال تم نے دنیا میں چھوڑا ہے اس پر ندامت اٹھاؤ گے اور تم کو اپنے کئے کا بدلہ ملے گا۔

⇦ **بیشک** جب مجھے کسی آدمی میں کوئی نیک خصلت معلوم ہو جائے۔ (مجھے یقین آجائے۔ کہ کوئی نیک خصلت اس میں موجود ہے) تو میں اس کی وجہ سے اسکی ناشائستہ حرکات برداشت کرتا اور دوسرے نیک خصال کے نہ ہونے پر اسے کچھ

ملامت نہیں کرتا لیکن اگر اس میں عقل یا دین نہ ہو تو پھر میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو شخص بے دین ہے اس کیلئے امن نہیں اور جس کو امن نہیں اسے عمر بھر کبھی چین نہیں۔ اور جس شخص میں عقل نہیں وہ زندہ ہی مردوں کے شمار میں داخل ہے اور مردوں کے ساتھ بیٹھنے کو کوئی شخص پسند نہیں کرتا۔

باب نمبر 10

- آنجناب ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک تو ان لوگوں کے راستے میں ہے جو تجھ سے پہلے گزر چکے ہیں (جس طرح وہ فوت ہو چکے ہیں اسی طرح تو بھی ایک دن فوت ہو جائیگا) پس اپنی آخرت کیلئے کوشش کر اور دنیا کے کاموں کی ذرا پرواہ نہ رکھ۔
- بیشک تیرا کوئی عمل اخلاص کے بغیر کبھی مقبول نہیں ہوسکتا اور نیز قبولیت عمل کیلئے یہ شرط ہے کہ اس میں خواہش نفس اور اسباب دین کی آمیزش نہ ہو۔
- بیشک تو مرتے دم تک کبھی اپنی آرزوؤں تک پہنچ نہیں سکتا اور نہ موت کے مقررہ وقت سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہ اور جائز اور حلال طریقوں سے روزی تلاش کر۔
- بیشک تجھے اپنی قسمت ضرور ملے گی۔ تیری روزی کا خدا تعالیٰ خود ذمہ دار ہے۔ تقدیر میں جو کچھ تیری قسمت میں لکھا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ پس اپنے نفس کو حرص کی شقاوت اور طلب کی ذلت سے آرام دے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہ اور آرام کے ساتھ روزی تلاش کر (زیادہ سرگرداں اور حیران مت ہو)
- بیشک تو اپنی موت کے مقررہ وقت سے آگے بڑھنے والا نہیں اور نہ تجھے وہ چیز مل سکتی ہے جو تیرے مقسوم میں نہیں پس اے بدبخت تو اپنے نفس کو کس لئے سختی میں ڈالتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اگر خواہش نفس تجھ پر غالب آ گئی تو تیری

آخرت کو بگاڑ دیگی اور تجھے ایسی بلا میں لا ڈالے گی۔ جس کی کوئی انتہا نہیں اور اس بدبختی میں پھنسائے گی جس کے ختم ہونے کی کوئی صدا نہیں۔

⇦ **بیشک** تیرے پیچھے وہ موت پڑی ہے جس سے کسی بھاگنے والے کو نجات نہیں اور وہ ضرور ہر ایک کو پا لیتی ہے۔

⇦ **بیشک** اگر تو نوافل کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے میں مصروف اور ادائے فرض میں کاہل ہو جائے تو فرائض کے ضائع کرنے پر نوافل ہرگز کام نہیں آسکتے۔

⇦ **بیشک** تو اپنے پروردگار کی بارگاہ سے اپنی دل پسند چیزیں کبھی نہیں پا سکتا جب تک کہ اپنی نفسانی خواہشوں سے صبر نہ کرے اور بلاشبہ تو بہشت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی گمراہی۔ گناہوں اور نافرمانیوں سے باز نہ آئے۔

⇦ **بیشک** اگر تو اپنے پروردگار کے ساتھ صلح رکھے گا تو سلامت اور کامیاب رہے گا اور بلاشک اگر اس سے لڑائی کرے گا تیرے ساتھ ضرور لڑائی ہوگی اور تو ہلاک ہو جائے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تو دنیا کی طرف متوجہ ہوگا تو وہ تیری طرف پیٹھ کر کے تجھ سے بھاگ جائیگی۔ اور بلاشک اگر تو اسکی طرف پیٹھ کر کے اس سے بھاگ جائے گا تو وہ تیری طرف متوجہ ہو جائیگی۔

⇦ **بیشک** اگر تو تواضع اختیار کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ تجھے بلندی دیگا اور بلاشک اگر تو تکبر اور بڑائی کریگا تو اللہ تعالیٰ تجھے پستی کے گڑھے میں گرائے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تو اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرے گا۔ تو مقرب خدا تعالیٰ اور اس کے ساتھ واصل ہوگا۔

⇦ **بیشک** اگر تو گناہوں اور برائیوں سے بچا رہے گا تو بلند درجے پائے گا۔ اور بلا شک اگر پرہیزگاری اختیار کرے گا تو برائیوں کی میل سے صاف اور ستھرا رہے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے گا۔ تو وہ تجھے عذاب سے نجات بخشے گا۔ اور رہنے کیلئے بہت اچھی جگہ عنایت فرمائے گا اور بلاشک اگر خواہش نفس کی پیروی کرے گا تو وہ تجھے بُرا اور اندھا کر دیگی آخرت کو بگاڑ دے گی اور ہلاکت میں ڈالے گی۔

⇦ **بیشک** اگر تو لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کرے تو یوں سمجھ کہ تو اپنی جان کے ساتھ احسان اور اس کی امداد اور اعانت کرتا ہے۔

⇦ **بیشک** تو آخرت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس کیلئے عمل کر اور بلاشک تو دنیا کیلئے پیدا نہیں ہوا۔ پس اس کی رغبت کو چھوڑ اور اس سے منہ پھیر۔

⇦ **بیشک** لوگ تیری عقل سے تیرا وزن کرتے ہیں پس تو اسے علم سے بڑھا اور بلاشک لوگ تیرے ادب سے تیری قدر و قیمت کا اندازہ کرتے ہیں۔ پس اسے حلم سے مزین کر۔

⇦ **بیشک** موت نہایت تیزی کے ساتھ تیری تلاش میں پڑی ہے پس اس سے غافل نہ ہو۔ اور بلاشک مرنے کے بعد اس نیک عمل کے سوا جس کو تو نے دنیا میں کمایا کوئی چیز کام نہ آئیگی۔ پس اعمال صالحہ کا توشہ تیار کر۔

⇦ **بیشک** اگر تو کوئی نیک کام کسی دنیاوی فائدہ کے خیال سے کریگا تو تجھے اس بیوپار میں بہت بڑا خسارہ اٹھانا پڑے گا۔

⇦ **بیشک** خدائے پاک کی بارگاہ میں پیش ہونے کے وقت محبت دنیا سے بڑھ کر کوئی کام تیرے لئے زیادہ مضر نہ ہوگا اور بلاشبہ آخرت میں صبر۔ رضا۔ خوف اور رجا سے بڑھ کر کوئی عمل تیرے حق میں زیادہ نافع نہ ہوگا۔

باب نمبر 11

⇦ آنجناب ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک تجھے تو اپنے اعمال صالحہ کا بدلہ ملے گا اور بُرے عملوں کے طفیل قید خانہ بھگتنا پڑے گا۔

⇦ بیشک تم کو آخرت کی طرف لوٹنا اور بارگاہ خداوندی میں پیش ہونا ہے۔

⇦ بیشک تم موت کی درانتی سے کاٹنے کا کھیت اور مرگ کا نشانہ اور بلاشبہ تم مصائب کا تختہ مشق اور بیماریوں کا نشانہ ہو۔

⇦ بیشک (قیامت میں) تم کو ان اعمال کی جزا ملے گی جو تم نے پہلے (دنیا میں) کئے تھے۔ اور وہاں اپنے پہلے عملوں کا حساب وکتاب دینا (یا ان کے عوض حوالات میں رہنا) ہوگا۔

⇦ بیشک تمہارے پیچھے وہ موت لگی ہے کہ اگر تم ٹھہر جاؤ تو پکڑ لیتی اور اگر بھاگنے لگو تو (بھاگنے نہیں دیتی جلدی سے) پا لیتی ہے۔

⇦ بیشک تم کو نامعلوم باتوں کا علم حاصل کرنے کی نسبت معلوم شدہ چیزوں پر عمل کرنے کی زیادہ ضرورت اور بلاشبہ جمع کرنے کیلئے مال کمانے کی نسبت کمائے ہوئے مال کو خرچ کرنے کی سخت حاجت ہے۔

⇦ بیشک تمہیں اپنے اقوال اور صحیح کلام کہنے کی نسبت اپنے اعمال کے درست کرنے کی زیادہ ضرورت اور بلاشبہ مال حاصل کرنے کی نسبت اعمال صالحہ کمانے کی سخت حاجت ہے۔

⇦ بیشک تم کو ان چیزوں کی نسبت جو دنیا میں تمہارا ساتھ دیں ان چیزوں کے

اہتمام کی زیادہ ضرورت ہے جو آخرت میں تمہارے ساتھ ہوں اور بلاشبہ دنیا کے سامان فراہم کرنے کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کا توشہ تیار کرنے کی سخت حاجت ہے۔

⇦ **بیشک** تم کو دار فنا (دنیا) کی آبادی کی نسبت دار بقا (آخرت) کی آبادی کی زیادہ ضرورت ہے اور بلاشبہ تم کو اپنے عطیے کا بدلہ لینے کی ایسی سخت حاجت ہے کہ سائل کو اسکے لینے کی اتنی حاجت نہیں۔

⇦ **بیشک** تم بہ نسبت سائل کے زیادہ قابل رشک کیونکہ تم نے اسے اپنا مال دیا اور اس نے تم سے لیا ہے (کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر اور لینے والے کا نیچے ہے)۔

⇦ **بیشک** تم کو چاندی سونا کمانے کی نسبت ادب حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

⇦ **بیشک** تم کو ہر ایک بات پر پرسش اور مواخذہ ہوگا۔ پس بھلی بات کے سوا منہ سے کچھ نہ کہو اور ضرور تم کو ہر ایک کام کا بدلہ ملے گا۔ پس اچھے کام کے بغیر کوئی کام نہ کرو۔

⇦ **بیشک** تم کو مال و دولت جمع کرنے کی نسبت اچھے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

⇦ **بیشک** اگر تم مال و دولت پر مغرور ہو گئے۔ تو تم کو جلدی سے موت ہلاک کر دے گی۔ اور نیک عمل کرنے کا موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تم نے اعمال صالحہ کو غنیمت سمجھا تو سمجھو کہ تم نے آخرت کے اعلیٰ مقصود کو پالیا۔

⇦ **بیشک** تم صرف آخرت اور بقاء کیلئے پیدا کیے گئے نہ کہ دنیا اور فنا ہونے کیلئے۔

⇦ **بیشک** اگر تم تقدیر الٰہی پر راضی رہو گے تو تمہاری زندگی مزے سے گزرے گی۔

اور لوگوں سے بے پرواہی حاصل ہو جائیگی۔

⇦ **بیشک** اگر تم مصیبت میں صبر۔ نعمت اور خوشحالی میں شکر کرو گے اور تقدیر الٰہی پر راضی رہو گے تو خدائے پاک تم سے راضی رہے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تم دنیا کی رغبت چھوڑ دو گے تو دنیا کی خرابی سے بچو گے اور دار بقا (آخرت) میں کامیابی حاصل ہوگی۔

⇦ **بیشک** اگر تم قناعت اختیار کرو گے تو لوگوں سے بے پرواہ رہو گے اور دنیا کی تکلیفیں کم ہو جائیں گی۔ اور بلاشبہ تم نے دنیا کی طرف رغبت کی تو تم اپنی عمروں کو ایسی چیز میں برباد کرو گے۔ جس کیلئے نہ تم باقی رہو گے اور نہ وہ تمہارے لئے باقی رہے گی۔

⇦ **بیشک** اگر تم نے خواہش نفس کو اپنا حاکم بنایا تو وہ تم کو بہرہ اور اندھا کرے گی۔ اور ہلاک کر دیگی۔

⇦ **بلاشبہ** اگر تم نے اپنے نفس کی اطاعت کی تو وہ تم کو نہایت بری جگہ کھینچے گا۔

⇦ **بیشک** اگر تم نے نفسانی خواہشوں کو اپنے اوپر مسلط کیا۔ تو وہ تمہیں تکبر اور گمراہی کی طرف لے جائیں گی۔

⇦ **بلاشک** اگر تم اپنے پروردا کی طرف متوجہ ہو گئے تو بخت و اقبال تمہارے شامل حال ہوگا اور اگر اس کی طرف سے پیٹھ پھیرو گے تو نکبت و ادبار تمہارا یار ہوگا۔

⇦ **بلاشبہ** اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرو گے۔ تو غنیمت اور نجات ملے گی اور اگر دنیا کی خواہش کرو گے تو خسارہ اور ہلاکت پیش آئیگی۔

⇦ **بیشک** اگر تم خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھو گے تو تمہارے مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ اور اگر کسی دوسرے کی آس کرو گے تو سب آرزوئیں اور امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔

⇦ بلاشبہ اگر تم غصے اور غضب کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ نہایت سخت ہلاکت میں ڈالے گا۔

⇦ بیشک یقین کرو کہ تمہیں جہالت کے طفیل نہ تو کبھی کوئی دنیا کا مطلب حاصل ہو گا اور نہ اس کی بدولت کسی سبیل کو پہنچو گے اور نہ اس کے ذریعے آخرت کا کوئی مطلب پاؤ گے۔

⇦ بلاشبہ تم لوگ ایسے زمانے میں موجود ہو جس میں حق کہنے والے تھوڑے۔ عوام کی زبانی سچائی سے کند اور حق پر قائم رہنے والے ذلیل ہیں۔ اہل زمانہ نافرمانی کی طرف جھکے ہوئے اور دین میں سستی کرنے پر متفق ہیں۔ ان کے جوان دنیا کے طالب۔ بوڑھے گناہ میں مبتلا۔ ادھیڑ منافق اور قاری دین کو خراب کرنیوالے ہیں۔ چھوٹوں کو بڑوں کی تعظیم کا پاس نہیں اور دولت مندوں کو محتاجوں کی خبر گیری کا خیال نہیں۔

⇦ بیشک تم پر ایک ایسا وقت آئے کہ تم کو مجھے برا بھلا کہنے اور مجھ سے بیزار ہونے پر مجبور کیا جائیگا۔ سو ایسے آڑے وقت میں اگر میری نسبت کوئی ناشائستہ کلمہ زبان سے نکل جائے تو کچھ مضائقہ نہیں (اللہ تعالیٰ معاف کر دیگا) مگر دل سے بیزار ہونا ایمانداری کا کام نہیں اس سے بچے رہنا۔
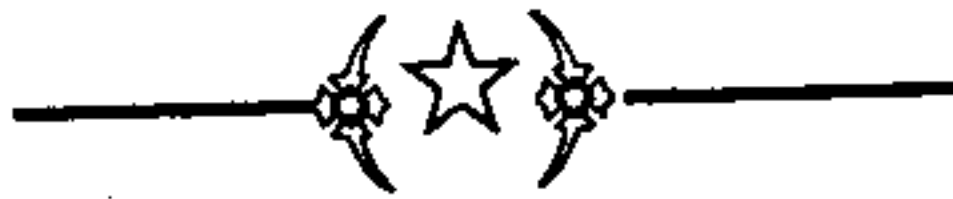
باب نمبر 12

⇦ بُردباری اسی کا نام ہے کہ آدمی اپنے غصے کو پی جائے اور اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

⇦ ہوشیاری یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے اور اپنے نفس کے خلاف کرے۔

⇦ آدمی صرف دوقسم کے ہیں ایک شریعت کے تابع دوسرے بدعت کے جاں نثار

⇦ تم صرف بقا کیلئے پیدا کئے گئے ہو نہ فنا کیلئے اور تم ایسے گھر میں ہو جہاں سے دوسرے گھر میں جانا ہے اور ایسے مکان میں ہو۔ جس سے ایک نہ ایک دن ضرور بوریا بستر اٹھانا ہے۔

⇦ عقلمند وہی ہے جسے تجربوں سے عبرت آئے اور نادان وہی ہے جو اپنے مطلب کا غلام ہو۔

⇦ دنیا صرف ایک جال ہے جس میں نادان لوگ پھنستے ہیں۔

⇦ دنیا صرف حالات مختلفہ۔ اطوار متعددہ اور زبون اور نکمی چیز ہے۔

⇦ جناب امیرالمومنین نے ایک ایسے شخص کو دیکھ کر کہ وہ دوسرے کیلئے اس کام کی کوشش کر رہا ہے جس میں اس کا اپنا ضرر اور نقصان ہے۔ ارشاد فرمایا کہ بس تیری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کو اس لئے نیزہ مارے کہ اپنے

ردیف (ایک جانور پر جب دو شخص سوار ہوں تو پچھلے شخص کو ردیف کہتے ہیں) کو مار ڈالے۔ پس اس سے بڑھ کر کوئی نادان ہو سکتا ہے۔

⇦ **دانا** وہی ہے جو کینے کو سینے سے دور کرے اور دنیا اور آخرت کے سردار وہی ہیں جو سخاوت شعار ہیں۔

⇦ **کرم** یہی ہے کہ آدمی برائیوں سے بے لاگ رہے۔ پرہیز گاری اتنی ہی ہے کہ گناہوں سے پاک رہے۔

⇦ **بزرگی** بس یہی ہے کہ انسان ذلت کی باتوں سے بیزار اور برکنار رہے۔

⇦ **شرافت** محض عقل اور ادب سے ہے نہ کہ مال اور اعلیٰ نسب سے۔

⇦ **تمہاری** عمر صرف چند گنتی کے دن ہیں۔ پس جب ایک دن گزر جاتا ہے تو تمہاری عمر کا ایک حصہ چلا جاتا ہے۔ لہٰذا دنیا کی طلب میں زیادہ جدو جہد نہ کر اور جائز طریقوں سے روزی کمانے کی عادت رکھ۔

⇦ **تیرا** سچا دوست صرف وہ شخص ہے جو تیرے ساتھ چاپلوسی سے پیش نہ آئے۔ اور تیرا ثنا خواں وہ ہے جو تجھے سنا کر تیری تعریف نہ کرے۔

⇦ **دشمن** کو عدو صرف اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ تجھ پر حملہ کرتا ہے۔ پس جو شخص تیرے عیب دیکھ کر چشم پوشی کرے تو سمجھ لے کہ وہ تیرا سخت دشمن ہے اس نے تجھ پر بہت بڑا حملہ کیا ہے۔

⇦ **دوست** کو صدیق صرف اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ تیری جان اور تیرے عیوب کی نسبت سچ سچ کہہ دیتا ہے۔ پس جو شخص تیرے حق میں ایسا کرے اس سے مل جا کہ وہ تیرا سچا دوست ہے اور ہمراہی کو رفیق صرف اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ تیرے دین کی اصلاح میں تیرے حال پر مہربانی اور شفقت کرتا ہے۔ پس جو شخص اصلاح دین میں تیرا معاون و مددگار ہے وہ ضرور تیرا رفیق شفیق اور یار غار

ہے۔

⇦ **نعمت** کی قدر اسی وقت معلوم ہوتی ہے جب مصیبت جھیلنی پڑے۔

⇦ **عورت** صرف کھیل اور دل بہلانے ہی کی چیز ہے پس جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اس کی الفت میں مبتلا نہ ہو۔

⇦ **دنیا** صرف ایک مردار ہے اور جو لوگ اس کی بدولت آپس میں بھائی بند بنتے ہیں وہ کتوں کی مانند ہیں پس انکی بھائی بندی اس کے لالچ میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے مانع نہیں ہوتی۔

⇦ **اہل** دنیا تو بھونکنے والے کتے اور حملہ آور درندے ہی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے پر حملے کرتے۔ زور آور کمزوروں کو کھا جاتے اور بڑے چھوٹوں کو دبا دیتے ہیں یا یوں کہا جائے۔ کہ اہل دنیا جانوروں کی مثال ہے۔ کہ ان میں سے کچھ رسیوں سے بندھے ہوئے اور کچھ کھلے پھر رہے ہیں۔ دنیا نے ان کی عقلیں بھلا دیں اور جو زیادہ احمق اور نادان ہیں انکے کندھے پر سوار ہوگئی ہے۔

⇦ **تمہارے** درمیان میری مثال ایسی ہی ہے جیسا اندھیرے گھر میں دیا۔ پس جو شخص گھر کے اندر آتا ہے وہ اس سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

⇦ **پہلے** لوگوں کو بس اسی حرکت وسکون کی روزانہ رفتار نے ہی ہلاک کر دیا۔

⇦ **تمہاری** مثال ایسی ہی ہے جیسے بادشاہی سوار جو کسی کام کیلئے ٹھہرائے گئے ہوں۔ پس تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تم کو کس وقت کوچ کا حکم ملتا ہے۔

⇦ **بزرگی** اسی کا نام ہے کہ جس نادار کو کوئی تاوان دینا پڑے اسے اپنا مال عطا کرے اور جس سے کوئی قصور سرزد ہو جائے اسے درگزر فرمائے۔

⇦ **عقلمندی** یہی تو ہے کہ آدمی گناہوں سے خالی اور پاک ہو۔ انجام کار میں فکر وغور کرے اور ہر حال میں ہوشیاری کے پہلو کو لئے رہے۔

⇦ **پرہیزگاری** صرف یہی ہے کہ آدمی سوچ سمجھ کر روزی کمائے (روزی کمانے کے ناجائز طریقوں سے بچا رہے) اور مطلب پرستی سے ہاتھ روک رکھے۔

⇦ **کرم** یہی تو ہے کہ انسان اپنی مرغوب چیزیں خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرے۔

⇦ **دنیا** صرف تھوڑے سے دنوں کا سامان ہے پھر اس طرح زائل ہو جائیگی جس طرح سراب (جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے اور جب پاس جاؤ تو کچھ نہیں) یا اس طرح کھل جائیگی جس طرح کہ بادل کھل جاتا ہے کہ پھر اس کا پتہ نہیں چلتا۔

⇦ **عقلمند** وہی شخص تو ہے جو دوسروں کی بات سن کر اس میں فکر کرے۔ موجودات عالم کو نظر بصیرت سے دیکھے اور زمانے کے واقعات سے عبرت کا سبق حاصل کر کے اس سے فائدہ اٹھائے۔

⇦ **بُردبار** وہی شخص تو ہے۔ جس کو لوگ ایذا اور تکلیف دیں تو صبر کرے اور اگر ظلم کریں تو معاف کردے۔

⇦ **ہر** ایک آدمی کو بس اپنے اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا اور جو کچھ اس نے (دنیا میں) کمایا ہے وہ اس کے پیش ہوگا۔

⇦ **ہوشیار** وہی شخص تو ہے جس سے کوئی برائی ہو جائے تو اس پر استغفار کرے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر نادم ہو۔

⇦ **لوگوں کو** طلب علم میں صرف اس وجہ سے بے رغبتی ہو گئی ہے کہ بہت سے ایسے عالم نظر آتے ہیں جو اپنے علم پر عمل کم کرتے ہیں۔

⇦ **اتنی** لمبی چوڑی زمین میں تمہارا حصہ صرف اتنا ہی ہے جس پر تمہارا قد جبکہ تم رخسارے کے بل زمین پر لیٹ جاؤ تو پورا آجائے۔

⇦ **ہوشیار** صرف وہ شخص ہے۔ جس کے تمام مشغلے اپنے نفس کی اصلاح کیلئے۔

تمام فکر اپنے دین کی درستی کے واسطے اور تمام کوششیں آخرت کی بہبودی کی غرض سے ہوں۔

⇦ **دنیا** تو صرف گزرنے کا گھر ہے اور آخرت رہنے کا مقام۔ پس گزرنے کی جگہ سے رہنے کے مقام کیلئے کچھ توشہ تیار کرلو۔ اور اس خدائے علیم کے سامنے اپنی پردہ دری نہ کراؤ۔ جو تمہارے پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے۔

⇦ **جو** شخص دنیا اختیار کرتے ہیں بس انکی مثال تو ایسی ہے جیسے مسافروں کی ایک جماعت کہ وہ ایک قحط زدہ مکان سے تنگ آئی۔ تو اس نے ایک سرسبز زمین میں جانے کا ارادہ کیا۔ راستے کی طرح طرح کی تکلیفوں اور کھانے پینے کی دقتوں کو اس لئے برداشت کیا کہ اس سرسبز اور کشادہ گھر اور امن وقرار کی جگہ میں پہنچ جائیں۔ اسی طرح اہل دنیا راستے یعنی دنیا کو منزل مقصود خیال کرتے اور طالب عقبیٰ راستے کی دقتوں کو اس لئے برداشت کرتے ہیں کہ ہمیشہ رہنے کے گھر میں پہنچ جائیں۔

⇦ **جو لوگ** گناہوں کی مصیبت سے محفوظ ہیں اور حق تعالیٰ نے ان پر یہ احسان کیا ہے کہ وہ صحیح وسلامت ہیں تو ان کیلئے یہی سزاوار ہے کہ وہ گناہ گاروں اور قصوروا روں کی حالت پر رحم کریں۔ اور اپنی صحت وسلامتی کا شکریہ اکثر ادا کرتے رہیں۔ کہ یوں انکی طبیعت غالب اور برے کاموں کا نگہبان رہے۔

⇦ **اہل** بدعت کا دل بس ایسا ہے جیسا خالی زمین کہ اس میں جو چیز ڈالی جائے اسے قبول کرلیتی ہے۔

⇦ **نیکوکار** لوگوں کی طبیعتیں بس ایسی ہیں۔ کہ وہ نیک کاموں کی عادی اور ان کا بوجھ اٹھانے والی ہیں۔ ان پر جس قدر نیک کاموں کا بوجھ ہو وہ اسے برداشت کرلیتی ہیں۔

⇦ **آدمی** دنیا میں ایک ایسے نشانے کی مانند ہی ہے جس پر ہر طرف سے موتوں کے تیر برستے ہیں یا ایک ایسے لوٹ کے مال کے موافق ہے جس کو مصائب اور حوادث کے ہاتھ جلدی سے پکڑنا چاہتے ہیں۔

⇦ **تیرے** مال میں سے تیرا حصہ تو صرف اتنا ہی ہے جسے تو نے آخرت کیلئے پہلے بھیج دیا ہے اور جسے دنیا میں چھوڑ دیا وہ تیرے وارثوں کا مال ہے۔

⇦ **کام** کے لوگ صرف دو ہی قسم کے ہیں ایک عالم دوسرے طالب علم۔ اوران کے سوا جتنے لوگ ہیں وہ سب مکھیاں (نکمے اور بیکار) ہیں۔

⇦ **سعادت مند** وہی شخص ہے جو عذاب خدا سے ڈر کر اس پر ایمان لایا۔ اس کے ثواب کی امید رکھ کر نیک کام کرتا اور جنت کا مشتاق ہو کر رات کے اندھیروں میں جاگتا رہا۔

⇦ **خاموشی** کا نام اسی شخص پر سجتا ہے جو اپنے مطلب کی بات اچھی طرح کہنے پر قادر ہو۔ اور پھر خاموش رہے اور جو شخص اپنا مطلب ہی بیان نہ کر سکے وہ عاجز اور کند زبان ہے۔

⇦ **شریعت** غرا نے مشورہ لینے کی طرف صرف اس لئے رغبت دلائی ہے کہ مشورہ دینے والے کی رائے خالص اور مشورہ لینے والے کی رائے ہوائے نفس سے مخلوط ہوتی ہے۔

⇦ شبہ کو شبہ اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ بظاہر حق کے مشابہ ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس میں یقین کی روشنی کام آتی اور سبیل ہدایت انکی راہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن اس میں بہک جاتے اور گمراہی ان کی راہنما بنتی ہے۔

⇦ **عالم** وہی شخص ہے جس کا علم اسے پرہیزگاری۔ تقویٰ۔ دنیا کے زہد اور جنت

ماوے کے عشق کی طرف بلائے۔

⇦ آئمہ دین خداتعالیٰ کی طرف سے صرف اس کی مخلوق کے منتظم اور اس کے بندوں پر چودھری اور افسر ہیں۔ جنت میں وہی شخص جائے گا۔ جوان کو پہچانتا اور وہ اسے پہچانتے ہیں۔ اور دوزخ میں وہی گرے گا جوان سے ناآشنا اور وہ اس سے ناآشنا ہیں۔

⇦ دین کی حفاظت کرنیوالے وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے دین کو قائم کیا۔ اس کی نصرت و اعانت میں حصہ لیا۔ اس کو سب طرفوں سے محفوظ رکھا اور حفاظت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سکھایا اور اسکی پوری طرح نگہبانی کی۔

⇦ فضل وکمال کی قدر اہل فضل اور باکمال ہی جانتے ہیں۔

⇦ لوگوں کے سردار وہی ہوتے ہیں جن کی عقلیں پسندیدہ۔ ہمتیں بزرگ ہوں۔ اور وہ بزرگوں کی سی شان رکھتے ہوں۔

باب نمبر 13

- آنجناب ارشاد فرماتے ہیں ایمان کی آفت شرک اور یقین کی آفت شک ہے۔
- نعمتوں کی آفت ناشکری اور اطاعت کی آفت نافرمانی ہے۔
- شرافت کی آفت بڑائی اور تکبر اور ذکاوت کی آفت دغابازی اور کھر ہے۔
- عبادت کی آفت ریا و مجد اور بزرگی کی آفت موانع قضا ہیں۔
- سخاوت کی آفت منت اور دین کی آفت بدظنی ہے۔
- عقل کی آفت خواہش نفس اور نفس کی آفت دنیا کی محبت ہے۔
- مشورہ لینے کی آفت یہ ہے کہ مشورہ دینے والوں کی راہیں باہم مخالف و برعکس ہوں۔
- بادشاہوں کی آفت بدخصلتی اور وزیروں کی آفت بدطینی (طینت بمعنے طبیعت و سرشت) ہے۔
- علماء کی آفت ریاست اور سرداری کی محبت اور امراء کی آفت کمی سیاست ہے۔
- لشکر کی آفت افسران بالا کی مخالفت اور ریاضت کی آفت غلبۂ عادت ہے۔
- قاضیوں (ججوں) آفت طمع اور عدل کی آفت ترک ورع (پرہیزگاری کو چھوڑنا) ہے۔
- رعیت کی آفت حکام کی اطاعت کی مخالفت اور پرہیزگاری کی آفت ترک

قناعت ہے۔

⇦ بہادروں کی آفت احتیاط اور ہوشیاری کو کھونا اور زور آوروں کی آفت دشمن کو کمزور خیال کرنا ہے۔

⇦ بُردباری کی آفت نازودلال (بمعنے ناز) اور عطا کی آفت ٹال مٹول ہے۔

⇦ اقتصاد (معمولی اور میانہ طور سے خرچ کرنے) کی آفت بخیلی اور ہیبت کی آفت مذاق اور دل لگی ہے۔

⇦ طلب اور تلاش کی آفت ناکامی اور فقدان حاجت (مطلب نہ پانا) اور ملک کی آفت ضعف حمایت ہے۔

⇦ عہد کی آفت ترک رعایت (حفاظت نہ کرنا) اور نقل کی آفت کذب (جھوٹ بیان کرنا) روایت ہے۔

⇦ علم کی آفت ترک عمل اور عمل کی آفت ترک اخلاص ہے۔

⇦ ریاست کی آفت فخر اور بڑائی اور سخاوت کی آفت تنگدستی اور ناداری ہے۔

⇦ عام لوگوں کی آفت یہ ہے کہ عالم بدکار ہو اور انصاف کی آفت یہ ہے کہ حاکم بالا ظالم اور ستمگار ہو۔

⇦ دنیا کی آبادی کی آفت جور سلطان (بادشاہ کا ظلم) اور قدرت کی آفت منع احسان ہے۔

⇦ عقل کی آفت تکبر اور خود بینی اور کلام کی آفت دروغگوئی ہے۔

⇦ کاموں کی آفت کام کرنے والوں کی عاجزی اور امیدوں کی آفت موت کی حاضری ہے۔

⇦ وفاداری کی آفت عہد شکنی اور پختگی ارادہ کی آفت کام کے موقع کی گمشدگی ہے۔

⇦ امانت کی آفت خیانت اور اہل علم کی آفت عدم صیانت ہے۔ (گناہوں سے

محفوظ نہ رہنا)

- سخاوت کی آفت فضول خرچی اور معاش کی آفت بے تدبیری ہے۔
- کلام کی آفت طوالت و درازی اور کام کی آفت فراغت و بیکاری ہے۔
- کامیابی کی آفت کاہلی و سستی اور دولتمندی کی آفت بخیلی و کنجوسی ہے۔
- امیدوں کی آفت موت کی چڑھائی ہے۔
- بھلائی کی آفت ساتھی کی برائی ہے۔
- اقتدار کی آفت بغاوت اور سرکشی ہے
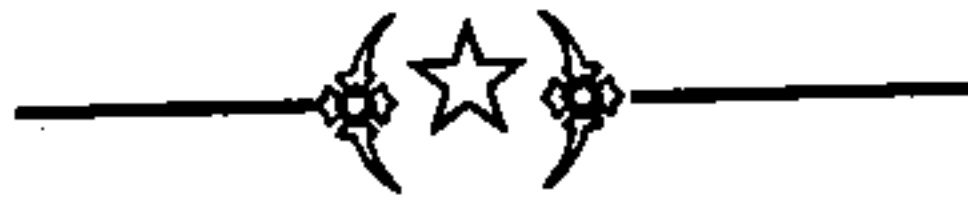
باب نمبر 14

⇦ آنجناب ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تو بات کرے۔ تو سچ کہہ اور جب تو کسی جاندار کا مالک ہو۔ تو اس کے ساتھ نرمی کر۔

⇦ جب تجھے کوئی چیز ملے تو اس کا شکر بجالا۔ اور جب مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر اختیار کر۔

⇦ جب کسی کو عتاب کرے تو عتاب کا کچھ حصہ باقی رکھ اور جب کسی کو سزا دے تو نرمی سے برتاؤ کر۔

⇦ جب کسی سے محبت کرے تو حد سے زیادہ نہ کر اور جب کسی سے دشمنی کرے تو اس سے مکمل طور پر میل ملاقات ترک نہ کر۔

⇦ جب تو کسی کے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی دوسرا احسان کرے تو اسے ظاہر کر۔

⇦ جب تو کسی کی تعریف کرے تو مختصر سی کر اور جب مذمت کرے تو بھی زیادہ نہ کر۔

⇦ جب تو کسی سے وعدہ کرے تو اسے پورا کر۔ اور جب کسی کو کچھ عطا کرے اس میں زیادہ دیر نہ کر۔

⇦ جب تو کوئی کام کرنے کا پختہ ارادہ کرے تو اسکے متعلق اپنے دوستوں سے مشورہ کر اور جب اسکے کرنے کی قرار پا چکے تو اسکی نسبت اپنے مالک سے استخارہ

کر۔ (استخارہ ایک مشہور عمل ہے جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اسکے بعد دعائے استخارہ پڑھ کر سو جائے خواب میں اسکی نسبت کچھ اشارہ معلوم ہو گا جس کے بموجب کرنا چاہئے یا نہ)

⇦ جب تو کوئی بات بیان کرے تو سچی سچی بیان کر اور جب کسی غلام کا مالک ہو تو اس کی جان آزاد کر اور جب تجھے رزق ملے تو اسے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اہل حقوق پر) خرچ کر۔

⇦ جب تو کسی کا نقصان اور قصور کرے تو اس کے پاس عذر بیان کر۔ اور جب کوئی شخص تیرا نقصان کرے تو اسے معاف کر دے۔

⇦ جب تو کسی شخص سے کوئی عہد کرے تو اسے پورا کر۔ اور جب خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو پختہ ارادے سے کر۔

⇦ جب تجھے حکومت ملے تو انصاف کر اور جب تو کسی کام کی نسبت دوست احباب سے مشورہ لے چکے تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اسکو شروع کر دے۔

⇦ جب کوئی شخص تجھے امین بنائے تو ذرہ بھی خیانت نہ کر اور جب تو کسی کے پاس اپنی امانت رکھے تو اُسے خیانت کے ساتھ منسوب نہ کر۔

⇦ جب کوئی شخص تیرے ساتھ احسان کرے۔ تو اسے ہمیشہ یاد رکھ۔ اور جب تو کسی کے ساتھ احسان کرے تو اسے بھول جا۔

⇦ جب تجھے کشادہ رزق ملے تو وسعت کے ساتھ خرچ کر۔ جب رزق کی تنگی ہو تو قناعت اختیار کر۔ اور جب کسی کو کھانا کھلائے۔ تو خوب پیٹ بھر کر کھلا۔

⇦ جب آپس میں بھائی بندی مضبوط ہو جائے۔ تو ایک دوسرے کی تعریف آسانی سے ہو جاتی ہے اور جب تو کسی سے بھائی بندی کرے تو اسکے حقوق کو اچھی طرح

ادا کر۔عزت و تعظیم سے پیش آ۔

⇦ جب موت آجاتی ہے تو امیدیں ذلیل وخوار ہو جاتی ہیں اور ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔اور جب تم امیدیں باندھتے باندھتے دور جا پہنچو تو موت کی ناگہانہ آمد کو یاد کرو۔

⇦ جب بادشاہ وقت کی نیت بدل جائے۔تو تمام زمانہ خراب ہو جاتا اور جب بادشاہ غصے میں آئے تو شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔

⇦ جب عقل کامل ہو جائے تو کلام گھٹ جاتا ہے یعنی عقلمند آدمی زیادہ کلام نہیں کرتا۔

⇦ جب تو کہیں بخیلوں کے ہاں اترے تو روزے کا بہانہ پیش کر (یا اپنے جی کو اس طرح بہلا کہ آج روزے کی وجہ سے فاقہ ہے)۔

⇦ جب تو اپنی نعمت دوسرے پر انعام کر دے تو بیشک تو نے اس کے شکریے کا پورا حق ادا کر دیا۔اور جب تو نے مصیبت میں صبر کیا تو اس کی دھار کی تیزی کو کند کر دیا۔

⇦ جب نوافل فرائض کے ادا کرنے میں حارج ہوں۔تو ان کو چھوڑ دو۔اور جب تم کسی نیک کام کے کرنے کا عہد کرو تو اسے پورا کرو۔

⇦ جب صحبت دراز ہو جائے تو ایک دوسرے کی عزت کا پاس رکھنے کا خیال مضبوط ہو جاتا ہے۔

⇦ جب آدمی کو کسی چیز پر پوری قدرت حاصل ہو جائے تو اسکی خواہش کم ہو جاتی ہے اور جب تنگ دست ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ تجارت کرو کہ جو کچھ پاس ہے اس کی راہ میں لٹا دو۔

⇦ جب تم پر نفسانی خواہشیں غالب آجائیں گی تو وہ تم کو ہلاکت کے گڑھے میں

گرادیں گی۔

⇦ جب نیت خراب ہو جائے تو مصیبت آجاتی اور جب موت آجائے تو امیدوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جب اچھا کام دیکھو تو اس کی پیروی کرو۔ اور جب برا دیکھو تو اس سے دور ہو جاؤ۔

⇦ جب کلام کم ہو جائے تو آدمی اکثر صحیح بات کہتا ہے اور جب جوابوں کی کثرت ہو تو صواب دور ہو جاتا ہے۔

⇦ جب تجھے خالق کا خوف آئے تو بھاگ کر اسکی بارگاہ میں پناہ لے۔ اور جب مخلوق کا ڈر ہو تو ان سے بھاگ جا۔

⇦ جب اطاعت کم ہو جائے تو برائیاں زیادہ ہو جاتی ہیں اور دنیا میں کھلم کھلے گناہ ہونے لگیں۔ تو برکتیں اٹھ جاتی ہیں۔

⇦ جب تقدیر آجائے تو تدبیر اور ہوشیاری بیکار ہو جاتی ہے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے یہ توفیق بخشتا ہے کہ وہ زمانے کے عبرتناک واقعات سے عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے۔

⇦ جب کمینے لوگ سلطنت کے مالک ہونگے تو وہ صاحب فضل وکمال تباہ اور برباد ہو جائیں گے۔

⇦ جب کمینے سردار ہونگے تو امیدواروں کی امیدیں خاک میں مل جائینگی۔

⇦ جب کمینے غالب ہونگے تو شریف لوگ مغلوب اور خوار ہو جائینگے۔

⇦ جب زمانہ خراب ہوگا تو کمینے لوگ سردار ہو جائیں گے۔

⇦ جب تقدیر آجائے تو سب تدبیریں بیکار ہو جاتی ہیں اور جب آدمی کو مقدرت نہ ہو تو بہت سے عذر بہانے پیش کرتا ہے۔

- جب تیرے سیاہ بال سفید ہو گئے تو زندگی کا لطف جاتا رہا۔
- جب تجھے معلوم ہو کہ تیری طبیعت کو خدائے پاک کی یاد سے انس حاصل ہوتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ تجھے محبوب رکھتا ہے۔ اور جب تجھے یہ محسوس ہو کہ تیری طبیعت کو مخلوق سے انس اور خدا کی یاد سے وحشت پیدا ہوتی ہے۔ تو یاد رکھ کہ وہ تجھے دشمن رکھتا ہے۔
- جب تو سلامتی چاہتا ہے تو جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ۔
- جب عقلیں کم ہو جائیں تو فضولیات بڑھ جاتے ہیں۔
- جب تو عالم کو دیکھے تو اس کا خادم بن جا۔ اور جب گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر نادم ہو۔
- جب تو یہ حالت دیکھے کہ خدائے پاک باوجود گناہوں کے تجھے لگاتار نعمتیں عطا فرماتا ہے تو سمجھ (مجرم کو گناہوں میں درجہ بدرجہ چڑھانا۔ ترقی دینا کہ آخرت میں سب کا اکٹھا عذاب اس کے سر پر ڈالا جائے گا کہ یہ تیرے لئے استدراج ہے اور جب یہ دیکھے کہ وہ تجھے پے در پے مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے۔ تو سمجھ لے کہ اس نے تجھے بیدار کر دیا ہے۔
- جب شریف آدمی عالم ہو جائے تو وہ تواضع اختیار کرتا ہے اور جب کمینہ شخص با علم ہو جائے تو وہ بڑائی کرنے لگتا ہے۔
- جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو وہ اس طرح نماز پڑھے کہ گویا وہ دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔
- جب تو دیکھے کہ لوگ تیری بات مانتے ہیں۔ تو ان سے وہ بات کہا کر جس کو وہ کر سکیں۔
- جب آدمی کا خلق اچھا ہو تو کلام لطیف ہو جاتا ہے اور جب امانت مضبوط ہو تو

سچائی بڑھ جاتی ہے۔

⇦ جب عقل کامل ہو جائے تو نفسانی خواہش کم ہو جاتی ہے اور جب مصیبت دور ہو جائے تو تسلی نزدیک آ جاتی ہے۔

⇦ جب تو عزت کا طلبگار ہے تو خدا تعالیٰ کی اطاعت بجا لا اور جب تو غنا اور دولتمندی کی خواہش رکھتا ہے تو قناعت اختیار کر۔

⇦ جب وہ کام پورے نہ ہوں جن کو تو چاہتا ہے تو ایسے کاموں کا ارادہ کر جو ہو سکتے ہیں۔

⇦ جب کسی شخص سے کوئی شخص کی بات ظاہر ہو تو اسکی نسبت عام طور پر بدظنی پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ جب تیرے ارادے پورے نہ ہوں تو اس بات کی پرواہ نہ کر کہ پہلے تیری کیا حالت تھی۔

⇦ جب تو کلام پر غالب آ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر سکوت پر غالب آنے سے پرہیز رکھ۔

⇦ جب دوستوں کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو خوشی کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جب آنکھیں نفس کی مرغوب چیزیں دیکھنے لگیں تو دل انجام بینی سے اندھا ہو جاتا ہے۔

⇦ جب کسی کے احسان کا بدلہ ادا کرنے میں تیرے ہاتھ قاصر ہوں تو زبان سے اس کا شکریہ ادا کر اور جب تجھے نعمت ملے تو شکر بجا لانے سے اسے ثابت و برقرار رکھ۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو حسن عبادت الہام فرماتا ہے۔

⇦ جب ارادے کے ساتھ عزم مصمم مل جائے۔ تو سعادت کامل ہو جاتی ہے۔

⇦ جب تو کسی مظلوم کو دیکھے تو ظالم کے برخلاف اس کی اعانت کر۔ اور جب نیک اخلاق کی خواہش رکھتا ہے تو حرام کاموں سے پرہیز رکھ۔

⇦ جب دنیا کی زندگانی کو بقا نہیں تو اس کی نعمتیں فانی اور زائل ہیں۔ اور جب تقدیر کو کوئی شخص ہٹا نہیں سکتا۔ تو اس سے بچنا بیکار اور باطل ہے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنے خالص بندوں میں داخل کرتا ہے۔ تو اسے دینداری الہام فرماتا ہے اور جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ امانتداری کو محبوب رکھتا ہے۔

⇦ جب تو اپنا قوت وزور دکھلاتا ہے تو اس کو اطاعت الٰہی میں دکھلا۔ اور جب تو ضعیف اور کمزور بننا چاہتا ہے تو خداتعالیٰ کی نافرمانیوں سے کمزور رہ۔

⇦ جب تو علم حاصل کرتا ہے تو علم دین حاصل کر اور جب تو کسی کام سے بچنا چاہتا ہے تو حرام کاموں سے بچا رہ۔

⇦ جب زاہد لوگوں سے بھاگ جاتے تب تو اس کی تلاش کر۔ اور جب زاہد لوگوں کو تلاش کرے تب تو اس سے بھاگ جا۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی عزت کرتا ہے تو اسکو اپنی محبت میں مشغول فرماتا ہے۔ اور جب کسی بندے کو برگزیدہ کرتا ہے تو اس کو اپنے خوف کی چادر پہنا دیتا ہے۔

⇦ جب تو دیکھے کہ پروردگار تجھے پے درپے نعمتیں بخشتا ہے تو اسکے عذاب کا خوف رکھ اور جب دیکھے کہ تجھ پر لگاتار مصیبتیں بھیجتا ہے تو اس کا شکریہ ادا کر۔

⇦ جب تو کوئی بات زبان سے نکال چکے تو وہ تیری مالک ہو چکی اور جب تک تو اسے منہ میں بند رکھے تب تک تو اس کا مالک ہے۔

⇦ جب تو نے اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگایا۔ تب تو نے اسکی عزت افزائی کی اور جب اسکی نافرمانیوں میں ڈالا تب اسکی ذلت ورسوائی کی۔

⇦ جب کسی کام میں تجھے اللہ تعالیٰ کی حکمت معلوم نہ ہو تو اسکی قدرت کا دھیان کر اور اپنے خیالات کو آگے نہ بڑھا۔ کیونکہ اگر تجھے اسکی ایسی حکمت معلوم نہ ہو جس سے تیرے دل کو اطمینان آجائے۔ تو اس کی وہ قدرت جو تیری تسلی خاطر کیلئے کافی ہے ظاہر موجود ہے۔

⇦ جب تو اپنے بھائی کی دوستی پر اعتماد کرے تو اس بات کی پرواہ نہ رکھ کہ تو اس سے یا وہ تجھ سے کب ملا ہے (یعنی جب خالص دوستی ہو تو دیر سے ملاقات کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں)۔

⇦ جب تو (کمینے) کی کسی جاہلانہ بات پر بردباری اختیار کریگا۔ تو اس کو غم میں ڈالے گا۔ پس ایسے کم عقل کا یہی علاج ہے۔ کہ اپنی بردباری سے اس کا غم بڑھا۔

⇦ جب تو کسی کمینے کے ساتھ احسان کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ تیرے احسان کے سبب تیرا دشمن ہو جائے گا۔

⇦ جب تو عالم نہ ہو اور علمی مسائل بیان نہ کر سکے تو علماء کے کلام کو توجہ سے سن کر اسے محفوظ رکھ۔

⇦ جب مومن کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو ملائکہ تعجب کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ اس شخص کی حالت پر نہایت تعجب ہے۔ کہ یہ اس گھر میں سے جس میں ہمارے بہترین اور برگزیدہ لوگ بگڑ گئے کس طرح صحیح وسلامت بچ کر آ گیا ہے۔

⇦ جب تجھے خدا تعالیٰ (علم دین کی دولت عطا فرما کر) بلند مرتبہ بخشے تو جو جاہل

تجھ سے کم درجہ ہیں ان کی نسبت کچھ فکر نہ کر بلکہ ان علماء کی اقتدا کر جو تجھ سے عالی مرتبہ ہیں۔

⇐ جب کہ موت کی ناگہانہ آمد سے کوئی شخص مطمئن اور بے فکر نہیں تو پھر یہ بڑی عاجزی اور کم ہمتی ہے کہ آدمی اس کیلئے تیاری نہ کرے۔

⇐ جب تو کسی کام کا پختہ ارادہ کرے تو سوچ بچار اور دوست واحباب سے مشورہ کرنے کے بعد اسے شروع کر۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑ اور روز کا کام روز کر لیا کر۔

⇐ جب کہ تیرا حکم خود اپنی جان پر نافذ ہوگا تو لوگ ایک دوسرے کو بتلائیں گے کہ تو عادل اور باانصاف مرد ہے۔

⇐ جب تو چاہتا ہے کہ تیری خوبیوں کو لوگ وقعت کی نظر سے دیکھیں تو ان کو اپنی نظر میں کچھ بڑا نہ سمجھ۔

⇐ جب کمینہ آدمی اپنی قدر سے بڑھ جاتا ہے۔ تو اس کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔

⇐ جب تو کسی دوسرے شخص میں کوئی مذموم خصلت دیکھے تو اپنے آپ کو ایسی خصلتوں سے بچائے رکھ۔

⇐ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو سکون۔ وقار اور بردباری کے زیور سے مزین فرماتا ہے اور جب کسی کو رذیل رکھنا چاہتا ہے تو اسے علم سے محروم رکھتا ہے۔

⇐ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے سچائی الہام فرماتا۔ اور جب کسی کی عزت کرتا ہے۔ تو حق قائم کرنے پر اسکی امداد کرتا ہے۔

⇐ جب تو عقلمند کو اشارہ کرے تو گویا تو نے اسے نہایت تکلیف دہ عتاب کیا۔ اور

جب جاہل کی کسی جاہلانہ حرکت پر بردباری سے کام لیا تو بے شک اسے بہت کافی جواب دیا۔

⇦ جب تو کام کرنے سے پہلے ان کو سوچ لے گا۔ تو ہر ایک کام کا انجام اچھا ہوگا۔

⇦ جب تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی متعدد نعمتیں پہنچیں تو کسی ادنیٰ نعمت کو بھی ناشکری سے متنفر نہ کرو۔

⇦ جب تیرا نفس تیرے ساتھ سختی سے پیش آئے تو چاہئے کہ تو بھی اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے تا کہ وہ تابع ہو جائے۔ اور اس کے ساتھ دھوکا بازی اور فریب دہی کی چال اختیار کر کہ مطیع اور فرمانبردار بن جائے۔

⇦ جب تجھے کسی کام کی دشواری کا اندیشہ ہو تو اس کے واسطے سخت اور مضبوط ہو جا اس طرح وہ کام سہل ہو جائے گا۔ اور زمانے کے حوادث میں اس کے ساتھ مکر وفریب سے کام لے۔ اس طور سے وہ آسان ہو جائیں گے۔

⇦ جب تجھے اپنی قوت وطاقت لوگوں پر ظلم کرنے کی طرف بلائے تو اس بات کو یاد کر۔ کہ خدائے پاک تجھے سزا دینے۔ مظلوموں سے انکی تکلیف دور کرنے اور تجھے اس میں مبتلا رکھنے پر قادر ہے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے قلب سلیم اور خلق قویم عطا فرماتا اور جب کسی سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے عقل صحیح اور عمل مستقیم عنایت کرتا ہے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے پیٹ کو حرام چیزوں اور اسکی شرمگاہ کو حرام کاری سے بچاتا ہے اور جب کسی کی اصلاح کرنی چاہتا ہے۔ تو اسے کم بولنے۔ کم کھانے اور کم سونے کی توفیق بخشتا اور اس کے دل میں ڈال دیتا ہے کہ یہ بڑی خوبی کی چیزیں ہیں۔

- جب بادشاہت کی بنیاد انصاف کے قواعد پر ہو اور اسکی چھت کے نیچے عقل کے ستون رکھے جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو حامیوں کی امداد فرماتا اور اس کے دشمنوں کو ذلیل وخوار کرتا ہے۔
- جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کے نتائج کو سوچ لے۔ اگر اس کے نتائج برے ہوں تو اس سے پرہیز کر۔
- جب تجھے سیدھا راستہ دکھلایا جائے۔ تو اپنے پروردگار سے خوف کر (اور اس پر چلنے میں پس وپیش نہ کر) اور جب تو کمزوروں کو کچھ دے نہیں سکتا۔ تو اتنا ہی کر کہ انکے ساتھ رحمت اور مہربانی سے پیش آ۔
- جبکہ نرمی بیوقوفی ہے تو بیوقوفی نرمی ہے۔
- جبکہ تو دنیا سے واپس جا رہا ہے اور موت آگے سے آ رہی ہے۔ تو تمہاری ملاقات بہت جلد ہو جائیگی۔
- جب فرصت کا موقع ملے تو اسے غنیمت سمجھ کیونکہ فرصت کو کھونا نہایت تکلیف کی بات ہے۔
- جب خدائے پاک کسی بندے سے کوئی نعمت دور کرنی چاہتا ہے۔ تو سب سے پہلے اس کی عقل کو بگاڑتا ہے۔ اور آدمی کیلئے یہ سب سے زیادہ سخت مصیبت ہے کہ اس میں عقل نہ ہو۔
- جب کسی آدمی کی طرف دنیا متوجہ ہو۔ تو اسے دوسروں کی خوبیاں پہنا دیتی ہے۔ اور جب کسی سے پیٹھ پھیر لے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔
- جب کوئی شخص یہ چاہے کہ جو چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے اسے عطا ہو جائے تو اسے چاہیے۔ کہ لوگوں سے ناامید ہو جائے اور خدائے پاک کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔

⇦ جب تو کسی امر کا خوف رکھتا ہے تو اس میں داخل ہو جا۔ کیونکہ ہر وقت اس کا خوف رکھنا اس میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ سخت اور برا ہے۔

⇦ جب بادشاہ تیرا قرب بڑھائے تو چاہئے کہ تو اس کی عزت اور بزرگی زیادہ کر۔ اور جب لئیم (کمینہ) تیری عزت زیادہ کرے تو چاہے کہ تو اسکی ذلت بڑھا۔

⇦ جب باہمی حسد کی بارش برسنی شروع ہو۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ باہمی فساد کے پودے اگنے لگیں گے۔

⇦ جب دوستی کا علاقہ قائم ہو جائے تو آپس میں ایک دوسرے کو مال و دولت دینا اور امداد کرنا ضرور ہو جاتا ہے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اس کے دل میں یقین ڈال دیتا ہے۔

⇦ جب دنیا کی کوئی چیز چلی جائے تو اس پر غم نہ کر اور جب کسی کے ساتھ احسان کرے تو اسے مت جتلا۔

⇦ جب تو مال کو جمع کرے اور اس میں دوسروں کو وکیل بنا رہے تو انجام یہ ہوگا۔ کہ ان کو اس کے طفیل سعادت اور تجھے شقاوت حاصل ہوگی۔

⇦ جب تو اپنا مال آخرت کیلئے خرچ کر دے اور اپنے مرنے کے بعد اپنے پس ماندگان پر خدائے پاک کو خلیفہ بنائے۔ تو اس مال کی بدولت تجھے سعادت مندی حاصل ہوگی اور تیرے پسماندگان کو خدا تعالیٰ کی خلافت کافی ہوگی۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے قناعت الہام فرماتا ہے۔ پس وہ قوت لا یموت پر کفایت کرتا اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچا رہتا ہے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے میانہ روی اور

حسن تدبیر الہام فرماتا اور بدتدبیری اور فضول خرچی سے بچاتا ہے۔

⇦ جب مباح چیزوں سے پیٹ بھرا جائے۔ تو دل اندھا ہو جاتا ہے۔ اس میں صلاحیت نہیں آتی۔

⇦ جب تو دارالفنا (دنیا) سے منہ پھیر لے اور دارالبقا (آخرت) کا عاشق ہو جائے تو سمجھ کہ تیرا تیر نشانے پر لگا۔ تیرے لئے کامیابی کے دروازے کھل گئے اور ہر طرح کی خیر وفلاح کے ساتھ تو فتح مند ہوا۔

⇦ جب تجھے کوئی قریبی (یا دوست) اپنا بھائی بنائے تو چاہئے کہ اس کا غلام بن جائے اور سچی وفاداری اور حسن صفائی کے ساتھ اس سے پیش آئے۔

⇦ جب کسی آدمی میں کوئی ٹیڑھی خصلت معلوم ہو تو اس بات کا منتظر رہ کہ اس میں اس قسم کی اور خصلتیں بھی موجود ہونگی۔

⇦ جب تجھے اپنا دوست کسی اچھی خصلت کی ہدایت کرے تو اپنے نفس کو ایسی خصلتوں کی عادت ڈال۔ جب تجھے زمانے کی مصیبتیں پیش آئیں۔ تو انکے برداشت کرنے کیلئے صبر وتحمل سے بیٹھ جا۔ کیونکہ ان میں کھڑا ہونا ان کو اور بڑھا دیتا ہے۔

⇦ جب تو اچھی باتیں کرتا ہے۔ تو کام بھی بھلے کر۔ تاکہ زبان کی بزرگی اور احسان کی فضیلت دونوں جمع ہو جائیں۔

⇦ جب تو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور حرام کاموں سے بچا رہے تو وہ تجھے بہشت میں جگہ دیگا اور جب تو اسے راضی کرے تو وہ تجھے اپنی رضامندی سے ڈھانپ لے گا۔

⇦ جب تو سوال کرے تو سمجھ کر سوال کر اور خواہ مخواہ ضدم ضدا پوچھا پاچھی نہ کیا کر کیونکہ جاہل آدمی جو سیکھنے کا ارادہ رکھے وہ عالم کے مشابہ اور ضدی عالم جاہل

کے برابر ہے۔

⇦ جب تو حرام کاموں سے بچا رہے۔ شبہوں سے پرہیز رکھے۔ فرائض کو ادا کرے اور نوافل کو بجا لائے تو بے شک تو نے دین کی تمام فضیلتوں کو کامل کر لیا۔

⇦ جب تجھے بارگاہ الٰہی میں کوئی حاجت پیش آئے تو پہلے پیغمبر خدا ﷺ پر درود پڑھ۔ پھر اپنی حاجت کو مانگ کیونکہ اللہ کریم کی شان سے یہ بعید ہے۔ کہ تو اس سے دو چیزوں کا سوال کرے اور وہ ایک کو پورا فرمائے اور دوسرا رد کرے۔

⇦ جب زمانے اور اہل زمانہ میں عموماً صلاحیت کے آثار نمودار ہوں اور پھر کوئی شخص کسی ایسے شخص پر بدظنی کرے۔ جس سے کوئی خرابی ظاہر نہیں ہوئی۔ تو اس نے بیشک ظلم اور تعدی کی۔ اور جب زمانے اور اہل زمانہ میں عام طور پر خرابی پھیل جائے اور پھر کوئی شخص کسی ایسے آدمی کی نسبت حسن ظن رکھے جس سے کوئی نیکی وقوع میں نہیں آئی تو بلا شک اس نے ظلم وستم کیا۔

⇦ جب زمانے اور اہل زمانے میں فساد غالب ہو جائے اور پھر کوئی شخص کسی کے ساتھ حسن ظن رکھے تو بیشک وہ دھوکے میں پڑا۔

⇦ جب کوئی شخص کسی برے کام کو دیکھے۔ اور اسے ہاتھ اور زبان سے نہ مٹا سکے۔ مگر دل میں اسے برا مانے اور خدا جانے کہ وہ اس میں سچا ہے تو وہ اس برے کام کے منکروں میں شمار ہوگا۔

⇦ جب کسی معین شخص کی صفائی بیان کی جائے تو اسے لوگوں کی تعریف سے ڈرنا اور یوں کہنا چاہیے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں سے اچھا اور میرا پروردگار میرے نفس کو مجھ سے بھی اچھا جانتا ہے۔ اے اللہ مجھے اس بات پر مواخذہ نہ فرمائیو جو لوگ میری نسبت کہتے ہیں اور میرے ساتھ ان کو جو کچھ حسن ظن ہے اس سے بھی میری حالت کو اچھا کر دے۔

⇦ جب تم نیک کام دیکھ کر اس کی طرف جلدی کرو اور برا کام دیکھ کر اس سے دور ہو جاؤ۔ اطاعت الٰہی پر کاربند اور اخلاق کی خوبیوں کی طرف راغب ہو۔ تو سمجھو کہ تم محسن اور کامیاب ہو۔

⇦ جب تجھے کوئی ایسا محتاج ملے جو تیرے زادراہ کو میدان قیامت کی طرف اٹھا لے جائے اور کل (قیامت) کو جب تجھے زادراہ کی سخت ضرورت ہوگی جوں کا توں تیرے حوالے کر دے تو اسے غنیمت سمجھ۔ اور اپنا بوجھ اسے اٹھوا دے اور جہاں تک ہو سکے اس کو بہت سارا زادراہ دیدے کیونکہ تو کل اس کے پاس پہنچ کر اپنا تمام دیا ہوا سامان اس سے لینے کا حقدار ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ تو کسی وقت ایسے شخص کو تلاش کرے اور اسے نہ پائے۔

⇦ جب تجھے اپنی رائے میں کچھ خرابی معلوم ہو۔ تو کسی عقلمند کی رائے کی پیروی کر تب وہ خرابی دور ہو جائیگی۔

⇦ جب تم کوئی علمی بات سنو تو اسے کوشش سے حاصل کرو۔ اور مذاق اور دل لگی کے ساتھ اسے مخلوط نہ کرو۔ ورنہ دلوں کے اندر موثر نہ ہوگی۔ وہ اسے تھوک کی طرح پھینک دینگے۔

⇦ جب تم یہ چاہو کہ علم سے کچھ فائدہ حاصل ہو۔ تو اس پر عمل کرو۔ اور مضامین علمیہ میں خوب غور کرو تا کہ دل انہیں محفوظ رکھیں۔

⇦ جب خواہش نفس تجھ پر غالب آ جائے تو اس کے مغلوب کرنے کا علاج یہ ہے۔ کہ اپنی آرزوئیں مختصر کر دے اور قدر ضرورت پر اکتفا کر۔

⇦ جب غضب وغصہ تجھ پر غالب آ جائے۔ تو حلم وقار سے اسے مغلوب کر۔

⇦ جب تیرے سر پر کوئی بلا اچانک آ پڑے۔ تو صبر اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہنے کے قلعے میں پناہ لے۔

⇦ جب کسی دوست کی بیوفائی ظاہر ہو جائے تو اس کو چھوڑ دینا آسان ہو جاتا ہے۔

⇦ جب کسی آدمی کا اصل (خاندان) شریف ہو تو وہ حضور اور غیبت میں شریفوں کے کام کرتا اور بزرگانہ برتاؤ رکھتا ہے۔

⇦ جب کوئی شخص ایسے مزاج کا ہو کہ اس کی عزت کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو تو اسکی اہانت کرنی عقلمندی کی بات ہے۔ اور جب کسی شریر کو کوڑے لگانے سے کچھ اثر نہ ہو۔ تو اس کے مادہ شرارت کو تلوار دور کر سکتی ہے۔

⇦ جب تو جاہل ہو تو علم حاصل کر۔ اور جب تجھ سے ایسی چیز کی نسبت سوال کیا جائے جو تجھے معلوم نہیں۔ تو اس کے جواب میں یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اچھا جانتے ہیں۔

⇦ جب تو کوئی ایسی خلاف طبع بات سنے جس سے تجھے تکلیف معلوم ہو۔ تو اس کے سامنے گردن جھکا دے اس طرح وہ تجھ سے ٹل جائیگی اور اس کا کچھ ضرر بھی نہ ہوگا۔

⇦ جب تو کوئی مضمون لکھے تو ختم کرنے سے پہلے اسے دوبارہ دیکھ لے۔ کیونکہ اس کا اختتام تمہاری سمجھ کے مطابق ہوگا۔

⇦ جب تجھے اپنے زور وقوت اور سلطنت وشوکت کا گھمنڈ زیادہ ہو جائے۔ جس سے تیرے جی میں غرور یا تکبر پیدا ہو تو خدا تعالیٰ کے عظیم الشان ملک اور اس کی اس بے پایاں قدرت کا خیال کر۔ جس کے سامنے تیری قدرت کی کوئی ہستی نہیں اور نہ تیری قوت وقدرت کو اس میں کچھ دخل ہے۔ اس طرح کرنے سے تیرے بازو نرم ہو جائیں گے۔ تیری طبیعت کی تیزی اور تندی دور ہو جائیگی اور تیری گمشدہ عقل واپس آ جائیگی۔

⇦ جب عقلمند آدمی بوڑھا ہو جائے۔ تو اسکی عقل جوان ہو جاتی اور جب نادان بوڑھا ہو جائے تو اسکی نادانی جوانی پر آتی ہے۔

⇦ جب صاحب فضل وکمال لوگ دنیا میں کم ہو جائیں گے۔ تو اس کے ساتھ ہی اہل تحمل کا خاتمہ ہو جائے گا۔

⇦ جب تجھے اپنے نفس کی اصلاح منظور ہے تو میانہ روی۔ قناعت اور مختصر گیری اختیار کر۔ جب کلام متکلم کی نیت کے مطابق ہو تو سامع اسے قبول کرتا ہے۔ اور جب اس کی نیت کے مخالف ہو تو سننے والے کے دل میں چنداں اس کا اثر نہیں ہوتا۔

⇦ جب آدمی کا علم بڑھ جائے۔ تو ساتھ ہی اس کا ادب بھی بڑھ جاتا ہے اور خوف الٰہی کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جب کسی آدمی کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں تو یہ صاحب کمال ہے۔ جب نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں تو بھی بچاؤ کی صورت ہے اور جب برائیاں نیکیوں سے زیادہ ہوں۔ تو ایسے شخص کیلئے ہلاکت اور تباہی ہے۔

⇦ جبکہ تیرے عزیز و اقارب کی موت کی خبر دینے والے تیرے پاس کثرت سے آنے لگیں۔ تو آخر ایک دن تیری موت کی خبر لوگوں کو سنائیں گے۔

⇦ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے ہدایت اور راست روی الہام کرتا اور اپنی اطاعت کی توفیق بخشتا ہے۔

⇦ جب کہیں بردباری فساد کا باعث ہو۔ تو ایسے موقع پر درگزر کرنا عاجزی اور کمزوری کا ذریعہ ہے۔

باب نمبر 15

⇦ **شکر** سے نعمتیں ہمیشہ باقی رہتیں اور تواضع سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **لوگوں** پر احسان کرنے سے قدر بڑھتی اور خاموشی سے عزت اور وقار کی زیادتی ہوتی ہے۔

⇦ **حسن** موافقت سے ساتھ ہمیشہ قائم رہتا ہے اور باوقار رہنے سے ہیبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

⇦ **بُردباری** کے طفیل انصاف زیادہ ہو جاتا ہے اور راہ راست پر چلنے سے عقل اور بصیرت بڑھ جاتی ہے۔

⇦ **ایثار** سے آزاد لوگ غلام ہو جاتے ہیں۔ احسان سے انسان تابع بن جاتا اور منت رکھنے سے احسان مکدر اور خراب ہو جاتا ہے۔

⇦ **انصاف** کرنے سے دوستی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ وعظ و نصیحت سے غفلت دور ہوتی ہے۔ علم سے عقل و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ تواضع سے رفعت منزلت کو زینت حاصل ہوتی اور پیار کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

⇦ **بخل** کرنے سے عیب زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ **توفیق** ایزدی سے سعادت۔ سخاوت سے سرداری اور شکر سے نعمت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **یقین** سے عبادت کمال کو پہنچتی اور حسن عشرت سے دوستی ہمیشہ قائم رہتی۔ اور

نرمی سے مروت کامل ہو جاتی ہے۔

⇦ **زیادہ احسان** رکھنے سے نیکوئی مکدر وخراب ہو جاتی ہے اور زیادہ بے قراری کرنے سے مصیبت بڑھ جاتی ہے۔

⇦ **حُسنِ اخلاق** سے جنت ملتی اور صبر سے محنت (تکلیف) کم ہو جاتی ہے۔

⇦ **ایمان** سے نجات ملتی اور عافیت (تندرستی) سے حیاتی کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **عقل** سے اسرار حکمت معلوم ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

⇦ **ایمان** سے نیک کاموں کا پتہ چلتا ہے اور عدل وانصاف سے برکتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

⇦ **عقل** سے دین ودنیا کی بہتری اور خوبی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **احسان** کرنے سے آدمی آزادلوگوں کا مالک ہو جاتا ہے اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے سے وہ ہمیشہ شکر گزار رہتے ہیں۔

⇦ **عدل وانصاف** سے رعیت ٹھیک رہتی ہے۔ غور وفکر کرنے سے سوچ بچار درست ہوتی اور عقل سے تمام مخلوق کی صلاح اور بہتری حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **علم** پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے اور بردباری غصے کو مٹانے سے۔

⇦ **علم** سے حیائی اور سچائی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **جھوٹ** سے اہل نفاق زینت حاصل کرتے اور لالچ سے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔

⇦ **سچائی** سے مروت اور اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی کرنے سے بھائی بندی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ سوچ بچار کے ساتھ کام کرنے سے مطالب آسان ہو جاتے اور صبر کرنے سے مرغوب چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

⇦ صحت سے لذت کامل اور زہد سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ ظلم سے نعمتیں دور ہو جاتی ہیں اور سرکشی سے عذاب لاحق ہوتے ہیں

⇦ احسان کرنے سے لوگ غلام اور حسن عشرت سے ساتھی مانوس ہو جاتے ہیں۔

⇦ علم سے ٹیڑھے سیدھے ہو جاتے اور حق کے ساتھ دلیل پیش کرنے والے غالب رہتے ہیں۔

⇦ نرمی سے مقاصد پورے ہو جاتے اور تکلیفیں اٹھانے سے بہت سی تعریفیں حاصل ہوتی ہیں۔

⇦ پاکدامنی سے نیک اعمال بڑھتے اور صدقہ کرنے سے عمریں زیادہ ہوتی ہیں۔

⇦ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور حسن افعال سے عمدہ تعریف حاصل ہوتی ہے۔

⇦ اخلاص سے اعمال بلند ہوتے اور اطاعت سے اقبال یاری کرتا ہے۔

⇦ قناعت سے عزت اور اطاعت سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ تکبر سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی پیدا ہوتی ہے۔ اور سستی کرنے سے مطالب فوت ہو جاتے ہیں۔

⇦ اپنے آپ کو فنا کرنے سے خدا تعالیٰ کا قرب۔ حرص سے ہر طرح کی تکلیف۔ نا امید ہونے سے ایک طرح کی بے نیازی (لاپرواہی) اور گناہ سے بدبختی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ آفتوں کے عوارض پیش آنے سے نعمتیں مکدر اور خراب ہو جاتی ہیں اور ایثار سے آدمی کریم (سخی) کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

⇦ **لذت** کی مقدار کے مطابق بے لذتی پیدا ہوتی اور خوشی کے انداز پر ناخوشی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **خطروں** میں پڑنے سے مال ہاتھ آتے۔ سچائی سے اقوال زینت پاتے۔ سخاوت سے افعال مزین ہوجاتے ہیں۔

⇦ **اخلاص** سے نیک اعمال بڑھتے ہیں اور جود وکرم سے سرداری ملتی ہے۔

⇦ **نرمی** جانب سے لوگوں کے نفوس مانوس ہوتے اور اقبال سے گندے اور ناپاک لوگ دور کیے جاتے ہیں۔

⇦ **حسن اخلاق** سے زندگی پرلطف رہتی ہے۔

⇦ **انصاف** کی بات کہنے سے لوگ ضرور عزت کرتے ہیں۔ اور حق سے منہ پھیرنے پر آدمی ضرور گمراہ ہوجاتا ہے۔

⇦ **اچھی** خصلت سے مخالف مغلوب اور فضائل کے حاصل کرنے سے دشمن ذلیل اور خوار ہوجاتے ہیں۔

⇦ **ہمیشہ** اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے غفلت دور ہوجاتی۔ اور حسن عشرت سے ہمیشہ صحبت قائم رہتی ہے۔

⇦ **باربار** غور وفکر کرنے سے شک دور ہوجاتا اور دین کے معاملے میں شک کرنے سے شرک پیدا ہوتا ہے۔

⇦ **حکمت** اور عقلمندی سے علم کے پیچیدہ مضامین حل اور منکشف (ظاہر) ہوتے اور کمال عقل سے علم بڑھتا ہے۔

⇦ **عقل** سے (کوہ) علوم کی چوٹی (بلندی) تک رسائی ہوتی اور صبر سے بڑے کام اور مطلب حاصل ہوتے ہیں۔

⇦ **ہمت** کے انداز سے فکرلاحق اور فتنے اور مصیبت کی مقدار پرغم واندوہ زیادہ

ہوتے ہیں۔

⇦ **تقویٰ** سے تمام گناہوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور ورع اور پرہیز گاری سے انسان کمینہ خصلتوں سے بچ رہتا ہے۔

⇦ **حسن** اخلاق سے رزق زیادہ ہوتا ہے اور حسن صحبت سے ساتھی بکثرت موجود ہو جاتے ہیں۔

⇦ **سچی** پرہیزگاری سے دین محفوظ ہو جاتا۔ اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونے سے حسن یقین کا پتہ چلتا ہے۔

⇦ **نیک** اعمال سے ایمان کا پتہ چلتا اور حسن توکل سے صدق یقین کا نشان ملتا ہے۔

⇦ **کثرت** تواضع سے شرافت کمال کو پہنچتی اور کثرت تکبر سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ **بے ہودہ** باتوں کو چھوڑنے سے عقل کامل ہوتی اور زیادہ تحمل (بردباری) کرنے سے فضیلت بڑھتی ہے۔

⇦ **ایثار** دوسروں کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنے سے انسان لوگوں کی جان کا مالک ہو سکتا ہے اور رذیل کاموں سے پرہیز کرنے سے عیب لگانے والوں کی زبان سے بچ سکتا ہے۔

⇦ **عمل** سے ثواب اور بدلہ حاصل ہوتا ہے۔ نہ کہ کاہلی اور سستی سے۔ حسن عمل سے علم کا ثمرہ ملتا ہے نہ کہ اچھی باتوں سے اور عمل سے جنت ملتی ہے نہ کہ صرف آرزو کرنے سے۔

⇦ **احسان** سے لوگوں کے دل قابو میں آ جاتے اور سخاوت سے عیب چھپ جاتے ہیں۔

⇦ **انسان** اپنی بری عادتوں پر غالب آنے سے بلند مدارج پر پہنچ سکتا اور اعمال صالحہ سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

⇦ **نرمی** کے ساتھ پیش آنے سے تمام کاموں کا انتظام ٹھیک ہو جاتا ہے اور مصائب کے پیش آنے سے خوشی خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ **اطاعت** سے جنت متقین کے نزدیک ہوتی اور معصیت سے دوزخ گمراہوں کیلئے تیار کی جاتی ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کے اپنے بندوں کے نصیب اور حصے مقدر کرنے سے جہان کا انتظام قائم اور اہل دنیا کیلئے دنیا کے مزے حاصل ہیں۔

⇦ **سچائی** اور وفاداری سے مروت کمال کو پہنچتی ہے۔

⇦ **نرمی** سے دشوار کام آسان اور آہستگی سے ہر قسم اسباب سہل ہو جاتے ہیں۔

⇦ **بُردباری** اور حوصلہ کرنے سے لوگ تیرے معاون و مددگار ہو جائیں گے۔ اور عاجزوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ کے عذاب سے تیرے لئے قلعہ اور پناہ ہو جائے گی۔

⇦ **قاصد** کی عقل اور ادب سے اس کے بھیجنے والے کی عقل کا پتہ چلتا ہے۔ کشادہ پیشانی اور خندہ روئی سے احسان اور مال خرچ کرنا ٹھکانے لگتا ہے۔

⇦ **دنیا** کی محبت اختیار کرنے سے بدبختوں کا انجام خراب ہوا۔

⇦ **بلندی** مراتب کے مطابق مصائب کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

⇦ **تقویٰ** کیساتھ عصمت (گناہوں سے محفوظ رہنا) مقرون رہتی اور لوگوں کے گناہ معاف کرنے سے خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

⇦ **عقل** سے نفس کا کمال ہے۔ اور مجاہدے سے اسکی اصلاح (درستی) حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **عقل** سے تمام کاموں کی درستی ہوسکتی اور جہالت سے ہر ایک طرح کی برائی پیدا ہوتی ہے۔

⇦ **فکر** سے تمام کاموں کی تاریکی دور ہوتی اور ایمان سے انسان سعادت کی چوٹی اور اعلیٰ درجے کی خوشی کو پہنچتا ہے۔

⇦ **توبہ** سے برائیاں دور ہوتی اور ایمان سے نیک عملوں کا پتہ چلتا ہے۔

⇦ **اطاعت** سے اقبال یاور اور مددگار رہوتا اور تقویٰ سے نیک اعمال بڑھتے ہیں۔

⇦ **لوگوں** پر بکثرت۔ احسان کرنے سے کریم لوگ معلوم ہوتے ہیں اور زیادہ بُردباری کرنے سے حلیم لوگوں کی شناخت ہوتی ہے۔

⇦ احسان سے اصیل اور آزاد لوگ غلام ہو جاتے ہیں حسن وفا سے نیکوکار معلوم ہوتے۔ اور حسن اطاعت سے برگزیدہ لوگ شناخت کئے جاتے ہیں۔

⇦ **ادب** سے عقلمندوں کی طبیعت تیز ہوتی ہے اور پرہیزگاری سے مومن پاک وصاف ہو جاتے ہیں۔

⇦ **جود وکرم** سے مجد اور بزرگی کی بنیاد قائم اور تعریف حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **لوگوں** پر احسان کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ان کے گناہ بخشنے سے بزرگی زیادہ ہوتی ہے۔

⇦ **نرمی** کرنے سے مطالب حاصل ہوتے اور مال خرچ کرنے سے لوگ بہت سی تعریفیں کرتے ہیں۔

⇦ **احسان** سے لوگوں کے دل قابو میں آجاتے اور فضل وکرم کرنے سے سب عیب چھپ جاتے ہیں۔

⇦ **پیار** کرنے سے محبت مضبوط ہوتی۔ نعمت خرچ کرنے سے ہمیشہ قائم رہتی ہے اور سخت تکلیفیں برداشت کرنے سے بڑے بڑے درجے ملتے اور دائمی راحت

حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **صلہ** رحمی کرنے سے بہت سی نعمتیں ملتی ہیں اور قطع رحم سے طرح طرح کی تکلیفیں اور عذاب پیش آتے ہیں۔

⇦ **باربار** غور وفکر کرنے سے انجام بخیر ہوتا ہے۔ نیک نیتی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور انجام بینی سے انسان ہلاکت سے بچ رہتا ہے۔

⇦ **کارخانہ** قدرت کو غور کی نگاہ کے ساتھ دیکھنے سے عبرت حاصل ہوتی اور حق پر قائم رہنے سے (خدائی) مدد ملتی ہے۔

⇦ **احسان** کرنے سے لوگ غلام ہو جاتے ہیں اور خواہش نفس کو قابو میں رکھنے سے انسان ہر ایک عیب گیر کے طعن سے بچ سکتا ہے۔

⇦ **خوف الٰہی** کے باعث رونے سے گناہ دور ہوتے اور اپنے نفس پر خوش ہونے سے برائیاں اور عیب ظاہر ہوتے ہیں۔

⇦ **توبہ** سے گناہ معاف ہوتے ہیں دلی مطالب اور امیدیں پورا ہونے کی صورت میں خطروں میں پڑنا لازمی ہے اور لالچ سے اچھے بھلے آدمی ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔

باب نمبر 16

⇦ **جناب** امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مومن خدا تعالیٰ کی اطاعت میں جلدی کر کہ تجھے سعادت دارین حاصل ہو اور نیک کاموں میں جلدی کر کہ دو جہان کی خیر و برکت ملے۔

⇦ **فرصت** کے وقت میں تکلیف آنے سے پیشتر نیک اعمال میں جلدی کر۔

⇦ **نیکی** کرنے میں (جہاں تک ہو سکے) جلدی کر کیونکہ نیک کاموں کیلئے گاہ گاہ فرصت ملتی ہے۔

⇦ **نیک عمل** کرنے میں جلدی کرو۔ طول امل کو جھوٹا سمجھو۔ موت کا ہر وقت دھیان رکھو۔ دلی امیدیں پورا ہونے کا انتظار نہ کرو۔ ان کے حاصل ہونے سے پہلے نیک عمل کر لو۔ اور موت کے اچانک آ جانے کا خوف رکھو کہ اعلیٰ درجہ کی امیدیں پوری ہوں گی۔

⇦ **عمر** الٹا جانے والی کے ختم ہونے سے پہلے نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔ اور بیماری حساب لینے والی اور موت جھپٹ لے جانے والی کے آنے سے پہلے نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ **موت** جو کہ غائب اور انتظار کی جا رہی ہے۔ اس کے آنے سے پیشتر اعمال صالحہ کمانے میں جلدی کرو۔

⇦ **خدا تعالیٰ** غالب اور صاحب قدرت کی گرفت سے پہلے نیک عمل کرنے میں

جلدی کرو۔

⇦ تنگی اور تکلیف کے آنے سے پہلے نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ موت اور روح کے نکلنے سے پہلے نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ مہلت کے وقت اپنے ارادے کے موجود ہوتے نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔ اور توبہ اور گناہوں کو فتح کرنے کا انتظار نہ کرو۔

⇦ جبکہ تمہارے بدن تندرست۔ زبانیں کھلی ہیں۔ اور توبہ قبول اور اعمال مقبول ہو سکتے ہیں تو ایسی حالت میں نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ اپنی موت کے آنے سے پہلے نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔ اور دنیائے فانی اور زائل کو فروخت کر کے اس کے عوض آخرت باقی رہنے والی خرید لو۔

⇦ اپنی موت کے آنے سے پیشتر اپنے مال کو کار خیر میں صرف کرنے کیلئے جلدی کرو تا کہ گناہوں سے پاک وصاف اور بارگاہِ الٰہی کے قریب ہو جاؤ۔

⇦ موت اور اس کی تکالیف پیش آنے سے پہلے نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔ اور اس کے آنے سے پیشتر اس کیلئے آمادہ ہو رہو۔ اور اس کے اترنے سے قبل اُس کے واسطے سامان تیار رکھو۔

⇦ جبکہ تمہاری طبیعت راست روی کی طرف راغب۔ بدن تندرست۔ فرصت اور مہلت موجود اور مشیت اور ارادہ قائم ہے تو ایسی حالت میں نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ نیک کام کرنے میں جلدی کرو اور موت کے آنے سے پہلے نیک عمل کر لو۔ کیونکہ جو کچھ تم قیامت کیلئے پہلے بھیجو گے اس کا بدلہ پاؤ گے اور جو کچھ اپنی آخرت کیلئے آگے بھیج دو گے اسکی جزا ملے گی اور جو پیچھے چھوڑو گے اس کا مطالبہ اور حساب ہوگا۔

⇦ **نیک** عمل کرنے میں جلدی کرو۔ اور موت کے اچانک آ جانے سے پہلے نیک عمل کرلو کیونکہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگوں کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور موت ان کو پکڑ لے گی۔

⇦ **جبکہ** تمہارا گلا کھلا اور روح آزاد ہے تو نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ **بڑھاپے** سے پہلے جوانی کے زمانے میں اور بیماری سے پہلے صحت اور تندرستی کے وقت نیک عمل کرنے میں جلدی کر۔

⇦ **محتاجی** اور تنگدستی سے پیشتر مالداری کی حالت میں اور موت سے پہلے زندگانی کے وقت نیک عمل کرنے میں جلدی کر۔
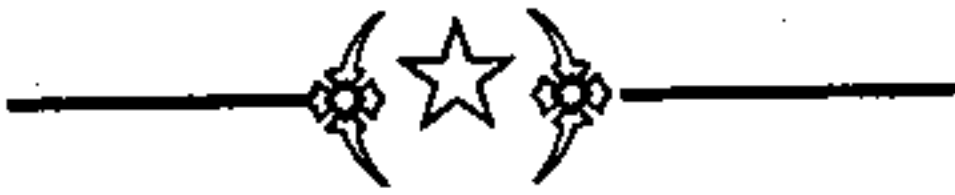
باب نمبر 17

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ بُری بیماری نادانی اور بری خصلت بیوقوفی ہے۔

⇦ بُرا ساتھی حرص اور بُری رائے نقصان پر راضی ہونا ہے۔

⇦ بُری خصلت چغل خوری اور بُری لالچ وہ ہے جو حد سے زیادہ ہو۔

⇦ بُرا کھانا مال حرام ہے۔ بُری غذا یتیموں کے مال کو چکھنا۔ اور بُرا بار گناہوں کا بار ہے۔

⇦ بُرا ساتھی بادشاہ۔ بُری خصلت مال امانت میں خیانت کرنا۔ بُری عادت بے ہودہ گوئی اور برا ہمراہی جاہل اور نادان ہے۔

⇦ بُرا چہرہ وہ ہے جو بے حیا ہو۔ اور بُری خصلت یہ ہے کہ آدمی سوال کرنے میں اصرار کرے۔

⇦ بُرا ہمراہی دشمن اور بُرا پڑوسی وہ ہے جو بدذات موذی ہو۔

⇦ بُرا ساتھی وہ ہے جو حاسد ہو اور بُرا رفیق وہ ہے جو کینہ رکھے۔

⇦ بُرا عمل خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور بُرا شخص وہ ہے جو اپنے دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالے۔

⇦ بُری سیاست ظلم اور برا ذخیرہ بدی کرنا ہے۔

⇦ بُرا ظلم صلح کرنے والے کا ظلم اور بُرا کسب حرام ہے۔

⇦ پرہیزگاری کا بُرا ساتھی شکم پری اور دین کا بُرا رفیق طمع اور لالچ ہے۔

⇦ بُرا کلام جھوٹ بولنا اور بُرا نسب سعدادب ہے۔

⇦ بُری کوشش یہ ہے کہ دوستوں کے درمیان تفرقہ اور جدائی ڈالی جائے۔

⇦ بُرا بار گناہ کا بار ہے۔

⇦ آخرت کیلئے بُرا توشہ بندگان خدا پر ظلم کرنا اور بُری مستعدی (ہوشیاری) خودرائی ہے۔

⇦ بُرا قرض خواہ نیند ہے جو چھوٹی سی عمر کو ختم اور بہت سے اجر کو فوت کر دیتی ہے۔

⇦ بُرا ساتھی غضب ہے کہ عیوب کو ظاہر۔ شر کو نزدیک اور خیر کو دور کرتا ہے۔

⇦ بُری خصلت بخل اور بُری صفت لمبی امیدیں باندھنا ہے کہ جس سے عمر فنا اور عمل فوت ہو جاتا ہے۔

⇦ بُرا گھر دنیا اور بُری رائے یہ ہے کہ آدمی آخرت باقی کے عوض دنیائے فانی کو پسند اور اختیار کرے۔

باب نمبر 18

- جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ ہفتہ اور خمیس کے روز صبح سویرے کسی کام کو جانا برکت کا باعث ہے۔
- ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اولاد کا نہایت بھاری فرض ہے۔
- آدمی کا پیٹ اس کا دشمن ہے۔
- کمینہ خصلتوں سے دور رہنا جوانمردی کی بات ہے۔
- صدقہ وخیرات کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے نیکی کرنا بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔
- آدمی کی مصیبت اس کی زبان میں ہے۔ اور اسکی گفتگو اس کے دل کی قوت کو ظاہر کرتی ہے۔
- خدا تعالیٰ کی اطاعت میں سویرے سویرے مشغول ہو جا تا کہ سعادت دارین حاصل ہو۔ اور نیک کاموں میں جلدی کرتا کہ دو جہان کی خیر و برکت ہاتھ آئے۔
- خوف الٰہی سے رونا بندے کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔
- آدمی کے دین وایمان کے مطابق اسے دنیا کی مصیبتیں پیش آتی ہیں یعنی جس قدر زیادہ کامل ایمان ہو اسی قدر زیادہ مصائب پیش آتے ہیں۔
- نیک کام کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

⇦ آدمی کو تمام مصیبتیں لالچ اور دلی آرزوؤں کے پیچھے پڑنے سے پیش آتی ہیں۔

⇦ علم کو خرچ کرنا علم کی زکوٰۃ ہے۔

⇦ علم سے بردباری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

⇦ مال کو خرچ کرنا نعمتوں کی زکوٰۃ اور عزت وجاہ کو خرچ کرنا عزت وجاہ کی زکوٰۃ ہے۔

⇦ صبح سویرے کام کو جاؤ۔ کیونکہ سویرے جانے میں برکت ہے اور اپنے کاروبار میں دوستوں یاروں سے مشورہ کیا کرو۔ کہ اس طرح مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ کسی چیز کی طلب میں گو وہ چیز کتنی ہی بڑی ہو اور اس میں کامیابی بھی حاصل ہو جائے۔ مگر عزت و آبرو خرچ کرنا بہت بڑی بات ہے۔

⇦ صد آفرین اس عالم کو ہے جس نے علم دین حاصل کیا۔ برے کاموں سے اپنے آپ کو باز رکھا۔ خدا تعالیٰ کے ناگہانی عذاب سے خائف (ڈرنے والا) ہوا۔ اور اپنی آخرت کیلئے توشہ تیار کر لیا۔ اور اس کے واسطے مستعد اور آمادہ ہو گیا۔ اگر اس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو خوش بیانی کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر اس سے کچھ نہ پوچھیں۔ تو خاموش رہتا ہے اس کا کلام باصواب ہے اور اسکی خاموشی اس لئے ہے۔ کہ وہ فضول باتوں سے پرہیز کرتا ہے نہ اس لئے کہ وہ جواب سے عاجز ہے۔

⇦ السلام علیکم کہنا (یا ہدیہ تحفہ دینا) حسن اخلاق اور نیک عادات میں داخل ہے۔

⇦ لوگوں پر مال و دولت خرچ کرنا بہت اچھی صفت اور نہایت بہتر خصلت ہے۔

⇦ کمینوں کے سامنے اپنی آبرو خرچ کرنا بہت بڑی موت ہے۔

⇦ جب تو صبر کرے تو اپنے نفس کو کامیابی اور فتح مندی کی خوشخبری سنا۔

⇦ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو تا کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے۔

⇦ یتیموں کے ساتھ نیکی کرو۔ اور فقیروں کے ساتھ مدد اور غم خواری اور ضعیفوں کے ساتھ نرمی کرو۔

⇦ تمہارے اور وعظ و نصیحت کے درمیان غفلت اور غرور کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

⇦ احمق کی دوری اسکی نزدیکی سے اور اسکی خاموشی اسکے بیان سے بہتر ہے۔

⇦ تیری کشادہ پیشانی تیری پہلی نیکی اور تیرا وعدہ تیرا پہلا عطیہ ہے۔

⇦ تیری کشادہ پیشانی تیرے نفس کی شرافت کا پتہ دیتی اور تیری تواضع تیرے بزرگ خلق کو ظاہر کرتی ہے۔

⇦ تمہاری حیاتی اور بقا کا انجام فنا اور (طلب مولیٰ میں) تمہارے فنا ہو جانے کا انجام حیات دائمی اور بقا ہے۔

⇦ دنیائے فانی کو بیچ کر آخرت باقی خرید کرو اور دنیا کی زائل ہونے والی چیزوں کے عوض آخرت کی دائمی نعمتیں حاصل کرو۔

⇦ لوگوں کو مال و دولت دینے میں ہاتھ کشادہ رکھنا اجر زیادہ کرتا اور جزا و ثواب کو بڑھاتا ہے۔

⇦ جناب امیر المومنینؓ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کے احکام کو لوگوں کے عذر بہانے دور کرنے کیلئے پہنچا دیا۔ خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے میں اپنی امت کی خیر خواہی فرمائی اور جنت کی دائمی نعمتوں کی خوشخبری سنا کر ان کو اس کی طرف بلایا۔ جہالت کی تاریکی میں ہمارے طفیل تم نے راہ ہدایت پایا۔ اور عزت و بلندی کے کوہان پر سوار ہوئے۔ ہماری بدولت تمہارے قوت و زور کے سیلاب میدانوں

میں بہنے لگے۔ خدا تعالیٰ نے سلسلہ عالم کو ہماری ذات سے شروع کیا اور ہم پر ہی اسے ختم کرے گا۔ ہمارے ذریعہ جو چاہتا ہے مٹاتا اور جو چاہتا ثابت رکھتا ہے۔ ہمارے وسیلہ سے سخت زمانے کو دفع کرتا۔ اور ہماری برکت سے مینہ برساتا ہے۔ پس چاہئے کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے دنیائے فانی فریب اور دھوکے میں نہ ڈالے۔

⇦ جناب امیر المومنین مومن کی صفات بیان فرماتے ہیں۔ کہ مومن کی خوشی اس کے چہرے میں اور اس کا غم اس کے دل میں ہوتا ہے۔ اس کا سینہ نہایت کشادہ اور اس کا نفس نہایت ذلیل ہوتا ہے۔ وہ اپنی بڑائی کو ناپسند رکھتا اور اپنی شہرت کو دشمن سمجھتا ہے۔ اس کا غم دراز اور اس کی ہمت دور اور بلند ہوتی ہے۔ وہ اکثر خاموش رہتا اور اپنے اوقات کو دین یا دنیا کے کسی ضروری کام میں خرچ کرتا ہے اور کسی وقت بیکار نہیں رہتا۔ وہ نہایت شاکر و صابر ہوتا ہے۔ سوچ بچار میں مشغول رہتا اور اپنی حاجت کو چھپائے رکھتا ہے۔ وہ سہل خلق اور نرم طبع ہوتا ہے۔ اس کی جان پتھر سے زیادہ سخت ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے نہایت ذلیل غلام کی طرح گردن جھکاتا ہے۔

☆

باب نمبر 19

⇦ **جناب** امیر المومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مومن خدائے تعالیٰ کے ساتھ تجارت کر نفع اٹھائے گا۔ اور اپنی نجات کیلئے اس کی اطاعت کو وسیلہ بنا تا کہ کامیابی حاصل ہو۔

⇦ **علم** استعمال کرنے سے بڑھتا اور کامل ہوتا ہے اور عمل درجہ کمال تک پہنچانے سے پورا اور تمام سمجھا جاتا ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی نافرمانیوں سے بچارہ تا کہ تیرے سب کام ٹھیک ہو جائیں۔ اور اگر فال لینے کا خیال ہو۔ تو نیک فال لے۔ بفضل خدا کامیابی ہوگی۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی خوشنودی کیلئے تواضع اختیار کر کہ وہ تجھے بلند مرتبہ عنایت فرمائے گا۔ اور اسکی اطاعت کو مضبوط پکڑے رکھ۔ وہ تجھے اپنا مقرب بنالے گا۔

⇦ **نیکی** کا دارومدار اس کے جلدی کرنے پر ہے اور جو شخص قدر شناس نہ ہو اس کے ساتھ نیکی کرنا گویا اسے برباد کرنا ہے۔

⇦ **کام** میں دیر کرنا سستی کی نشانی ہے اور نیک کام کرنے کی نسبت اس کو خالص خداتعالیٰ کیلئے کرنا زیادہ دشوار ہے۔

⇦ **بادشاہ** کا تاج اس کا انصاف اور آدمی کی صفائی اسکی عقل ہے۔

⇦ **تواضع** آدمی کو بلند مرتبہ بناتی اور تکبر اور بڑائی اسے اپنے مرتبے سے نیچے اتارتی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بندے کو اخلاص نیت سے قرب ملتا ہے۔

⇦ علم حاصل کرتا کہ عالم ہو جائے۔ لوگوں کی عزت کرتا کہ وہ تیری عزت کریں۔ ان کے ساتھ فضل و احسان کرتا کہ سب کا مخدوم بن جائے۔ اور بردباری کا شیوہ اختیار کرتا کہ سب سے آگے بڑھ جائے۔

⇦ شرافت تواضع سے اور سرداری لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے سے کمال کو پہنچتی ہے۔

⇦ علم عمل کرنے سے اور احسان منت نہ رکھنے سے کامل ہوتے ہیں۔

⇦ ثواب اور بدلہ مصیبت کے انداز سے ملتا اور خدا تعالیٰ کی مدد تکلیف کے مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔

⇦ عارفین خدا کے دل ایسے صاف ہوتے ہیں۔ کہ وہ پوشیدہ اسرار پر واقف ہونے کی استعداد رکھتے ہیں اور بعض اسرار سے واقف بھی ہو جاتے ہیں۔

⇦ بُردباری کا پانی پینا غصے کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

⇦ سچائی کیلئے کوشش کرنا اور جھوٹ سے پرہیز رکھنا نہایت اچھی خصلت اور بہترین ادب ہے۔

⇦ لوگوں کے عیب کی تلاش میں رہنا نہایت عیب کی بات ہے۔

⇦ گناہ کو حقیر نہ جاننا گناہ کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔

⇦ چراغ کو بر وقت جلانا اور بجھانا کامیابی کی علامت ہے۔

⇦ اپنی غلطی کے تدارک میں جلدی کرنا اپنی اصلاح کی تدبیر ہے۔

⇦ قرآن کریم کی آیات کو غور و فکر کی نگاہ سے دیکھو۔ اور اس سے عبرت کا سبق حاصل کرو کیونکہ قرآن کریم نہایت عبرت دلانے والا کلام ہے۔

⇦ آخرت باقی اور دنیا فانی میں امتیاز نہ کرنا بہترین نظر (عمدہ سوچ) ہے۔

⇦ آدمی کا تاج اس کی پاکدامنی اور اسکی زینت اس کا انصاف ہے۔

⇦ مومن کا تقویٰ اسکے دل میں اور اس کی توجہ (دل کے علاوہ) ظاہر زبان پر ہوتی ہے۔ (زبان سے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے)

⇦ عقلمند کی غلطی کی طرف اشارہ کرنا اس کیلئے سخت عتاب اور بیوقوف کی بات کا جواب نہ دینا اس کے واسطے پورا جواب ہے۔

⇦ گناہوں سے بچو اور اپنے نفسوں کو ان سے روک رکھو کیونکہ وہ شخص بڑا بد بخت ہے۔ جو گناہوں میں مطلق العنان ہے۔

⇦ جہاں کہیں بولنے کا موقع ہو تو وہاں کلام اور گفتگو کرو کیونکہ آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا رہتا اور گفتگو کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی رضامندی تلاش کر۔ اس کے غضب اور ناخوشی سے بچا رہ۔ اور اس کے خوف سے اپنے دل کو ہلا۔

⇦ خدا تعالیٰ کی رضامندی تلاش کر۔ کیونکہ تو جتنی اس کی رضامندی چاہے گا اتنا ہی وہ تجھے خوش کریگا۔

⇦ خدا تعالیٰ نے جو اپنے پیارے بندوں کیلئے نعمتیں تیار فرما رکھی ہیں انکی رغبت اور خواہش کر اور اسکی محبت اپنا دین اور ایمان سمجھ۔

⇦ ہر ایک کام میں خدائے پاک پر توکل رکھ کیونکہ جو لوگ اس کا قرب چاہتے ہیں وہ ان کو اپنا دوست بنالیتا ہے۔

⇦ لوگوں کیساتھ اس طریق سے محبت پیدا کر کہ انکے ہاتھ میں جو کچھ مال و دولت ہے اس کا ہرگز خیال نہ کر اس طرح وہ سب تجھ سے پیار کرینگے۔

⇦ لوگوں کے مال و دولت سے مایوس اور ناامید ہو جا اس طرح کرنے سے ایک تو انکی شرارتوں اور تکلیفوں سے محفوظ رہے گا اور دوسرے وہ سب تجھ سے محبت

رکھیں گے۔

⇦ **ان** دوستوں کے ساتھ کو مضبوط رکھ جو مصیبت کے وقت تیرے رفیق ہوتے ہیں۔

⇦ **صبر** اور یقین کی چادر اوڑھے رہ کہ سختی اور مصیبت کے وقت یہ بڑے کارآمد ہیں۔

⇦ **لوگوں** کو اپنی بخشش اور عطا کا امیدوار رکھنا اس سے اچھا ہے کہ وہ تیرے عذاب کا خوف رکھیں۔

⇦ **سخاوت** اور پرہیزگاری کے ذریعے سے آراستہ رہ کہ یہ ایمان والوں کا زیور اور نہایت بزرگ اور شریف خصلتیں ہیں۔

⇦ **جو شخص** اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ اسے عمل کے ثواب کا یقین نہیں۔ اور جو شخص موت کیلئے تیار نہ ہو۔ اور فرصت کے وقت کو غنیمت نہ سمجھے وہ موت کے آنے سے غافل اور بے خبر ہے۔

⇦ **کوچ** کرنے کی تیاری کرو کیونکہ تمہارے کوچ کا وقت آ پہنچا۔ اور موت کیلئے تیار ہو جاؤ کیونکہ وہ تمہارے سر پر آ گئی ہے۔

⇦ **اپنا** بوجھ ہلکا کرو کیونکہ منزل مقصود تمہارے آگے اور دور ہے اور قیامت میں تمہارے پیچھے لگی ہے کہ جو اس کی طرف تمہیں لے جا رہی ہے۔

⇦ **اپنا** بوجھ ہلکا کرتا کہ پہلے لوگوں کے ساتھ مل جاؤ پہلے لوگ پچھلوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

⇦ **تمام** کام تقدیر الٰہی کے تابع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان اپنی تدبیروں میں ہوتا اور موت اسے پکڑ لیتی ہے۔

⇦ **دنیا** کی فانی عمر سے آخرت کی باقی رہنے والی حیاتی کیلئے توشہ تیار کر لو۔ کہ تم کو

توشہ تیار کرنے کا راستہ بتلایا گیا ہے یہاں سے کوچ کرنے کا حکم مل چکا۔ اور جلدی چلنے کی ہدایت ہو چکی ہے۔

⇦ اپنے سفر (آخرت) کی آسانی کا سامان کر اپنے بچاؤ اور نجات کی بجلی کو دیکھ (کہ کہیں کوئی بچاؤ کی صورت ہے)

⇦ کوشش کی سواریوں کے پالان کس کران پر سوار ہو جاؤ۔

⇦ آدمی کی حماقت دو باتوں سے معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱) نعمت اور خوشحالی میں مغرور رہنا (۲) سختی اور مصیبت میں حد سے زیادہ ذلیل ہو جانا۔

⇦ گناہوں کو چھوڑنا سخت اور دشوار ہے۔ مگر جنت کو چھوڑنا اس سے بھی زیادہ سخت اور ناگوار ہے۔

⇦ اپنے نفسوں کو ادب سکھلانے کی تدبیر کرو اور ان کو مضر عادتوں سے ہٹاؤ۔

⇦ کمینے اور نوعمر لوگوں کا حاکم ہونا حکومت کے ادبار اور اس کے ختم ہونے کی نشانی ہے۔

⇦ ہمارے پاس کئی ایسی چیزیں آتی ہیں۔ کہ اگر ان کو جمع کریں تو زیادہ معلوم ہوتی ہیں اور جب انہیں کو تقسیم کریں۔ تو تھوڑی سی نظر آتی ہیں۔

⇦ اپنے کام کی کوئی ایسی صورت تلاش کرو جس سے تمہارا عذر قائم اور حجت ثابت رہے اور تمہاری گم شدہ عقل واپس آ جائے۔

⇦ جو حقوق تیرے نفس کے ذمے فرض ہیں ان کے ادا کرنے کا تو خود اس سے تقاضا کرتا کہ اوروں کے تقاضے سے مامون و محفوظ رہے۔

⇦ نفس کی خواہشوں کو چھوڑنا نہایت اعلیٰ درجے کی عبادت اور بہترین عادت ہے۔

⇦ باوجود قدرت پانے کے لوگوں کے گناہوں سے درگزر اور دولت کے

ہوتے ان کے ساتھ احسان کر اس طرح کرنے سے تجھے پورے طور پر سرداری مل جائیگی۔

⇦ **علم** حاصل کرو کیونکہ اس کے بدولت مشہور ومعروف ہو جاؤ گے۔ اور اس پر عمل کرو تا کہ اہل علم کے زمرے میں داخل ہو جاؤ۔

⇦ اپنے دوست سے محبت رکھ وہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اسکی عزت کر وہ تیری عزت کریگا۔ اور اسکی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھ وہ خود اپنی ذات اور اہل وعیال سے تجھے اچھا سمجھے گا۔

⇦ **مصائب** اور تکالیف کے گھونٹ (صبر وتحمل کے ساتھ) پی جانے چاہئیں۔ کیونکہ کوئی ایسا گھونٹ میں نے نہیں دیکھا جو انجام کار میں ان سے زیادہ میٹھا اور آخر کار ان سے زیادہ لذیذ ہو۔

⇦ **وہ** بھائی بندی جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے ہو۔ مندرجہ ذیل خصلتوں پر مبنی اور قائم ہوتی ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کیلئے باہم ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے ایک دوسرے پر مال ودولت خرچ کرنا (۳) اسکی اطاعت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا (۴) اسکی نافرمانی سے ایک دوسرے کو منع کرنا (۵) اس کی رضا جوئی کے واسطے ایک دوسرے کی نصرت واعانت کرنا (۶) محبت کو خالص رکھنا۔

⇦ **نیت** کو فساد اور خرابی سے پاک وصاف رکھنا عمل میں زیادہ کوشش کرنے کی نسبت زیادہ سخت اور دشوار ہے۔

⇦ **مندرجہ ذیل** صفات حمیدہ کے ساتھ اپنے آپ کو آراستہ کرو۔ (۱) لوگوں پر فضل وکرم کرنا (۲) بغاوت اور سرکشی سے باز رہنا (۳) اپنے ہاتھ سے کام کرنا (۴) اپنے نفس کے ساتھ انصاف برتنا (۵) فساد سے پرہیز رکھنا (۶) آخرت

کو سنوارنا۔

⇦ دنیا سے اتنا توشہ اور سامان تیار کرلو۔ کہ کل (قیامت) کو اپنی جان کو بچا سکو۔

⇦ دنیائے فانی سے آخرت باقی کیلئے کچھ حاصل کرلو۔

⇦ حیا کا کرتہ اور وفاداری کی زرہ پہن لے۔ بھائی بندی کو محفوظ رکھ۔ عورتوں کے ساتھ بات چیت کم کیا کرتا کہ پوری تعریف کے لائق ہو جائے۔

⇦ خداتعالیٰ صاحب قوت کیسا حلیم اور بردبار ہے اور تو کمزور اور ضعیف ہو کر اس کی نافرمانیوں پر کیسا دلیر ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی عظمت کے سامنے مخلوق کے چہرے عاجزی ظاہر کرتے۔ ان کے دل اس کے خوف سے خائف رہتے اور ان کے نفوس اسکی رضامندی حاصل کرنے میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

⇦ گلا گھٹنے کی تنگی سے پہلے سانس لے لو اور موت کے ہانکنے کی تکلیف سے پیشتر خداتعالیٰ کے حکم کے تابع ہو جاؤ۔

⇦ بخل اور نفاق سے پرہیز کر کہ یہ نہایت خراب اور بری خصلتیں ہیں۔

⇦ قرآن کریم سیکھو کہ یہ دلوں کیلئے حیاتی کا باعث ہے۔ اور اس کے نور سے شفا حاصل کرو کیونکہ اس میں مومنوں کے سینوں کیلئے شفا ہے۔

⇦ آدمی کی حماقت تین چیزوں سے معلوم ہوتی ہے۔ (۱) فضول اور لایعنی باتیں کرنا۔ (۲) جو بات نہ پوچھو اس کا جواب دینا۔ (۳) بے سوچے سمجھے ہر ایک کام کو شروع کر دینا۔

⇦ جن سے علم پڑھو اور جن کو پڑھاؤ سب کے ساتھ واضع سے پیش آؤ۔ متکبر عالم نہ بنو اور علم پڑھ کر جہالت کے کام نہ کرو۔

⇦ دلوں کے کینوں۔ سینوں کے بغض دشمنی کے نفوس کے تدابر (تنافر) اور ہاتھوں

کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد نہ کرنے سے پرہیز کرو۔ تمہارے سب کام ٹھیک ہو جائیں گے۔

⇦ کسی کام کا پختہ ارادہ کرنے سے پہلے اس کی نسبت غور و فکر کر۔ اس کی طرف متوجہ ہونے سے پیشتر اس کے متعلق دوست واحباب سے مشورہ کر اور اس کو شروع کرنے سے پہلے خوب سوچ بچار کر لے۔

⇦ بردباری کے ناخوش آنیوالے پانی کو صبر کے ساتھ پی جا کہ یہ حکمت کا سر اور علم کا ثمرہ ہے۔

⇦ علم حاصل کر کیونکہ اگر تو دولت مند ہے تو تیرے لئے زینت کا باعث ہے۔ اور اگر تو تنگ دست ومحتاج ہے تو اسکی بدولت کوئی روزی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

⇦ سچائی اور امانتداری کا خیال رکھ اور جو شخص تیرے پاس جھوٹ بولے اس کے پاس جھوٹ نہ بول اور جو تیری خیانت کرے اس کی خیانت نہ کر۔

⇦ علم حاصل کرو۔ اور علم کے ساتھ سکون ووقار اور بردباری کو اپنی عادت بناؤ۔ کیونکہ علم مومن کا دوست اور بردباری اس کا وزیر ہے۔

⇦ ایک شخص نے جناب امیر المومنین کی مذمت کی۔ آپ نے اس کے حق میں یہ چند کلمات فرمائے۔ کہ اس شخص کا نفس ظنی باتوں میں اس پر غالب آجاتا ہے اور یہ یقینی باتوں میں بھی اس پر غالب نہیں آتا۔ اس نے خواہش نفس کو اپنا حاکم بنالیا ہے۔ اور تمام کاموں میں اسکی پیروی کرتا ہے۔

⇦ جاڑے کے شروع موسم میں سردی سے پرہیز کیا کرو اور نکلتے جاڑے سردی میں بیٹھا سویا کرو کیونکہ آدمیوں کے بدن میں سردی ویسا ہی اثر کرتی ہے جیسا کہ درختوں کی ٹہنیوں میں جو شروع جاڑے میں ان کے پتے جلا دیتی اور آخیر میں

نئے پتے نکال دیتی ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین نے اسلام کی صفت میں فرمایا ہے کہ یہ ان لوگوں کیلئے جو پختہ ارادے سے اسکے قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں کامل ہے۔

⇦ کامل راہنما۔ان لوگوں کے واسطے جو اسے امتحان کی نظر سے دیکھیں۔حق شناسی کی پوری نشانی۔جو عبرت کی نگاہ سے دیکھیں ان کیلئے سچی عبرت اور جو اس کی تصدیق کریں۔ان کیلئے نجات کا باعث ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی رضامندی تلاش کر اور اس کے غضب اور ناخوشی سے بچ اره کیونکہ تجھے اس کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔نہ اسکی مغفرت سے تو مستغنی ہو سکتا ہے اور اسکی بارگاہ کے سوا اس کے عذاب سے بچنے کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں۔

⇦ اس خدائے (بے نیاز) کے غضب سے بچ ارہ۔کہ جس کے عذاب سے اسکی اطاعت کے سوا بچنے کی کوئی صورت نہیں۔اسکی نافرمانی بموجب ہلاکت ہے۔ اور اسکی رحمت کے بغیر کوئی ٹھکانا نہیں۔اس کی بارگاہ میں التجا کر اور اس پر بھروسہ رکھ۔

⇦ جب دنیا کی کسی چیز کے حاصل کرنے کا خیال ہو اور وہ نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ رکھ اس کا خیال دل سے نکال دے اور جب مل جائے تو اس کے پاس رکھنے کا کچھ زیادہ اہتمام نہ کر۔

⇦ پسندیدہ اخلاق۔عقلمندی کی باتیں اور بڑے بڑے کام کرنے کی حرص رکھو۔ اوران میں دوسروں کا مقابلہ کرو۔بڑے بڑے انعام اور بدلے ملیں گے۔

⇦ حُسن اخلاق حاصل کرنے میں پیش دستی کرو۔عاجزوں کے بوجھ اور تاوان اٹھانے میں جلدی کرو اور جو غافل سوئے پڑے ہیں انکی حاجت روائی میں کوشش کرو انشاءاللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں اچھا بدلہ پاؤ گے۔اور خداتعالیٰ تم پر

بڑی بخشش فرمائے گا۔

⇦ مندرجہ ذیل صفات جو قابل تعریف ہیں ان کو مضبوطی کے ساتھ حاصل کرو۔ (۱) پڑوسی کے حقوق کی نگہداشت (۲) عہد و پیمان کو پورا کرنا (۳) نیک اور بھلے کام کرنا (۴) غرور و تکبر سے بچنا۔

⇦ حُسنِ اخلاق کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کرو۔

⇦ قابل تعریف افعال اور بزرگ خصلتوں کے پیدا کرنے میں جلدی کرو۔ اور سچی باتوں اور مال خرچ کرنے کی حرص اور خواہش رکھو۔ اور ان میں دوسروں کے ساتھ مقابلہ کرو یعنی ان سے آگے بڑھ جاؤ۔

⇦ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہونے۔ رکوع کرنے۔ اور اسکی عظمت و جلال کے سامنے اپنی عاجزی اور فروتنی ظاہر کرنے سے اس کا قرب حاصل کرو۔

⇦ بھوک کے سالن کا مزہ چکھ اور اپنے نفس کو قناعت اختیار کرنے سے ادب سکھلا۔

⇦ دل کی سستی کے مرض کا علاج ارادے کے پختہ کرنے سے اور آنکھوں کی غفلت کی نیند کی دوا بیدار اور ہوشیار رہنے سے کر۔

⇦ قرآن کریم کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ۔ اس سے نصیحت حاصل کر۔ اس کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام سمجھ۔ اسکے فرائض اور حکام پر عمل کر۔

⇦ اپنے نفس کیلئے ہر ایک طرح کے بہتر اور اچھے اخلاق اختیار اور پسند کر کیونکہ بڑا اچھا خلق نیک عادت ہے۔

⇦ ہر ایک قسم کے برے اخلاق سے بچا رہ۔ اور ان سے پرہیز کرنے میں اپنے نفس کیساتھ جہاد کر۔ کیونکہ برے اخلاق مفت کی لڑائی ہے۔

⇦ لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کر اور ان کی لغزشوں کو معاف کر۔ اللہ تعالیٰ تجھے

بلند درجے عطا فرمائے گا۔

⇦ لوگوں کے گناہوں کو دامن عفو اور بخشش سے ڈھانپ لے خاص کر جو لوگ صاحب مروت اور معزز ہوں انکے قصور کو ضرور معاف کر دے۔

⇦ نیک کام میں جلدی کرنا نیکی کو بڑھانا اور برائی میں دیر کرنا ایک قسم کی نیکی کرنا ہے۔

⇦ لوگوں کے عیبوں سے غافل اور بے خبر رہ۔ تو سب لوگ تیری حالت کی تعریف کرینگے اور اپنے آپ کو ظاہری باطنی خوبیوں سے آراستہ کر (چھوٹوں بڑوں میں) تیری قدر ہوگی۔

⇦ اول عمر میں جو اوقات ضائع کیے ہیں (یا نیک کام ہاتھ سے کھوئے ہیں) ان کا آخر عمر میں تدارک کرتا کہ انجام بخیر ہو جائے۔

⇦ بُرے لوگوں کی صفائی بیان کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

⇦ غور وفکر کرنے سے بصیرت پیدا اور عبرت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ حکومت کے وقت تکبر کرنے سے معزولی کے وقت ذلت پیش آتی ہے۔

⇦ دنیا کے ایسے مال کو زیادہ جمع کرنا کہ نہ وہ تیرے لئے اور نہ تو اس کیلئے باقی رہے گا۔ بڑی نادانی اور جہالت ہے۔

⇦ کسی چیز سے جلد مایوس ہو جانا ایک قسم کی کامیابی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کشائش کا امیدوار رہنا ایک طرح کی راحت اور خوشی ہے۔

⇦ جو لوگ تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ ان سے علم حاصل کر اور جو نادان ہیں ان کو اپنا علم سکھلا۔ جب تو ایسا کریگا تو جو مسائل تجھے معلوم نہیں وہ معلوم ہو جائیں گے۔ اور اپنے علم سے تجھے نفع اور فائدہ حاصل ہوگا۔

⇦ لوگوں کی غلطیوں کی تلاش میں رہنا بہت بڑا گناہ اور ان کے عیبوں کی جستجو

کرتے رہنا نہایت براعیب اور سخت برائی ہے۔

⇦ شریف آدمی جب تواضع کرتا ہے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور کمینہ جب تکبر کرتا ہے لوگ اسے ذلیل سمجھتے ہیں۔

⇦ اپنے بھائیوں کی برائیوں کو بھول جاتا کہ انکی محبت قائم رہے۔

⇦ لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی خوشی کو دور کرتی اور تمہاری نظر میں انکو حقیر بنا دیتی ہیں اور تم ان کی شکر گزاری نہیں کرتے۔

⇦ جناب امیر المومنین فرماتے ہیں کہ علم کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور ایمان کا ثمرہ آخرت کی کامیابی اور راحت ہے۔

⇦ وعظ کا ثمرہ بیداری اور عقل کا ثمرہ استقامت اور استواری ہے۔

⇦ ہوشیاری کا ثمرہ سلامتی اور عافیت ہے۔ خوف کا ثمرہ امن وراحت اور مال جمع کرنے کا ثمرہ غم اور محنت ہے۔

⇦ پاکدامنی کا ثمرہ صیانت۔ (گناہوں سے محفوظ رہنا) دین کا ثمرہ امانت اور غور وفکر کا ثمرہ عافیت وسلامت ہے۔

⇦ جھگڑنے کا ثمرہ ہلاکت و بربادی اور فخر کا ثمرہ محرومی اور ناکامی ہے۔

⇦ حرص کا ثمرہ رنج وزحمت اور قناعت کا ثمرہ بے پرواہی اور راحت ہے۔

⇦ علم کا ثمرہ عبادت اور یقین کا ثمرہ زہد وریاضت ہے۔

⇦ عقل کا ثمرہ لزوم حق (حق کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا) اور ادب کا ثمرہ حسن خلق ہے۔

⇦ مفید اور نیک کاموں میں کوتاہی کرنے کا ثمرہ ملامت اور کارآمد چیز کے ضائع کرنے کا ثمرہ ندامت ہے۔

⇦ غرور کا ثمرہ بغض وعداوت اور لڑائی کا ثمرہ کینہ اور مخالفت ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونے کا ثمرہ استغنا اور لاپرواہی اور لالچ کا ثمرہ شقاوت اور بدبختی ہے۔

⇦ اطاعت الٰہی کا ثمرہ جنت اور دنیا پر عاشق ہونے کا ثمرہ تکلیف اور محنت ہے۔

⇦ حیا کا ثمرہ عفت۔ تواضع کا ثمرہ محبت اور تکبر کا ثمرہ عیب جوئی اور نفرت ہے۔

⇦ جلدبازی کا ثمرہ ٹھوکر کھانا۔ عقل کا ثمرہ نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا اور تجربہ کاری کا ثمرہ اچھے پہلو کو اختیار کرنا ہے۔

⇦ زہد کا ثمرہ راحت۔ شک کا ثمرہ حیرت اور شجاعت کا ثمرہ غیرت ہے۔

⇦ کرم کا صلہ رحمی اور پختگی قرابت اور شکر کا ثمرہ زیادت نعمت ہے۔ زندگی کی درازی کا ثمرہ بیماری اور بڑھاپا ہے۔

⇦ علم کا ثمرہ اس کے مطابق عمل کرنا اور عمل کا ثمرہ اس کا اجروثواب پاتا ہے۔ عقل کا ثمرہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنی نجات کیلئے سعی کرے اور علم کا ثمرہ یہ ہے کہ آخرت کی زندگانی کیلئے کوشاں رہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی محبت کا ثمرہ لوگوں سے وحشت پذیر ہونا اور عقل کا ثمرہ صلح کل اور خادم ہر برناوپیر ہونا ہے۔

⇦ بیحد حرص کا ثمرہ طرح طرح کی خرابیوں اور عیبوں میں پڑنا اور یادالٰہی کا ثمرہ دلوں کا منور اور روشن ہونا ہے۔

⇦ حسد کا ثمرہ دنیا اور آخرت کی شقاوت اور بدبختی ہے۔

⇦ بھائی بندی کا ثمرہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی غائبانہ حفاظت کی جائے اور جو کسی میں کچھ عیب ہو وہ اس کو بتلادیا جائے۔

⇦ قناعت کا ثمرہ یہ ہے کہ ایسا آدمی روزی کو حلال طریق سے کماتا اور اس کے ناجائز طور پر طلب کرنے سے منہ پھیر لیتا ہے۔

⇦ دین کا ثمرہ قوت یقین اور پرہیز گاری کا ثمرہ صلاح اور دین ہے۔

⇦ عفت کا ثمرہ قناعت اور پرہیز گاری کا نزہت (گناہوں سے پاک وصاف رہنا) ہے۔

⇦ لالچ کا ثمرہ دنیا کی ذلت اور آخرت کی شقاوت اور جھوٹ کا ثمرہ دنیا کی خواری اور عذاب آخرت ہے۔

⇦ طولِ امل کا ثمرہ فساد افعال اور علم کا ثمرہ اخلاص اعمال ہے۔

⇦ عقل کا ثمرہ صدق اور حلم کا ثمرہ رفق۔

⇦ حکمت وعقلمندی کا ثمرہ کامیابی اور قناعت کا ثمرہ عزت ہے۔

⇦ دنیا کی رغبت وخواہش کا ثمرہ رنج وزحمت اور اس کی حرص کا ثمرہ سختی اور محنت ہے۔

⇦ نیک عمل کا ثمرہ اچھا اور بُرے کام کا ثمرہ بُرا ہے۔

⇦ معرفت الٰہی کا ثمرہ دارفنا (دنیا) سے کنارہ کشی کرنا اور ایمان کا ثمرہ دار بقا (آخرت) کی طرف راغب ہونا ہے۔

⇦ حکمت کا ثمرہ دنیا سے بے لاگ رہنا اور جنت کا عاشق ہونا ہے۔

⇦ عقل کا ثمرہ دنیا سے ناخوش ہونا اور نفس کی خواہش کو دل سے نکال دینا ہے۔

⇦ مجاہدہ نفس کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی اس پر غالب آجائے۔ اپنے نفس کے ساتھ حساب کرنے کا ثمرہ یہ ہے کہ وہ اچھی طرح سنور جائے اور قربہ کا ثمرہ یہ ہے کہ جو اس سے قصور اور غلطیاں ہو چکی ہیں ان کا تدارک کرے۔

☆

باب نمبر 20

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص میں تین چیزیں عقل۔ علم اور حلم موجود ہیں وہ کامل الایمان ہے۔

⇦ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے بڑھ کر کوئی اچھی خصلت نہیں۔ یعنی حسن ادب شک اور تہمت کی باتوں سے پرہیز رکھنا اور حرام کاموں سے باز رہنا۔

⇦ تین صفتیں ایسی ہیں کہ ان میں مروت پائی جاتی ہے یعنی نگاہ نیچے رکھنا۔ آہستہ بولنا۔ اور درمیانہ چال سے چلنا۔

⇦ تین صفتیں ایسی ہیں کہ ان سے نجات حاصل ہوتی ہے یعنی حق کو لازم پکڑنا۔ باطل سے پرہیز رکھنا اور نیک کاموں میں کوشش کرنا۔

⇦ تین شخصوں کو اپنا بھید ہرگز نہ بتانا چاہیے۔ یعنی عورت۔ چغلخور اور احمق۔

⇦ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں اس کو زندگانی کا لطف اور مزہ حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی کینہ۔ حسد اور بدخلقی۔

⇦ تین چیزوں یعنی مال۔ حکومت اور مصیبت میں آدمی کی عقل کا امتحان ہوتا ہے۔

⇦ تین چیزیں یعنی عورت کی فرمانبرداری۔ غصہ اور شہوت پرستی آدمی کو ہلاک کرنے والی ہیں۔

⇦ تین کاموں سے کبھی حیا نہ کرنی چاہیے۔ مہمان کی خدمت۔ باپ اور استاد کی

تعظیم کیلئے کھڑا ہونا۔ حق کی تلاش رکھنا۔

⇦ **تین** صفتیں مروت کی جڑ ہیں۔ (۱) بغیر سوال کے عطا کرنا (۲) سوائے عہدہ کے وفا کرنا (۳) تنگ دستی کی حالت میں باسخار ہنا۔

⇦ **تین** صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں موجود ہوں وہ کامل الایمان ہے۔ (۱) جب راضی اور خوشی ہو تو خوشی میں آ کر کوئی برا کام نہ کرے۔ (۲) جب ناخوش ہو تو ناخوشی کے باعث حق سے باہر نہ ہو جائے (۳) جب قدرت پائے تو کسی سے کوئی ایسی چیز نہ لے جو اس کی نہ ہو۔

⇦ **تین** خصلتیں مجسم مروت ہیں۔ (۱) تنگدستی کی حالت میں سخاوت (۲) ذلت کے بغیر بردباری اور تحمل اختیار کرنا (۳) سوال سے بچے رہنا۔

⇦ **تین** صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں اسے دنیا اور آخرت کی بہتری نصیب ہو چکی ہے۔ (۱) خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا (۲) مصیبت میں صابر رہنا (۳) نعمت و خوشحالی میں شکر گزار ہونا۔

⇦ **تین** خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں وہ ضرور کامل الایمان ہے۔ (۱) غصے اور خوشی کی حالت میں انصاف کرنا (۲) فقر اور غنا دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا (۳) خدا تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اس کی رحمت کی امید دونوں برابر رکھنا۔

⇦ **تین** چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ یعنی مصیبت۔ صدقہ اور مرض کو چھپانا۔

⇦ **تین** چیزیں بہت بڑی مصیبت ہیں۔ (۱) عیال کی کثرت (۲) قرض کی زیادتی (۳) ہمیشہ کی بیماری۔

⇦ **تین** شخص تین شخصوں سے کبھی انصاف نہیں پا سکتے۔ (۱) عقلمند احمق سے (۲)

نیکوکار بدکار سے (۳) سخی بخیل سے۔

⇦ تین چیزیں تمام خیرات کا سرمایہ ہیں۔(۱) نعمتوں کی شکرگزاری (۲) عہد کی وفاداری (۳) صلہ رحمی اور حفاظت قرابت داری۔

⇦ تین چیزیں مومن کی زینت ہیں (۱) خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور پرہیز گاری (۲) راست گفتاری (سچ بولنا) (۳) امانتداری۔

⇦ تین چیزیں دین کیلئے عیب کا باعث ہیں۔ (۱) بدکاری (۲) عہد شکنی (۳) خیانت۔

⇦ تین چیزیں محبت کا موجب ہیں۔(۱) دینداری (۲) تواضع (۳) سخاوت۔

⇦ تین چیزیں دین کی جڑ ہیں (۱) پاکدامنی (۲) پرہیزگاری (۳) حیا۔

⇦ تین چیزیں آدمی کو ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔(۱) بادشاہوں کے حضور میں جرات اور دلیری کرنا (۲) خائن آدمی کو امین بنانا (۳) تجربے اور آزمائش کیلئے زہر پینا۔

⇦ تین چیزیں اپنے بھیجنے والے کی عقل کا پتہ دیتی ہیں۔(۱) قاصد (۲) خط (۳) تحفہ اور ہدیہ۔

⇦ تین چیزیں آدمی کو جلانے اور ہلاک کرنے والی ہیں۔(۱) دولتمندی کے بعد فقر اور تنگدستی (۲) عزت کے بعد ذلت (۳) عزیز واقارب کا فوت ہو جاتا۔

⇦ تین چیزیں قوی اور مضبوط آدمی کو کمزور کر دیتی ہیں۔(۱) عزیز واقارب کا فوت ہو جانا (۲) سفر میں تہی دست اور محتاج ہو جانا (۳) ہمیشہ مصیبت میں گرفتار رہنا۔

⇦ تین چیزیں آدمی کو لوگوں کے دلوں میں محبوب بنا دیتی ہیں۔(۱) حسن خلق (۲) نرمی طبع (۳) تواضع۔

⇦ تین چیزیں دین کے کمال کی نشانی ہیں۔ (۱) اخلاص (۲) یقین (۳) قناعت۔

باب نمبر 21

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ پرہیزگاری کا کپڑا بہت اچھا لباس اور عافیت کا جامہ نہایت مبارک پوشاک ہے۔

⇦ تیرے عمل کا ثواب تیرے عمل سے کہیں زیادہ اور بہتر ہوگا۔

⇦ تم جب اپنا کپڑا کسی دوسرے حاجت مند کو دیدو تو جتنا عرصہ تمہارے بدن پر رہا اس سے زیادہ تمہارے کار آمد ہوگا۔

⇦ نیک عمل کا ثواب اس کی مشقت کے انداز پر ملتا ہے۔

⇦ صبر کا ثواب مصیبت کی تنگی و تکلیف کو دور کرتا اور آخرت کا ثواب دنیا کی مشقت کو بھلا دیتا ہے۔

⇦ مصیبت کا ثواب اس پر صبر کرنے کے مطابق ملتا ہے۔

⇦ صبر کا ثواب نہایت اعلیٰ درجے کا ثواب اور جہاد کا ثواب بہت بڑا ثواب ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کا ثواب اس کے فرمانبرداروں کیلئے اور اس کا عذاب اس کے نافرمانوں کے واسطے ہے۔

⇦ غفلت سے باز آؤ۔ نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ سفر کیلئے تیاری کرو۔ اور کوچ کے واسطے سامان مہیا کرلو۔

⇦ جنت کی قیمت نیک عمل ہیں۔

⇦ میزان اعمال کے پلڑے کو نیک اعمال سے بھاری کرو۔

⇦ جنت کا مول دنیا سے بے رغبت ہونا ہے۔

⇦ علم کا ثواب تجھے ہمیشہ کی زندگانی بخشتا ہے کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ تجھے ہمیشہ زندہ رکھتا ہے اور کبھی فنا نہیں ہوتا۔

⇦ دین کی ثابتی قوت یقین سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ مومنوں اور پرہیزگاروں کی ضروریات اور مصالح پورا کرنے میں ہمیشہ سرگرم رہو۔

⇦ میزان اعمال کو صدقہ وخیرات کرنے سے بھاری کرو۔

⇦ دنیا کی ثروت اور مالداری آخرت کی فقیری اور محتاجی ہے۔

⇦ علم کی ثروت نجات دیتی اور باقی رہتی ہے اور مال کی ثروت سرکش بناتی ہے۔ ہلاک کرتی اور فنا ہو جاتی ہے۔

⇦ عقلمند کی ثروت علم اور عمل سے اور جاہل کی ثروت مال اور طول امل سے ہے۔

⇦ ایسے نیک اعمال کو غنیمت سمجھو اور انکو ہمیشہ کرتے رہو۔ جن کا ثواب کبھی ختم نہ ہوگا۔

⇦ ایسے اعمال کو ہمیشہ کرتے رہو۔ جن کی بدولت دوزخ کی آگ سے نجات اور جنت میں داخل ہونے کی کامیابی حاصل ہو۔

⇦ نیک کاموں کے ذخیرہ بنانے پر مداومت کرو اور محتاجوں کے بوجھ اٹھانے کیلئے ہمت بڑھاؤ تا کہ آخرت کی غنیمتیں حاصل ہوں۔

⇦ اطاعات کے بجا لانے پر مداومت اور خیرات اور نیکیوں کی طرف جلدی کرو۔ برائیوں سے پرہیز رکھو۔ نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔ اور حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے رہو۔

⇦ عمل کا ثواب اس کا ثمرہ ہے۔

⇦ سلطنتوں کی بقا اور ثابتی عدل وانصاف کے قوانین کی پابندی پر موقوف ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کچھ تیرے پاس موجود ہے اس میں جود وسخاوت کرتا کہ لوگ تعریف کریں اور علماء کی مجلس میں بیٹھ تا کہ سعادت دارین حاصل ہو۔

⇦ آدمی کا جمال اور خوبصورتی اس کا حلم اور بردباری ہے۔

⇦ نیک ساتھی نعمت اور برا ہمنشیں عذاب ہے۔

⇦ علماء کی خدمت میں بیٹھ تا کہ علم زیادہ ہو۔ بردبار لوگوں کی مجلس میں رہ تا کہ حلم اور بردباری بڑھے۔

⇦ فقیروں کی صحبت میں بیٹھ تا کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر معلوم ہو اور اس کی شکر گزاری میں ترقی کرے۔

⇦ جود وسخاوت اختیار کر کہ سرداری پائے اور مصائب میں صبر کرتا کہ ظفر اور کامیابی ہاتھ آئے۔

⇦ جو مال کہ مسلمانوں کی فوج کو غنیمت میں ہاتھ آئے۔ اس میں حکام کا جود وسخاوت کرنا ظلم اور فریب ہے کیونکہ یہ لڑائی کرنیوالی فوج کا حق ہے نہ کہ دوسرے لوگوں کا۔

⇦ جو کچھ موجود ہو اس میں جود وسخاوت کرو۔ وعدوں کو بجالاؤ۔ اور عہدوں کو پورا کرو۔

⇦ فقیر کی سخاوت اسے جلیل القدر بناتی اور مالدار کا بخل اسے ذلیل وخوار کرتا ہے۔

⇦ آدمی کی سخاوت اس کے دشمنوں کے دلوں میں اسکی محبت پیدا کرتی اور اس کا بخل خود اپنی اولاد کا دشمن بنا دیتا ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے والے امن میں ہیں اور اس کے دشمنوں (نافرمانوں) کوڈر لگا ہوا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس کا تجربہ اور امتحان اس طرح سے کر کہ ادائے فرائض پر صبر رکھ اور نوافل اور وظائف کا ہمیشہ پابند رہ۔

⇦ دنیا کے فانی مال میں جود و سخاوت کرو۔ کیونکہ اس کے عوض آخرت کی باقی رہنے والی نعمتیں ملیں گی۔

⇦ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جود و سخاوت کرو۔ اور اسکی اطاعت کی بجا آوری میں اپنے نفس کے ساتھ لڑائی رکھو تا کہ قیامت میں اچھے بدلے اور عمدہ اور بہتر عطیے حاصل ہوں۔

⇦ بُرا پڑوسی بہت بڑی بیماری اور سخت مصیبت ہے۔

⇦ تمام نیکیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان باقی رہنے والی آخرت کیلئے کوشش وسعی کرے اور دنیائے فانی کو حقیر و ذلیل سمجھے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کی درگاہ عالی میں ان لوگوں کو بازیابی اور پناہ ملتی ہے جو اس کے احکام بجالاتے اور اس کی مخالفت سے پرہیز رکھتے ہیں۔

⇦ ایسے شخص کے پڑوس میں رہ جس کی شرارت سے تجھے کوئی کھٹکا نہ ہو اور تیرے ساتھ نیکی کرنے میں دریغ نہ کرے۔

⇦ جو شخص دنیا کی پناہ چاہتا ہے اس کے ساتھ ایک دن لڑائی ہونیوالی ہے اور جس کو کثرت کے ساتھ دنیا کی مال دولت ملی ہے وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہے۔

⇦ دنیا کا جود و کرم فنا۔ اس کی راحت تکلیف۔ اسکی سلامتی ہلاکت ہے اور اس کے عطیے عنقریب چھین لئے جائیں گے۔

⇦ جھوٹ سے پرہیز رکھو کیونکہ وہ ایمان سے دور ہے۔ عہد شکنی سے برکنار رہو

کیونکہ وہ قرآن کے خلاف ہے اور خیانت سے بچے رہو کیونکہ وہ اسلام کی دشمن ہے۔

⇦ ایک دوسرے کی بد دچھوڑنے۔ باہمی مخالفت اور قطع رحم سے پرہیز کرو۔

⇦ آدمی کی خوبصورتی سنجیدگی اور وقار اور شریف کا جمال عیب وعار کی بات سے بر کنارر رہنا ہے۔

⇦ شریروں سے کنارہ کشی ونفرت و نیک لوگوں کی ہم نشینی اور صحبت اختیار کرو۔

⇦ مومن کا جمال ورع اور پرہیز گاری۔ غلام کا جمال آقا کی اطاعت اور فرمانبرداری اور زندگانی کا جمال قناعت شعاری ہے۔

⇦ احسان کا جمال ترک امتنان (احسان نہ جتلانا اور منت نہ رکھنا) اور قرآن کا جمال سورہ بقرا اور آل عمران ہے۔

⇦ نیکوئی کا جمال اس کو پورا اور کامل کرنا اور عالم کا جمال اپنے علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔

⇦ علم کا جمال اس کو پھیلانا اور اسکی اشاعت کرنا ہے۔ اس کا ثمرہ اس پر چلنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔ اور اسکی حفاظت یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو بتلایا جائے جو اس کے لائق اور اس کے اہل ہوں۔

⇦ نفس کے ساتھ جہاد کرنا جنت کا حق مہر اور خواہش نفس کا خلاف کرنا جنت کا مول ہے۔

⇦ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا نہایت افضل جہاد ہے۔

⇦ اچھے کام کرنا اصل نسل کی طہارت اور پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے۔

⇦ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرا اور گناہوں سے جلدی تائب ہو تاکہ اپنے پروردگار کی اطاعت وفرمانبرداری میں کامیاب ہو جائے۔

⇦ خواہش نفس کے ساتھ مقابلہ کر۔ غضب اور غصے کو مغلوب رکھ اور بری عادتوں کے خلاف کرتا کہ تیرا نفس پاک اور عقل کامل ہو جائے اور بارگاہ الٰہی سے پورا ثواب ملے۔

⇦ اطاعت الٰہی میں اپنے نفس کے ساتھ اس طرح لڑائی کر جس طرح دشمن اپنے دشمن سے لڑتا ہے۔ اور اس پر اس طرح غالب آ جس طرح ایک مخالف دوسرے مخالف پر غالب آتا ہے۔ کیونکہ لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط اور قوی وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر غالب ہو۔

⇦ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر اور اس کے ساتھ اس طرح حساب کر جس طرح ایک شریک (حصہ دار) دوسرے شریک سے کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حقوق کا مطالبہ اس سے اس طور سے کر جس طرح ایک دشمن دوسرے دشمن سے کرتا ہے کیونکہ سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے حساب لینے کیلئے کھڑا ہو جائے۔

⇦ نفس کا جہاد جنت کا مول ہے پس جس شخص نے اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا وہ جنت کا مالک ہو گیا۔ اور جن لوگوں کو جنت کی قدر معلوم ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ نہایت عمدہ بدلہ ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے کان اس لئے بنائے ہیں کہ وہ کام کی باتیں یاد رکھیں۔ اور آنکھیں اس لئے پیدا کی ہیں کہ جو چیز سامنے آئے اس کو عبرت کی نگاہ سے دیکھیں۔

⇦ دولت مند کی جہالت اس کو پست مرتبہ رکھتی اور فقیر کا علم اس کو بلند درجہ بنا دیتا ہے۔

⇦ نیک نیتی مقاصد میں کامیابی کا ذریعہ اور مشورہ دینے والے کی جہالت مشورہ

لینے والے کی ہلاکت کا باعث ہے۔

⇦ جوان کی جہالت قابل عذر اور اس کا علم نظر حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔

⇦ تمام خوبیاں اس بات میں ہیں کہ آدمی اپنے غور طلب معاملات میں یار دوستوں سے مشورہ کرے اور اپنے خیر خواہوں کی بات پر کاربند رہے۔

⇦ مندرجہ ذیل صفات دین کی اصل اور اس کی جڑ ہیں۔ (۱) اخلاص عمل (۲) امیدوں کو چھوٹا رکھنا (۳) لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا (۴) برے کاموں سے باز رہنا۔

⇦ تمام خرابیاں اس بات میں ہیں کہ انسان فرصت اور مہلت ملنے پر مغرور ہو جائے۔ اور طول امل پر بھروسہ رکھے۔ علم کے ساتھ نفس سے جہاد کرنا عقلمندی کی نشانی اور بردباری کے ساتھ غصے کا مقابلہ کرنا بزرگی کی دلیل ہے۔

⇦ تمام برائیاں اس میں ہیں کہ آدمی کا ساتھی خراب اور بُرا ہو اور سب خرابیاں اس میں ہیں۔ کہ آدمی اپنے دشمن پر بھروسہ کرنے اور اس کے داؤں سے غافل ہو جائے۔

⇦ اچھی بات کمال عقل کی نشانی اور اچھے کام پاک اصل ہونے کی علامت ہیں۔

⇦ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کیا ہے اور ہر ایک اندازے کیلئے ایک مدت مقرر فرمائی ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نیک عمل کیلئے ثواب ہر ایک چیز کے واسطے حساب اور ہر ایک کی عمر کے واسطے ایک ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کو اپنے حقوق کیلئے گویا پیش خیمہ بنایا ہے پس جو شخص بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ آخر خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کریگا۔

⇦ دین کی تمام خوبیاں مندرجہ ذیل باتوں میں ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی

کیلئے ایک دوسرے کی مدد اور اس سے دوستی کرنا (۲) خدا تعالیٰ کیلئے کسی سے دشمنی رکھنا (۳) کسی سے بغض ہو تو اللہ تعالیٰ کیلئے (۴) کسی سے محبت ہو تو خدا تعالیٰ کے واسطے۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ کی کسی شخص نے مذمت بیان کی۔ آپ نے اس کی نسبت فرمایا۔ کہ اس شخص نے بندوں کے خوف کو نقد اور خدائے خالق کے عذاب کے خوف کو وعدہ اور ادھار سمجھا ہے۔

⇦ پرہیز گاروں اور عقلمندوں کی صحبت اختیار کر اور ان سے اکثر بات چیت پوچھتا رہ کیونکہ اگر تو بے علم ہے تو علم حاصل ہو جائیگا اور اگر عالم ہے تو علم بڑھ جائیگا۔

⇦ جناب امیر المومنین ابلیس کی نسبت فرماتے ہیں کہ اس نے بنی آدم کو اپنے تیر کا نشانہ۔ پائمال کرنے کی جگہ اور ہاتھ سے پکڑنے کی چیز بنا رکھا ہے۔

⇦ مروت کی جڑ یہ بات ہے کہ تو لوگوں سے پوشیدہ ہو کر ایسا کام نہ کرے جس کے ظاہر طور پر کرنے سے شرط کرتا ہے۔

⇦ علماء کی مجلس میں بیٹھ کیونکہ اس سے تیرا علم زیادہ ادب اور طریقہ نیک اور اچھا اور نفس پاک وصاف ہو جائیگا۔

⇦ عقلمندوں کی مجلس اختیار کر کیونکہ اس سے تیری عقل کامل۔ نفس شریف اور جہالت دور ہو جائیگی۔

⇦ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ نیکی کرے تو اس کے عوض میں اس کے ساتھ نیکی کر اور اگر کوئی بدی کرے تو جب تک اس سے دین میں کوئی رخنہ نہ پڑے اور سلطنت اسلام کو ضعف نہ پہنچے۔ اس سے درگزر کر۔

⇦ خدائے پاک نے انصاف کو مخلوق کی زندگانی کا باعث۔ ظلموں اور گناہوں کے دور کرنے اور ان سے پاک وصاف کرنے کا ذریعہ اور اسلام کی بلندی کا

وسیلہ بنایا ہے۔

⇦ دین کا جمال اور خوبصورتی ورع اور پرہیزگاری ہے اور شر اور برائی کی زینت لالچ اور طمع شعاری ہے۔

⇦ سیاست اور حکمرانی کا جمال یہ ہے کہ حاکم حکومت میں انصاف کرے اور باوجود قدرت لوگوں کے قصور معاف کردے۔

⇦ بھائی بندی کا جمال یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی بندوں سے اچھی طرح سے برتاؤ رکھے۔ اور تنگدستی کی حالت میں بھی انکی مدد اور غمخواری کرتا رہے۔

⇦ تمام حکمت دو چیزوں میں ہے۔ (۱) لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا (۲) انکی خاطرداری کو اچھی طرح ملحوظ رکھنا۔

⇦ تمام برائیوں کی جڑ یہ ہے کہ آدمی ہر ایک سے لڑائی جھگڑا رکھے۔ اور بہت سے جھگڑے گلے میں ڈال لے۔

⇦ تمام نیکیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی نیک کام کرے۔

⇦ فضیلت کی جڑ یہ ہے کہ آدمی شریفوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو لوگ احسان کے لائق ہوں ان کے ساتھ احسان کرنے میں دریغ نہ کرے۔

⇦ احسان کا انکار کرنا منت رکھنے کی برائی کا موجب ہے اور محسن کی نیکی کا منکر ہونا اپنی محرومی کا باعث ہے۔

⇦ قبروں کی زیارت کیا کرتا کہ عبرت حاصل ہو۔ اور علماء کی صحبت میں بیٹھ تا کہ بصیرت پیدا ہو۔

⇦ جناب امیر المومنین نے بعض لوگوں کی مذمت میں فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے شیطان کو اپنے کام کا مالک اور اس کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ پس وہ انکے سینوں میں گھس گیا۔ اور انکی گودیوں میں جا بیٹھا انکی آنکھوں سے دیکھتا اوران

کی زبانوں سے بولتا ہے۔ان کو لغزش اور غلطی میں ڈالا اور بے ہودہ اور خراب کام انکی نظر میں مزین کردیے۔اور ان سے اس شخص کی طرح کام کرائے۔جس کے دائرہ سلطنت میں شیطان شریک ہو اور اسکی زبان سے لغو اور بے ہودہ باتیں کرائے۔

باب نمبر 22

- جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ حسن صورت پہلی سعادت اور حسن شکر موجب زیادت نعمت ہے۔
- تھوڑے مال کو اچھی طرح اندازے سے خرچ کرنا کثرت مال اور فضول خرچی سے بہتر ہے۔
- خدائے پاک کے ساتھ بندے کا حسن ظن اسی قدر ہوتا ہے جتنی اس کو اس کی رحمت کی امید ہو۔ اور اس پر اس کا حسن توکل اتنا ہی ہوتا ہے جتنا اس کو اس کی ذات پر اعتماد اور بھروسا ہے۔
- حسن تدبیر تھوڑے مال کو بڑھاتی اور بدتدبیری بہت سے مال کو ختم اور فنا کرتی ہے۔
- حسن ظن نہایت بہتر خصلت اور خدا تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔
- اچھی طرح کشادہ پیشانی سے پیش آنا پہلا عطیہ اور نہایت سہل سخاوت ہے۔
- خدا تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کا یہ مطلب ہے کہ اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرے اور اس کی بارگاہ سے اس بات کا امیدوار رہے کہ جو کچھ غلطی اور قصور ہوا ہے وہ اپنے فضل سے معاف کر دیگا۔
- حسن تدبیر شریفوں کے ساتھ نیکی کرنا اور تکلیف اور مصیبت کے وقت دوستوں یاروں سے مدد لینا اقبال کی نشانی ہے۔

⇦ حسن عفاف (اچھی طرح پاک دامن رہنا) اور تھوڑے مال پر قناعت کرنا ایمان کا ستون ہے۔

⇦ حسن زہد ایمان کی بہترین خصلت ہے اور دنیا کی خواہش یقین اور ایمان کو بگاڑ دیتی ہے۔

⇦ حسن خلق نہایت اچھا ساتھی اور غرور و تکبر اندرونی بیماری ہے۔

⇦ حسن توفیق بہت اچھا مددگار اور حسن عمل نہایت بہتر یار ہے۔

⇦ حسن خلق بہترین حصہ اور نہایت اچھی خصلت ہے اور حسن ظن گناہوں کے بار بننے سے نجات بخشتا ہے۔ حسن قناعت عفاف میں داخل اور حسن عفاف اشراف کی خصلت ہے۔ حسن سیرت قدرت کی زینت اور حکومت کا قلعہ ہے۔

⇦ آدمی کے چہرے کا حسن خدا تعالیٰ کی عمدہ عنایت ہے۔

⇦ اچھی طرح سے کشادہ پیشانی رہنا حاجت مند کیلئے ایک طرح کی بشارت ہے اور عمدہ طور سے ملاقات کرنا ایک قسم کی کامیابی۔

⇦ حسن خلق ایک گونہ بخشش اور عطا ہے اور کسی چیز کو اچھی طرح سے چھوڑ دینا ایک قسم کی راحت ہے۔

⇦ حسن ادب نہایت بہتر نسبت اور بہت بزرگ حسب (شرافت) ہے۔

⇦ کسی چیز سے اچھی طرح ناامید ہو جانا اس کی طلب میں ذلت اٹھانے سے اچھا ہے۔

⇦ حسن اخلاق بزرگ اصل ہونے کی نشانی۔ کثرت روزی کا باعث اور دوستوں رفیقوں کی انس و محبت کا موجب ہے۔

⇦ حسن خلق تمام نیکیوں کا سر ہے۔ اور اچھی طرح سے کشادہ پیشانی رہنا شریفوں کی خصلت ہے۔

⇦ حسن توبہ گناہوں کو محو کرتی اور حسن استغفار برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔

- حسن خلق محبت پیدا کرتا اور دوستی کو بڑھاتا اور مضبوط کرتا ہے۔
- حسن عمل بہترین ذخیرہ اور بہت عمدہ سامان ہے۔
- اچھی طرح سے کشادہ پیشانی رہنا کامیابی کی علامت۔ اور اپنی غلطیوں کا عمدہ طور سے تدارک کرنا صلاحیت اور نیکوئی کی نشانی ہے۔

باب نمبر 23

- جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کا سراور عزت وجاہ کی محبت تمام مصیبتوں کی بنیاد ہے۔
- دنیا کی محبت تمام فتنوں کا سراور جملہ مصائب کی جڑ۔ مال کی محبت ہر ایک طرح کے فتنوں کا باعث اور حکومت اور ریاست کی محبت ہر ایک طرح کی مصیبتوں کا سر ہے۔
- دنیا کی محبت طمع اور لالچ کا باعث اور فقر وفاقہ کی محبت پرہیز گاری کا موجب ہے۔
- مال کی محبت امیدوں کو پختہ اور مضبوط کرتی۔ اعمال کو بگاڑتی اور آل اور انجام کو خراب کر دیتی ہے۔
- مال کی محبت دین کوست اور یقین کو فاسد اور خراب کر دیتی ہے۔
- خوشامد اور تعریف کی محبت شیطان کا نہایت مضبوط داؤ ہے۔
- دنیا کی محبت عقل کو بگاڑتی۔ دل کو حکمت کے سننے سے بہرہ کرتی اور آخرت کے سخت عذاب کی موجب ہوتی ہے۔
- علم کی محبت۔ حسن حلم۔ ہمیشہ نیک کام کرنا۔ عقلمندوں اور داناؤں کی عمدہ صفات میں سے ہیں۔
- آخرت کی نعمتوں کی لذت اور شیرینی دنیا کی تکلیف ومشقت کو دور کر دیگی۔

اور دنیا کی نعمتوں کی شیرینی اور لذت آخرت کی تلخی اور عاقبت کی برائی کا موجب ہے۔

⇦ کامیابی کی لذت صبر کی تلخی کو دور کر دیتی ہے۔

⇦ امن کی شیرینی کو خوف اور ڈر کی تلخی ملا کر اور خراب کر ڈالتی ہے۔

⇦ گناہ کی شیرینی کو عذاب کی تکلیف بگاڑ دیتی اور شہوت کی لذت کو ذلت اور رسوائی کی عار خراب اور بیکار کر دیتی ہے۔

⇦ دنیا کی میٹھی چیزیں ایلوے کی طرح کڑوی۔ اس کے کھانے سراسر زہر اور اس کے تمام اسباب بوسیدہ اور بیکار ہیں۔

⇦ دنیا میں جو لوگ زندہ ہیں وہ موت کا شکار اور جو تندرست ہیں وہ اول بیماریوں کا اور پھر موت کا نشانہ ہیں۔

⇦ وفاداری ایسی عمدہ خصلت ہے کہ بہت سے نیک صفات پر حاوی ہے۔

⇦ اپنے عہد و پیمان کو وفاداری کے ساتھ محفوظ رکھ کہ اس کے عوض بہت اچھا بدلہ ملے گا۔

⇦ آدمی کی عزت مال سے۔ بزرگی دین سے اور مروت حسن خلق سے ہے۔

⇦ آدمی کی شرافت علم سے اور جمال اور زینت عقل سے ہے۔

⇦ ادب کی شرافت شرافت نسبی سے بہتر ہے۔

⇦ اپنے نفسوں کے ساتھ حساب رکھو تا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے مامون ہو جاؤ اور اس کے ہاں کی دل پسند نعمتیں حاصل کرو۔

⇦ توکل تجھے اتنا کافی ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو اپنا روزی پہنچانے والا خیال نہ کرے۔ اور قناعت تجھے اس قدر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ قسمت میں لکھ دیا ہے اس کے ساتھ مستغنی رہے۔

⇦ نیزے کی دھار جوڑوں کو کاٹتی اور زبان کی دھار عمر کو قطع کر دیتی ہے۔

⇦ زبان کی دھار نیزے کی دھار سے زیادہ تیز اور قاطع (کاٹنے والی) ہے۔

⇦ زبان کو محفوظ رکھنا اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا انسان کے بہترین خصال میں سے ہے۔

⇦ حکمت اور عقلمندی اسی کا نام ہے کہ آدمی دنیائے فانی سے منہ پھیر کر آخرت کا عاشق اور فریفتہ ہو جائے۔

⇦ عقل اور دانائی یہ ہے کہ انسان انجام کار میں غور و فکر کرے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے۔

⇦ جو عقلیں شہوت پرستی کے مرض سے بیمار ہیں ان کی حکمت سے فائدہ اٹھانا حرام ہے۔

⇦ دین کو محفوظ رکھنا علم اور معرفت کا پھل اور حکمت اور دانائی کا سر ہے۔

⇦ جو دل دنیا کے عاشق اور شیدا ہیں۔ ان پر تقویٰ اور پرہیز گاری حرام ہے۔

⇦ عقلمندی کی تعریف یہی ہے کہ انسان دنیائے فانی سے الگ تھلگ ہو کر آخرت کے ساتھ اتصال اور پیوستگی حاصل کرے۔

⇦ اپنے بالوں کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کر لو۔ اپنے نفسوں کو صدقہ دیکر بچا لو اور اپنی عزت و آبرو کو مال خرچ کر کے بچائے رکھو۔

⇦ حسن افعال حسن اقوال کا مصداق ہے (یعنی کسی کی اچھی باتیں تب صحیح اور سچی ہوتی ہیں جب اس کے کام بھی بھلے ہوں)۔

⇦ دنیا خرچ کر کے اپنا دین بچاؤ۔ اور ایسا نہ کرو کہ دین برباد کر کے دنیا کو محفوظ رکھو۔

⇦ دنیا چھوڑ کر آخرت کو حاصل کرو اور ایسا نہ کرو کہ دین چھوڑ کر دنیا کماؤ۔

⇦ **بے ہودہ** امیدوں کا انجام اور حاصل افسوس اور ندامت ہی گناہوں کا ثمرہ تباہی اور ہلاکت ہے۔اور تواضع کا پھل بزرگی اور شرافت ہے۔

⇦ **دنیا** میں حق و باطل دونوں موجود ہیں اور ہر ایک کے طلب گار اور مددگار بھی پائے جاتے ہیں۔

⇦ **تجربوں** کو محفوظ اور یاد رکھنا حکمت اور عقلمندی کا سر ہے۔

⇦ **حق** سے گو نقصان اور مضرت ہو اور باطل سے اگر چہ خوشی اور مسرت ہو مگر وہ ہر حال میں باطل سے اچھا ہے۔

⇦ **دولت مندی** کی حالت میں خدائے پاک کا تم پر یہ حق ہے کہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرو۔اور اسکی نعمتوں کے شکر گزار رہو۔اور تنگی اور سختی کی حالت میں یہ حق ہے کہ اسکی تقدیر پر راضی رہو اور سختی اور مصیبت پر صبر کرو۔

⇦ **حسن** صبر تمام نیک کاموں کی بنیاد ہے۔

⇦ **عقلمند** پر یہ فرض ہے کہ اپنی رائے کے ساتھ اہل علم کی رائے کو ملائے اور اپنے علم کے ساتھ دوسرے عقلمندوں کے علوم کو ملا کر اپنے علم کو بڑھائے۔

⇦ **عقل** کی حفاظت نفسانی خواہشوں کی مخالفت کرنے اور دنیا سے کنارہ کش ہونے سے ہو سکتی ہے۔

⇦ **مشک** وغیرہ کی قسم کے برتن میں اگر کوئی چیز محفوظ رکھنی ہو تو وہ اس کے منہ پر رسی یا تسمہ باندھنے سے محفوظ ہو سکتی ہے۔

⇦ **عقلمند** کا یہ فرض ہے کہ اپنے غور طلب معاملات میں ہمیشہ دوستوں یاروں سے مشورہ لیتا رہے اور ایسے معاملات میں کبھی خود رائی سے کام نہ کرے۔

⇦ **عقلمند** کا فرض ہے کہ اپنی آخرت کیلئے نیک عمل کمائے۔اور اس دراز سفر کے واسطے کافی توشہ تیار کرے۔

⇦ اپنے ہاتھ میں جو چیز موجود ہو اس کو محفوظ رکھنا دوسروں کے ہاتھ کی چیز طلب کرنے سے بہتر ہے۔

⇦ تو صرف اپنے نفس کا حساب رکھ کیونکہ دوسروں کے نفوس کیلئے وہ خود محاسب ہیں۔یعنی تو ان کا کچھ ذمہ دار نہیں۔

⇦ علم وحکمت کمینہ آدمی کو بلند مرتبہ بناتی۔اور بے علمی و جہالت شریف کو پست درجہ کر دیتی ہے۔

⇦ دوست کا حسد کرنا دوستی کے ضعف اور بیماری کی نشانی ہے۔

⇦ صلہ رحمی کرنے سے نعمتیں محفوظ رہتی ہیں اور قطع رحم سے عذاب اور تکلیفیں پیش آتی ہیں۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے دلوں کے ساتھ لڑائی اور مقابلہ کرو کیونکہ یہ بہت جلدی حملہ کرنے لگتے ہیں۔

⇦ اہل دنیا پر دو چیزوں کا حکم ہو چکا ہے۔(۱) بدبختی اور شقاوت (۲) فنا اور ہلاکت۔

⇦ قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اپنے نفسوں کا حساب کرو۔اور اس سے پیشتر کہ ان کے اعمال کی جانچ ہو انکی جانچ پڑتال کرو۔

⇦ اپنے نفسوں کے اعمال کا حساب لو اور ان کے ذمے جو چیزیں فرض ہیں ان کے ادا کرنے اور دنیائے فانی سے آخرت باقی کیلئے توشہ تیار کرنے کا ان سے مطالبہ کرو۔اور قبروں سے اٹھنے سے پہلے وہاں کیلئے کچھ زادراہ بنالو اور اس سفر کے لئے تیار ہو جاؤ۔

⇦ دنیا شہوتوں سے مالا مال۔موجودہ حیاتی کے باعث محبوب۔غرور و فریب کے ساتھ مزین اور فضول امیدوں سے آراستہ ہے۔

⇦ دنیا کمانے میں اپنے نفسوں کے ساتھ لڑائی کرو۔ اور ان کی مار پیٹ کر کے اس مردار سے دور کر دو کیونکہ یہ جلدی زائل ہونے والی بہت سے فتنوں اور مصیبتوں کا گھر اور عنقریب انتقال کرنیوالی ہے۔

⇦ ہر ایک کی مجلس کی بات اس کے فرش کے ساتھ لپیٹ دی جاتی یعنی ختم ہو جاتی ہے۔

⇦ اہل دنیا میں جو لوگ زیادہ مالدار ہیں ان کی نسبت حکم ہے کہ یہ آخرت میں فاقہ کشی کرینگے اور جو لوگ اس کی پرواہ نہیں رکھتے۔ ان کو وہاں آرام و آسائش حاصل ہوگی۔

⇦ عقلمند کا فرض ہے کہ اپنے دشمن (ابلیت) پر غالب آنے سے پہلے اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب آجائے۔

⇦ بادشاہ کا فرض ہے کہ اپنے لشکر کی اصلاح سے پیشتر اپنی اصلاح اور درستی کرے۔

⇦ عذاب کے خوف سے دل میں غم کھانا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین نے منافقوں کی حالت کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ کمبخت مسلمانوں کی خوشحالی سے جلتے۔ ان کی مصیبت کو پختہ اور مضبوط کرتے اور ان کو کامیابی کی امید سے مایوس کرتے ہیں۔ ہر ایک راستے میں ان کے مردے پڑے ہیں وہ اپنی بہتری کیلئے ہر ایک سے سفارش کراتے اور ہر ایک کے غم پر جھوٹے آنسو بہاتے ہیں۔

⇦ جناب امیر المومنین سے کسی شخص نے جماع کی نسبت سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جماع کے وقت حیا دور اور مرد و عورت کی شرمگاہ اکٹھی ہو جاتی ہے۔ اگر اس حالت کو مجنونانہ حرکت سے تشبیہ دی جائے تو کچھ بعید نہیں۔ زیادہ

جماع کرنے سے آدمی جلد بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں کمی کرنے پر نادم ہوتا ہے۔ حلال طریق سے جماع کرنے کا ثمرہ اولاد ہے (عجب تماشے کی بات ہے کہ) اگر اولاد زندہ رہے تو انسان اس کی محبت میں پڑ کر طرح طرح کے فتنوں اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر مر جائے تو اس کے غم میں گھلنے لگتا ہے۔

⇦ اپنے نفس سے حیا کرنی ایمان کا ثمرہ ہے۔

⇦ بے ہودہ امیدوں اور آرزوؤں کا نتیجہ غم اور افسوس اور ان کا ثمرہ ہلاکت اور بربادی ہے۔

⇦ اپنے نفس کو عفاف (سوال سے بچنے) کے ساتھ آراستہ کرو۔ اور اسراف اور فضول خرچی سے بچے رہو۔

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی بخششوں میں سب سے اچھی چیز عقل اور سب سے اچھی سیاست انصاف اور عدل ہے۔

⇦ بہترین دولتمندی نفس کا غنی ہونا اور بہترین جہاد نفس کے ساتھ لڑنا ہے۔

⇦ بہترین علم وہ ہے جو نفع اور فائدہ پہنچائے اور اچھی نصیحت وہ ہے جس کے طفیل آدمی برے کاموں سے باز آ جائے۔

⇦ حُسنِ اخلاق میں سب سے اچھا خلق ایثار (دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت اور ضرورت سے مقدم رکھنا مثلاً آدمی کو خود کھانے کی ضرورت ہے مگر جب کوئی بھوکا مسکین ملے تو اپنا کھانا اسے کھلا دے) کرنا اور سب سے اچھی رائے برگزیدہ لوگوں کی صحبت کو اختیار کرنا ہے۔

⇦ بہترین نیکی وہ ہے جو شریف لوگوں کے حق میں کی جائے اور اچھی تعریف وہ ہے جو نیک لوگوں کی زبان پر جاری ہو۔

⇦ تیرا سب سے اچھا عمل وہ ہے جس سے تیرا فرض ادا ہو اور سب سے بہتر مال وہ

ہے جس سے عزت وآبرو کا بچاؤ ہو۔

⇦ بہترین عمل وہ ہے جس سے لوگ تیرے شکرگزار ہوں اور اچھا مال وہ ہے جس سے شریف لوگ غلام اور تابع ہوں۔

⇦ تیرا سب سے اچھا تجربہ وہ ہے جس سے تجھے نصیحت ہو۔ اور اچھا علم وہ ہے۔ جس سے تیری درستی اور صلاحیت ہو۔

⇦ دنیا کی بہتری حسرت اور اسکی برائی ندامت ہے۔

⇦ اچھی ہنسی مسکرانا اور اچھی بردباری تکلف سے حلم اختیار کرنا ہے۔

⇦ بہترین عمل وہ ہے جس سے دین درست ہو اور اچھا کام وہ ہے۔

⇦ بہترین علم وہ ہے جس کے ساتھ عمل ہو۔ اور بہترین کلام وہ جس سے سننے والے کو ملال اور اس پر بوجھ اور ثقل نہ ہو۔

⇦ بہترین کام وہ ہے جس سے آدمی کی نجات اور خلاص ہو۔ اور اچھا عمل وہ ہے جس میں (صدق نیت اور) اخلاص ہو۔

⇦ دین کا اچھا مددگار ورع اور پرہیزگاری ہے اور اچھا کام وہ ہے جس میں طمع اور لالچ سے نفرت اور بیزاری ہے۔

⇦ اچھی نیکی وہ ہے جو محتاج کے ساتھ ہو اور اچھا خلق وہ ہے جو جھگڑے سے دور اور اس سے بے لاگ ہو۔

⇦ بہترین صدقہ وہ ہے جو پوشیدہ اور مخفی ہو اور اچھی ہمت وہ ہے جو بلند اور عالی ہو۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو خیر خواہی کرنے میں فریب نہ کرے۔ اور اچھی سخاوت وہ ہے جو کسی محتاج کے ساتھ ہو۔

⇦ سب سے اچھا نفس وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور بہترین خصلت وہ ہے

جسے لوگ پسند کریں۔

⇦ سب سے اچھی رائے یہ ہے کہ آدمی نیک اور برگزیدہ لوگوں کی دوستی اور محبت اختیار کرے اور سب سے اچھی نیکی وہ ہے۔ جو بھلے اور نیکو کار لوگوں کے حق میں ہو۔

⇦ بہترین بخشش وہ سخاوت ہے جس میں مکافات اور بدلہ لینے کا خیال نہ ہو۔ اور اچھا بھائی وہ ہے جو اپنے بھائیوں کو دوسروں کی طرف محتاج نہ ہونے دے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی وہ شخص ہے جو خدا تعالیٰ کی اطاعت میں تجھے سرزنش اور ملامت کرے۔

⇦ کامیابی کا سب سے اچھا ذریعہ خدا تعالیٰ کی یاد ہے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی وہ شخص ہے جو تیری مدد اور غمخواری کرے۔ اور اس سے اچھا وہ ہے جو تجھے تمام کلفتوں سے بچائے اور ہر کام میں یاوری کرے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی وہ شخص ہے کہ اگر تجھے کوئی ضرورت پیش آئے۔ تو وہ اسے پورا کرے اور اگر اس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ تجھے تکلیف نہ دے۔

⇦ تیرے سب سے اچھے ساتھی وہ لوگ ہیں۔ جو صاحب علم اور حلم ہوں۔ اور سب سے اچھے مشیر وہ اشخاص ہیں جو عقلمند۔ اہل علم۔ تجربہ کار اور ہوشیار ہوں۔

⇦ سب سے اچھا کام وہ ہے جو حق کو ظاہر کرے اور سب سے اچھا عمل وہ ہے جو رفق اور نرمی سے آراستہ ہو۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو حسن اخلاق اور نیک کاموں میں معاون ومددگار ہو اور سب سے اچھا عمل وہ ہے جس میں فرائض ادا کرنے سے انسان سبکدوش ہو جائے (اور اس کی بدولت بیڑا پار ہو)۔

⇦ سب سے اچھا خلق رفق اور نرمی اور سب سے اچھا کلام صداقت اور راست

گوئی ہے۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو اپنے بھائیوں کو تکلیف رساں نہ ہو۔ اور سب سے اچھا حاکم وہ ہے جو اپنے نفس پر حکمران ہو۔

⇦ سب سے اچھی نیکی وہ ہے۔ جس کے پہلے ٹال مٹول اور اس کے پیچھے منت رکھنا نہ ہو۔

⇦ سب لوگوں میں اچھا وہ شخص ہے کہ اگر اسے غصہ آئے تو بردباری کرے۔ اگر اس پر کوئی ظلم کرے۔ تو اسے بخش دے۔ اور اگر کوئی برائی کرے تو اس کے ساتھ بھلا کرے۔

⇦ سب سے اچھا وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے اور سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے بوجھ اپنے سر پر اٹھائے۔

⇦ جو صفتیں خاص کر عورتوں کے حق میں اچھی ہیں وہ مردوں کے حق میں نہایت بری ہیں۔

⇦ سب سے اچھی خصلت یہ ہے کہ آدمی زبان سے سچ بولے اور ہاتھ سے نیک کام کرے۔

⇦ سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جو ظلم کو مٹائے اور عدل وانصاف کو زندہ کرے۔

⇦ دنیا میں بھلائی کم اور اس میں ہر طرح کی برائی موجود ہے۔

⇦ اچھی شکرگزاری وہ ہے جو زیادتی نعمت کی ضامن ہو۔

⇦ اچھی کوشش وہ ہے جس کے ساتھ توفیق الٰہی رفیق اور شامل ہو۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی وہ شخص ہے۔ جو تجھ کو حق قبول کرنے کیلئے ناخوش کرتا ہے۔

⇦ اچھی تیاری اور کوشش وہ ہے جس سے آخرت سنور جائے۔

⇦ سب سے اچھی رائے وہ ہے جو نفسانی خواہش سے دور اور راست روی کے نزدیک ہو۔

⇦ سب سے اچھا ساتھی وہ شخص ہے جو تیرے ساتھ کسی خودغرضی پر نزاع نہ اٹھائے۔اور حکام کی عدالت میں نہ لے جائے۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ شخص ہے جو اپنے مال سے تیری امداد کرے۔اور اس سے بہتر وہ ہے جو اوروں سے تجھے مستغنی اور بے نیاز کرے۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو پورا خیر خواہ ہو اور سب سے برا وہ ہے جو دھوکا باز اور بدخواہ ہو۔

⇦ سب لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے جو متقی اور پرہیزگار ہو۔اور سب میں برا وہ ہے جو فاجر اور بدکار ہو۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جس کی بھائی بندی دنیا کی بدولت نہ ہو۔اور سب سے بہتر دوست وہ ہے جسکی دوستی اور محبت اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جس کے مرنے کے بعد تجھے جینا محال اور اس کے بغیر زندگانی وبال ہو جائے۔تمام بندوں میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو نیک کام کرنے پر خوش وخرم اور برا کام کرنے پر تائب و نادم ہو جائے۔سب سے اچھا وہ شخص ہے جو نعمت ملنے پر شکر گزار ہوتا۔مصیبت آنے پر ثابت قدم رہتا اور لوگوں کے ظلم وزیادتی سے درگزر کرتا ہے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی ہے جو خود نیک کام کرنے میں جلدی کرے اور تجھے اسکی طرف کھینچ لے جائے۔اور نیز تجھے نیکی کرنا بتلائے اور اس میں تیرا ہاتھ بٹائے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو اپنی راست گفتاری کے ذریعے تجھے راست

گوئی کی طرف بلائے اور اپنے حسن اعمال کی بدولت تجھے نیک اعمال کی طرف کھینچ لے جائے۔

⇦ بہترین علم وہ ہے جس سے تیری ہدایت اور راہ یابی درست ہو جائے۔ اور سب سے بڑا علم وہ ہے۔ جس سے تیری آخرت خراب ہو جائے۔

⇦ تیرا اچھا کام وہ ہے جس سے تیری زندگانی سنور جائے اور سب سے برا کام وہ ہے جس سے تیری قوم بگڑ جائے۔

⇦ سب سے اچھا وہ شخص ہے جو حرص دنیا کو دل سے نکال دے اور اپنے پروردگار کی اطاعت میں خواہش نفس کا خلاف کرے۔

⇦ سب سے اچھا وہ شخص ہے جو تنگ دستی کی حالت میں ایثار اور صبر اختیار کرے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو تجھے ہدایت کا راستہ بتلائے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری سکھلائے اور خواہش نفس کی پیروی سے باز رکھے اور ہٹائے۔

⇦ تیرا سب سے اچھا ساتھی وہ شخص ہے۔ جو تجھے آخرت کا عاشق شیدا اور دنیا سے دل برداشتہ بنائے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں تیری مدد و اعانت کرے۔ (اور نیک کاموں میں تیرا ہاتھ بٹائے)

⇦ سب سے اچھا وہ شخص ہے جس کا نفس دنیا سے متنفر۔ اس کا دل اسکی رغبت سے خالی ہو۔ اسکی سب نفسانی خواہشیں مر جائیں اور اس کا ایمان خالص اور یقین صادق ہو۔

⇦ سب سے اچھا کام وہ ہے جس کی ابتداء صحیح اور درست۔ اس کا خاتمہ نیک اور اس کا انجام قابل تعریف ہو۔

⇦ بہترین مال وہ ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے اور اچھا بھائی وہ ہے جو تیری مدد اور غم خواری کو اپنا رویہ بنائے۔

⇦ سب سے زیادہ اچھی چیز جو باپ اپنے بیٹوں کو وراثت میں دیتے ہیں ادب ہے اور سب سے اچھا عطیہ وہ ہے جو مانگنے اور طلب کے بغیر ملے۔

⇦ **جناب** امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اپنے دشمن کو اس کے ساتھ فضل احسان کر کے پکڑ کیونکہ یہ ایک قسم کی کامیابی ہے۔

⇦ **عدل** وانصاف کا پابند رہ اور جو مال حاجت سے زائد ہو وہ لوگوں کو دے ڈال اس سے تجھے دو فضیلتیں حاصل ہونگی۔

⇦ **اپنا** کام ایسے طور سے کر جس سے تیرا عذر قائم اور حجت ثابت ہو رہے۔

⇦ **دنیائے** فانی سے اس آخرت کیلئے جو ہمیشہ باقی رہے گی۔ اور کبھی تجھ سے الگ اور جدا نہ ہوگی۔ کچھ حاصل کر لے۔

⇦ **تمام** کاموں میں میانہ روی اختیار کر۔ جو شخص میانہ روی کے اصول کا پابند ہوتا ہے اس پر موت آسان ہو جاتی ہے۔

⇦ **حکمت** کی بات جہاں کہیں ہو اسے لے لے کیونکہ حکمت کی بات گویا ایماندار لوگوں کی گمشدہ چیز ہے جسے وہ جہاں دیکھتے ہیں لے لیتے ہیں۔

⇦ **دنیا** کے مال ودولت سے اتنی قلیل مقدار لے جو تیری ضرورت کیلئے کافی ہو۔ اور اس کا بہت سا مال حاصل کرنے کا خیال چھوڑ دے کیونکہ یہ خرابی اور سرکشی کا باعث ہے۔

⇦ **بردباری** کا پابند رہ اور علم کا ساتھ رکھ بفضل خدا انجام بخیر ہوگا اور سب تیری تعریف کریں گے۔

⇦ **اپنی** جان سے اپنی جان کیلئے کچھ کما لے اپنے آج کے دن سے کل کے لئے توشہ بنا لے۔ زمانے کی صلح کو غنیمت سمجھ اور فرصت کے وقت کو ہاتھ سے نہ دے۔

⇦ **بادشاہ** کی سستی رعیت کے حق میں اس کے ظلم سے زیادہ بری ہے۔

⇦ **حکمت** کی بات جو شخص بتلائے اس سے سیکھ لے اور اس کی بات میں غور کر کہ وہ کس درجے کی ہے۔ اور اس بات کا خیال نہ کر کہ اس کا کہنے والا کیسا ہے۔

⇦ **اپنے** عمدہ مال میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ جس سے تمہارا پروردگار تمہارے اعمال کو بلند کرے۔

⇦ **دنیا** کی جو چیز بلا طلب مل جائے اسے لے لے اور جو نہ ملے اس کے پیچھے نہ پڑ جا۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اتنا ضرور کر کہ جائز طریق سے اسے طلب کر۔

⇦ **عام** لوگوں کے ساتھ اس طرح غلط ملط رکھو کہ جو باتیں وہ پہچانتے ہیں۔ وہ ان سے کہو اور جن باتوں سے وہ نا آشنا ہیں۔ ان کے سامنے پیش نہ کرو (ان کے سامنے ایسی بات نہ کرو جو ان کی سمجھ سے باہر ہو) اور ان کو اپنے یا ہمارے اوپر قیاس نہ کرو کیونکہ ہمارا معاملہ سخت اور دشوار ہے۔

⇦ **اپنے** پروردگار کے عذاب کا خوف اور اسکی رحمت کی امید رکھ۔ وہ تجھے خوفناک عذاب سے بچائے گا اور تیرے دل کی امیدیں پوری فرمائے گا۔

⇦ **اللہ** سبحانہ کا علم پردوں کے اندر پوشیدہ چیزوں کو حاوی اور دلوں کے مخفی رازوں پر محیط ہے۔

⇦ **اللہ تعالیٰ** کے عذاب کا خوف رکھ تاکہ امن ملے اور بے خوف نہ ہو جا ورنہ خوف اور خطرے میں پڑے گا۔

⇦ **بہترین** اعمال خوف عذاب اور امید رحمت کا اعتدال ہے۔

⇦ **اللہ تعالیٰ** کے عذاب کا اتنا بڑا خوف رکھ۔ کہ جو اس کے باعث اسکی رحمت کی امید سے ناامید نہ ہو جائے اور اس کی رحمت کی امید ایسی رکھ کہ اس کی وجہ سے عذاب کا ڈر نہ بھول جائے۔

⇦ جو شخص حق کا مخالف ہو اس کے ساتھ خلاف رکھ اور اس کو اس کے خیال میں چھوڑ دے اور اپنا رشتہ و تعلق کسی دوسرے سے پیدا کر۔

⇦ اللہ سبحانہ کے عذاب کا خوف اس شخص کی طرح رکھ جس کا دل خوف کی فکر سے بھرپور ہو۔ کیونکہ دنیا میں خوف رکھنے سے آخرت کے امن کی امید ہو سکتی ہے۔ اور نیز خوف عذاب نفس کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔

⇦ سب چیزوں سے بہتر وہ جماعت ہے۔ جو میانہ رو ہو۔ کہ اس سے آگے بڑھ جانے والے بھی تھک کر اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور پس ماندہ بھی اس سے جا ملتے ہیں۔

⇦ دنیا داروں سے میل جول رکھنا تمام مصیبتوں کا سر اور تقویٰ اور پرہیز گاری کا دشمن ہے۔

⇦ خواہش نفس کا خلاف کرتا کہ سلامت رہے۔ اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کہ آخرت کا غنیمت ہاتھ آئے۔

⇦ مہلت اور فرصت کے دن کو غنیمت سمجھو (جس قدر ہو سکے ان میں نیک عمل کر لو) اسلام کے دور دراز ملکوں کی حفاظت کرو۔ اور موت کے اچانک آ جانے سے پہلے نیک عمل کر لو۔

⇦ گزشتہ لوگوں کے آثار تمہارے سامنے اس لئے موجود رہے ہیں کہ تم ان سے عبرت کا سبق حاصل کرو۔

⇦ نفس سے عبادت کا کام تدبیر اور حیلے کے ساتھ نکال۔ رفق اور نرمی کے ساتھ اس سے برتاؤ کر۔ اور جب تک خوشی اور نشاط میں ہو اس کو عبادت میں لگائے رکھ۔ البتہ فرض عبادت ادا کرنے میں اگر سستی کرے تو اس کو مجبور کر۔ کیونکہ اس کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔

⇦ اپنے بدنوں کو کچھ تکلیف میں ڈال کر اپنے نفسوں پر جودوکرم اوران کے ساتھ احسان کرو اور قبل اس کے کہ تمہاری گردنیں (گناہوں کے عوض میں) پکڑی جائیں ان کے چھڑانے کی فکر اور کوشش کرو۔

⇦ حق جہاں کہیں ہو اس کو حاصل کر۔ خواہ کیسی ہی مصیبتوں اور سختیوں میں پھنسنا پڑے۔

⇦ کسی بات کی نسبت لوگوں کا چرچا کرنا گویا کہ آئندہ ہونیوالی بات کا پیش خیمہ ہے۔

⇦ عام لوگوں کے اخلاق کے مطابق ان کے ساتھ خلق رکھو مگر افعال میں ان سے الگ رہو۔

⇦ دو بُری خصلتیں یعنی بدخلقی اور بخل مومن میں اکٹھی جمع نہیں ہوتیں۔

⇦ لوگوں کے ساتھ ایسا میل جول رکھو۔ کہ اگر تم مرجاؤ تو تمہارے مرنے پر گریہ وزاری کریں۔ اور اگر زندہ رہو تو تمہارے عاشق اور مشتاق رہیں۔

⇦ عام لوگوں کے ساتھ اپنی زبانوں اور بدنوں سے میل جول بنائے رکھو۔ مگر دل سے اور افعال میں ان سے الگ تھلگ رہو۔

⇦ دنیا داروں سے میل جول رکھنا دین کو دھبہ لگاتا اور یقین کو ضعف پہنچاتا ہے۔

⇦ آہستہ بولنا۔ نگاہ نیچے رکھنا اور میانہ چال سے چلنا ایمان کی نشانی اور دین داری کی خوبی میں داخل ہے۔

⇦ دنیا میں خطرے بہت بے حساب۔ اس کا انجام حقیر اور خراب۔ اس کی تازگی محض دھوکا اور خواب اور اس کی بخششیں سراسر فریب مانند سراب ہیں۔

⇦ صلح کرنے والے اور مشورہ طلب کرنے والے کے ساتھ خیانت کرنا نہایت بری بات۔ بہت بڑی برائی اور عذاب دوزخ کا باعث ہے۔

⇦ جناب امیرالمومنین ؓ نے چندلوگوں کی مذمت میں فرمایا ہے کہ تمہاری عقلیں خفیف اور تمہاری رائیں سفیہ اور ضعیف ہوگئی ہیں۔ پس تم لوگ ہمارا نشانہ بلکہ کھانے والے کا کھانا اور شکاری کا شکار ہو۔
نیز اسی قسم کے لوگوں کی مذمت میں فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے حق کو چھوڑا اور باطل کی امداد بھی نہیں کر سکے۔

⇦ دل کا تقویٰ اور پرہیز گاری سے خالی ہونا گویا کہ دنیا کے فتنوں سے بھرپور ہونا ہے۔

⇦ پانچ شخص اس بات کے لائق اور سزاوار ہیں کہ ذلیل وخوار ہوں۔ (۱) وہ شخص جو ایسے دو آدمیوں کے بیچ میں جا گھسے۔ جنہوں نے اس کو اپنے کام میں شامل نہیں کیا (۲) وہ شخص جو کسی کے گھر میں جا کر اس پر حکومت کرے اور اپنی بڑائی کا دم بھرے (۳) وہ شخص جو کسی ضیافت میں بن بلائے چلا جائے (۴) وہ شخص جو ایسے لوگوں کے سامنے باتیں کرے جو اس کی بات کی طرف دھیان نہ کریں (۵) وہ شخص جو ایسی مجلسوں میں جا بیٹھے جن کے وہ لائق نہیں۔

⇦ پانچ صفتیں اگر پانچ شخصوں میں پائی جائیں تو نہایت قبیح اور بری ہیں۔ (۱) علماء میں بدکار (۲) حکما میں حرص (۳) دولت مندوں میں بخل (۴) عورتوں میں بے شرمی (۵) بوڑھوں میں زنا کی عادت۔

⇦ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ مروت اور جوانمردی کو جامع اور حاوی ہیں۔ (۱) آدمی کا عیب کی باتوں سے بچنا اور پرہیز کرنا (۲) ایسے کام کرنا جن سے زیب وزینت اور عزت وفضیلت حاصل ہو۔

⇦ علم کی جو بات اچھی نظر آئے اس پر عمل کرو۔ دیکھو کہ شہد کی مکھی عمدہ عمدہ پھولوں کا رس چوستی ہے پھر اس سے دو نفیس چیزیں پیدا ہوتی ہے۔ ایک شہد جو بہت

سے امراض کی دوا ہے۔ دوسرا موم جو روشنی کے کام میں آتا اور جس سے اندھیرے میں اجالا ہو جاتا ہے۔

⇦ **سینے** کا حسد اور کینے سے پاک ہونا عابدوں کے لئے بڑی سعادت اور کامیابی کی بات ہے۔

⇦ **دوستی** کا خالص ہونا۔ عہد کو پورا کرنا۔ عہد و پیمان کی خوبی میں داخل ہے۔

⇦ **جناب** امیرالمومنینؓ نے حضرت رسول خدا ﷺ کے ذکر میں فرمایا ہے کہ آپ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے۔ کہ ایک روز بھی نان جوین کو سیر ہو کر نہ کھایا۔ اور عالم آخرت کی طرف دنیا کی تمام آلائشوں سے پاک و صاف ہو کر تشریف لے گئے۔ آخری دم تک اس طرح زندگی بسر کی۔ کہ فاقہ کشی سے پیٹ پر پتھر باندھے رکھے اور اپنے اختیار سے اسی حالت میں اپنے پروردگار کے داعی کو لبیک کہا۔

⇦ **اس شخص** کی تمام امیدیں اور مطلب ادھورے اور نا تمام ہیں جو دنیا کا طالب اور اس کے حصول کی نسبت فضول امیدیں رکھتا ہے اور دنیا پرستی کے سوا اس کا کوئی مطلب نہیں۔

⇦ **لوگوں** کے قصوروں اور ان کی غلطیوں سے درگزر کر اور کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچا۔

⇦ **آدمی** کا دوست اس کی عقل کی علامت اور اس کا کلام اس کے فضل و کمال کا نشان ہے۔

⇦ **تمام** چیزوں سے نئی چیز اچھی ہوتی ہے۔ مگر بھائی بند اور دوست پرانا اچھا ہے۔

⇦ **اپنے** نفس کے خلاف کر تا کہ تیری حالت درست ہو جائے اور علماء کے ساتھ میل و جول رکھ تا کہ علم حاصل ہو۔

⇦ اللہ تعالیٰ کا خوف ایمان کی جڑ ہے۔اور اس کا خوف کرنے سے امن کا لباس ملتا ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھ وہ تجھے امن عطا فرمائے گا اور اس کے عذاب سے نڈر مت ہو ورنہ سخت عذاب کا مزہ چکھائے گا۔

⇦ اس دنیا سے جو تیرے لئے باقی نہ رہے گی اور نہ تو اس کے واسطے باقی رہے گا۔ اس آخرت کیلئے توشہ اختیار کرے۔جس سے تو کبھی جدا نہ ہوگا اور نہ وہ تجھ سے جدا ہوگی۔

⇦ سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو نیک کام پر مدد کرے۔اپنے بھائی کے ساتھ نیکوئی اور احسان سے پیش آئے۔اور رفق اور نرمی سے برتاؤ کرے۔

⇦ عمل صالح کیلئے کوشش کرتا رہ اور خدا تعالیٰ کے کسی نیک بندے کے ساتھ محبت اور دوستی پیدا کر کیونکہ آخرت میں عمل صالح کے سوا آدمی کو کوئی چیز کام آنے والی نہیں اور وہاں وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔جس سے دنیا میں دوستی رکھتا تھا۔

⇦ بدن کی خدمت گاری یہ ہے کہ جن لذیذ اور مرغوب چیزوں کی خواہش کرے وہ اس کو مہیا کر دی جائیں۔اگر چہ اس سے بدن تو موٹا تازہ ہو جاتا ہے مگر نفس ہلاکت میں پڑ جاتا ہے اور نفس کی خدمت گزاری یہ ہے کہ اس کو لذیذ اور مرغوب چیزوں سے دور رکھ کر علوم اور حکمتیں حاصل کرنے کیلئے محنت اور جفاکشی کا عادی بنائیں۔اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں جدوجہد کے ساتھ اس سے کام لیا جائے۔اگر چہ اس سے بدن لاغر وضعیف ہو جاتا ہے۔مگر نفس کو نجات حاصل ہوتی ہے۔

⇦ پوشیدہ اخلاق معاشرت اور میل جول سے ظاہر ہوتے اور پوشیدہ اور مخفی رائیں باہم مشورہ کرنے سے کھلتی اور منکشف ہوتی ہیں۔

باب نمبر 24

- جناب امیرالمومنین ؓ فرماتے ہیں کہ آدمی کی عقل کا نشان اس کے اقوال اور اس کی اصالت کی علامت اس کے افعال ہیں۔
- آدمی کی دین داری کی نشانی اس کی پرہیز گاری اس کی غیرت کی علامت۔ اسکی عفت اور پاکدامنی اور اس کی ورع اور پرہیز گاری کا نشان اس کی ستھرائی اورصفائی ہے۔
- شریف کی دولت مندی اس کی خوبیاں اور فضائل ظاہر کرتی اور کمینے کی مالداری اورثروت اسکی برائیاں اورعیوب بتلاتی ہے۔
- نادان کی دولت مندی گویا ایک مسافر ہے جوسفر کی تیاری کر رہا ہے۔ اورعقلمند کی ثروت ودولت گویا اس کا ہم نسب بھائی ہے جو اسکی ملاقات کا مشتاق ہے۔
- عادل شخص کے ہاتھ دولت کا آنا ضروری اور واجب ہے اور ظالم کے ہاتھ میں اس کا جانا صرف جائز اور ممکن ہے۔
- شریفوں کی دولت وسلطنت بہترین غنیمت اور کمینوں کی سلطنت وحکومت شریفوں کیلئے سراسر ذلت ہے۔
- شریروں کی دولت وسلطنت نیکوں کے واسطے محنت اور مصیبت اور بدکاروں کی حکومت اوردولت نیکوکاروں کے واسطے رسوائی اور ذلت ہے۔
- کمینوں کی دولت وسلطنت تمام مخلوق کے واسطے سختی اور مصیبت ہے۔

⇦ **دارالوفا** (وفاداری کا گھر) شریفوں سے خالی نہیں ہوتا۔ اور کمینے لوگ اس میں ٹھہر نہیں سکتے۔

⇦ **بداصلوں** کی دولت وسلطنت ظلم اور فساد پر مبنی ہوتی ہے۔

⇦ **سرکشی** اور خدا تعالیٰ کی مخالفت کی چال چھوڑ دو اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے راستے پر چلو۔ تا کہ آخرت میں سعادت اور کامیابی حاصل ہو۔

⇦ **ایک** درہم جو کام آئے اس اشرفی سے سو درجے اچھا ہے جو منہ کے بل گرائے۔

⇦ **پرہیزگاری** کی خوبی کی علامت یہ ہے کہ آدمی کا نفس لالچ کی ذلت سے نفرت اور کنارہ کشی اختیار کرے۔

⇦ **فقیر** کا ایک درہم خدا تعالیٰ کے ہاں دولت مند کی ایک اشرفی سے زیادہ مقبول اور پسندیدہ ہے۔

⇦ **ایک** داعی (پکارنے والے) نے پکارا اور ایک راعی (نگہبانی کرنے والے) (داعی اور راعی سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں) نے تمہاری نگہبانی کی پس تمہیں چاہیے۔ کہ اس پکارنے والے کی بات سنو اور اس نگہبانی کرنے والے کی پیروی کرو۔

⇦ **دنیا** ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں اور مصیبتوں سے گھرا ہوا اور عہد شکنی اور بے وفائی کے ساتھ موصوف اور اس میں مشہور ومعروف ہے۔ اس کے حالات کو دوام نہیں اور اس میں اترنے والوں کیلئے سلامتی اور قیام نہیں۔

⇦ **دنیا** ایک ایسا گھر ہے جو پروردگار کے ہاں ذلیل اور بے قدر ہے۔ اسکی حلال چیزیں حرام کے ساتھ۔ خیر شر کے ساتھ اور شیریں تلخ کے ساتھ مخلوط ہیں۔

⇦ **دارالبقاء** جنت صدیقوں کا مقام اور نیکوکاروں اور صالحین کے رہنے کی جگہ

اور جائے قیام ہے۔

⇦ **دارالفنا** (دنیا) نافرمانوں کے قیلولہ کرنے کی جگہ اور بدبختوں ظالموں کے اترنے کا مقام ہے۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ مدارات اور صلح رکھ کہ انکی بھائی بندی سے نفع اٹھائے اور کشادہ پیشانی سے ان کی ملاقات کر کہ ان کا بغض وکینہ دور ہو جائے۔

⇦ **اپنے** دشمن کے ساتھ صلح اور مدارات اور اپنے دوست کے ساتھ خالص دوستی اور محبت رکھ کہ اس طرح بھائی بندی کو محفوظ رکھے گا اور مروت و جواں مردی کو حاصل کرلے گا۔

⇦ **فضول** اور بے موقع کلام کرنے کی عادت چھوڑ دے کیونکہ زبان سے بہت سے ایسے فضول کلمے نکل جاتے ہیں جو نعمت کو دور کر دیتے ہیں اور اس پر کئی ایسے لفظ آجاتے ہیں جن سے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

⇦ **جس** چیز میں شک ہو اس کو چھوڑ اس چیز کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو۔

⇦ **فضول** کام اور بے ہودہ باتیں چھوڑ دے اور اپنے ان ضروری کاموں میں مشغول رہ جو تیری نجات کا باعث ہیں۔

⇦ **مذاق** اور دل لگی چھوڑ دے کیونکہ اس سے آپس میں بغض اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

⇦ **سفاہت** اور سبکی کی عادت کو ترک کر کیونکہ یہ آدمی کو دھبہ لگاتی اور اسے معیوب بنا دیتی ہے۔

⇦ **عجلت** اور تیزی کی عادت کو دور کر دے۔ اور دلیل کو اچھی طرح سوچ لیا کر۔ تا کہ خطا سے محفوظ اور لغزش اور غلطی سے مامون رہے۔

⇦ **حسد** جھوٹ اور کینے کو دور کر دے کیونکہ یہ تینوں صفات ایسے ہیں کہ دین کو بٹہ

لگاتے اور آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

⇦ جو معاملہ تجھے معلوم نہیں اس میں کلام کرنا اور جس کام کا تو مکلّف نہیں اس میں گفتگو کرنا چھوڑ دے اور جس راستے میں بھول جانے کا ڈر ہے اس کو اختیار نہ کر۔اس سے دور اور باز رہ۔

⇦ انتقام (بدلہ لینا) چھوڑ دے کیونکہ صاحب قدرت کا یہ بہت برا فعل ہے۔اور جو شخص برائی کا بدلہ نہیں لیتا اپنے آپ کو اس سے ارفع اور بلند سمجھتا ہے تو وہ بے شک فضل وکمال کے سب صفات کو جمع کر لیتا ہے۔

⇦ فتنوں کا دوام (ہمیشہ رہنا) بہت بڑی مصیبت ہے۔ دوام طاعات فعل خیرات (نیک کام کرنا) اور مبادرت مکرمات۔ (بزرگ اور اعلٰی صفات میں آگے بڑھا)

⇦ کمال ایمان اور افضل ترین احسان ہے۔

⇦ ہمیشہ ظلم کرنا نعمتیں دور کرتا اور عذاب کھینچ لاتا ہے۔

⇦ آرام اور عافیت کا دوام خدا تعالٰی کا نہایت عمدہ عطیہ اور بندے کیلئے نہایت بہترین حصہ ہے۔

⇦ ذکر الٰہی کا دوام دل اور فکر کو منور اور روشن کر دیتا ہے۔

⇦ ہمیشہ صبر کرنا کامیابی۔ فتح مندی اور خدا تعالٰی کی طرف سے منصور ہونے کی نشانی ہے۔

⇦ یاد الٰہی سے ہمیشہ غافل رہنا چشم بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے۔

⇦ دوام عبادت سعادت کے ساتھ کامیابی اور فتح مندی کی علامت ہے۔

⇦ دوام شکر زیادہ نعمت حاصل کرنے کا عنوان اور نشان ہے۔

⇦ ہمیشہ غور وفکر اور ہوشیاری سے کام کرنا لغزش اور غلطی سے بچاتا اور مصیبتوں اور

آفتوں سے چھڑاتا ہے۔

⇦ ہمیشہ عبرت کی نگاہ سے دیکھنا بصیرت پیدا کرتا ہے۔ اور برے کاموں سے روک دیتا ہے۔

⇦ خیرات (خوبیوں) کا حاصل کرنا دوام اطاعت پر منحصر اور سعادت کا پانا خیرات اور نیک کاموں میں جلدی کرنے پر موقوف ہے۔

⇦ نفس کا علاج یہ ہے کہ اس کو اپنی خواہشوں سے روکا جائے اور دنیا کی لذتوں سے اس کو دور رکھا جائے۔

⇦ گناہوں کی بیماریوں کا علاج تقویٰ اور پرہیز گاری سے کرو موت سے پہلے جلدی کے ساتھ اسی علاج کو عمل میں لاؤ۔ اور ان لوگوں کے حال سے عبرت حاصل کرو جنہوں نے اس کامل نسخہ کو ضائع کر دیا اور ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگ تمہاری حالت سے عبرت کا سبق حاصل کر کے اس نسخے کا استعمال کریں۔

⇦ غضب کا خاموشی سے اور شہوت کا عقل سے علاج کرو۔

⇦ ظلم کا عدل سے اور فقر کا صدقہ اور اخراجات سے دوا کرو۔

⇦ تمہارے پروردگار نے تم کو اپنی طرف بلایا تو تم نے اس کی طرف سے پیٹھ پھیر دی اور اس کی بارگاہ سے بھاگ نکلے اور شیطان نے تم کو پکارا۔ تو تم نے اس کی بات کو مان لیا اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

⇦ اللہ سبحانہ نے تم کو دار البقاء۔ ہمیشہ رہنے اور طرح طرح کی نعمتوں کے گھر اور انبیاء اور سعادت مند لوگوں کے پڑوس میں رہنے کے مقام کی طرف بلایا مگر تم نے نہ مانا۔ اور اس سے منہ پھیر لیا۔ اور دنیا نے تم کو شقاوت۔ فنا اور گوناگوں رنج و بلا کے مقام کی طرف پکارا۔ مگر مکمل طور پر تم نے اسکی اطاعت کی اور اس کے حاصل کرنے میں نہایت جلدی دکھلائی۔

باب نمبر 25

- جناب امیرالمومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ کو یاد کرنیوالا اس کا ہم مجلس اور اس کا ذکر کرنیوالا اس کا مونس ہے۔
- ذکرالٰہی متقیوں اور پرہیزگاروں کی خصلت ہے۔
- یادالٰہی سینے کا زنگ اتارنے والی اور دل کو تسلی دینے والی ہے۔
- یادالٰہی نفسوں کی قوت اور غذا اور اپنے پیارے خدا کی مجالست اور ہم نشینی کا نقشہ اور خاکہ ہے۔
- خدائے پاک کی یاد چشم بصیرت کو روشن اور دلوں کو مانوس کرتی ہے۔
- یادالٰہی سے تمام مشکلیں حل اور سب کام آسان اور سینے روشن اور منور ہو جاتے ہیں۔
- خداتعالیٰ کی یاد نفس کے امراض کا علاج ہے اور اس کی یاد سب بیماریوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔
- خداتعالیٰ کی یاد ہر مومن کا اصل سرمایہ ہے اور اس کا نفع شیطان کے ہاتھ سے سلامت رہتا ہے۔
- خداتعالیٰ کی یاد ایمان کا ستون اور شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔
- خداتعالیٰ کی یاد ہر ایک محسن کی خصلت اور ہر ایک مومن کی صفت ہے۔
- خداتعالیٰ کی یاد ہر ایک متقی کیلئے خوشی اور مسرت اور ہر ایک کامل الیقین کے حق

میں راحت اور لذت ہے۔

⇦ آخرت کی یاد نفس کے امراض کی دوا اور ان کیلئے نسخہ شفا ہے۔ اور دنیا کی یاد نہایت لا علاج بیماری ہے۔

⇦ موت کی یاد دنیا کے اسباب کو آدمی کی نظر میں حقیر و ذلیل بنا دیتی ہے۔

⇦ آدمی کی ذلت اپنے مقاصد اور امیدوں میں ناکام رہنے سے وابستہ ہے۔

⇦ صاحب عقل تین باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ (۱) تحمل اور بردباری (۲) نیکوئی اور پرہیزگاری (۳) لوگوں کے ساتھ فضل و احسان اور انکی اعانت یاوری۔

⇦ خواہش نفس اور شہرت کی پیروی کرنے سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔

⇦ دنیا کی ذلت آخرت کی عزت ہے۔

⇦ ظاہری آنکھ کا چلا جانا چشم بصیرت کے اندھا ہونے سے اچھا ہے۔

⇦ نظر کا جاتے رہنا اس چیز کی طرف دیکھنے سے اچھا ہے جو فتنے کی موجب ہو۔

⇦ طمع اور زیادہ حرص کو چھوڑ دے اور پرہیزگاری کو لازم پکڑ۔

⇦ دنیا کے قلیل مال کو آخرت کی کثیر نعمتوں کی خاطر اور یہاں کے تنگ مکانوں کو آخرت کے وسیع محلوں کی خاطر چھوڑ دے۔

⇦ فضول خرچی اور اسراف کو چھوڑ اور میانہ روی اختیار کر اور آج کے دن کل کے روز (روز قیامت) کو یاد کر۔

⇦ اپنے دل کو یقین کے ساتھ رام اور تابع بنا۔ موت اور فنا کا خیال اس میں مضبوطی کے ساتھ جما۔ اور دنیا کے حوادث سے اسکو عبرت دلا۔

⇦ فضول خرچی اور اسراف کو چھوڑ دے کیونکہ سرف کی سخاوت پر کوئی اسکی تعریف نہیں کرتا اور اس کے فقر پر کوئی رحم نہیں کرتا۔

⇦ جلد بازی کو چھوڑ دے کیونکہ کام میں جلدی کرنے والا اپنے مطلب کو نہیں

پاتا۔اور اس کے کام کی کوئی تعریف نہیں کرتا۔

⇦ اعلیٰ درجے کے مقاصد کو مہذب اور جفاکش لوگوں کے سوا دوسرا کوئی شخص حاصل نہیں کرسکتا۔

⇦ جو کچھ میں زبان سے کہتا ہوں میرا ذمہ اس کے ساتھ مرہون اور میں اس کا کفیل (ضامن) ہوں۔

⇦ جس کے سامنے عبرت کے نظارے کھلے اور ظاہر موجود ہیں اسکی آنکھوں کے سامنے لوگ سزا بھگت چکے ہیں۔بیشک اس کو تقویٰ اور پرہیزگاری شبہات میں پڑنے سے بازرکھتی ہے۔

⇦ اپنے نفس کو ذلیل۔دین کو عزیز اور آخرت کو محفوظ رکھ۔احکام دین کی حفاظت کیلئے دنیا کے مال کے خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔مسلمانوں کی سرحد کی حفاظت کر۔اور اپنے دین اور امانت کو اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنے اور رعیت میں عدل کے اصول پر کاربند ہونے سے محفوظ کرلے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ فضل واحسان کرتا ہے۔لوگ اسکی سرداری کے شکرگزار ہوتے ہیں اور جوان کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔سب اس کی عادت کے ثناخواں رہتے ہیں۔

⇦ کریم کی خصلتیں نیک ہوتی ہیں۔وہ لوگوں کو اپنی نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے۔

⇦ شریف آدمی کتنا ہی بڑا مرتبہ اور عہدہ پائے وہ کبھی نہیں اتراتا جیسا کہ پہاڑ کو زور کی ہوائیں نہیں ہلاسکتیں۔اور کمینہ آدمی تھوڑا سا مرتبہ پاکر اترانے لگتا ہے جیسا کہ گھاس ہوا کے کمزور جھونکے سے بھی ہلنے لگتی ہے۔

⇦ جو لوگ خود عیب دار ہوتے ہیں۔وہ لوگوں کے عیب ظاہر کرنے پسند کرتے

ہیں۔ تا کہ ان کے اپنے عیبوں کی نسبت عذر کرنے میں گنجائش ہو۔

⇦ اپنے نفسوں کو عادتوں کے ترک کرنے سے تابع کرو۔ ان کی بہترین طاعات کی طرف کھینچ لے جاؤ۔ لوگوں کے بوجھ اور تاوان ان پر لا دو۔ عمدہ اور نیک کاموں کے زیور سے انکو آراستہ کرو۔ اور گناہوں کی میل کچیل سے محفوظ رکھو۔

⇦ اپنی عقل کو ادب سے قابو میں لا۔ ادب سے عقل اس طرح تیز ہوتی ہے جیسا کہ آگ ایندھن سے۔

⇦ اپنے نفس کو اطاعت الٰہی میں لگانے سے تابعدار بنا۔ قناعت کے زیور سے اسے آراستہ کر۔ دنیا کی طلب میں زیادہ کوشش نہ کر اور جائز طریق سے اسے حاصل کر۔

⇦ آدمیوں کی ذلت طمع اور لالچ سے وابستہ ہے اور ان کی عمریں امیدوں کے دھوکے میں ختم ہو جاتی ہیں۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ نے ایک شخص کی تعریف میں فرمایا ہے کہ اسکی صلح نفع بخشی ہے اور اس کے ظلم کا کچھ کھٹکا نہیں۔ جب زبان سے کوئی بات کہتا ہے تو اس کے مطابق عمل کرتا اور جب مسند حکومت پر ہو تو عدل و انصاف کو ملحوظ رکھتا ہے۔
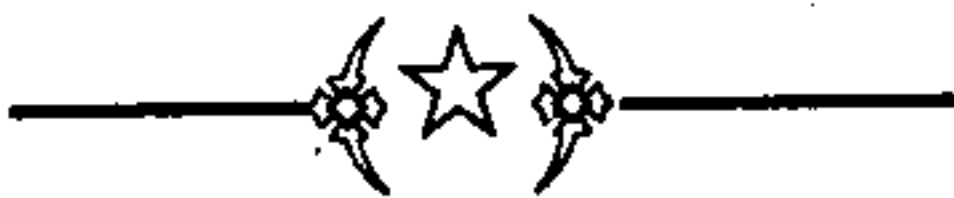
باب نمبر 26

- جناب امیرالمومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی قدر کو پہچانا اور اپنی حالت سے آگے نہ بڑھا۔
- خداتعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو اپنے گناہوں کا خیال کرتا اور اپنے رب سے ڈرتا ہے۔
- خداتعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو آثار قدرت میں فکر کرتا اور اس سے عبرت پذیر اور سلسلہ کائنات کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس سے بصیرت حاصل کرتا ہے۔
- خداتعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جس نے موت سے پیش دستی کی اور ہمیشہ رہنے کے گھر اور عزت کے مقام کیلئے نیک عمل کمائے۔
- خداتعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھا۔ نیک عمل کرنے میں جلدی کی اور دنیا میں مسافروں کی طرح تھوڑا سا سامان رکھا۔
- خداتعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو خواہش نفس پر غالب آئے اور دنیا کے پھندوں سے بھاگ کر نکل جائے۔
- خداتعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو خداتعالیٰ کے کسی حکم کو سنے تو اسے یاد اور محفوظ رکھے اور جب ہدایت کی طرف بلائیں تو اس کے نزدیک ہو جائے اور ہادی کی کمر کو پکڑ کر سب آفتوں سے نجات پائے۔
- خداتعالیٰ اس امر پر رحم کرے جس نے اس بات کا یقین کرلیا کہ اسکی جان

موت کی طرف جارہی ہے۔ پھر اس نے نیک عمل کرنے میں جلدی کی اور اپنی امیدوں کو چھوٹا کر دیا۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس مرد پر رحم کرے جس نے حق کو دیکھ کر اسکی تائید اور ظلم کو دیکھ کر اس کی تردید کی اور ظالم کے برخلاف مظلوم کی مدد میں سعی مزید کی۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس مرد پر رحم کرے جو نیک عمل کرنے میں موت سے پیشدستی کرے۔ امیدوں کو چھوٹا سمجھے اور صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے خالص عمل کمائے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس مرد پر رحم کرے جو حق کو زندہ کرے۔ باطل کو مار ڈالے۔ ظلم کو مٹائے اور عدل وانصاف کو قائم کرے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس آدمی پر رحم کرے جو اپنے نفس کو لگام دے کہ اسے خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچائے۔ اور اس کی باگ ڈھیلی کر کے حق تعالیٰ کی اطاعت کی طرف اسے کھینچ لے جائے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس مرد پر رحم کرے جس نے نفس کی اپنی خواہشوں کی طرف کشاکش کو قلع وقمع کر دیا۔ پھر اس کو اس خرابی میں پڑنے سے بچالیا۔ اور اس کو لگام دیکر خدا تعالیٰ کی اطاعت میں کھینچ لیا۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس مرد پر رحم کرے جس نے اپنی حیاتی سے موت کیلئے فنا سے بقا کے واسطے اور دنیائے فانی سے آخرت باقی کے واسطے کچھ کمالیا۔

⇦ **خدا تعالیٰ** اس آدمی پر رحم کرے جو حرام کاموں سے پرہیز رکھے۔ لوگوں کے بوجھ اور تاوان سر پر اٹھائے اور نیک اعمال کی غنیمت حاصل کرنے میں جلد بازی کرے۔

باب نمبر 27

- جناب امیر المومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ایمان کا سر صدق اور سچائی اور حکمت کا سر حق کی رفاقت اور ہمراہی ہے۔
- علم کا سر رفق اور نرمی اور جہالت کا سر احمقی اور بے وقوفی ہے۔
- اسلام کا سر امانت اور نفاق کا سر خیانت ہے۔
- دین کا سر صدق۔ یقین اور احسان کا سر احسان مومنین ہے۔
- تمام عیبوں کا سر حرص اور تمام برائیوں کا سر بے حیائی ہے۔
- بصیرت حاصل کرنے کا سر غور و فکر اور علم کا سر حلم اور بردباری ہے۔
- تمام فضائل کا سر علم اور بردباری کا سر غصے کو مٹا دیتا ہے۔
- پرہیز گاری کا سر ترک شہوت اور تمام فضائل کا سر غصے کو قابو میں رکھنا اور شہوت کو مار ڈالنا ہے۔
- جہالت کا سر ظلم اور ایمان کا سر صبر ہے۔
- کم عقلی کا سر تند خوئی اور پرہیز گاری کا سر نگاہ کو نیچے رکھنا ہے۔
- تمام بری خصلتوں کا سر حسد اور تمام عیبوں کا سر بغض اور کینہ ہے۔
- تمام آفتوں کا سر دنیا کی لذتوں پر فریفتہ ہونا اور دین کا سر نیکیاں کمانا ہے۔
- عقلمندی کا سر لوگوں سے دوستی رکھنا اور جہالت کا سر ان سے دشمنی پیدا کرنا ہے۔
- پرہیز گاری کا سر طمع کو چھوڑنا اور حکمت کا سر دھوکا بازی سے بچنا ہے۔

- سخاوت کا سر جلدی عطا کرنا اور نیز اس کا سر دنیا سے بے رغبت ہونا ہے۔
- حکمت کا سر لوگوں سے مدارات اور صلح رکھنا اور ایمان کا سر ان کے ساتھ احسان کرنا ہے۔
- تمام فضیلتوں کا سر بزرگ لوگوں کے ساتھ احسان کرنا اور تمام بری خصلتوں کا سر کمینوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔
- طاعت کا سر رضا بقضا اور دین کا سر مخالفت ہوا ہے۔
- حکمت کا سر حق کو لازم پکڑنا اور جو شخص حق پر ہو۔ اسکی بات کو مان لینا ہے۔
- ایمان کا سر حسن خلق اور سچائی کے زیور سے آراستہ ہونا ہے۔
- کفر کا سر خیانت اور ایمان کا سر امانت ہے۔
- قناعت کا سر رضا بقضا اور عقلمندی کا سر مجاہدہ ہوا ہے۔
- تمام آفتوں کا سر دنیا کا عشق اور اسلام کا سر صدق ہے۔
- سیاست کا سر نرمی کو استعمال کرنا ہے۔
- حلم کا سر اخلاق میں امتیاز کرنا اور اچھے خلقوں کو ظاہر اور بُروں کا قلع قمع کرنا ہے۔

باب نمبر 28

- جناب امیر المومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ جو اپنے کاروبار میں دوسروں پر بھروسا رکھتے ہیں۔ انجام کار شرمسار ہوتے ہیں اور بہت سے باامن لوگ آخر کو خائف اور ترس گار ہوتے ہیں۔
- بہت سے کوشش کرنے والے آخر کار تھک کر بیٹھ جاتے اور بہت سے جاگنے والے بھی کبھی نہ کبھی سو جاتے ہیں۔
- بہت سے کلام مانند شمشیر بے نیام ہوتے ہیں۔
- بہت سے عادل ظالم ہوتے ہیں اور بہت سے فائدہ اٹھانے والے نقصان پاتے ہیں۔
- بہت سے تکلیف اٹھانے والے وقت کو کھو بیٹھتے اور بہت سے دوستی ظاہر کرنے والے بناوٹ کرتے ہیں۔
- بہت سے لوگ سلامتی کے بعد ہلاک ہوتے اور بہت سے ندامت کے بعد سلامت رہ جاتے ہیں۔
- طلب مقاصد میں بہت سی ہلاکتیں پیش آتی اور بہت سی خوشیاں آخر کار لڑائی بن جاتی ہیں۔
- بہت سے کلمے زبان سے ایسے نکلتے ہیں جو نعمت کو سلب کر دیتے ہیں اور بہت سی خوشیاں انجام کار رنج اور تکلیف بن جاتی ہیں۔

⇦ بہت سے مالدار بھیڑ کے بچے سے زیادہ ذلیل اور خوار اور بہت سے فقیر شیر سے زیادہ زور آور اور عزت دار ہوتے ہیں۔

⇦ بہت سے خوف موت کا باعث ہوتے اور بہت سے امن آخر کار خوف سے متبدل ہو جاتے ہیں۔ بہت سے کوشش کرنیوالے ایسے کام میں کوشش کرتے ہیں جو ان کو ضرر اور نقصان پہنچاتے ہیں اور بہت سے تکلیف اٹھانے والے ایسے لوگوں کی خاطر تکلیف اٹھاتے ہیں جو ان کے شکر گزار نہیں ہوتے۔

⇦ بہت سے بے ہودہ کام ایسے ہیں جو شر کو کھینچ لاتے اور بہت سی دل لگی کی باتیں ایسی ہیں جن سے شریف لوگ متنفر ہو جاتے ہیں۔

⇦ بہت سے بے ہودہ کلام حملے سے زیادہ سخت اور کڑے ہوتے ہیں۔ اور بہت سے فتنے باتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ بہت سی آرزوئیں موت کے آنے سے دب جاتی ہیں۔ اور بہت سے عملوں کو بدنیتی خراب کر دیتی ہے۔

⇦ بہت سے لوگوں کی اجل انکی آرزوؤں کے نیچے مخفی اور پوشیدہ ہے اور بہت سی نیتیں عمل سے زیادہ نافع ہوتی ہیں۔

⇦ بہت سے ملافیں ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں اور بہت سے پہلے لوگ پچھلوں میں شمار ہوتے ہیں۔

⇦ بہت سے عالم ایسے ہیں کہ وہ علم کی بدولت ہلاک ہو جاتے اور بہت سے جاہل ایسے ہیں جو جہالت کے ذریعے نجات پا جاتے ہیں۔

⇦ بہت سے حریص ایسے ہیں کہ حرص نے ان کو جان سے مار ڈالا۔

⇦ بہت سے کلام ایسے ہیں کہ ان کا جواب خاموشی ہے اور بہت سے بول ایسے ہیں کہ ان سے خاموش رہنا اچھا ہے۔

⇦ بہت سی دوائیں بیماری پیدا کرتی ہیں اور بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

⇦ بہت سی امیدیں ایسی ہیں کہ آخر کار محرومی کو پہنچاتی ہیں اور بہت سے نفعے انجام کا نقصان ہو جاتے ہیں۔

⇦ بہت سی زبانیں ایسی ہیں کہ انسان کی جان کھو دیتی ہیں۔ بہت سے خوف ایسے ہیں کہ آخر کار امن ہو جاتے ہیں۔

⇦ بہت سے جھوٹے لالچ موہوم امیدوں پر مبنی ہوتے ہیں اور بہت سی امیدیں جھوٹی آرزوؤں کی وجہ سے ناکام رہتی ہیں۔

⇦ بہت سی لڑائیاں ایک لفظ سے پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت سی حفاظتیں ایک نظر سے حاصل ہو جاتی ہیں۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ لوگ ان کی کامیابی پر شک کرتے ہیں مگر ان کی کامیابی ان کے حق میں مرض اور بیماری ہے۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ لوگ ان کی مصیبت اور سختی دیکھ کر ان پر رحم کرتے ہیں۔ مگر وہ مصیبت ان کے حق میں دوا ہے۔

⇦ بہت سے مبتلا لوگ ایسے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو مصیبت میں گرفتار کر کے ان کو آزماتا اور ان پر اپنا احسان فرماتا ہے اور بہت سے صاحب نعمت ایسے ہیں کہ ان کو نعمتیں دیکر ان کی سرکشی کو بڑھاتا جاتا ہے۔

⇦ بہت سی جہالتیں عقلمندی سے زیادہ مفید اور بہت سی لڑائیاں صلح سے زیادہ سودمند ہیں۔

⇦ بہت سے سکوت کلام سے زیادہ موثر۔ بہت سے کلام تیر سے زیادہ تیز اور بہت سی لذتیں ایسی ہیں جن میں موت کا سامنا ہوتا ہے۔

⇦ بہت سے مالدار فقیروں سے زیادہ محتاج اور بہت سے صاحب عزت تمام

حقیروں سے زیادہ حقیر ہیں۔

⇦ **بہت** سے فقیر مالداروں سے بھی زیادہ غنی اور لاپرواہ ہیں۔

⇦ **بہت** سے فقیر ایسے ہیں جن سے ہمیشہ کی دولت مندی حاصل ہوتی اور بہت سی غنا ایسے ہیں جن سے ہمیشہ کی فقیری لاحق ہوتی ہیں۔

⇦ **بہت** سے خوفناک ایسے ہیں جن سے تو ذرا خوف نہ کر۔

⇦ **بہت** سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے خوشی کے اسباب حاصل کرنے میں سستی کرتے ہیں۔

⇦ **بہت** سے لوگ ایسے ہیں جو ان لوگوں کے واسطے مال جمع کرتے ہیں جو ان کے شکرگزار نہیں ہوتے۔

⇦ **بہت** سے نزدیکی رشتہ دار ایسے ہیں جو بیگانوں سے زیادہ دور ہیں اور بہت سے دوست ایسے ہیں جو دل میں حسد رکھتے ہیں۔

⇦ **بہت** سے بیگانے ایسے ہیں جو نزدیکی رشتہ داروں سے زیادہ نزدیک ہیں۔ اور بہت سے رفیق ایسے ہیں جن سے آدمی ناخوش رہتا ہے۔

⇦ **بہت** سے لوگ ایسے ہیں جو ہمیشہ ایک چیز سے بچاؤ کرتے رہتے ہیں مگر (تقدیرِ الٰہی سے) وہی چیز ان کی جان کیلئے آفت ہو جاتی ہیں۔

⇦ **بہت** سے دوست ایسے ہیں کہ آدمی نادانی کی وجہ سے انکو مار ڈالتا ہے حالانکہ ان کے مارنے کا اسے کوئی خیال نہیں ہوتا۔

⇦ **بہت** سے آدمی ایسے ہیں جو اپنے بچاؤ کیلئے تدبیر وحیلہ کرتے ہیں مگر (تقدیرِ الٰہی سے) وہی حیلہ ان کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔

⇦ **بہت** سے لوگ ایسے ہیں کہ آدمی ان کو ملامت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کوئی قصور نہیں ہوتا۔

- بہت سے عابد ایسے ہیں جن کے دین وایمان کا کوئی ٹھکانا نہیں۔
- صلہ رحمی کی بہت سی ایسی صورتیں ہیں کہ ان سے قطع رحم بہتر ہے۔
- بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ جنکی سزا صرف اتنی ہی کافی ہے کہ گناہ گار کو اس سے مطلع کیا جائے۔
- بہت سے عطیے ایسے ہیں کہ جن کی نسبت ایذا اور تکلیف پہنچانا بہتر ہے۔
- بہت سے گناہ ایسے ہیں۔ جو درحقیقت بڑے ہوتے ہیں مگر تو ان کو چھوٹا سمجھتا ہے اور بہت سے عمل ایسے ہیں کہ وہ دراصل چھوٹے ہیں لیکن تو ان کو بڑا خیال کرتا ہے۔
- بہت سی تھوڑی چیزیں ایسی ہیں جو وہ کثیر التعداد اشیاء کی نسبت زیادہ بارآور ہیں۔
- بہت سے چھوٹے ایسے ہیں جو بڑوں کی نسبت زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔
- بہت سے علم ایسے ہیں جو گمراہی کا باعث ہیں۔ اور بہت سے ملاپ ایسے ہیں جن سے ملاپ کرنیوالے پر بار پڑتا ہے۔
- بہت سے تیرے ایسے بھائی ہیں جو تیری ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئے۔
- بہت سے علم ایسے ہیں جو تیری گمراہی کا موجب ہیں۔
- بہت سے غلام ایسے باکمال ہوتے ہیں۔ کہ انسان ان کے فراق کو برداشت نہیں کر سکتا۔
- بہت سی فوت شدہ چیزیں ایسی ہیں۔ جن کا پانا دشوار اور ناممکن ہے۔
- بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دنیا کی نسبت تیرے ناصح اور خیر خواہ ہیں۔ مگر تیرے خیال میں وہ تہمت ناک ہیں۔
- بہت سے لوگ ایسے ہیں جو علم کے مدعی ہیں اور درحقیقت وہ عالم نہیں۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تیرے نزدیک دنیا کی خبروں میں سچے مگر وہ دراصل جھوٹے اور کاذب ہیں۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تیرے خیال میں وہ دنیا سے کنارہ کش ہیں مگر درحقیقت طالب ثواب نہیں۔

⇦ بہت سے نیک کام کا امر کرنیوالے خوردہ کام نہیں کرتے اور بہت سے بُرے کاموں سے روکنے والے خود ان سے نہیں رکتے۔

⇦ بہت سے نصیحت کرنیوالے ایسے ہیں۔ جو خود برے کاموں سے باز نہیں آتے اور بہت سے عالم ایسے ہیں جو اپنے علم سے خود فائدہ نہیں اٹھاتے۔

⇦ بہت سے مال ایسے ہیں جو تیرے پاس اس جگہ سے آجاتے ہیں جہاں کا تجھے وہم وخیال بھی نہیں ہوتا۔ اور بہت سے شر تیرے سر پر اچانک ایسی جگہ سے آ پڑتے ہیں جدھر تیرا گمان بھی نہیں ہوتا۔

⇦ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنے خیر خواہ بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔

⇦ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ اندھا ٹھیک اپنے مقصد کو پالیتا اور گاہے آنکھوں والا سیدھے راستے سے چُوک جاتا ہے۔

⇦ کبھی دوا بیماری ہو جاتی اور کبھی بیماری ہی شفا بن جاتی ہے۔

⇦ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تو ایک چیز خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اور وہ نہیں ملتی اور اس سے اچھی عطا فرما دیتا ہے۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پانی سے سیر ہونے سے پہلے اچھو آجاتا ہے۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ صواب اور یقین کے ذریعے ظن کیا جاتا ہے۔

⇦ کبھی تحصیل مطلب اور روزی کمانا دشوار ہو جاتا ہے۔

⇦ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عاجز شخص اپنے مطلب کو پالیتا ہے اور گاہے فصیح وبلیغ

شخص اپنی دلیل پیش کرنے سے گناہ گار ہو جاتا ہے۔

⇦ **کبھی** ایسا ہوتا ہے کہ عقل مند آدمی راہ راست سے اندھا ہو جاتا ہے اور گا ہے فصیح شخص کو جواب نہیں بن آتا۔

⇦ **کبھی** معاملات پیچیدہ اور مشکل ہو جاتے ہیں اور کبھی خوشی قابل نفرت اور خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ **کبھی** تجھ کو تیرا اپنا پانی ہلاک کرتا اور گا ہے تو اپنی جان پر اپنے ہاتھ سے مصیبت ڈالتا ہے۔

باب نمبر 29

- حضرت امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس شخص کی طرف تیرا راغب ہونا جو تیری رغبت نہیں رکھتا سراسر ذلت اور رسوائی ہے۔ اور محال چیزوں کی خواہش کرنا بالکل جہالت اور نادانی ہے۔
- خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کا ٹھکانا دوزخ۔ ظالم کا انجام ہلاکت اور خدا تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار بندوں کا مقام جنت ہے۔
- جلد باز آدمی منہ کے بل گرنے کے قریب۔ اور جھگڑالو مصیبت میں پھنسنے کو تیار ہے۔
- خواہش نفس کو روکنا درحقیقت اسکی خواہشوں کو اچھی طرح پورا کرنا ہے اور اسکی خواہش کو پورا کرنا گویا اس کو مصیبت میں ڈالنا ہے۔
- ظالم کو اس کا ظلم منہ کے بل گراتا اور سخت مزاج کو لوگوں سے مطلب نکالنا دشوار ہو جاتا ہے۔
- نفس کو اسکی خواہشوں سے روکنا جہاد اکبر ہے۔
- جہاں سے پتھر تیرے سر پر آئے اس کو وہیں لوٹا دے کیونکہ شر کا دفعیہ شر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
- نفس کو اسکی خواہش سے روکنا نہایت مفید جہاد ہے اور حرص کو روکنا لالچ اور طمع کو جڑ سے کاٹتا ہے اور غصے کو بردباری سے فرو کرنا علم کا ثمرہ ہے۔

⇦ ہر دن کی شام حسنِ اخلاق میں تمام کرو۔ اور جو لوگ غافل سوئے پڑے ہیں۔ صبح سویرے ان کی حاجت روائی کا انتظام کرو۔

⇦ نفس کو دنیا کی زیب و زینت سے روکنا عقلمندی کا ثمرہ اور اس کی خواہشوں کے مکروفریب سے بچانا بزرگی کا نتیجہ ہے۔ کام کرنے سے پہلے سوچ لیا کرتا کہ غلطی سے بچار ہے۔

⇦ خواہش نفس کو روکنا عقلمندوں کی خصلت اور شہوت اور غضب کو مٹانا بڑے بڑے بزرگ لوگوں کا جہاد ہے۔

⇦ جلدی میں جو غصہ آئے اس کو بردباری سے مٹاؤ اور اپنی جہالت و نادانی کو علم سے چھپاؤ۔

⇦ جوش شہوت کے وقت نفس کو اس سے دور اور شبے کی باتوں میں اس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر قائم رکھ۔

⇦ نفس کو اس کی خواہشوں سے روکنا اور اس سے لڑائی اور مقابلہ کرنا آخرت کے درجے بلند کرتا اور نیکیاں بڑھاتا ہے۔

⇦ عیب جُو کو راضی کرنا دشوار اور گویا کہ خارج از امکان ہے اور خدائے پاک کو راضی کرنا نہایت سہل اور آسان ہے۔

⇦ خدائے پاک کی رضامندی اسکی اطاعت سے وابستہ اور اس کی فرمانبرداری پر موقوف ہے۔

⇦ تیری روزی تجھے ہر وقت تلاش کرتی رہتی ہے۔ پس تو اسکی تلاش کی رنج اور زحمت مت اٹھا۔

⇦ اپنے آپ سے خوش ہونا کم عقلی اور بے وقوفی کی نشانی ہے۔

⇦ دنیا پر خوش ہونا نہایت بری رائے اور بدبختی کی علامت ہے۔

⇦ جو شخص اپنی تکلیف دوسرے پر ظاہر کرتا ہے وہ اپنی ذلت ورسوائی پر راضی ہو
ہے۔

⇦ کمزوروں پر رحم کرنا خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کا باعث ہے۔

⇦ جو شخص کمینے لوگوں سے روزی طلب کرتا ہے وہ اپنی محرومی پر راضی ہوتا ہے۔
میرے نزدیک بوڑھے کی رائے جوان کی قوت اور زور سے زیادہ اچھی ہے۔

⇦ خطروں میں پڑنے سے مال حاصل ہوتا۔ اور طمع اور لالچ آدمی کی گردن کٹو
دیتا ہے۔

⇦ عقلمند حکمت حاصل کرنے کی خواہش کرتا اور جاہل حماقت کی باتوں میں اپنی
قوت اور ہمت دکھلاتا ہے۔

⇦ ہلاک کرنے والی چیز کے پیچھے پڑنا حماقت کا نشان ہے۔

⇦ آدمی کی رائے اس کی عقل کا ترازو ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی کی روزی اس کی موت کی طرح مقرر ہو چکی ہے۔

⇦ عقلمند کی رائے نجات بخشتی اور جاہل کی رائے ہلاک کرتی ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی کی رائے اس کے تجربے کے مطابق ہوا کرتی اور ہر ایک شخص کو
روزی اس کی نیت کے موافق ملتی ہے۔

⇦ دوبارہ نیکی کرنا پہلی دفعہ نیکی کرنے سے کئی درجے زیادہ اچھا ہے۔

⇦ نرمی طبع اور سخاوت آدمی کو دشمنوں کے دلوں میں محبوب بنا دیتی ہے۔

⇦ ایسے شخص پر رحم کرنا جو خلق خدا پر رحم نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی رحمت کو روکتا۔ اور اس
شخص پر مہربانی کرنا جسے مخلوق الٰہی پر مہربانی نہیں امت کو ہلاک کرتا ہے۔

⇦ آدمی کا قاصد اس کی عقل کا ترجمان ہے اور اس کا خط اس کے کلام سے زیادہ
موثر اور خوش بیان ہے۔

⇦ ٹھہرو ابھی غفلت کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ اور کوچ کا وقت بالکل سر پر آ گیا ہے۔ جو شخص اعمال صالحہ میں جلدی کرے گا۔ امید ہے کہ وہ پہلے لوگوں کے ساتھ مل جائے گا۔

⇦ خدائے پاک کے تمام پیغمبر (علیہم الصلواۃ والسلام) اس کے ترجمان اور خالق اور مخلوق کے درمیان سفیر اور پیام رساں ہیں۔ عالم ربانی کا مرتبہ نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔

⇦ انجام کام کی سوچ بچار کر لیا کرتا کہ ہلاکت سے بچار ہے۔

⇦ تیرا قاصد تیری عقل کا ترجمان اور لوگوں کی زیادتی کو برداشت کرنا تیری بردباری کا نشان ہے۔

⇦ تیرا قاصد تیری بزرگی کا ترازو اور تیرا قلم تیری بان کے بیان کرنے میں سب سے زیادہ موثر ہے۔

⇦ زندگانی کا لطف اور مزہ امن اور بے فکری سے حاصل ہوتا ہے۔

⇦ آدمی کی عقل کی سنجیدگی کا امتحان خوشی اور غم کے وقت معلوم ہوسکتا ہے۔

⇦ جب آدمی اپنے نفس سے خوش ہوتا ہے۔ تو پروردگار اس سے ناخوش ہوتا ہے۔

⇦ آدمی کا اپنے آپ پر خوش ہونا اس کی کم عقلی کی دلیل ہے۔

⇦ کام کرنے سے پہلے سوچ لیا کرتا کہ تمہارے میں کوئی شخص عیب نہ نکالے۔

⇦ آہستگی کے ساتھ کام کرنے والے کی سوچ جلد باز کی جلد بازی سے کئی درجے بہتر ہے۔

باب نمبر 30

⇦ جناب امیر المومنینؓ کا ارشاد ہے کہ حلم کی زکوٰۃ اس کو پھیلانا اور عزت وجا
کی زکوٰۃ تواضع اور اسے خرچ کرنا ہے۔

⇦ حلم کی زکوٰۃ لوگوں کے زوروزیادتی اوران کے بوجھ کا اٹھانا ہے اور مال کی
زکوٰۃ لوگوں کی امداد اوران کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

⇦ قدرت کی زکوٰۃ انصاف اور جمال کی زکوٰۃ عفاف ہے۔

⇦ کامیابی اور فتح مندی کی زکوٰۃ احسان ہے۔

⇦ زبان کی لغزش اور غلطی نیزہ لگنے سے زیادہ تکلیف رسان ہے۔

⇦ بدن کی زکوٰۃ جہاد اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔

⇦ دولت مندی کی زکوٰۃ پڑوسیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔ تندرستی کی زکوٰۃ
خداتعالیٰ کی اطاعت میں کوشش کرنا اور شجاعت کی زکوٰۃ اسکی راہ میں لڑنا ہے۔

⇦ بادشاہ کی زکوٰۃ محتاجوں کی فریاد رسی کرنا اور نعمتوں کی زکوٰۃ بندگان خدا کے
ساتھ نیکی کرنا ہے۔

⇦ علم کی زکوٰۃ مستحق اور اہل لوگوں کو سکھلانا اور اس پر عمل کرنے میں نفس سے
مشقت اٹھوانا ہے۔

⇦ بات کی نسبت کام کا زیادہ ہونا۔ ایک عمدہ فضیلت اور بات سے کلام کا گھٹیا ہونا
نہایت بری خصلت ہے۔

⇦ طول امل سے عمر کی کوتاہی میں بیشی جان لے اور تندرستی اور گزشتہ روز کے امن وامان پر مغرور نہ ہو کیونکہ عمر کی مدت کم اور جسم کی سلامتی کا واپس آنا محال اور دشوار ہے۔

⇦ مصاحبت کی زینت ایک دوسرے کی بات کو برداشت کرنا اور ریاست کی زینت ماتحتوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

⇦ علم کی زینت حلم اور بردباری اور نعمتوں کی زینت صلہ رحمی اور نیک خصال کی زینت رعایت عہد اور وفاداری ہے۔

⇦ دین کی زینت عقلمندی اور بادشاہ کی زینت انصاف پسندی ہے۔

⇦ ایمان کی زینت تقویٰ اور پرہیز گاری اور عبادت کی زینت خشوع اور ترس گاری ہے۔

⇦ حکمت کی زینت دنیا سے بے رغبت ہونا اور دین کی زینت مصیبت میں صبر کرنا اور تقدیر الٰہی پر راضی رہنا ہے۔

⇦ عالم کے پاؤں کا پھسل جانا جہان کو بگاڑتا اور بیت اللہ شریف کا حج عذاب دوزخ سے نجات دلاتا ہے۔

⇦ عالم کے پاؤں کے پھسلنے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کشتی کا ٹوٹنا کہ وہ خود بھی غرق ہوتی اور اپنے ساتھ اور چیزیں بھی ڈبو دیتی ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اس کے حقوق ادا نہ کرنے اور نیز ان کے شکر میں کوتاہی کرنے سے زائل ہو جاتی ہیں۔

⇦ رائے میں غلطی ہونے سے سلطنت برباد ہو جاتی اور آدمی کی جان پر آفت آجاتی ہے۔

⇦ دنیا کا زہد اور بے رغبتی تجھے نجات بخشتی اور اسکی رغبت تجھے ہلاک کرتی ہے۔

⇦ زبان کی لغزش آدمی کی جان گنوا دیتی اور اسکی غلطی نیزے کے زخم سے زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔

⇦ عقلمند کی لغزش سے ڈرر کھو اور جاہل کی غلطی میں اسے معذور سمجھو۔

⇦ عقلمند کی لغزش نے سخت تکلیف پہنچتی اور عالم کی لغزش بہت بھاری گناہ ہے۔

⇦ عقل کی زیادتی نجات بخشتی اور جہالت کی زیادتی ہلاک کرتی ہے۔

⇦ کمینوں کے ساتھ نیکی کرنے سے دولت اور سلطنت زائل اور برباد ہو جاتی ہے۔

⇦ شکر کی زیادتی اور صلہ رحمی خدا تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ کرتی اور آدمی کی عمر بڑھا دیتی ہے۔

⇦ آدمی دنیائے فانی سے روگردان اور خاطر برداشتہ اسی قدر ہوتا ہے۔ جس قدر اس کو آخرت کا یقین ہو۔

⇦ آخرت کیلئے مومن کا توشہ تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اور دنیا کی زیادتی سے آخرت میں خرابی اور خواری ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے اس کے مطیع اور فرماں بردار بندوں کی زیارت کر اور اس کے پیارے دوستوں سے اس کا راستہ سیکھ۔

⇦ اگر کسی کی ملاقات اور زیارت کرو تو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کرو۔ اگر کسی کی مجلس میں بیٹھو تو اس کی رضامندی کیلئے۔ اگر کسی کو کچھ عطا کرو تو اسکی رضا جوئی کی خاطر اور اگر کسی سے کوئی چیز روک رکھو۔ تو اسی کی خوشی کی بدولت۔ غرض جو کچھ کرو خدا تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کرو۔

⇦ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ تھلگ ہو جاؤ۔ اور اس کے دوستوں سے میل وملاقات رکھو۔

⇦ دنیا کی زینت کے سامان کمزور عقلوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔

⇦ عادل بادشاہ کا زمانہ نہایت اچھا زمانہ اور ظالم حاکم کا زمانہ نہایت برا زمانہ ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین نے ایمان کی صفات کے متعلق فرمایا ہے کہ ایمان آخرت کے امیدواروں کیلئے قرب الٰہی۔ متوکلین کیلئے اعتماد اور بھروسا ہے اور اپنے سب کام خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے والوں کیلئے راحت اور صبر کرنے والوں کیلئے سپر اور ڈھال ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے میں ترقی اور ان کے ساتھ احسان کرنے میں زیادتی کی کوشش کر کیونکہ یہ نہایت دیرپا ذخیرہ ہے۔ اور اس سے آدمی ہمیشہ نیک نام رہتا ہے۔

⇦ ہوشیار کی لغزش نہایت سخت غلطی اور بخل کی علت بہت بری عادت۔ اور شر کی زیادتی کمینگی اور ذلت ہے۔

⇦ دلوں کی زینت اخلاص ایمان اور اسلام کی زینت عمل احسان ہے۔

⇦ باطن کی زینت ظاہر کی زینت سے زیادہ اچھی ہے۔

⇦ پاؤں کے پھسلنے کا علاج آسان اور زبان کے پھسلنے میں ہلاکت جان ہے۔

⇦ زیادت شہوت مروت اور مردانگی کو دھبہ لگاتی ہے۔ اور زیادہ بخل جواں مردی کو بٹہ لگاتی اور بھائی بندی کو بگاڑتی ہے۔

⇦ قبل اس کے کہ تمہارے اعمال کا موازنہ ہو اپنے نفسوں کے اعمال کو خود وزن کرو۔ اور قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے اپنے نفسوں کے ساتھ حساب کرو۔ اور میدان محشر کی روانگی کی تکلیف سے پہلے گلا گھٹنے کی تنگی سے سانس لے لو۔

باب نمبر 31

⇦ محبت کا سبب سخاوت شعاری۔ باہمی الفت کا سبب وفاداری۔ اور دین کی درستی کا سبب پرہیزگاری ہے۔

⇦ یقین کے بگڑنے کا سبب طمع اور ایمان کی درستی کا سبب تقویٰ ہے۔

⇦ فساد عقل کا سبب ہوا اور بدبختی کا سبب محبت دنیا ہے۔

⇦ غضب کا سبب اطاعت غضب اور تزکیہ اخلاص کا سبب حسن ادب ہے۔

⇦ رنج وغم کا سبب حسد اور فتنوں کا سبب کینہ اور بغض ہے۔

⇦ سرداری کا سبب سخاوت اور دشمنی کا سبب زیادہ جھگڑنا اور لجاجت ہے۔

⇦ فتنوں کے برپا ہونے کا سبب لجاج (جھگڑا۔ لڑائی) اور دولت مندی کے دور ہونے کا سبب منع محتاج ہے۔ (محتاج کو نہ دینا)

⇦ عفت کا سبب حیا اور نفس کی درستی کا سبب نفرت دنیا ہے۔

⇦ فقر اور محتاجی کا سبب فضول خرچی ہے اور آپس میں جدائی کا سبب اسراف ہے۔ باہمی اختلاف اور قناعت کا سبب عفاف (سوال سے بچنا) ہے۔

⇦ بدکاری کا سبب تنہائی اور خلوت اور برائی کا سبب غلبہ شہوت ہے۔

⇦ سنجیدگی اور وقار کا سبب بردباری اور حلم اور خوف الٰہی کا سبب علم ہے۔

⇦ سلامتی کا سبب خاموشی اور سکوت اور چیزوں کے ہاتھ سے نکلنے کا سبب موت ہے۔

⇦ اخلاص کا سبب قوت یقین اور پرہیز گاری کا سبب قوت نفس اور پختگی دین ہے۔

⇦ حیرت کا سبب شک اور ہلاکت کا سبب شرک ہے۔

⇦ دین کے فساد کا سبب اتباع ہوا اور عقل کے فساد کا سبب محبت دنیا ہے۔

⇦ زیادت نعمت کا سبب شکر اور زوال نعمت کا سبب ناشکری اور کفر ہے۔

⇦ محبت کا سبب کشادہ روئی ہے۔

⇦ درستی نفس کا سبب پرہیز گاری اور پرہیز گاری کے فساد کا سبب طمع کاری ہے۔

⇦ ہلاکت کا سبب بدتدبیری ہے۔

☆

باب نمبر 32

⇐ حضرت امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ شریفوں کی عادت ہے انعام اور کمینوں کی عادت برا کلام ہے۔

⇐ جہالت کا ہتھیار کم عقلی اور حرص کا اوزار لالچ ہے۔

⇐ بخل کا اوزار حسد اور برائی کا ہتھیار کینہ ہے۔

⇐ شریفوں کی عادت وفائے عہود (عہدوں کا دیوار)۔ کمینوں کی عادت انکار اور جحود۔ (انکار) اور سخیوں کی عادت سخاوت اور جود ہے۔

⇐ مومن کا ہتھیار دعا اور ذکر اور صادق الیقین کا اوزار مصیبت میں صبر اور نعمت میں شکر ہے۔

⇐ آدمی کی سعادت مندی قناعت اور رضا بقضا میں ہے۔

⇐ گناہگار کا ہتھیار استغفار اور ہوشیار کا اوزار اوروں سے مدد لینا ہے۔

⇐ نیکوکاروں کا طریقہ حق کو دل و جان سے ماننا اور تسلیم کرنا اور برگزیدہ لوگوں کا شیوہ نرمی کلام اور اشاعت اسلام ہے۔

⇐ بدخلقی نہایت برا ساتھی اور بدنیتی ایک پوشیدہ بیماری ہے۔

⇐ بدکرداری بداصلی کی دلیل اور نشانی اور دنیا کا غلبہ دراصل ذلت اور اسکی بلندی درحقیقت پستی ہے۔

⇐ بدتدبیری ہلاکت کا سبب اور بے تدبیری احتیاج اور فقر کی کنجی ہے۔

- اپنے محسن کے ساتھ بدظنی کرنا نہایت بُرا گناہ اور سخت قبیح ظلم ہے۔
- ایسے شخص کی نسبت بدظنی رکھنا جو بد دیانت نہ ہو نہایت کمینگی ہے۔
- بدظنی تمام امور کو بگاڑتی اور طرح طرح کے شر اور فتنے ابھارتی ہے۔
- دنیا کا سرور اور خوشی محض دھوکا اور غرور ہے اور اس کے ساز و سامان سب کے سب زوال پذیر اور چکنا چور ہیں۔
- عقلمند کا غلبہ اور قوت اس کی خوبیاں ظاہر اور پیدا کرتا ہے اور بالا ان کا زور و قوت اسکی برائیاں روشن اور ظاہر کرتا ہے۔
- خدا تعالیٰ کے ذکر کو سننے والا ذاکرین میں شامل اور بری بات کو سننے والا گویا کہ اس کا قائل ہے۔
- ایک پل کی ذلت تمام عمر کی عزت کو برباد کر دیتی ہے۔
- ہر حال میں اپنے بھائی کی امداد کر اور جس حالت میں وہ ہو اس میں اس کا ساتھ دے۔
- غیبت کو سننے والا غیبت کرنے والوں میں داخل اور (برے کام پر راضی ہونے والا گویا کہ اس کا فاعل ہے)
- اہل جنت کے سردار سخی اور پرہیزگار ہونگے۔
- تیری موت عنقریب آنے والی ہے۔ پس طلب روزی میں نیک طریق اختیار کر۔ اور جو روزی تیرے مقسوم میں مقدر ہو چکی ہے وہ بہت جلد مل جائیگی۔ پس اس کے حاصل کرنے میں زیادہ کوشش اور اصرار نہ کر۔
- اپنے ایمان کو صدقہ اور خیرات کرنے سے درست کرو۔ اور اپنے نفسوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنے سے ٹھیک کرلو۔
- اپنے بیماروں کا علاج صدقہ اور خیرات سے کر۔

⇦ **اپنے** نفس کی حکمرانی اور سیاست نہایت بہترین سیاست اور علم کی ریاست بزرگ ترین ریاست ہے۔

⇦ **سیاست** دین حسن ورع اور قوت یقین سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **اہل** جنت کے سردار مخلص اور نیکوکار ہونگے۔

⇦ **عدل و انصاف** کے ساتھ سیاست اور حکمرانی تین صفات سے حاصل ہوتی ہے۔(۱) ہوشیاری کے ساتھ نرمی کے ساتھ برتاؤ کرنا (۲) عدل وانصاف میں انتہائی کوشش کرنا اور حقدار کو اس کا پورا حق دلا دینا۔ (۳) لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا اور میانہ روی کے اصول کو ملحوظ رکھنا۔

⇦ **بدخلقی** نزدیکی رشتہ داروں کو وحشی اور بے گانوں کو متنفر کر دیتی ہے۔

⇦ **مومت** کی خوشی پروردگار کی اطاعت اور عبادت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اپنے گناہ اور معصیت اسے رنج وغم سے لاحق ہوتا ہے۔

⇦ **جن** چیزوں کا علم تیرے ذمے ضروری ہے اور انکی نسبت لاعلمی کا عذر قابل پذیرائی نہیں ان کے متعلق حال دریافت کر کے ان کو ضرور حاصل کر۔

⇦ **راستے** میں چلنے سے پہلے اپنے ساتھی اور ہمراہی کا حال دریافت کر۔

⇦ **خداتعالیٰ** سے معافی۔ عافیت وآرام اور حسن توفیق کا سوال کرو۔

⇦ **مکان** بنانے سے پیشتر پڑوسی کا حال معلوم کر۔

⇦ **اہل** جنت کے سردار پرہیزگار۔ اور نیکوکار لوگ ہونگے۔

⇦ **چھ** چیزوں میں آدمی کی عقل کی جانچ ہوسکتی ہے۔(۱) مصاحبت (۲) معاملہ (۳) حکومت (۴) معزولی (۵) دولت مندی (۶) محتاجی اور تنگدستی۔

⇦ **خداتعالیٰ** سے سوال کرو کہ وہ تم کو ہوا پرستی کے داؤں اور دنیا کے فتنوں سے بچائے۔

⇦ دنیا میں لوگوں کے سردار سخی لوگ اور آخرت میں متقی اور پرہیز گار ہونگے۔

⇦ خدا تعالیٰ سے صلح رکھ اور اس کے احکام دل و جان سے مان کہ آخرت میں سلامت رہے اور لوگوں سے صلح رکھ کہ دنیا برباد نہ ہو۔

⇦ لوگوں سے صلح رکھ کہ سلامت رہے اور آخرت کیلئے عمل کر کہ غنیمت ہاتھ آئے۔

⇦ خدا تعالیٰ اور اس کے پیاروں کے حکم کو دل و جان سے تسلیم کرو۔ کہ تسلیم احکام کی بدولت تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

⇦ زندگانی کی سلامتی اور لطف لوگوں کے ساتھ صلح رکھنے پر موقوف ہے۔

⇦ چھ چیزوں سے آدمی کی عقل کا امتحان ہوتا ہے۔ (۱) غصے کے وقت بردباری اختیار کرنا (۲) خوف کے وقت صابر رہنا (۳) رغبت کے وقت میانہ روی اختیار کرنا (۴) ہر حال میں خدا تعالیٰ کا تقویٰ رکھنا (۵) لوگوں سے صلح رکھنا (۶) لوگوں سے لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔

⇦ دین کی سلامتی لوگوں سے علیحدہ رہنے میں اور دین اور دنیا دونوں کی سلامتی لوگوں کے ساتھ صلح رکھنے میں ہے۔

⇦ رات کو جاگنا پرہیز گاروں کی عادت اور خدا تعالیٰ کے عاشقوں کی خصلت ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی یاد میں آنکھ کا بیدار رہنا عارفین کا محبوب اور مقربین کی شیرینی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی عبادت میں رات کو جاگنا اس کے پیارے دوستوں کیلئے موسم بہار اور سعادتمندوں کیلئے گلزار ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی یاد میں آنکھوں کا بیدار رہنا اس کے پیاروں کیلئے غنیمت اور پرہیز گاروں کی خصلت ہے۔

⇦ وہ برائی جس کے کرنے سے تیرے دل کو ملال ہو۔ اس نیکی سے اچھی ہے۔ جس کے کرنے پر تجھے گھمنڈ اور ناز ہو۔

⇦ اگر تو اپنے راز کو پوشیدہ رکھے وہ تیری خوشی کا باعث ہے اور اگر اسے ظاہر کرے تو وہ تیری ہلاکت کا موجب ہے۔

⇦ غیبت سننے والا غیبت کرنے والوں میں شامل ہے اور کان سے سننے کا کچھ نفع نہیں۔ جبکہ انسان کا دل غافل ہے۔

⇦ شرافت کی سیڑھی تواضع اور سخاوت ہے۔

⇦ کوشش اور جلدی کرنے والا نجات پاتا اور طلب گار۔ دھیمی چال والا اکثر امید میں رہتا اور خیالی پلاؤ پکاتا ہے۔

⇦ بدزبانی آدمی کی رونق و عزت اور مروت کو کھو دیتی ہے اور بدکلامی آدمی کی قدر کو گھٹاتی اور بھائی بندی کو بگاڑ دیتی ہے۔

⇦ جب تک زمانے کی سواری تیرے قابو میں رہے تو سہولت کے ساتھ اس سے برتاؤ کر۔ اور ایسی چیز کے پیچھے مت پڑ۔ جسکی امیدوار انتظار اس کی مقدار سے زیادہ ہو۔

⇦ آدمی کی سعادت مندی اس بات میں ہے کہ اپنے دین کو محفوظ رکھے اور بچائے اور آخرت کیلئے کچھ کما لے جائے۔

⇦ بدظنی اپنے مصاحب کو ہلاک کرتی اور جو شخص اس سے دور ہے اسے نجات بخشتی ہے۔

⇦ وہ درندہ جو پھاڑ کھانے والا اور خونخوار ہے۔ اس حاکم سے کئی درجے اچھا ہے جو ظالم اور ستمگار ہے۔

⇦ پڑوسی کی بدخواہی اور نیک لوگوں کے ساتھ برائی کرنا بہت بڑی بدذاتی ہے۔

⇦ **بدخلقی** بہت بری خصلت اور اپنے محسن کے ساتھ برائی کرنا نہایت کمینہ عادت ہے۔

⇦ **ناحق** خون بہانا عذاب کے آنے اور نعمت کے جانے کا باعث ہے۔

⇦ **کچھ** مانگنا ہو تو ایسے شخص سے مانگو جو دیکر بھول جاتا ہے اور کسی کے ساتھ احسان کرنا ہو تو ایسے شخص کے ساتھ کرو۔ جو اس کو یاد کرتا اور دہراتا ہے۔

⇦ **تیرا** راز تیری قید میں ہے۔ پس اگر تو اس کو ظاہر کر دیگا۔ تو سمجھ لے تو اس کا قیدی ہو جائے گا۔

⇦ **چھ چیزیں** ایسی ہیں۔ جن سے آدمی کے اخلاق کی جانچ ہو سکتی ہے۔ (۱) رضا (۲) غضب (۳) امن (۴) خوف (۵) منع (۶) رغبت۔

⇦ **چھ چیزوں** سے آدمی کے دین کا امتحان ہوتا ہے۔ (۱) قوت دین (۲) صدق یقین (۳) تقویٰ کی مضبوطی (۴) خواہش نفس پر غالب آنا (۵) دنیا کی چیزوں کی رغبت کم رکھنا (۶) اسکی طلب میں جائز اور عمدہ طریق اختیار کرنا۔

⇦ **دین** کا کوہان تین چیزیں ہیں۔ (۱) صبر (۲) صدق یقین (۳) نفسانی خواہشوں کے ساتھ مقابلہ۔

⇦ **چھ شخصوں** کے ساتھ جھگڑا کرنا مناسب نہیں۔ (۱) فقیہہ (۲) سردار (۳) کمینہ (۴) بدزبان (۵) عورت (۶) بچہ۔

⇦ **قبل** اس کے کہ میں تمہارے ہاتھوں سے مفقود ہو جاؤں۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ کیونکہ جس طرح تم زمین کے راستے جانتے ہو میں اس سے زیادہ آسمان کی راہیں پہچانتا ہوں۔

⇦ **طاعات** کی بجا آوری میں جلدی کرو۔ اور اعمال صالح کرنے میں سب سے آگے بڑھ جاؤ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو فرائض کے ادا کرنے میں قصور اور کوتاہی نہ

کرو۔

⇦ **قبل** اس کے کہ تم مجھے نہ پاؤ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ خدا تعالیٰ کی قسم کہ قرآن کریم کی ہر ایک آیت کی نسبت مجھے معلوم ہے کہ وہ کس شخص کے حق میں اور کس مقام یعنی پہاڑ یا میدان میں نازل ہوئی۔

⇦ **بیشک** میرے پروردگار نے مجھے سمجھدار دل اور بولنے والی زبان عطا فرمائی ہے۔

⇦ **چھ چیزیں** دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہیں۔ (۱) اخلاص یقین (۲) مسلمانوں کی خیر خواہی (۳) نماز کی حفاظت اور پابندی (۴) مال کی زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ شریف کا حج (۶) دنیا سے بے رغبت ہونا۔

⇦ **بدخلقی** سے آدمی کی زندگانی خراب اور جان کا عذاب ہے۔

⇦ **بدخلقی** نفس کو وحشت میں ڈالتی اور انس اور الفت کو مٹا دیتی ہے۔

⇦ **اپنے** دلوں سے دوستی کا حال پوچھو کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے رشوت نہیں لیتے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کی یاد میں آنکھوں کا بیدار رہنا۔ سعادت مندوں کیلئے غنیمت اور اس کے پیارے بندوں کیلئے خوشی اور راحت ہے۔

⇦ **موت** کے آنے سے پہلے نیک عمل کر لو کیونکہ عنقریب لوگوں کے آس و امید کے رسے ٹوٹ جائینگے اور اچانک موت آ کر دبوچ لے گی۔

⇦ **موت** کے آنے سے پہلے نیک عمل کر لو تا کہ فرصت کے وقت سے فائدہ اٹھا کر سعادت مندی حاصل کرو۔

⇦ **اپنے** افسر کے ساتھ حماقت سے پیش آنا ایسی جہالت ہے جس سے آدمی کی جان ہلاک ہو جاتی ہے۔ اور اپنے ماتحت کے ساتھ سبکی سے برتاؤ کرنا ایسی نادانی

ہے۔ جو آدمی کے اخلاق کو بٹہ لگاتی ہے۔

⇦ اپنے ہمسروں کے ساتھ احمقانہ برتاؤ کرنا دومرغوں کے آپس میں ایک دوسرے کو چونچیں مارنے کے موافق یا دو کتوں کے آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے مطابق ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو اس وقت چھوڑتے ہیں جب دونوں زخمی ہو جاتے یا دونوں فضیحت اٹھاتے ہیں۔ یہ کچھ عقلمندوں کا کام اور بھلے لوگوں کا طریق نہیں۔ ممکن ہے تیرا ہمسر تیرے مقابلے میں بردباری اختیار کرے پس اس صورت میں وہ تجھ سے زیادہ شریف ثابت ہوگا اور تو نہایت ہلکا اور کمینہ پایا جائے گا۔

⇦ جناب امیر المومنینؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیان فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا طریق میانہ روی۔ آپ کے افعال سراپا ہدایت۔ آپ کے اقوال سراسر حکمت۔ آپ کے احکام بالکل انصاف۔ آپ کا کلام نہایت واضح اور صاف اور آپ کی خاموشی نہایت فصیح بیان۔ آپ کا سکوت نہایت بلیغ زبان ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ سے ایمان سلامتی مانگو اور قرآن کریم کے مطابق عمل درآمد کرو۔

⇦ نفس کا دنیا کی طرف مائل ہونا بہت بڑے دھوکے کی بات ہے۔ اور غفلت وغرور کی مستی شراب کی مستی سے زیادہ سخت اور خطرناک ہے۔

⇦ سزا کی سختی اور خرابی دنیا کی فتح مندی اور کامیابی کا نتیجہ ہے۔
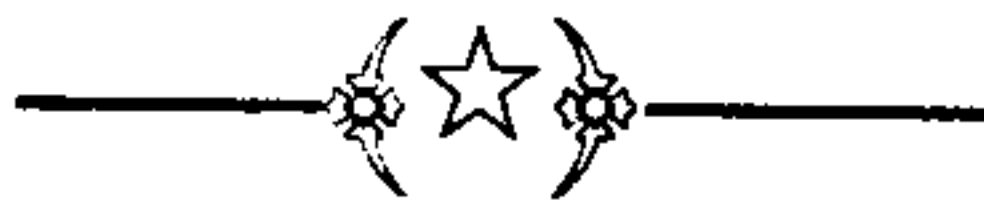
باب نمبر 33

⇦ جناب امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا شکر اسکی ثنا اور تعریف ہے۔ اپنے افسروں کا شکر سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے اور اپنے ہمسروں کا شکر حسن اخوت اور عمدہ طرح بھائی بندی رکھنے سے اور ماتحتوں کا شکر ان کو روپیہ پیسہ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔

⇦ نعمتوں کا شکر خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچاتا اور خداوند کریم کا شکر اس کی نعمتیں جاری کراتا ہے۔

⇦ نعمت کا شکر اسکی زیادتی کا حکم کرتا اور اس کی تجدید کا موجب ہوتا اور نیز اس کا شکر اسے زوال سے محفوظ رکھتا اور اس کے ہمیشہ قائم رہنے کا ضامن ہوتا ہے۔

⇦ مومن کا شکر اس کے عمل سے ظاہر ہوتا۔ اور منافق کا شکر صرف زبان پر رہتا ہے۔

⇦ پہلی نعمت کا شکر آئندہ کوئی نعمت ملنے کا ذریعہ ہے۔

⇦ نعمت کا شکر اس کو بڑھاتا اور زیادہ کرتا ہے۔

⇦ نعمتوں کا شکر ان کی زیادتی کا موجب اور انکی ناشکری ان کے انکار کی نشانی ہے۔

⇦ نعمت کا شکر عذاب الٰہی سے بچاتا ہے۔

⇦ عالم کا شکر اپنے علم پر اس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ وہ اس کے مطابق عمل کرے۔ اور جو لوگ اس کے اہل اور مستحق ہیں ان کو سکھلائے اور پڑھائے۔

⇦ جو شخص تجھ سے راضی ہو اسکی شکرگزاری کرنے سے اسکی رضامندی اور وفاداری زیادہ ہوتی ہے اور جو شخص تجھ سے ناخوش ہو اس کا شکریہ ادا کرنے سے تیری بات اس کے دل میں نیک خیال اور تجھ پر شفقت اور مہربانی پیدا کرتی ہے۔

⇦ جناب امیرالمومنین نے ایک شخص کو اس کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی مبارکباد دی۔ فرمایا کہ تو یہ بچہ عطا فرمانے والے یعنی اپنے پروردگار کا شکرگزار رہ۔ یہ بچہ تیرے حق میں مبارک ہو۔ یہ اپنی جوانی کو پہنچے اور خدا کرے تیرے حق میں نیک ہو۔

⇦ جس نے احسان کرنے والے کی تعریف کی۔ اور نعمت دینے والے کا ذکر خیر کیا۔ اس نے شکر کا حق ادا کر دیا ہے۔

باب نمبر 34

⇦ جناب امیر المومنین فرماتے ہیں کہ سب سے بُرا کام وہ ہے جو گناہوں کو کھینچ لائے اور سب سے بُرا مال وہ ہے جو مذمت حاصل کرائے۔

⇦ سب سے بُری رائے وہ ہے جو شریعت کے خلاف ہو اور سب سے بُرا کام وہ ہے۔ جس سے احسان اور سابقہ نیکی پر ہاتھ صاف ہو۔

⇦ سب سے بُرا شخص وہ ہے جو لوگوں پر ظلم ڈھائے اور بدترین لوگوں میں وہ شخص ہے جو انکے ساتھ دغا کمائے۔

⇦ آدمی کا سب سے برا ساتھی حسد ہے اور دل میں جتنی چیزیں آتی ہیں ان میں سب سے کینہ اور حقد ہے۔

⇦ سب سے بُری مصیبت جہالت اور نادانی ہے۔

⇦ سب سے بُرا بادشاہ وہ ہے جو عدل و انصاف کا خلاف کرے۔

⇦ سب سے بُرا مال وہ ہے جو اپنے مالک کے کام نہ آئے۔

⇦ بدترین مال وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ ہو اور نہ اسکی زکوٰۃ نکالی جائے۔

⇦ سب سے بُرا شہر وہ ہے جس میں امن اور فراخ سالی نہ ہو۔

⇦ سب سے بُرا شخص وہ ہے جو عذر کو قبول اور گناہ کو معاف نہ کرے۔

⇦ سب سے بُری بی بی وہ ہے جو شوہر کے موافق نہ ہو۔ اور سب سے بُرا حاکم وہ ہے جس سے رعایا خائف ہو۔

⇦ بدترین اولاد عاق اور بدترین اخلاق جھوٹ اور نفاق ہے۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو باطل اور بے ہودہ کام سے تجھے خوش کرے اور سب سے بُرا ساتھی جاہل اور نادان ہے۔

⇦ سب سے بُرا مددگار وہ ہے جو برے لوگوں کا معاون اور یار ہو۔ اور سب سے بُرا حاکم وہ ہے جو خواہش کی حکومت میں گرفتار ہو۔

⇦ سب سے بُرا علم وہ ہے جو تجھ کو ہدایت کے راستے سے ہٹائے۔ اور سب سے بُرا عمل وہ ہے۔ جس سے تیری آخرت بگڑ جائے۔

⇦ دل میں جتنی باتیں آتی ہیں سب سے بُری خیانت اور مکاری ہے اور آدمی کا سب سے بُرا مشغلہ فضول کاموں میں پڑنا اور بیکاری ہے۔

⇦ سب سے بُری تعریف وہ ہے جو برے لوگوں کی زبان پر مشہور ہو۔ اور سب سے برا بھائی وہ ہے جو تجھے صلح رکھنے کی طرف محتاج کرے اور اس کے پاس عذر پیش کرنے پر مجبور ہو۔

⇦ وہ شر جس کا ثبات اور قیام نہیں۔ اس خیر سے بہتر ہے جس کا استقرار اور دوام نہیں۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرے۔

⇦ سب سے بُری بات وہ ہے جو باہم متناقض اور مخالف ہو۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو تیرے بُرے دن کا خواستگار ہو۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو نعمت کی شکرگزاری اور عزت وحرمت کی پاس داری نہ کرے۔

⇦ سب سے بُرا دوست وہ ہے جس کیلئے تو تکلف کرے۔

⇦ سب سے بُرا علم وہ ہے جس پر عمل نہ ہو۔ یعنی مدد نہ دینے والا ہو۔

⇦ سب سے بُرا بھائی خاذل اور سب سے بُرا ساتھی جاہل ہے۔

⇦ سب سے بُرا مال وہ ہے جس سے خدا تعالیٰ کا حق نہ نکالا جائے۔ اور سب سے بُرا وطن وہ ہے۔ جس میں رہنے والوں کو امن نہ آئے۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو اپنے بھائیوں کی چغلی کھائے اور ان کا احسان بھول جائے۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو خوشحالی اور نعمت میں میل ملاپ بڑھائے اور سختی اور مصیبت میں جدا ہو جائے۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو تجھے خواہش پرستی پر ابھارے اور دنیائے فانی کی محبت کی طرف پکارے۔

⇦ سب سے بُرا قاضی وہ ہے جو فیصلوں میں ظلم کرے اور حد سے بڑھ جائے۔

⇦ سب سے بُرا حاکم وہ ہے جو اپنی رعیت پر ظلم و ستم کمائے۔

⇦ سب سے بُرا کام وہ ہے جس میں زیادہ شبہ اور شک ہو۔ اور سب سے بُری روایت اور نقل وہ ہے۔ جس میں زیادہ تر جھوٹ اور افک ہو۔

⇦ سب سے بری محتاجی فضول امیدیں باندھنا اور سب سے بُری مصیبت حجت دینا ہے۔

⇦ سب سے بُری محتاجی نفس کی محتاجی اور حرص ہے۔ اور سب سے بُرا کام رضائے نفس ہے۔

⇦ سب سے بُرا ایمان وہ ہے جس میں شک کی مداخلت ہو۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو تیرے ساتھ چشم پوشی سے پیش آئے اور تیرے عیبوں کو چھپائے۔

⇦ سب سے بُری خصلت بڑائی اور تکبر ہے۔

⇦ سب سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو فتنے اور شر کو اٹھائے۔

⇦ سب سے بری خصلت جھوٹ اور کذب اور تضیع عمر کیلئے سب سے بری چیز لہو ولعب ہے۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو دغا بازی کمائے اور چشم پوشی سے پیش آئے۔

⇦ سب سے بُرا عطیہ وہ ہے جس کے پہلے ٹال مٹول اور اس کے پیچھے منت رکھنے کا وبال ہو۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جسکی بھلائی کی امید اور اسکی برائی سے امن نہ ہو۔

⇦ سب سے بُرا بھائی وہ ہے جو خود نیک کام سے ہٹا رہے۔ اور اپنے ساتھ تجھے بھی ہٹائے رکھے۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو امانت کا خیال نہ رکھے اور خیانت سے اجتناب نہ کرے۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو لوگوں کی غلطیاں معاف نہ کرے اور ان کے عیب نہ چھپائے۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے۔ جو مظلوم کے برخلاف ظالم کی امداد کرے۔

⇦ سب سے بُرا اور زیادہ دغا باز بھائی وہ شخص ہے جو تجھے دنیا کے سمیٹنے کی طرف بلائے اور آخرت سے غافل بنائے۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو لوگوں کے عیبوں کا متلاشی اور اپنے عیوبُ سے اندھا ہو۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو پروردگار کی اطاعت میں لوگوں سے ڈرے اور انکی پیروی میں خداتعالیٰ کا خوف نہ کرے۔

⇦ سب سے بُرا وہ شخص ہے جو لوگوں کے حوادث میں گرفتار ہونے کا خواستگار ہو۔

- سب سے بُرا ساتھی وہ ہے جو جلدی بدل جائے اور سب سے برا ہم جولی وہ ہے جو متلون مزاج ہو۔ اور ادھر ادھر پلٹے کھائے۔
- سب سے بُرا دل وہ ہے جو ایمان میں شک لائے اور سب سے برا محسن وہ ہے جو دیکر جتلائے۔
- سب سے بُرا کام ناپسندی قضا اور سب سے برا فتنہ محبت دنیا ہے۔
- سب سے بُرا وہ شخص ہے جو اپنی بدظنی کے باعث کسی پر بھروسہ نہ کرے اور اس کی بدعملی کی وجہ سے لوگوں کو اس پر وثوق نہ ہو۔
- سب سے بُرا وہ شخص ہے کہ اس کے شر کے مارے لوگ اس سے پرہیز کریں۔
- سب سے بُرا وہ شخص ہے جو نیکی کے عوض برائی کرے اور سب سے اچھا وہ ہے جو بدی کے عوض بھلائی کرے۔
- سب سے بُرا وہ شخص ہے جسکی امیدیں لمبی اور عمل بُرے ہوں۔
- عقل کے لئے سب سے بڑی آفت تکبر اور خودی اور نفس کے تمام اخلاق سے زیادہ برا ظلم اور تعدی ہے۔

باب نمبر 35

⇦ **جناب** امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی کام کا پختہ ارادہ کرنے سے پہلے اس کے متعلق دوست احباب سے مشورہ کرنا اور اس کے شروع کرنے سے پہلے اسے خوب سوچ لینا چاہئے۔

⇦ **اپنے** معاملات میں عقلمندوں سے صلاح ومشورہ کیا کرتا کہ غلطی اور ندامت سے محفوظ رہے۔ اور ایسے امور میں ان لوگوں سے مشورہ لیا کر۔ جو خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں تاکہ سیدھی راہ پر چلے۔

⇦ **جس** قدر کسی کے ساتھ حسد زیادہ ہو اسی قدر اس کے ساتھ کینہ اور عداوت بڑھ جاتی ہے۔

⇦ **آدمی** کی شرافت عیبوں سے پاک رہنا اور اس کا جمال اور خوبصورتی مروت اور جواں مردی ہے۔

⇦ **مومن** کی شرافت اس کا ایمان اور اس کی عزت اطاعت خدائے رحمٰن ہے۔

⇦ **مجرم** کا سفارشی عذر پیش کرنے میں عاجزی کرتا ہے۔

⇦ **گناہگار** کا سفارشی اس کا اقرار اور اسکی توبہ اس کا عذر پیش کرنا ہے۔

⇦ **ایک** وہ کام ہے جسکی لذت چلی جاتی ہے اور اس کی سزا ہمیشہ باقی رہتی ہے اور ایک وہ ہے جس کی کلفت دور ہو جاتی ہے اور اس کا ثواب ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ عقلمند کو سوچنا چاہئے کہ ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔

⇦ آدمی کی شجاعت اور بہادری اسکی ہمت کے مطابق اور اس کی غیرت اسکی حمیت کے موافق ہوتی ہے۔

⇦ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی قدر وہی شخص پہچانتا ہے جس سے یہ گم ہو جائیں۔ (۱) جوانی (۲) عافیت۔

⇦ دو چیزیں ایسی ہیں جن کی قدر وہی جانتا ہے جس سے یہ کھو جائیں۔ (۱) قدرت (۲) دولت مندی۔

⇦ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن سے ناک چڑھانا اچھا نہیں۔ (۱) بیماری (۲) بھوکے اور محتاج رشتہ دار۔

⇦ دو چیزیں ایسی ہیں جن کا انجام بخیر نہیں۔ (۱) ظلم (۲) شر۔

⇦ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی انتہا کو پہنچنا دشوار ہے۔ (۱) علم (۲) عقل۔

⇦ دو چیزوں کے ثواب کا وزن نہیں ہو سکتا۔ (۱) معافی (۲) عدل۔

⇦ دو چیزیں دین کا مدار ہیں۔ (۱) صداقت (۲) یقین۔

⇦ دو چیزیں ایسی ہیں جن کے برابر کوئی عمل نہیں ہو سکتا۔ (۱) حسن پرہیز گاری (۲) اہل ایمان کے ساتھ احسان۔

⇦ حرص کی زیادتی لالچ کے غلبے اور دین کے ضعف سے پیدا ہوتی ہے۔ بزدلی کا غلبہ نفس کی عاجزی اور ضعف یقین سے ہوتا ہے۔

⇦ بنی آدم جنت کو چھوڑ کر اور کاموں میں مشغول اور اس سے غافل ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ دوزخ کی آگ اس کے آگے بھڑک رہی ہے۔

⇦ اس شخص کا شغل کیسا اچھا ہے۔ جس کا مقصود یہ ہے کہ خدائے پاک اس سے راضی اور عذاب دوزخ سے اسے خلاصی ہو۔

⇦ عقلمندوں کی خصلت قلت شہوت اور قلت غفلت ہے۔

⇦ پرہیزگاروں کی یہ صفت ہے کہ . . . فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھتے اور سفر آخرت کیلئے توشہ تیار رکھتے ہیں۔

⇦ فتنوں کی موجوں کو بچاؤ کی کشتیوں سے چیر ڈالو یعنی فتنوں سے الگ تھلگ رہو۔

⇦ خدائے پاک نے تمہارے لئے دین اسلام کو مقرر فرمایا ہے اور اس پاک دین کے احکام سہل اور آسان رکھے۔ اور اس کے حامی اور مددگار لوگوں کو اس کے مخالفوں پر مظفر اور منصور فرمایا ہے۔

⇦ **سب** سے بڑا دشمن وہ شخص ہے جو نہایت دور اندیش ہو اور کمال اخفا کے ساتھ داؤں اور فریب کرے۔

⇦ **سچی** محبت کی شرط یہ ہے کہ آدمی فضول تکلف کو بالائے طاق رکھے۔ اور خالص مصاحبت کی شرط یہ ہے کہ آپس میں زیادہ خلاف رائے نہ ہو۔

⇦ **علم** کا عیب بے ہودہ گوئی اور لاف اور سخاوت کا عیب فضول خرچی اور اسراف ہے۔

⇦ **ہماری** جماعت کے لوگوں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے شہد کی مکھیاں۔ اگر اوروں کو معلوم ہو کہ ان کے پیٹ میں کیا نعمت بھری ہے تو ان کو ہڑپ کر جائیں۔

⇦ **ہماری** جماعت کے لوگ نارنگی کی مانند ہیں کہ اسکی بو نہایت لطیف اور پاکیزہ اور اس کا ظاہر اور باطن خوب اور اچھا ہے۔

⇦ **جناب** امیرالمومنین نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا ہے کہ قیامت میں اپنے قاریوں کی سفارش کرے گا اور حق تعالیٰ اس کی سفارش منظور فرمائے گا۔ اور اپنے بارے میں کاہلی کرنے والوں کے حالات بیان کریگا۔ اور بارگاہ خداوندی میں اسکی تصدیق ہوگی۔

⇦ **مخلوق** کا سفارشی حق پر عمل کرنا اور سچائی کو لازم پکڑنا ہے۔

⇦ **اس** شخص کے ساتھ مال میں شراکت رکھو۔ جس کی طرف روزی متوجہ ہے (خدا تعالیٰ نے اسے رزق دیا ہے) کیونکہ وہ مال و دولت کیلئے سزا اور شایان ہے۔

⇦ **داناؤں** اور عقلمندوں کی خصلت یہ ہے۔ کہ وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتے۔ دنیا سے منہ پھیر لیتے اور جنت کے عاشق ہو جاتے ہیں۔
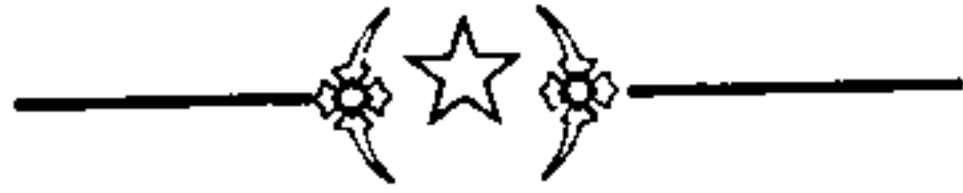
باب نمبر 36

جو باب صاد مہملہ میں داخل اور لفظ صلاح سے شروع ہوتے ہیں

⇦ **جناب** امیر المومنین فرماتے ہیں کہ عمل کی درستی نیت کی درستی اور بدن کی درستی پرہیز اور سستی کو ترک کرنا سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **زندگانی** کی درستی حسن تدبیر سے اور رائے کی درستی خیر خواہی مشیر سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **دین** کی درستی پرہیز گاری سے اور نفس کی درستی ترک طمع اور قناعت شعاری سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **ایمان** کی درستی تقویٰ اور ورع اور اسکی خرابی لالچ اور طمع ہے۔

⇦ **عقل** کی درستی حسن ادب اور تقویٰ کی درستی شبہوں سے بچنا اور کنارہ کشی ہے۔

⇦ **آخرت** کی درستی حسن عمل سے اور عبادت کی درستی توکل سے ہے۔

⇦ **مخلوق** کی درستی عقل سے اور رعیت کی درستی عدل سے ہے۔

⇦ **نفس** کی درستی مجاہدہ ہوا سے اور آخرت کی درستی ترک دنیا سے ہے۔

⇦ **دل** کی درستی صحت بصیرت کی دلیل اور برہان ہے اور ظاہر کی درستی باطن کی درستی کا عنوان ہے۔

⇦ **آدمی** کی درستی زبان کی خوبی اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **دین** کی درستی حسن یقین سے ہے۔

باب نمبر 37

⇦ جناب امیر المومنین فرماتے ہیں کہ دنیا کی صحت سراسر امراض اور اسقام اور اس کی لذت بالکل درد اور آلام ہیں۔

⇦ بدن کی صحت نہایت مبارک حصہ ہے اور دل کی صحت بہترین ذخیرہ ہے۔

⇦ خالص ایمان اور لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا قیامت کے واسطے بہت اچھا سرمایہ ہے۔

⇦ سچی دوستی وفاداری اور عہد کی پاسداری کا نشان اور صحت امانت حسن اعتقاد کا عنوان ہے۔

⇦ رائے کی درستی غلطی سے بچاتی اور کام کی درستی آدمی کا زیب وزینت بڑھاتی ہے۔

⇦ لوگوں کا خیال ہے کہ رائے کی درستی مال ودولت کے حاصل ہونے سے ہاتھ آتی ہے اور اس کے چلے جانے سے چلی جاتی ہے۔

⇦ عورت کی پاکدامنی اس کے شوہر کی خوشی کا باعث اور اس کی خوبصورتی کے باقی رہنے کا موجب ہے۔

⇦ جاہل کا درست کام بھی ایسا ہوتا ہے جیسا کہ عقلمند کی غلطی۔

⇦ اپنے ایمان کو شک سے محفوظ رکھ کیونکہ شک ایمان کو اس طرح بگاڑتا ہے جیسا نمک شہد کو خراب کر ڈالتا ہے۔

⇦ رائے کی درستی غور وفکر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **بدکار** آدمی گویا کہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے۔

⇦ **نیکوکار** آدمی اول تو ٹھوکر نہیں کھاتا اور اگر کہیں ٹھوکر کھائے تو کوئی نہ کوئی سہارا اسے ہاتھ آجاتا ہے۔

⇦ **نیک** لوگوں کی صحبت سے خیر و برکت ہاتھ آتی ہے جیسے کہ ہوا جب خوشبودار چیزوں کے پاس سے گزرتی ہے تو اس میں بھی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ **بادشاہ** کے مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص شیر پر سوار ہو کہ لوگ اس کی حالت پر رشک کرتے ہیں مگر وہ اپنی جگہ کو خوب جانتا ہے (کہ اس میں کیا کچھ خوف وخطرے پیش آتے ہیں)۔

⇦ **مصیبت** پر صبر کرنے سے تکلیف کم ہو جاتی اور ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

⇦ **نادان** کا دوست ہمیشہ تکلیف اور مصیبت میں رہتا ہے۔

⇦ **مالدار** آدمی ہمیشہ رنج اٹھاتا اور جو شخص شر کی وجہ سے غالب آئے وہ آخر مغلوب ہو جاتا ہے۔

⇦ **دین** کی چاردیواری تیری دولت کا قلعہ اور شکر تیری نعمت کا بچاؤ ہے پس جس دولت کا محافظ دین ہو وہ کبھی مغلوب نہیں۔ اور جس نعمت کا بچاؤ شکر ہو وہ کبھی سلب نہیں ہوتی۔

⇦ **بھائیوں** کی مصاحبت نیکی اور احسان کے ساتھ کر اور ان کے گناہوں پر عفو کا پردہ ڈال۔

⇦ **عقلمندوں** کی صحبت اختیار کرتا کہ دین و دنیا کی غنیمت ہاتھ آئے اور دنیا سے اعراض کرتا کہ آفتوں سے نجات پائے۔

⇦ **صلہ رحمی** نعمتیں جاری کراتی اور عذاب کو ہٹاتی ہے۔

⇦ **عقلمندوں** کی صحبت اختیار کر۔ علماء کی مجلس میں بیٹھ اور خواہش نفس کو مغلوب

رکھ تا کہ ملاء اعلیٰ کی رفاقت ہاتھ آئے۔

⇦ داناؤں کی صحبت اختیار کر۔ بردبار لوگوں کی مجلس میں بیٹھ اور دنیا سے اعراض کر تا کہ جنت الماوٰی میں سکونت اور آرام فرمائے۔

⇦ بُروں کی صحبت سے بُرائی پیش آتی ہے جیسا کہ ہوا گندی اور بودار چیزوں کے پاس سے گزرنے سے بدبودار ہو جاتی ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا نعمت کو بڑھاتا اور بلا اور مصیبت کو ہٹاتا ہے۔

⇦ احمق کی صحبت روح کا عذاب اور عقلمند دوست کی مجلس روح کی حیاتی اور اس کے بقا کا اسباب ہے۔

⇦ صلہ رحمی نہایت اچھی خصلت اور نیز وہ آدمی کی ترقی کا باعث اور موجب زیادت نعمت ہے۔

⇦ صلہ رحمی دشمنوں کو تکلیف اور رنج پہنچاتی اور آدمی کو برائی کے مقاموں میں گرنے سے بچاتی ہے۔

⇦ وہ تعلق جو تمہارے اور خدائے پاک کے درمیان ہے اس کو مضبوط رکھو تا کہ سعادت ابدی نصیب ہو۔

⇦ صلہ رحمی مال کو بڑھاتی اور عمر کو زیادہ کرتی اور اسے برکت اور نفع پہنچاتی ہے۔

⇦ پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا گناہوں کو مٹاتا اور ظاہر طور پر کرنا مال کو بڑھاتا ہے۔

⇦ اپنی جلد بازی کے ساتھ آہستگی کو غلبے اور قوت کے ساتھ نرمی کو اور شر کے ساتھ خیر کو ملائے رکھ اور خواہش نفس کے برخلاف عقل کی امداد کر تا کہ عقل مندی پر قابو حاصل ہو۔

⇦ جو سچے واقعات گزر چکے ہیں ان کی تصدیق اور دنیا کے گزشتہ حالات سے

عبرت کا سبق حاصل کر کہ اس کے بعض حالات بعض سے مشابہ اور اس کا آخر اول کے ساتھ لاحق ہے۔

⇦ کھلے طور پر صدقہ دینا موت کی خرابی کو دور کرتا ہے۔

⇦ صلہ رحمی حصول محبت کی موجب اور دشمنوں کی ناخوشی کا باعث ہے۔

⇦ مالی احسان مال کے چلے جانے سے مٹ جاتے ہیں۔

⇦ عقل آدمی کی دولت اور جہالت اسکی دشمن ہے۔

⇦ احمق کا دوست ہمیشہ تکلیف وزحمت میں اور جاہل کا دوست معرض ہلاکت میں ہے۔

⇦ تیرا دوست وہ ہے جو تجھے برے کاموں سے ہٹائے اور تیرا دشمن وہ ہے جو برے کاموں پر اکسائے۔

⇦ دین کی چاردیواری تیری حیاتی کیلئے ڈھال اور سپر اور پرہیز گاری تیری موت کے واسطے سامان سفر ہے۔

⇦ آدمی کی صداقت اس کی مروت کے موافق اور اسکی صیانت اسکی دیانت کے مطابق ہوتی ہے۔

⇦ دنیا دیکر اپنے دین کی حفاظت کر۔ دونوں میں فائدہ اٹھائے گا۔ اور ایسا نہ کر کہ دین دیکر دنیا کو محفوظ رکھے۔ یوں دونوں میں خسارہ پائے گا۔

⇦ لوگوں کی عجیب حالت ہے کہ بدکاری کو اعلیٰ نسب کا نشان سمجھتے اور پاکدامنی کو تعجب کی بات خیال کرتے ہیں گویا کہ اسلام کے لباس کو الٹا کر پہن لیا ہے۔

⇦ دنیا کے ذریعہ دین کو محفوظ رکھ۔ کہ دونوں جہان میں نجات پائے۔ اور دین کے ذریعے دنیا کی حفاظت نہ کرتا کہ ہلاکت کے بھنور میں نہ آئے۔

⇦ وہ تعلق جو تمہارے اور خدائے پاک کے درمیان ہے اس کو مضبوط رکھ تا کہ انجام

بخیر ہو۔

⇦ وہ خاموشی جس کے بعد سلامتی حاصل ہو۔ اس کلام سے اچھی ہے۔ جس کے پیچھے ندامت لاحق ہو۔

⇦ وہ خاموشی جس سے عزت کی خلعت ملے اس بات سے اچھی ہے جس سے ندامت کا بار گلے پڑے۔

⇦ وہ خاموشی جس سے وقار حاصل ہو۔ اس گفتگو سے اچھی ہے۔ جس سے عار لاحق ہو۔

⇦ بروں کی صحبت سے نیک لوگوں کی نسبت بدظنی پیدا ہوتی ہے۔

⇦ وہ خاموشی جس کا انجام قابل مدح وتحسین ہو۔ اس کلام سے اچھی ہے جس کا انجام لائق مذمت اور قابلِ نفرت ہو۔

⇦ صدق اخلاص سے آدمی قربِ الٰہی میں ترقی پاتا اور اس سے ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔

⇦ تیرا اس قدر خاموش رہنا کہ لوگ اپنی خواہش سے تجھے بلائیں۔ تیرے اس بیان سے کئی درجے اچھا ہے۔ جس سے دق ہو کر تجھے چپ کرائیں۔

⇦ ہر ماہ میں ایامِ بیض یعنی ۱۳ یا ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنا درجات کو بلند کرتا اور ثواب کو بڑھاتا ہے۔

⇦ گناہوں کی فکر کرنے سے دل کا روزہ رکھنا (یعنی دل کو ان کے خیال سے روکنا) کھانے کی چیزوں سے پیٹ کا روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔

⇦ نفس کو دنیا کی لذتوں سے روکنا نہایت نافع روزہ ہے۔

⇦ عقلمند کا سینہ اس کے بھید کا صندوق اور تھیلا اور جاہل کی خاموشی اس کے عیبوں کا پردہ ہے۔

⇦ **موت** کی سچائی امیدوں کے جھوٹ کو رسوا کر دیتی ہے۔

⇦ **صلہ رحمی** عمریں زیادہ کرتی اور مال بڑھاتی ہے۔

⇦ **صلہ رحمی** مال کی زیادتی اور اعمال کی مقبولیت کا باعث ہے۔

⇦ **دشمنوں** کے مقابلے کے ارادے پر جمے رہو۔ اس کا انجام یہ ہوگا۔ کہ حق کا ستون تمہیں نظر آ جائے گا۔ تم ان پر غالب ہو جاؤ گے۔ خدائے پاک تمہارا ساتھ کرے گا اور تمہارے اعمال میں سے کوئی چیز ضائع نہ فرمائے گا۔

⇦ **مجاہدہ** نفس کے ذریعے سے شیطان کا مقابلہ کرو۔ اور اس کی مخالفت کرنے سے اس پر غالب آ جاؤ۔ اس طرح کرنے سے تمہارے نفس پاک اور خدا تعالیٰ کے ہاں درجے بلند ہو جائیں گے۔

⇦ **صلہ رحمی** شریفوں کی نہایت اچھی خصلت اور نعمتوں کیلئے عمارت ہے۔

⇦ **صلہ رحمی** جماعت کو بڑھاتی اور سرداری کا موجب ہو جاتی ہے۔

⇦ **جناب** امیر المومنین ؓ سے کسی نے عالم علوی کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ عالم علوی کی چیزیں صورتیں ہیں۔ جو مواد سے خالی اور قوت و استعداد سے خالی ہیں۔ خدائے برتر کی تجلی سے روشن اور اس کے نور سے منور ان کی ذات پر اس کا پرتو ظاہر اور ان کے ذریعے سے اس کے افعال پیدا ہیں۔ خدائے خالق نے انسان کیلئے نفس ناطقہ ایک ایسا جوہر پیدا کیا ہے۔ کہ اگر اس کو علم اور عمل صالح حاصل کر کے پاک کر لے تو عالم علوی کے جواہر عالیہ کے مشابہ ہو جاتا ہے اور جب اس کا مزاج اعتدال پر آ جائے۔ اور اپنے دشمنوں سے الگ ہو جائے تو سات آسمانوں میں ان کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔

⇦ **مصائب** کے جھیلنے پر صبر کرنے سے فرصت حاصل ہونے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ دو صفتیں ایسی ہیں کہ خدائے پاک ان کے بغیر اعمال قبول نہیں فرماتا۔ (۱) تقویٰ (۲) اخلاص۔

⇦ بدن کا روزہ ارادے اور اختیار کے ساتھ عذاب کے خوف اور ثواب کی امید پر کھانے پینے کی چیزوں سے باز رہنے کا نام ہے۔

⇦ نفس کا روزہ یہ ہے کہ حواس خمسہ کو تمام گناہوں سے باز رکھا جائے۔ اور دل کو ہر ایک طرح کے شر سے خالی رکھا جائے۔

⇦ دل کا روزہ یہ ہے کہ اس کو شر کے تمام اسباب سے روک دیا جائے۔

⇦ دل کا روزہ زبان کے روزے سے اچھا اور زبان کا روزہ پیٹ کے روزے سے بہتر اور اولیٰ ہے۔

⇦ اپنے نفسوں کو طاعات کے بجالانے پر لگائے رکھو۔ اور ان کو گناہوں کے میل سے بچائے رکھو تاکہ ایمان کی لذت پاؤ۔

باب نمبر 38

⇦ **جناب** امیر المومنین فرماتے ہیں کہ حالات اور ضرورتیں مردوں کو ذلیل وخوار اور خطروں کی کشتی پر سوار کر دیتی ہیں۔

⇦ **فقر** اور محتاجی کی ضرورت آدمی کو مکروہ اور ناجائز کام پر مجبور کرتی ہے۔

⇦ **غضب** اور غصے کا مقابلہ تحمل اور بردباری سے کرو تا کہ تمہارے ہر ایک کام کا انجام قابل تعریف ہو۔

⇦ **کلمہ** حکمت عقلمند کی گم شدہ چیز ہے۔ پس جہاں کہیں ہو وہ اس کے لائق اور سزاوار ہے اور کلمہ حکمت حکیم کی مفقود چیز ہے پس جہاں کہیں ہو وہ اس کا طالب گار ہے۔

⇦ **معدوم** اور موہوم اشیاء جاہل کی مفقود چیزیں ہیں۔ (وہ ہر وقت ایسی چیزوں کی فکر اور تلاش میں رہتا ہے)۔

⇦ **شہوت** کی آگ محبت کے زوال کا باعث ہے۔

⇦ **راہنما** کی گمراہی راستے پوچھنے والے کی ہلاکت ہے۔

⇦ **فضول** چیزوں کی طلب میں عقلیں ضائع اور برباد ہو جاتی ہیں۔

⇦ **رائے** کی غلطی سے تمام کام بگڑ جاتے ہیں۔

⇦ **عقل** کی خرابی راہ راست سے ہٹاتی اور آخرت کو بگاڑ دیتی ہے۔

⇦ **فقر** کا نقصان اور ضرر دولت مندی کے اثر سے اچھا ہے۔

⇦ **فضول** امیدوں اور آرزوؤں میں عمریں ضائع اور برباد ہو جاتی ہیں۔

⇦ **جو شخص** خدا تعالیٰ کی ہدایت کے سوا کسی اور طریق سے ہدایت طلب کرے وہ گمراہ اور اس کی طلب بے بنیاد ہے۔

⇦ **جس شخص** کا خدا تعالیٰ کی طلب کے سوا کوئی اور مقصد ہو وہ ضائع اور برباد ہے۔

⇦ **مثالیں** اور کہاوتیں داناؤں اور عقلمندوں کیلئے بیان کی جاتی ہیں۔

⇦ **غضب** کی آگ کو بھڑک اٹھنا چاہ ہلاکت میں گراتا ہے۔

⇦ **نفس** کی ہلاکت اسباب شہوت اور غضب کی اطاعت میں ہے۔

⇦ **بے قراری** کا مقابلہ صبر سے۔ بدی کا مقابلہ نیکی سے۔ شہوت کا مقابلہ اس کو جڑ سے اکھیڑ ڈالنے سے۔ طمع کا مقابلہ پرہیز گاری سے۔ شر کا مقابلہ عفت سے۔ قوت کا مقابلہ نرمی سے۔ حرص کا مقابلہ قناعت سے کرو۔

⇦ **تکبر** کا مقابلہ تواضع سے۔ ظلم کا مقابلہ عدل سے کر۔

⇦ **ہوائے نفسانی** کا مقابلہ عقل سے۔ کفر کا مقابلہ ایمان سے۔ برائی کا مقابلہ احسان سے۔ غفلت کا مقابلہ بیداری سے کرو۔

⇦ **غباوت** (کند ذہنی) کا مقابلہ تیز فہمی اور ہوشیاری سے۔ لیت ولعل (ٹال مٹال) کا مقابلہ عزم بالجزم سے اور کوتاہی کا مقابلہ خرم (ہوشیاری) سے کرو۔

⇦ **زبان** بند رکھنے سے تمام کام اپنے قابو میں رہتے ہیں اور اس کے کھولنے سے آدمی ہلاکت میں پڑتا ہے۔

⇦ **جو شخص** اپنے نفس کو لذت سے روک رکھے وہ اس کا مالک اور جو اسے بے مہار چھوڑ دے وہ ہالک (ہلاکت میں پڑنے والا) ہے۔

⇦ **غضب** کے وقت نفس کو ضبط رکھنا ہلاکت سے بچاتا ہے۔

⇦ **خوف** اور ڈر کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا نہایت اچھا ادب ہے۔

⇦ **اپنے** دین کی حفاظت کیلئے تلواریں چلاؤ۔تلواروں کو نیزوں سے ملاؤ۔اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔خدا نے چاہا تو کامیاب اور منصور رہو گے۔

⇦ **خواہش** نفسانی سے اس طرح مقابلہ کر جس طرح ایک ضد دوسری ضد سے مقابلہ کرتی ہے۔اور اس کے ساتھ اس طرح لڑائی کرو۔جس طرح ایک دشمن دوسرے دشمن سے لڑتا ہے۔

⇦ **عقل** گمراہی نہایت سخت گمراہی اور جہالت کی ذلت بڑی ذلت ہے۔(جناب امیر المومنین ؓ کا فرمان صحیح اور بجا ہے)

باب نمبر 39

- جناب امیر المومنین ؓ فرماتے ہیں کہ نہایت خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا سب باتوں سے خاموش ہے۔
- نہایت خوشی ہے ان لوگوں کیلئے جنکے دل خدا تعالیٰ کی محبت سے چور ہیں۔ نہایت خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنے رب کی طرف دھیان رکھے اور اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے۔
- نہایت خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنے پروردگار کی اطاعت کی حفاظت کرے۔
- خوشی ہے اس شخص کیلئے جس کا سینہ کینے سے خالی اور اس کا دل کھوٹ سے پاک ہو۔ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنے دل کو تقویٰ کا لباس پہنائے۔
- خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنے دل کو فکر کے ساتھ اور زبان کو ذکر کے ساتھ مشغول رکھے۔
- خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنے نفس پر اپنے پروردگار کا خوف لازم بنائے اور پوشیدہ اور ظاہر اسکی اطاعت بجالائے۔ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو ایسے ناصح کی اطاعت کرے جو اسے راہ حق بتلائے اور اس گمراہ سے الگ رہو جو اسے چاہ ہلاکت میں گرائے۔
- خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنی تمام ہمت اپنے ضروری کاموں میں لگائے اور

اپنی تمام کوشش اس چیز میں صرف کرے۔ جو اسے نجات دلائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جسے اطاعت الٰہی کی توفیق نصیب ہو۔ اور وہ اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کرے۔

⇦ **خوشی** ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنی غلطی پر نادم اور پشمان ہوتے اور اپنی لغزش اور کوتاہی کا تدارک کرتے ہیں۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو اپنی امیدوں کو چھوٹا کرے اور فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو نیک کام کرنے میں اپنی موت سے پیشدستی کرے اور سبقت لے جائے اور آخرت کیلئے خالص عمل کمائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو اپنے نفس کی فکر میں مشغول اور لوگوں کے عیبوں سے غافل رہے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو سانس کی تنگی اور قبر کی بوسیدگی اور کہنگی سے پہلے اپنی جان کے چھڑانے کیلئے کوشش کرے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو اپنے نفس پر غالب ہو۔ اور نفس اس پر غالب نہ آئے اور اپنی خواہش نفس کو قابو میں رکھے اور خواہش نفس اس پر قابو نہ پائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو اپنے غصے کو قابو میں رکھے اور اسے شتر بے مہار نہ بنائے اور اپنے نفس کا حکم نہ مانے اور وہ اسے چاہ ہلاکت میں نہ گرائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جس نے آخرت کو یاد رکھا اور اس کے لئے بہت سا توشہ تیار کرلیا ہے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو بندوں کے ساتھ احسان کمائے اور آخرت کے لئے سامان بنائے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو قناعت کی چادر پہن لے اور فضول خرچی سے پرہیز کرے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو عفاف کے زیور سے آراستہ اور قدر کفایت پر راضی ہو۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنی امیدوں کو جھوٹا سمجھے اور اپنی آخرت کی آبادی کیلئے اپنی دُنیا کو ویران کردے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو تقویٰ اور پرہیز گاری کی قابل تعریف صفت کی اطاعت اور ہوا پرستی کی مذموم خصلت کی نافرمانی کرے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو ہدایت کے دروازے بند ہونے سے پہلے ہدایت کو پائے۔ اور خوشی ہے۔ اس شخص کیلئے جو اعمال صالحہ کے اسباب منقطع ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کمائے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنی مددگار کی مدد حمایت اور اپنے ہادی کی ہدایت سے استقامت کے راستے پر چلے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس کا اندرونِ پاک اور ظاہر اچھا ہو۔ اور لوگوں سے اپنے شر کو دور رکھے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس کا علم۔ عمل۔ دوستی۔ دشمنی۔ لین۔ دین۔ کلام اور خاموشی سب کچھ خالص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ہو۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جسے اطاعت الٰہی کی توفیق نصیب ہو۔ اس کے اخلاق اچھے ہوں اور اپنی آخرت کے کام کو سنبھال رکھے۔

⇦ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اپنے نفس میں ذلیل۔ اطاعت الٰہی کی بدولت عزیز اور قناعت کے طفیل غنی ہو۔ خوشی ہے اس شخص کیلئے جو صبر کو اپنی نجات کی سواری

اور تقویٰ اور پرہیز گاری کو وفات کیلئے سامان تیاری بنائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جس کے قلب پر یقین کی روشنی پڑے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو دین کے طریقے کے مطابق عمل کرے اور انبیا علیہم السلام کے نشان پر چلے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جس نے آخرت کیلئے خالص کام کئے اور نیک عمل کمائے۔ اور وہاں کے واسطے ذخیرہ حاصل کیا اور ناجائز کاموں سے بچا رہا۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جس نے اپنی نفسانی خواہشوں کی تکلیف کو جھیلا۔ اپنی امیدوں کو جھوٹا سمجھا۔ اپنی کوشش کے تیر کو ٹھیک نشانے پر لگایا۔ اپنے اعمال کا بدلہ پایا۔

⇦ **خوشی** اس شخص کیلئے جو شریعت کے روشن طریق پر چلا۔ اس کھلے شاہراہ کو نہ چھوڑا۔ اور آخرت کا عاشق ہو گیا اور دنیا سے منہ پھیر لیا۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو غرور و تکبر کی مہلت اور قاتل بیماری سے ہلاک نہ ہو۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جس پر مشتبہ کام مخفی اور پوشیدہ نہ ہوں۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو نیک کام کرنے میں موت سے پیشدستی کرے۔ فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھے اور اعمال صالحہ کا توشہ تیار کرے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو خوف الٰہی کا لباس پہن لے۔ دنیا کی امیدوں کو جھوٹا سمجھے اور غلطیوں سے بچا رہے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو عذاب الٰہی کا خوف کھائے۔ روز حساب کے لئے نیک عمل کمائے عفاف کا ساتھ کرے اور قدر کفایت پر قانع اور خدائے پاک پر راضی ہو۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو اپنے نفس کی فکر میں مشغول اور لوگوں کے عیبوں سے

غافل ہو۔ اوران کو اس کی طرف سے ہر طرح کی بے فکری اور آرام حاصل ہو۔
اوراس کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت پر کاربند اور عامل ہو۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو خدا تعالیٰ کے عذاب کا خوف کھائے اور پھر صدق دل سے ایمان لائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس شخص کیلئے جو آخرت کو یاد کرے اور اس کے واسطے نیک عمل کمائے۔

⇦ **خوشی** ہے اس جان کیلئے جس نے اپنے پروردگار کے فرائض کو ادا کیا اور خوشی ہے اس آنکھ کیلئے جس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی نیند کو چھوڑ دیا۔

باب نمبر 40

- جناب امیر المومنینؑ فرماتے ہیں۔خواہش نفسانی کی اطاعت عقل و بگاڑتی اور عورتوں کی اطاعت نہایت جہالت ہے۔
- شہوت کی اطاعت دین کو بگاڑتی اور حرص کی اطاعت صدق یقین کو برباد کرتی ہے۔
- طول امل کی اطاعت سے اعمال صالحہ کا فساد اور نقصان ہے اور نادان کی اطاعت جہالت کا نشان ہے۔
- دنیا کا طلاق جنت کا مہر اور دنیا کی طلب تمام فتنوں کا سر ہے۔
- عمل کے بغیر جنت کی طلب حماقت اور استحقاق کے سوا تعریف کی طلب نادانی اور جہالت ہے۔
- کمینوں سے بھائی طلب کرنے والا محروم اور دین کے عوض دنیا طلب کرنے والا معذب اور مذموم ہے۔
- دنیا اور آخرت دونوں کے حاصل ہونے کی ہوس نفس کا دھوکا اور بے ہودہ آس اور برائی کے عوض بھلائی طلب کرنے والا مجنون اور مفقود الحواس ہے۔
- کوشش اور عمل کے بغیر مراتب اور درجات عالیہ کی طلب سراسر نادانی اور جاہلوں کی اطاعت اور فضول گوئی جہالت کی نشانی ہے۔
- ہدایت کی اطاعت نجات بخشتی اور ہوائے نفس کی اطاعت ہلاک کرتی ہے۔
- برائیوں کے اسباب کی اطاعت انجام کار کو بگاڑتی ہے۔اور غور و فکر سے

انجام کار کو ہر کوئی سراہتا ہے۔اور جو غلطی ہو اسکی اصلاح ہو جاتی ہے۔

⇦ دنیا کے واقعات کو ایک عرصے تک عبرت کی نگاہ کے ساتھ دیکھنے سے آدمی کو مدد پہنچتی ہے۔اور وہ ہوشیار ہو جاتا ہے۔

⇦ دیر تک صبر کرنا نیکو کاروں کی خصلت ہے۔

⇦ عبادت (یا قیام) اور سجود میں دیر کرنا دوزخ کے عذاب سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔

⇦ ادب کا طلب کرنے والا سونے کے طلب گار سے زیادہ عقلمند اور ہوشیار ہے اور ادب کی طلب شرافت کیلئے زیور اور سنگھار ہے۔

⇦ ہمارا طریقہ میانہ روی اور ہمارا دستور راست روی ہے۔

⇦ خدائے تعالیٰ کی اطاعت کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو اس کیلئے پوری ہمت لگائے اور اس کے واسطے جان توڑ کوشش کرے۔

⇦ بار بار جتلانا احسان اور نیکی کو برباد اور خراب کر دیتا ہے۔

⇦ زبان کا زخم نیزے کے زخم سے زیادہ تکلیف پہنچاتا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت راست روی کی کنجی اور فساد اور خرابی کیلئے درستی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت نجات کیلئے نہایت اعلیٰ ستون اور اس کے واسطے بہت قوی اور مضبوط سامان ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کا طلب گار ہے اس کی نسبت اسکی جتنی امیدیں ہیں سب پوری ہو جائیں گی۔اور دنیا میں بھی جو کچھ اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔مل جائے گا۔

⇦ دنیا کے طلب گار سے آخرت کی نعمتیں فوت ہو جاتی ہیں۔اور موت اچانک آ کر اسے دبا لیتی ہے اور دنیا سے وہی کچھ ملتا ہے جو پہلے مقسوم ہو چکا ہے۔

⇦ اپنے دلوں کو حسد سے پاک رکھو۔کیونکہ یہ ایک ایسا اندرونی غم ہے جو گھن کی

طرح بدن کو اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔

⇦ اپنے دلوں کو بغض اور کینے سے پاک رکھو۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مرض ہے جو وباء کی طرح دور تک پھیل جاتا ہے۔

⇦ **اپنی** جانوں سے خوشدل ہو جاؤ اور موت کی طرف تیزی کے ساتھ چلو۔

⇦ **عورتوں** کی اطاعت بزرگوں کو عیب لگاتی اور عقل مندوں کو چاہ ہلاکت میں گراتی ہے۔

⇦ **اپنے** نفسوں کو شہوتوں کے میل کچیل سے پاک وصاف بناؤ۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے ہاں بلند درجے پاؤ۔

⇦ **اپنے** دلوں کو برائیوں کے میل سے پاک کرو تاکہ تمہاری نیکیاں زیادہ ہوں۔

⇦ **عورتوں** کی اطاعت احمقوں کی خصلت اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی تباہ کاروں کی عادت ہے۔

⇦ **اپنے** غلبے اور قوت کی ہوس کرنا شیطان کا مکر اور فریب ہے۔ اور غضب کی اطاعت سراسر ندامت اور نافرمانی بلا ریب ہے۔

⇦ **شہوت** کی اطاعت ہلاکت اور اسکی نافرمانی قوت وسلطنت ہے۔

⇦ **ظلم** کی اطاعت ہلاکت کا موجب اور سلطنت کے زوال کا باعث ہے۔

⇦ دیر تک غور وفکر کرنا انجام کو سنوارتا اور دیر تک غور وفکر کرنا مشیر کی رائے کا اگا کھاتا ہے۔

⇦ **حق** کے قائم کرنے پر ایک دوسرے سے مدد لینا دیانت اور امانت ہے اور باطل کی مدد کیلئے ایک دوسرے سے مدد چاہنا گناہ اور خیانت ہے۔

⇦ **خندہ پیشانی** سے ملنا لوگوں کو اپنا مال عطا کرنا۔ ان کے ساتھ نیکی کرنا اور تحفہ اور ہدیہ دینا مخلوق کی محبت کا باعث ہے۔

⇦ **جناب** امیر المومنین حضرت رسول خدا ﷺ کی صبغت کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ آپ وہ حاذق طبیب اور کامل حکیم ہیں کہ آپ کی مرہمیں اور دوائیں حکمی اور بینظیر ہیں۔ آپ کے علاج کے آلات ایسے گرم اور تیز کہ گویا تیر تقدیر ہیں۔ آپ اپنے کامل نسخوں کو وہاں استعمال فرماتے ہیں جہاں کہیں حاجت محسوس ہو یعنی جن لوگوں کے دل اندھے۔ کان بہرے۔ زبانیں گنگ ہوں۔ آپ ان کو اپنے زیر علاج لاتے ہیں۔ آپ اپنی دوائیں غفلت اور حیرت کے امراض پر استعمال فرماتے ہیں۔

⇦ **کسی** شخص نے جناب امیر المومنین سے تقدیر کا مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ یہ مسئلہ ایک تاریک راستہ ہے تم اس پر نہ چلو اور ایک گہرا دریا ہے اس میں نہ گھسو۔ یہ ایک خدائے پاک کا بھید ہے تم اس کے سمجھنے کے پیچھے نہ پڑو۔

⇦ **خوشی** ہے ان لوگوں کے لئے جو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طلب گار ہیں۔ ان لوگوں نے زمین کو بستر اور اسکی مٹی کو فرش اس کے پانی کو خوشبوئی سمجھ رکھا ہے اور قرآن کریم کو اندرونی جامہ اور دعا کو بیرونی کپڑا بنایا ہوا ہے اور دنیا کی زندگی کو حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے طریق پر پورا کیا ہے۔

باب نمبر 42

⇦ جناب امیر المومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن کا ظن گویا غیب دانی اور کہانت ہے اور مشورہ دینے والے کا ظلم نہایت ہی سخت ظلم اور بڑی خیانت ہے۔

⇦ آدمی کا ظن اس کی عقل کے انداز سے ہوتا ہے۔

⇦ آدمی کا ظن اسکی عقل کا ترازو اور میزان ہے اور اسکے افعال اسکی اصالت کے گواہ اور نشان ہیں۔

⇦ عقلمند کا ظن جاہل کے یقین سے زیادہ صحیح اور کامل ہے اور حق پر ظلم کرنا نصرت باطل میں داخل ہے۔

⇦ شریف کی کامیابی نجات بخشتی اور کمینے کی فتح مندی بلاک کرتی ہے۔

⇦ شریف کامیاب ہونے پر عفو واحسان کماتے اور کمینے فتح مندی کی صورت میں لوگوں پر ظلم کرتے اور سرکش ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص نیکی کا طلب گار ہو وہ آخر ایک دن اسے پاتا ہے اور جو شر پر غالب آ جائے وہ ضرور فتح مند اور کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے غصے پر غالب آ جائے وہ شیطان پر فتح پاتا اور جو اپنے غصے سے مغلوب ہو شیطان اس پر فتح مند ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی شہوت کا تابع ہو خواہش نفس اس پر فتح مند ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص احسان کر کے جتلائے وہ اپنی مروت پر ظلم کرتا ہے۔

⇦ جس شخص نے دنیا کے زیب و زینت کے سامان سے منہ پھیر لیا وہ دائمی خوشی

کے ساتھ کامیاب ہوا۔

- جس نے اپنی نفسانی خواہشوں کو دبا رکھا وہ جنت الماوے کا مالک اور بارگ الٰہی میں باریاب ہوا۔
- کمزور پر ظلم کرنا نہایت برا ظلم اور صلح کرنے والے پر زیادتی کرنا بہت بڑا جر ہے۔
- احسان کا ظلم یہ ہے کہ آدمی احسان کر کے بار بار اسے جتلائے اور وہ شخص اپ جان پر ظلم کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور شیطان کا مطیع ہو جائے۔
- جو شخص لوگوں سے عطا کو روکتا ہے وہ سخاوت پر ظلم کرتا ہے۔
- قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سائے میں اس شخص کو جگہ ملے گی جو دنیا میں اس مطیع اور فرمانبردار رہا۔
- خدا کے بندوں پر ظلم کرنا آخرت کو بگاڑتا ہے۔
- جو شخص بندگانِ خدا پر ظلم کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی مخالفت کرنے کے ساتھ اس مقابلہ کرتا ہے۔
- آدمی کا دنیا میں ظلم کرنا آخرت کی شقاوت کا نشان ہے۔
- جو شخص نا اہل کے ساتھ نیکی کرتا ہے وہ نیکی پر ظلم کرنے والا اور دشمن احسان ہے۔
- جو شخص دارالبقا (آخرت) کے عوض دارالفنا (دنیا) پر راضی ہو گیا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔
- جس شخص نے دنیا کے زیب و زینت کے سامان سے اعراض کیا اس نے جنت الماویٰ کو پالیا ہے۔
- شریفوں کا سایہ خوشگوار اور بابرکت ہے اور کمینوں کا سایہ منحوس اور ناخوشگوار

ہے۔

⇦ قرآن کریم کا ظاہر نہایت عمدہ۔خوشنما اور اسکا باطن عمیق اور گہرا ہے۔

⇦ اسلام کا ظاہر روشن اور اس کا باطن نہایت خوش کن ہے۔

⇦ لوگوں کے مال و دولت سے اپنے نفس کو روکنا اس کی طرف خیال نہ کرنا۔
موجودہ دولت مندی اور غنا اور اس کو دنیا کی لذتوں سے روکنا زہد قابل ثنا ہے۔

⇦ مومن کی عقلمندی یہ ہے کہ حرام کاموں سے صاف و پاک اور نیک کاموں میں چست و چالاک رہے۔

⇦ جو شخص شریفوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا ہے وہ بہت بڑی غنیمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

⇦ عقلمندوں اور داناؤں کا ظن اکثر صحیح اور درست ہوتا ہے۔

⇦ لوگوں پر ظلم کرنے والا قیامت کے دن اپنے ظلم کی وجہ سے سخت تکلیف میں گرفتار ہوگا۔لڑائی کے صدمے سے خستہ وزار اور عذاب کی سختی سے عاجز اور نزار ہوگا۔

⇦ آدمی کا ظلم اس کو ہلاک کرتا اور منہ کے بل گراتا ہے۔

⇦ مظلوموں کا بدلہ لینے میں اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے۔مگر یاد رہے کہ ان کا بدلہ لئے بغیر ظالموں کو کبھی نہ چھوڑے گا۔

⇦ یتیموں اور بیواؤں پر ظلم کرنے سے طرح طرح کے عذاب نازل اور خدا تعالیٰ کی نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں۔

باب نمبر 42

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اے مومن آخرت کے کاموں کو لازم پکڑ دنیا خود بخود تیرے پاس ذلیل ہو کر آ جائیگی۔

⇦ حکمت کو لازم پکڑ کہ یہ نہایت قیمتی اور بیش قیمت ہے۔

⇦ حیاء کو لازم پکڑ کہ یہ بزرگی کا سرنامہ اور عنوان ہے۔ اور سخاوت کو لازم پکڑ کہ یہ عقل کا ثمرہ (اور نشان) ہے۔

⇦ حلم اور بردباری کو لازم پکڑ کہ یہ علم کا ثمرہ ہے اور باہم مشاورت کو ضروری سمجھ کہ یہ حزم کا نتیجہ ہے۔

⇦ تقویٰ اور پرہیزگاری کو لازم پکڑ کہ یہ انبیاء علیہم السلام کا خلق اور ان کی خصلت ہے۔

⇦ تنگی اور خوشحالی میں رضا بقضا کو ضروری سمجھ۔

⇦ سکون اور وقار کو لازم پکڑ کہ یہ نہایت افضل زینت ہے اور علم کو لازم پکڑ کہ یہ ایک وراثت بیش قیمت ہے۔

⇦ آہستگی اور سوچ بچار سے کام کرنے کو لازم پکڑ کیونکہ ایسے شخص کی رائے اکثر صحیح اور اس کے کام ٹھیک ہوتے ہیں۔

⇦ دعا میں اخلاص کو ضروری سمجھ کیونکہ اس سے دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

⇦ خوش حالی اور تکلیف میں شکر کو لازم پکڑ اور تنگی اور مصیبت میں صبر کو لازم جان۔

⇦ **عقلمندی** کو لازم پکڑ کہ کوئی مال اس سے زیادہ نافع نہیں اور قناعت کو لازم پکڑ کہ فاقہ اور محتاجی کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ دافع نہیں۔

⇦ **ادب** کو لازم پکڑ کہ یہ زینت حسب ہے اور تقویٰ کو لازم پکڑ کہ یہ نہایت شرف نسب ہے۔

⇦ **زہد** کو لازم پکڑ کہ یہ دین کا معین ہے اور عفت کو لازم پکڑ کہ۔ یہ نہایت اچھا ہم نشین ہے۔

⇦ **حسن خلق** کو لازم پکڑ کہ یہ لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کرنے کا ہتھکنڈا ہے۔ اور خندہ پیشانی کو لازم پکڑ کہ یہ دوستی کا پھندا ہے۔

⇦ **تحمل** اور بردباری کو لازم پکڑ کہ یہ پردہ عیوب ہے اور یادالٰہی کو لازم پکڑ کہ یہ نور قلوب ہے۔

⇦ **صداقت** اور سچائی کو لازم پکڑ کہ یہ ایک عمدہ عمارت ہے۔ اور حلم کو لازم پکڑ کہ یہ ایک پسندیدہ عادت ہے۔

⇦ **وفاداری** کو لازم پکڑ کہ یہ ایک عمدہ اور کامل سپر ہے اور اعمال صالحہ کو لازم پکڑ کہ یہ جنت کیلئے زادِ سفر ہے۔

⇦ **پرہیزگاری** کو لازم پکڑ کہ یہ نہایت بہتر صیانت ہے اور امانت داری کو لازم پکڑ کہ یہ نہایت افضل دیانت ہے۔

⇦ **اس** خدائے پاک کی اطاعت کو لازم پکڑ جس کی نسبت تیری لاعلمی کا عذر قابل پذیرائی نہیں اور ان کاموں کی حفاظت کو لازم پکڑ جن کے برباد اور ضائع کرنے کے متعلق تیرا کوئی بہانہ قابل شنوائی نہیں۔

⇦ **احسان** کو لازم پکڑ کہ نہایت عمدہ زراعت اور بہترین بضاعت ہے اور اخلاص کو لازم پکڑ کہ یہ اعمال کی قبولیت کا باعث اور افضل ترین اطاعت ہے۔

⇦ **رفق** اور نرمی کو لازم پکڑ کہ یہ صواب کی کنجی اور عقلمندوں کی خصلت ہے۔

⇦ **عقلمندوں** اور دینداروں کی صحبت کو لازم پکڑ کہ یہ لوگ بہت اچھے ساتھی اور ان کی صحبت نہایت مفید صحبت ہے۔

⇦ **تمام** کاموں میں میانہ روی کو لازم پکڑ کیونکہ جو شخص اس سیدھی سڑک سے ہٹ جائے وہ ظالم ہے اور جو اسے پکڑے رہے۔ وہ عادل کہلاتا ہے۔

⇦ ہر حالت میں خوشی اور تحمل وتانی کی مداومت کو لازم پکڑ۔

⇦ **عفاف** اور قناعت کو لازم پکڑ کیونکہ جو شخص اس اصول پر چلتا ہے۔ اس کے بوجھ ہلکلے اور بے جان ہو جاتے ہیں۔

⇦ **صبر** اور بردباری کو لازم پکڑ۔ کیونکہ جو شخص ان کو لازم پکڑتا ہے اس پر سب مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

⇦ **نیکی** کی توفیق اور ہر ایک ایسے کام کے چھوڑنے میں جو تجھے کسی شبے میں لائے یا کسی گمراہی میں پھنسائے۔ خدائے پاک کی بارگاہ میں فریاد کرنے اور اس کی طرف رغبت کرنے کو لازم پکڑو۔

⇦ **نیک** خصلتوں اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرانے کو لازم پکڑ کیونکہ یہ ہلاکت کی جگہوں سے بچاتی اور لوگوں کی نظروں میں معزز اور بزرگ بناتی ہے۔

⇦ **عفاف** کو لازم پکڑ کیونکہ یہ شریفوں کی نہایت بزرگ خصلت ہے۔

⇦ **فضول خرچی** اور اسراف کے ترک کرنے اور عدل وانصاف کی عادت ڈالنے کو لازم پکڑ۔

⇦ **خدائے** پاک کی اطاعت کو لازم پکڑ کیونکہ اس کی اطاعت سب چیزوں سے زیادہ افضل اور بہتر ہے۔

⇦ **تمام** کاموں میں خدائے پاک کی ذات پر بھروسہ رکھ۔ اس کا بھروسہ تمام آفتوں

کیلئے بچاؤ اور سپر ہے۔

⇦ خاموشی کو لازم پکڑ اس سے سلامتی ساتھ دیتی اور ندامت پاس نہیں بھٹکتی۔

⇦ استقامت کے راستے کو لازم پکڑ کیونکہ آخرت کی عزت حاصل کراتی اور وہاں کی ندامت سے بچاتی ہے۔

⇦ سچے اور خالص بھائیوں کی بھائی کو لازم پکڑ یہ خوشحالی اور نعمت میں زینت اور سختی اور مصیبت میں مددگار ہیں۔

⇦ ظاہر اور پوشیدہ خدا تعالیٰ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کو اور غضب اور خوشی میں حق کی مصاحبت اور اسکی یاری کو لازم پکڑ۔

⇦ دوست اور دشمن کے ساتھ انصاف کرنے کو اور فقر و غنا میں میانہ روی کو لازم پکڑ۔

⇦ لزوم حلال۔ بتر عیال اور ذکر خدا بہر حال ان تینوں کو لازم پکڑ۔

⇦ پرہیز گاری کو لازم پکڑ۔ یہ دین کی معین اور خصلت مخلصین ہے۔

⇦ صبر کو لازم پکڑ۔ یہ حصن حصین اور عبادت اہل یقین ہے

⇦ اپنی آخرت اور معاد کی اصلاح میں کوشش اور اجتہاد کو لازم پکڑ۔

⇦ آخرت کے لئے اچھی طرح سے تیاری اور آمادگی کرنے اور بہت ساز اد راہ بنا لینے کو لازم پکڑ۔

⇦ تقویٰ کو لازم پکڑ کہ یہ بزرگوں کی خصلت ہے۔

⇦ صبر کو لازم پکڑ۔ کیونکہ عقلمند اس پر کار بند ہوتے اور عمل کماتے اور نادان بھی آخر اسی کی طرف رجوع لاتے ہیں۔

⇦ سچائی کو لازم پکڑ کیونکہ جو شخص اپنی باتوں میں سچا پایا جاتا ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہ میں معزز اور جلیل القدر سمجھا جاتا ہے۔

⇦ رفق اور نرمی کو لازم پکڑ کیونکہ جو اپنے کاموں میں نرمی سے برتاؤ کرتا ہے۔اس کے سب کام پورے ہو جاتے ہیں۔

⇦ ایسے شخص کی بھائی بندی کو لازم پکڑ جو تجھے برے کاموں سے ڈرائے اور ان سے ہٹائے۔ بیشک ایسا شخص تیری مدد کرتا اور تجھے سیدھی راہ دکھلاتا ہے۔

⇦ اس شخص کی اطاعت کو لازم پکڑ جو تجھے دین کی باتیں بتلائے بے شک یہ شخص تجھے ہدایت کرتا اور تیری نجات کراتا ہے۔

⇦ پرہیز گاری کو لازم پکڑ اور لالچ کے دھوکے سے پرہیز رکھ۔ کیونکہ یہ ایک ایسی خوراک ہے جس کے کھانے سے تخمہ (بدہضمی) کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ صبر کو لازم پکڑ کیونکہ عقلمند اور ہوشیار لوگ ابتداء سے اس پر کار بند ہو جاتے اور نادان بے قرار کرنیوالے بھی آخر اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

⇦ میانہ روی کو لازم پکڑو کیونکہ حسن عیش کیلئے یہ بہت اچھا مددگار ہے اور کبھی کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ خواہش نفس کو اپنے دین پر ترجیح نہیں دیتا اور اسے مقدم نہیں سمجھتا۔

⇦ یقین کی رفاقت اور شک کے اجتناب کو لازم پکڑ کیونکہ آدمی کے دین کو کوئی چیز ایسا برباد نہیں کرتی جیسا شک اسے تباہ اور برباد کرتا ہے جبکہ یہ یقین پر غالب آجائے۔

⇦ صدقہ وخیرات کو لازم پکڑ تا کہ بخل کی بُری خصلت سے نجات ملے۔

⇦ اپنے مفید کاموں کیلئے کوشش وسعی کرنا لازم پکڑ اور کامیابی کی فکر نہ کر کیونکہ وہ تیرے اختیار میں نہیں۔

⇦ اپنی کامیابی کی صورت کیلئے کوشش وسعی کو لازم پکڑ گو بخت یاور اور مددگار نہ ہوں۔

باب نمبر 43

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مومنو! خدا تعالیٰ کی شریکت کی کھلی سڑک کو لازم پکڑو اور اس پر چلو ورنہ خدا تعالیٰ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری بجائے دوسرے لوگ زمین میں لا کر بسائے گا۔

⇦ نیک کام کرنے کو لازم پکڑو اور ان کے کرنے میں جلدی کرو ورنہ دوسرے ایسے لوگ آئیں گے جو ایسے کاموں کے زیادہ سزاوار اور ان کے اہل ہونگے۔

⇦ آپس میں میل ملاپ اور موافقت رکھنے کو لازم پکڑو اور ایک دوسرے سے علیحدگی اور جدائی سے پرہیز کرو۔

⇦ کھانا کھانے میں میانہ روی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں۔ (۱) اس میں اسراف نہیں ہوتا (۲) بدن کی صحت ٹھیک قائم رہتی ہے (۳) خدا تعالیٰ کی عبادت پر بڑا معین اور مددگار ہے۔

⇦ حق کے موجبات کو لازم پکڑو اور بے ہودہ بکواسوں سے پرہیز کرو۔

⇦ دین تقویٰ اور یقین کو لازم پکڑو کیونکہ یہ نہایت اچھی نیکیاں ہیں اور ان کی بدولت عالی اور بلند درجے حاصل ہوتے ہیں۔

⇦ عفت اور امانت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ تمام پوشیدہ اور ظاہر کاموں سے اچھی اور عمدہ صفات اور نہایت بہتر ذخیرہ ہیں۔

⇦ اس قرآن کو لازم پکڑو۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔ اس کی

محکم آیات پر عمل کرو۔ اوراس کے متشابہ کواس کے جاننے والے کے سپرد کردو۔

قرآن کریم (قیامت کے دن) تمہاری نسبت گواہی دے گا۔ اور یہ نہایت بہتر وسیلہ ہے۔

⇦ **شریف** النفس اور شریف الاصل لوگوں سے اپنی حاجت روائی پورا کرنے کو لازم پکڑو۔ ان کے ہاں سے تمہاری حاجتیں سوائے کسی قسم کے ٹال مٹول اور منت رکھنے کے پوری ہوجائیں گی۔

⇦ **صدق** اخلاص اور حسن یقین کو لازم پکڑو کیونکہ یہ مقربین کی بہترین عبادت ہے۔

⇦ **دوام** شکر اور صبر کو لازم پکڑو کیونکہ یہ نعمت کو بڑھاتے اور محنت کو زائل کردیتے ہیں۔

⇦ **سخاوت** اور حسن خلق کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ رزق بڑھاتے اور محبت پیدا کرتے ہیں۔

⇦ **شریف** النفس اور پاکیزہ اصل والوں سے اپنی حاجت روائی کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ان کے ہاں سے نہایت جلد پوری ہونگی اور تم کو ان سے پورا فائدہ حاصل ہوگا۔

⇦ **یقین** اور تقویٰ کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ دونوں تم کو جنت الماویٰ میں پہنچادینگے۔

⇦ بندوں کے ساتھ احسان کرنے اور ملک میں عدل وانصاف پھیلانے کو لازم پکڑو کہ (قیامت کے دن) گواہوں کے گواہی دینے کے وقت خوف اور خطرے سے مامون ہوجاؤ۔

⇦ **تقویٰ** کو لازم پکڑو کہ یہ بہت اچھا توشہ اور نہایت محفوظ سامان ہے۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ نیکی کرنے کو لازم پکڑو کیونکہ قیامت کے دن کے لئے بہت

اچھا توشہ ہے۔

⇦ **اخلاص** ایمان کو لازم پکڑو کہ یہ جنت کا راستہ اور دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ نیکی کرنے اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک رکھنے کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ عمر کو بڑھاتے اور ملک کو آباد کرتے ہیں۔

⇦ **پیغمبر** خدا ﷺ کی آل کی محبت کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ تم پر لازم اور ضروری اور خداتعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے محبوب ہونے کا وسیلہ ہے۔ کیا تم نے خداوند تعالیٰ کے اس کلام پاک کو کبھی غور سے نہیں پڑھا۔ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (اے پیغمبران سے کہہ دے کہ میں تم سے اس کام (تبلیغ احکام اسلام) پر اپنے رشتہ داروں کی دوستی کے سوا کوئی اور مزدوری نہیں مانگتا)

⇦ اپنے اماموں اور پیشواؤں کی اطاعت کو لازم پکڑو کیونکہ قیادت کے دن وہ تمہارے گواہ اور کل خدا کے ہاں تمہارے سفارشی ہونگے۔

باب نمبر 43

- جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ مصیبت کے انداز پر ثواب ملتا ہے اور تکلیف کے مطابق خدا تعالیٰ کے ہاں سے مدد ہوتی ہے۔
- رائے کے مطابق ارادے کی پختگی۔ ہمت کے انداز پر حمیت اور حمیت کے مقدار پر غیرت ہوا کرتی ہے۔
- مروت کی مقدار پر سخاوت اور شرافت نفس کے انداز سے مروت ہوتی ہے۔
- عقل کی مقدار پر اطاعت۔ عفت کے اندازے سے قناعت اور افلاس اور تنگدستی کے مطابق حرفت اور صنعت ہوتی ہے۔
- عقل کے انداز سے حسن دین اور دین کی مقدار پر قوت یقین ہوا کرتی ہے۔
- نعمتوں کے انداز سے مصیبت اور بلا پیش آتی اور مصیبت کی مقدار پر بدلہ اور جزا ملتی ہے۔
- ہمت کی مقدار پر فکر لاحق ہوتے اور فتنے کے انداز پر غم پیش آتے ہیں۔
- عالم پر یہ ضروری اور لازم ہے کہ جو مسائل اسے معلوم نہ ہوں ان کو دوسرے علماء سے سیکھے اور حاصل کرے اور جو دین کی باتیں اسے معلوم ہیں وہ لوگوں کو سکھلائے۔
- انصاف کے انداز سے دوستی مستحکم اور مضبوط ہوتی اور صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے بھائی بندی رکھنے سے خالص محبت پیدا ہوتی ہے۔

⇦ **قوت دین** کی مقدار پر خلوص نیت ہونا اور نیت کے مطابق خدا تعالیٰ کے ہاں سے عطیہ ملتا ہے۔

⇦ **مشورہ** دینے والے پر صرف یہ فرض ہے کہ رائے دینے میں پوری کوشش کرے اور کامیابی کا وہ کوئی ضامن نہیں۔

⇦ **شک** اور خدا پر بھروسہ نہ کرنے سے حرص اور بخل پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ **عالم** پر یہ ضروری اور لازم ہے کہ پہلے اپنے حاصل کئے ہوئے علم پر عمل کرے اور اس کے بعد غیر معلوم چیزیں سیکھنے کا طلب گار بنے۔

⇦ **متعلم** (طالب العلم) کا فرض ہے کہ علم کی طلب میں اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالے۔ علم کے حاصل کرنے سے کبھی دل میں ملال نہ لائے اور اپنے پڑھے ہوئے کو زیادہ نہ سمجھے۔

⇦ **ایمان** کی بنا صدق اور امانت پر ہے۔

⇦ **امام** پر یہ ضروری ہے کہ اپنے ملک والوں کو ایمان کے احکام اور ان کو حدودِ اسلام سکھلائے۔

باب نمبر 44

- جناب امیرالمومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ کشائش اور خوشی کے تمام راستے بند ہو جانے کے وقت کشائش کی راہیں نظر آنے لگتی ہیں۔ اور مصائب کے انتہا کو پہنچنے کے وقت خوشی اور کشائش کی توقع اور امید ہوتی ہے۔
- زنجیر مصیبت کے حلقوں کے تنگ ہو جانے کے وقت خوشحالی حاصل ہوتی ہے۔
- بزرگ لوگ پہلے صدمے کے وقت صبر اختیار کرتے ہیں۔
- سختیوں اور مصیبتوں کے پے درپے آنے کے وقت انسان کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔
- مصائب کے اترنے کے وقت بھائیوں کی حفاظت اور خبر گیری کا امتحان کیا جاتا اور آزمائش اور تجربے کے وقت آدمی معزز یا مہاں ہوتا ہے۔
- تجربے اور امتحان کے وقت آدمیوں کی عقلیں کھلتی اور موت کے حاضر ہونے کے وقت امیدوں میں ناکامی ظاہر ہوتی ہے۔
- موت کے اچانک آجانے کے وقت دل کی امنگیں اور آرزوئیں خاک میں مل جاتی اور ذلیل وخوار نظر آتی ہیں۔ ضمیر کے صحیح ہونے کے وقت سینے کے کینے دور ہو جاتے اور اخلاص کے موجود ہونے کے وقت بصیرتیں روشن اور پرنور ہو جاتی ہیں۔ سختیوں میں مبتلا ہونے کے وقت لوگوں کی عداوتیں اور کینے ظاہر ہوتے اور نعمتوں کی کثرت کے وقت حاسد لوگ زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

⇦ **قدرت** کے دور ہونے کے وقت صبر کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ متواتر نیکی اور احسان کرنے سے شریف لوگ غلام ہو جاتے ہیں۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ نیکی کرنے اور کمال بردباری ہے۔ اختیار کرنے سے آدمی کی بزرگی ثابت ہوتی ہے اور غلطیوں کی کثرت اور بہت لغزشیں کھانے کے وقت ملامت کرنے والے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ **قیامت** کے خوف اور خطرے دیکھنے کے وقت دنیا کے اندر اعمال صالحہ میں کوتاہی کرنے والوں کی ندامت بڑھ جائیگی۔

⇦ **فی البدیہہ** (فی الفور) بات کہنے سے آدمیوں کی عقل کی جانچ اور آزمائش کی جاتی ہے۔ اور لالچ اور امیدوں کے دھوکا دینے کے وقت نادانوں کی عقلیں دھوکے میں آجاتی ہیں اور مردوں کی عقلوں کا امتحان کیا جاتا ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی بارگاہ میں پیش ہونے کے وقت معلوم ہو جائے گا۔ کہ اہل سعادت کون اور ذلیل وخوار کون ہے۔

⇦ **شہوتوں** اور لذتوں کی موجودگی کے وقت ظاہر ہوتا ہے کہ پرہیزگار کون ہیں۔

⇦ **غصے** اور غضب کے غلبے کے وقت بردباروں کے حلم کا امتحان کیا جاتا اور اپنے نفس پر ایثار کرنے کے وقت شریفوں کا جوہر کھلتا اور ظہور پاتا ہے۔

⇦ **ظاہر** کے فساد کے وقت باطن بگڑ جاتا اور فساد نیت کے وقت برکت دور ہو جاتی ہے۔

باب نمبر 45

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کو صبر جمیل کی عادت ڈال کیونکہ یہ تیری مصیبت کو دور کرتا اور ثواب کو بڑھاتا ہے۔

⇦ اپنے نفس کو یاد الٰہی اور استغفار پر فریفتہ اور عاشق ہونے کا عادی بنا کیونکہ یہ تیرے گناہوں کو مٹائے گا۔ اور ثواب کو بڑھائے گا۔

⇦ اپنی (اپنی زبان کو نرم کلام اور سلام کہنے کی عادت ڈال کہ اس سے تیرے دوست زیادہ اور دشمن کم ہو جائیں گے) زبان کو حسن کلام کا عادی بنا تا کہ ملامت کے تیروں سے بچا رہے۔

⇦ اپنی زبان کو نیک باتیں سننے کی عادت ڈال اور ان باتوں کی طرف کان نہ رکھ جن کے سننے سے تیری اصلاح اور درستی میں ترقی نہ ہو۔ کیونکہ یہ امر دلوں کو زنگ آلود کرتا اور مذمت کا موجب ہوتا ہے۔

⇦ اپنے نفس کو سخاوت اور سوال میں اصرار کرنے سے پرہیز کرنے کا عادی بنا تا کہ تجھے صلاح اور درستی لازم ہو۔

⇦ اپنے نفس کو حسن نیت اور نیک ارادے کا عادی بنا تا کہ تجھے اپنے مطالب میں کامیابی حاصل ہو۔

⇦ احسان کی عادت قوت اور قدرت کا مادہ ہے۔ کمینوں کی عادت ہے کہ بھلائی کے عوض برائی کرتے ہیں۔

⇦ **بیوقوفوں** کی عادت ہے کہ وہ احسان کے مادوں کو قطع کر دیتے ہیں۔

⇦ **شریفوں** کی عادت سخاوت اور جود ہے اور کمینوں کی عادت انکار اور جحود ہے۔

⇦ **شریفوں** کی عادت حسن احسان اور کمینوں کی عادت غیبت اور قباحت زبان ہے۔

⇦ **منافقوں** کی عادت ضعف اور اخلاق کی پستی ہے۔ اور شریروں کی عادت ایذائے رفاق ہے۔

⇦ **کمینوں** اور احمقوں کی عادت ہے کہ وہ شریفوں کو ایذا اور تکلیف پہنچاتے ہیں اور شریروں کی عادت ہے کہ وہ نیک لوگوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔
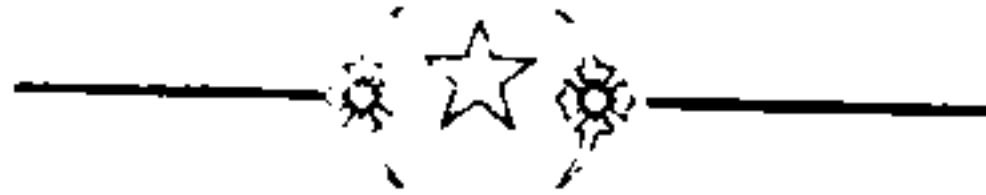
باب نمبر 46

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے۔ جو خدا کی مخلوق کو دیکھتا ہے اور پھر اس کی قدرت میں شک کرتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو موت سے غافل ہے اور موت اسکی طلب میں نہایت تیزی کے ساتھ لگی ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو عالم دنیا کو دیکھتا اور پھر عالم آخرت میں شک کرتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے۔ جو دنیا کو آباد اور آخرت کو برباد کرتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو لوگوں کو مرتے دیکھتا ہے اور پھر موت کو بھول بیٹھا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ ہر دن اسکی عمر گھٹتی جاتی ہے اور پھر موت کیلئے تیاری نہیں کرتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو بدن کے تھوڑے سے دکھ اور تکلیف کیلئے مضر کھانوں سے تو پرہیز کرتا ہے اور آخرت کے سخت عذاب کے خیال سے گناہوں سے نہیں بچتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتا ہے اور اپنے ماتحتوں پر رحم نہیں کرتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو دشمن کے رات کے وقت لوٹ مار کرنے کا خوف تو رکھتا ہے اور پھر اپنی غفلت سے باز نہیں آتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو لذات نفسانی کے برے انجام کو سمجھتا ہے اور پھر اس سے باز نہیں رہتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس نجات کا ذریعہ یعنی استغفار موجود ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو خدا تعالیٰ کے انتقام کی سختی کو جانتا اور پھر گناہوں پر اصرار کرتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو آج تکبر اور غرور کرتا ہے۔ حالانکہ کل (گزشتہ) تو نطفہ تھا اور کل (آئندہ) مردار ہو جائیگا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو خدا تعالیٰ کو پہچانتا اور پھر اس سے پوری طرح خوف نہیں کھاتا۔

⇦ مجھے تعجب ہے کہ حاسد لوگ لوگوں کے بدن کی سلامتی سے کیونکر غافل ہیں۔ یعنی کم بخت انکے کھا جانے میں کیوں دریغ کرتے ہیں۔

⇦ مجھے تعجب ہے کہ عقلمند لوگ آخرت کی حسن طلب اور وہاں کی تیاری سے کیسے غافل ہیں۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو خدا تعالیٰ کو پہچانتا اور پھر دنیا فانی کے ساتھ دل لگاتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو خدا تعالیٰ کی شان کو سمجھتا اور پھر دارالبقا آخرت کیلئے کوشش نہیں کرتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو اپنی گم شدہ چیز کو تلاش کرتا ہے اور اپنے

نفس کو بھول کر اس کی تلاش اور طلب نہیں کرتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو لوگوں کے عیبوں کو برا سمجھتا ہے اور خود حضرت میں سب سے زیادہ عیب ہیں۔ان پر نظر تک نہیں ڈالتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو لوگوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتا ہے اور خود اُس کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے۔مگر اس کی اصلاح کا دل میں خیال تک نہیں لاتا۔اور دوسروں کی اصلاح کا ذمہ اٹھاتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اپنے نفس کو نہیں پہچانتا۔کہ وہ پروردگار کو کس طرح پہچان سکتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اپنے مرض کی دوا جانتا ہے پھر کس لئے اسے طلب نہیں کرتا۔اور اگر اسے مل جائے تو اس کے ساتھ اپنا علاج نہیں کرتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اپنی اجل کا مالک نہیں پھر وہ اپنی امیدیں کس طرح بڑھاتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو اپنی جان پر ظلم کرتا اور دوسروں کا انصاف کرتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال کا بدلہ اسے ضرور ملے گا پھر وہ اپنے اعمال کیوں نہیں سنوارتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو دنیا میں پیش آنے والی تکلیفوں کے دفع کرنے سے عاجز ہے پھر وہ قیامت کے خطرناک عذاب سے کس طرح بے فکر ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اس بات کو سمجھتا ہے کہ وہ ایک دن دنیا سے ضرور جانے والا ہے۔پھر وہ اپنی آخرت کے واسطے کس لئے اچھی طرح توشہ تیار نہیں کرتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اپنے مال سے غلام خرید کران کو آزاد کرتا ہے پھر وہ اپنے احسان سے آزاد لوگوں کو خرید کران کو غلام کیوں نہیں بنالیتا۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اس بات کی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کے دوست واحباب بہت سے ہوں۔ پھر وہ علماء۔ اولیاء اور پرہیز گاروں کی صحبت کس لئے اختیار نہیں کرتا۔ ان کے فضائل غنیمت سمجھنے کے قابل ہیں۔ ان کے علوم راہنمائی کرتے ہیں اور انکی صحبت سے زینت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ مجھے اس آدمی کی نسبت تعجب ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی کسی کام کے واسطے آئے اور وہ اس کام میں اس کا ہاتھ نہ بٹائے۔ اور اپنے آپ کو بھلائی کا اہل نہ سمجھے۔ فرض کیا کہ اس کو کسی ثواب کی امید یا کسی عذاب کا خوف نہیں۔ مگر افسوس کہ واسطے حسن اخلاق کا بھی خیال نہیں۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اس بات کو جانتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ روزی کا ضامن ہے اور وہ اسے مقرر فرما چکا ہے اور اس کی کوشش اور سعی سے مقررہ مقدار پر ذرا بھر زیادتی نہیں ہوسکتی۔ اور پھر وہ اسکی طلب میں حریض اور شب و روز تکلیف اٹھا رہا ہے۔

⇦ مجھے اس بد بخت بخیل کی حالت پر تعجب ہے۔ جو دنیا کی زندگی اس فقر و فاقہ کی حالت میں بسر کرتا ہے جس سے وہ بھاگتا ہے اور وہ راحت اور آرام جس کا طلب گار ہے اس کے ہاتھ فوت ہو جاتا ہے۔ پس دنیا میں وہ فقیروں کی طرح زندگی بسر کرتا اور آخرت میں دولتمندوں کا حساب بھگتے گا۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو جانتا ہے کہ اس میں کوئی عیب موجود ہے اور جب لوگ اسے بیان کرتے ہیں تو وہ ناخوش کیوں ہوتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے کہ لوگ اس کی ایسی خوبی کی تعریف کرتے

ہیں۔ جو اسے معلوم ہو کہ اس میں موجود نہیں پھر اس پر کیونکر خوش ہوتا ہے۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو ایسے امور میں کلام کرتا ہے جو نہ اسے دنیا میں فائدہ مند ہیں اور نہ آخرت میں ان پر کوئی ثواب مرتب ہوگا۔

⇦ مجھے اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو ایسی باتیں بیان کرتا ہے کہ اگر وہ اس کی طرف سے بیان کی جائیں تو اسے نقصان پہنچائیں اور اگر اس کی جانب سے بیان نہ کی جائیں۔ تو اسے کچھ نفع نہ دیں۔

⇦ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو اپنے سے اعلیٰ لوگوں کے فضل و کرم کی امید رکھتا ہے پھر اپنے ماتحتوں کو اپنے فضل سے کیوں محروم رکھتا ہے۔

باب نمبر 47

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مومن تیرا حق کی طرف لوٹ آنا باطل میں ترقی کرنے سے اچھا ہے۔

⇦ تیرا حق کی طرف رجوع کرنا گو اس میں تجھے تکلیف پیش آئے اس راحت سے بہتر ہے۔ جو باطل کا ساتھ دینے سے ہاتھ آئے۔

⇦ منافق کا علم صرف اسکی زبان پر اور مومن کا علم اس کے دل میں ہوتا ہے اور وہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔

⇦ علم بغیر عمل ایسا ہے جیسا کہ درخت بے پھل۔

⇦ علم بے عمل ایسا ہے جیسا کہ کمان بے تانت۔

⇦ وہ علم جس سے کچھ نفع حاصل نہ ہو اس دوا کی طرح ہے جس کا کچھ اثر نہ ہو۔

⇦ قناعت کی عزت سوال میں عاجزی کرنے کی ذلت سے بہتر ہے۔

⇦ وہ علم جس سے تیری اصلاح نہ ہو وہ گمراہی اور ضلال ہے اور وہ مال جس سے تجھے کچھ نفع نہ ہو مصیبت اور وبال ہے۔

⇦ عقلمند کی دشمنی نادان کی دوستی سے اچھی ہے۔

⇦ علم بلا عمل بندے پر خدا تعالیٰ کی حجت ہے۔

⇦ عالم مخالف جاہل موافق سے بہتر اور اچھا ہے۔

⇦ شہوت کا بندہ اور غلام معمولی غلاموں سے زیادہ ذلیل و خوار ہے۔

⇦ لالچ کا بندہ ہمیشہ کا غلام ہے وہ کبھی آزادی حاصل نہیں کر سکتا اور ہر وقت ذلت کی مصیبت میں گرفتار ہے۔

⇦ شہوت کا بندہ ہمیشہ کا قیدی ہے وہ کبھی قید سے چھوٹ نہیں سکتا۔

⇦ نصیحت اور خواری کی عار شہوت کی لذت کی حلاوت کو مکدر اور خراب کر دیتی ہے۔

⇦ حرص کا بندہ ہمیشہ کا بدبخت اور شقی ہے اور دنیا کا غلام ہمیشہ فتنے اور مصیبت میں مبتلا ہے۔

⇦ اپنے بچوں کو نماز سکھلاؤ اور جب بالغ ہو جائیں تو اس پر ان کو تنبیہ کرو اور ڈانٹ کر نماز کی طرف لاؤ۔

⇦ بزرگوں کی عادتیں حسب ذیل ہیں۔ (۱) سخاوت (۲) غصے کو پی جانا (۳) لوگوں کی غلطی اور قصور سے درگزر کرنا (۴) حلم اور بردباری اختیار کرنا۔

⇦ بہت سی نظریں ایسی ہیں کہ ان کی نسبت آنکھوں سے اندھا ہو جانا اچھا ہے۔

⇦ نیکی کا ارادہ شر کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

⇦ جبکہ دل خالی اور کمزور ہو تو بدن کی موٹائی اور لمبائی کچھ کام نہیں آتی۔

⇦ بندے خدا تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس کی مہربانی سے پرورش پاتے ہیں اور جب وقت مقرر آ جائے گا۔ تو ان کی روحیں قبض ہو جائینگی۔

⇦ آپس میں الفت و محبت رکھو اور ایک دوسرے سے نفرت کرنے کے راستے سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اور ایک دوسرے پر فخر اور بڑائی کرنے کے تاج سر پر سے اتار دو۔

⇦ اہل فضل اور اصحاب کمال کے ساتھ میل جول رکھ تا کہ سعادت اور بزرگی حاصل ہو۔

⇦ **دلوں** کی آبادی عقلمندوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **محبّ** کی آنکھیں محبوب کے عیبوں کو دیکھنے سے اندھی اور اس کے کان اس کی برائیوں کی قباحت سننے سے بہرے ہوتے ہیں۔

⇦ **ارادوں** کے فتح کرنے۔ پیچیدہ اور مشکل معاملات کے حل کرنے اور جن کی نیت خالص خدا کیلئے ہو انکی تکلیفیں اور بلائیں دفع کرنے سے خدائے پاک کی ذات کو لوگ پہچانتے ہیں۔

⇦ **نزدیکی** رشتہ داروں کی عداوت بچھوؤں کے ڈسنے سے زیادہ درد پہنچاتی ہے۔

⇦ **دشمنوں** پر دوبارہ حملہ کرنے کی عادت ڈالو اور بھاگ جانے سے شرم کرو۔ کیونکہ اس سے آئندہ کو تمہیں بدنامی حاصل ہوگی اور قیامت میں تمہیں اس کی سزا ملے گی۔

⇦ **جناب** امیر المومنین ؓ نے ایک شخص کی مذمت میں فرمایا ہے کہ یہ شخص اپنی زندگی میں گمراہی اور جہالت کی سواری پر سوار رہا۔

⇦ **وہ** شخص اپنی جان کا دشمن ہے جو اپنے نفس کو خراب راستوں میں چلنے کو اچھا بتلائے اور بے ہودہ بکواس اسے سکھلائے۔

⇦ **جھوٹ** کی بیماری نہایت بری بیماری اور بچاؤ کرنے والے کی لغزش اور غلطی نہایت سخت گمراہی ہے۔

⇦ **عقل** کی علامت لوگوں کے ساتھ صلح رکھنا اور بزرگی کی نشانی ان کے ساتھ احسان کرنا ہے۔

⇦ **آپس** میں اتفاق رکھو اور اس کے کندے کو دانتوں کے ساتھ خوب مضبوط پکڑو۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکی بدولت تلواروں کے وار سروں سے ہٹ جاتے ہیں۔

⇦ **شریفوں** کی سزا کمینوں کی معافی سے کہیں اچھی ہے۔ یعنی اگر شریف کسی کو

سزا دیں تو بھی ایک قاعدے اور انداز سے دیتے ہیں۔ حد سے نہیں بڑھتے۔

⇦ **غضبناک** حاسد اور کینہ ور۔ یہ تینوں شخص اگر کسی کو سزا دیتے ہیں۔ تو اس سے پہلے اپنی جان کو رنج اور بلا میں ڈالتے ہیں۔

⇦ **دیدہ** دانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔

⇦ **جاہل** کا عمل وبال اور اس کا علم گمراہی اور ضلال ہے۔

⇦ **عقلمندوں** کی سزا آنکھ سے اشارہ کرنا اور نادانوں کی سزا زبان سے برا بھلا کہنا ہے۔

⇦ **جہالت** کا انجام نقصان اور مضرت ہے اور حاسد ہمیشہ خالی از مسّرت ہے۔

⇦ **بادشاہ** کا عدل رعیت کی حیاتی اور مخلوق کی اصلاح اور درستی ہے۔

⇦ **جھوٹ** کا انجام ملامت اور ندامت ہے اور صدق (سچائی) کا انجام نجات اور سلامت ہے۔

⇦ **وہ** گناہگار جو اپنے گناہ کا اقرار کرے اس مطیع اور فرماں بردار سے اچھا ہے۔ جو اپنے عمل پر بڑائی اور افتخار کرے۔

⇦ **آدمی** کی عقل اس کے تمام امور کی منتظم ہے۔ ادب اس کیلئے زور و قوت۔ سچائی امام اور پیشوا اور شکر اسکی نعمتیں زیادہ کرنے والا ہے۔

⇦ **کوشش** اور سعی کی علامت گفتگو کے وقت بار بار کلام کرنا اور بات چیت کے وقت خوشی ظاہر کرنا ہے۔

⇦ **ایک شخص** کا ایک لڑکا فوت ہو گیا اور اس کے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ پس جناب امیر المومنین ؓ نے اسکی تعزیت اور مبارکبادی کیلئے یہ کلمات فرمائے کہ خدائے تعالیٰ تیرے فوت شدہ بیٹے کی نسبت تجھے بہت بڑا اجر عطا فرمائے اور جو دوسرا بیٹا عنایت کیا ہے اس کو تیرے حق میں مبارک بنائے۔

⇦ **عقلمند** کی کوشش اور ہمت آخرت کی اصلاح اور درستی میں اور اس کے واسطے بہت ساز ادا اکٹھا کرنے میں صرف ہوتی ہے۔

⇦ **صاحبان** فضل وکمال کی عقلیں ان کے قلموں کی نوکوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔

⇦ **فرصت** کے وقت کا واپس آنا نہایت بعید اور دشوار ہے۔

⇦ **دین** کا کام دنیا کے لئے کرنے والے کی سزا خدا تعالیٰ کے ہاں دوزخ کی آگ ہے۔

⇦ **تمام** لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کے ساتھ برتاؤ کرو اور بالخصوص مومنوں کے ساتھ ایثار سے پیش آ

⇦ **آدمی** کی فضیلت کا نشان اسکی عقل اور حسن خلق ہے۔

⇦ **بندے** پر خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ اسکی تقدیر پر راضی ہو۔

باب نمبر 49

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ دین کی غایت ایمان اور ایمان کی غایت قوتِ ایقان ہے۔

⇦ یقین کی غایت اخلاص ہے۔

⇦ اسلام کی غایت فرمانبرداراور تسلیم ہےاور فرماں برداری کی غایت دخول جنت نعیم ہے۔

⇦ دین کی غایت رضا بقضا۔ دنیا کی غایت زوال اور فنا اور آخرت کی غایت دوام اور بقا ہے۔

⇦ زندگانی کی غایت موت اور موت کی غایت فوت ہے۔

⇦ طول امل کی غایت اجل اور عمر کی غایت حسن عمل ہے۔

⇦ مومن کی غایت جنت اور معرفت کی غایت خوف اور خشیت ہے۔

⇦ کافر کی غایت دوزخ اور نار۔ حسن اخلاق کی غایت ایثار اور ہوشیاری کی غایت طلب مدد اور استظہار ہے۔

⇦ عبادت کی غایت اطاعت اور میانہ روی کا ثمرہ قناعت۔

⇦ علم ومعرفت کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو پہچانے۔

⇦ آدمی کے کمال کی غایت حسن عقل ہے۔

⇦ انصاف کی غایت یہ ہے کہ آدمی پہلے اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرے۔

⇦ عدل کی غایت یہ ہے کہ آدمی اپنی جان کے ساتھ عدل برتے۔

⇦ حیاء کی غایت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ سے حیا کرے۔

⇦ مجاہدہ اور جہاد کی غایت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

⇦ جہالت کی انتہا یہ ہے کہ آدمی اپنی جہالت پر خوشی ظاہر کرے۔اور سخاوت کی انتہا یہ ہے کہ جو کچھ موجود ہو سب دے ڈالے۔

⇦ دین کی غایت لوگوں کو نیک کام بتلانا۔ برے کاموں سے منع کرنا اور خدا تعالیٰ کی حدوں کو نگاہ رکھنا ہے۔

⇦ خیانت کی انتہا یہ ہے کہ آدمی اپنے جانی دوستوں کی خیانت کرے اور عہد و پیمان کو توڑ ڈالے۔

⇦ عقلمندی کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی اپنی نادانی کا اقرار کرتا ہے۔

⇦ تمام فضائل کی غایت عقل ہے۔

⇦ علم کا ثمرہ خدائے پاک کا خوف رکھنا ہے۔

⇦ ایمان کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی کسی سے دوستی رکھے تو خدا کیلئے۔ کسی سے دشمنی ہو تو اسی کے خوش کرنے کے واسطے کچھ خرچ کرے تو اسکی خاطر، اور کسی سے میل جول رکھے۔ تو اسی کی رضامندی کے واسطے۔ غرض سب کچھ اس کی خوشنودی کیلئے ہو۔

⇦ تمام فضائل کی غایت علم اور علم کی غایت سنجیدگی اور حلم ہے۔

باب نمبر 50

⇦ جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ عقلمند علم کی بدولت غنی اور جاہل مال کے ذریعے مستغنی ہوتا ہے۔

⇦ مرد کی غیرت کا نشان اور عورت کی غیرت اسکی زیادتی اور عدوان (یعنی شوہر کے دوسرے نکاح پر عورت کا غیرت کھانا زیادتی اور بیجا بات ہے۔

⇦ مرد کی غیرت اسکی اپنی پاسداری کے مطابق ہوتی ہے۔

⇦ فقیر کا غنا اور دولت مندی اسکی قناعت ہے۔

⇦ دنیا کا فریب ہلاک کرتا۔ نفسانی خواہشوں کا فریب دھوکے میں ڈالتا۔ شیطان کا فریب داؤں کرتا اور لالچ میں پھنساتا۔ طول امل کا فریب اعمال کو بگاڑتا۔ اور نادان آدمی باطل اور بیکار چیزوں کے غرور اور دھوکے میں آجاتا ہے۔

⇦ صفت عقل انصاف وعدل کی راہنمائی کرتی اور مذموم اور برے کاموں کے پاس جانے سے روکتی ہے۔

⇦ مومن خدائے پاک کی ذات پر بھروسہ کرنے کی بدولت ہر حال میں غنی ہے۔

⇦ مومن کی غیرت صرف خدائے پاک کی خوشنودی کیلئے ہوتی ہے۔

⇦ نگاہ نیچی رکھنا مروت میں داخل ہے۔

⇦ حکمت سے وہ شخص نفع نہیں اٹھا سکتا۔ جس کے دل کو غضب اور شہوت کے طوق پڑے ہوئے ہیں۔ بہت سی نظریں ایسی ہیں جن کی نسبت نگاہ نیچے رکھنا

(آنکھیں بند کر لیتا) کہیں اچھا اور بہتر ہے۔

⇦ **دولت مندی** کا گھمنڈ تکبر اور بڑائی کا باعث ہے۔

⇦ **نگاہ** نیچے رکھنا نہایت اچھی پرہیز گاری ہے۔

⇦ **جو** شخص اپنے جی کو لالچ کا شربت پلاتا ہے۔ وہ اپنے ساتھ بیر اور دشمنی کماتا ہے۔ اور جو شخص دنیا کے داؤ فریب کھاتا ہے وہ اپنی عقل کو دھوکے میں پھنساتا ہے۔ نگاہ کو نیچے رکھنا کمال عقلمندی ہے۔

⇦ **آدمی** کے عیبوں کو چھپانے والی دو چیزیں ہیں۔ (۱) سخاوت (۲) عفاف (سوال سے بچنا)

⇦ **اپنی** عادتوں کو بدل ڈالو۔ تا کہ تم پر اطاعت کا بجالانا آسان ہو جائے۔

⇦ **وعظ و نصیحت** سے اس شخص کو فائدہ نہیں ہو سکتا جس کا دل شہوتوں کی طرف لگا ہو۔

⇦ **خضاب** لگا کر بڑھاپے کے سفید بالوں کا رنگ بدل دو اور یہود کی مشابہت پیدا نہ کرو (کہ وہ خضاب نہیں لگاتے)

⇦ **جو شخص** وعدہ خلافی کرتا ہے وہ عہد و پیمان کو پورا کرنے والا نہیں اور جو شخص اپنی عادات کی پیروی کرتا ہے وہ درجات عالیہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

⇦ **گناہوں** کے چھوڑنے میں اپنے نفسوں کے ساتھ مقابلہ کرو تا کہ ان پر غالب آجاؤ۔ اور ان کو آسانی کے ساتھ طاعات کی طرف کھینچ کر لے جاؤ۔

⇦ **شہوت** نفس کا غالب ہو جانا نہایت بڑی ہلاکت اور اس کو دبا لینا نہایت عمدہ سلطنت ہے۔

⇦ **شہوت** کا غلبہ عصمت کو ہٹاتا اور چاہ ہلاکت میں لاگراتا ہے۔

⇦ **اے** دنیا جو شخص تیرے حیلوں سے ناواقف اور تیرے مکر کے پھندوں سے نا

آشنا ہے وہ جیتے جی مر چکا اور تعزیت کے قابل ہو چکا ہے۔

⇦ **خواہش** نفس کا غلبہ دین اور عقل کو بگاڑتا ہے۔

⇦ **جو** شخص باطل اور بے ہودہ کاموں سے تجھے راضی کرے۔ اور لہو اور دل لگی کی باتوں کی طرف ابھارے۔ وہ تجھے دھوکے اور فریب میں ڈالتا اور تجھے چکمہ دیتا ہے۔

⇦ **زیادہ** دل لگی کرنے سے واقعی اور سچی باتیں بھی بیکار ہو جاتی ہیں۔

⇦ **دوستوں** کے ساتھ فریب کرنا عہد و پیمان کو پورا نہ کرنا خیانت عہد میں داخل ہے۔

⇦ **عادات** کے چھوڑنے میں اپنے نفسوں کے ساتھ مقابلہ کرو تا کہ ان پر غالب آ جاؤ۔ اور ان کی خواہشیں پوری کرنے میں ان کے ساتھ لڑائی کرو تا کہ ان کے مالک بن جاؤ۔

⇦ جناب امیر المومنین ؑ نے دنیا کی حالت کو بیان فرمایا ہے کہ دنیا بڑی دھوکے باز ہے اور اس کی تمام چیزیں سراسر دھوکے کا جال ہیں یہ فانی ہیں۔ اور اس میں جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونے والی ہیں۔

⇦ **آنجناب** نے دوزخ کی حالت کو بیان فرمایا ہے کہ اس کا قصر (نیچے کی تہ) نہایت دور۔ اس کے کنارے سیاہ اور تاریک۔ اسکی دیگیں گرما گرم اور اسکی سب چیزیں خوفناک اور ڈراونی ہیں۔

⇦ **خواہش** نفس سے اس طرح مقابلہ کر۔ جس طرح ایک حریف دوسرے حریف سے مقابلہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ ایسا لڑ جیسا ایک دشمن دوسرے دشمن سے لڑتا ہے۔ شاید کہ تو اس پر غالب آ جائے۔ اور اس کو قابو میں لے آئے۔

⇦ **عقلمند** اپنی ظلمت اور عقلمندی کے ساتھ مستغنی اور اپنی قناعت کے طفیل

معزز ہے۔

⇦ **طالب** حق کی غرض راست روی اور تباہ کار کی غرض فساد اور مومن کی غرض اصلاح معاد ہے۔

⇦ **جناب** امیرالمومنینؓ نے دنیا کی حالت کو بیان فرمایا ہے کہ یہ بڑی دھوکا باز۔ ضرررساں۔ بندے اور خداتعالیٰ کے درمیان حائل ہونے والی۔ زوال پذیر۔ ہلاک اور ختم ہونے والی ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی حرام کی ہوئی چیزوں سے آنکھیں بند کر لینا نہایت بہترین عبادت ہے۔

⇦ **دنیا** کی غذائیں تیر اور اسکے اسباب ہلاکت کی لگام ہیں۔

⇦ **موت** غائب نہایت انتظار کے لائق اور بہت جلد آنیوالی ہے۔

⇦ **عہد** شکنی کرنا آدمی کیلئے نہایت عیب کی بات ہے۔

⇦ **انسان** کا اس شخص کے ساتھ سختی کرنا جو اس کے ساتھ کشادہ پیشانی سے پیش آتا ہے نہایت خطرناک ہے۔

⇦ **آنجناب** نے توحید الٰہی کے متعلق فرمایا ہے کہ عقلمند کی غور اسے پا نہیں سکتی اور بڑی بڑی فکریں وہاں تک پہنچ نہیں سکتیں۔

⇦ **نادان** کو اس کی جھوٹی امیدیں دھوکے میں ڈالتی ہیں۔ پس اس سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔

⇦ **عقلمندی** ایسی چیز ہے۔ کہ اس سے سب عیب چھپ جاتے ہیں۔

⇦ **جھوٹی** امیدوں کا دھوکا فرصت کے وقت کو کھوتا اور موت کو نزدیک کرتا ہے۔

⇦ **بادشاہوں** کا غصہ موت کا قاصد ہے۔

⇦ **خاموشی** تمام برائیوں کو چھپا دیتی ہے۔

- لوگوں میں سچائی کم اور جھوٹ عام ہو گیا ہے۔
- دوستی محبت صرف زبان پر رہ گئی ہے۔ اور دل کینوں سے بھرے ہوئے ہیں۔
- لڑائیوں میں نگاہ نیچے رکھو کہ اس سے دل مضبوط اور مطمئن رہتے ہیں۔
- اپنے عیبوں کو سخاوت سے چھپاؤ۔ کہ یہ عیبوں کیلئے پردہ ہے۔
- عقلمند لوگ علوم حکمت یعنی قرآن و حدیث کے پڑھنے پڑھانے کو غنیمت سمجھتے ہیں۔
- جو شخص نیکی کا درخت لگاتا ہے وہ اس کا میٹھا پھل کھاتا ہے۔
- جب فرصت ملے فوراً اپنا تدارک کر لے کیونکہ اگر فرصت کا موقع ہاتھ سے نکل گیا۔ تو پھر وہ ہاتھ آنے کا نہیں۔
- شہوت نفس کو قوت اور زور پکڑنے سے پہلے دبا لے۔ کیونکہ اگر وہ زور میں آ گئی تو وہ تجھ پر غالب آ جائیگی۔ اور تجھے برائی کی طرف کھینچ لے جائے گی۔ اور اس وقت تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

باب نمبر 51

⇦ جناب امیرالمومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ذکر الٰہی حیات قلوب اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی غایت مطلوب ہے۔

⇦ اطاعت الٰہی میں منافع کے خزانے اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں حصول کامیابی کے سامان ہیں۔

⇦ مجاہدہ نفس میں کمال اصلاح اور آخرت کیلئے عمل کرنے میں کامیابی اور فلاح ہے۔

⇦ موت میں رشک یا ندامت اور مرنے میں حسرت یا ملامت ہے۔

⇦ زمانے کی گردشوں میں اہل بصیرت کیلئے عبرت اور غفلت سے آرام کرنے میں دھوکا کھانے کی علت ہے۔

⇦ ہر نفس کے حق میں موت مقدر اور ہر ایک وقت میں کسی نہ کسی کا فوت ہونا مقرر ہے۔

⇦ ہر ایک لحظے میں کسی نہ کسی کی اجل اور ہر ایک وقت میں کوئی نہ کوئی عمل وقوع میں آتا ہے۔

⇦ اہل بصیرت کیلئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ان کے واسطے ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔

⇦ عقلمند لوگ ہر ایک عبرت میں بصیرت حاصل کرتے ہیں اور انسان ہر ایک

صحبت میں کوئی نہ کوئی بات پسند اور اختیار کرتا ہے۔

⇦ ہر ایک نیکی میں ثواب اور ہر ایک برائی میں عذاب ہے۔

⇦ صبر میں کامیابی ونصرت اور زمانے میں اہل عبرت کیلئے عبرت ہے۔

⇦ قضا وقدر کی گونا گوں گردشوں میں عقلمند اور داناؤں کیلئے عبرت ہے۔

⇦ قناعت میں تونگری وغنا اور حرص میں رنج وعنا ہے۔

⇦ حالات کی گردشوں میں آدمیوں کے جوہر کھلتے اور جھوٹی امیدوں کے دھوکے میں عمریں ختم ہو جاتی ہیں۔

⇦ سختی میں دوستوں کی آزمائش اور امتحان اور تنگی میں رفیقوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا حسن ظاہر اور عیاں ہوتا ہے۔

⇦ خوشحالی اور نعمت میں شکر کی فضیلت حاصل ہوتی۔ بلا اور مصیبت میں صبر کی فضیلت ہاتھ آتی ہے۔

⇦ بوجھ کے کم ہونے میں دل کی خوشنودی اور عزت وقدر کی حفاظت میسر ہوتی ہے۔

⇦ آہستگی کے ساتھ کام کرنے سے قوت ومددمنہ دکھلاتی اور جلدی کے ساتھ کام کرنے سے غلطی اور لغزش ہو جاتی ہے۔

⇦ سخاوت سے محبت اور بخل سے مذمت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ ظلم میں سرکشی اور طغیان اور عدل وانصاف میں احسان موجود ہے۔

⇦ تسلیم میں ایمان اور توکل میں حقیقت ایقان کا وجود ہے۔

⇦ نعمتوں کے شکر میں ان کا دوام اور قائم رہنا ہے۔ اور ناشکری میں ان کا زوال اور فرار ہے۔

⇦ صلہ رحمی سے نعمتوں کی حفاظت ہوتی۔ اور قطع رحم سے عذاب کی بھرمار پیش آتی

ہے۔

⇦ **لزوم حق** سے سعادت اور شکر سے نعمت کی زیارت حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **عدل** میں مخلوق کی اصلاح اور آبادی اور ظلم میں ان کی ہلاکت اور بربادی ہے۔

⇦ **دنیا** عمل کا مقام ہے اور اس میں کوئی حساب نہیں۔

⇦ **عقلمند** لوگ اخلاص اعمال کی رغبت اور خواہش رکھتے ہیں۔

⇦ **آخرت** میں حساب ہوگا اور وہاں عمل کا کوئی موقع نہیں۔

⇦ **عدل وانصاف** میں خدائی قانون کی پیروی اور سلطنت کے بقا اور قیام کی صورت موجود ہے۔

⇦ ہر نیکی میں احسان اور ہر ایک بھلائی میں امتنان ہے۔

⇦ **غیبت** میں عجب اور خود بینی۔ غضب میں بربادی اور ہلاکت اور حرص میں رنج اور شقاوت موجود ہے۔

⇦ **موت** میں سعادت مندوں کو راحت ہاتھ آتی اور دنیا میں بدبختوں کی رغبت اور خواہش باقی رہتی ہے۔

⇦ **تنہائی** میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے نفعوں کے خزانے حاصل ہوتے ہیں اور دنیا داروں سے الگ رہنے میں سب خوبیاں ہاتھ آتی ہیں۔

⇦ **انجام کار** میں دو صورتیں پیش آتی ہیں یا تو سوال کرنے کی مرض سے شفا حاصل ہوتی ہے یا انتظار کی بیماری سے نجات ملتی ہے۔

⇦ ہر ایک نیکی کے عوض شکر کرنا لازم اور ضروری ہے اور ہر ایک جان کے فوت ہونے اور اس پر صبر کرنے میں اجر ملتا ہے۔

⇦ **وعظ ونصیحت** سے سینوں کے زنگ دور ہوتے ہیں اور اخلاص نیت سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

⇦ تنگی اور سختی میں درستی کی خوبی ظاہر ہوتی اور ظلموں کی گٹھڑی باندھنے سے قدرت زائل ہو جاتی ہے۔

⇦ وسعت اور عمدگیِ اخلاق سے رزق کے خزانے ہاتھ آتے اور مصاحبت کی خوبی میں رفیق لوگ رغبت کرتے ہیں۔

⇦ نفس کا خلاف کرنے میں اس کی کامیابی اور ہدایت اور اس کی اطاعت میں اس کی گمراہی اور ضلالت ہے۔

⇦ صلاح و مشورہ کے ساتھ کام کرنے میں عین ہدایت ہے اور ہوائے نفس کی اطاعت میں کامل گمراہی اور غوایت ہے زمانے کی رفتار میں مخلوق کیلئے عبرت ہے اور بندوں پر ظلم کرنے میں گناہوں کی گٹھڑی باندھنا ہے۔

⇦ قرآن کریم میں پہلے لوگوں کے حالات اور آئندہ کے واقعات کی خبریں اور تمہارے دین و دنیا کی ضروریات کے احکام موجود ہیں۔

⇦ عدل میں فراخی اور وسعت ہے اور جس شخص پر عدل کرنے میں تنگی ہو۔ ظلم کرنے میں تو اس پر بیحد تنگی ہو گی۔

⇦ کمینگی اور زیادہ مذاق اور دل لگی میں بیوقوفی پائی جاتی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس کے احکام کی پابندی کی رغبت دلانے میں اپنے حقوق کو ادا کرنا اور ان کے ساتھ پوری شفقت اور مہربانی فرمانا ہے۔

⇦ جلد بازی میں ندامت اور آہستگی میں سلامت ہے۔

⇦ تمام چیزوں میں اسراف کرنا اور حد سے آگے بڑھنا بُرا اور مذموم ہے۔ مگر نیکی کے کاموں اور اطاعت الٰہی میں مبالغہ کرنا اچھا اور محمود ہے۔

باب نمبر 52

⇦ جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ نیکی کرنے والا نیکی سے اچھا اور برائی کرنیوالا برائی سے بُرا ہے۔

⇦ عقلمند کی فکر ہدایت اور جاہل کی فکر گمراہی اور ضلالت ہے۔

⇦ دوستوں کو گم کرنا ایک طرح کی غربت اور بدی کرنا باعث عیب اور موجب مذمت ہے۔

⇦ عقل کا نہ ہونا بدبختی اور شقاوت اور دولت مندی کا نہ ہونا عقلمندوں کیلئے غنیمت اور احمقوں کیلئے حسرت ہے۔

⇦ آنکھوں کا نہ ہونا بصیرت کے نہ ہونے سے سہل اور آسان ہے۔

⇦ ایک تھوڑی سی ساعت قدرت الٰہی میں فکر کرنا دیر تک عبادت کرنے سے اچھا ہے۔

⇦ آدمی کا فضل وکمال اس کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔

⇦ آدمی کا فخر اپنے فضل وکمال پر شایاں ہے نہ کہ اپنے کنبے اور خاندان پر۔

⇦ وہ شخص کامیاب ہے جس نے آج کا کام ٹھیک اور (گزشتہ) کل کی غلطیوں کا تدارک کرلیا ہے۔

⇦ وہ شخص کامیاب ہے جو ہوائے نفس پر غالب آئے اور جذبات نفس کا مالک ہوجائے۔

⇦ اولاد کا مرنا جگر کو پھاڑتا اور دوستوں کا مرنا چمڑے کو سست کرتا ہے۔

⇦ تیری فکر راست روی کی راہ دکھلاتی اور اصلاح معاد کی طرف بلاتی ہے۔

⇦ نیکی کرنا باقی رہنے والا ذخیرہ اور بڑھنے والا ثمرہ ہے۔

⇦ آدمی کی فکر ایک آئینے کی مثال ہے۔ کہ اس میں اسے اپنے اعمال کا حسن و قبح نظر آتا ہے۔

⇦ نفس کا فقر اور محتاجی نہایت بری محتاجی ہے۔

⇦ بصیرت کو گم کرنے والا نہایت بد اندیش ہوتا ہے۔

⇦ جو محتاجی حماقت کی وجہ سے ہو اس کو مال کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔

⇦ جو شخص دین کو کھو بیٹھے وہ فکر اور گمراہی میں گھومتا رہتا ہے۔

⇦ دین کی خرابی لالچ۔ عقل کی خرابی دنیا کے دھوکے اور فریب میں آ جانا۔ نفس کی خرابی ہوا پرستی۔ دین کی خرابی دنیا۔ اور امانت کی خرابی خیانت کی اطاعت ہے۔

⇦ وہ شخص کامیاب ہے جس نے وفاداری کی چادر اوڑھ لی۔ اور امانت داری کا کرتہ پہن لیا۔

⇦ آدمی کے رواج و رونق کی خرابی اس کا جھوٹ اور کذابی ہے۔

⇦ طالب آخرت کو چاہئے کہ اپنے تعلق والے لوگوں سے سچائی کے ساتھ معاملہ کرے۔ اپنی عقل کو حاضر و موجود رکھے (اس سے دور نہ ہو جائے) اور آخرت کے بیٹوں میں شامل ہو جائے۔ کہ وہیں سے آیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جائے گا۔

⇦ سرداروں کی فضیلت اور بزرگی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کو نہایت خوبی کے ساتھ ادا کریں۔

⇦ عقل کی فضیلت یہ ہے کہ انسان دنیا سے بے رغبت ہو جائے۔

⇦ انسان کی فضیلت لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا ہے اور بادشاہ کی فضیلت یہ ہے کہ ملکوں اور شہروں کو آباد کرنا ہے۔

⇦ ریاست کی فضیلت حسن سیاست ہے۔

⇦ فکر اور فہم میں ترقی کرنا علمی مضامین کو بار بار رٹنے اور ان کے پڑھنے پڑھانے کی نسبت زیادہ مفید اور موثر ہے۔

⇦ وعظ و نصیحت کو سمجھنا برائیوں سے بچنے کا باعث ہے۔ پس اے مومنین زمانے کے عبرت ناک واقعات سے نصیحت کا سبق حاصل کرو۔ تباہ کاروں کے حالات کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے لوگوں کے نصائح سے فائدہ اٹھاؤ۔

⇦ اطاعت میں فکر کرنا اس کی بجا آوری کا باعث اور گناہ کی سوچ کرنا اس میں مبتلا ہونے کا موجب ہے۔

⇦ پہلے سوچ اور اس کے بعد کلام کرتا کہ غلطی سے بچار ہے۔

⇦ بادشاہ اور رئیس کا نہ ہونا کمینوں کی ریاست سے اچھا ہے۔

⇦ تمام آفتوں سے بھاگ کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آ کر پناہ لو۔ اور اس کے دربار سے بھاگ کر کہیں نہ جاؤ، کیونکہ جہاں کہیں جاؤ گے وہ تمہیں [illegible] لے گا۔ اور تم کبھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ نہیں سکتے۔ اس غافل پر [illegible] ہے کہ جس کی عمر اس کے حق میں حجت اور اس کے حیاتی کے دن اس کی شقاوت اور بدبختی کا باعث ہیں۔

⇦ کمینے احمق سے بھاگ کر بالکل دور ہو جاؤ۔ اور فاجر فاسق سے گریز کر کے بالکل کنارہ کش ہو جاؤ۔

⇦ طاعات الٰہی بشرطیکہ آداب و شرائط کے ساتھ اچھی طرح ادا کی جائیں۔

انسان کو بڑے بڑے بلند درجے دلاتی اور نہایت رفیع الشان مقامات میں پہنچاتی ہے۔

⇦ جناب امیرالمومنینؑ نے ایک شخص کی تعریف میں فرمایا ہے کہ یہ شخص پیچیدہ اور بستہ امور کو کھولنے والا۔ لق دق جنگلوں میں رہنمائی کرنے والا اور مشکل اور کڑوی مصیبتوں کو ہٹانے والا ہے۔

⇦ علم کی فضیلت وخوبی اس پر عمل کرنا اور عمل کی خوبی اس میں اخلاص رکھنا ہے۔

⇦ جو شخص حق سے علیحدہ ہو کر باطل کی طرف جائے اس سے بالکل الگ ہو جاؤ۔

⇦ وہ شخص فضیلت اور بزرگی میں کامیاب ہے جو اپنے غضب پہ غالب آئے اور جذبات شہوت کا مالک ہو جائے۔

⇦ بدکاری یا تہمت کا کام کرنا باعث عار اور غیبت پر فریفتہ ہونا موجب دخول نار ہے۔

⇦ وہ شخص کامیاب ہے۔ جسکی خصلت یہ ہے کہ وہ زمانے کے واقعات سے عبرت حاصل کرتا اور ضرورت کے وقت دوست احباب سے صلاح ومشورہ اور ان سے مدد لیتا ہے۔

⇦ حاجت کا فوت ہو جانا اس سے اچھا ہے۔ فرمایا ہے کہ اس شخص کی صورت تو انسان کی ہے اور اس کا دل حیوانوں کے دل کے موافق ہے۔

⇦ اے مومن خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کر اور اسراف کو چھوڑ دے۔ آج کے روز کل کو یاد کر۔ اور مال صرف اتنا اپنے پاس رکھ جس سے تیری ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ اور باقی جو زائد ہو اس کو اپنی محتاجی کے دن کیلئے خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔

⇦ اے نصیحت کو سننے والے! اپنی غفلت کی مستی سے ہوش میں آ۔ دنیا کے جمع

کرنے میں اپنی جلد بازی مختصر کر۔ آخرت کے کاموں کیلئے اپنی پیٹھ کو مضبوط باندھ لے۔ وہاں کے عذاب سے ہوشیار اور چوکنا رہ۔ اور اپنی قبر کو یاد رکھ کہ ایک نہ ایک دن وہاں تیرا ضرور گزر ہوگا۔

⇦ اے اللہ کے بندو! خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرف خوف رکھو۔ جو اس کی باتوں پر یقین کر کے نیک عمل کرتا۔ عبرت دلانے پر عبرت پذیر ہوتا۔ اس کے عذاب سے ڈرانے پر برے کاموں سے باز آجاتا۔ سمجھانے پر سمجھ جاتا۔ اس کے عذاب کا خوف رکھتا اور حساب کے دن کیلئے نیک عمل کماتا ہے۔

⇦ اے اللہ کے بندو! خدا کیلئے تکبر اور بڑائی کی چادر اوڑھنے سے بچو۔ کیونکہ تکبر شیطان کا وہ بھاری پھندا ہے۔ جس کے ذریعے بنی آدم کے دلوں پر وہ اس طرح حملہ کرتا ہے جس طرح زہر قاتل حملہ کرتا ہے۔

⇦ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے اس شخص کی طرح خوف رکھو۔ جس کا دل آخرت کی فکر میں مشغول۔ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہے اور وہ اپنے امن کیلئے ہر وقت اس کے عذاب کا خوف رکھتا ہے۔

⇦ اے اللہ کے بندو! خدا تعالیٰ نے جس چیز کے لئے تم کو پیدا کیا ہے۔ اس کے بجالانے میں اس سے ڈرتے رہو (اس میں سستی نہ کرو) اور اس کا خوف ویسا ہی رکھو جیسا اس نے اپنی ذات سے تم کو ڈرایا ہے۔ اور جو چیزیں اس نے تمہاری خاطر پیدا فرمائی ہیں (اس کی اطاعت بجالا کر) اس کے مستحق ہو جاؤ۔ چونکہ اس کے سب وعدے سچے ہیں اس لئے وہ سب پورے فرمائے گا۔ اور تم کو اپنی آخرت کا خوف ضرور رکھنا چاہئے۔

⇦ وہ شخص کامیاب ہوا۔ جس نے ہدایت کے نور سے اپنے دل کے چراغ کو روشن کیا۔ ہوائے نفس کے جذبات سے خائف ہوا۔ ایمان کو آخرت کی نجات کا

سامان بنایا اور تقویٰ اور پرہیزگاری کو وہاں کیلئے ذخیرہ اور زاد بنایا۔

⇦ **لوگوں** کے دل اپنی ہدایت کی راہ سے غافل۔ اپنے چہرے اور حصے سے دور۔ اپنے میدان کو چھوڑ کر دوسرے میدان میں چلنے والے ہیں۔ گویا کہ انہوں نے اپنا مقصود (آخرت کے سوا) کچھ اور سمجھ رکھا ہے۔ اور یہ سوچ لیا ہے کہ ان کا حصہ بس صرف یہی دنیا ہے۔

⇦ **وہ شخص** سعادت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہے۔ جس نے عبادت کو خالص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ادا کیا۔

⇦ **لوگوں** کے ساتھ نیکی کرنا۔ عاجزوں محتاجوں کا ہاتھ پکڑنا اور مہمان کو کھانا کھلانا سرداری کے اسباب ہیں۔

⇦ **شریف** کی محتاجی اور فقر کمینے کی دولت مندی اور مالداری سے اچھی ہے۔

⇦ **کمینوں** کے مفقود اور معدوم ہونے سے مخلوق خدا کو راحت اور آرام حاصل ہوتا ہے۔

⇦ **اے لوگو** حق کی باتیں سنو اور ان کو محفوظ رکھو اور ان کی طرف اپنے دلوں کے کان متوجہ کرو تاکہ ان کو سمجھو۔

⇦ **پس** اے لوگو! واقعات عالم میں غور و فکر کرو اور چشم بصیرت سے دیکھو۔ ان سے عبرت کا سبق حاصل کرو۔ نصیحت قبول کرو۔ اور آخرت کیلئے توشہ تیار کرلو۔ تاکہ وہاں کی سعادت مندی ہاتھ آئے۔

⇦ **دنیا** میں بہت عبرتناک واقعات ہیں۔ جن سے بیمار دلوں کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دل ان کی قبولیت کے قابل اور پاک ہوں۔ کانوں میں سننے کی صلاحیت ہو۔ اور عقلیں ایسی قابلیت رکھتی ہوں۔ کہ ان کو یاد اور محفوظ رکھیں۔

⇦ پس اے مومنو! خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرح خوف رکھو۔ جو اس کے خوف کے مارے عبادت میں کھڑا رہے۔ شب بیداری سے خواب غفلت کو دور کر دے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید پر دن کو بھوکا پیاسا رہے۔

⇦ لوگوں کا ایمان دو طرح پر ہے ایک وہ جس کو دلوں میں ثابتی اور استقرار ہے۔ اور دوسرا وہ جو کہ دلوں اور سینوں کے اندر کچھ مدت کیلئے مستعار ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرح خوف رکھو جس کا دل خدا تعالیٰ کا کلام سن کر دہک جاتا ہے اور گناہ کرتا ہے تو اس کا اقرار کر لیا ہے۔ اس کے عذاب سے کانپ کر نیک عمل کرتا اور خوف کھاتا ہے۔ تو نیک عملوں میں جلدی کرتا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! اس کے عذاب سے ڈرتے رہو۔ اور اپنی حمیت کی بڑائی اور جاہلیت کے فخر سے پرہیز کرو۔ کیونکہ یہ دشمنی کے باردان اور شیطان کی پھونکنیاں ہیں۔

⇦ جناب امیر المومنین نے ایک شخص کی مذمت میں فرمایا ہے خوف رکھو جو دنیا سے الگ ہو کر آخرت کیلئے کمربستہ ہو گیا۔ دامن اٹھا کر اس کے واسطے کوشش کرنے لگا۔ فرصت کے وقت نیک کاموں میں جلد بازی کی۔ اور خوف کے مارے اعمال صالح میں اس نے عجلت سے کام لیا۔

⇦ اے اللہ کے بندو! خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرح خوف رکھو۔ جس نے اپنی واپسی کی نوبت لوٹنے کے انجام اور بازگشت کے اخیر کو سچا اور اپنی بے حد غلطیوں کا تدارک کیا۔ اور اعمال صالحہ کا بہت سا توشہ تیار کر لیا۔

⇦ آخرت کو لوگوں کی روحیں اپنے بُرے اعمال کے بوجھ کے عوض رہن رکھی ہوں گی اور وہاں سب پوشیدہ باتوں کا یقین ہو جائے گا۔ وہاں نہ تو اعمال صالحہ میں کچھ زیادتی ہو سکے گی اور نہ گناہوں کے عذاب میں کمی ہوگی۔

جناب امیر المومنینؑ نے ان لوگوں کے حالات کی نسبت جوامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کلمات فرماتے ہیں کہ ان میں بعضے اشخاص ایسے ہیں جو بُرے کاموں کو ہاتھ زبان سے مٹاتے اور دل میں برا سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ خصال خیر کے جامع ہیں۔ بعضے ایسے ہیں جو بُرے کاموں کو زبان سے مٹاتے اور دل سے برا سمجھتے ہیں۔ اور ان کی تردید میں ہاتھ سے کوئی کام نہیں کرتے۔ ایسے لوگ خصال خیر میں سے دو خصلتوں کو پکڑے ہوئے اور ایک خصلت کو ضائع کیے ہوئے ہیں اور بعضے وہ ہیں جو بُرے کاموں کو صرف دل میں بُرا سمجھتے ہیں اور ان کے مٹانے میں ہاتھ اور زبان سے کوئی کام نہیں لیتے۔ ایسے لوگ تین خصلتوں میں سے دو بزرگ خصلتوں کو کھوئے بیٹھے اور ایک کو پکڑے ہوئے ہیں اور بعضے لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو بُرے کاموں کو نہ دل میں بُرا سمجھیں نہ ہاتھ اور زبان سے مٹائیں۔ ایسے لوگ جیتے جی مردوں میں داخل ہیں۔

مجھے اس امت کے عوام کی حالت پر تعجب ہے اور یہ تعجب کیونکر نہ ہو کہ ان کی کتنی بڑی غلطی ہے کہ اپنے مذہبی مسائل میں مختلف حجتیں پیش کرتے ہیں۔ پیغمبر خدا ﷺ کے نشان قدم پر نہیں چلتے۔ نہ ان کے وحی کے عمل کی پیروی کرتے ہیں۔ نہ غیب پر ایمان لاتے اور نہ لوگوں کے عیب معاف کرتے ہیں۔ مشتبہ صورتوں پر عمل کرتے اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ ان کے نزدیک اچھا کام وہ ہے جس کو یہ اچھا سمجھیں۔ اور بُرا وہ ہے۔ جس کو یہ بُرا خیال کریں۔ دین کے مشکلات میں ان کی جائے پناہ خود اپنی ذات اور پیچیدہ معاملات میں ان کا بھروسہ بس اپنی رائے پر ہے۔ گویا کہ ان میں سے ہر ایک اپنی ذات کا پیشوا ہے اس نے جو اپنے زعم میں دلیلیں سمجھ رکھی ہیں۔ وہ محض پوچ اور لچر ڈھکوسلے ہیں۔ نہ وہ کچھ قابل اعتبار دلائل ہیں اور نہ قابل اعتماد اسناد۔

خدائے پاک نے ایمان کو شرک سے پاک کرنے کیلئے نماز کو تکبر اور بڑائی

سے صاف ستھرا کرنے کی غرض سے زکوٰۃ کو مسکینوں کو روزی پہنچانے کے واسطے۔ روزوں کو اخلاص خلق کے آزمانے کیلئے۔ حج کو تقویت دین کے واسطے۔ جہاد کو اسلام کی عزت بڑھانے کی غرض سے۔ امر بالمعروف کو عوام کی مصلحت کیلئے۔ نہی عن المنکر کو بُرے کاموں سے کمینوں کو روکنے کے واسطے۔ صلہ رحمی کو جماعت اور تعداد بڑھانے کی غرض سے۔ قصاص کو جانوں کی حفاظت اور ان کے بچانے کیلئے۔ اور اقامت حدود کو حرام کاموں کی بُرائی کی بڑائی اور زیادتی ظاہر کرنے کے واسطے۔ شراب خوری کے چھوڑنے کو عقل کے بچاؤ اور حفاظت کیلئے۔

⇦ **چوری** سے پرہیز کرنے۔ عفت ثابت رکھنے کی غرض سے زنا چھوڑنے کو نسبوں کی حفاظت کیلئے۔ تواطت چھوڑنے کو نسل بڑھانے کے واسطے۔ گواہی کو انکار کے دفعیہ کے لئے۔ جھوٹ چھوڑنے کو سچائی کی بزرگی اور فضیلت ظاہر کرنے کیلئے۔ اسلام کو خوفوں اور خطروں سے امان کی غرض سے امانت کو امت کے انتظام کے واسطے اور اطاعت کو امانت کی تعظیم کیلئے فرض اور مقرر فرمایا ہے۔

باب نمبر 53

⇦ جناب امیر المومنین ؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ کبھی عقلمند سے بھی غلطی ہو جاتی ہے اور کبھی بردبار سے بختی وقوع میں آتی ہے۔

⇦ کبھی عمدہ گھوڑا بھی ٹھوکر کھا جاتا اور کبھی مایوسی کی جگہ سے مطلب نکل آتا ہے۔

⇦ کبھی اچانک سب کام درست ہو جاتے اور کبھی طلب گار نا کام رہتے ہیں۔

⇦ کبھی اچانک بلا اور مصیبت سر پر آپڑتی اور کبھی خدا کو منظور ہوتا ہے تو ٹل جاتی ہے۔

⇦ کبھی آرزوؤں کے پورا ہونے میں دشواری پیش آتی۔ کبھی موت جلدی سے آ دباتی اور کبھی بُری خصلت آدمی کو دھبہ لگاتی ہے۔

⇦ کبھی نزدیک والے دور ہو جاتے اور کبھی سخت طبع نرمی قبول کرتے ہیں

⇦ کبھی خیر خواہوں کو بدگمانی پیدا ہو جاتی۔ کبھی اپنے مہربانوں سے فریب بازی پیش آتی اور کبھی غیر ناصح سے نصیحت وقوع میں آ جاتی ہے۔

⇦ کبھی ٹیڑھے بھی سیدھے اور درست ہو جاتے اور کبھی حجت باز بھی دوسروں کی مدد کے طلب گار ہوتے ہیں۔

⇦ تحقیق جو شخص ہدایت کا طلب گار ہو وہ راہ حق اور صواب کو پاتا اور جو اپنی رائے پر بھروسہ رکھے وہ ضرور چوک جاتا ہے۔

⇦ تحقیق جس نے کوشش کی وہ ضرور سعادت مند ہوا اور جس نے تنہائی اور خلوت

کو اختیار کیا وہ ضرور ناجی (نجات پانے والا) اور رستگار ہوا۔

⇦ کبھی مدد چاہنے والے کو بھی تکلیف پیش آ جاتی ہے اور کبھی قابل سزا لوگ بھی سزا اور تکلیف سے بچ رہتے ہیں۔

⇦ کبھی معاملات پیچیدہ ہو جاتے اور کبھی سب خوشیاں خراب ہو جاتی ہیں۔

⇦ کبھی امیدیں جھوٹی ہو جاتی اور کبھی اچھے بھلے آدمی دھوکا کھا جاتے ہیں۔

⇦ کبھی اپنا بچاؤ کرنے والا ہلاک ہو جاتا اور کبھی زور آور کا پاؤں بھی پھسل جاتا ہے۔

⇦ کبھی محروموں اور بے نصیبوں کو روزی ملتی اور کبھی مظلوموں کو مدد پہنچتی ہے۔

⇦ کبھی مغلوب اور کمزور غالب آ جاتے اور کبھی آسانی کے ساتھ مطلب نکل آتے ہیں۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سختی اور تکلیف ہمیشہ لاحق رہتی اور کبھی شریفوں پر غلاموں کی طرح ظلم و زیادتی ہوتی ہے۔

⇦ کبھی صبر کرنے میں دشواری پیش آتی۔ کبھی درست رائے بھی غلطی کھاتی اور کبھی کامل عقل جو یکتائے زمانہ ہو۔ گمراہ اور حیران ہو جاتی ہے۔

⇦ کبھی فرصت ہاتھ آ جاتی اور کبھی خوشی رنج اور غصے سے بدل جاتی ہے۔

⇦ کبھی تلواروں کے وار خالی جاتے اور کبھی خواب سچے نکل آتے ہیں۔

⇦ کبھی کلام کرنے سے نقصان ہوتا اور کبھی ملامت کرنے سے اثر ہو جاتا ہے۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ بردبار نہیں ہوتے وہ بردباری کا لباس پہنتے اور کبھی شاذو نادر نادان بھی کوئی حکمت کی بات کہہ دیتے ہیں۔

⇦ کبھی رائیں دور جا پہنچتی اور کبھی دشمن دھوکے میں آ جاتے ہیں۔

⇦ کبھی جلدی سے کامیابی حاصل ہو جاتی اور کبھی زخم کے درست ہونے میں

تکلیف پیش آتی ہے۔

⇦ تحقیق آنکھوں والے کے سامنے صبح روشن ہو چکی ہے۔

⇦ کبھی آپس میں میل ملاپ رکھنے والے جدا ہو جاتے اور کبھی دوستوں کی جمعیت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔

⇦ تحقیق جو شخص صرف اپنی رائے پر اکتفا کرے اور دوسروں کے مشورے کی ضرورت نہ سمجھے وہ ضرور خوف اور خطرے میں پڑا ہے۔

⇦ تحقیق وہ شخص بڑا نادان ہے جو اپنے دشمنوں سے خیر خواہی چاہتا ہے۔

⇦ تحقیق جو شخص بُرے کاموں سے باز آجائے وہ عبرت پذیر ہوا۔ اور جس نے قناعت اختیار کی وہ ضرور لوگوں کی نظروں میں عزیز ہوا۔

⇦ کبھی اختصار پر اکتفا کیا جاتا اور کبھی فی الحال اور جلدی مل جانے کی وجہ سے عطیئے کو مبارک سمجھا جاتا ہے۔

⇦ تحقیق جس شخص نے وعظ کہا۔ اس نے مسلمانوں کی ضرور خیر خواہی فرمائی۔ اور جو شخص کسی کے وعظ سے عبرت پذیر ہوا۔ وہ خوابِ غفلت سے ضرور بیدار ہو گیا۔

⇦ تحقیق وہ شخص کامیاب ہے جو پرہیز گار اور خاموش رہتا ہے اور کبھی حیران مبہوت معذور سمجھا جاتا ہے۔

⇦ تحقیق وہ شخص جو ہوائے نفس کے جذبات کے دھوکے میں آ گیا وہ گمراہ ہوا۔

⇦ تحقیق حق کا راستہ اس کے طلب گاروں کیلئے روشن اور واضح ہے۔

⇦ تحقیق قیامت کے آثار کھلے طور پر موجود ہیں۔ اس کی نشانیاں دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر ہو چکی ہیں۔ اہل بصیرت پر سب بھید منکشف ہو گئے ہیں۔

⇦ تحقیق اللہ سبحانہ کا علم تمام پوشیدہ چیزوں پر محیط اور تمام ظاہر چیزوں پر حاوی ہے۔ جبکہ طمع میں ہلاکت کا خوف ہو تو کبھی مایوسی سے مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔

⇦ **بیشک** تم لوگ ہجرت کے بعد اعراب (بادیہ نشینوں) کی طرح ہو گئے اور دوستی کے بعد ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے۔

⇦ **کبھی** لجاجت (اصرار کرنے) سے وہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کیلئے جھگڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

⇦ **بیشک** تم کو بیدار کیا گیا ہے۔ پس اے اللہ کے بندو! بیدار ہو جاؤ۔ اور تم کو راستہ بتلا دیا گیا ہے پس راستے پر آ جاؤ۔

⇦ **بیشک** تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔ پس نصیحت کو قبول کرو۔ تمہیں آنکھیں دی گئی ہیں پس ان سے چیزوں کو دیکھ لو۔ اور تمہیں سیدھا راستہ بتلایا گیا ہے۔ پس اس پر چلو۔

⇦ **بیشک** اگر تم لوگ راستے پر چلو تو تم کو راستہ بتلایا گیا ہے۔ اگر وعظ کو مانو تمہیں وعظ سنایا گیا ہے اور اگر نصیحت کو قبول کرو۔ تو تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔

⇦ **بیشک** جو لوگ کامل ایماندار ہیں وہ فتنوں کی آگ میں ہلاک ہو جائیں گے اور جو کچے پکے ہیں۔ وہ اس سے بچ رہیں گے۔

⇦ **بیشک** تمہارے دلوں سے موت کا یقین دور ہو گیا اور فضول امیدوں کا غرور اور دھوکا تم پر غالب آ گیا ہے۔

⇦ **بیشک** تم میں سے ذکر اور یاد کرنیوالے چلے گئے اور بھول چوک والے باقی رہ گئے ہیں۔

⇦ **بیشک** تم کو موت کی باگیں کھینچ رہی ہیں۔ اور تمہارے دلوں پر زنگ کے تالے لگے ہوئے ہیں۔

⇦ **بیشک** تم سب نے موجودہ دنیا کی محبت اور آئندہ آخرت کے چھوڑنے پر آپس میں دوستی کا رشتہ گانٹھ لیا ہے۔

⇦ بیشک طلوع کرنیوالے نے طلوع کیا چمکنے والا چمکا۔ ظاہر ہونے والا ظاہر ہو
چکا۔ اور ایک طرف جھکنے والا سیدھا ہو گیا۔

⇦ بیشک تمہارا دین صرف زبانی لفظوں میں رہ گیا ہے جیسا کوئی شخص اپنے کا
سے تو بیکار ہے اور اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہے۔

⇦ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مصیبت کی سختی میں اپنی جان پر جھوٹ بول دیتا ہے۔

⇦ دنیا میں جو چیزیں میٹھی ہیں وہ بیشک کڑوی اور جو صاف تھیں وہ گدلی ہو گئی
ہیں۔

⇦ جناب امیرالمومنینؓ نے منافقین کی حالت کو بیان فرمایا ہے۔ کہ ان لوگوں
نے ہر ایک حق کے مقابل باطل۔ ہر ایک سیدھے کیلئے ایک ٹیڑھا۔ ہر ایک قبیلے
میں ایک باتونی۔ ہر ایک دروازے کیلئے ایک کنجی۔ اور ہر ایک رات کے لئے
ایک صبح تیار کر رکھی ہے۔

⇦ بیشک دنیا اپنے مکروفریب کے ساتھ آراستہ اور اپنے زیب وزینت کے ساتھ
لوگوں کو دھوکے میں ڈال رہی ہے۔

⇦ بیشک آخرت اپنے زلزلوں کے ساتھ نزدیک آ گئی اور اپنے سینے کے بل بیٹھ گئی
ہے۔ یعنی جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھ گئی ہے۔ اور نہایت قرب
کے لحاظ سے گویا ابھی موجود ہو گئی ہے۔

⇦ بیشک لوگوں کو اپنی نجات اور خلاصی کی صورت تلاش کرنے کیلئے مہلت دی گئی
ہے اور سیدھا راستہ بتلایا گیا ہے۔ اور کچھ مدت کے بعد حوادث کے گھر (دنیا)
سے قبر کی طرف روانہ کئے گئے۔ اور اس کے بعد حساب کے مقام میں پیش کئے
جائینگے اور وہاں ان پر حجت قائم ہو جائیگی۔

⇦ بیشک خدائے پاک نے تمہارے قدموں کے نشانوں کو شمار کر رکھا ہے۔ وہ

تمہارے اعمال کو جانتا ہے اور تمہاری عمروں اور موت کے وقت کو لکھ رکھا ہے۔

⇦ **بیشک** عام لوگ فتنوں کے دریاؤں میں گھس پڑے۔ سنت کو چھوڑ کر بدعتوں کو پکڑ لیا۔ جہالت کی باتوں میں مصروف ہوئے اور زبانی علم کا دعویٰ کیا۔

⇦ **جناب** امیر المومنینؓ ایک شخص کی مذمت میں فرماتے ہیں کہ بیشک اس شخص کی عقل کو نفسانی خواہشوں نے پھاڑ دیا۔ اس کے دل کو مار ڈالا۔ اور اس کا نفس ان پر عاشق ہو گیا ہے۔

⇦ **آنجناب** نے ایک شخص کی تعریف میں فرمایا ہے کہ اس شخص نے اپنے دل کو زندہ کر لیا۔ اپنی نفسانی خواہش کو مار ڈالا۔ اور یہ اپنے پروردگار کا مطیع اور اپنے نفس کا نافرمان ہوا۔

⇦ **تحقیق** ہم لوگ ایسے زمانے میں موجود ہیں جس میں بے راہی کی باتیں زیادہ اور خیر و برکت کے سامان کم ہیں۔ اس کی کچھ عجب حالت ہے کہ اس میں جو لوگ نیکو کار ہیں۔ ان کو بدکار شمار کیا جاتا ہے اور ظالموں کا ظلم دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔

⇦ **آنجناب** نے حضرت رسول خدا ﷺ کی حالت بیان فرمائی ہے کہ آپ نے دنیا کو حقیر و ذلیل اور خوار سمجھا اور اس کو نہایت ذلت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس بات کا یقین کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی اور اختیار سے اس مردار کو آپ سے ہٹا رکھا۔ اور دوسروں کیلئے اس کو پھیلا دیا ہے۔

⇦ **بیشک** لوگوں نے گناہوں اور بدکاری کے کاموں پر آپس میں بھائی بندی ڈال رکھی ہے۔ دین کے کاموں میں ایک دوسرے سے علیحدہ اور جدا ہیں۔ جھوٹ بولنے پر ایک دوسرے سے محبت رکھتے اور سچ کہنے پر ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

⇦ **بیشک** شریر لوگ ظاہر اور غالب اور بھلے مانس پوشیدہ اور مخفی ہو گئے ہیں۔ جھوٹ عام طور پر پھیل گیا اور سچائی کم ہو گئی ہے۔

⇦ **بیشک** ایمان نے معتقدین پر اسلام کی سنتوں اور فرضوں کی پابندی کو لازم اور ضروری قرار دیا ہے۔

⇦ **بیشک** زمانہ اپنی اُس پہلی ہیئت کی طرف جو آسمان اور زمین کی پیدائش کے وقت تھی گھوم گھما کر آ گیا ہے۔

⇦ **تحقیق** برے کام اس کثرت سے ظہور پذیر ہیں کہ اب ان کے کرنے سے کسی کو حیا نہیں آتی۔ اور بیشک جھوٹ اس قدر پھیل گیا ہے۔ کہ اب ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ جن کی بات قابل اعتبار ہو اور اس کو ان سے نقل کر سکیں۔

باب نمبر 54

⇦ **جناب** امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ حکمت عصمت کے ساتھ اور ہیبت ناکامی کے ساتھ جکڑی ہوئی ہے۔

⇦ **حیاء** محرومی کے ساتھ اور کوشش کامیابی کے ساتھ جکڑی ہوئی ہے۔

⇦ **زیادہ** باتیں کرنا سامع کی ملالت طبع کے ساتھ اور لالچ ذات کے ساتھ جکڑی ہوئی ہے۔

⇦ **قناعت** غنا کے ساتھ اور صریح رنج وعنا کے ساتھ جکڑی ہوئی ہے۔

⇦ **پرہیزگاری** تقویٰ کے ساتھ اور محنت محبت دنیا سے جکڑی ہوئی ہے۔

باب نمبر 55

⇦ جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ دل کی امیدیں بہت کم پوری ہوتی ہیں۔ اور ادبار مبدل باقبال کم ہوتا ہے۔

⇦ احسان کے پھیلانے میں زبان بہت کم انصاف کرتی اور بادشاہوں اور خائنوں کی دوستی بہت کم باقی رہتی ہے۔

⇦ جلد باز کی رائے بہت کم درست ہوتی اور بادشاہوں کی دوستی بہت کم باقی رہتی ہے۔

⇦ وہ تھوڑی سی چیز جسکو دوام ہو۔ اس بہت سی چیز سے بہتر ہے جس کیلئے زوال ہو۔

⇦ تھوڑی سی لالچ بہت سی پرہیزگاری کو بگاڑ دیتی ہے۔

⇦ حرص نے اپنے سوار یعنی حریص کو جیتے جی جان سے مار ڈالا۔ اور ناامیدی نے اپنے صاحب یعنی ناامید کو ہلاک کر دیا ہے۔

⇦ احمق سے قطع تعلق کرنا عقلمندی اور ہوشیاری کی علامت اور بدکار سے تعلقات کو چھوڑ دینا نہایت غنیمت ہے۔

⇦ اگر انسان میں تھوڑا سا ادب ہو تو وہ بہت سے نسبی فضائل سے اچھا ہے۔

⇦ تھوڑا سا حق بہت سے باطل کو مٹاتا ہے اور تھوڑی سی آگ بہت سی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

⇦ اپنی تھوڑی سی چیز دوسروں کی بہت سی اشیاء سے افضل اور بہتر ہے۔

⇦ ہوائے نفس کو اپنی عقل سے مٹا دے تا کہ راست روی اور ہدایت کا مالک ہو جائے۔

⇦ ایسے بھائی بہت کم ہیں جو انصاف کریں اور ایسے مالدار بہت کم ہیں۔ جو محتاجوں کی حاجت روائی کریں۔

⇦ وہ تھوڑا سا عمل جس پر تو مداوت کرے اس بہت سے اچھا ہے جس سے ملول ہو کر اسے چھوڑ بیٹھے۔

⇦ جلد باز کے حیلے اور تدبیر میں کامیابی بہت کم حاصل ہوتی ہے اور ملول الطبع شخص کی دوستی نہایت کم باقی رہتی ہے۔

⇦ وہ تھوڑی سی چیز جس کا انجام قابل تعریف ہو اس بہت سی چیز سے بہتر ہے۔ جو آخر کار ضرر پہنچائے۔

⇦ آدمی کی قدر اسکی ہمت کے مطابق اور اس کے عمل اس کی نیت کے موافق ہوتے ہیں۔

⇦ وہ تھوڑی سی چیز جس کی ضرورت ہو اس بہت سی چیز سے بہتر ہے جسکی کوئی حاجت نہ ہو۔

⇦ وہ تھوڑی سی چیز جس کے حاصل کرنے میں آسانی ہو۔ اس بہت چیز سے بہتر ہے جس کیلئے بھاری بوجھ اٹھانا پڑے۔

⇦ شکریئے میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہو جاتے ہیں۔

⇦ کم کھانا عفاف میں شامل اور زیادہ کھانا اسراف میں داخل ہے۔

⇦ لوگوں کے پاس آمدورفت اور ان کے ساتھ خط وکتابت کم رکھنا عقلمندی کی بات

ہے۔

⇦ جو شخص اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے وہ بیماری سے بہت کم محفوظ رہتا ہے۔

⇦ وہ تھوڑا سا مال جو انسانی ضروریات کیلئے کافی ہو۔ اس بہت سے مال سے اچھا ہے جو شرارت اور سرکشی کا باعث ہو۔

⇦ وہ تھوڑا سا مال جو نجات دلائے۔ اس بہت سے مال سے بہتر ہے جو چاہ ہلاکت میں گرائے۔

⇦ ہر ایک آدمی کی قدر اس کے علم کے مطابق ہوتی ہے (یا ہر ایک شخص اس شخص کی قدر کرتا ہے جو اسے معلوم ہو)

⇦ دنیا میں نیک کام کرتا کہ آخرت میں غنیمت ہاتھ آئے۔ اور اپنی زبان کو درست رکھتا کہ سلامتی اور نجات پائے۔

⇦ شہوت پرست آدمی بدانجامی اور سزاؤں میں اسیر اور گناہگار شخص برائیوں میں مرہون اور گرفتار رہتا ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی تقدیر مضبوط اور محکم اور اس کا علم قطعی اور مبرم ہے۔ (قطعی)

⇦ اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں لا اعلم کہنا نصف علم ہے۔

⇦ ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ کہ جلد باز شخص ہلاک نہ ہو۔ اور ایسا نہایت ہی شاذ و نادر ہے کہ جو شخص صبر کرے۔ وہ کامیاب نہ ہو۔

⇦ ایسا کم ہوتا ہے۔ کہ صابر آدمی قدرت نہ پائے اور ایسا شاذ و نادر ہے کہ اسے نصرت اور فتح مندی ہاتھ نہ آئے۔

⇦ ہر ایک آدمی کی قدر اسکی عقل کے مطابق اور اسکی عزت اس کے فضل و کمال کے موافق ہوتی ہے۔

⇦ ہر ایک شخص اس چیز کی قدر کرتا ہے۔ جو اسے اچھی معلوم ہو۔

⇦ لوگوں کی غلطیاں کم معاف کرنا نہایت بُرا عیب اور کمینوں کے پاس لپک کر جانا بہت بڑا گناہ ہے۔

⇦ کم بولنا عیب کو چھپاتا اور لغزش سے بچاتا ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ خلط ملط کم رکھنا دین کو محفوظ رکھتا اور شریروں کی رفاقت سے آرام بخشتا ہے۔

⇦ تھوڑا سا علم عمل کے ساتھ بہت سے علم سے جو بدون عمل ہو کئی درجہ افضل اور بہتر ہے۔

⇦ پہلے اندازہ کر اور اس کے بعد کاٹ۔ پہلے فکر کر اور اس کے بعد بول اور پہلے خوب دیکھ بھال لے پھر کام کر۔

⇦ احمق کا دل اسکی زبان کے پیچھے اور عقلمند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔

⇦ آدمیوں کے دلوں میں ایک طرح کی وحشت ہوتی ہے اور جس شخص کے ساتھ ان کو الفت ہو۔ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ پاک بندوں کے دل خدائے پاک کے نظر کرنے کی جگہ ہیں۔ پس جس شخص کا دل پاک ہو۔ خدائے پاک اسکی طرف نظر فرماتا ہے۔

⇦ حق بات کہو تا کہ غنیمت ہاتھ آئے اور اپنے عملوں کو خالص کرو تا کہ سعادت مندی منہ دکھلائے۔

⇦ اپنے نفس پر قادر ہونا نہایت بہترین قدرت ہے۔

⇦ قطع رحم نہایت بری خصلت اور قطع رحم سے زوال نعمت ہے۔

⇦ تحصیل علم کو چھوڑنا طالب علموں کا بہانہ ہے۔

⇦ بدکار آدمی بہت برا ساتھی اور بخل کی بیماری پوشیدہ بیماری ہے۔

⇦ جاہل سے قطع تعلق کرنا عقلمند کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کے برابر ہے۔

⇦ عقلمند کا برا کام جاہل کے اچھے کام سے بہتر ہے۔

⇦ عقلمند شخص تجھ سے اس وقت قطع تعلق کریگا جبکہ تیرے ملاپ کی کوئی تدبیر اسے معلوم نہ ہوگی۔

⇦ اپنی حرص کو چھوٹا کر اور جو روزی تیرے حق میں مقدر ہو چکی ہے۔ اس پر ٹھہرا رہ (اس پر قناعت کر) تاکہ تو اپنے دین کو محفوظ رکھے۔

⇦ شہوت پرست آدمی کا نفس مریض اور اس کا دل بیمار ہے۔

⇦ اپنی امیدوں کو چھوٹا کرو۔ موت کے اچانک آ جانے سے ڈرو اور نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔

⇦ باتیں کم کیا کر اور امیدیں چھوٹی کر دے۔ امیدوں کو کم کر دے تاکہ تیرے اعمال خالص ہو جائیں۔

⇦ اپنے نفسوں کو حساب کی قید میں مقید رکھو اور ان کی مخالفت کرنے سے ان پر غالب آ جاؤ۔

⇦ تھوڑی سی دنیا بھی بہت سی آخرت کو برباد کر دیتی ہے۔

⇦ جناب امیر المومنینؓ خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے متعلق فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ، کو بلحاظ علم تمام چیزوں سے قرب حاصل ہے اور کسی کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں۔ وہ سب سے دور ہے اور کسی شے سے جدا بھی نہیں۔

⇦ اپنے ایمان کو یقین کے ساتھ مضبوط کرو کیونکہ یہ دین کا بہترین جزو ہے۔

⇦ اپنی امیدوں کو چھوٹا کر کیونکہ تیری موت نہایت نزدیک ہے۔

⇦ اپنی خواہش نفسانی کو علم کے ساتھ اور غضب کو حلیم کے ساتھ مار ڈال۔

⇦ اپنے فرائض کو ادا کرنا نہایت اچھی خصلت اور بہترین شرافت ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ اس طرح معاملہ کر۔ کہ ان کے اخلاق کے قریب ہو جائے تا کہ انکی شرارتوں اور فریبوں سے بچا رہے۔

⇦ بستگی زبان کی برائی بے ہودہ گوئی کے زخم کرنے سے کئی درجہ بہتر ہے۔

⇦ شہوت کا مقابلہ اس طرح کر کہ اس کو جڑ سے اکھیڑ ڈال۔ اس صورت میں تو ضرور کامیاب رہے گا۔

⇦ اہل خیر (نیک لوگوں) کا ساتھ کرتا کہ تو ان میں شمار ہو۔ اور شریروں سے دور رہ تا کہ ان سے جدا اور برکنار ہو۔

⇦ امیدوں کو چھوٹا کر۔ کیونکہ عمر نہایت چھوٹی ہے۔ اور نیکی کے کام کر کیونکہ تھوڑی بھی بہت ہے۔

⇦ زندگانی کی جڑ حسن تقدیر اور اس کا مدار حسن تدبیر ہے۔

⇦ غصے کے وقت حلم اور بردباری کی قوت بدلہ لینے کی قوت سے زیادہ بہتر اور افضل ہے۔

⇦ لڑائی میں زرہ پوشوں کو آگے اور جن کے بدن پر زرہ نہیں ان کو پیچھے رکھو اور نیچے اوپر کے دانت ملائے رہو کیونکہ اس طرح تلواریں سر سے اچٹ جاتی ہیں۔

⇦ کسی کو اپنا دوست بنانے سے پہلے اس کا امتحان کر کیونکہ امتحان برے بھلے کے امتیاز کیلئے ایک معیار اور کسوٹی ہے۔

⇦ کسی کے ساتھ دوستی پیدا کرنے سے پہلے اس کی آزمائش اور امتحان کر اور اس کام میں لوگوں سے مدد لے ورنہ تو شریروں کا ساتھ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

⇦ دنیا کے تھوڑے مال کیلئے کچھ بقاء اور دوام نہیں اور جو زیادہ ہو تو اس کیلئے بلاؤں سے امان نہیں۔

⇦ ایسا کم ہوتا ہے کہ لذات نفسانی کا عاشق ان میں ہلاک نہ ہو اور ایسا شاذ و نادر

ہے۔ کہ کوئی شخص فراخوری کرے اور اسے طرح طرح کے امراض لاحق نہ ہوں۔

⇦ مجرم کے عذر کو قبول کرنا کرم کے آثار اور نیک خصال میں سے ہے۔

⇦ آنے والی نعمتوں کو شکر کے قید سے مقید کرو۔ کیونکہ اگر وہ ناشکری کے سبب زائل ہو گئیں تو پھر ان کا واپس آنا دشوار ہے یہ کوئی دستور نہیں کہ جو چیز چلی جائے وہ ضرور واپس آجائے۔

⇦ شریعت کا انتظام تین چیزوں سے ہے۔ (۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر (۳) حدیں قائم کرنا۔

⇦ دنیا کا بقاء چار چیزوں سے ہے۔ (۱) وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرے (۲) وہ جاہل جو علم حاصل کرنے سے عار نہ کرے (۳) وہ غنی جو اپنے مال کو فقیروں پر خرچ کرے (۴) وہ فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض فروخت نہ کرے۔ پس جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرینگے۔ تو جاہل علم حاصل کرنے سے ناک چڑھائیں گے۔ اور جب دولت مند اپنے مال میں بخل کرینگے۔ تو فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے۔

⇦ کم کھانا نفس کی بزرگی کا باعث اور ہمیشہ تندرست رہنے کا موجب ہے۔

⇦ اپنی امیدوں کو چھوٹا کرو۔ نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔ اور موت کے اچانک آجانے سے ڈرو۔ کیونکہ رزق کے واپس آنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اور جو عمر

ضائع ہو جائے وہ واپس نہیں آسکتی۔ جو روزی آج نہ ملے کل اس کی زیادتی کی امید ہو سکتی ہے۔ اور جو کل گزر چکی ہے آج اس کی واپسی کی امید نہیں ہو سکتی۔

رعیت کے دل ان کے محافظ بادشاہ کے خزانے ہیں پس انصاف یا ظلم جو کچھ ان میں ودیعت رکھتا ہے اس کو پالیتا ہے یعنی ان سے جیسا برتاؤ کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ دیکھ لیتا ہے۔

باب نمبر 56

⇦ جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہر ایک عقلمند شخص مغموم اور ہر ایک عارف مرد فکر مند رہتا ہے۔

⇦ ہر ایک عالم شخص خدا سے خائف رہتا اور ہر ایک عارف مرد دنیا سے نفرت رکھتا ہے۔

⇦ ہر ایک قناعت کرنیوالا غنی رہتا اور ہر ایک متوکل سب آفتوں سے بچا رہتا ہے۔

⇦ ہر ایک لالچی بلاؤں میں اسیر اور ہر ایک حریص ہمیشہ کا فقیر ہے۔

⇦ ہر ایک حریص تکلیف میں رہتا، ہر ایک صلح رکھنے والا مصیبتوں سے بچا رہتا ہے۔ اور اپنے نفس پر بھروسا کرنے والا ہلاکت میں پڑتا ہے۔

⇦ ہر ایک متکبر حقیر و خوار اور ہر ایک فناء ہونیوالی چیز ہیچ اور بے اعتبار ہے۔

⇦ وہ شخص جو ہر ایک سے خوش رہے (کسی کے ساتھ جھگڑا فساد نہ رکھے) وہ آرام میں رہتا ہے اور ہر ایک پاک شخص صحیح و سلامت رہتا ہے،

⇦ ہر ایک نیکو کار مانوس اور ہر ایک ناامید شخص مایوس رہتا ہے۔

⇦ ہر ایک خدا تعالیٰ کا مطیع اور فرماں بردار با عزت رہتا اور ہر ایک نافرمان گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

⇦ ہر ایک نادان فتنے میں پڑتا اور ہر ایک عقلمند غمگین رہتا ہے۔

⇦ ہر ایک عافیت و آرام کا انجام بلا اور مصیبت اور ہر ایک سختی اور تکلیف کا انجام کشائش اور راحت ہے۔

⇦ ہر ایک شمار شدہ چیز کم اور ہر ایک خوشی ایک نہ ایک دن خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ ہر ایک جمعیت کا انجام تفرقہ اور جدائی اور ہر ایک وہ چیز جس کے آنے کی امید ہو وہ آئی کہ آئی۔

⇦ ہر ایک طلب گار کا خود مطلوب ہو جانا اور ہر ایک وہ شخص جو شر کی وجہ سے غالب آئے آخر مغلوب ہو جاتا ہے۔

⇦ ہر ایک منافق شکی اور ہر ایک آنے والی چیز نزدیک اور قریب ہے۔

⇦ ہر ایک قریب چیز نزدیک۔ دنیا کے تمام منافع سراسر خسارہ اور ہر ایک نیکوئی احسان ہے۔

⇦ جو چیز گزر جائے وہ اس طرح ہو جاتی ہے۔ کہ گویا اس کا وجود ہی نہ تھا۔ اور جو چیز آنے والی ہے اس کا آنا ایسا یقینی ہے کہ گویا وہ وجود میں آ چکی ہے۔

⇦ ہر ایک بلند مرتبہ شخص پر لوگ حسد کیا کرتے ہیں۔

⇦ ہر ایک چیز اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی، اور ہر ایک شے اپنی ضد اور مخالف چیز سے نفرت پکڑتی ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی اپنی مثل کی طرف میل کرتا اور ہر ایک پرندہ اپنے ہم شکل کی طرف جھکتا ہے۔

⇦ جنس کی نعمتوں کے سوا تمام نعمتیں حقیر اور دنیا کی سب نعمتیں زوال پذیر ہیں۔

⇦ ہر ایک علم جس کے ساتھ عقل نہ ہو وہ گمراہی اور ہر ایک عزت جس کے ساتھ دینداری کا خیال نہ ہو وہ ذلت اور خواری ہے۔

⇦ ہر ایک دن دوسرے دن کی طرف پہنچاتا اور ہر ایک انسان اپنی زبان اور ہاتھ کے جرم سے ماخوذ ہوتا ہے۔

⇦ تقدیر کے سوا تمام چیزوں کیلئے کوئی نہ کوئی حیلہ اور دوا ہے اور قناعت اختیار

کرنے اور رضا بقضا میں پوری غنا ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی اپنی موت کو ایک نہ ایک دن پانے والا ہے۔ اور ہر ایک دشوار چیز مشکل سے ہاتھ آتی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کے سوا ہر ایک وہ چیز جو واحد اور ایک کہلائے وہ نہایت قلیل اور اللہ جل جلالہ کے سوا ہر ایک عزت والا ذلیل ہے۔

⇦ حماقت کے سوا ہر ایک قسم کی محتاجی کا تدارک اور بدخلقی کے سوا ہر ایک مرض کا علاج ہو سکتا ہے۔

⇦ ہر ایک مخلوق کو وہ امور پیش آتے ہیں جو اسے معلوم نہیں۔ اور ہر ایک شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے گا۔

⇦ ہر ایک قناعت اختیار کرنیوالا عفیف اور خدا تعالیٰ کے سوا ہر ایک زور آور ضعیف ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کے سوا ہر ایک مالک درحقیقت مملوک اور یقینی امور کے سوا سب باتیں ظنی اور مشکوک ہیں۔

⇦ خدا تعالیٰ کے سوا ہر ایک عالم گویا متعلم ہے۔ اور علم کے سوا ہر ایک چیز خرچ کرنے سے کم ہو جاتی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کے سوا ہر ایک قدرت رکھنے والا عاجز اسکی ذات بابرکات کے سامنے سب پوشیدہ چیزیں ظاہر اور تمام مخفی اسرار اس پر کھلے ہوئے اور منکشف ہیں۔

⇦ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرتی اور ہر ایک چیز اس کی ذات سے ڈرتی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کے سوا ہر ایک غالب مغلوب اور اس کے سوا ہر ایک طلب گار در اصل مطلوب ہے۔

- انصاف کے اصول کے سوا ہر ایک چیز اِدھر اُدھر جھک جاتی ہے۔
- جس چیز کا ظاہر کرنا اچھا اور مفید نہ ہو۔ گو اس کے پوشیدہ رکھنے کی بابت نہ کہا جائے۔ مگر وہ امانت ہی ہے۔
- ہر ایک وہ چیز جس پر آدمی اکتفا کرے وہ کافی اور جو چیز میانہ روی سے بڑھ جائے وہ اسراف اور فضول خرچی میں داخل ہے۔
- اگر تو فکر و غور کرے تو ہر ایک دن سے تجھے عبرت حاصل ہو سکتی ہے۔
- دنیا کی ہر ایک طرح کی دولت مندی درحقیقت تنگدستی اور مفلسی ہے۔
- ہر ایک ایسی چیز جو بلاتوقف دے دی جائے۔ وہ انتظار کا مقابلہ کرتی اور ہر ایک مؤجل (معیاد مقرر کی ہوئی) چیز کل پرسوں کا وعدہ کرنے سے معطل و بیکار ہو جاتی ہے۔
- دنیا کے تمام بوجھ اور مصائب قانع اور عفیف شخص پر آسان اور خفیف ہیں۔
- ہر ایک شخص جو کچھ بوتا ہے وہ ہی کاٹتا اور ہر ایک اپنے کئے کا بدلہ پاتا ہے۔
- جبلت اور سرشت کے بدلنے کے سوا ہر ایک چیز کی تبدیلی ہو سکتی ہے۔
- آخرت کی ہر ایک چیز بہ نسبت سننے کے دیکھنے میں بڑی معلوم ہوگی۔ اور دنیا کی ہر ایک شے بہ نسبت دیکھنے کے سننے میں بڑی معلوم ہوتی ہے۔
- عذاب دوزخ کے سوا تمام مصیبتیں خفیف اور کم ہیں۔ بلکہ اس کے مقابل سب کی سب عافیت و آرام کی مانند ہیں۔
- ہر ایک شخص اپنی دلی آرزوؤں کا طلب گار رہتا ہے اور موت اس کی تلاش میں لگی رہتی ہے اور آخر اس کا شکار ہو جاتا ہے۔
- ہر ایک چیز عقل کی محتاج اور عقل ادب کی محتاج ہے۔
- عقل اور ادب کے سوا شرافت کے تمام اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔

⇦ ہر ایک چیز کا دستور ہے کہ جب وہ اتر جائے اور کم ہو جائے تو اس کی عزت ہوتی ہے۔ مگر علم جتنا زیادہ ہوتا ہی اس کی زیادہ قدر ہوتی ہے۔

⇦ ہر ایک وہ نعمت جس میں لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ وہ زوال سے اور ہلاکت اور بربادی سے محفوظ و رہتی ہے۔

⇦ ہر ایک وہ دوستی جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے سوا کسی اور بات پر مبنی ہو وہ گمراہی اور اس پر بھروسا کرنا تباہی ہے۔

⇦ دنیا کے تمام حالات میں بے قراری اور اضطراب اور یہاں کی ملکیت شدہ چیزیں ہاتھ سے جانیوالی اور یہ خانہ خراب ہیں۔

⇦ ہر ایک برتن کا دستور ہے کہ جب اسکی مقدار کے موافق اس میں کوئی چیز بھر دی جائے تو وہ تنگ ہو جاتا ہے (اس میں اور چیز سمانہیں سکتی) مگر علم کا برتن یعنی سینہ علم کے زیادہ ہونے سے تنگ نہیں ہوتا۔ بلکہ جتنا علم بڑھتا جائے۔ اتنا ہی سینہ کھلتا جاتا ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی قیامت میں اپنے اعمال کو دیکھے گا اور ان کا بدلہ پائے گا۔

⇦ ہر ایک نیک کام جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہ ہو تو باعث ریا کاری اور اس کا ثمرہ اور پھل بُری سزا اور عذاب میں گرفتاری ہے۔

⇦ دنیا کی ہر ایک مدت ختم ہونیوالی اور اس میں جتنے زندہ ہیں سب پر موت اور فنا آنے والی ہے۔

باب نمبر 57

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ بہت سے ذلیل لوگوں کو ان کی عقل نے معزز اور با اعتبار بنا دیا۔ اور بہت سے عزت والوں کو انکی جہالت نے ذلیل وخوار کر دیا۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عقل کے ہاتھ میں اسیر اور خواہش نفسانی کے وقت اس پر حاکم اور امیر ہیں۔

⇦ بہت سے بڑے بڑے مالدار ایسے ہوئے ہیں کہ ان کو زمانے نے فقیر اور حقیر کر دیا۔

⇦ بہت سے غنی اور مالدار ایسے ہیں۔ کہ کوئی ان کی پرواہ نہیں رکھتا۔ اور بہت سے فقیر ایسے ہیں۔ کہ ہر کوئی ان کا محتاج ہوتا ہے۔

⇦ بہت سی نعمتیں ایسی ہیں کہ ظلم ان کو سلب کر دیتا ہے۔ اور بہت سی جانیں ایسی ہیں کہ صرف ایک سخن سے ان کے خون گرائے جاتے ہیں۔

⇦ بہت سے انسان ایسے ہیں کہ انکی زبان نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ احسان نے ان کو غلام بنا دیا۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی تعریف پر عاشق اور فریفتہ ہیں اور کئی اشخاص ایسے ہیں جو اپنی مدح کے شیدا اور اس پر عزہ ہیں۔

⇦ بہت سے نغمے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ آئندہ کوئی روز تک کھانے کی نعمت سے محروم کر دیتے ہیں اور کئی لذتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ بلند درجے حاصل کرنے

سے مانع ہو جاتی ہیں۔

⇦ بہت سی امیدیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں ناکامی پیش آتی ہے۔ اور کئی گم شدہ چیزیں ایسی گم ہوتی ہیں کہ وہ واپس نہیں آتیں۔

⇦ بہت سے روزی کے طلب گار ایسے ہیں۔ جو اس سے محروم رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اسکی تلاش نہیں کرتے مگر ان کو گھر میں بیٹھے بٹھائے مل جاتی ہے۔

⇦ بہت سی شہوتیں ایسی ہیں۔ کہ انہوں نے رتبہ عالیہ حاصل کرنے سے محروم کر دیا ہے بہت سی لڑائیاں ایسی ہیں جو صرف ایک لفظ کے کہنے سے پیدا ہو گئیں۔ بہت سی صیانتیں ایسی ہیں جو ایک نگاہ کے طفیل ہاتھ آ گئیں۔ بہت سے کلمے ایسے ہیں۔ جنہوں نے نعمت کو سلب کر دیا اور بہت سی نگاہیں ایسی ہیں جنہوں نے حسرت اور ندامت کو پیدا کیا۔

⇦ بہت سے لوگ اس لئے مغرور ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے عیب چھپا دیتا اور انکی خرابیاں ظاہر نہیں فرماتا۔

⇦ بہت سے لوگ گناہوں میں اس لئے ترقی کرتے جاتے ہیں کہ پروردگار عالم ان کے ساتھ احسان فرماتا ہے۔

⇦ بہت سے لوگ اس واسطے دنیا کی لالچ کرتے ہیں کہ خداوند کریم ان کی غلطیوں سے درگزر فرماتا ہے۔

⇦ بہت سے پیچیدہ معاملات صبر کرنے سے حل ہو جاتے ہیں اور بہت سے دشوار کام نرمی کی بدولت سہل اور آسان ہو جاتے ہیں۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں جو دنیا پر اعتماد رکھتے تھے مگر دنیا نے ان کو سخت مصیبت میں ڈالا۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں جو اسکی حالت پر مطمئن تھے مگر اس نے ان کو سر کے بل گرایا۔

⇦ بہت سے شان وشوکت والوں کو دنیا نے حقیر کر دیا۔اور بہت سے عزت والوں کو اس نے تباہ اور ذلیل کر چھوڑا۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔کہ خدائے حکیم ان کو نعمتیں عطا فرما کر آزماتا اور کئی ایسے ہیں کہ ان کو مصیبت میں رکھ کر ان پر انعام فرماتا ہے۔

⇦ بہت سے لوگ جھوٹی امیدوں کے دھوکے میں آ کر اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں۔اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اعمال صالحہ کرنے میں آجکل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان پر اچانک موت آجاتی ہے۔

⇦ بہت سے روزے دار ایسے ہیں۔کہ ان کو بھوک پیاس کے سوا روزے سے کچھ فائدہ نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو تکلیف کے سوائے شب بیداری سے کچھ نفع نہیں۔

⇦ بہت سے لوگ ایسی امیدیں باندھتے ہیں۔جو ان کو کبھی حاصل نہیں ہوتیں اور بہت سے مکان بنانیوالے ایسے ہوتے ہیں کہ جب مکان تیار ہو جاتا ہے تو وہ اس میں رہ نہیں پاتے۔

⇦ بہت سے مال جمع کرنیوالے ایسے ہیں جو عنقریب اسے چھوڑ جائیں گے۔

⇦ بہت سے نقصان والے نفع اٹھاتے اور بہت سے زیادہ مال والے خسارہ پاتے ہیں۔

⇦ بہت سے فقیر غنی اور بہت سے غنی محتاج ہیں۔

⇦ بہت سے ڈرنے والے ایسے ہیں کہ ان کو ان کا خوف امن کی جگہ میں لایا۔

⇦ بہت سے مومن ایسے ہیں کہ ان کو صبر اور حسن ظن نے کامیاب کرایا۔

⇦ بہت سے غمگین ایسے ہیں۔ کہ ان کو غم نے ہمیشہ کی خوشی میں پہنچایا۔

⇦ بہت سے خوشی کرنیوالے ایسے ہیں کہ ان کو خوشی نے دائمی غم میں پھنسایا۔

⇦ بہت سے حریص ایسے ہیں کہ وہ ناکام رہتے ہیں اور بہت سے جائز طریق سے روزی کمانے والے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

⇦ بہت سے بدبخت ایسے ہیں کہ انکی موت ان کے سر پر آ پہنچی۔ اور وہ روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

⇦ بہت سے غصے ایسے ہیں کہ ان کے مطابق عمل کرنے سے وہ ان سے کئی درجے بڑھ کر زیادہ سخت خوف میں مُبتلا ہوتے ہیں۔

⇦ بہت سی گمراہی کی باتیں ایسی ہیں جن کے ثبوت میں احمق لوگ آیات قرآن مجید کو پیش کر کے ان کو ایک عمدہ صورت میں دکھلاتے ہیں۔ جس طرح کہ لوگ جھوٹے تانبے کے روپوں پہ چاندی کا ملمع چڑھا کر ان کو رواج دیتے ہیں۔

⇦ بہت سے عالم بدکار اور بہت سے عابد بے علم ہیں۔ پس علما میں سے جو شخص بدکار ہو۔ اور عابدوں میں سے جو شخص بے علم ہو ان سے پرہیز رکھو ان کا میل جول چھوڑ دو۔

⇦ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ کہ دنیا میں دوسرے لوگ انکی نعمتیں اور خوشحالی دیکھ کر ان پر رشک کرتے ہیں۔ مگر وہ آخرت میں ہلاک اور برباد ہونیوالی جماعت میں شامل ہونگے۔

⇦ بہت سے پست درجہ لوگ ایسے ہیں۔ کہ حسن خلق کی بدولت وہ بلند مدارج پر پہنچ گئے۔ اور بہت سے عالی مرتبہ اشخاص ایسے ہیں۔ کہ حماقت کی وجہ سے نہایت نیچے گر گئے۔

باب نمبر 58

⇦ جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں۔ جو شخص لالچ کا بندہ اور غلام ہو وہ متقی اور پرہیزگار کیونکر ہو سکتا ہے۔

⇦ جو شخص پیٹ بھر کر کھایا کرے اسکی فکر اور رائے اُس کی طرح صحیح اور صاف ہو سکتی ہے۔

⇦ جو شخص دنیا میں مشغول ہو۔ وہ آخرت کے کام کیسے کر سکتا ہے۔

⇦ جس شخص پر نفسانی خواہشیں غالب آ جائیں وہ آخرت کے عذاب اور دنیا کی آفتوں سے کس طرح خلاصی پا سکتا ہے۔

⇦ جبکہ خود راہنما ہی غافل اور بے خبر ہو تو اس کے ذریعے سے گمراہ لوگ کیونکر راہ پر آ سکتے ہیں۔

⇦ جو اشخاص تھوڑے مال پر قناعت نہ کریں وہ اپنے نفس کی اصلاح کیونکر پا سکتے ہیں۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھاگنا چاہے وہ اس سے کیونکر بچ سکتا ہے اور جس شخص کی موت طلب گار ہے وہ اس سے کس طرح سلامت رہ سکتا ہے۔

⇦ جس شخص کی حفاظت کا خدائے پاک ضامن ہے وہ کس طرح ضائع ہو سکتا ہے۔

⇦ انسان اس عمر پر کس طرح خوش ہوتا ہے جو گھنٹوں کے گزرنے سے گھٹتی جاتی ہے۔ اور اس جسم کے سلامت رہنے پر کیونکر مغرور ہوتا ہے۔ جو جہان کی آفتوں

کا نشانہ بنے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو نفسانی خواہشوں سے نہ ہٹائے۔ وہ عبادت کی لذت کیسے پا سکتا ہے۔ اور جس شخص کا دل دنیا پر عاشق ہو وہ پسندیدہ کام کیونکر بجا لا سکتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کی قدر نہ جانے وہ دنیا سے بے رغبت کیسے ہو سکتا ہے اور جو شخص بے دھڑک ہو کر جھوٹی قسم کھائے وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کس طرح بچ سکتا ہے۔

⇦ اے شخص تو اپنی حالت پر کس طرح باقی رہ سکتا ہے۔ حالانکہ زمانہ تیرے حالات کے بدلنے کی فکر میں لگا ہے۔

⇦ تو موت کو کس طرح بھولتا ہے۔ حالانکہ اس کے نشان تجھے ہر وقت یاد دلا رہے ہیں۔

⇦ وہ شخص اپنے مخالفوں کی جدائی پر کس طرح صبر کر سکتا ہے جو حکمت (علمِ دین) سے بے بہرہ ہو۔

⇦ وہ شخص شہوت سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ جو عصمت سے محروم ہو۔

⇦ وہ شخص جس کا یقین ٹھیک نہ ہو وہ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر کس طرح راضی ہو سکتا ہے۔

⇦ جس شخص کا دین ٹھیک نہ ہو اسکی حالت کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کی اصلاع نہ کر سکے وہ اوروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو نہ جانے وہ دوسرے کی قدر کیونکر معلوم کر سکتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو گمراہ کرے اسکو کوئی دوسرا شخص کس طرح راہ پر لا سکتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی نفسانی خواہشوں کو نہ مارے۔ وہ حقیقت زہد تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔

⇦ جس شخص پر نفسانی خواہشیں غالب ہوں۔ وہ ہدایت کو کیونکر پا سکتا ہے۔ اور

جس شخص کے دل میں دنیا کی محبت بھری ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کس طرح کرسکتا ہے۔

⇦ جو شخص مخلوق سے وحشت زدہ اور متنفر نہ ہو وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسے مانوس ہو سکتا ہے۔

⇦ جس شخص سے خداوند تعالیٰ ناخوش ہو وہ دنیا کی لذت کیونکر پا سکتا ہے۔

⇦ جس شخص کیلئے توفیق الٰہی معاون اور رفیق نہ ہو وہ عبادت سے کیسے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

⇦ جو شخص حق کے قریب اور اس کے ساتھ متصل نہ ہو وہ باطل سے کس طرح دور اور جدا ہو سکتا ہے۔

⇦ جس شخص کا خدا پر توکل ٹھیک نہ ہو وہ حرص کی تکلیف سے کیسے نجات پا سکتا ہے۔

⇦ جس شخص کو فضیحت اور رسوائی سے لذت حاصل ہو وہ نصیحت سے کیسے نفع اُٹھا سکتا ہے۔

⇦ اے غافل خدا تعالیٰ کے عذاب کے اچانک آ جانے سے تو کیسے بے خبر ہے جبکہ تو اس کی نافرمانیوں میں ایسا ڈوبا ہے۔ کہ تو اس کے عذاب کے اعلیٰ درجہ کا مستحق ہو چکا ہے۔

⇦ اس شخص کی حالت کیسی خراب اور ردی ہے جس کو زندگانی گویا موت صحت بمنزلہ مرض اور اس کی جائے پناہ خوفوں اور خطروں کا گھر ہے۔

باب نمبر 59

- جناب امیر المومنین ؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کی بلندی اور رفعت شان کیلئے علم کافی اور اسکے ضائع اور برباد ہونے کیلئے جہالت وافی ہے۔
- اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کیلئے قناعت کافی اور اسکی ہلاکت کے واسطے حرص وافی ہے۔
- مستغنی ہونے کے واسطے عقلمندی کافی اور ادب سکھانے کیلئے تجربہ نہایت کامل استاد اور بڑے وافی ہیں۔
- گمراہی کیلئے غفلت کافی اور عذاب کے واسطے (خدا کی پناہ) دوزخ وافی ہے۔
- موت سے ڈرانے کیلئے بڑھاپا کافی اور مدد اور اعانت کے واسطے مشورہ بڑا وافی ہے۔
- راستہ پانے کیلئے غور و فکر کافی اور جس چیز کے دینے میں تکلیف نہ ہو وہ بہت اچھا عطیہ اور عطائے وافی ہے۔
- شرافت کیلئے تواضع کافی ذریعہ ہے اور ہلاکت کے واسطے تکبر نہایت کامل وسیلہ اور اپنی بساط اور طاقت سے زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی کا پوراز ینہ ہے۔
- حلم اور بردباری سنجیدگی اور وقار کیلئے کافی اور کم عقلی عیب اور عار کے واسطے وافی ہے۔
- قرآن کریم ہدایت کی راہ بتلانے کیلئے کافی اور بڑھاپا موت کی خبر لانے کے واسطے وافی ہے۔

- موت حراست کے واسطے کافی اور عدل سیاست کیلئے وافی ہے۔
- غفلت اور مغروری نہایت کامل جہالت اور خدا تعالیٰ کا خوف بہت بڑا علم ہے۔
- کسی کی صحبت میں بیٹھنا اس کے آزمانے کیلئے کافی اور انسان کو غفلت اور غرور میں ڈالنے کے واسطے نہایت وافی ہے۔
- اپنے نفس کو پہچاننا بہت بڑا علم اور اپنے آپ کو نہ جاننا نہایت کامل جہالت ہے۔
- اپنے آپ کو اچھا سمجھنا بہت بڑی ذلت اور اپنے آپ کو ناقص اور کم درجہ خیال کرنا ایک عمدہ فضیلت ہے۔
- اپنے عیبوں کو معلوم کرنا بہت بڑی ہوشیاری اور عقلمندی اور اپنے مطالب کو جائز طریق سے طلب کرنا نہایت کامل سعادت مندی ہے۔
- یقین بہت بڑی عبادت اور فعل خیر (نیک کام کرنا) نہایت اچھی عادت ہے۔
- زیادت نعمت کیلئے شکر بہت عمدہ وسیلہ اور عزت اور بلند مراتب حاصل کرنے کیلئے تواضع نہایت کامل ذریعہ ہے۔
- تکبر انسان کے ضائع ہونے کیلئے اور ایثار اس کی شرافت اور بزرگی کیلئے کافی ہے۔
- سوال میں اصرار کرنا محرومی کیلئے بس پورا اور وافی ہے۔
- اپنے نفس سے راضی اور خوش ہونا بہت بڑی جہالت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا نہایت بھاری عیب اور نقصان ہے۔
- کسی تعجب انگیز بات کے سوا ہنسنا پوری نادانی ہے۔
- کسی خطا دار کو اگر تعمیل حکم میں کامیابی حاصل ہو جائے تو یہ اس کی معافی کیلئے کامل سفارشی ہے۔
- آدمی کیلئے یہ نہایت دھوکے کی بات ہے کہ جو کچھ خیال میں آئے اس پر بھروسہ

اور اعتماد کر بیٹھے اور اس کے مطابق عمل کرنے لگے۔

⇦ اپنی قدر کو نہ سمجھنا بہت بڑی جہالت اور نادانی ہے۔

⇦ اگر آدمی اپنے عیبوں پر نظر کرے تو لوگوں کے عیب ٹٹولنے سے محفوظ رہے۔ اور یہ اس مرض کے واسطے نہایت عمدہ علاج ہے۔

⇦ اگر انسان اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے تو اوروں کی نکتہ چینیوں سے بچا رہے۔ بیشک یہ اس بیماری کی حکمی دوا ہے۔

⇦ دنیا کے گزشتہ واقعات اس کے آئندہ حالات کیلئے پورا نقشہ ہیں۔

⇦ عقلمندوں کیلئے ان کی تجربہ کی ہوئی چیزوں میں عبرت حاصل کرنے کا پورا نمونہ موجود ہے۔

⇦ عقل والوں کیلئے عبرت کا سبق لینے کے واسطے ان کی معلومات میں کافی ذخیرہ حاصل ہے۔

⇦ اپنے عیبوں کو نہ جاننا نہایت کامل جہالت ہے اور لوگوں کے وہ عیب دیکھنا جو اپنے اندر موجود ہوں۔ اور اپنے آپ کو نظر نہ آئیں بہت بڑی بے سمجھی اور کم عقلی ہے۔

⇦ اگر عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو وہ بہت بڑا جاہل اور نادان ہے۔

⇦ اپنے مقاصد کے حاصل کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور ان کے حصول کے واسطے جائز اور شرع کے مطابق طریقوں کا پابند رہنا نہایت دانائی اور عقلمندی کی بات ہے۔

⇦ ظلم نعمتوں کے دور کرنے اور عذاب کے لانے کیلئے نہایت کامل ذریعہ ہے۔

⇦ سرکشی نعمتوں کے سلب کرنے کے واسطے بہت کافی ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی تقدیر پر ناخوش ہونا نہایت تکلیف کا باعث اور اس کے حکم پر راضی رہنا کمال غنا کا موجب ہے۔

⇦ آدمی کی یہ بڑی عقلمندی ہے کہ اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب آجائے۔ اور اپنی عقل کو قابو میں رکھے۔

⇦ آدمی کی یہ بڑی سعادت مندی ہے۔ کہ دنیا فانی کی چیزوں سے یکسوئی اختیار کرے اور آخرت کی دائم اور باقی رہنے والی چیزوں کا عاشق اور شیدا ہو جائے۔

⇦ آدمی کی یہ کمال جہالت ہے کہ اپنے عیب تو معلوم نہ کرے اور لوگوں پر ایسی باتوں کا طعن رکھے۔ جنہیں خود چھوڑ نہیں سکتا۔

⇦ آدمی کی یہ بڑی گمراہی ہے کہ لوگوں کو نیک کام بتلائے۔ اور خود ان کے پاس نہ جائے اور بری باتوں سے ان کو منع کرے لیکن آپ ان سے باز نہ آئے۔

⇦ آدمی کی یہ بڑی نادانی اور جہالت ہے کہ لوگوں کے ان کاموں کو برا سمجھے۔ جو خود کرتا ہے۔

⇦ آدمی کی یہ کمال غفلت ہے کہ اپنی عمر کو ان کاموں میں برباد کرے جو اس کی نجات کیلئے کچھ مفید نہیں۔

⇦ آدمی کی یہ بڑی عقلمندی ہے کہ اپنے عیوب سے واقف ہو۔ اور اپنے مطالب کے حاصل کرنے میں میانہ روی اختیار کرے۔

⇦ ادب سکھانے میں یہ بات نہایت کافی اور مفید ہے۔ کہ آدمی کو جو کام دوسروں کا برا معلوم ہو اس سے برکنار اور الگ رہے۔

⇦ وہ عقل جس سے تو ہدایت اور گمراہی میں تمیز کر سکے نہایت کامل اور کافی ہے۔

⇦ جب تجھے معلوم ہو کہ تو جھوٹا ہے تو یہ بات ہی تیرے نفس کو ملامت کرنے کیلئے بہت کافی ہے۔

⇦ نفس کے ساتھ جہاد کرنے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ اسے مغلوب رکھے اور اس کی خواہشیں پورا کرنے میں اس کے ساتھ لڑتا رہے۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کثرت کلام سے لوگوں کے کان اکتا جاتے ہیں اور زیادہ سوال کرنے سے انسان محروم رہتا ہے۔

⇦ ہر ایک بات میں ہاں میں ہاں ملانا منافقوں کی خصلت اور ہر بات میں اختلاف کرنا موجب دشمنی اور باعث عداوت ہے۔

⇦ زیادہ خاموش رہنے سے سنجیدگی اور وقار حاصل ہوتا ہے اور بہت بکواس کرنے سے ننگ اور عار لاحق ہوتی ہے۔

⇦ بار بار جتلانے سے نیکی برباد ہو جاتی اور زیادہ جھوٹ بولنے سے فتنے اور مصیبتیں پیش آتی ہیں۔

⇦ زیادہ کشادہ پیشانی رہنا سخاوت اور مال خرچنے کی علامت اور بہت بہانے پیش کرنا بخل کی نشانی ہے۔

⇦ رائے کا اکثر ٹھیک اور درست ہونا کمال عقل کا پتہ بتاتا ہے اور اس کا زیادہ تر غلط نکلنا کمال نادانی کی خبر دیتا ہے۔

⇦ فضول آرزوؤں اور بے ہودہ امنگوں کی کثرت فساد عقل کی نشانی۔ اور زیادہ سوال کرنا لوگوں کے ملال کا موجب ہے۔

⇦ کثرت طمع قلت ورع کا عنوان اور کثرت کے ساتھ گناہوں سے بچنا کمال ورع (پرہیزگاری) کا نشان ہے۔

⇦ کثرت حیا آدمی کے ایمان کی دلیل ہے۔ اور کثرت سے سوال کرنا انسان کیلئے محرومی کا باعث ہے۔

⇦ زیادہ ہنسنا بھی محرومی کا موجب اور سنجیدگی اور وقار کا دشمن ہے۔

⇦ زیادہ جھوٹ بولنے سے آدمی کی عزت و آبرو برباد ہو جاتی اور زیادہ دل لگی مذاق کرنے سے آدمی کی ہیبت چلی جاتی ہے۔

⇦ کثرت بخل عیب کا باعث ہے۔

⇦ کثرت عداوت دل کے رنج اور تکلیف کا موجب اور زیادہ عذر پیش کرنا قصور کی بڑائی کا باعث ہے۔

⇦ زیادہ مقروض ہونا ایسی بلا ہے کہ اسکی وجہ سے راست گو آدمی جھوٹا ہو جاتا اور وعدوں کو پورا کرنیوالا وعدہ خلافی کرنے لگتا ہے۔

⇦ کثرت سخاوت ایسی عمدہ صفت ہے۔ کہ اس کی بدولت بہت سے لوگ دوست بن جاتے اور دشمن بھی سیدھے اور درست ہو جاتے ہیں۔

⇦ کثرت غضب انسان کو عیب اور دھبہ لگاتی اور اس کی برائیوں اور عیوب کو ظاہر کرتی ہے۔

⇦ کثرت حرص حریص کو رنج و تکلیف میں ڈالتی اور اس کو ذلیل و خوار بنا دیتی ہے۔

⇦ کثرت مال دل کو خراب کرتی اور بہت سے گناہوں میں پھنساتی ہے۔

⇦ غذا زیادہ کھانا حرص کی نشانی اور حرص تمام عیبوں سے بڑھ کر بُرا عیب ہے۔

⇦ زیادہ عتاب کرنا دوستی کے معاملے میں خرابی ڈالتا۔ اور زیادہ ملامت کرنا احباب کے دلوں کو متنفر اور ان کے قلوب کو وحشی کر دیتا ہے۔

⇦ کثرت کے ساتھ نیکی کرنے سے عمر زیادہ ہوتی اور نیک نام باقی رہتا ہے۔

⇦ کثرت کے ساتھ نیکی کرنے سے شرافت بڑھتی ہے اور لوگ ہمیشہ شکر گزار رہتے ہیں۔

⇦ زیادہ ہنسی کرنے سے ہمنشین لوگ وحشت زدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے باعزت لوگوں کے اخلاق پر دھبہ آ جاتا ہے۔

⇦ زیادہ بکواس کرنے سے ہمنشین لوگوں کے دلوں میں ملال پیدا ہو جاتا اور اس

کی وجہ سے معزز لوگ ذلیل اور خوار ہو جاتے ہیں۔

⇦ زیادہ جلدی کرنے سے آدمی لغزش کھاتا اور زیادہ کلام کرنے سے بھائی بندوں کے دلوں میں رنج پیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ کسی کی زیادہ تعریف کرنا بیجا خوشامد میں داخل ہے جس سے اس کی طبیعت میں غرور و تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ زیادہ کھانا اور سونا ملکات نفسانی کو بگاڑ دیتا ہے۔ اور طرح طرح کے نقصان پیدا کرتا ہے۔

⇦ زیادہ غذا کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی اور فضول خرچی انسانوں کو ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔

⇦ زیادہ جھوٹ بولنا دین کو بگاڑتا اور گناہوں کو بڑھاتا ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ زیادہ آشنائی پیدا کرنا ایک قسم کی تکلیف اور ان کے ساتھ میل جول رکھنا ایک طرح کی مصیبت ہے۔

⇦ دنیا کے سامان کی کثرت درحقیقت قلت (تنگدستی) اور اس کی عزت دراصل ذلت ہے اور اس کے ساز و سامان انسان کو راست راہ سے بہکانے والے اور اس کا مال و دولت ایک قسم کا فتنہ اور آزمائش ہے۔

⇦ زیادہ مذاق کرنے سے آدمی کی عزت چلی جاتی اور لوگوں سے دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ کثرت حماقت سے لوگوں کے ساتھ دشمنی اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ زیادہ مال خرچ کرنا بزرگی کی نشانی۔ اور زیادہ دل لگی کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

⇦ زیادہ کلام کرنے سے بات کہیں کی کہیں جا نکلتی اور کلام کی شاخیں دور تک

پھیل جاتی ہیں۔ بہت سی باتیں معانی سے خالی ہوتی ہیں اور کلام اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ گویا اس کی کوئی حد اختتام نہیں اور پھر اس کا سننا کسی شخص کو گوارا نہیں ہوتا۔

باب نمبر 60

⇦ جناب امیرالمومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اے مومن قانع ہو جا۔ تاکہ سب سے مستغنی اور بے نیاز ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل اور بھروسا کر۔ تاکہ سب طرح کے فکروں سے بچا رہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہ کہ وہ تجھ سے راضی اور خوش رہے۔ اور راست گوئی اختیار کر تاکہ عہد و پیمان کو پورا کرنے کا تجھے پاس ہو۔

⇦ پرہیزگار بن جا تاکہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے اور گناہوں سے بچا رہ کہ متقی اور پرہیزگار ہو جائے۔

⇦ سخاوت کی خصلت پیدا کر اور فضول خرچی مت کر۔

⇦ اگر خدا تعالیٰ تجھے رزق دے تو اسے لوگوں میں تقسیم کر۔ اور اس کو بند مت کر۔

⇦ سختی اور مصیبت کی تلخی میں میٹھا صبر اختیار کر۔

⇦ اپنے وعدے کو پورا کر اور خدا تعالیٰ کے نام پر جو نذر مانی جائے اُسے پورا کر۔

⇦ سختی ونرمی جو کچھ پیش آئے۔ ہمیشہ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہ۔

⇦ ان کاموں میں مشغول رہو جنکی نسبت (قیامت میں) خدا تعالیٰ تجھ سے باز پرس فرمائے گا۔

⇦ جن چیزوں کی جاہل اور نادان لوگ خواہش رکھتے ہیں انکی رغبت اور خواہش نہ کر۔

⇦ لوگوں کے سامنے وقار اور سنجیدگی کے ساتھ رہ اور خلوت وتنہائی میں خداتعالیٰ کی یاد میں مصروف رہا کر۔

⇦ خداتعالیٰ کی طرف سے جو بلا اور مصیبت پیش آئے۔ اس میں خوشحال۔ خلاف طبع امور میں شاداں۔ مصائب میں صابر۔ اور ہلا دینے والے حوادث میں باوقار اور سنجیدہ رہ۔

⇦ حق بات کے کہنے میں سخاوت اور ناحق کے کہنے میں بخل کر۔

⇦ عمدہ صفات کے ساتھ موصوف اور گندی اور رذیل صفتوں سے متنفر اور بیزار ہوجا۔

⇦ جس چیز کی امید نہ ہو اس کیلئے بہ نسبت اس کے جس کی امید ہو زیادہ تر قریب ہونا چاہئے۔

⇦ بُرے ہم نشینوں کی نسبت تنہائی بہتر اور اس سے مانوس ہونا اولیٰ وانسب ہے۔

⇦ مظلوم کا معاون اور مددگار اور ظالم کا مخالف اور اس سے برکنار رہ۔

⇦ اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب اور اپنی نجات کا طالب رہ۔

⇦ تجھے دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرنی چاہئے۔ اگر تقریر کا خیال ہو تو علم حاصل کر ورنہ دوسروں کی بات کو دھیان سے سن کر اسے محفوظ رکھا کر۔ ان دونوں صورتوں کے سوا تیسری صورت سے برکنار رہ۔

⇦ اگر کسی سے دوستی اور محبت ہو تو اسکی حفاظت کر گو تجھے کوئی ایسا دوست نہ ملے جو تیری دوستی کی حفاظت کرے۔

⇦ اپنا مال لوگوں کو مفت میں دیا کر اور دوسروں کا مال کھانے سے پرہیز کر۔

⇦ اپنی جان پر حد سے زیادہ سختی نہ کر۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ ہمت ہار کر بیٹھ جائے۔

⇦ مزاج میں نرمی چاہئے۔ مگر نہ اتنی کہ ضعیف اور کمزور سمجھا جائے۔ اور کسی قدر سختی

بھی ضروری ہے۔مگر نہ اسقدر کہ لوگ بدمزاج خیال نہ کریں۔

⇦ اگر کسی پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ ایسا سلوک کرنا مناسب ہے جو شریف لوگ کیا کرتے ہیں۔

⇦ جب تجھے قدرت حاصل ہو تو نہایت خوبی کے ساتھ لوگوں کی غلطیاں اور ان کے قصور معاف کیا کر۔اور جب تجھے حکومت ملے تو عدل وانصاف پر کاربند رہ۔

⇦ اپنے دین کے کاموں میں عقلمند اور دنیا کے معاملات سے بے خبر رہ۔

⇦ اگر ضرورت ہو تو بدن سے دنیا کا کام کر مگر دل کو آخرت کے کاموں میں لگائے رکھ۔

⇦ اول تو دیر سے غصے میں آنا چاہئے اور اگر کہیں غصہ آ جائے تو جلدی سے اسکو مٹا دینا نہایت ضروری ہے۔

⇦ اگر کوئی شخص اپنی غلطی اور قصور کا عذر بیان کرے۔تو اسے قبول کر لینا مناسب ہے۔

⇦ اگر مسلمانوں میں کوئی ایسا فتنہ وفساد برپا ہو جائے جس کو دور کرنا دشوار ہو۔تو تجھے اس سے برکنار رہنا چاہئے اور اس اونٹ کے بچے کی طرح ہو جانا مناسب ہے جو نہ دودھ دیتا اور نہ سواری کے کام میں آتا ہے۔

⇦ غضب اور غصے کی حالت میں بردبار اور دہشت اور خوف کے وقت صابر اور طلب روزی میں شریعت کی مجوزہ قانون کا پابند اور تابع رہ۔

⇦ جس قدر دنیا سے انس ومحبت پیدا ہو اسی قدر اسکی خرابیوں سے دور رہنا اور ہوشیار رہنا چاہئے۔

⇦ جس قدر اپنے نفس پر وثوق اور اعتبار ہو اسی قدر اس کے مکروفریب سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

⇦ اپنی جان کا وصی (کارگزار) تجھے خود ہونا چاہئے اور جو اخراجات تو چاہتا ہے کہ تیرے مال میں سے تیرے وارث تیرے مرنے کے بعد کریں۔ ان کو اپنے ہاتھ سے کر لے۔ (معلوم نہیں دوسرا کوئی کریگا یا نہیں)

⇦ اپنے نفس کو اس کے اعمال پر مواخذہ کیا کر اور اپنی بد خلقی کو دبا دے اور ایسا نہ ہو کہ اپنے پروردگار کے دربار میں گناہوں کے بوجھ اٹھا کر لے جائے۔

⇦ جو شخص تجھ سے قطع کرے۔ تو اس سے وصل کر اور جو تجھ سے کچھ مانگے اسے دیدے اور جو نہ مانگے اسے مانگے بغیر ہی دے ڈال۔

⇦ لوگوں کو بھلی باتوں کا امر کر۔ اور برے کاموں سے انہیں منع کر اور جو تجھ سے قطع کرے اس سے وصل کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے اپنی عطا سے محروم نہ رکھ۔

⇦ اپنے راز کی باتوں کے ظاہر کرنے میں بخل کر اور اگر کوئی شخص تجھے اپنا بھید بتلائے تو اسے ظاہر نہ کر۔ کیونکہ کسی کا بھید ظاہر کرنا ایک طرح کی خیانت ہے۔

⇦ زبان سے اچھی بات کہہ۔ اور جہاں تک ہو سکے نیک کام کیا کر۔ آدمی کا کلام اسکی فضیلت کی دلیل اور اسکے کام اسکی عقل کا نشان ہیں۔

⇦ باوجودیکہ تجھے بات کرنے کی قدرت ہو اور تو اس سے عاجز نہ ہو خاموشی اختیار کر۔ کیونکہ خاموشی عالم کیلئے زینت کا باعث اور جاہل کے عیبوں کے واسطے پردہ ہے۔

⇦ جاہل اور نادان دوست کی نسبت عقلمند دشمن اچھا اور زیادہ قابل اعتبار ہے۔

⇦ قدرت کے وقت لوگوں کی غلطیاں معاف کر۔ عسرت اور تنگی کی حالت میں سخاوت کو نہ چھوڑ۔ فاقہ اور تنگدستی کی صورت میں ایثار اختیار کرتا کہ تجھے ہر طرح کی فضیلت حاصل ہو۔

⇦ اپنے نفس کو برے کاموں سے ہٹائے رکھ۔ اور غصے کے وقت اپنے حملے اور

جوش کو مٹا دے۔

- لوگوں کو اچھے کام بتلا۔ اور برے کاموں سے ان کو ہٹا۔ اور خود بھی نیکی کر اور بدی سے دور رہ۔
- عقل جس بھلے کام کا مشورہ دے اس کو پورا کر۔ اور خواہش نفس جس کام کی طرف کشش کرے اسے ٹال دے۔ تاکہ تو مومن پرہیز گار اور قانع پارسا ہو جائے۔
- کسی شریف کی توہین وتذلیل اور کسی کمینے کی تعظیم وتکریم اور کسی بُردبار اور حکیم کی تنگی اور تکلیف کا روادار نہ ہو اور ان باتوں سے ہمیشہ برکنار اور ہوشیار رہ۔
- اگر کہیں احمق کا ساتھ ہو جائے یا کسی فاجر بدکار کے ساتھ معاملہ پڑ جائے۔ تو چوکنا اور ہوشیار رہنا ضروری ہے۔
- اے مومن تجھے کھجور کے پیڑ کے موافق ہونا چاہئے کہ اگر اس کے پھل کو کھائیں تو لطف اور مزہ آتا ہے۔ اگر اسے رکھ چھوڑیں تو خراب نہیں ہوتا اور اگر کسی درخت کی شاخ پر گرے تو اسے کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔
- خدائے پاک کا مطیع اور فرماں بردار اور اس کی یاد کے ساتھ مانوس رہ اور اس کی اس بے انتہا رحمت کا خیال کر کہ تو اس کی طرف پیٹھ پھیرتا اور اس سے منہ موڑتا ہے اور وہ تجھے اپنے فضل وکرم کے خزانے جمع کرنے کے واسطے بلاتا اور محض لطف وکرم سے تیرے عیبوں کو ڈھانپتا ہے۔
- جو لوگ حق شناس ہیں۔ ان سے حق بات دریافت کر کے اس پر عمل کرو اور فضول جھگڑوں میں نہ پڑ۔
- لوگوں کو بھلے کام کرنے کی تلقین کر اور خود بھی ان کو کرتا رہ اور ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اوروں کو تو بھلے کام بتلائے۔ اور خود ان سے جی چرائے۔ اگر ایسا ہوا تو

اس کا وبال پیش آئے گا۔ اور خدائے عزوجل کی ناخوشی کا باعث ہوگا۔

⇦ دنیا سے بے لاگ اور آخرت کا عاشق اور شیدا ہو جانا چاہئے۔

⇦ ان لوگوں کے شمار میں داخل ہونا چاہئے جنھوں نے دنیا کی بے ثباتی کو معلوم کیا اور اس سے دل برداشتہ ہو گئے۔ اور آخرت کی بقا کو یقینی سمجھ کر اعمال میں ہمہ تن مصروف ہوئے۔

⇦ اے ایمان والو تم کو ان لوگوں کی طرح ہونا چاہئے جن کو کسی جگانے والے نے زور سے للکارا اور وہ جھٹ چونک اٹھے۔

⇦ تم کو ان لوگوں کی طرح ہونا چاہئے جنھوں نے دنیا کو یہ سمجھا کہ یہ ہمارے رہنے کا مقام نہیں۔ پس اسے چھوڑ کر انہوں نے دوسرے گھر (آخرت) کا سامان کیا۔

⇦ آخرت کے بیٹے اور اس کے طلب گار بنو اور دنیا اور مال و دولت کے فرزند نہ بنو۔ کیونکہ قیامت کے روز ہر ایک بیٹا اپنی ماں کے ساتھ ملحق اور شامل کیا جائیگا یعنی طالبان آخرت کو آخرت ملے گی اور طالبان دنیا روپوں پیسوں کے جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔

باب نمبر 61

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ (اگر پہلی عمر غفلت میں گزری ہو) تو جب موت نزدیک آجائے (بڑھاپا آجائے) تو اس وقت ضرور نیک کام کیا کر۔

⇦ جب تو خلوص نیت سے کوئی نیک کام کرے گا۔ تو آخرت کی امیدوں کو پا لے گا۔

⇦ جب پوشیدہ بھیدوں کے خزانچی بہت ہو جائیں تو بھید اکثر محفوظ نہیں رہتے۔

⇦ جاہل کو جب اچھی نعمتیں ملتی ہیں۔ تو وہ ان سے خرابی اور برائی میں ترقی کرتا ہے۔

⇦ جب کمینے شخص کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔ تو اور لوگ اس کی نظر میں حقیر معلوم ہوتے ہیں۔ اور شریف کی حالت اس کے برعکس ہے۔ یعنی جس قدر وہ عزت اور بلندی حاصل کرتا ہے اسی قدر لوگوں کو عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

⇦ جب آدمی دنیا میں زیادہ مشغول اور اس کا عاشق ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس کو ایسے راستوں میں لاتی ہے۔ کہ آخر کار اسے ہلاک اور برباد کر دیتی ہے۔

⇦ جو چیز کسی طرح کا فائدہ نہ پہنچائے وہ سراسر مضر ہے۔ اور باوجود یکہ دنیا کے مزے میٹھے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ نہایت تلخ اور زہر سے بھرے ہوئے ہیں اور جب انسان کو خدائے پاک پر پورا بھروسہ ہو اور اس کے دیئے ہوئے پر قانع اور اسکے ساتھ مستغنی ہو۔ تو پھر اس کو کسی قسم کا فقر و فاقہ کوئی تکلیف

نہیں پہنچاتا۔

⇦ جب انسان کی عقل کامل ہو جاتی ہے۔تو تقدیر الٰہی کے ساتھ اس کا ایمان قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ حوادث دنیا کو ہیچ سمجھتا ہے۔

⇦ جب آدمی کے دل میں کسی مرغوب چیز کی قدر بڑھ جاتی ہے تو اس کے گم ہونے پر آدمی بڑی سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ جب آدمی کا علم زیادہ ہو جاتا ہے تو اپنے نفس کی پوری خبر گیری کرتا اور اس کی ریاضت (سدھارنے) اور سنوارنے میں پوری کوشش صرف کرتا ہے۔

⇦ جب آدمی کی حکمت اور عقلمندی مضبوط ہوتی ہے تو نفسانی خواہشیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

⇦ جب کسی کے ساتھ دیر تک صحبت اور ہم نشینی قائم رہتی ہے۔تو اس کی عزت وحرمت کا پاس زیادہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جب تجھ سے دنیا کی کوئی چیز فوت ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھ (کہ اس کی فکر سے سبکدوشی حاصل ہوئی)

⇦ لوگوں کے ساتھ تو جیسا معاملہ کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا۔اور جیسی تو انکی مدد کرے گا ویسی ہی وہ تیری امداد کرینگے۔

⇦ لوگوں پر تو جیسا رحم کریگا۔ویسا ہی وہ تجھ پر رحم کریں گے۔اور جس قدر تو ان کی تواضع کریگا۔اسی قدر وہ تیری تعظیم کرینگے۔

⇦ جیسا کہ تجھے خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید ہے ویسا ہی تجھے اس کے عذاب کا خوف ہونا چاہئے۔اور جیسا کہ نفس کی خواہشیں پورا کرنے کا خیال ہو ویسا ہی اس کو ان سے بچانے کا خیال بھی رکھنا چاہئے۔

⇦ جیسے تو عمل کریگا۔ویسا ہی بدلہ پائے گا۔اور جس چیز کا بیج ڈالے گا وہی اٹھائے

گا۔

⇦ جیسا کہ زنگ لوہے کو کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے بالکل مٹا ڈالتا ہے ویسا ہی حسد بدن کو کھاتا ہے یہاں تک کہ اسے نحیف اور لاغر بنا دیتا ہے۔

⇦ جس طرح کہ علم آدمی کو راہ راست پر لاتا اور اسے نجات بخشتا ہے۔ اسی طرح جہل اس کو گمراہ کرتا اور ہلاکت میں پھنساتا ہے۔

⇦ جس طرح کہ جسم اور اس کا سایہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اسی طرح توفیق الٰہی اور دین ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

⇦ جس طرح کہ سورج اور رات دونوں اکٹھے موجود نہیں ہوتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اور دنیا کی حرص دونوں جمع نہیں ہوتے۔

باب نمبر 62

- حضرت امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ عقل کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو تکلیف نہ دے اور علم کا ثمرہ ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے۔
- ایمان کا ثمرہ یہ ہے کہ حق بات کو لازم پکڑے اور جہاں تک ہو سکے خلق خدا کی خیر خواہی میں رہے۔
- حکمت کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی بھلی بات کہے اور خلق خدا کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرے۔
- عقلمند کا کلام سننے والوں کیلئے ایک قسم کی غذا اور قوت ہے اور جاہل کا جواب بس خاموشی اور سکوت ہے۔
- رات دن کی بازگشت میں انسان کیلئے طرح طرح کی آفتیں چھپی ہیں اور ان میں تفرقے اور جدائی احباب کے اسباب پوشیدہ اور مخفی ہیں۔
- آدمی کے افعال کی حالت اسکی عقل کے انداز کو بتلاتی ہے۔ پس اے مومن تجھے چاہئے کہ اچھے افعال اختیار کرے۔ اور اگر اچھی ہمت سے انجام پذیر نہ ہوں۔ تو ان میں دوسروں سے مدد لے لیا کر۔
- عقل کا ثمرہ یہ ہے۔ کہ آدمی دوسروں کے حال سے عبرت حاصل کرے اور نیک کاموں میں اپنے خیر خواہوں سے مدد طلب کرے اور جہالت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اوروں کے حالات دیکھ کر بھی غافل رہے۔ اور اپنی را ئے پر مغرور ہو رہا ہے۔

⇦ غنی اور تونگری کچھ مال و دولت پر موقوف نہیں۔ بلکہ یہ کچھ اور ہی چیز ہے۔ اور انسان کی سعادت مندی یہ ہے کہ مال دنیا کو فضول کاموں میں برباد نہ کرے۔

⇦ زمانے کا گزرنا ایک خواب۔ اسکی لذتیں سراسر عذاب اور اسکی نعمتیں فانی اور طرح طرح کی مصیبتوں کی ہم رکاب ہیں۔

⇦ علم کا کمال علم اور حلم کا کمال لوگوں کے ظلم و زیادتی کو سہنا اور غصے کو مٹانا ہے۔

⇦ انسان کی کمال عقلمندی اور ہوشیاری یہ ہے کہ اپنے مخالفوں سے صلح رکھے اور دشمنوں کے ساتھ موافقت پیدا کرے۔

⇦ بہت سے بیمار شفایاب ہو جاتے اور کئی ہٹے کٹے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

⇦ آدمی کا کلام اسکی عقل کا ترازو ہے اور اسکا کمال اسکی عقل سے اور اسکی عزت وقدر اس کے فضل و کمال سے ہے۔

⇦ میری حالت یہ تھی کہ جب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تھا۔ تو آنجناب مجھے عطا فرماتے اور اگر نہ مانگتا تو بن مانگے عطا فرماتے تھے۔

⇦ جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ اسے آخرت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا یقین ہے۔ اور پھر دنیا کے مال و اسباب کے جمع کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ وہ بلاشبہ جھوٹا (اور اس کا دعویٰ غلط) ہے۔

⇦ وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر دنیا کی حرص اور لالچ میں پڑ کر جھوٹی قسمیں کھاتا اور لہو (کھیل) کے جھوٹے اسباب میں پڑتا ہے۔

⇦ نعمتوں کی ناشکری کی وجہ سے آدمی کے پاؤں پھسل جاتے اور نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

⇦ نعمت کی ناشکری کمینہ صفت ہے اور احمق کی صحبت سراسر نحوست ہے۔

⇦ عطا کا کمال یہ ہے۔ کہ جو چیز کسی کو دینی ہو جلدی سے اسے دیدی جائے (انتظار نہ کرایا جائے)

⇦ ناشکری نعمت کو زائل کر دیتی ہے۔

⇦ علم کا کمال عمل اور انسان کا کمال عقل ہے۔

⇦ نارنگی کو کھانا کھانے سے پہلے اور اسکے بعد بھی کھانا چاہئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا یہی دستور تھا۔

⇦ تیرا سب کلام محفوظ رکھا جاتا اور ایک دفتر لکھا جاتا ہے جو قیامت تک محفوظ رہے گا۔ پس اے مومن تجھے لازم ہے کہ تو ایسا کلام کہے جس سے تجھے قرب الٰہی حاصل ہو۔ اور اس کی بارگاہ میں عزت پائے۔ اور ایسے کلام سے برکنار رہے جو تجھے چاہ ہلاکت میں گرائے۔

⇦ زیادتی نعمت کا کمال شکر سے اور نصرت اور تائید خدائی کا کمال صبر سے ہے۔

⇦ احسان کا انکار محرومی کا موجب ہے۔ اور لوگوں کے ساتھ ہمیشہ احسان کرنا ہمیشہ دولت منداور صاحب وسعت رہنے کا کفیل (ضامن) ہے۔

⇦ جو شخص یتیموں اور مسکینوں کا خبر گیر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز و مکرم ہے۔

⇦ جو شخص کسی کا راز محفوظ رکھے وہ وفادار اور امین ہے۔

⇦ تم سب لوگ خدائے پاک کا کنبہ ہو پس اے مومن تجھے لازم ہے کہ خدا تعالیٰ کے کنبے کی خبر گیری کرے۔

⇦ قیامت میں ہر ایک شخص کو دراصل اس کے مال اور عیال کی نسبت باز پرس ہوگی۔

⇦ کسی کی نعمت کا انکار کرنیوالا خداوند کریم کے فضل کا منکر ہے۔

⇦ جو شخص کمینوں کی خبر گیری کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے ہاں برا کرتا ہے (یا یتیموں کا

خبر گیر خدا کے ہاں امیر ہوگا)

⇦ نعمت کی ناشکری طرح طرح کے عذاب پیش آنے کا باعث ہے۔

⇦ صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی سے اپنے گناہوں کو مٹانے کی کوشش کرو اور اپنے پروردگار کے پیاروں کے شمار میں داخل ہو جاؤ۔

⇦ قاصد (سفیر) کا جھوٹ بولنا کئی طرح کے فساد برپا کرتا ہے بھیجنے والے کا مطلب فوت ہو جاتا اور اس کی سب تدبیر اور ہوشیاری ضائع اور بیکار ہو جاتی ہے۔

⇦ آدمی کا خط اسکی عقل کا نشان اور اس کے فضل وکمال کی دلیل اور برہان ہے۔

⇦ آدمی کا خط اس کے فضل وکمال کی کسوٹی اور بزرگی کی جانچ کا ذریعہ ہے۔

⇦ نعمت کا انکار کرنے والا خالق اور مخلوق دونوں کے ہاں برا اور لائق مذمت ہے۔

⇦ تمام فضائل کا کمال یہ ہے کہ آدمی کے عادات واطوار شریف ہوں۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں میرا ایک ایسا بھائی تھا۔ جس کو محض خدا تعالیٰ کیلئے مجھ سے سچی محبت تھی۔ ان کو خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال کا نہایت پاس تھا۔ ان کی آنکھوں میں دنیا نہایت ذلیل وخوار تھی وہ اپنے پیٹ کی خواہشیں پورا کرنے سے بالکل الگ اور برکنار رہے۔ اس لئے جو چیز میسر وموجود نہ ہوتی اس کی خواہش ہی نہ کرتے اور اگر کہیں مرغوب طبع چیز مل گئی تو اس سے قدر قلیل پر کفایت کرتے وہ اکثر اوقات خاموش رہتے۔ اگر کبھی گفتگو فرماتے تو بڑے بڑے فصیح وبلیغ ان کے سامنے دنگ ہو جاتے اور گفتگو ایسی شستہ اور پر معنی ہوتی۔ کہ پوچھنے والوں کے تمام سوال حل ہو جاتے۔ اور کوئی شبہ باقی نہ رہتا۔ اپنے اختیار سے اپنی طبیعت کو ضعیف بنائے رکھتے۔ اگر کہیں زور دکھلانے کا موقع آ جاتا تو بڑے زور آور شیر کی طرح مردانگی سے کام لیتے اور سرعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑتے وہ ایسی دلیل بیان کرتے جو قطعی اور بالکل

فیصلہ کرنیوالی ہوتی۔ وہ کسی شخص کو ایسے کام پر بھی کہ جس کیلئے کوئی عذر نہ ہو جب تک کہ اس کا عذر نہ سن لیتے کبھی ملامت نہ کرتے۔ اور لوگوں سے اپنے مرض کا اس وقت ذکر کرتے جب اس سے اچھے ہو جاتے۔ جو کچھ زبان سے کہتے۔ اسی کے مطابق عمل کرتے۔ اور جو کام خود نہ کرتے اس کو زبان پر ہی نہ لاتے تھے۔ جب ان پر کلام غالب آ جاتا تو خاموشی غالب نہ ہوتی یعنی کلام کرنے کے موقع پر خاموش نہ رہتے۔ اور بہ نسبت خود کلام کرنے کے دوسروں کی بات سننے کا زیادہ شوق رکھتے اور جب دو کام پیش آ جاتے۔ تو غور کرتے کہ ان میں سے کس کام میں نفسانی خواہش کا لگاؤ ہے۔ پس جس کام میں خواہش نفسانی کی بو معلوم ہوتی اس کے برخلاف کرتے۔ پس اے مسلمانو! تمہیں چاہیے کہ تم بھی ایسے برگزیدہ صفات اپنی ذات میں پیدا کرو۔ ان کو لازم پکڑو۔ اور انکی رغبت رکھو۔ اور اگر ان سب کو حاصل نہ کر سکو تو اس بات پر عمل کرو کہ سب کے چھوڑ دینے سے یہی بہتر ہے کہ تھوڑا بہت جس قدر ہو سکے۔ اسے حاصل کر لیا جائے۔

باب نمبر 63

⇦ جناب امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ہر ایک فکر اور غم کیلئے زوال اور ہر ایک تنگی کیلئے کوئی نہ کوئی راستہ اور مآل ہے۔

⇦ ہر ایک اجل کیلئے ایک نوشت اور کتاب اور ہر ایک نیکی کیلئے ضرور بدلہ اور ثواب ہے۔

⇦ ہر ایک طلوع کرنیوالا کبھی نہ کبھی ضرور ڈوبتا اور ہر ایک ایسے شخص کو جو کسی نہ دیکھی ہوئی جگہ جائے ضرور دہشت آتی اور کچھ نہ کچھ وہ بھولتا ہے۔

⇦ ہر ایک بدی کے واسطے سزا اور عذاب ہر ایک غنیمت کیلئے واپسی اور ہر ایک بات کیلئے کوئی نہ کوئی ضرور جواب ہے۔

⇦ ہر ایک جاندار کیلئے کوئی نہ کوئی مرض اور ہر ایک مرض کا کوئی نہ کوئی علاج اور دوا ہے۔

⇦ ہر ایک موت کیلئے ایک وقت ضرور ہے اور دنیا کی ہر ایک امنگ اور خواہش میں دھوکا اور غرور ہے۔

⇦ ہر ایک نفس کیلئے موت کا جام اور ہر ایک ظالم کیلئے ایک روز انتقام ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی کا کوئی نہ کوئی مطلب اور ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہے۔

⇦ ہر ایک گمراہی اور ضلالت کیلئے کوئی نہ کوئی علت اور ہر ایک کثرت کیلئے آخر قلت ہے۔

میں عمر کا سراسر نقصان ہے۔

- ہر ایک کے رزق کیلئے کوئی نہ کوئی سبب ہے پس تمہیں چاہئے کہ اسکی تلاش اور طلب میں وہ طریقے اختیار کرو جو قانون شریعت کے برخلاف نہ ہوں۔
- ہر ایک انسان کا کوئی نہ کوئی مطلب ضرور ہوتا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ شبہات اور تہمت کے موقعوں سے دور اور برکنار رہو۔
- ہر ایک آدمی کی موت کیلئے ایک دن مقرر ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتا اور ہر ایک کے پیچھے موت لگی ہے جو سب کو ہانک رہی ہے۔
- ہر ایک تعریف کرنے والے کا حق ہے کہ جس کی وہ تعریف کرے وہ کچھ نہ کچھ بدلہ اسے عطا فرمائے۔
- ہر ایک کام کیلئے بدلہ اور جزا ضروری ہے پس وہ کام کرو۔ جو آخرت میں کام آئیں اور دنیا کے جمع کرنے کی کوشش بالائے طاق رکھو۔
- ہر ایک چیز کا ایک بیج ہے اور برائی کا بیج حرص ہے۔
- ہر ایک ظالم کیلئے ایک سزا مقرر ہے۔ جس سے وہ بچ نہیں سکتا۔ اور ایک دن وہ ایسا پچھاڑا جائیگا کہ پھر اٹھنے کا نہیں۔
- ہر ایک چیز کا باطن اس کے ظاہر کے موافق ہوتا ہے پس جس چیز کا ظاہر اچھا اور پاک ہے۔ اس کا باطن بھی ستھرا اور صاف ہے۔ اور جس کا ظاہر گندہ اور خراب ہے اس کا باطن بھی پلید اور ناپاک ہے۔
- جو شخص کسی نئی جگہ میں جائے تو اسے کچھ نہ کچھ دہشت ضروری ہوتی ہے۔ پس سب سے پہلے سلام کہنا چاہئے۔ اور جو آدمی باہر سے آئے۔ اس کو ضرور کچھ نہ کچھ حیرت پیش آتی ہے۔ پس اسکی طبیعت کو بات چیت کے ساتھ بہلانا چاہئے۔
- ہر ایک چیز کا ایک بیج ہے اور عداوت کا بیج بے ہودہ مذاق اور دل لگی ہے۔

باب نمبر 64

⇦ جناب امیرالمومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حق بات کہنے میں لوگ حجتیں نکالتے ہیں۔اور باطل کی ایسی تیز چال ہے کہ اسے اکثر لوگ قبول کر لیتے ہیں۔

⇦ کلام کرنے پر کئی آفتیں پیش آتی ہیں۔متکلم (کلام کرنیوالے) کو ہر ایک وقت اور موقع کا پاس ضروری ہے۔

⇦ ظالم سرکش ایک نہ ایک دن ضرور پچھاڑا جاتا ہے۔

⇦ سچی بات کا دلوں پر ضرور اثر ہوتا ہے۔

⇦ تمام نفوس کیلئے موت مقرر اور ظالم سے انتقام لینے کا ایک وقت معین اور مقدر ہے۔

⇦ جو شخص کسی مرغوب چیز کی طلب میں کوشش کرتا ہے جب اسے پالیتا ہے اسے ایک لذت حاصل ہوتی ہے اور جو شخص ناامیدی کے سبب ناکام رہتا ہے۔اسے ایسا رنج ہوتا ہے کہ اس کے مرجانے میں کسر باقی نہیں رہتی۔

⇦ ہر ایک آدمی پر اسکی عادت غالب آجاتی ہے۔

⇦ عقلمند آدمی کا ہر ایک کام عمدگی اور خوبی کے ساتھ سرانجام دیتا ہے۔اور نادان ہر حالت میں خسارہ اٹھاتا ہے۔

⇦ عبرت اور نصیحت کیلئے مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔اور آڑے وقتوں کیلئے مرد تیار کئے جاتے ہیں۔

⇦ ظالم اپنے دانتوں سے اپنے ہاتھ کاٹتا ہے اور جو شخص دنیا کی لذتوں کو میٹھا سمجھتا

ہے اسے ضرور تکلیف پیش آئے گی۔

⇦ عقلمند کی ہر ایک بات سے اسکی بزرگی ظاہر ہوتی اور ہوشیار کے ہر ایک کام سے اس کی فضیلت نظر آتی ہے۔

⇦ احمق ہر ایک بات پر قسم کھاتا ہے۔

⇦ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہر ایک خدائی حکم کو نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

⇦ عقلمند ہر ایک چیز سے عبرت حاصل کرتا اور دانا ہر ایک کام کو عمدگی کے ساتھ انجام دیتا ہے۔

⇦ دلوں میں کئی خراب خیال پیدا ہوتے ہیں مگر سلیم عقلیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔

⇦ نفوس میں کئی بری خصلتیں ہوتی ہیں۔ مگر علم وحکمت ان سے باز رکھتے ہیں۔

⇦ مسلمانوں سے دشمنی وکینہ رکھنے پر خدا تعالیٰ کے غضب کا دریا موجزن ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں پر دلیر ہوتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کا طرح طرح کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

⇦ دنیا نے تمہاری غفلت کے پردے کو دور کر دیا۔ اور تم سب کو یکساں متنبہ اور آگاہ کر دیا ہے۔ پس تمہیں خدا کا خوف کرنا چاہئے۔

⇦ جناب امیر المومنینؓ اپنی حالت بیان فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے اس کرتے کو اس قدر پیوند لگوائے ہیں۔ کہ مجھے پیوند جوڑنے والے سے حیا آ گئی۔ کہ وہ کہے گا کہ مجھے بار بار پیوند لگانے کی تکلیف دیتا ہے۔ پس میرے کرتے کے پیوند دیکھ کر ایک شخص بولا۔ کہ اب اسے پھینک کیوں نہیں دیتے۔ میں نے کہا آپ تشریف لے جائیں کیونکہ اس حالت کی حقیقت مرنے کے بعد معلوم

ہوگی۔مثل مشہور ہے کہ لوگ رات کے سفر کی تکلیف کی تعریف صبح ہونے پر ہی کیا کرتے ہیں۔

⇦ بیشک تم کو سیدھا راستہ دکھلایا گیا ہے بشرطیکہ تم اس کے دیکھنے کی کوشش کرو۔اور تم کو حق سنا دیا گیا ہے۔مگر شرط یہ ہے کہ تم اس کے سننے کی خواہش رکھو اور اگر سیدھی راہ پر آنا چاہو تو وہ تم کو بتلا دی گئی ہے۔

⇦ یہ دنیا میرے نزدیک خنزیر کی اس ہڈی سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے جو ایک کوڑی کے ہاتھ میں ہو۔

⇦ جناب امیر المومنینؓ نے اس شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو ان صفات کے ساتھ موصوف نہ سمجھتا تھا۔جن کو آپ بیان فرماتے تھے مندرجہ ذیل الفاظ فرمائے۔کہ تو نے درخت کی شاخوں کو اڑایا۔اور بہت برسنے والے بادل کو پکارا ہے۔

⇦ طالب العلم کو دنیا کی عزت اور آخرت کی کامیابی دونوں حاصل ہو جاتی ہیں۔

⇦ عقلمند وہ شخص ہے جسکی عقل اسے بری صفات سے روک دے۔

⇦ تم کو زمانے کے عبرتناک واقعات کھلم کھلا عبرت کا سبق بتلا چکے ہیں اور تم ایسے حالات معلوم کر چکے ہو جن سے عقلمندوں کو عبرت حاصل ہونی چاہئے۔اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو تبلیغ احکام الٰہی میں آپ کی برابری کر سکے (اور جو آپکی برابری کا دعویٰ کرے یعنی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہلائے وہ جھوٹا دجال ہے)

⇦ خدائے پاک کی تقدیر پر کوئی صابر اور راضی ہو یا اس میں بے قراری کرے۔اس کا حکم ٹلنے والا نہیں۔

⇦ شریفوں میں یہ فضیلت اور خوبی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے

میں دیر نہیں کرتے۔ اور جہاں تک ہو سکے اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔

⇦ جس شخص نے تیری عزت اور اکرام کیا ہے گو تو درحقیقت اس کے لائق ہے۔ مگر اس نے تجھے رنج اور سختی میں ڈالا ہے۔

⇦ جس نے تجھے ذلیل سمجھا ہے۔ اگر تجھے عقل ہو تو اس نے بے شک تجھے فائدہ پہنچایا ہے۔

⇦ یہ نہایت بُری تجارت ہے کہ تو مال دنیا کو اپنے نفس کا مول خیال کرے اور دنیا کو ان نعمتوں کا عوض سمجھے جو آخرت میں خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے تجھے ملنے والی ہیں۔

⇦ آدمی میں دو چیزیں ایسی ہیں جو نہایت افضل و اعلیٰ ہیں۔ ایک عقل اور دوسری زبان۔ کہ عقل کے ذریعہ اوروں سے مستفید ہوتا اور زبان کے ذریعے سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

⇦ متقیوں اور پرہیز گاروں میں مندرجہ ذیل صفات موجود ہوتے ہیں۔ اول نیک کاموں کی ہدایت۔ دوسرا فساد سے پرہیز کرنا۔ تیسرا آخرت کی اصلاح اور درستی کی فکر اور حرص۔

⇦ ایسی حالت رکھو۔ کہ خداوند کریم نے جو نعمتیں تجھے عطا فرمائی ہیں ان کا نشان معلوم ہوتا رہے۔ یعنی جب خدا دے۔ تو کنجوسی نہ کرو۔

⇦ تجھے اپنے عیبوں کی فکر میں ایسا رہنا چاہئے۔ کہ لوگوں کے عیبوں سے غافل اور بے فکر رہے۔

⇦ ہر ایک بات کی نسبت یہ کوشش نہ کرو کہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ بلکہ بعض امور ایسے بھی ہیں۔ کہ ان میں صرف سماع کافی ہے۔ اور جو چیزیں دور اور پوشیدہ ہیں ان کے حالات معلوم کر لینے ہی کافی ہیں۔

⇦ نیک کام میں کسی سے پیچھے پیچھے ہونا اس سے بہتر ہے کہ بُرے کام میں اوروں کا پیشوا اور امام بنے۔

⇦ چاہیئے کہ تمہیں اپنے عیبوں کا علم دوسروں کے عیوب معلوم کرنے سے باز رکھے۔

⇦ دنیا کی محبت میں کان حکمت کے سننے سے بہرے اور دل نور بصیرت سے اندھے ہوگئے ہیں۔

⇦ انسان کو کچھ ماں باپ کے نسب اور شرافت سے کمال حاصل نہیں ہوتا بلکہ بہتر اور پسندیدہ صفات کے پیدا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

⇦ مومن میں مندرجہ ذیل صفات موجود ہوتے ہیں۔ (۱) کمال عقل (۲) وہ حلم اور بردباری جس سے ہر کوئی راضی اور خوش ہو (۳) نیک کاموں کی رغبت (۴) بُرے کاموں سے نفرت۔

⇦ بیشک ایک وہ وقت آئے گا۔ کہ دنیا اپنی اس سختی اور روگردانی کے بعد ہماری طرف اس طرح متوجہ ہوگی۔ جس طرح وہ اونٹنی اپنے بچے کی طرف جھکتی ہے۔ جو جننے کے وقت اسے دانتوں سے کاٹتی ہے۔

⇦ یہ قاعدہ مقرر ہے کہ شاخیں اپنے اصل کی طرف معلومات اپنے علل کی طرف اور جزئیات کلیات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

⇦ ظالم آدمی کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) اپنے سے بڑوں کی نافرمانی کرتا (۲) چھوٹوں کو دباتا (۳) ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

⇦ اپنے دل کو خدا تعالیٰ کے سامنے جھکاؤ کیونکہ جس شخص کا دل خدا تعالیٰ کے سامنے جھکتا ہے۔ اس کے سب اعضا اس کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔

⇦ مومن کے اوقات تین حصوں پر منقسم ہوتے ہیں۔ (۱) ایک حصے میں اپنے

پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے (۲) دوسرے حصے میں اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے (۳) تیسرے حصے میں لذات نفسانی کو حلال اور مباح طریقوں سے پورا کرتا ہے۔

⇦ ہمیشہ سے عام لوگوں کا دستور ہے۔ کہ اگر کوئی جھوٹی بات کہی جائے تو جھٹ مان لیتے ہیں۔ اور اگر حق بات سنائی جائے تو اس کی نسبت ٹال مٹول کرتے ہیں۔

⇦ یہ کم ہوتا ہے کہ جب کوئی چیز پیٹھ پھیر جائے تو پھر وہ واپس آئے۔

⇦ چاہئے کہ تو ان مصیبتوں سے محفوظ رہنے اور آرام پانے کے شکر میں مشغول رہے۔ جن میں دوسرے لوگ مبتلا ہیں۔

⇦ چاہئے کہ تو سب سے زیادہ محبت اور پیار اس شخص سے کرے جو تجھے نیک کاموں کی طرف راہ بتلائے اور تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرے۔

⇦ جو شخص تیرے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرتا ہے وہ درحقیقت تیرے حق میں نہایت غلطی کرتا ہے۔

⇦ سب سے زیادہ اس شخص پر بھروسا رکھنا چاہئے جو زیادہ سچ بولتا ہو۔

⇦ سب سے زیادہ محبت اور میل جول اس شخص سے رکھنا چاہئے۔ جو لوگوں کی بہتری میں کوشاں رہتا ہے۔

⇦ سب سے زیادہ دشمنی اور دوری اس سے رکھنی چاہئے۔ جو لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں رہتا ہے۔

⇦ اگر سوال کرنے کی ضرورت ہو تو ایسے طور پر کرنا چاہئے جس سے آبرو باقی رہے۔ اور کوئی خرابی پیش نہ آئے۔

⇦ جو چیزیں زائل اور ختم ہونیوالی ہیں۔ انکی رغبت چھوڑ دے کیونکہ وہ چیزیں ایسی

بے ہودہ اور نکمی ہیں کہ وہ نہ تیرے لئے باقی رہیں گی اور نہ تو ان کیلئے باقی رہے گا۔

⇦ ہمیشہ حق پرستی کو اپنی جائے پناہ بنائے رکھ کیونکہ حق نہایت زبردست مددگار ہے۔

⇦ ہمیشہ راست بازی کی طرف رجوع کیا کر کیونکہ راست بازی نہایت اچھا رفیق اور یار ہے۔

⇦ سب سے زیادہ میل جول ایسے آدمی سے رکھ جو ضعیفوں کی زیادہ خبر گیری رکھتا اور حق پرستی کو ملحوظ رکھتا اور اس کے مطابق کام کرتا ہے۔

⇦ سب سے زیادہ اس کام کی محبت رکھنی چاہئے۔ جس میں انصاف عدل اور حق پرستی زیادہ پائی جائے۔

⇦ سب سے زیادہ قابل وثوق ذخیرہ عمل صالح ہے۔

⇦ سب سے زیادہ محبت ایسے شخص سے چاہئے جو تیرا حقیقی خیر خواہ اور تیرے حال پر واقعی شفقت کرنے والا ہو۔

⇦ روز قیامت کیلئے تقویٰ اور پرہیز گاری کو اپنا زاد راہ۔ ہدایت کو اپنا شعار۔ قرآن کریم کو اپنا رفیق بنانا اور اپنی خصلت سخاوت اور احسان رکھنی چاہئے۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس شخص کو اپنا خیر خواہ امین سمجھا جائے۔ وہ خیانت کرتا اور جس شخص کی نسبت خیانت کا شبہ ہو وہ پوری خیر خواہی کرتا ہے۔

⇦ مجھے بیش قیمت نفیس موتیوں کے جمع کرنے کی نسبت اس بات کا زیادہ رشک ہے کہ کسی شریف صاحب کرم سے تعارف پیدا ہو۔

⇦ امانت اور قسم میں سچی پرہیز گاری۔ کامل احتیاط اور کوشش اور خالص نیت درکار ہے۔

⇦ ہر حال میں حق کی طرف رجوع کرنا چاہئے کیونکہ جو شخص حق سے جدا ہوتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ انصاف اور عدل کو اپنی سواری بنانا چاہئے کیونکہ جو شخص انصاف کی سواری پر سوار ہوتا ہے سب لوگ اس کے غلام اور تابع ہو جاتے ہیں۔

⇦ مشتبہ امور میں نہایت احتیاط اور کوشش سے کام لینا چاہئے۔ کیونکہ جو شخص ان میں پڑتا ہے وہ ان میں پورا مصروف ہو جاتا اور ان سے کبھی نجات یاب نہیں ہوتا۔

⇦ وقار اور سنجیدگی اپنی خصلت بنانی چاہئے کیونکہ جو شخص زیادہ بکواس کرتا رہتا ہے اسے لوگ نہایت کمینہ سمجھتے ہیں۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ ادبار میں پڑے ہوتے ہیں وہ صاحب اقبال ہو جاتے اور جو با اقبال ہوتے ہیں وہ چاہ ادبار میں گر جاتے ہیں۔

⇦ جناب امیر المومنینؓ اپنی حالت بیان فرماتے ہیں کہ پہلے میری یہ حالت تھی کہ کوئی شخص مجھے جنگ اور لڑائی کی دھمکی نہ دیتا۔ اور نہ کوئی مجھے تلوار چلانے کا خوف اور ڈر دکھلاتا تھا۔

⇦ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دور والے نزدیک اور نزدیک کے دور ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص غفلت میں پڑا رہتا ہے۔ وہ ہدایت اور راست روی سے دور رہتا ہے اور جو شخص اس کی دھن اور کوشش میں رہتا ہے۔ وہ ان کو پا لیتا ہے۔

⇦ انسان کے بدن میں ایک ایسا ٹکڑا ہے۔ جو تمام بدن سے افضل ہے اور اسے قلب یعنی دل کہتے ہیں۔ اس میں حکمت اور جہالت دونوں کے مواد اور قوتیں موجود ہیں۔ اگر اس کے سامنے رجا (امید) جلوہ گر ہو تو اس کو طمع اور لالچ رذیل کر دیتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ طمع مقابلہ کرے تو اس کو حرص ہلاک کر دیتی ہے۔

اگر نا امیدی غالب آ جائے تو غم اور افسوس جان سے مار ڈالتے ہیں۔ اگر کہیں غضب آ جائے۔ تو غصہ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر کہیں خوش حال ہو جائے تو اپنے آپ کو سنبھالنا بھول جاتا ہے۔ اگر کہیں خوف پیش آ جائے تو ہر وقت اپنے بچاؤ میں مشغول رہتا ہے۔ اگر امن اور چین نصیب ہو جائے تو ایسا مغرور بن جاتا ہے کہ آخر اپنی مغروری میں اسے کھو بیٹھتا ہے۔ اگر کسی مصیبت کا سامنا ہو جائے۔ تو بے حد گھبرائے اور واویلا مچاتا ہے۔ اگر کہیں مال پائے۔ تو وہ دولتمندی کے گھمنڈ میں سرکش ہو جاتا ہے۔ اگر کہیں فاقہ منہ دکھلائے اور اس کے نیش میں آ جائے۔ تو سختی اور بلا میں پڑ جائے۔ اگر بھوک کی تکلیف پیش آئے۔ تو نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور کہیں سیر ہو کر کھائے تو پیٹ بر کھاتا ہے کہ خوب موٹا تازہ ہو جائے۔ غرض کہ ہر ایک کمی کی صورت اس کے حق میں مضر اور ہر ایک افراط اور زیادتی کی حالت اسکے واسطے مفسد اور بگاڑنے والی ہے۔

باب نمبر 65

- جناب امیرالمومنین ؓ فرماتے ہیں کہ جنت کو وہی شخص حاصل کرے گا جو اس کیلئے کوشش کرتا ہے۔ اور دوزخ سے وہی نجات پائے گا جو ایسے کام چھوڑ دے۔ جو اس میں داخل ہونے کا باعث ہیں۔
- برائی کی سزا وہی شخص بھگتے گا۔ جو اس کا عامل ہے۔ اور نیکی کا بدلہ وہی پائے گا جو اس کا فاعل ہے۔
- حریص کبھی خوش اور راضی نہیں دیکھا جاتا اور مومن کبھی حریص نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی صفت (توکل) اور قناعت ہے۔
- ہر بات میں جلدی کرنیوالا کبھی تعریف حاصل نہیں کرتا۔
- جب تک کہ علم صحیح حاصل نہ ہو کبھی عمل درست نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک کہ عالم کی طبیعت میں بردباری نہ ہو علم سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔
- جب تک کہ انسان میں عقل نہ ہو۔ علم پڑھانے اور ادب سکھانے سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اور کام کئے بغیر زبانی باتوں سے کچھ کام نہیں چلتا۔
- جب تک کہ کسی شخص کی کسی تکلیف کو دور نہ کیا جائے وہ کبھی تابع نہیں ہو سکتا (یا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے تکلیف ضرور دور ہو جاتی ہے)
- جب تک کہ انسان صبر کے کڑوے نسخے کو نہ پیئے اجر و ثواب کا میٹھا پھل کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔

⇦ یہ بات یقینی ہے کہ جو شخص صبر سے مدد لیتا ہے۔ خداوند کریم اس کی ضرور اعانت فرماتا ہے۔

⇦ انسان کے ساتھ جب تک کہ احسان نہ کیا جائے وہ کبھی غلام نہیں ہوتا۔

⇦ جب تک کہ واقعہ کے بیان کرنے والوں میں کوئی ایسا شخص نہ ہو۔ جو اس کو اپنا چشم دید بتلائے۔ تب تک اس بیان کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک مطلوب چیز ہاتھ نہ آئے تب تک محرومی کی سوزش اور تکلیف کو سکون نہیں ہوتا۔

⇦ جب تک کہ کوئی مصیبت زدہ اپنا بدلہ اور انتقام نہیں لے چکتا۔ تب تک اس کے ہذیان (یاوہ گوئی) کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔

⇦ جنت کو وہی حاصل کرے گا۔ جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ اور علم وہی حاصل کرتا ہے۔ جو عمر کا ایک کافی حصہ اسکی تحصیل میں صرف کرتا ہے۔

⇦ اے مومن جب تک تو نقصان سے ترقی نہ کرے تب تک کمال کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔

⇦ جب تک حرص مفقود نہ ہو قناعت موجود نہیں ہو سکتی۔

⇦ جب تک کہ تو پہلے نحوست کا مزہ نہ چکھے تب تک تجھے سعادت کی لذت محسوس نہیں ہوتی۔

⇦ جب تک ظلم کے پاؤں نہ پھسلیں۔ تب تک عدل کے پاؤں کبھی نہیں جمتے۔

⇦ جب تک تو برائی کا راستہ بھول نہ جائے تب تک نیکی کا راستہ کبھی نہیں پا سکتا۔

⇦ جب تک تو برائی سے بیزار نہ ہو جائے تب تک نیکی کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔

⇦ جب تک تو مخلوق سے قطع تعلق نہ کرے تب تک حق سبحانہ سے کبھی مل نہیں سکتا۔

⇦ جو شخص حق پرستی پر کاربند نہیں ہوتا۔ وہ کبھی نجات نہیں پا سکتا۔

⇦ کوئی مالدار اپنے مال کی کثرت کے طفیل کبھی موت سے نہیں چھوٹ سکتا۔ اور نہ

کوئی فقیر اپنی تنگدستی کے بدولت اس سے سلامت رہ سکتا ہے۔

⇦ جس مال کے خرچ کرنے سے لوگ تیرے شکر گزار ہوں۔ یا اس کے چلے جانے سے تجھے عبرت حاصل ہو۔ تو سمجھ لے کہ تیرا وہ مال ضائع اور برباد نہیں ہوا۔ اور جس کام اور سعی سے تیری حالت درست ہو جائے اور اس پر اجر اور ثواب ملنے کی امید ہو تو سمجھ لے۔ کہ وہ کوشش بیکار نہیں گئی۔

⇦ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کے شکریئے کا حق کبھی پورا پورا ادا نہیں کر سکتا۔

⇦ کوئی روزی کا طلب گار تیری اس روزی کو کبھی نہیں پا سکتا ہے۔ جو رازق نے تیرے مقسوم میں لکھ دی ہے۔ اور جو نعمت تیرے حق میں مقدر ہو چکی ہے۔ اس کے حاصل کرنے میں کوئی شخص تجھ پر غالب نہیں آ سکتا۔

⇦ جو کچھ تیرے مقسوم میں لکھا گیا ہے وہ کبھی خطا نہیں ہوتا (تجھے ضرور ملے گا) پس چاہئے کہ تو اسکی تلاش میں قانون شریعت کا خلاف نہ کرے اور کسی ناجائز طریق سے اس کو طلب نہ کرے اور جو چیز تیرے مقسوم میں نہیں لکھی گئی اس کو تو کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ اس کیلئے کتنی ہی کوششیں کرے اس لئے کہ تلاش روزی میں قانون شریعت کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

⇦ جب تک تم ہدایت کے راستے کو چھوڑنے والے لوگوں کی حالت کو معلوم نہ کرو تب تک ہدایت کی خوبیاں اور اس کے فوائد تمہیں معلوم نہیں ہو سکتے۔

⇦ جب تک آسمانی کتابوں کے عہد و پیمان توڑنے والے لوگوں کے واقعات زیر نظر نہ ہوں تب تک تم کو اس کی پابندی کے برکات معلوم نہیں ہو سکتے اور تم اس کی پابندی نہیں کر سکتے۔

⇦ جب تک تم کو ان لوگوں کی بربادی کی حکایات معلوم نہ ہوں جنہوں نے کلام

الٰہی یا عصمت دین کو پس پشت ڈال دیا ہے تب تک اس کو تم مضبوطی کے ساتھ تھام نہیں سکتے۔ اور اس کی پوری پیروی نہیں کر سکتے۔

⇦ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جیسا کہ اسکی راہ میں خرچ کرنے سے ثابت و برقرار رکھ سکتا ہے۔ ایسا کسی اور صورت سے ان کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔ اور جیسا کہ سلطنتوں کو عدل وانصاف قائم و محفوظ رکھتا ہے ایسی اور کوئی چیز ان کو محفوظ و قائم نہیں رکھ سکتی۔

⇦ جو شخص دنیا کے کاموں میں میانہ روی اختیار کرتا اور درمیانے حال پر رہتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ مگر زہد (دنیا سے بے رغبت ہونے) میں میانہ روی کو اختیار نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ دنیا کی رغبت دل سے بالکل نکال دینی ضروری ہے۔

⇦ عمل کے ساتھ جب تک علم نہ ہو وہ کبھی درست نہیں ہوسکتا۔ اور عقل کے ساتھ جب تک بردباری اور حلم نہ ہو۔ اس کو کبھی زینت حاصل نہیں ہو سکتی۔

⇦ جب تک آدمی خواہش نفسانی کو دین سے مقدم نہ سمجھے۔ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ اور جب تک آدمی کا شک اس کے یقین پر غالب نہ آئے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔

☆

باب نمبر 66

- جناب امیر المومنین ؓ فرماتے ہیں کہ متوکل آدمی کو کوئی تکلیف پیش نہیں آتی
- حریص شخص کو غنی اور تونگری یا بے نیازی حاصل نہیں ہوتی۔
- خوشامد اور چاپلوسی انبیاء علیہم السلام کی عادت نہیں اور حسد متقیوں اور پر
گاروں کی خصلت نہیں۔
- قطع رحم کرنے سے ترقی اور برکت حاصل نہیں ہوتی۔ اور بدکاری کرنے
دولت مندی نہیں ملتی۔
- عار اور عیب کی بات اختیار کرنا شریفوں کی خصلت نہیں۔ اور آدمی کے اس ناز
بدنی میں اتنی طاقت نہیں کہ یہ دوزخ کی آگ پر صبر کر سکے۔
- آدمی کے بدن کیلئے بیماریوں سے نجات نہیں۔ اور جھوٹ بولنا اسلام کی صفا
سے نہیں۔
- کانوں سے سننا آنکھوں سے دیکھنے کے برابر نہیں اور آدمی کا ہر ایک عیب ظا
کرنے کے قابل نہیں۔
- ہر ایک طلب گار کو کامیابی حاصل ہونا ضروری نہیں بعض اوقات انسان ا
کوشش میں محروم رہتا ہے اور اسی سے خدا تعالیٰ کی قدرت اور حکمت اور انسان
ضعف اور عجز معلوم ہوتا ہے۔
- متکبر کا کوئی دوست اور صدیق نہیں۔ اور بخیل کا کوئی ساتھی اور رفیق نہیں۔

⇦ ہر ایک نیکی کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اپنی تکلیف کو ایسے شخص کے پاس بیان کرتا ہے۔ جو اس پر مہربان نہ ہو وہ عقلمند نہیں کہلاتا۔

⇦ ہر ایک فرصت کا وقت مصروف صواب نہیں اور ہر ایک دعا مقبول اور مستجاب نہیں۔

⇦ ہر ایک غائب واپس نہیں آتا۔ اور ہر ایک تیرانداز اپنا تیر نشانے پر نہیں پہنچاتا۔

⇦ قطع رحم کرنیوالے کا کوئی رشتہ دار نہیں۔ اور بخیل کا کوئی دوست اور یار نہیں۔

⇦ صبر کرنے کے ساتھ کوئی مصیبت باقی نہیں رہتی۔ اور بے صبری کرنے پر کوئی اجر اور ثواب نہیں ملتا۔

⇦ نادانی اور بے وقوفی علم کے برابر نہیں اور وہم اور شک سمجھ اور فہم کے ہم وزن نہیں۔

⇦ ناحق جھگڑا کرنے والے کیلئے کوئی تدبیر نہیں اور جس شخص سے خدا تعالیٰ مطالبہ کرے اس کا کوئی مددگار اور نصیر نہیں۔

⇦ متکبر کیلئے کوئی رائے نہیں اور ملول کیلئے کسی سے دوستی اور برادری نہیں۔

⇦ ملول کے لئے کسی کے ساتھ مروت نہیں۔ کینہ رکھنے والے کیلئے کسی کے ساتھ بھائی بندی اور اخوت نہیں۔ اور حاسد کیلئے کسی سے دوستی اور محبت نہیں۔

⇦ قطع رحم شریفوں کی خصلت نہیں۔ اور نعمت کی ناشکری خدا تعالیٰ کی توفیق اور رحمت نہیں۔

⇦ نیکی سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی نہیں۔ مگر اس کا ثواب اس سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔ اور بدی سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں۔ مگر اس کا عذاب اس سے بدتر ہے۔

⇦ انعام میں دیر کرنا شریفوں کی عادت نہیں۔

⇦ انتقام میں جلدی کرنا کریموں کی خصلت نہیں۔

⇦ شریفوں کی جزا اور بدلہ کوئی چیز سوائے اکرام اور عزت نہیں۔

⇦ اے ایمان والو۔ تمہاری جانوں کا مول اور قیمت جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ پس تم ان کو اس کے سوا اور کسی چیز کے عوض فروخت نہ کرو۔

⇦ آنکھوں سے دیکھنے پر یہ ضروری نہیں۔ کہ محسوس چیز پوری طرح معلوم ہو جائے کئی دفعہ آنکھوں سے دیکھنے میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔

⇦ ابلیس کا اس سے بڑھ کر اور کوئی مکر اور فریب نہیں۔ کہ آدمی کو غضب اور عورتوں کی محبت میں مبتلا کر دے۔

⇦ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اب کسی شخص کیلئے دین کے کاموں میں کوئی احتیاج باقی نہیں۔ اور قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے امور دین میں کسی شخص کیلئے استغنا کی کوئی صورت نہ تھی۔

⇦ کوئی شہر تیرے اپنے شہر کی نسبت تیری اقامت کا زیادہ حقدار نہیں۔ اور سب سے بہتر شہر وہی ہے جس میں تیری بود و باش کی صورت ہو۔

⇦ یہ کچھ خیر و خوبی کی بات نہیں کہ تیرا مال اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر اور خوبی اس میں ہے۔ کہ تیرے عمل صالح زیادہ ہوں اور تجھ میں حلم اور بردباری بڑھی ہوئی ہو۔

⇦ وہ شخص عقلمند نہیں ہے جو ایسے لوگوں کے ساتھ بے تکلفی سے برتاؤ کرتا ہے جو اس کے سچے دوست نہیں۔ اور وہ شخص بھی عقلمند نہیں ہے۔ جو اپنی حاجت کسی رذیل اور کمینے شخص کے پاس بیان کرتا اور اس سے مدد چاہتا ہے۔

⇦ یہ انصاف کی بات نہیں کہ آدمی محض ظن اور گمان پر اعتماد اور بھروسہ کرلے۔

⇦ یہ شریفوں کی عادت نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ان کو اپنا احسان جتلائے تو یہ بھی اس کو اپنا احسان جتلائیں۔

⇦ دنیا کی کوئی چیز آخرت کا عوض نہیں ہو سکتی۔ اور دنیا مومن کی جان کی قیمت نہیں بن سکتی۔

⇦ وہ شخص تیرا بھائی نہیں ہے جس کی خاطر و مدارت کرنے کی تجھے حاجت ہو۔

⇦ اس رفیق کا ساتھ قابل تعریف نہیں جو اپنے ساتھی کے ساتھ جھگڑا برپا کرے۔

⇦ وہ شخص بھی بھائی بندی کے لائق نہیں جو تیرے ساتھ مقدمہ بازی کرے اور تجھے حاکم کے پاس لے جائے۔

⇦ ایسا نہیں ہوتا۔ کہ دنیا کسی شخص کو اپنی خوشی اور آرام کا پیٹ دکھلائے اور پھر اپنی تکلیفوں اور مصیبتوں کا مزہ اسے نہ چکھائے اور اس کو پیٹھ نہ دکھلائے۔

⇦ جس شخص کی ہمت صرف دنیا کمانے کی طرف متوجہ ہے اس نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ اور اس نے خدا تعالیٰ کے فرض کو ادا نہیں کیا۔

⇦ جس شخص نے اپنے مال سے اپنی حالت کو درست نہیں کیا۔ اس نے گویا کوئی مال کمایا ہی نہیں۔

⇦ جس شخص نے مال کو خرچ نہیں کیا اسے گویا وہ ملا ہی نہیں۔

⇦ جس مال کے خرچ کرنے سے تیری عزت و آبرو محفوظ رہے تو یہ سمجھ کہ وہ مال ضائع نہیں ہوا۔ اور جس مال کے ذریعے تیرا فرض ادا ہو جائے تو سمجھ لے کہ وہ بیکار نہیں گیا۔

⇦ جو شخص زمانے کے ساتھ حسن ظن رکھنے پر مطمئن رہتا ہے۔ وہ زمانے کے حالات سے عبرت کا سبق حاصل نہیں کرتا۔

⇦ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اپنے مال کو ایسے لوگوں پر خرچ کر کے ضائع کرے۔ جو اس کے حقدار نہ ہوں۔

⇦ یا ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے جو اس کے اہل نہ ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو

انکی شکر گزاری سے محروم نہ رکھے اور وہ اسکے ساتھ دشمنی نہ کریں۔ یعنی وہ ضرور دشمنی کرینگے۔ اور کوئی اس کا شکر گزار نہ ہوگا۔

⇦ جو شخص ایسا ہو کہ جو کچھ تھوڑا بہت مل جائے۔ اس پر اکتفا نہ کرے وہ صفت قناعت کے زیور سے خالی ہے۔ اور جو شخص ایسی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے۔ جو اس کے پاس موجود نہیں ہیں۔ وہ پاک دامنی اور عفت کے لباس سے عاری ہے۔

⇦ خدائے پاک نے انسانی عقول کو نہ تو اپنی صفات کی حقیقت پر پورا پورا مطلع فرمایا اور نہ ان کو ان کے متعلق ضروری علم سے محروم رکھا ہے۔

⇦ خدائے پاک نے مخلوق کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ پہلے جب وہ تنہا موجود تھا اور دوسری کسی چیز کا وجود نہ تھا، تو اسے وحشت آتی تھی۔ اور اس وحشت کے دور کرنے کے واسطے سلسلہ کائنات کو وجود اور ہستی کا خلعت عطا فرمایا یہ بات ہرگز نہیں بلکہ مخلوق کے پیدا کرنے میں اسکے کئی مخفی اسرار اور پوشیدہ حکمتیں موجود ہیں۔ اور یہ بھی نہیں ہے کہ مخلوق کو پیدا کر کے ان کو کسی اپنی منفعت میں لگایا ہو۔

⇦ خدائے پاک نے اپنے بندوں کو خالی اور بیکار نہیں چھوڑا۔ بلکہ ان کو یا تو اپنی رضامندی کے سیدھے راستے پر چلایا ہے۔ یا ان پر اپنی حجت قائم کر دی ہے کہ اس کے بعد ان کو کسی عذر و معذرت کی گنجائش نہ رہے۔

⇦ مخلوق کی عقلوں نے خدائے پاک کی ذات بابرکات کو کہیں دیکھا نہیں تاکہ اس کی حقیقت بیان کر سکیں بلکہ وہ تمام مخلوق سے پہلے موجود تھا۔ اور اس کے سوا کسی صفت بیان کرنیوالے کا وجود نہ تھا۔

⇦ خدائے پاک نے ابتدائے زمانے سے اپنے بندوں کو انبیاء اور مرسلین کے وجود اور آسمانی کتابوں سے خالی نہیں رکھا۔

⇦ خدائے پاک نے انسانی عقول کو اس حد تک نہیں پہنچایا کہ وہ اپنے فکر کے میدان میں اشیاء کی پوری کنہ اور حقیقت کو پہنچ جائیں اور اپنے خیالات کی جولانی میں انکی تہ کو پاسکیں۔ اور جس طرح چاہیں ان میں تصرف کر سکیں۔

⇦ ایسا نہیں ہوتا کہ کسی آدمی پر دنیا کی عیش اور خوشحالی کی برسات ایک دراز زمانے تک برستی رہے۔ اور پھر اس پر مصیبتوں اور تکلیفوں کی بارش کی بوچھاڑ نہ پڑے۔

⇦ خدائے پاک نے تم کو نکما نہیں بنایا۔ تم کو بیکار نہیں چھوڑا اور نہ تم کو جہالت کی تاریکی میں رکھا ہے (بلکہ جوہر عقل عنایت فرما کر سب نیک و بد سے آگاہ فرما دیا اور نور علم عطا فرما کر بھلا برا سب کچھ بتا دیا ہے)

⇦ خدائے پاک نے سلسلہ ہستی کو ایک ایسے عمدہ نظام سے بنایا ہے۔ کہ اس میں کسی طرح کا کوئی خلل اور نقصان باقی نہیں رکھا۔ پس کوئی شخص یوں نہیں کہہ سکتا کہ فلاں چیز اس طرح ہونی چاہئے۔ اور نہ اس میں کسی چیز کو بے جوڑ رکھا ہے تا کہ کوئی یہ کہہ سکے کہ فلاں چیز اس سے علیحدہ اور بے ڈھب واقع ہوئی ہے۔

⇦ اس شخص کو خداوند کریم کی توفیق حاصل نہیں۔ جو بری چیزوں کو اچھا سمجھتا اور اپنے خیر خواہوں کی نصیحت سے منہ پھیرتا اور اعراض کرتا ہے۔

⇦ خدائے پاک نے سوائے بھلے کاموں کے تم کو کسی کام کا حکم نہیں دیا۔ اور سوائے برے کاموں کے کسی کام سے منع نہیں کیا۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ نے ایک شخص کی تعریف میں فرمایا ہے۔ کہ اس کو تکبر اور غرور کے مہلک امراض نے ہلاک نہیں کیا۔ اور نہ یہ مشتبہ امور کے جال میں مبتلا اور گرفتار ہوا ہے۔

اس شخص نے انجام کار کو نہیں سوچا۔ جس نے دھوکا دینے والی چیزوں پر بھروسا

کیا اور چند روز کی جھوٹی خوشی کی طرف جھک پڑا۔

⇦ خدائے پاک کی رازقیت پر اس شخص کا یقین کامل نہیں ہے جو طلب روزی میں حد سے زیادہ کوشش کرتا اور شب و روز اس کے کمانے میں اپنی جان کو تکلیف میں رکھتا ہے۔

⇦ وہ شخص عقلمند ہے جو کھیل کود کا شیدا اور خوشی کا متوالا ہے اور شب و روز اس میں مصروف رہتا ہے۔

باب نمبر 67

⇦ جناب امیر المومنین ؓ فرماتے ہیں کہ اگر حیات دنیا کا پردہ دور کر دیا جائے تو آخرت کی نسبت میرا یقین زیادہ نہیں ہو سکتا (یعنی مجھے اب بھی آخرت کا پورا یقین ہے اور اس میں کوئی کسر باقی نہیں تا کہ مرنے کے بعد اس میں ترقی ہو سکے)

⇦ اگر میرے پاؤں ان حوادث اور مشکلات میں جم گئے تو میں بہت سے امورات کی صورت کو بدل دوں گا۔ (یعنی روافض جو جو باتیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے سچے جانشینوں کے طریقہ حسنہ کے برخلاف نکال رہے ہیں ان سب کو یک دم مٹا دوں گا)

⇦ اگر سچے مومن کی ناک کاٹ دی جائے اور اسے اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ مجھ سے دشمنی کرے۔ تو وہ مجھ سے کبھی دشمنی نہیں کرے گا۔ اور اگر منافق کو تمام دنیا دیدی جائے اور اسے یہ کہا جائے کہ وہ مجھ سے محبت کرے تو وہ مجھ سے کبھی محبت نہیں کرے گا۔

⇦ اگر ایسا ہوتا۔ کہ کچھ دام خرچ کرنے سے موت سے چھٹکارا ہو سکتا۔ تو مالدار لوگ ضرور ایسا کرتے۔

⇦ اگر بخل کی صورت نظر آتی تو نہایت بدصورت شخص کی شکل میں دکھائی دیتا۔

⇦ اگر اہل دنیا کو پوری پوری عقل حاصل ہوتی۔ تو دنیا کے کاروبار اور اسکی موجودہ حالت میں ضرور خلل آجاتا۔

⇦ اگر تیرے رب کا کوئی شریک ہوتا تو اسکے قاصد اور پیام رساں تیرے پاس ضرور آتے۔

⇦ اگر خواہش نفسانی کا پردہ اٹھ جاتا تو جولوگ اخلاص کے ساتھ عمل نہیں کرتے وہ بھی اپنے اعمال سے نفرت کرتے کہ ہمارے یہ اعمال کسی کام کے نہیں

⇦ اگر موت کا وقت معلوم ہوتا تو سب امیدوں اور امنگوں پر پانی پھر جاتا۔

⇦ اگر لوگوں کی نیتیں خالص ہوتیں تو ان کے اعمال بھی ریا اور نمود سے پاک ہوتے۔

⇦ اگر عیب دار شخص کو اپنا عیب معلوم ہوتا۔ تو وہ اپنے عیب کو دیکھ دیکھ کر دل میں کڑھتا رہتا۔

⇦ اگر اہل علم علوم دین کو محض رضائے الٰہی کیلئے حاصل کرتے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے سب فرشتے ان سے محبت رکھتے۔ مگر افسوس کہ بعض علماء علم دین کو طلب دنیا کیلئے حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے خدائے پاک ان سے ناخوش ہوتا ہے اور وہ اسکی بارگاہ میں ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔

⇦ اگر لوگ اس اصول پر چلتے کہ جو چیز پوری طرح معلوم نہ ہوتی۔ اس کی نسبت کوئی حکم نہ لگاتے۔ بلکہ اس میں توقف کرتے اور سوچ سمجھ کر کام کرتے۔ تو کافر اور گمراہ نہ ہوتے۔ اور اگر یہ طریق اختیار کرتے کہ جب کہیں خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہو جاتی تو جھٹ اس سے توبہ کرتے اور اپنے قصور کی معافی مانگتے۔ تو معذب اور ہلاک نہ ہوتے۔

⇦ اگر تم موت اور اس کی رفتار کو دیکھ لیتے کہ وہ کس جلدی اور تیزی کے ساتھ تمہاری طرف آرہی ہے۔ تو ضرور تم اپنی امیدوں اور امنگوں سے نفرت کرتے اور ان میں مغرور نہ ہوتے۔

⇦ اگر تم یہ سوچتے کہ موت ہم سے نہایت نزدیک اور ہر وقت ہمارے سر پر کھڑی ہے۔ تو حیاتی کے مزے اور اس کی سب خوشیاں تم پر تلخ ہو جاتیں۔

⇦ اگر تم نفسانی خواہشوں کی رغبت نہ کرتے۔ تو آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتے۔

⇦ اگر خدا تعالیٰ اور آخرت کے ساتھ تیرا یقین ٹھیک ہوتا۔ تو آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کے عوض دنیا کی فانی چیزیں کبھی اختیار نہ کرتا اور اعلیٰ درجے کی چیزوں کو کم درجہ اور بالکل نکمی چیزوں کے ساتھ کبھی فروخت نہ کرتا۔

⇦ اگر تجھ کو اپنی اس گزشتہ عمر سے جسے تو نے غفلت میں ضائع کر دیا ہے۔ عبرت حاصل ہوتی۔ تو آئندہ جو باقی رہ گئی ہے۔ اسے محفوظ رکھتا۔

⇦ اگر ہم لوگ بھی ویسے ہی کام کرتے جواب تم لوگ کر رہے ہو۔ تو دین اسلام کا ستون قائم اور ایمان کا درخت سرسبز اور ہرا نہ ہوتا۔

⇦ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے حدود کی حفاظت کرتے۔ تو وہ اپنا فضل جس کا فرمابرداروں کیلئے وعدہ فرما چکا ہے۔ تمہارے شامل حال فرماتا اور اگر نمازی کو معلوم ہوتا۔ کہ نماز میں اس پر کس قدر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے تو وہ سجدے سے اپنا سر نہ اٹھاتا۔

⇦ اگر خدائے پاک اپنی نافرمانی کی کوئی سزا مقرر نہ فرماتا۔ اور اس کے بھگتنے کا بندوں کو خوف نہ ہوتا۔ تو بھی خدائے پاک کی اطاعت اور فرمابرداری اس وجہ سے ضروری تھی۔ کہ اس نے اپنے بندوں کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ان کا شکر ان کے ذمے واجب ہے۔ اور اگر اپنی اطاعت کی رغبت نہ دلاتا۔ تو بھی اسکی اطاعت اس لئے لازمی تھی کہ تمام مخلوق اس کی رحمت کی امیدوار ہے۔

⇦ اگر خدائے پاک حرام اور ناجائز کاموں سے منع نہ فرماتا۔ تو بھی عقلمند کیلئے

ضروری تھا۔ کہ ان کے پاس نہ جاتا۔

⇦ اگر تم حق کی نصرت واعانت میں ایک دوسرے کی مدد نہ چھوڑ دیتے۔ تو باطل کی توہین اور اس کے ذلیل کرنے میں سست اور کمزور نہ ہو جاتے۔

⇦ اگر اچھی اور بری صفاتِ نفسانیہ کو الگ الگ کر دیا جاتا تو سچائی شجاعت کے ساتھ اور جھوٹی بزدلی کے ساتھ ہوتا۔

⇦ اگر بخل کسی آدمی کی صورت میں دکھائی دیتا تو ایسا بدشکل شخص ہوتا۔ کہ ہر ایک شخص اس کو دیکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیتا اور ہر ایک شخص کا دل اس سے نفرت کرتا۔

⇦ اگر تمام آسمان اور زمین کسی آدمی کے گرد ہوتے اور وہ ان کے اندر بند کیا گیا ہوتا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے ڈرتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ضرور راستہ بنا دیتا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا جہاں کا اس کو وہم وگمان بھی نہ ہوتا۔

⇦ اگر سخاوت آدمی کی صورت میں نظر آتی تو ایسی خوبصورت ہوتی۔ کہ ہر ایک شخص اسکو دیکھ کر خوش ہو جاتا۔

⇦ اگر احسان آدمی کی شکل میں دکھائی دیتا۔ تو ایسا باجمال ہوتا کہ تمام جہان پر فوقیت رکھتا۔

⇦ اگر خدائے پاک اپنی مخلوق میں سے کسی شخص کو تکبر کی اجازت دیتا۔ تو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اجازت فرماتا۔ اس نے ان کیلئے بھی تکبر اور بڑائی کرنے کو ناپسند اور تواضع اور عاجزی کو پسند فرمایا ہے۔

⇦ اگر دنیا خدائے پاک کے نزدیک کوئی عمدہ اور قابلِ تعریف چیز ہوتی۔ تو اپنے پیاروں کو خاص طور پر عنایت فرماتا۔ لیکن اس نے ان کے دلوں کو اس سے ہٹا دیا اور ان کے دنیاوی سب طمعوں اور امیدوں کو مٹا دیا ہے۔

⇦ جناب امیرالمومنینؑ نے اپنے غلام اشتر کے حق میں جب اس کی وفات کی خبر آپ کو معلوم ہوئی، تو یہ کلمات فرمائے۔ کہ اگر وہ پہاڑ ہوتا تو ایسا سخت اور دشوار گزار ہوتا کہ کوئی سم دار جانور اس پر چڑھ نہ سکتا۔ اور نہ کوئی پرندہ اس کی بلندی تک پہنچ سکتا۔

⇦ اگر مروت اور مردانگی کے کام دشوار نہ ہوتے تو کمینے لوگ شریفوں کو ان میں ایک رات بھی نہ رہنے دیتے اور انہیں مروت سے نکال باہر کرتے۔ مگر مروت کے کام ذرا دشوار اور ان کا تحمل کچھ بھاری اور گراں بار ہے اس لئے نادان کمینے اس سے کترا گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے نیک اور شریف بندوں نے اس کو اٹھالیا ہے۔

⇦ اگر میں چاہتا تو تم میں سے ہر ایک شخص کے نکلنے اور داخل ہونے کی جگہ اور اس کے تمام حالات بتلا دیتا۔ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں تم میری باتیں سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ کرنے لگو۔ اس لئے میں وہ حالات بیان نہیں کرتا۔ البتہ جن خاص لوگوں کی نسبت مجھے پورا اطمینان ہے ان کو میں کچھ حالات بتلائے دیتا ہوں۔ اس خدائے پاک کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی ذات کو تمام مخلوق سے برگزیدہ کیا ہے۔ کہ آپ نے جو کچھ زبان مبارک سے بیان فرمایا۔ سب سچ کہا ہے۔ اور آپ نے علوم شریعت میں سے مجھے سب کچھ بتلا دیا ہے۔ اور یہ بھی کہ بعض لوگ اپنے اعمال کے طفیل ہلاک ہو جائیں گے۔ اور بعض نجات پائیں گے۔ آپ کو جو کوئی حالت پیش آتی تو اس کو ضرور میرے گوش گزار فرماتے اور مجھ سے صلاح و مشورہ لیتے۔

⇦ اگر مخلوق کے رزق ان کی عقل کے مطابق تقسیم کیے جاتے۔ تو بیچارے

چار پائے جانوروں اور بے عقل لوگوں کو بہت ہی تھوڑی روزی حصے میں آتی اور بھوک سے مرجاتے۔

⇦ اگر دنیا ہمیشہ ایک شخص کے پاس باقی رہتی تو اب جن کے پاس موجود ہے۔ان کو ہرگز نہ ملتی۔

⇦ اگر آدمی کی عقل درست ہوتی۔تو اپنے راز کی بات ایسے لوگوں سے محفوظ رکھتا جو دوسروں کے راز اس پر ظاہر کرتے ہیں۔اور اپنے راز کی بات کسی کو نہ بتلانا۔
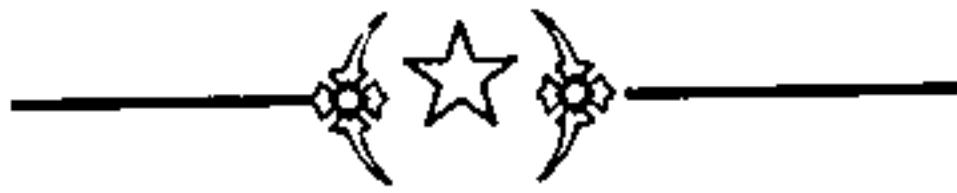
باب نمبر 68

- جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے یعنی اس کی تابع ہے۔
- جاہل کی زبان اسکی موت اور ہلاکت کی کنجی ہے۔
- علم کی زبان صداقت اور جہل کی زبان حماقت ہے۔
- تیری زبان وہی باتیں کیا کرتی ہے۔ جن کا تو نے اسے عادی بنایا ہے۔
- سچی زبان آدمی کے حق میں اس مال سے کہیں بہتر ہے۔ جس کا وارث ایسے لوگوں کو بنائے جو اس کے شکر گزار نہ ہوں۔
- قصوردار کی زبان جھوٹی ہوتی ہے۔ اور نیکوکاروں کی زبان ہمیشہ یادالٰہی میں مصروف رہتی ہے۔
- جناب امیر المومنینؓ نے ایک شخص کی مذمت میں فرمایا ہے کہ اسکی زبان تو شہد کے موافق میٹھی ہے مگر اس کا دل کینے اور بغض سے بھرا ہوا ہے۔
- تجھے چاہئے کہ توسط اور میانہ روی کو اپنی سواری بنائے اور راست روی اور نیک کاموں کے سوا تیرا کوئی دوسرا مطلب نہ ہو۔
- جو شخص تیرے ساتھ سختی کرے تو اس کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کر۔ اس طرح امید ہے کہ وہ بہت جلد تیرے ساتھ نرمی سے پیش آنے لگے گا۔
- اگر تو اپنی زبان کو قابو میں رکھے گا۔ تو نجات پائے گا اور اگر اسے قابو میں نہ

رکھے گا۔ تو منہ کی کھائے گا۔ اور ہلاک ہو جائیگا۔

⇦ **معرفت** الٰہی اور خداشناسی کا ذریعہ علم اور حلم کا وسیلہ تصور اور فہم ہے۔

⇦ جو مضامین دِل میں آئے ہوں ان کے محفوظ رکھنے کا طریقہ باہمی گفتگو اور بحث ومباحثہ ہے اور ریاضت نفس علم پڑھنے اور عادت کے مغلوب کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ **انسان** کی نظر اس کے دل کو جدھر چاہے کھینچ لے جاتی ہے۔

⇦ ہمارا لوگوں پر کچھ حق ہے۔ اگر ہمیں ملے گا تو بہتر ورنہ ہم اونٹوں پر سوار ہو کر اس کا مطالبہ کرینگے۔ گو ہم کو کتنا دور دراز سفر کرنا پڑے۔

⇦ **لوگوں** پر یہ حق ہے کہ وہ ہماری اطاعت اور ولایت کو قبول کریں اور ان کو اس کے عوض خداتعالیٰ کی بارگاہ سے بہت اچھا بدلہ ملے گا۔

⇦ **کہاوتیں** اور مثالیں عقلمندوں اور عبرت حاصل کرنے والوں کے واسطے بیان کی جاتی ہیں (نادانوں اور احمقوں کو ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا)

⇦ **باتوں** میں ہیر پھیر ایسے لوگوں کے واسطے مفید پڑتا ہے۔ جو کچھ سمجھ رکھتے ہوں۔

⇦ **ریاکار** شخص کی زبان تو اچھی ہوتی ہے۔ مگر اسکے دل میں پوشیدہ بیماری چھپی ہوتی ہے۔

⇦ **شریف** کا ساتھ دینا گو وہ ذلت وخواری سے پیش آئے۔ کمینے کے ساتھ سے کہیں بہتر ہے۔ گو وہ احسان کرے اور ہاتھ بٹائے۔

⇦ **ایمان** کا ثمرہ تلاوت قرآن ہے۔

⇦ **تیری** زبان تجھے انہی باتوں کی طرف بلائے گی۔ جس کا تو نے اسے عادی کر رکھا ہے۔

- تیرا نفس تجھ سے وہی کام کرائے گا۔ جن کے ساتھ تو نے اسے مانوس بنایا ہوا ہے۔
- عارفان خدا کی زیارت اور ملاقات کرنے سے دل آباد ہوتے اور علم وحکمت کے خزانے ہاتھ آتے ہیں۔
- زبان حال بہ نسبت زبان قال کے زیادہ راست گو اور صادق ہے۔
- نیکی اور احسان کی زبان نادانوں اور جاہلوں کی سفاہت (کمینگی) کو روک دیتی ہے۔
- سخیوں کو اوروں کے کھانا کھلانے میں لذت حاصل ہوتی ہے اور بخیلوں کو اپنا پیٹ بھرنے سے راحت اور خوشی معلوم ہوتی ہے۔

باب نمبر 69

⇦ جناب امیرالمومنینؓ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص خدائے تعالیٰ پر ایمان لاتا
وہ اس کے عذاب سے مامون ہو جاتا ہے (یا لوگوں کو نہیں ستاتا) جو شخص اس
یقین رکھتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ احسان کے ساتھ اور نیکوئی سے پیش آتا ہے
جو شخص اسلام لاتا ہے اس کا مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جو علم پڑھتا ہے
وہ علم سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے۔ وہ فتنے اور فساد سے بچا رہتا ہے۔ اور ج
خدا تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے وہ اپنے آپ کو دنیا (یا بُر
کاموں) سے روک لیتا ہے۔

⇦ جسے خدا نے سمجھ دی ہے وہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کا امتحان اور آزمائش کر لیتا ہے وہ ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے۔ وہ اکثر معاملات ان کے بھروسے پ
چھوڑ دیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی نسبت بدظنی رکھتا ہے۔ وہ اپنا ہر ایک معاملہ خوب سوچ بچار سے
کرتا ہے۔

⇦ جو شخص حق بات پر کاربند ہوتا ہے وہ ایک بیش بہا غنیمت پاتا ہے۔

- جو شخص باطل کے مطابق عمل کرتا ہے وہ ہمیشہ ندامت اٹھاتا ہے۔
- جس شخص کو خواہش نفس ہلاکت میں پھنسائے وہ سخت گمراہ اور بدکار ہے۔
- جس کو طمع اور لالچ اپنا غلام بنا لے وہ بڑا ذلیل اور خوار ہے۔
- جو شخص کسی بات کے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ اسے سمجھ لیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے آپ میں بُردباری کی عادت ڈالتا ہے وہ بُردبار ہو جاتا ہے۔
- جو شخص تنگدست ہوتا ہے اسے لوگ ذلیل سمجھتے ہیں اور جو جلدی کرتا ہے وہ لغزش کھاتا ہے۔
- جو شخص واقعات کو غور اور تامل کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ ان سے عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے۔
- جو شخص اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے اور وہ بڑا ذلیل و خوار ہوتا ہے۔
- جو شخص بے سوچے کسی کام میں لگ جاتا ہے وہ اس میں ندامت اٹھاتا ہے۔
- جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔
- جو شخص صاحب فضیلت ہوتا ہے وہ لوگوں کا خدمت گزار رہتا ہے۔
- جو شخص بُری باتوں سے بچا رہتا ہے وہ مصیبتوں سے محفوظ اور سلامت رہتا ہے۔
- جو شخص زیادہ باتونی ہوتا ہے۔ لوگ اس کی باتوں سے اُکتا جاتے ہیں۔
- جو شخص اہل علم سے مسائل دریافت کرتا رہتا ہے۔ وہ عالم ہو جاتا ہے۔
- جو شخص عزت وقار سے رہتا ہے۔ لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔
- جو شخص بڑائی اور تکبر کرتا ہے۔ لوگ اس کو ذلیل و خوار سمجھتے ہیں۔
- جو شخص خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ فضل و احسان سے پیش آتا ہے۔ اور جس شخص کو خدا تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ لوگوں کی غلطیاں

اور قصور معاف کیا کرتا ہے۔

- جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے وہ بہت سی فضول اور بے ہودہ باتیں بیان کرتا ہے۔
- جو شخص اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے۔ وہ زبان سے عمدہ بات نکالتا ہے۔
- جو شخص ہدایت اور راست روی کا طلب گار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو اس کی راہیں سمجھا دیتا ہے۔
- جو شخص سلامتی کا خواستگار ہوتا ہے۔ وہ سلامت رہتا ہے۔
- جس شخص کو خدا تعالیٰ نے علم دیا ہے۔ وہ نہایت باموقع سوال کرتا ہے۔
- جو شخص اخلاص نیت سے کام کرتا ہے وہ اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔
- جو شخص تواضع اختیار کرتا ہے۔ اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔
- جو شخص بردباری اختیار کرتا ہے لوگ اس کی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔
- جو شخص حیا اور شرم کرتا ہے وہ محروم رہتا ہے۔
- جس شخص کو خدا تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے۔
- جو شخص اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کی نظروں میں بزرگ اور معزز ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنی آبرو خرچ کرتا ہے وہ ذلیل اور خوار سمجھا جاتا ہے۔
- جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے۔ وہ اس کے سب مطلب پورے کر دیتا ہے۔ اور جو قناعت اختیار کرتا ہے وہ غنی ہو جاتا ہے۔
- جو شخص کمینگی اختیار کرتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ گالی گلوچ سے پیش آتا ہے اور جو دوسروں کو تنگ کرتا ہے وہ خود ملال اٹھاتا ہے۔
- جو شخص غفلت میں رہتا ہے وہ جہالت میں پڑا رہتا ہے اور جو جہالت میں پڑا رہتا ہے وہ مہمل اور بیکار رہتا ہے۔
- جو شخص کسی پر ظلم کرتا ہے وہ اپنے ظلم کا بدلہ پاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے آپ کو حقیر

سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں معزز اور معظم ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص ظلم اور زیادتی کرتا ہے وہ ضرور چوٹ کھاتا ہے۔ اور جو شخص عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ ہوشیار اور چوکنا رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف سے پیش آتا ہے۔ لوگ اس کے ساتھ انصاف سے پیش آتے ہیں۔

⇦ جو شخص باموقع اور ٹھیک طور پر سوال کرتا ہے اس کا مطلب پورا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص حق بات پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا اور جو عقل رکھتا ہے وہ سخاوت اور جوانمردی دکھلاتا ہے۔

⇦ جو شخص باطل اور جھوٹ کی نصرت اور اعانت کرتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص ظلم کرتا ہے وہ شکست کھاتا ہے اور جو شخص حق بات کی اعانت کرتا ہے وہ روز جہان کی فلاح اور بہبودی حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے پروردگار کا مطیع اور فرماں بردار ہو جاتا ہے سب چیزیں اس کی غلام اور تابع ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ وہ کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اور جو شخص نفسانی خواہشوں کو مغلوب کر لیتا ہے وہ عزت پاتا ہے۔

⇦ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے وہ ہمیشہ سیر چشم رہتا ہے اور جو اپنے آپ کو قناعت کا عادی بناتا ہے۔ وہ ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا ایمان اور یقین درست ہو وہ کامیاب ہو جاتا اور جو متقی اور پرہیزگار ہو۔ وہ اپنے اور لوگوں کی اصلاح میں لگا رہتا ہے۔

⇦ جو شخص ڈرپوک ہو وہ اپنے مطالب کے حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کے ذمے قصور لگاتا ہے وہ ان کے عیب بیان کرتا ہے۔

⇦ جو شخص دیانت سے کام کرتا ہے وہ ایک مضبوط قلعے کی پناہ میں محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص عدل وانصاف کے اصول پر چلتا ہے وہ زور اور قوت حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص صبر اختیار کرتا ہے وہ کامیابی پاتا۔ اور جو جلد بازی کرتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی زندگانی پاتا ہے وہ آخر ایک نہ ایک دن مر جاتا ہے۔ اور جو کوئی اس سرائے میں رات گزارتا ہے وہ صبح کو چلا جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو خداتعالیٰ کی طرف سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے وہ نیک کام کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کو تجھ سے سچی محبت ہوگی۔ وہ تجھ کو فضول اور ناجائز کاموں سے ہٹائے گا۔

⇦ جس کو تجھ سے دشمنی اور بغض ہوگا۔ وہ ایسے کاموں کی طرف تجھے ورغلائے گا۔

⇦ جس شخص کا یقین کامل ہوتا ہے۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور جس کا یقین درست ہوتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو عقل ہوتی ہے وہ قناعت اختیار کرتا ہے۔ اور جو سخاوت شعار ہوتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ احسان کیا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص صبر کرتا ہے وہ آخر اپنے مطلب کو پاتا اور جو حرص کرتا ہے وہ خرابی اور تکلیف اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کا خوف رکھتا یا دنیا کے کسی مطلب کے فوت ہو جانے سے ڈرتا ہے وہ صبح سے پہلے اٹھتا اور اندھیرے میں اپنا کام شروع کرتا ہے۔

⇦ جو شخص حق بات کے ساتھ تمسک اور استدلال کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص سستی کرتا ہے وہ پیچھے رہ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی چیز کیلئے کوشش کرتا ہے وہ ضرور اس کا مشتاق ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی چیز کا مشتاق ہوتا ہے وہ اس کے شوق میں سب چیزیں بھول جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی آدمی کا امتحان لیتا ہے اس کو اس کے ساتھ ضرور بغض اور دشمنی ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص سخاوت اختیار کرتا ہے وہ لوگوں میں سردار اور بزرگ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص علمی باتوں کو سمجھتا ہے اس کا علم دن بدن زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اور جو شخص علماء سے مسائل پوچھتا رہتا ہے وہ بہت سے علمی فوائد حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ سیدھی راہ پر چلتا ہے اور جو سیدھی راہ پر چلتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مقسوم پر قناعت کرتا ہے وہ راحت اور آرام میں رہتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتا ہے وہ نہایت چین اور آرام سے زندگی بسر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص حق بات پر عمل کرتا ہے وہ نجات پاتا ہے اور جو شخص لوگوں کو اپنے مال سے محروم رکھتا ہے وہ شفا اور تندرستی سے محروم رہتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے وہ بہت سے فائدے اٹھاتا ہے۔ اور جو سختی سے پیش آتا ہے وہ آخر ندامت اٹھاتا اور پشیمان ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے خیر خواہوں کی نصیحت کے خلاف کرتا ہے وہ ہلاکت میں پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دوستوں کے مشورے کے خلاف کرتا ہے وہ مصیبت میں پھنستا ہے۔

⇦ جو شخص عقل رکھتا ہے وہ اکثر خاموش رہتا ہے۔
⇦ جو شخص تکبر اور بڑائی کرتا ہے۔ لوگ اس سے دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔
⇦ جو شخص سردار ہو کر لوگوں پر انعام کرتا ہے وہ بیشک اپنی سرداری کا حق ادا کرتا ہے۔
⇦ جو شخص نعمت کا شکر ادا کرتا ہے وہ اسکی زیادتی کا مستحق ہو جاتا ہے۔
⇦ جو شخص ظلم کرتا ہے وہ اپنے سب کام بگاڑ دیتا ہے۔
⇦ جو ظلم کا پیشہ اختیار کرتا ہے۔ اسکی عمر کم ہو جاتی ہے۔
⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ وہ کامل درجے کا پرہیزگار ہو جاتا ہے۔
⇦ جو شخص کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔
⇦ جو شخص علم کے ذریعے سیدھے راستے پر چلنا چاہتا ہے علم اسے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔
⇦ جو شخص صبر سے مدد لیتا ہے صبر اسکی مدد کرتا ہے۔ اور جو شخص عقل سے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے عقل ضرور اسے عطا فرماتی ہے۔
⇦ جو شخص زیادہ غور اور فکر میں رہتا ہے اسکی رائے صحیح اور درست ہوتی ہے۔
⇦ جو شخص خدائے تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یاد فرماتا ہے۔ اور جو شخص اپنی جاہ و شوکت کے گھمنڈ میں مغرور ہو جاتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کو ذلیل اور زبون کرتا ہے۔
⇦ جو شخص اپنے احسان کو جتلاتا ہے وہ اسے مکدر اور خراب کر دیتا ہے۔
⇦ جس شخص کی زبان شیریں اور میٹھی ہوتی ہے اس کے بھائی بند زیادہ ہوتے

ہیں۔

⇦ جس شخص کا پڑوس اچھا ہو۔اس کے پڑوسی بہت ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ سے مدد چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ضرور مدد فرماتا ہے۔اور جو شخص خدا تعالیٰ کے عذاب کی نذر ہو جاتا ہے۔اس کا ایمان چلا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھے تیرے عیب بتلاتا ہے۔ وہ دراصل تیری خیر خواہی کرتا ہے اور جو شخص تیری تعریف کرتا ہے وہ درحقیقت تجھے ذبح کرتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری خیر خواہی کرتا ہے وہ بیشک تیری مدد اور اعانت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے حالات تجھے ٹھیک ٹھیک بتلاتا ہے وہ تجھے راہ راست پر لگاتا ہے۔

⇦ جو شخص صرف اپنی رائے پر قناعت کرتا ہے وہ ہلاکت میں پڑتا ہے اور جو عقلمندوں سے مشورہ لیتا ہے وہ اپنے مطالب کو پالیتا ہے۔

⇦ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے۔ وہ غمناک نہیں ہوتا۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے وہ فکر مند اور دردناک نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے علم کو ضائع کرتا ہے وہ تباہ اور برباد ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کے ساتھ آمدورفت کم رکھتا ہے وہ سلامت رہتا ہے اور جو زیادہ آمدورفت رکھتا ہے وہ ندامت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی دوسرے سے محض اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی اور محبت کرتا ہے وہ بہت سے برکات سے مالا مال ہو جاتا ہے اور جو شخص دنیا کی خاطر محبت کا دم بھرتا ہے وہ محروم رہتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی بُری جگہ میں جاتا ہے وہ برائی کے ساتھ متہم ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی بہت سی حاجتیں لوگوں سے پوری کرانی چاہتا ہے وہ سب سے محروم رہتا ہے۔

⇦ جو شخص بہت باتیں کرتا ہے وہ آخر خود بھی تھک جاتا ہے اور لوگ اس کی باتوں سے تنگ آجاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی اصلاح کر لیتا ہے اسکا نفس اس کے قابو میں آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو درست نہیں کرتا بلکہ اس کو اسکی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی عزت وتکریم کرتا ہے یہ اس کی توہین اور تذلیل کرتا ہے اور جو شخص اس پر بھروسہ کرتا ہے یہ اسکی خیانت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا طلب کرتا ہے دنیا اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور جو اس کی طلب کو چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے تو دنیا اس کی طلب میں دوڑتی اور چکر لگاتی ہے۔

⇦ جو شخص تقدیر الٰہی کا مقابلہ کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور جو شخص دنیا سے کشتی لڑتا ہے دنیا اسے چت گرا دیتی ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی نافرمانی کرتا ہے یہ اس کی مطیع ہو جاتی ہے اور جو شخص اس سے منہ پھیرتا ہے یہ اس کے پاس خود بخود آجاتی ہے۔

⇦ جس شخص کا لوگوں کے ساتھ نیک ظن ہوتا ہے اس کی نیت بھی ٹھیک ہوتی ہے۔ اور جس شخص کو لوگوں کے ساتھ بدظنی ہوتی ہے اسکی نیت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص سچ کہتا ہے وہ اپنے دین کو درست کر لیتا ہے۔ اور جو جھوٹ بولتا ہے۔ وہ اپنی مروت کو بگاڑ دیتا ہے۔

⇦ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے اسکی عبادت بھی ٹھیک ہو جاتی اور جو لوگوں سے الگ ہو جاتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جان بھی بھلا دیتا ہے۔

⇦ جس شخص کے اخلاق برے ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو عذاب اور تکلیف میں

مبتلا رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہر کام میں اس سے مدد مانگتا ہے اور جو اس کو یاد کرتا ہے اسکی عقل میں روشنی اور نور پیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو بیکار چھوڑ دیتا ہے اور اسکی اصلاح نہیں کرتا وہ نہایت خسارہ اور نقصان اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص کام کرنے سے پہلے انجام کار کو سوچ لیتا ہے اس کو اس کے تمام پہلو اور فراز و نشیب معلوم ہو جاتے ہیں اور جو شخص کام کرنے کے بعد اس میں غور کرتا ہے وہ حیرانی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے حکم پر گردن رکھ دیتا ہے وہ ہر ایک کام میں اس سے مدد لیتا ہے۔

⇦ جو شخص انجام کار کا انتظار کرتا ہے وہ صبر اختیار کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے وہ مستغنی ہو جاتا ہے۔ اور جو اس پر توکل کرتا ہے۔ وہ ہر طرح کے فکر سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ حساب کرتا ہے وہ ضرور فائدہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی غلطیوں کا تدارک کرتا ہے وہ اپنے آپ کو سنوار لیتا ہے۔

⇦ جو شخص سچ بولتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جو حق پر عمل کرتا ہے وہ دارین کی بہبودی اور فلاح پاتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کو فریب دیتا ہے وہ خود فریب میں آ جاتا ہے اور جو حق کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ منہ کی کھاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی یتیم پر ظلم کرتا ہے اسکی سزا یہ ہے کہ اسکی اولاد اس کی نافرمان ہو جاتی ہے۔

⇦ جو بادشاہ اپنی رعیت پر ظلم کرتا ہے۔اس کے دشمنوں کو امداد اور اعانت پہنچ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص فحش بکتا ہے وہ اپنے حاسدوں کے دلوں کو خوش اور ان کے سینوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص کمینہ اور بداخلاق ہوتا ہے اس کی ولادت اور پیدائش خلق حدا کے حق میں بری اور منحوس ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص صرف اپنی رائے سے کام کرتا ہے وہ غلطی کھاتا ہے اور جو اپنی رائے کے ساتھ دوسرے کی رائے نہیں ملاتا۔اس کا پاؤں پھسل جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اس کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے اور جو اسکی نافرمانی کرتا ہے۔اس کی قدر گھٹ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو بات بات پر طیش میں آتا ہے۔اس سے لوگ ملول ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا اور پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بچائے رکھتا ہے۔

⇦ جو اس پر توکل کرتا ہے۔اس کے سب کام وہ پورے فرما دیتا ہے اور اسے کوئی فکر پیش نہیں آتا۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی رسی کو مضبوط پکڑ لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو سب آفتوں سے نجات بخشتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری خیر خواہی کرے تجھے لازم ہے۔کہ تو اس کی خیانت نہ کرے اور جو تجھے وعظ و نصیحت بتائے تو اس کے سامنے ایسی بات ہرگز نہ کہہ جس سے اس کو نفرت ہو جائے۔

⇦ جو شخص خدائے تعالیٰ کو پہچانتا ہے وہ اسکی توحید کا قائل ہو جاتا۔ اور جو دنیا کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے وہ اس سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ عہد شکنی اور بے وفائی کرتا ہے اس کی حالت خود اس کے ساتھ بے وفائی کرتی ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے ساتھ مکر کرتا ہے اس کا مکر اس کے پیش آتا ہے۔ (چاہ کن را چاہ در پیش)

⇦ جو شخص لوگوں پر ظلم کرتا ہے اس کا ظلم اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اور نیز جو شخص ظلم کا پیشہ اختیار کرتا ہے۔ ایک دن وہ منہ کے بل گرتا ہے۔

⇦ جو شخص بغاوت اور سرکشی کرتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص حق بات کہتا ہے وہ صادق اور راست گو کہلاتا ہے۔ اور جو شخص رفق اور نرمی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے توفیق الٰہی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے وہ ضرور ان سے توبہ کرتا ہے۔ اور جو توبہ کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص عدل وانصاف کرتا ہے اس کا حکم سب لوگ قبول کر لیتے ہیں اور وہ حکم پوری طرح نافذ اور جاری ہو جاتا ہے۔

⇦ جو ظلم کرتا ہے اس کا ظلم ایک نہ ایک دن اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص نعمت کا شکر گزار ہوتا ہے اسکی نعمت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اور جو صبر کرتا ہے اس کی مصیبت سہل اور آسان ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے وہ اکثر ملامت کا نشانہ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی ہمت بلند ہو جاتی ہے اس کے فکر زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا اہتمام بڑھ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی چیز سے محبت رکھتا ہے وہ اس کو اکثر یاد کیا کرتا ہے بلکہ اس کی یاد پر

فریفتہ اور شیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کا زیادہ حریص ہوتا ہے اسکی قدر ذلیل ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی اطاعت کرتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اور جو اسکی نافرمانی کرتا ہے وہ اپنے مولا کی بارگاہ میں پہنچ جاتا اور اس سے واصل ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے وہ اس کے خلاف کرتا ہے۔ اور جو اس کی حقیقت سے ناواقف رہتا ہے وہ اسے بیکار چھوڑ دیتا اور اس کی اصلاح سے بے خبر رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے وہ اپنے آپ کو حقیر کر لیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے نفس کو برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو معزز اور باوقار بنا لیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی دوسرے کو کوئی عیب لگاتا ہے وہ خود اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی چیز کا زیادہ خیال رکھتا ہے وہ اسکی حقیقت معلوم کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ مسخری اور مذاق کرتا ہے وہ نہایت ذلیل اور زبون ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس پر مغرور اور خوش رہتا ہے لوگ اس سے مسخری اور مذاق کیا کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کی سختیوں اور مصیبتوں کا زیادہ تحمل کرتا ہے وہ ان میں بزرگ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ سفاہت (کمینگی) کے کام کرتا ہے وہ رذیل سمجھا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص معاملات کی تدبیر کی صورتوں سے ناواقف ہوتا ہے اس کو اپنی جہالت اور ناواقف سے تکلیف پیش آتی ہے۔

⇦ جو شخص دیر تک زندہ رہتا ہے اس کے دوست اور محبت والے اسکی زندگانی میں مر جاتے ہیں اور اس کو ان کی مفارقت کا صدمہ پیش آتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کا علم کامل ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو پی جاتا ہے اس کا علم کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے اور جو شخص نفس کے قابو میں آجاتا ہے۔اس کی قدر و منزلت گھٹ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجارت کرتا ہے وہ نفع اٹھاتا ہے اور جو شخص صواب کا طلب گار ہوتا ہے۔وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص محض دنیا کیلئے کام کرتا ہے وہ خسارہ اٹھاتا ہے۔ جو شخص کمینوں کے مجمع میں جاتا ہے وہ ذلیل وخوار ہو جاتا ہے اور جو شخص عقلمندوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ معزز عالی درجہ اور باوقار سمجھا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص فقر اور محتاجی کے خیال پر اپنے ہاتھ کو خرچ کرنے سے روک لیتا ہے۔وہ خود بخود محتاجی اور فقر کو اختیار کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح رکھتا ہے (یعنی اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتا) وہ ہر طرح سے سلامت رہتا ہے اور جو اس کے حکم کے خلاف کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتا ہے یعنی اس کے حکم کے خلاف کرتا ہے وہ شکست پاتا ہے۔

⇦ جو شخص حق کا مقابلہ کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے زیادہ تمسخر اور مذاق کیا کرتا ہے لوگ اس کو جاہل اور نادان

سمجھتے ہیں۔

⇦ جو شخص حماقت کے کام زیادہ کرتا ہے۔لوگ اس کو رذیل خیال کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص علم سے ناواقف اور اس سے بے بہرہ ہوتا ہے علم اس کا دشمن ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص دل میں بہت سی امنگیں اور امیدیں رکھتا ہو وہ اکثر ناخوش رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس سے حساب کرتا ہے وہ سعادت حاصل کرتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے نیکی اور احسان کرتا ہے اس کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص حق کا خلاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردیتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کے کاموں میں مصروف ہوتا ہے۔وہ ان ہی میں مصروف رہتا ہے۔

⇦ جو شخص ہمارے طریقے پر چلتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔اور جو ہمارے طریقے سے پیچھے ہٹتا ہے۔وہ خوار اور تباہ ہوگا۔

⇦ جو شخص ہماری ہدایات کی پیروی کرے گا۔وہ آخرت میں سابقین اولین کے ساتھ ہوگا۔

⇦ جو ہماری کشتی (یعنی اقتدائے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی دوسری کشتی پر سوار ہوگا۔وہ ڈوب مرے گا۔

⇦ جو شخص لوگوں سے الفت و محبت رکھتا ہے لوگ اس سے بھی پیار اور محبت کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں سے مخالفت رکھتا ہے۔لوگ اسے دشمن سمجھتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے خلاف کرتا اور اس سے دشمنی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پیار اور محبت فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو ذلیل اور خوار رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو عزت اور سرفرازی بخشتا ہے۔

⇦ جو شخص ناتجربہ کار ہوتا ہے وہ اکثر دھوکا کھا جاتا ہے۔
جو شخص لاپرواہی سے کام کرتا ہے وہ تکلیف اور صدمہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص نیکی کماتا اور زادِ آخرت تیار کر لیتا ہے وہ غنیمت اور بے شمار فوائد حاصل کرے گا۔

⇦ جو شخص لوگوں سے صلح رکھتا ہے وہ ان کے شر اور فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص گمراہ سے ہدایت چاہتا ہے۔ وہ سخت غلطی کرتا ہے (آنکہ) خود گمراہ ہست کرا رہبری کند۔

⇦ جو شخص کسی ذلیل سے مدد چاہتا ہے وہ ذلت اور خواری اٹھاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا مشیر اور صلاح کار گمراہ ہوتا ہے اس کی سب تدبیریں ضائع اور بے کار ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص بدتدبیری سے کام کرتا ہے۔ وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص ہمیشہ سست اور کاہل رہتا ہے۔ وہ اپنی امیدوں میں ناکام رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کی امیدیں لمبی اور دراز ہوتی ہیں۔ اس کے عمل برے اور خراب ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص خود کوئی رائے نہ رکھتا یا دوسروں سے رائے نہ لیتا ہو وہ خرابی میں پڑتا ہے اور جو شخص احتیاط اور ہوشیاری کیخلاف کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نیز جو شخص احتیاط اور ہوشیاری کو ضائع کرتا ہے وہ بے باک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص درستی سے کام کرتا ہے۔ اس کے سب کام گویا اس کے اختیار میں ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص رائے اور تدبیر سے کام کرتا ہے۔ وہ بیشمار فوائد اور غنیمت حاصل کرتا ہے۔

- جو شخص لوگوں کے ساتھ تندہی اور سختی سے پیش آتا ہے وہ ندامت اٹھاتا ہے۔
- جو شخص انجام کار کو سوچ لیتا ہے وہ بہت سی خرابیوں سے محفوظ رہتا ہے۔
- جو شخص احتیاط اور ہوشیاری کے اصول پر عمل کرتا ہے۔اس کو اپنے مطالب کے حاصل کرنے میں قوت اور مدد حاصل ہو جاتی ہے۔
- جو شخص سخت محنت کے کام کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور جو شخص سہولت اور تدبیر سے کام کرتا ہے۔گویا سب کام اس کے اختیار میں ہو جاتے ہیں۔
- جو شخص دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھتا ہے۔ان کی نظروں میں اسکی قدر گھٹ جاتی ہے اور جو شخص اپنے پاؤں کی جگہ دیکھ کر قدم نہیں رکھتا وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔جو شخص اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنا دین وایمان فروخت کرنے میں بخل کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا معزز اور باوقار بندہ ہو جاتا ہے۔
- جو شخص تیری خیر خواہی کرتا ہے وہ درحقیقت تیرا مہربان اور شفیق ہے اور جو تجھے نصیحت کرتا ہے وہ بیشک تیرا محسن اور رفیق ہے۔
- جو شخص عقل سے مدد لیتا ہے عقل اسے سیدھی راہ پر لگا دیتی ہے۔اور جو علم سے ہدایت چاہتا ہے تو علم کی روشنی اسے شاہراہ بنا دیتی ہے۔
- جو شخص عقل نہیں رکھتا وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔اسکی کوئی عزت نہیں کرتا۔
- جو شخص اپنی عزت وآبرو کو خرچ کرتا ہے لوگ اسے حقیر سمجھتے ہیں۔اور جو شخص اپنی عزت کو محفوظ رکھتا ہے۔اسکی سب عزت کرتے ہیں۔
- جس شخص کا دین وایمان ٹھیک نہیں ہوتا اس میں مروت نہیں ہوتی۔اور جس میں مروت نہیں ہوتی اس میں کچھ ہمت نہیں ہوتی۔
- جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔

⇦ جو شخص باموقع سوال کرتا ہے وہ علمی فوائد سے مالا مال ہوتا ہے۔
⇦ جس شخص میں فہم اور سمجھ کی استعداد ہوتی ہے وہ علم کی تہ اور حقیقت معلوم کر لیتا ہے۔
⇦ جو شخص صبر اختیار کرتا ہے اسکی محنت اور مصیبت سہل اور آسان ہو جاتی ہے۔
⇦ جو شخص جزع فزع کرتا اور گھبراتا ہے اس کی مصیبت بھاری اور گراں ہو جاتی ہے۔
⇦ جو شخص اپنی وجاہت کو خرچ کرتا یعنی تواضع سے پیش آتا ہے۔ سب لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں۔ اور جو شخص مال خرچ کرتا ہے اس کے وہ لوگ غلام اور تابع ہو جاتے ہیں جن کو وہ کچھ دیتا ہے۔
⇦ جو شخص عدل وانصاف اختیار کرتا ہے اسکی عزت اور قدر بڑھ جاتی ہے اور جو شخص ظلم کی چال پکڑتا ہے۔ اس کی عمر گھٹ جاتی ہے۔
⇦ جس شخص کی باتیں میٹھی اور نرم ہوتی ہیں لوگ اس کے ساتھ ضرور محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں۔
⇦ جو شخص بدطنیت ہوتا ہے۔ اس کے مرنے پر سب لوگ خوشی مناتے ہیں۔
⇦ جو شخص حکم اور فیصلے میں ظلم کرتا ہے اسکی قوت اور قدرت زائل ہو جاتی ہے۔
⇦ جو شخص اپنی موت کا خیال رکھتا ہے۔ اس کی امیدیں چھوٹی ہو جاتی ہیں۔
⇦ جو شخص آخرت کی نعمتوں کا راغب ہوتا ہے۔ اس کے اعمال میں اخلاص پایا جاتا ہے۔
⇦ جو شخص اپنے نفس کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے۔ وہ اپنے پروردگار کو بھی پہچان لیتا ہے۔
⇦ جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے غصے کو نہیں

روکتا۔ وہ جلدی ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی نگاہ کو نہیں روکتا وہ سخت پشیمان اور افسوس کھاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے تمسخر اور مذاق زیادہ کرتا ہے اس کو احمق سمجھتے ہیں۔ اور جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہے اسکو سب جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص تنگ خلق ہوتا ہے اس کے گھر والے بھی اس سے تنگ آجاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی نفسانی خواہشوں کو مغلوب کر لیتا ہے اس کی عقل غالب ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص تیز رفتاری سے چلتا ہے دوپہر کے وقت آرام کرنے کا اس کو موقع مل جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کو سفر کرنے کا یقین ہوتا ہے۔ وہ اسکی روانگی کیلئے تیار رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مخالفوں پر اپنی مخالفت اور عداوت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن اس کے داؤں میں نہیں آتے اور جو شخص خواہش نفسانی کی موافقت اور متابعت کرتا ہے۔ وہ ہدایت کا خلاف کرتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی کے ساتھ احسان کرنے کے بعد اپنے احسان اور نعمتوں کا شمار کرتا ہے اس کے احسان ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں اور جس شخص کی نفسانی خواہشیں اس پر غالب ہوں۔ اس کے ارادے سست اور کمزور ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ یا خدائے پاک کے ساتھ بدظنی رکھتا ہے۔ اس کے دل میں برے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص علم دین کو سمجھتا ہے وہ بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے اور جو شخص حرص کا لباس پہنتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی زیادہ خوشامد کرتا ہے (چاپلوسی کا عادی ہو جاتا ہے) کوئی شخص

اسکی کشادہ روئی کو معلوم نہیں کرسکتا۔ یعنی اسکی نسبت یہ نہیں معلوم کرسکتا۔ کہ یہ دراصل کشادہ روئی سے پیش آرہا یا چاپلوسی سے کام لے رہا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی قدر نہیں سمجھتا وہ اپنی حالت سے بڑھ کر کام کرتا اور پھر تکلیف اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے۔ اسکی اکثر باتیں فضول اور بے ہودہ ہوتی ہیں۔ اور جو شخص سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے وہ بہت کم غلطی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے پڑوسیوں کے ساتھ احسان کرتا ہے بہت سے لوگ اسکے خدمت گزار ہو جاتے ہیں۔ جو شخص خدا تعالٰی کی نعمتوں کا شکر زیادہ کرتا ہے اسکی نعمتیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص لہو ولعب میں زیادہ مصروف رہتا ہے لوگ اسے احمق اور نادان سمجھتے ہیں۔

⇦ جو شخص پانی کی گہرائیوں میں گھستا ہے۔ وہ ڈوب مرتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ ہنستا ہے وہ رذیل خیال کیا جاتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ مذاق اور دل لگی کرتا ہے وہ جاہل اور نادان سمجھا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔ اس کا تقویٰ اور پرہیز گاری سلامت اور محفوظ رہتی ہے۔ اور جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے۔ اس کے دل سے لالچ اور حرص کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص ایسے سخت اور دشوار کاموں میں پڑا رہتا ہے۔ جو اسکی طاقت سے باہر ہوں وہ ایک نہ ایک دن ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص مغلوب الغضب ہوتا ہے (غضب اس پر غالب آجاتا ہے) وہ بھی سلامت نہیں رہتا۔

⇦ جو شخص صرف اپنی رائے کو پسند کرتا ہے وہ سخت گمراہی اور حیرانی میں گرفتار ہوتا ہے۔اور جو شخص خواہش نفسانی کے پیچھے پڑتا ہے وہ ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسرے لوگوں پر اپنی بڑائی ظاہر کرتا ہے وہ ذلت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنا ارادہ ایسے شخص پر ظاہر کرتا ہے جو اس کا خیر خواہ نہ ہو اسکی سب تدبیریں بیکار ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص تدبیر اور ہوشیاری سے کام نہیں کرتا اس کے ارادے سست اور بودے ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص تجھے کسی مضر چیز سے بچاتا ہے وہ اس شخص سے کچھ کم نہیں ہے جو تجھے کسی نافع چیز کی خوشخبری سناتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھے نصیحت کرتا ہے وہ بیشک تجھے ایسی چیزوں سے ڈراتا ہے جو تجھے نقصان پہنچانے والی ہیں۔

⇦ جس شخص کو کسی سے زیادہ بغض اور کینہ ہو جاتا ہے۔وہ اس کو کسی غلطی پر عتاب نہیں کرتا۔

⇦ جس شخص میں عقل کم ہوتی ہے۔اس کا کلام ردی اور نکما ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی چیز کا تجربہ کر لیتا ہے۔اسکی نسبت وہ خوب ہوشیار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر صدق دل سے ایمان لاتا ہے۔اس کا یقین بڑھ جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو آخرت یا دنیا کی کسی چیز کی نسبت یقین حاصل ہو جاتا ہے وہ اس کے متعلق پوری کوشش کرتا ہے۔اور جو شخص تردد میں رہتا ہے اس کا شک بڑھ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص ہاتھ پاؤں سے کام کرتا ہے اسکی قوت اور طاقت بڑھتی رہتی ہے اور جو شخص کام کرنے سے جی چراتا ہے۔اس کے بدن میں کاہلی اور سستی زیادہ ہو

جاتی ہے۔

⇦ جو شخص تنہائی اختیار کرتا ہے وہ تمام غموں اور فکروں سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے اپنی حاجتیں مانگتا ہے وہ محروم رہتا ہے۔

⇦ جو شخص حق کا خلاف کرتا ہے وہ منہ کی کھاتا اور جو شخص فضول امیدوں میں مغرور رہتا ہے وہ ان کے دھوکے میں آجاتا ہے۔

⇦ جس شخص کے دل میں زیادہ حرص ہوتی ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ پر یقین کم ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص دین کے معاملے میں زیادہ شک کرتا ہے اس کا دین فاسد اور خراب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے زیادہ غلط ملط رکھتا ہے۔ وہ ان کے شر اور فتنے سے کم بچتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کا عارف ہوتا ہے۔ اس کا علم نہایت کامل اور صحیح ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اس کو کسی کا کوئی خوف نہیں رہتا۔

⇦ جو شخص کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا۔ اس کا کوئی شخص دشمن نہیں ہوتا۔

⇦ جس شخص کے دل میں تقویٰ اور پرہیزگاری ہو۔ اس کے دل میں حسد نہیں آتا۔

⇦ جس شخص کے پاس زیادہ آمدورفت ہو اسکی ملاقات کیلئے اس کے پاس جانے سے وہ زیادہ خوش نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اپنی آبرو کو بچائے رکھتا ہے۔ اور جو شخص خواہش نفس کے پیچھے پڑتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے اسکی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔

اور جو شخص خود اپنی جان کے ساتھ دھوکا کرتا ہے وہ کسی دوسرے کی خیر خواہی نہیں کرسکتا۔

⇦ جو شخص سچائی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بات وہ جھوٹی بھی کہے۔ تو لوگ اسے سچی سمجھتے ہیں۔ اور جو شخص جھوٹ بولنے میں مشہور ہوتا ہے اگر وہ سچ بھی کہے تو لوگ اسے قبول نہیں کرتے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے وہ نہایت خوش رہتا ہے۔

⇦ جو شخص حلم اور بردباری کے زیور سے آراستہ ہوتا ہے۔ اس میں طیش اور غصہ نہیں رہتا۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو مطیع اور تابع کر لیتا ہے وہ بہت بڑی سیاست اور سلطنت حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مال کو لوگوں پر خرچ کرتا ہے۔ وہ ریاست اور سرداری کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص عورتوں سے صلاح و مشورہ لیتا (یا ان کے ساتھ زیادہ مصروف رہتا ہے) اسکی عقل خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص مجرم سے انتقام لیتا ہے۔ اس کے فضل و کمال میں نقصان آ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی خبر گیری کرتا اور اس کو مضر چیزوں سے بچائے رکھتا ہے۔ تو وہ ہر طرح کی خرابیوں سے مامون اور محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص (آخرت میں) بدلہ پانے کا یقین رکھتا ہے وہ ضرور نیک کام کرتا ہے۔

⇦ جو شخص کم ہمت ہوتا ہے۔ اس میں کچھ فضل و کمال نہیں ہوتا۔

⇦ جس شخص پر حرص غالب آ جاتی ہے وہ سخت ٹھوکریں کھاتا ہے۔

⇦ جس شخص کی دیانتداری درست اور صحیح ہوتی ہے اسکی امانتداری بھی ٹھیک ہوتی

ہے۔

- جس شخص میں نفسانی خواہشیں بڑھ جاتی ہیں اس میں مروت کم ہوجاتی ہے۔
- جس شخص کے اخلاق خراب ہوجاتے ہیں اسکی روزی تنگ ہوجاتی ہے۔اور جس شخص کے اخلاق درست ہوں اس کے رزق میں وسعت ہوجاتی ہے۔
- جس شخص کا انتظام اور سیاست ٹھیک ہو اسکی اطاعت اور ضروری ہوجاتی ہے۔
- جس شخص کا باطن اچھا ہو اس کا ظاہر بھی اچھا ہوتا ہے۔
- جس شخص کا ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے اس کی سلطنت کو زوال آجاتا ہے۔
- جو شخص زمانے کی طرف سے مطمئن رہتا ہے۔زمانہ اسکی خیانت کرتا ہے اور جو اسکی تعظیم کرتا ہے یہ اسکی اہانت کرتا ہے۔
- جو شخص اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے وہ ہلاکت کی خرابی سے محفوظ رہتا ہے۔
- جو شخص اپنے دائرہ حکومت میں ظلم کرتا ہے۔وہ بری طرح سے ہلاک ہوتا ہے۔
- جس بادشاہ کی فوج کمزور ہوجاتی ہے اس کے دشمن قوی اور زور آور ہوجاتے ہیں۔
- جو شخص اپنے ارادے میں پختہ اور مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اپنے دشمن پر غالب آجاتا ہے۔
- جو شخص لوگوں کے ساتھ دشمنی اور عداوت کا بیج بوتا ہے وہ آخر نقصان اور خسارے کا پھل اٹھاتا ہے۔
- جو شخص خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے عزت پاتا ہے اسے کوئی غالب سے غالب بھی ذلیل نہیں کرسکتا۔
- جو شخص خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اسے کوئی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

⇦ جو شخص زیادہ ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے۔ اس کے پاس آفتیں اور مصیبتیں کم آتی ہیں۔

⇦ جو شخص زیادہ فکر کرتا ہے۔ اس کا خاتمہ اور انجام اچھا ہوتا ہے۔ اور جس شخص کا تجربہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ دھوکا کم کھاتا ہے۔

⇦ جو شخص انجام کار کو سوچتا ہے وہ آفتوں اور مصیبتوں سے بچا رہتا ہے۔ اور جو شخص تجربہ کاری میں مضبوط ہوتا ہے وہ ہلاکتوں سے نجات پاتا ہے۔

⇦ جو شخص سلامتی کا طلب گار ہوتا ہے وہ شریعت کی راہ پر مستقیم رہتا ہے۔

⇦ جو شخص راست گو ہوتا ہے وہ کبھی عزت کو ہاتھ سے نہیں کھوتا۔

⇦ جو شخص دشمنوں سے صلح رکھتا ہے وہ مراد کو پالیتا ہے۔ اور جو شخص آخرت کیلئے کام کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر چلتا ہے۔

⇦ جو شخص کام کرنے کے بعد اس کے نفع ونقصان کو سوچتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص مشورہ لینے والے کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔ اس کی تدبیر ٹھیک اور درست ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کی تدبیر ٹھیک نہیں ہوتی۔ اس کے مقسوم بھی خراب ہو جاتے ہیں۔

⇦ جس شخص کی رائے کمزور ہوتی ہے۔ اس کے دشمن زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص جلد بازی کرتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور جو شخص عجلت سے کام کرتا ہے۔ وہ ندامت اٹھاتا ہے اور جو شخص اطمینان سے کام کرتا ہے وہ بہت سی خرابیوں سے نجات پاتا ہے۔

⇦ جو شخص وہ کام کرتا ہے جو اس کے جی میں آتے ہیں۔ تو اس کو وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو اس کا جی نہیں چاہتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے واسطے ہلاکت کی تدبیریں کرتا ہے۔ وہ خود ہلاک ہوتا ہے۔ (چاہ کن راچاہ درپیش)

⇦ جس بادشاہ کا وزیر اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ اسکی سب تدبیریں بیکار ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص مشورہ لینے والے کے ساتھ دھوکا کرتا ہے اس سے تدبیر اور سوچ بچار کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کے حالات دیکھ کر عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے۔ وہ بہت ہی کم ٹھوکر کھاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی برے پہلو کو اختیار کرتا ہے۔ اسے اس کے آثار ہی برے نظر آتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے مطالب کے حاصل کرنے میں اپنی پوری کوشش خرچ کرتا ہے وہ بفضل خدا اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو خدا تعالیٰ نیک کاموں کی توفیق بخشتا ہے وہ اپنی آخرت کیلئے سامان تیار کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے کوڑے سے ڈرتا ہے (تیری طرف سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ رکھتا ہے) وہ تیری موت کی تمنا اور خواہش کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کو تیرے احسان کا وثوق اور اعتبار ہوتا ہے وہ تیرے زور اور قوت کا ڈر رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص رنج اور محنت کی تکلیف اٹھاتا ہے وہ فرصت اور نعمت کی غنیمت پاتا ہے۔ اور جو شخص فرصت کے وقت کو ضائع اور برباد نہیں کرتا۔ وہ رنج و محنت کی تکلیف سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری نسبت اچھا ظن رکھتا ہے تجھے لازم ہے کہ تو اس کے ظن کی تصدیق کرے یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی نیک سلوک کرے جیسا کہ اس کا نیک گمان تھا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر اور اس کی تقسیم پر قناعت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔

⇦ جو شخص اسکی تقدیر پر قانع نہیں ہوتا، وہ سخت تکلیف اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری آس اور امید رکھتا ہے۔ اس کو مایوس اور ناامید نہ کر۔

⇦ جو شخص خدائے پاک پر ایمان لاتا ہے۔ تو وہ اس کی حفاظت اور پناہ میں آجاتا ہے۔ اور جو شخص خدائے پاک پر بھروسہ رکھتا ہے وہ اپنے سب کام اُس کے سپرد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے سب کام خدائے پاک کے سپرد کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کامیابی کی راہیں بتا دیتا ہے۔ اور جو شخص خدائے پاک کی ہدایت پر چلنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہدایت اور راہنمائی فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو قرض دیتا (اسکی راہ میں مال خرچ کرتا) ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ اور جزا عنایت فرمائے گا۔

⇦ جو شخص خدائے پاک سے سوال کرتا اور اپنی حاجتیں مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجتوں کو پورا فرما دیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے جھگڑا فساد رکھتا ہے۔ اس کے دشمن زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی عزت اور رونق کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے صلح رکھتا ہے۔ اس کے دوست زیادہ اور دشمن کم ہو جاتے ہیں اور جو شخص حق کے خلاف کرتا ہے وہ سست اور کمزور ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص ہمیشہ فکر میں مبتلا رہتا ہے اس پر فکر اور غم غالب آجاتے اور اسے ہلاک کر

دیتے ہیں۔

⇦ جو شخص دنیا کی فکر چھوڑ دیتا ہے۔ دنیا خود بخود ذلیل ہو کر اس کے پاس آ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ حساب رکھتا۔ اور اس سے غافل نہیں ہوتا وہ دین کے کاموں میں سست نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے چھوٹے سے ہاتھ سے کوئی چیز دے دیتا ہے وہ ایک بڑے ہاتھ سے انعام پائے گا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کرتا ہے وہ ان کے نزدیک قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔

⇦ اس شخص سے کون زیادہ نقصان اور خسارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور محبت کو بیچ کر دوسروں کی رضامندی اور محبت حاصل کرتا ہے۔ اور اس شخص سے کون زیادہ ناکام ہو سکتا ہے۔ جو یقین کو چھوڑ کر شک اور حیرت میں پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص خیر کا لباس پہنتا ہے۔ وہ شر کے جامہ سے ننگا اور برہنہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو کسی کے ساتھ دوستی اور بھائی بندی نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی خیر اور خوبی نہیں ہوتی۔

⇦ جس شخص میں عقل نہ ہو۔ اس سے کسی بات کی امید نہ رکھنی چاہیے۔

⇦ جو شخص بے ادب ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے عیب موجود ہوتے ہیں۔ اور جو شخص شر اور برائیوں کے گرداب میں پڑتا ہے اسے طرح طرح کی تکلیفیں پیش آتی ہیں۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے۔ اسے جو کچھ مل جاتا ہے اسی پر اکتفا

کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص حد اعتدال سے تجاوز کرتا ہے۔ وہ اکثر ناخوش رہتا ہے۔ اور جو شخص بہت باتیں کرتا ہے وہ اکثر غلطی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ شک کرتا ہے وہ لوگوں کی غیبت زیادہ کرتا ہے یا لوگ اسکی غیبت زیادہ کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں سے زیادہ مذاق کرتا ہے۔ اسکی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص تیرے بھید کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ تیرے کام کو بگاڑ دیتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرا حکم مانتا ہے وہ بیشک تیری قدردانی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی سلامتی چاہتا ہے اسے ضرور ہے کہ میانہ روی اختیار کرے۔ اور جو شخص اپنے دشمن پر غالب آنا چاہتا ہے۔ اسے لازم ہے کہ کوشش اور احتیاط سے کام کرے۔

⇦ جو شخص ایسا ہو کہ جب اسے کوئی میٹھا چشمہ ملے جس سے خوب سیر ہو کر پانی پیئے۔ اور پھر اسے غنیمت نہ سمجھے تو وہ بہت جلد اس مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ کہ اسے سخت پیاس لگے گی۔ اور اسکی تلاش میں مارا مارا پھرے گا اور اسے نہ پائے گا۔

⇦ جو شخص مذاق اور دل لگی کی عادت کر لیتا ہے۔ اسکی بابت یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ واقعی بات بیان کر رہا ہے یا مذاق اڑا رہا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے سے بڑوں کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماتحتوں پر ظلم کرتا ہے وہ زک اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے کسی خیر خواہ کے ساتھ خیانت کرتا ہے وہ بری بات کو اچھا سمجھتا ہے۔

⇦ جو شخص بخل اختیار کرتا ہے کوئی شخص اس کا خیر خواہ نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کے ساتھ برتاؤ نہیں کرتا۔ لوگ اس کے شکر گزار نہیں ہوتے۔ اور جو شخص انکے ساتھ بھلا اور نیکی کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے اجر اور ثواب پاتا ہے اور لوگ اس کے شکر گزار رہتے ہیں۔

⇦ جو شخص کسی برے کام کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ مذمت حاصل کرتا ہے۔

⇦ جو شخص حق کے خلاف کرتا ہے خود اللہ تعالیٰ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔

⇦ جس شخص میں قناعت نہیں ہوتی وہ مال سے غنی اور دولت مند نہیں ہو سکتا۔

⇦ جس شخص پر مال کا خرچ کرنا گراں اور دشوار نہیں ہوتا۔ اسکی سب امیدیں اسکی طرف متوجہ اور پوری ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص فضول امیدوں میں پڑا رہتا ہے اسکے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔

⇦ جس شخص کا یقین درست ہوتا ہے۔ وہ کبھی شک نہیں کرتا۔ اور جس شخص میں انصاف نہیں ہوتا اس کا کوئی ساتھ نہیں دیتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ زیادہ جھگڑا اور نزاع کرتا ہے وہ غلطی سے محفوظ نہیں رہتا۔ اور جو شخص بہت باتیں کرتا ہے اسکی زبان سے کبھی نہ کبھی بے ہودہ کلمات ضرور صادر ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص شریعت کی سیدھی راہ پر قائم رہتا ہے وہ ضرور سلامت رہتا ہے۔ اور جو شخص خاموشی اختیار کرتا ہے وہ ملامت سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی جان کا خوف رکھتا ہے وہ کسی دوسرے پر ظلم نہیں کرتا۔ اور جو شخص زمانے کے واقعات سے عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے وہ دوسروں کو بھی ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی قدر آپ سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص محبت الٰہی کے ساتھ مانوس ہوتا ہے وہ لوگوں کی الفت سے متنفر

وحشت زدہ رہتا ہے۔

- جس شخص کے ہاتھ سے قناعت کی مضبوط رسی چھوٹ جاتی ہے وہ مال سے غنی نہیں ہوسکتا۔
- جس شخص کو یہ یقین ہے کہ قیامت میں اس کو اس کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں پر مواخذہ ہوگا۔ اسے بہت کم بولنا اور مختصر کلام کرنا چاہئے۔
- جو شخص علمی مضامین کے حل کرنے یا سوچنے کیلئے علیحدہ بیٹھتا ہے اسے تنہائی میں وحشت نہیں ہوتی۔
- جو شخص کتابوں کے دیکھنے کے ساتھ تسلی پکڑتا ہے وہ کبھی بےچین نہیں ہوتا۔
- جو شخص علم و حکمت کے مسائل کے ساتھ اپنے دل کو خوش کرتا ہے اسکی خوشی اور لذت کبھی کم نہیں ہوتی۔
- جو شخص اپنے مالک پر توکّل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ضرور مدد فرماتا ہے اور جو شخص حریص اور طالع ہوتا ہے وہ ضرور ذلت اور خواری اٹھاتا ہے۔
- جو شخص اپنے اس احسان کو جو لوگوں کے ساتھ پہلے کیا کرتا تھا۔ جب روک دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی وسعت اور قدرت کو زائل کر دیتا ہے۔
- جو شخص لوگوں کے ساتھ تواضع سے پیش آتا ہے۔ اسکی عزت اور شرافت میں نقصان نہیں آتا۔
- جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے وہ ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔
- جو شخص خود اپنی جان کے ساتھ برائی کرتا ہے اس سے کسی شخص کو نیکی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔
- جو شخص خود اپنے گھر والوں کے ساتھ برا کرتا ہے اس سے دوسروں کو بھلائی کی کیا امید ہوسکتی ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ تر بے ہودہ باتیں کرتا ہے اسکی حق بات بھی کوئی نہیں مانتا۔ اور جس شخص میں نفاق زیادہ ہوتا ہے اسکی موافقت کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

⇦ جو شخص زیادہ ناخوش رہتا ہے اسکی خوشنودی اور رضامندی معلوم نہیں ہوسکتی۔ اور جس شخص میں زیادہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس کی تندرستی کچھ پتہ نہیں دیتی۔

⇦ جو شخص مغلوب الغضب ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو خود ہلاک کرتا ہے۔ اور جس شخص پر نفسانی خواہشیں غالب آجاتی ہیں۔ وہ کبھی سلامت نہیں رہ سکتا۔

⇦ جس شخص کے اعمال اس کو پیچھے ہٹائیں۔ اس کا نسب اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔ اور جو شخص اپنی بداخلاقی اور بے ادبی کی وجہ سے پستی کے گڑھے میں گرا ہوا ہو اسکی خاندانی شرافت اس کو اٹھا نہیں سکتی۔

⇦ جس شخص کو خداتعالیٰ دعا کی توفیق بخشتا ہے۔ وہ اجابت اور قبولیت کی نعمت سے محروم نہیں رہتا۔

⇦ جس شخص کو استغفار کی توفیق عنائت فرماتا ہے۔ وہ مغفرت اور بخشش سے خالی نہیں رہتا۔

⇦ جس شخص کے دل میں شکرگزاری ڈال دیتا ہے اسکی نعمتوں کی ترقی کبھی ختم نہیں ہوتی۔

⇦ جناب امیرالمومنینؓ اپنے محبوں کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کے دل سے ہماری محبت اور زبان سے ہمارا ساتھ دے اور تلوار لیکر ہمارے دشمنوں (کافروں) سے لڑے تو وہ جنت میں ہمارے ساتھ اور ہمارے ہی درجے میں ہوگا۔ اور جو شخص دل سے ہماری محبت اور زبان سے ہماری مدد کرے اور ہاتھوں کے ساتھ ہمارے دشمنوں سے نہ لڑے تو وہ جنت میں ہمارے ساتھ تو ہوگا مگر درجے میں ہم سے نیچے ہوگا۔

⇦ جس شخص کو خدا تعالیٰ توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ وہ اسکی قبولیت سے محروم نہیں رہتا اور جو شخص خالص خدا تعالیٰ کیلئے نیک کام کرتا ہے وہ اپنے مقصود کو ضرور پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ میل ملاقات رکھتا ہے اس کو ان کی طرف سے کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور پیش آتی ہے۔ اور جو شخص ان سے الگ رہتا ہے۔ وہ ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص نرم مزاج ہوتا ہے۔ اس سے لوگ ضرور محبت کرتے ہیں۔ اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ اسکی زندگی نہایت مزے اور آرام سے گزرتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے زیادہ سوال کرتا اور اپنی حاجتیں ان کے سامنے پیش کرتا ہے وہ ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو سوال سے بچائے رکھتا ہے وہ عزت اور بزرگی پاتا ہے۔

⇦ جس شخص کے اخلاق خراب ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ عذاب میں مبتلا پاتا ہے۔ اور جس شخص میں ادب نہیں ہوتا۔ اسکی خاندانی شرافت پر دھبہ لگ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ دنیا میں اس کے دل کو کبھی چین اور خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ غلط ملط رہتا ہے اسکے تقویٰ اور پرہیز گاری میں کمی آ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے راز کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو اپنے کام کے متعلق اختیار رہتا ہے۔ کہ اسے جس طرح چاہے کرے۔

⇦ جو شخص اپنے دشمن کے پاس رہتا ہے اس کا بدن غم سے گھل کر لاغر ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص شریف النفس ہوتا ہے اس کے دوست اور مہربان زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جو شخص لوگوں کے ساتھ زیادہ احسان کرتا ہے اس کے بہت سے آشنا پیدا ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی رائے پر خوش اور مغرور رہتا ہے اس کے دشمن اس پر غالب آجاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے بھائی بندوں کی اولیٰ ادنیٰ غلطیوں پر ان سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔ اس کے دوست کم ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص نسب اور خاندانی شرافت میں گھرا ہوا ہو۔ وہ اپنے حسن ادب کے طفیل بلند پایہ مقام حاصل کر سکتا ہے۔

⇦ جو شخص ادب نہ ہونے کی وجہ سے مرتبے میں پیچھے رہ جائے وہ اپنی خاندانی شرافت کی بدولت آگے نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص طمع کو نہیں چھوڑتا اس میں پرہیز گاری نہیں رہتی۔ اور جو شخص دنیا کے ساز و سامان سے خوش ہوتا ہے وہ اس کے دھوکے اور فریب میں آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے عیبوں کو جانتا ہے وہ اپنے دوسرے بھائی کے عیب بھی ظاہر نہیں کرتا۔

⇦ جس شخص کا دل خدا تعالیٰ سے خائف رہتا ہے اس کے دوسرے اعضاؤں میں بھی عجز اور انکسار کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا اور زبان سے ہمیں برا نہیں کہتا وہ جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

⇦ جو شخص یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بچوں کی خبر گیری فرمائے

گا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے بھروسے پر مغرور ہو جاتا ہے۔ وہ ذلت اٹھاتا ہے۔ اور جو شخص خداوند تعالیٰ کی ہدایت کے سوا کسی دوسری راہ پر چلتا ہے۔ وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص نیک کام کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔ اور جو شخص برا کام کرتا ہے۔ وہ اپنی جان پر ظلم ڈھاتا ہے۔

⇦ جو شخص خواہش نفس کا خلاف کرتا ہے۔ وہ علم کی ہدایت کے مطابق کام کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے غضب کے خلاف کرتا ہے وہ حلم اور بردباری کے احکام پر چلتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مقسوم پر راضی رہتا ہے اس سے کوئی شخص ناخوش نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اپنی حالت پر خوش رہتا ہے۔ اس کے پاس حسد نہیں آتا۔

⇦ جو شخص تکلف سے بردبار نہیں بنتا وہ کبھی حلیم نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کوشش سے علم نہیں پڑھتا۔ وہ کبھی عالم نہیں بن سکتا۔

⇦ جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ ندامت اٹھاتا ہے اور جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر کوئی رحم نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص برے کاموں سے باز نہیں آتا۔ وہ جاہل سمجھا جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان نہیں کرتا وہ بزرگی حاصل نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص کسی فوت شدہ چیزوں پر صبر کرتا اور اس کی فکر چھوڑ دیتا ہے۔ وہ ایسا خوش وقت رہتا ہے کہ گویا اس کی کوئی چیز فوت ہی نہیں ہوئی اور جو شخص کسی مصیبت پر صبر کرتا ہے۔ وہ ایسا خوش حال رہتا ہے۔ کہ گویا اسے کوئی مصیبت پیش نہیں آتی۔

⇦ جس شخص کو حق نجات نہیں بخشتا اسے باطل ہلاک کر دیتا ہے۔ اور جس کو علم ہدایت نہیں کرتا۔ اس کو جہل گمراہ بنا دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھتا۔ وہ اسے ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص نعمت کی شکر گزاری نہیں کرتا۔ وہ اس کے زوال کی سزا پاتا ہے۔

⇦ جو شخص صبر کے کڑوے گھونٹ نہیں پیتا اسے بے صبری ہلاک کر دیتی ہے اور جس شخص کی پرہیز گاری سے اصلاع نہیں ہوتی۔ اس کو لالچ بگاڑ دیتی ہے۔

⇦ جو شخص مصیبتوں سے بچتا اور ان کے سامنے نہیں آتا۔ مصیبتیں خود اس کے سامنے آجاتی ہیں۔

⇦ جو شخص انجام کار کو سوچتا ہے وہ بہت سی خرابیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کو بیٹھے بٹھائے رزق نہیں ملتا۔ اس کو کھڑے ہونے پر بھی نہیں ملتا۔

⇦ جس شخص کو آرام سے بیٹھے ہوئے روزی نہیں ملتی۔ اس کے کوشش کرنے اور کھڑے ہونے پر بھی نہیں مل سکتی۔

⇦ جو شخص عزت و تعظیم کرنے پر سیدھا نہ ہو۔ وہ ذلیل اور خوار کرنے پر سیدھا اور ٹھیک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص نیک سلوک کرنے سے درست نہ ہو وہ بدسلوکی کرنے سے درست ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص شکر گزاری کرنے پر مہمانوں کی ضیافت نہیں کرتا وہ مذمت اور بدگوئی کرنے پر ان کو کھانا کھلاتا ہے۔ اور ایسا ہی جو شخص تعریف کرنے پر سخاوت نہیں کرتا اس کا دل ملامت اور نفرین سننے پر مائل ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش نہیں آتا۔ وہ ذلیل اور حقیر ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص میانہ روی اختیار نہیں کرتا وہ اسراف میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی عقلمندی اور ہوشیاری سے آگے نہیں بڑھتا وہ عاجزی کے مارے پیچھے رہ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی موجودہ رائے اور عقل سے عاجز ہوتا ہے وہ اپنی اس رائے کے قائم کرنے سے زیادہ عاجز ہوگا۔ جو ابھی اسکی فکر میں نہیں آئی۔ بلکہ اس کے حاصل کرنے سے خالی اور بے بہرہ رہے گا۔

⇦ جو شخص تجھے تیرا عیب بتلائے وہ تیرا سچا دوست ہے۔ اور جو شخص تیرا عیب چھپائے وہ تیرا دشمن ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں پر سخاوت نہیں کرتا۔ اسے کوئی سراہتا نہیں۔ اور جو شخص جوانمردی کے کام نہیں کرتا۔ اسے سرداری نہیں ملتی۔

⇦ جو شخص لوگوں کی مدد نہیں کرتا اسے کوئی شخص امداد نہیں دیتا۔

⇦ جس شخص کا باطن اور اندرون اچھا ہو وہ کسی کا خوف نہیں رکھتا۔ اور جس شخص کا باطن خراب ہو وہ کبھی چین نہیں پاتا۔

⇦ جو شخص خدا پاک کے سوا کسی دوسرے سے عزت چاہتا ہے وہ عزت اسے ہلاک کر دیتی ہے۔ اور جو شخص اپنی رائے پر خوش ہوتا ہے ہر ایک کام میں اسے عاجزی گھیر لیتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس پر ناخوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کو خوش کر لیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے نفس سے خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کو ناخوش کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص باطل (ناحق) کی سواری پر سوار ہوتا ہے یہ سواری اسے جان سے مار ڈالتی ہے۔ اور جو شخص حق سے آگے بڑھتا ہے۔ اس پر سب راہیں تنگ ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو قابو کر لیتا ہے وہ بہت بڑا زور آور اور پہلوان ہے۔

⇦ جو شخص خواہش نفس کو روک دیتا ہے وہ بڑا بہادر اور جفاکش ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتا ہے وہ نہایت صاحب مروت واحسان ہے۔

⇦ جس شخص کو عقل کامل ہوتی ہے وہ نفس کی خواہشوں کو ذلیل اور ہیچ سمجھتا ہے۔

⇦ جو شخص در حقیقت پرہیزگار ہوتا ہے وہ ناجائز اور حرام کاموں سے بچتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی کمزور سے مدد چاہتا ہے وہ اپنی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی کم عقل سے دوستی کرتا ہے وہ اپنی کم عقلی جتلاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دشمن سے بھلائی چاہتا ہے وہ اپنی دشمنی کے اسباب کو بڑھاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے دوست سے بگاڑتا ہے وہ اپنے دوستوں کے شمار کو گھٹاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے حالات سے واقف ہو جاتا ہے وہ ان پر بھروسہ نہیں کرتا اور جو شخص ان کے حالات سے ناواقف رہتا ہے وہ ان پر بھروسہ کرتا اور ان کے دھوکے میں آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی یاد میں مصروف رہتا ہے خدائے پاک اس کو اپنی یاد سے محروم کر دیتا ہے۔ اور جو شخص خدائے پاک کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔ خدائے پاک اس کے ذکر خیر کو لوگوں میں مشہور کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا دیکر آخرت خرید لیتا ہے وہ دونوں جہان میں فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور جو شخص آخرت بیچ کر دنیا خریدتا ہے۔ وہ دونوں میں خسارہ پاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ایسے آدمی کو اپنا بھید بتلاتا ہے جس پر اسے اعتماد اور بھروسہ نہیں ہوتا۔ وہ اپنے راز کو ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ایسے آدمی سے مدد چاہتا ہے۔ جو مستقل مزاج نہیں ہوتا۔ وہ اپنے

کام کو خراب کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی عقلمند کی دوستی کو ضائع اور خراب کرتا ہے وہ اپنی کم عقلی جتلاتا ہے۔ اور جو شخص کسی جاہل اور نادان کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ وہ اپنی کمالِ جہالت کی دلیل بتلاتا ہے۔

⇦ جو شخص برے لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے وہ ان کے شر سے سلامت نہیں رہتا۔ اور جو شخص سوال کرنے میں اصرار کرتا ہے۔ اس سے لوگ ناخوش ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص عمل کرنے کیلئے علم پڑھتا ہے اسے علم کی بے قدری سے کوئی وحشت نہیں ہوتی۔

⇦ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ آخرت کے مقصود اور مراد کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی اصلاح کیلئے اسے تکلیف میں ڈالتا ہے۔ وہ سعادت دارین حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص نفس کو اس کی لذتوں میں چھوڑ دیتا ہے وہ شقی (بدبخت) اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص نیک کام کرنے کا امر کرتا ہے وہ اہل ایمان کی مدد اور تائید کرتا ہے اور جو شخص برے کاموں سے منع کرتا ہے۔ تو وہ فاسقوں کو ذلیل اور خوار کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کا مدعی ہو جاتا ہے۔ بندوں کے دعویٰ کی ضرورت نہیں۔ اور جس شخص پر خود اللہ تعالیٰ مدعی ہو۔ اس کے سب عذر اور بہانے بیکار ہیں اور وہ دنیا اور آخرت میں عذاب میں مبتلا رہے گا۔

⇦ جو شخص مال دنیا میں اسے بقدر کفایت حاصل کرتا ہے وہ نہایت امن اور آرام

پاتا ہے۔ اور جو شخص دنیا کا مال دولت بہت سا اکٹھا کر لیتا ہے۔ اسے بہت سی مصیبتیں اور حوادث پیش آتے ہیں اور آخر ان میں ہی تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے کسی بندے کی کوئی حاجت اور پرواہ نہیں رہتی۔

⇦ جو شخص خالص خدا تعالیٰ کیلئے کام کرتا ہے اسکی دنیا اور آخرت دونوں درست ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص آخرت کا یقین رکھتا ہے وہ دنیا کی حرص نہیں کرتا۔

⇦ جس شخص کو اعمال کا بدلہ پانے کا یقین ہوتا ہے۔ وہ نیکی کے سوا کوئی کام نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص موت کو یقین کی آنکھ سے دیکھتا (اس کے آنے کا یقین رکھتا) ہے اس کو نہایت نزدیک معلوم ہوتی ہے۔ اور جو شخص طول امل کی آنکھ سے دیکھتا فضول امیدوں کے پیچھے پڑتا ہے، اس کو دور دکھائی دیتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے سامنے تیرا عیب بیان کرتا ہے وہ غائبانہ تیری مدد اور حفاظت کرتا ہے اور جو شخص تیرے سامنے تیری عیب پوشی کرتا ہے۔ وہ غائبانہ تیرے عیب بیان کرتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری اچھی یا بری حالت کی پرواہ نہیں رکھتا وہ تیرا خاص دشمن ہے اور جس کو ہر وقت تیری اصلاح کی فکر لگی ہے۔ وہ تیرا سچا دوست ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک پر بھروسہ کرتا ہے اس کا ایمان اور یقین درست اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے اس کا دین سلامت رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کو کئی ایک فکر لگے ہوئے ہوں۔ اس کا بدن بیمار ہو جاتا ہے۔ اور جس

شخص کو کئی ایک چیزوں کا غم لاحق ہو وہ ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اسے بہت سی مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ اور جس شخص کی طبیعت میں شرارت زیادہ ہوتی ہے اس کے ساتھی اس کے شر سے بے فکر نہیں ہوتے۔

⇦ جو شخص اپنی عقل کی ہدایت کو خواہش نفسانی پر مقدم رکھتا اس کے سب کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص ادب کے طریقے پر چلنے کا عاشق ہو رہتا ہے اس کے عیب کم ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص بچپن میں اپنے نفس کو تکلیف میں نہیں ڈالتا وہ بڑا ہو کر بزرگی نہیں پاتا۔

⇦ جو شخص چھوٹی عمر میں لوگوں سے مسائل پوچھتا ہے وہ بڑی عمر میں پہنچ کر عالم ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لوگ مسائل پوچھتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی کسی بیماری کو جب تین روز تک لوگوں سے چھپائے رکھتا اور صرف خدائے پاک سے اسکی شکایت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے آرام بخشتا ہے۔

⇦ جس شخص میں حیا نہیں ہوتی اس میں کوئی خیر اور خوبی نہیں پائی جاتی۔

⇦ جو شخص دوسروں کے حالات سے عبرت حاصل نہیں کرتا وہ اپنے آپ کی خود مدد نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص علم دین کا عاشق ہو جاتا ہے وہ اپنی جان کے ساتھ بہت بڑا احسان کرتا ہے۔ اور جو شخص ادب کو نہایت شوق سے حاصل کرتا ہے وہ اپنی جان کیلئے نہایت خوبصورت زیور تیار کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص حکمت (علم شریعت) کا فریفتہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو شریف اور

بزرگ بنالیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی زبان کو قید میں رکھتا ہے۔ وہ ندامت سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شخص اپنے عہدو پیمان کو پورا کرتا ہے وہ اپنی شرافت اور بزرگی ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی عقل کو قابو میں رکھتا ہے۔ وہ حکیم ہو جاتا ہے جو شخص اپنے رب کی نافرمانی سے بچتا ہے وہ عزت پاتا ہے۔ جو شخص اپنی شہوت (خواہش نفس) کو دبائے رکھتا ہے۔ وہ پرہیز گار بن جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے قول وقرار کی حفاظت کرتا ہے وہ وفادار کہلاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے وہ اسکی بارگاہ میں مقبول اور پسندیدہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص نیک کام کرتا ہے وہ اپنے مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مقاصد کی حد کو پہنچ جائے اسے موت کے آنے کا منتظر رہنا چاہئے۔

⇦ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردیتا ہے وہ بخل نفس سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص شہوتوں (نفسانی خواہشوں) سے پرہیز کرتا ہے وہ اپنے آپ کو خرابیوں سے بچالیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اجازت دے دیتا ہے اور جو شخص اس کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے وہ اس کیلئے اپنا دروازہ کھول دیتا ہے۔

⇦ جو شخص فضول امیدوں پر بھروسا کرتا ہے۔ وہ ان کے پورا ہونے سے پہلے ہی مرجاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے صلح رکھتا ہے اس کے تمام عیب چھپ جاتے ہیں۔ اور جو شخص

لوگوں کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے۔اس کے سب عیب ظاہر ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی عقل کے ذریعے سے عبرت حاصل کرتا ہے وہ دوسروں سے ممتاز ہو جاتا ہے یا اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ لوگوں سے الگ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ایسے راز کو ظاہر کرتا ہے جو اس کے کسی دوست نے اسے امین سمجھ کر بتلایا تھا۔وہ بیشک خیانت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص علم چھپائے وہ اور جاہل دونوں برابر ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے ہمیشہ رہنے کے گھر (دار آخرت) کو آباد کرتا ہے وہ پورا عقلمند ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ طمع کرتا ہے وہ اکثر ٹھوکر کھاتا ہے اور جس شخص میں حیا کم ہوتی ہے۔اس میں پرہیز گاری بھی کم ہو جاتی ہے۔اور جس شخص میں پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا دل مردہ ہو جاتا ہے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

جس شخص کی عقل مضبوط ہوتی ہے وہ اکثر لوگوں کے حالات سے عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے۔

⇦ جو شخص طمع کو لازم پکڑتا ہے۔اس میں پرہیز گاری مفقود ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو ہمیشہ ریاضت میں لگائے رکھتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو شخص واقعات سے عبرت کا سبق لیتا ہے وہ بُرے کاموں سے باز آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص انجام کار (یا دار آخرت) کا انتظار کرتا ہے وہ صبر اختیار کرتا ہے۔اور جو شخص اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔وہ خدا تعالیٰ سے مدد پاتا ہے۔

⇦ جو شخص نیک کاموں کی کوشش کرتا ہے۔اسے معاش کی عمدہ صورتیں میسر ہو جاتی ہیں۔اور جو شخص لوگوں سے عداوت زیادہ رکھتا (یا ان پر تعدی اور زیادتی کرتا) ہے اس کے دشمن زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ جس شخص کی نیت بگڑ جاتی ہے وہ کامیابی سے محروم رہتا ہے۔ اور جو شخص امیدوں پر بھروسہ کر لیتا ہے۔ موت ان کے پورا ہونے سے پہلے ہی اس کا کام تمام کر دیتی ہے۔

⇦ جس شخص کے مقاصد خراب ہوتے ہیں۔ اس کے موارد (آمدورفت کے مقام) بھی خراب ہوتے ہیں۔ اور جس شخص کے معاملات خراب ہوتے ہیں اسکے مرنے پر لوگ خوشی مناتے ہیں۔

⇦ جس شخص کی نیت خراب ہوتی ہے وہ غم اور فکر میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے علم کے خلاف کرتا ہے وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہے اور جس شخص کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔ اس کی موت پر لوگ خوشی مناتے ہیں۔

⇦ جو شخص عرصہ دراز تک غفلت میں پڑا رہتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص دیر تک سوچتا ہے اسے خوب سوجھ آجاتی ہے۔

⇦ جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے اسکی قدر اور قیمت بڑھ جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کی برائی کرنے پر شکر گزاری کی جائے وہ شکر گزاری نہیں۔ بلکہ ٹھٹھا اور تمسخر ہے۔

⇦ جس شخص کی ظلم کرنے پر تعریف کی جائے۔ تو وہ تعریف نہیں بلکہ مکر اور حیلہ گری ہے۔

⇦ جو شخص سچائی سے آگے بڑھ جاتا اور اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اس پر سب راستے تنگ ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اس کا کام نہایت اچھی طرح سے سرانجام پاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی رغبت چھوڑ دیتا ہے۔ اس پر سب مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔ اور جو شخص توسط (میانہ روی) اختیار کرتا ہے۔ اس کی تکلیفیں کم اور ہلکی ہو جاتی

ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے دین کو بگاڑتا ہے وہ اپنی آخرت کو برباد کرتا ہے۔

⇦ جو بادشاہ اپنی رعیت کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے اس کے حاسد اور دشمن بغلیں بجاتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔

⇦ جو بادشاہ اپنے لشکر کی مدد نہیں کرتا وہ اپنے دشمنوں کا معاون اور مددگار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے پروردگار کا خوف رکھتا ہے۔ وہ ظلم سے باز رہتا ہے۔ اور جس شخص میں تقویٰ اور پرہیز گاری زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے گناہ بہت کم سرزد ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص دنیا کی زیادتی کا خواستگار ہوتا ہے وہ نقصان اور گھاٹے میں پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی محسن کے احسان کو چھپاتا ہے۔ وہ محرومی کی سزا پاتا ہے۔ اور جو شخص باوجود قدرت کے لوگوں کے ساتھ احسان نہیں کرتا اسکی قدرت اور طاقت سلب اور زائل ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص شکر پر مداومت کرتا ہے اس کے محسن اس کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص شر کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس پر خیر اور برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص نیکی کا بیج ڈالتا ہے وہ اچھا پھل پاتا ہے اور جو شخص بدی کا تخم بوتا ہے۔ وہ برا پھل پاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی شریف کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا ہے۔ وہ اس کا شکر گزار رہتا ہے۔

جو شخص سوچ سمجھ کر جواب دیتا ہے وہ اکثر صحیح جواب بیان کرتا ہے۔ اور جو شخص

کام کرنے سے پہلے سوچ لیتا ہے وہ اکثر ٹھیک کام کرتا ہے۔

⇦ جو شخص حقوق صحبت پر نگاہ رکھتا ہے اور ساتھ کو اچھی طرح نباہتا ہے۔ بہت سے لوگ اس کا ساتھ دیتے ہیں۔

⇦ جو شخص خلوص اور خیر خواہی سے کام کرتا ہے خدا کے نیک بندے بدلہ دینے میں اسکی خیر خواہی کرتے ہیں۔ اور جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کو اس کا بدلہ بھی اچھا ملے گا۔

⇦ جو شخص اپنے خیر خواہوں کی نصیحت قبول کر لیتا ہے وہ رسوائی اور فضیحت سے مامون رہتا ہے۔ جو شخص مشورہ پوچھنے والے کے ساتھ دھوکا کرتا ہے اس سے رائے اور تدبیر کا مادہ مسلوب ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی تدبیر خراب ہوتی ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کو آباد کرتا ہے اسکی آخرت خراب اور برباد ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص اپنی آخرت کو آباد کرتا ہے۔ اسکی سب امیدیں پوری ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص سچی بات کہتا ہے اس کا جلال اور ہیبت بڑھ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص نفسانی خواہشوں پر چلتا ہے وہ ہلاکت کے گڑھے میں گرتا ہے اور اس کا پاؤں ایسا پھسلتا ہے کہ پھر اٹھ نہیں سکتا۔

⇦ جو شخص دنیا پر مغرور ہو جاتا ہے۔ اس کا سرمایہ بس یہی ہے کہ وہ فضول امیدوں کا خیال پکاتا ہے۔

⇦ جو شخص خواہش نفس پر سوار ہوتا ہے۔ اس کی عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص خواہش نفس کی تابعداری اختیار کرتا ہے۔ وہ دنیا کے عوض اپنی آخرت کو بیچ ڈالتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی اپنے ناصح اور خیر خواہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ اپنے دشمنوں کی اعانت

اورامداد کرتا ہے۔

⇦ جو شخص دل لگی اور مذاق زیادہ کرتا ہے، اسکی پختہ بات بھی بے ہودہ اور بیکار ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کی عقل اسکی نفسانی خواہشوں پر غالب آجائے۔ وہ کامیابی اور فلاح پاتا ہے۔ اور جس شخص کی نفسانی خواہشیں اسکی عقل پر غالب آجائیں وہ ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی نفسانی خواہشوں کو مٹا دیتا ہے۔ وہ اپنی مردانگی کو زندہ کر لیتا ہے۔ اور جس شخص کی نفسانی خواہشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اسکی تکلیفیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ لوگ اسے سراہتے ہیں۔ اور وہ ان کی طرف سے تعریف کا خلعت پاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے ساتھ برائی کرتا ہے وہ اپنے کئے کا برا پھل پاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی نفسانی خواہش پر غالب آجاتا ہے اسکی طاقت اور قدرت محفوظ رہتی ہے۔

⇦ جس شخص کی فکر اور رائے کمزور ہوتی ہے وہ اکثر دھوکا کھا جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کی طبیعت میں خوف کم ہوتا ہے۔ اسے بہت سی آفتیں پیش آتی ہیں اور جو شخص حکم کرنے میں ظلم کرتا ہے۔ اس کی سلطنت زائل ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے وہ نہایت بلند مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی آخرت کی اصلاح کرتا ہے۔ وہ ہر طرح کی خیر وخوبی میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کے آنے کا یقین رکھتا ہے۔ وہ اس کے لئے بہت سا سامان تیار

کر رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی ہدایت پر چلتا ہے وہ اپنے دشمنوں سے الگ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا میں شر اور فساد سے خوش ہوتا ہے وہ آخرت میں رنج اور غم میں مبتلا ہوگا۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالاتا ہے وہ اسکی بارگاہ سے اجر پائے گا۔ اور جو شخص اس کے عذاب سے بے فکر رہتا ہے وہ بری سزا پائے گا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے وہ جنت کی نعمتوں کا مالک ہوگا۔ اور جو شخص اسکے عذاب سے بے فکر رہتا ہے۔ وہ ہلاک اور تباہ ہوگا۔

⇦ جو شخص دنیا پر خوش ہوتا ہے۔ اس سے آخرت فوت ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے وہ کبھی تکلیف نہیں اٹھاتا۔ اور جو شخص اپنے عیب معلوم کر لیتا ہے وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا۔

⇦ جو شخص اپنے ہر ایک کام کو پسند کرتا ہے اسکی عقل میں نقصان آ جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنی زبان کو درست رکھتا ہے۔ وہ اپنی عقل کو قوت پہنچاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی ہر ایک بات پر خوش ہوتا ہے اسکی عقل دور ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص زیادہ خود بینی اور غرور کرتا ہے۔ اس سے صواب اور درستی کافور ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کی عمر دراز ہو جاتی ہے اسے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے نہ پانے کا صدمہ پیش آتا ہے۔ (کہ وہ اس کے سامنے مر جاتے ہیں)

⇦ جو شخص اچھی طرح سنجیدگی اور وقار سے رہتا ہے۔ اس کا جلال اور ہیبت بڑھ جاتی ہے۔ اور جو شخص زیادہ ظلم کرتا ہے۔ اس کو سخت ندامت پیش آتی ہے۔

⇦ جو شخص جلد بازی کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ وہ ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گرتا ہے

اور جو شخص فضول امیدوں کے دھوکے میں پڑا رہتا ہے اسے اچانک موت کا تلخ پیالہ پینا پڑتا ہے۔

⇦ جس شخص میں عقل ہوتی ہے وہ اکثر واقعات دیکھ کر عبرت پاتا ہے۔ اور جو شخص نادان ہوتا ہے وہ بار بار ٹھوکریں کھاتا ہے۔

⇦ جس درخت کی لکڑی نرم اور عمدہ ہوتی ہے۔ اسکی ٹہنیاں گنجان ہوتی ہیں اور جس شخص کی معاشرت اچھی ہوتی ہے۔ اس کے بھائی بند اور دوست بکثرت ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے بھائی بندوں پر ظلم کرتا ہے۔ اس سے کوئی شخص محبت نہیں کرتا۔ اور جو شخص لوگوں کے ساتھ انصاف سے برتاؤ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قوت اور طاقت کو زائل کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی غیبت کرنے کی حرص رکھتا ہے اسے لوگ گالیاں سناتے ہیں۔ اور جو شخص باتیں بہت کرتا ہے۔ اس کی باتوں سے لوگ اکتا جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص کسی بڑے کام کے پاس جاتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ مہتم ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص سوال کرنے میں اصرار کرتا ہے وہ محروم رہتا اور نقصان پاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی دھمکی اور وعید سے ڈرتا ہے وہ دشوار اور بعید کام اپنے نفس پر آسان کر لیتا ہے۔ اور جو شخص نرمی سے برتاؤ کرتا ہے اس کے سامنے سخت لوگ بھی نرم ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص علم دین سے بے خبر ہو کر تجارت اور لین دین کا معاملہ کرتا ہے۔ وہ ضرور ربا (سود خواری) میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت بجالا کر اس کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خدا پاک اس پر بہت بڑے انعام فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص خاموشی کو لازم پکڑتا ہے۔ اس سے کوئی شخص ناخوش نہیں ہوتا۔ اور جو شخص فرصت کے وقت کام نہیں کرتا وہ کامیابی حاصل کرنے میں عاجز رہتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ نہیں بولتا اس سے گناہ بہت کم صادر ہوتے ہیں۔ اور جس شخص کی ہمت بڑی ہوتی ہے۔ اس کے مقاصد بہت بڑے اور گراں قدر ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ زیادہ احسان کرتا ہے۔ اسے سب لوگ اچھا اور بزرگ سمجھتے ہیں۔

⇦ جو شخص عموماً انصاف سے برتاؤ کرتا ہے۔ سب چھوٹے بڑے اسکے انصاف کی شہادت بیان کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص غذا کم کھاتا ہے وہ اکثر بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص زیادہ انصاف کرتا ہے۔ اسکی حکومت کے زمانے کو سب لوگ سراہتے ہیں۔

⇦ جو شخص کم کلام کرتا ہے اس کے سب عیب دور ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص اپنی پوری حفاظت کرتا ہے اسکی گٹھڑی سلامت اور محفوظ رہتی ہے۔

⇦ جس شخص کی زبان اس پر حکمران ہو تو وہ اس کی ہلاکت اور موت کا فیصلہ کرتی ہے اور جو شخص اپنے غضب اور غصے کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ بہت جلدی ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے وہ ہر طرح سے کامیاب اور سب کسی سے مستغنی اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اسکی اطاعت بجالاتا ہے وہ عزت اور قوت پاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی زبان سے ناشائستہ باتیں کہتا ہے وہ اپنے کانوں سے ناگفتہ بہ باتیں سنتا ہے۔

⇦ جو شخص اچھے کام کرتا ہے وہ اپنے کمال عقل کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنی

زبان سے تول کر بات نکالتا ہے۔ وہ اپنے کمال فضل پر دلیل قائم کرتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اور جس شخص کو وہاں کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کا یقین ہے وہ دنیا کی فانی چیزوں کی خواہش نہیں رکھتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے۔ اس کے سب کام پورے ہو جاتے ہیں۔ اور اسے خدا تعالیٰ کے سوا کسی شخص کی طرف کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کا دروازہ چھوڑ کر کسی دوسرے کے دروازے پر جاتا ہے۔ وہ شقاوت (بدبختی) میں پڑتا اور طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی ملاقات کا عاشق ہوتا ہے وہ دنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔

⇦ جو شخص زیادہ تر لہو و لعب (کھیل کود بے ہودہ کاموں) میں پڑا رہتا ہے۔ اس کی عقل کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں پر زیادہ حسد کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ غم میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کی طبیعت پر مذاق اور دل لگی غالب آ جاتی ہے۔ اسکی سچی اور واقعی بات بھی باطل اور بیکار ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کی طبیعت پر مسخرہ پن اور دل لگی غالب آ جاتی ہے۔ اس کی عقل بھی فاسد اور خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص پر غفلت غالب آ جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص میں بخل زیادہ ہوتا ہے اس میں عیب زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص زیادہ تمسخر اور مذاق کرتا ہے اسکی عزت اور وقار کم ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے عزت چاہتا ہے خدائے پاک اسے عزت عطا فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے وہ مخلوق سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو قناعت کی نعمت عطا ہوتی ہے وہ بہت بڑی نعمت پاتا ہے۔ جو اسے تمام خرابیوں سے بچا رکھتی ہے۔

⇦ جس شخص کا یقین ٹھیک ہوتا ہے اسکی عبادت بھی ٹھیک ہوتی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے اسکی زندگی نہایت با آرام اور پر لطف گزرتی ہے۔اور جس شخص کا انتظام اچھا ہوتا ہے اسکی ریاست دیر تک قائم رہتی ہے۔

⇦ جس شخص کا نفس قانع ہوتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی باعزت رہتا ہے اور جس شخص کا نفس حریص ہوتا ہے وہ دولت مندی اور مالداری کی حالت میں بھی ذلت اور خواری سہتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کی حرص رکھتا ہے وہ دین اور دنیا میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیا کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ ہلاکت کے گرداب میں پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص موت سے ڈرتا ہے۔ وہ اسکے آنے کا منتظر رہتا ہے۔ اور فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھتا ہے۔

⇦ جس شخص کی امیدیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس کے عمل درست ہوتے ہیں۔ اور جس شخص کی امیدیں لمبی ہوتی ہیں۔ اس کے عمل فاسد اور خراب ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی آرزوؤں کو بھول جاتا ہے۔ اور جس شخص کی نیت خالص ہوتی ہے۔ وہ برے کاموں سے دور رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کے دل میں دنیا کی بہت سی امنگیں اور امیدیں ہوں وہ بہت ہی کم خوش ہوتا ہے اور جو شخص دل کی خواہشوں کے پورا کرنے کے پیچھے پڑتا ہے۔ وہ اکثر تکلیف میں رہتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے بات بات پر خفا ہو جاتا ہے اسے کوئی شخص مناتا اور راضی نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے وہ طلب کی ذلت سے بچ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص کا یقین ٹھیک اور درست ہوتا ہے وہ شک نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص نعمت پر شکر گزاری کرتا ہے۔ اس کو مصیبت میں صبر کرنیوالے کے برابر اجر ملتا ہے۔

⇦ جو شخص تقدیر الٰہی پر راضی رہتا ہے وہ زمانے کے حوادث کو ہیچ سمجھتا ہے۔ اور ان سے گھبراتا نہیں۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے ذریعے سے اسکی نافرمانی کرتا ہے وہ بہت بڑا ناشکرا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ناخوش ہوتا ہے اسکی ناخوشی سے تقدیر الٰہی کوئی ٹل نہیں جاتی بلکہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ اسے ضرور پیش آتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ پیٹ بھر کے کھاتا ہے وہ پیٹ کے بھر جانے سے بمشکل سانس نکالتا ہے اور جب یہ نوبت ہو جاتی ہے تو ذہانت (ذہن کی تیزی) اور سوجھ دور ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اس کو نہایت زبردست مدد ملتی ہے اور جو شخص قناعت کو لازم پکڑتا ہے اس کا فقر و فاقہ اور محتاجی دور ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص کسی کے احسان اور نیکی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ تو وہ اس کے حق کو ادا کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اچھا کلام کرتا ہے کامیابی اس کی امام اور پیشوا ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص برا کلام کرتا ہے اس پر ہر طرف سے ملامت کی بوچھاڑ پڑتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنی سلامتی چاہتا ہے وہ اپنے نفس کو استقامت کے راستے پر قائم رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص جہالت کی وجہ سے خفت کے کام کرتا ہے وہ عقل کے خلاف کرتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے قصوروں سے درگزر کرتا ہے وہ فضیلت کی جامع صفت حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص حق کے سوا کسی اور ذریعے سے عزت حاصل کرنی چاہتا ہے وہ ذلت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص علم کے سوا کسی دوسرے طریق سے ہدایت طلب کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر کرتا ہے وہ بارگاہ الٰہی سے توفیق پاتا ہے۔ اور جو شخص اسکی ذات میں فکر کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص فضول باتوں سے بچتا ہے سب لوگ اسکی عقلمندی کی شہادت دیتے ہیں اور جو شخص جاہلوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ اسے لوگوں کے طعن اور عیب جوئی کے لئے آمادہ ہو رہنا چاہئے۔

⇦ جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے وہ دنیا کے دھوکوں اور فریبوں سے نجات پاتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کی نعمتوں کی خواہش کرتا ہے وہ دنیا کے تھوڑے سے مال پر صابر ہو جاتا ہے۔

⇦ اس شخص سے بڑھ کر کون زیادہ خسارہ اٹھاتا ہے جو آخرت کے عوض دنیا اختیار کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے احسان اور نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔ یعنی وہ شکریئے کے لائق نہیں

رہتا۔اور جو شخص اپنے نیک عمل پر مغرور ہوتا ہے وہ اپنے اجر کو باطل کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص سب فکر چھوڑ کر صرف آخرت کی فکر رکھتا ہے وہ اپنے مطلب میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جو شخص فضول باتوں سے بچتا ہے سب عقلمند اس کی رائے کی درستی بیان کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی زبان کو فضول باتوں سے بند رکھتا ہے وہ ندامت اور پشیمانی سے مامون رہتا ہے۔

⇦ جو شخص بے ہودہ گوئی کی سواری پر سوار ہوتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو حیا اپنا لباس پہناتی ہے اس کے عیب لوگوں کی نظروں میں چھپ جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے دشمن کے پاس رہتا ہے۔اس کے سب عیب ظاہر ہو جاتے ہیں اور اس کا دل ہر وقت عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ جو شخص علم شریعت حاصل کرتا ہے سب لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جو شخص پرہیز گاری کے لباس سے ننگا اور خالی ہو جاتا ہے۔ وہ عار کی چادر اوڑھ لیتا ہے۔

⇦ جو شخص لایعنی (فضول) کاموں میں مصروف ہوتا ہے اس سے ضروری کام فوت ہو جاتے ہیں۔اور ان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی دولت اس قدر چاہتا ہے کہ جس سے وہ خوش ہو جائے تو وہ بہت بڑے بھاری جرم کا مرتکب ہوتا اور اس کا ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا سے علیحدگی اختیار کرتا ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آجاتی ہے۔

⇦ جس شخص کو دین کی نعمت مل جاتی ہے۔تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی نصیب ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص سے موت کے تیر کا وار چوک جاتا ہے۔ وہ بڑھاپے کی زنجیر میں جکڑا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے عطیے کو قبول کر لیتا ہے وہ بیشک صفت کرم کی ترقی کیلئے تیری اعانت اور مدد کرتا ہے۔ اور جو شخص بلند ہمتی کے مدارج پر چڑھتا ہے۔ سب لوگ اسکی تعظیم کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں سے الگ رہتا ہے اس کا زہد اور تقویٰ کامل ہو جاتا اور جو شخص حرام کاموں سے پرہیز کرتا ہے اسکی عبادت میں حسن اور خوبی پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ مدارات (صلح) رکھتا ہے وہ ان کے مکر اور فریب سے محفوظ رہتا ہے۔ جو شخص ان سے الگ رہتا ہے وہ ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے۔ اس کا یقین قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی رغبت چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے دین کو محفوظ کر لیتا ہے۔

⇦ جس شخص کو خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے عصمت کی نعمت ملتی ہے وہ لغزشوں سے بچا رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کو خدا تعالیٰ کی توفیق مدد اور اعانت ملتی ہے وہ ہمیشہ نیک کام کیا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص تکبر اور بڑائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو حقیر اور ذلیل کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص تواضع اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے عظمت اور رفعت عطا فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ زیادہ احسان کرتا ہے اس کے بھائی بند اسے دوست رکھتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے فرائض منصبی کو پوری طرح ادا کرتا ہے۔ حکام بالا دست اسے اچھا

سمجھتے ہیں۔

⇦ جو شخص سرکشی اور بغاوت اختیار کرتا ہے وہ اس کا بدلہ اور مکافات پالیتا ہے اور جو شخص ظلم کی تلوار نکالتا ہے وہ اسی کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ سے خیر خواہی کا خواستگار ہوتا ہے وہ اسکی توفیق کو حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص کاہلی اور سستی کی اطاعت کرتا ہے وہ اپنے بہت سے حقوق ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص چغلخور کی بات کو سچا سمجھتا ہے وہ دوستوں کی دوستی ضائع اور خراب کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو اسکی مرغوب اور محبوب چیزوں میں سے حاصل کرنے میں دلیری کرتا ہے وہ دیر تک ان چیزوں کی تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔ جن سے اس کو نفرت ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو ایسے کام میں مصروف کرتا ہے جسے وہ نہیں چاہتا وہ اپنے اس کام کو کھو بیٹھتا ہے جسے وہ کرنا چاہتا تھا۔

⇦ جو شخص عبودیت کی شرائط پر قائم رہتا ہے وہ آزادی کا مستحق ہو جاتا ہے اور جو شخص حریت (شرافت) کے کاموں سے قاصر رہتا ہے وہ غلام بنایا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی مصیبت کی شکایت کرتا ہے جو اس پر نازل ہوتی ہے وہ اپنے پروردگار کی شکایت کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنی عمر کو ان کاموں میں خرچ کرتا ہے جو اسکی نجات کیلئے مفید نہیں ہوتے وہ اپنے اصلی مطلب کو ضائع کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص مال دنیا کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

⇦ جو شخص کوئی کام ہمیشہ کرتا رہتا ہے۔ وہ آخر اپنے مطلب میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص ریاست اور سرداری کا درجہ پاتا ہے۔ اسے لوگوں کی خبر گیری اور سیاست کی تکلیفوں پر صبر کرنا پڑتا ہے اور جو شخص انتظام کی قابلیت سے قاصر ہوتا ہے وہ سرداری اور ریاست حاصل نہیں کر سکتا۔

⇦ جو شخص حاکم وقت کے سامنے جرات کرتا ہے وہ اپنے آپ کو ذلت اور خواری میں پھنساتا ہے۔

جو شخص ایسی چیزوں کا خواستگار ہوتا ہے۔ کہ جن کا وہ مستحق نہیں ہوتا تو وہ محرومی کی سزا پاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دشمنوں کے ساتھ صلح رکھتا ہے وہ لڑائی جھگڑوں سے بچا رہتا ہے۔

جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت بجا نہیں لاتا۔ وہ اپنی جان پر ظلم کماتا ہے۔ اور جو شخص اپنی تکلیف لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو عذاب میں پھنساتا ہے۔

⇦ جو شخص تکلیفیں برداشت کرتا اور خطرناک امور میں گھستا ہے وہ مال حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص احسان اور فضل کو کامل کرنا چاہتا ہے وہ مانگنے سے پہلے لوگوں پر مال خرچ کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص طبیبوں سے اپنا مرض چھپاتا ہے۔ وہ اپنے بدن کے ساتھ خود آپ خیانت کرتا اور اسے نقصان پہنچاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو لڑائی جھگڑے کا عادی بناتا ہے۔ یہ اس کا شیوہ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرتا ہے جو اس کے لائق اور قابل نہ ہو۔

وہ اپنی نیکی پر ظلم کرتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کے دھوکے اور فریب پر اعتماد کرتا ہے وہ اس کے خوفوں اور فتنوں سے بےغم ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ اسے اچانک ہلاک کر دیتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنا مال ایسے لوگوں کو دیتا ہے جو اس کے مستحق نہیں ہوتے وہ مستحقوں کے حقوق ادا کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دوستوں کی خبر گیری نہیں کرتا۔ وہ اپنے دوستوں کو ضائع کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اکثر غصے میں رہا کرتا ہے کوئی شخص اسکی رضامندی اور خوشی معلوم نہیں کر سکتا۔

⇦ جو شخص تجھ سے کسی خاص چیز کی وجہ سے دوستی کرتا ہے۔ اس چیز کے ختم ہونے پر وہ تجھ سے علیحدہ ہو جائیگا۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ حساب اور مواخذہ کرتا رہتا ہے تو وہ اپنی قدر کو محفوظ رکھتا اور انجام کار کی تعریف کرتا ہے اور جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھتا وہ اپنے تمام کام بگاڑ دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی سستی ظاہر کرتا ہے وہ اپنی قدر کو آپ ذلیل وخوار کرتا ہے۔

⇦ جس شخص میں عقل کم ہوتی ہے۔ وہ مذاق اور دل لگی زیادہ کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق پر مطمئن ہو جاتا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص باطل اور ناحق پر مغرور ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ حق کے سامنے اسے ذلیل کرتا اور حق کو عزت بخشتا ہے۔

⇦ جو شخص حرام مال کماتا ہے وہ اپنے لئے گناہوں کی گٹھڑیاں باندھتا ہے اور جو

شخص حق گوئی کو اپنی لگام بنالیتا ہے۔(یعنی حق کے سوا کوئی بات نہیں کرتا) لوگ اسے پیشوا بنالیتے ہیں۔

⇦ جو شخص گناہوں کی فکر میں زیادہ مصروف رہتا ہے وہ اسے اپنی طرف کشش کرتے اور کھینچ لیتے ہیں۔

⇦ جو شخص معاملات میں نرمی سے برتاؤ کرتا ہے وہ اپنے مطلب کو پالیتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی طلب سے بیٹھ رہتا ہے دنیا اس کی خاطر کھڑی ہو جاتی اور اس کے پاس آجاتی ہے۔

⇦ جو شخص اکثر لذتوں کی فکر میں پڑا رہتا ہے۔تو یہ اس پر غالب آجاتی ہیں۔

⇦ جو شخص سوائے کسی احسان کے تیری شکرگزاری کرتا ہے اس بات سے بے غم نہ رہ کہ وہ بغیر کسی برائی اور قطع تعلق کے تیری مذمت بھی ضرور کرے گا۔

⇦ جو شخص تجھے تیرے نفس کی اصلاح کا حکم کرتا ہے وہ اس بات کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ تو اسکی اطاعت کرے۔

⇦ جو شخص احسان اور نیکوئی کا کفران اور ناشکری کرتا ہے وہ اپنے آپ کو قطع تعلق کا مستحق بناتا ہے۔

⇦ جو شخص تکلیفوں کی تلخی پر صبر کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کی صداقت کو ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی گمراہ شخص سے ہدایت چاہتا ہے وہ ہدایت کی راہ سے اندھا اور دور ہو جاتا ہے۔(آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند)

⇦ جو شخص زمانے کو عتاب اور ملامت کرتا ہے۔اس کا عتاب کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ وہ زمانے سے کبھی خوش ہوسکتا ہے۔

⇦ جو شخص حق سے تجاوز کرتا ہے۔اس پر سب راہیں تنگ ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنا ذکر خیر باقی رکھنا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ اپنا مال لوگوں پر خرچ

کرے۔

⇦ جو شخص آخرت کی نعمتوں کا خواہش مند ہوتا ہے وہ اپنی دلی امیدوں کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے بار بار سوال کرتا ہے لوگ اس سے تنگ آ جاتے ہیں۔ اور جو شخص ان کے مال و دولت کا خواستگار ہوتا ہے۔ یہ اسے حقیر جانتے ہیں۔

⇦ جو شخص مال و دولت اس لئے جمع کرتا ہے۔ کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لوگ اس کے مطیع اور فرماں بردار ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص اسے اپنے ذاتی فوائد کیلئے اکٹھا کرتا ہے۔ لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

⇦ جو شخص فکر اور غور سے کام کرتا ہے وہ انجام کار کو سوچ لیتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا سے غافل ہو رہتا ہے (اس کے جمع کرنے کی فکر میں نہیں پڑتا) اس پر سے مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی قدر سے بڑھ کر سوال کرتا ہے۔ وہ محرومی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے مدد چاہتا ہے وہ ذلت اور خواری سے نہیں بچ سکتا۔

⇦ جس شخص کی طبیعت میں درشتی ہوتی ہے۔ اس کے بال بچے فقر و فاقہ میں مبتلا رہتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے دوست کو حد سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ اسکی محبت اور دوستی منقطع ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کے خدمت گار نرم مزاج ہوتے ہیں اس کی قوم اس سے ہمیشہ محبت کرتی ہے۔

⇦ جو شخص بغض اور کینے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا دل اور عقل راحت اور آرام میں ہو

جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ وہ دوسروں کے تکلیف دینے سے محفوظ رہتا ہے یعنی کسی کو اسے تکلیف کا موقع نہیں ملتا۔

⇦ جو شخص کسی گزشتہ چیز پر افسوس اور کسی آئندہ پر خوشی نہیں کرتا۔ وہ زہد کے دو پہلو اختیار کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتا ہے وہ ایک طرح سے اس کے احسان کا بدلہ ادا کر دیتا ہے۔ اور جو شخص کسی کے احسان کے مقابل اس سے بڑھ کر نیک سلوک کرتا ہے تو یہ اس کا پورا بدلہ ادا کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے وہ آفتوں اور مصیبتوں میں بہت جلد مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص موت کا منتظر رہتا ہے وہ نیک کاموں میں جلدی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نفسانی خواہشوں کو بھول جاتا ہے۔ اور جو شخص دوزخ سے ڈرتا ہے وہ حرام کاموں سے دور اور برکنار رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دارِ باقی (آخرت) کا عاشق ہوتا ہے وہ لذاتِ نفسانی سے غافل ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دل کو تقویٰ کا جامہ پہناتا ہے وہ اعمالِ صالحہ میں کامیاب رہتا ہے۔

⇦ جو شخص بد خلق ہوتا ہے۔ اس کے گھر والے بھی اس سے تنگ آ جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص طاقت اور قدرت حاصل ہونے پر لوگوں پر ظلم کرتا ہے اسکی قدرت اور طاقت ختم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص گناہوں سے بچا رہتا ہے اس کا بوجھ ہلکا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں اسکی قدر بڑھ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنی امنگوں اور امیدوں کے میدان میں چلتا ہے۔ وہ موت کی ٹھوکر کھا کر گرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے ہمیشہ رہنے کے گھر (بہشت) کیلئے کوشش کرتا ہے۔ اس کے اعمال میں اخلاص اور اس کے دل میں بے حد خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو خدا تعالیٰ اپنی بہت سی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اس سے بہت سے لوگوں کی حاجتیں وابستہ کر دیتا ہے۔ (پس اسے چاہئے کہ حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کیا کرے)۔

⇦ جس شخص کا علم اسکی عقل سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس کیلئے وبال ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص میں حرص زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسکی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اور جس شخص کی امیدیں اور آرزوئیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی رنج اور کلفت دراز ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص موت کی تصویر کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے (یعنی کبھی اسے بھولتا نہیں) تو وہ دنیا کے معاملے اور اس کے عروج وترقی کو ہیچ سمجھتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دین کی عزت کرتا ہے۔ وہ دنیا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

⇦ جو شخص خود اپنی جان پر ظلم کرتا ہے وہ اوروں پر بے حد ظلم کرتا ہے۔ اور جو شخص غیر ضروری کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ وہ ضروری کاموں کو ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہے۔

⇦ جو شخص طلب دنیا میں حد سے بڑھ کر کوشش کرتا ہے وہ محتاج ہو کر مرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا

ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز سے جس پر اس نے صبر کیا ہے۔ بہتر عوض عطا فرمائے گا۔

⇦ جو شخص کسی اپنی پوشیدہ مرض کو چھپاتا ہے۔ طبیب اس کے علاج سے عاجز آ جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو باوجود یکہ اس میں پوری قابلیت نہیں ہوتی، بڑا خیال کرتا ہے وہ بغیر کسی دوسرے قصور کے پست درجے میں گرایا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے بادشاہ کے ساتھ خیانت کرتا ہے اس کی جان کی امان اٹھ جاتی ہے یعنی وہ شخص قتل یا کسی دوسری سخت سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے احسان زیادہ کرتا ہے بہت سے لوگ اس کے خدمت گار اور معاون و مددگار ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص امانتداری کو ضروری نہیں سمجھتا۔ وہ اکثر خیانت میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی قدر پر ٹھہرتا ہے لوگ اسکی عزت اور تعظیم کرتے ہیں۔ اور جو شخص اپنے قدر سے آگے بڑھ جاتا ہے لوگ اسے ذلیل اور حقیر سمجھتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے کسی برے کام سے نفرت کرتا ہے اس سے اس کو نیک عمل کی طرف کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص سفاہت اور بے عقلی سے تجھ پر غصہ کرتا ہے اس کے مقابل تو اسے اپنے علم اور بردباری کا جوش دکھلا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ ٹھیک رکھتا ہے وہ کسی کے ساتھ بگاڑ نہیں کرتا اور جس شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ خراب ہوتا ہے وہ کسی کے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اپنے ماں باپ سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ہدایت کے برخلاف ہو کر گمراہی اختیار کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خود اپنے نفس کی حالت سے جاہل ہے وہ دوسروں کی حالت معلوم کرنے سے زیادہ جاہل ہوگا۔ اور جو شخص خود اپنی جان پر خرچ کرنے میں بخیل ہے وہ اوروں پر خرچ کرنے میں زیادہ بخیل ہوگا۔

⇦ جو شخص دنیا کی رغبت چھوڑ دیتا ہے۔ اس پر سب مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔

⇦ جس شخص کا نفس شریف ہوتا ہے وہ اسے کمینے اور خراب کاموں کی طلب سے بچائے رکھتا ہے۔ اور جو شخص اپنے نفس کی قدر سمجھتا ہے وہ اسے فانی چیزوں کے حاصل کرنے میں ذلیل اور خوار نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص آخرت کے عذاب کا خوف رکھتا ہے۔ وہ برائیوں سے باز آ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی جان کو ایسی چیزوں کے حاصل کرنے کی تکلیف دیتا ہے جو اسے نافع اور سودمند نہیں ہوتیں۔ وہ ایسے کاموں میں پڑ جاتا ہے جو اس کیلئے سراسر مضر ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکوئی اور احسان کرتا ہے۔ لوگوں میں اس کا ذکر خیر مشہور ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اسکی شہرت اور ناموری دور تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اس کا ذکر خیر ہر جگہ مذکور رہتا ہے۔

⇦ جو شخص فضول کاموں میں مصروف ہوتا ہے اس کے ضروری مطلب فوت ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص عقلمندوں سے صلاح ومشورہ لیتا ہے وہ دوسروں کی عقل کی روشنی سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی عزت کو عزیز سمجھتا ہے۔ اسکی حفاظت کیلئے مال خرچ کرنا اسے آسان معلوم ہوتا ہے۔ اور جو شخص مال کو عزیز رکھتا ہے وہ کسی کی آشنائی اور تعارف کی پرواہ نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرتا ہے قیامت کے دن خود خدا تعالیٰ اس کا مدعی ہوگا۔

⇦ جو شخص ملک میں عدل وانصاف جاری کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں پر اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ ان کو اپنا غلام بنالیتا ہے۔

⇦ جو شخص جلدی کے ساتھ ہر ایک بات کا جواب دے دیتا ہے وہ ٹھیک جواب بیان نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص عقلمندوں اور داناؤں سے صلاح و مشورہ کرتا ہے وہ کامیابی اور بہتری کو حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے لوگوں کے دل اسکی محبت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص سوال کرنے سے پہلے عطا کر دیتا ہے وہ ان کی نظروں میں کریم اور محبوب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے الگ اور برکنار ہو جاتا ہے۔ اس کو اللہ سبحانہ کے ساتھ انس اور محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں سے مستغنی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مستغنی اور بے نیاز کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص حق پر عامل اور کاربند ہوتا ہے خلق خدا اسکی طرف مائل اور متوجہ ہو جاتی

ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ رفق اور نرمی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اسکی روزی بڑھ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو واحد اور ایک جانتا ہے وہ اسے مخلوق سے تشبیہ نہیں دیتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ روزی کے معاملے میں اسے تہمت نہیں لگاتا۔ یعنی یہ نہیں کہتا ہے کہ اس نے میری روزی تنگ کر رکھی ہے۔

⇦ جو شخص حق بات کہنے سے شرم کرتا ہے۔ وہ بہت بڑا احمق ہے اور جو شخص حق کے قائم رکھنے کیلئے کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے توفیق عطا فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسرے لوگوں سے صلاح مشورہ لیتا ہے۔ وہ انکی عقل میں سے ایک حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ برائی سے پیش آتا ہے۔ لوگ بھی اس کے ساتھ ویسے ہی پیش آتے ہیں یعنی جیسا کرتا ہے ویسا بدلہ پالیتا ہے۔

⇦ جو شخص طمع اور لالچ کو اپنی عادت بنالیتا ہے وہ بارہا ناکامی کی تکلیف اٹھاتا اور اس میں سخت گھبراتا ہے۔

⇦ جو شخص حق سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔ اس کا انجام مذموم اور خراب ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا باطن ظاہر کے مطابق اور اس کے افعال اقوال کے مطابق ہو جائیں وہ امانت کے حق کو ادا کر دیتا ہے اور اسکی عدالت اور راست بازی پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص تیری طرف راغب اور متوجہ ہوتا ہے۔ اسکی مدد اور اعانت تجھ پر واجب ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص کسی ایسی صفت سے تیری مدح اور تعریف کرتا ہے جو تجھ میں موجود نہیں ہے وہ ضرور ان عیبوں کے ساتھ تیری مذمت کریگا جو تجھ میں موجود نہ ہوں گے۔

⇦ جو شخص اپنی نعمتیں لوگوں پر خرچ کرنے میں ہاتھ کشادہ رکھتا ہے۔ وہ ان کو زوال اور انقطاع سے محفوظ کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی نعمتیں لوگوں کو عطا اور انعام نہیں کرتا۔ وہ چار پائے جانوروں کے شمار میں داخل کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص زمانے کی نیرنگی اور اس کے مختلف حالات سے عبرت کا سبق حاصل نہیں کرتا کسی کے ملامت کرنے سے عبرت پذیر نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ برے کاموں سے باز آتا ہے۔

⇦ جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے وہ دنیا کے مال سے قدر کفاف پر کفایت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس میں قناعت کی صفت پیدا کرتا ہے وہ گناہوں سے بچنے اور پاکدامنی حاصل کرنے میں اسکی مدد اور اعانت کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کے نفس میں شرافت اور بزرگی موجود ہوتی ہے۔ اس پر اپنا مال خرچ کرنا اور لوگوں کی حاجت روائی کرنا سہل اور آسان ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کا یقین رکھتا ہے وہ دنیا سے غافل اور بے فکر ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص جزائے اعمال کا یقین کرتا ہے۔ وہ نیکی کے سوا کوئی کام اختیار نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص کسی برے کام کی بنیاد ڈالتا ہے۔ وہ اس بنیاد کو اپنی جان پر قائم کرتا ہے۔ یعنی اس کا نقصان اسی کو پہنچتا ہے۔

⇦ جو شخص بغاوت اور سرکشی کی تلوار نکالتا ہے وہ اس کو اپنے ہی سر پر مارتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی سلطنت اور حکومت میں عدل وانصاف پر چلتا ہے اسے مددگاروں

اور معاونوں کی ضرورت نہیں رہتی۔

- جس شخص کو اپنی سلطنت کے زوال کا خوف ہوتا ہے وہ ظلم سے باز رہتا ہے۔
- جو شخص اپنے کام کی تدبیر اور انتظام آپ نہیں کرتا اور سستی اور کاہلی کے مارے بیٹھ رہتا ہے۔ اسے تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ اور یہ اسے آکر اٹھا دیتی ہیں۔
- جو شخص اپنے دشمن کے مکر سے غافل ہو کر سو رہتا ہے اسے اسکے داؤں اور فریب جگا دیتے ہیں۔
- جو شخص اپنے دوست کی مدد کرنے سے سو جاتا ہے۔ وہ اپنے دشمن کے پامال کرنے سے بیدار ہوتا ہے۔
- جو شخص احسان اور نیکی کے عوض برائی کرتا ہے وہ مروت اور آدمیت سے دور اور اس سے بالکل بے بہرہ ہے۔
- جو شخص خودرائی سے کام کرتا ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو چنداں نقصان نہیں پہنچاتا۔
- جو شخص اپنے دوستوں کو حقیر سمجھتا ہے دشمن اسے کچل ڈالتے ہیں۔
- جس شخص میں فضائل (عمدہ صفات) کم ہوتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں۔
- جو شخص اپنے حال میں مغرور رہتا ہے وہ حیلہ اور تدبیر کرنے میں قصور اور کوتاہی کرتا ہے۔
- جو شخص لوگوں کے ساتھ دشمنی کرنے کو شیریں اور میٹھا سمجھتا ہے وہ لڑائی کی تکلیف کی تلخی کا مزہ چکھتا ہے۔
- جو شخص تجربوں سے بے پرواہی اختیار کرتا ہے وہ انجام کار کے سوچنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص انجام کار کا انتظار رکھتا ہے۔ وہ تکلیفوں سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص صبر کی زرہ پہنتا اور اس کو اپنی سپر بناتا ہے۔ اس پر سب مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے ناصح کی بات قبول کر لیتا ہے وہ بری باتوں سے اعراض کیا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے خیر خواہوں کے ساتھ خیانت اور فریب کرتا ہے۔ وہ برے کاموں میں پھنس جاتا ہے۔

⇦ جو شخص زمانے کی صلح پر مغرور رہتا ہے۔ وہ آخر مصائب کے صدمات برداشت کرتا ہے۔ اور جو شخص اسکے حوادث سے عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے وہ اس کی صلح پر کبھی بھروسہ نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اپنا پاؤں رکھنے کی جگہ معلوم نہیں کرتا اسے ندامت کے اسباب پیش آتے ہیں اور ٹھوکریں کھاتا ہے۔

⇦ جو شخص ظلم کرتا ہے اسکی عمر کم ہو جاتی اور اس کا ظلم اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے ضروری کام پس پشت ڈال دیتا ہے وہ لایعنی اور فضول کاموں میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو علم غنی اور بے پرواہ نہیں کرتا وہ مال سے کبھی مستغنی نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ اپنے عہد کی پوری وفاداری کرتا ہے وہ ان میں برگزیدہ ہونے کے لائق اور مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا دین قوی اور مضبوط ہوتا ہے وہ جزائے اعمال کا یقین رکھتا اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی ضروریات کو اچھی طرح سے سرانجام دیتا ہے وہ حکومت اور

سرداری کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص بغیر کسی احسان اور نیکی کرنے کے شکر گزاری کرتا ہے۔ وہ بغیر کسی برائی کے مذمت بھی کرنے لگتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ناممکن اور محال چیز کو طلب کرتا ہے وہ اپنے مطلب میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص پوشیدہ اور چھپی ہوئی شرارتوں کو اٹھاتا ہے۔ وہ ان ہی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص ناممکن اور محال چیزوں کی امید رکھتا ہے۔ اسے مدت دراز تک یعنی تمام عمر انتظار کرنا پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے ناصح اور خیر خواہ کی نصیحت سے اعراض کرتا ہے وہ دشمنوں کے مکروفریب کی آگ میں جلتا ہے۔

⇦ جس شخص کی نفسانی خواہشیں اسکی عقل پر غالب آجاتی ہیں۔ اس میں بہت سے عیب پیدا ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص تیرے ساتھ نصیحت اور خیر خواہی کا معاملہ کرتا ہے۔ تو وہ تجھے بہت بڑا نفع پہنچاتا ہے۔

⇦ جس شخص میں عقل نہیں ہوتی۔ اس سے ذلت جدا نہیں ہوتی۔ اور جس شخص کو عقل بٹھا دیتی ہے یعنی عقل میں کمزور ہوتا ہے۔ اس کو جہالت اٹھا دیتی ہے یعنی جہالت کی باتیں کرنے لگتا ہے۔

⇦ جو شخص علم کی حقیقت اور تہ کو پہنچ جاتا ہے اس کا سینہ حکمت کے خزانوں سے بھر جاتا ہے۔

⇦ جو شخص علم کے چشمے سے سیراب ہو کر پی لیتا ہے وہ حلم اور بردباری کی چادر اوڑھ لیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی عالم دین کی تعظیم کرتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی تعظیم کرتا ہے۔

⇦ جو شخص بادشاہ اسلام کی اطاعت کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرتا ہے۔

⇦ جس شخص میں علم اور حکمت موجود ہوتے ہیں۔ وہ زمانے کے حالات سے عبرت حاصل کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ سے مدد چاہتا ہے۔ اسے نہایت قوی اور مضبوط مدد پہنچتی ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ سے مدد چاہتا ہے۔ اسے وہ قوت اور غلبہ حاصل ہوتا ہے جس کا کوئی دشمن مقابلہ نہیں کرسکتا۔

⇦ جس شخص کا یقین درست اور صحیح ہوتا ہے وہ لڑائی جھگڑوں سے متنفر رہتا ہے۔ اور جو شخص درازی تکلیف پر صبر کرتا ہے۔ وہ اپنی سچی پرہیز گاری ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کو اشارہ کافی ہوجاتا ہے اس کیلئے تصریح کی ضرورت نہیں رہتی۔

⇦ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ بدظنی نہیں رکھتا۔ اس کا خیال نہایت صحیح ہے اور اس کا قلب راحت اور آرام میں رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے اقوال میں حیا کا ساتھ رکھتا ہے۔ وہ اپنے افعال میں بھی اس سے دور نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے بھائیوں کے ساتھ احسان اور نیکی کرتا ہے وہ اس سے ہمیشہ درستی اور محبت کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا ہے لوگ اس کے عوض میں اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی حکومت کے وقت تکبر اور بڑائی کرتا ہے وہ معزولی کے وقت سخت ذلت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی حکومت کے وقت اتراتا ہے وہ اپنی حماقت ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص عذر بیان کرنیوالے کو سزا دیتا ہے تو وہ نہایت برا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص برائی کے میدان میں چلتا ہے تو وہ اپنی چال میں منہ کے بل گرتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی کے پہلے احسان کا حق ادا کرتا ہے وہ نہایت شریف ہے۔

⇦ جو شخص عدل وانصاف پر کار بند ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ملک کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور جو ظلم کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بہت جلد ہلاک کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی رعیت کے ساتھ احسان کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کا بازو بچھا دیتا اور اسے اپنی مغفرت میں داخل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی حالت میں خوش رہتا ہے وہ اپنے حسن انتظام اور تدبیر میں کوتاہی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص وفادار اور محافظ عہد ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کی دوستی اور بھائی بندی کے حسن وخوبی کو کبھی معدوم نہیں کرتا۔ یعنی لوگ اس کے ساتھ ہمیشہ سچی محبت قائم رکھتے ہیں۔

⇦ جو شخص کسی اپنے محسن کے احسان کی فکر رکھتا ہے۔ تو وہ گویا اس کا بدلہ اتار دیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ایسے شخص پر ناخوش ہوتا ہے جسے وہ کچھ ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکتا وہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرتا اور اس کا غم دراز ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسرے کے ساتھ برائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ پہلے اپنی جان کے ساتھ برائی کرتا ہے۔

جو شخص اپنی جان کو عزیز سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے اسے ذلیل اور خوار نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اپنے جی میں جھوٹے لالچ کا خیال کرتا ہے۔ وہ اس میں کامیاب نہیں

ہوتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ صلح رکھتا ہے۔ وہ ان کے شر سے سلامت اور محفوظ رہنے کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص انکے ساتھ عداوت رکھتا ہے۔ وہ ندامت کا پھل پاتا ہے۔

⇦ جو شخص انصاف کے زیور سے آراستہ ہو جاتا ہے۔ وہ شریفوں کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص قوت لایموت پر کفایت کرتا ہے۔ وہ سوال کی ذلت سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص تکبر اور فضول خرچی کا جامہ اختیار کرتا ہے وہ فضل اور شرافت کا لباس اتار دیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہت جلد اس کا عوض دے دیتا ہے۔

⇦ جو شخص ظلم کی راہ پر چلتا ہے۔ اسکی زندگی کے دن خراب ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص باوجود قدرت پانے کے مظلوم کا بدلہ ظالم سے نہیں لیتا۔ اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی رعیت سے ظلم کا برتاؤ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ملک کو بہت جلد زائل اور اسے اچانک ہلاک کر دیتا ہے۔

⇦ جس شخص کا دل دنیا کی محبت پر فریفتہ ہوتا ہے۔ وہ تین مصیبتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ (۱) وہ فکر جس سے اسے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ (۲) وہ حرص جو اسے کسی وقت نہیں چھوڑتی۔ (۳) وہ امیدیں جن کو وہ کبھی حاصل نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اپنی سلطنت اور حکومت میں ظلم کرتا ہے۔ لوگ اس کے ہلاک ہونے کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

- جو شخص عقل رکھتا ہے وہ اپنے گذشتہ کاموں سے عبرت حاصل کرتا۔ اور اپنی جان کی مدد کرتا ہے۔
- جو شخص جاہل اور نادان ہوتا ہے۔ وہ اپنے نفس پر مغرور رہتا اور اس کا آج کا دن کل کے دن سے برا ہوتا ہے۔
- جو شخص تیرے سامنے تیرے عیبوں کو چھپاتا اور غائبانہ ان کو ظاہر کرتا ہے وہ تیرا پورا دشمن ہے تجھے اس سے بچنا لازم ہے۔ اور جو شخص تجھے تیرے عیب بتلائے وہ تیرا سچا دوست ہے اسے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔
- جو اپنے آپ سے ہوشیار اور بیدار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے نگہبان مقرر کر دیتا ہے۔ جو اسے ہر طرح کی برائی اور خرابی سے بچاتے ہیں۔
- جو شخص تیرے حال پر کمال عنایت فرماتا ہے تجھے چاہئے کہ تو اس کا شکریہ ادا کرنے میں پوری کوشش کرے۔
- جو شخص سیدھی راہ سے کتراتا ہے۔ وہ ہلاکت کے راستوں میں پڑ جاتا ہے۔
- جو شخص خدا تعالیٰ کی ناخوشی کے نیزے کو تیز کرتا ہے وہ جھوٹ اور باطل کے مددگاروں پر غالب آ جاتا ہے۔
- جو شخص نفسانی خواہشوں پر فریفتہ ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا مباح کر دیتا ہے۔
- جس شخص کو خدا تعالیٰ اپنی بہت سی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ بہت سے لوگوں کی حاجتیں اس کے متعلق فرما دیتا ہے پس اگر وہ ان میں خدائے پاک کے فرض کو پوری طرح ادا کرتا ہے۔ وہ ان کو ہمیشہ کیلئے قائم رکھتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا تو وہ ان کو زوال اور خطرے کے مقام میں ڈال دیتا ہے۔
- جو شخص تیری آس کر کے تجھے سوال کرتا ہے وہ پہلے سے تیرے حق میں حسن ظن

پیدا کر لیتا ہے۔ پس تجھے چاہئے کہ تو اس کو اس کے ظن میں ناکام نہ کرے۔

⇦ جو شخص اپنے عیبوں کو دیکھتا ہے۔ اسکی نظر میں دوسروں کے عیب چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص بھلائی اور برائی میں تمیز نہیں کرتا۔ وہ چوپائے جانوروں کے شمار میں داخل ہے۔ اور جس شخص پر غضب اور شہوت نفس غالب ہوں وہ انکی قطار میں شامل ہے۔

⇦ جو شخص اپنا بھید محفوظ رکھنے سے عاجز ہوتا ہے وہ دوسروں کا راز محفوظ رکھنے سے نہایت عاجز ہوگا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ وہ دوسروں کے حال سے بخوبی واقف ہوگا۔

⇦ جس شخص کا کوئی بھائی نہیں۔ اس کا کوئی کنبہ نہیں۔ اور جس کا کوئی دوست نہیں اس کے پاس کوئی ذخیرہ نہیں۔

⇦ جس شخص میں دین نہیں اس کیلئے نجات نہیں۔ اور جس میں ایمان نہیں اس میں امانت نہیں۔

⇦ جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے مقدر کیا ہے وہ کبھی ٹلنے کا نہیں تو اس کا دل نہایت آرام اور راحت میں رہتا ہے۔

⇦ جو شخص گناہوں پر اصرار کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کے سامنے جرات اور گستاخی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص غیر ضروری کاموں میں مصروف ہوتا ہے اس سے اپنے ضروری اور مفید کام فوت ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے۔ اس میں دنیا کی رغبت کم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے بھائی کیلئے کنواں کھودتا ہے خدا تعالیٰ اسے اسی کنوئیں میں گراتا

ہے۔(چاہ کن را چاہ درپیش)

⇦ جس شخص کا کام اور تدبیر درست نہ ہو۔ وہ اپنی بے تدبیری اور بدانتظامی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس سے گناہ بہت کم سرزد ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو عزیز سمجھتا ہے۔ وہ اسکی خواہشیں پورا کرنے کی فکر نہیں کرتا بلکہ اس کی اصلاح کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے بھائیوں کے ساتھ چھوٹی چیزوں کا حساب رکھتا ہے اس کے دوست کم ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص بدخلق ہوتا ہے اسکو اس کے ساتھی اور رفیق اپنا دشمن جانتے ہیں۔

⇦ جو شخص سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔ وہ تنگی کی حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھے آخرت کی طرف بلاتا اور اس کیلئے عمل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ وہ تیرا مہربان دوست ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مال کو ایسے لوگوں سے روکتا ہے۔ جو اسکی شکرگزاری کرتے ہیں۔ وہ اس مال کا ایسے لوگوں کو وارث کرتا ہے جو اسکی شکرگزاری نہیں کرتے۔

⇦ جو شخص ایسے شخص کے حق کو ادا کرتا ہے جو اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ وہ اس کو اپنا غلام بنالیتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری طرف محتاج ہوتا ہے۔ وہ اسی قدر تیری اطاعت کرتا ہے۔ جس قدر وہ تیرا محتاج ہوتا ہے۔ (یعنی جب اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے تو پھر آشنا نہیں بنتا)

⇦ جو شخص تجھے اس لئے ڈراتا ہے کہ تجھے امن اور آرام حاصل ہو۔ وہ اس شخص سے بدرجہا بہتر ہے جو تجھے اس لئے امن دیتا ہے کہ موقع پا کر تجھے ڈرائے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے پہلے سے زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص چغل خوری کرتا ہے اس کے رشتہ دار اس سے لڑتے اور اجنبی لوگ اس سے دشمنی رکھتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ اپنی پسند کی چیزیں حاصل کرنے میں سہل انگاری کرتا ہے وہ اسے ایسی چیزوں کی تکلیف دیتا ہے۔ جن سے اس کو نفرت ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص مصیبت کے وقت اپنا ہاتھ ران پر مارتا ہے۔ وہ اپنے اجر اور ثواب کو ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص فکر کی آنکھ بیدار رکھتا ہے وہ اپنی ہمت کی غایت کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی پوری کوشش خرچ کرتا ہے۔ وہ اپنے ارادے کی نہایت کو پالیتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کے ساز و سامان پر خوش ہوتا ہے۔ اسکی آنکھیں ہر وقت اسکی فراہمی اور کثرت کی طرف لگی رہتی ہیں۔

⇦ جو شخص کسی اپنے مسلمان بھائی کیلئے کنواں کھودتا ہے۔ وہ خود اس میں گرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو تہمت لگاتا (اس کا محاسبہ رکھتا۔ برا کام کرنے پر اسے ڈانٹتا) ہے۔ وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے خلاف کرتا ہے وہ شیطان سے زبردست ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ انس پذیر ہوتا ہے اسے بھائیوں کی مفارقت سے وحشت نہیں ہوتی۔

⇦ جو شخص اپنی تکلیف کی شکایت کسی مومن کے پاس بیان کرتا ہے تو وہ گویا خدائے پاک کی بارگاہ میں اپنی شکایت پہنچاتا ہے۔

⇦ جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خواہش نفسانی کے پورا کرنے میں اپنے نفس کی اطاعت کرتا ہے۔ تو وہ اس کے ہلاک کرنے کی مدد اور اعانت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص فرصت کے وقت اپنا کام نہیں کرتا اور دوسرے وقت پر اسے ٹال دیتا ہے۔ تو اسے اس بات کا یقین کرنا چاہئے۔ کہ پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے عیبوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے عیب ظاہر کر دیتا ہے۔

⇦ جس شخص میں طمع اور لالچ کم ہوتا ہے۔ اسکی تکلیفیں ہلکی اور کم ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے پڑوسیوں کے بھید معلوم کرنے کی ٹوہ میں رہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے پردے فاش کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے پوشیدہ عیوب کی تلاش میں رہتا ہے خدا تعالیٰ اس کو ان کی دوستی اور محبت سے محروم رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کے اسرار کی تفتیش رکھتا ہے خدا تعالیٰ اس کے تمام راز ظاہر کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی زیب و زینت کے سامان کی خواہش رکھتا ہے اس سے آخرت جو اس کا اصلی مطلوب ہے فوت ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے بھائی کا پردہ کھولتا ہے۔ تو اس کے اپنے گھر کے سب عیب ظاہر ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص غذا کم کھاتا ہے۔ وہ اکثر تندرست رہتا اور اس کی فکر صحیح اور درست رہتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنا عیب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے وہ دوسروں کے عیب کو بہت بڑا سمجھتا ہے۔

⇦ جو شخص غرور اور سستی کو چھوڑ دیتا ہے اسے کوئی مصیبت پیش نہیں آتی۔

⇦ جو شخص اپنے مطلوب کی غایت کو پہنچ جاتا ہے۔ اسے چاہئے کہ مصائب اور تکلیفوں کا بھی منتظر رہے۔

⇦ جو شخص دین کو اچھی طرح سمجھتا اور نظر غور سے اسے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن وہ بہت بڑا مرتبہ پائے گا۔

⇦ جو شخص ظلم کی تلوار نکالتا ہے اس کی حکومت اور سلطنت چھن جاتی ہے۔ اور جو شخص باوجود قدرت کے سائل کو محروم رکھتا ہے اسے محرومی کی سزادی جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنی حکومت کے وقت ظلم کرتا ہے وہ زمانے کے ظالموں میں شمار کیا جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو لوگوں کے میل جول سے وحشت آتی ہو وہ خدائے پاک کی یاد سے مانوس ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس پر مغرور ہوتا ہے وہ اسے ہلاکتوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے نفس پر خوش ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے عیب ظاہر ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کے کلام کو دلیل بناتا ہے تو اس کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص اسکی اطاعت کو اپنا سبیل (طریقہ) ٹھہراتا ہے تو وہ سب سے بڑی نعمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی رغبت چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ اپنی جان کو عذاب سے چھوڑالیتا ہے اور اپنے پروردگار کو راضی کر لیتا ہے۔

⇦ **قیامت** میں جس شخص پر خدائے پاک خود مدعی ہوگا۔ اس کی سب حجتیں بیکار ہو جائیں گی۔ اور اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ اور جس شخص کا وہ آپ مددگار ہوتا ہے وہ اپنے دشمنوں پر غالب آجاتا اور خدائے پاک اس کی پوری مدد فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص معاملات کے ہر ایک پہلو کو پہلے سے سوچ لیتا ہے اسے غلطی کی صورتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص اپنا اعلیٰ مقصد اور غایت امید طلب مولیٰ سمجھتا ہے وہ اپنی غایت امید اور نہایت مامول کو پالیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی عمر اور بقاء کو کم سمجھتا ہے۔ وہ اپنی امیدیں اور آرزوئیں کم کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی امیدوں کی باگ کو منہ میں ڈال کر چلتا ہے وہ موت کی ٹھوکر کھاتا اور منہ کے بل گر پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے لذت اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نہایت ذلیل اور خوار کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے وہ مصیبتوں میں اچھی طرح صبر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی قدر کو سمجھتا ہے اور اس کے مطابق کام کرتا ہے۔ وہ اپنی قدر محفوظ رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص رات کو زیادہ سوتا ہے اس کے اتنے کام ملتوی ہو جاتے ہیں۔ کہ جن کا تدارک وہ تمام دن نہیں کر سکتا۔

⇦ جو شخص جھگڑا لڑائی اپنی عادت ٹھہراتا ہے۔ اسکی دلیلیں غلط اور بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ اور جس شخص کی موت قریب آجاتی ہے۔ اس کیلئے کوئی حیلہ اور تدبیر کارگر نہیں ہوتا ہے۔

⇦ جس شخص کی تمام ہمت اس بات کی طرف متوجہ ہوتی ہے کہ اپنا پیٹ بھر لے تو اسکی قدر اسی چیز کے برابر ہوتی ہے جو اس کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ یعنی بول وبراز کے برابر۔

⇦ جس شخص کی ایسی تعریف کی جاتی ہے۔ کہ جس کے وہ قابل نہیں ہوتا۔ تو یہ اس کے ساتھ درحقیقت مذاق اور مسخری ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ مکروفریب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مکر کو اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ اس کا انجام نیک ہو جاتا اور اس کیلئے سب راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

⇦ جس شخص کے نیک اعمال معاصی کے ساتھ مخلوط نہ ہونگے وہ آخرت میں اپنے مقصود کو پہنچ جائیگا۔

⇦ جو شخص میں نہیں جانتا کہنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کے ساتھ مقابلہ کرنے والے مغلوب ہو جاتے ہیں۔

⇦ جس شخص کا دل شر سے خالی ہوتا ہے اس کا دین سلامت اور یقین صادق ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کے اپنے خیالات خراب ہوتے اور اس میں بدظنی زیادہ ہوتی ہے۔ وہ ایسے لوگوں کی نسبت خیانت کا خیال کرتا ہے جو اسکی خیانت نہیں کرتے۔

⇦ جس شخص کو ایسے لوگوں کی نسبت بدظنی ہوتی ہے جو خیانت نہیں کرتے تو ان

چیزوں کے متعلق جو موجود نہیں ہوتیں اس کا ظن ٹھیک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے۔ جس کو وہ پسند نہیں کرتے تو وہ اس کے حق میں وہ باتیں کہتے ہیں جن کا انہیں کوئی علم نہیں ہوتا۔ یعنی ہر طرح سے اس کی برائی بیان کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے وہ جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

⇦ جو شخص دنیا کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے وہ سخت تکلیفوں اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے وہ ان کی دوستی اور محبت حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کے تھوڑے سے مال پر قناعت کرتا اور خوش رہتا ہے۔

⇦ جو شخص تھوڑے سے مال پر کفایت کرتا ہے۔ وہ زیادہ مال حاصل کرنے سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی حاجت سے دوسروں کی حاجت کو مقدم سمجھتا یعنی ایثار کرتا ہے۔ تو وہ صاحبِ فضیلت کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اس چیز میں بخل کرتا ہے۔ جو اس کے ملک میں نہیں تو وہ کمال درجے کی رذالت اختیار کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے خدائے پاک اس کیلئے ہر ایک فکر اور غم سے باہر نکلنے کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کی بھیجی ہوئی بلاؤں پر صبر کرتا ہے تو وہ اس کے حق کو ادا کر

دیتا اس کے عذاب سے بچ جاتا اور اس کے ثواب کا امیدوار ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص میں بصیرت اور سوجھ کا مادہ ہوتا ہے۔ اسے علم اور حکمت حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو حکمت حاصل ہو جاتی ہے وہ مواقع عبرت کو معلوم کر لیتا ہے اور جو شخص عبرت کے مواقع معلوم کر لیتا ہے۔ وہ گویا پہلے لوگوں کے ساتھ رہ چکا ہے۔

⇦ جو شخص حق کے سامنے گردن جھکا دیتا اور اس شخص کی اطاعت کرتا ہے جو حق پر ہو۔ تو وہ نیک کام کرنیوالوں کے شمار میں داخل ہو جاتا ہے۔

جو شخص تعمق کرتا یعنی گہری نظر سے دیکھتا ہے وہ حق سے منحرف نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے سامنے کی چیزوں سے ڈرتا ہے وہ الٹے پاؤں واپس ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی آخرت کے کاموں کو سنوارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے کام ٹھیک کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی دنیا کی اصلاح کرتا ہے وہ اپنے دین کو خراب اور آخرت کو برباد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے علم کے ذریعے سے جہالت کے ساتھ مقابلہ اور لڑائی کرتا ہے۔ وہ نہایت اعلیٰ حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو اپنے قریبی (رشتہ دار) چھوڑ دیتے ہیں۔ تو مالک الملک اس کی رفاقت کیلئے اجنبی اور بیگانے مقرر کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ نرمی اور سہولت سے برتاؤ کرتا ہے۔ تو وہ ان کی صحبت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ صلح رکھنے پر خوش ہوتا ہے تو وہ ان کے شر اور فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مجرم سے انتقام لیتا ہے وہ فضیلت دنیا اور ثواب آخرت کو ضائع کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت پر کمر باندھ لیتا ہے تو اس کو سوائے کسی تجارت کے منافع اور فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں کے عیبوں کو برا سمجھتا اور اپنے لئے ان کو پسند رکھتا ہے تو وہ بہت برا بھاری احمق ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کو وہ عیب لگاتا ہے جسے خود کرتا ہے تو وہ نہایت بیوقوف ہے۔

⇦ جو شخص قدر کفاف پر کفایت کرتا ہے وہ دنیا میں راحت پاتا اور آخرت کیلئے آرام کا گھر بناتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا اور آخرت کی رفعت اور بلندی چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ دنیا کی رفعت کو برا سمجھے۔

⇦ جو شخص دنیا داروں کے پاس جا کر ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔ وہ تقویٰ کے لباس سے خالی اور ننگا ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کی نظر صرف دنیا داروں کی داد و دہش پر ہوتی ہے تو وہ ہدایت کی راہ سے بالکل دور اور اندھا ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو طمع کی کمینی صفت سے پاک اور صاف نہیں کرتا۔ تو وہ دنیا میں اسے ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی نہایت ذلیل و خوار ہوگا۔

⇦ جو شخص اپنے دل کو یادِ خدا سے آباد کرتا ہے۔اس کے سب کام پوشیدہ اور ظاہر ٹھیک اور درست ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنی قدر آپ نہیں جانتا تو کوئی دوسرا شخص بھی اسکی قدر نہیں پہچانتا۔

⇦ جو شخص آخرت کو بھول جاتا ہے وہ اپنے سب کام برباد کر دیتا ہے۔اور جو شخص خداتعالیٰ کو فراموش کر دیتا ہے۔خداتعالیٰ اسے خود اپنی جان بھلا دیتا اور اس کے دل کو اندھا کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو یاد کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے دل کو زندہ اور اس کی عقل کو روشن کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص تیری دولت مندی کی وجہ سے تیری تعظیم کرتا ہے وہ تیرے افلاس کے وقت تجھے حقیر اور ذلیل سمجھے گا اور جو شخص تیرے اقبال کے وقت تجھ سے محبت کرتا ہے وہ تیرے ادبار کے وقت تجھ سے نفرت کرے گا۔

⇦ جو شخص غنی اور مالدار ہوتا ہے گھر والے بھی اسکی عزت اور تعظیم کرتے ہیں۔اور جو شخص محتاج ہو جاتا ہے۔گھر والوں کی نظر میں بھی ذلیل اور حقیر ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنا ہاتھ اپنے کنبے سے روک رکھتا ہے (ان کو کچھ نہیں دیتا) تو وہ اپنا ایک ہاتھ روکتا ہے۔اور اس وجہ سے ان کے بہت سے ہاتھ اس کی طرف سے رک جاتے ہیں۔اور کوئی بھی اس کے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص کسی فریاد چاہنے والے کو پناہ دیتا ہے خداتعالیٰ اسے عذاب آخرت سے اپنی پناہ میں لے گا۔اور جو شخص کسی خوف زدہ کو امن دیتا ہے خداتعالیٰ اسے اپنے عذاب سے امن دے دیگا۔

⇦ جو شخص ناجائز طریق سے مال کماتا ہے۔ وہ اسے ایسی جگہ خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یعنی فضول اور رائیگاں اڑا دیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی کا احسان قبول کرتا ہے تو وہ احسان کرنیوالے کا غلام ہو جاتا ہے اور جو شخص تیرا احسان قبول کرتا ہے تو وہ تجھ پر اپنا حق واجب کر دیتا ہے یعنی تجھے چاہیے کہ پھر بھی اسکی خبر گیری کرتا رہے۔

⇦ جس شخص کا ادب اسکی عقل سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ تو اسکی مثال ایسی ہے۔ کہ وہ ایک بہت بڑے ریوڑ کا مالک ہے اور سب کی نگہبانی کرتا ہے۔ اور جس شخص کی عقل اسکی نفسانی خواہش پر اور اس کا حلم اس کے غضب پر غالب ہوتا ہے۔ تو وہ حسن سیرت کے لائق ہے۔

⇦ جو شخص دروغ گوئی میں مشہور ہو جاتا ہے اس پر کوئی شخص اعتبار نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اپنے آپ کو تہمت کے موقعوں میں لے جاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ بدظنی کرتے ہیں ملامت نہ کرے۔

⇦ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ مال کے بغیر غنی (دولت مند) حکومت اور سلطنت کے سوا صاحب عزت اور کنبے کے بغیر صاحب جماعت ہو جائے۔ تو اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی ذلت سے نکل کر اسکی اطاعت کی عزت میں آ جائے۔ تو یہ سب اسے میسر ہو جائیں گی۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ دین کے بارے میں دھوکا اور فریب کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاک کا دشمن ہے۔

⇦ جو شخص دیر تک فضول باتوں میں مصروف رہتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کا

نشانہ بناتا ہے۔

⇦ جس شخص کے دل میں کجی پیدا ہو جاتی ہے تو نیکی اس کے نزدیک بدی اور بدی اس کی نظر میں نیکی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ گمراہی کے نشے میں مست رہتا ہے۔

⇦ جو شخص بے قصور ہو کر قصور کا عذر بیان کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو قصور وار ٹھہراتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی کوئی چیز طلب کرتا ہے تو اس سے کہیں زیادہ آخرت کی نعمتیں اس سے فوت ہو جاتی ہیں۔

⇦ جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کا علم جاگزین ہوتا ہے۔ تو اس کے قلب میں استغناعن الخلق کی صفت قرار پذیر ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے ایمان کو کامل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ جس کسی سے دوستی یا دشمنی رکھے تو محض اللہ تعالیٰ کیلئے رکھے اور اگر کسی سے خوش یا ناخوش ہو تو صرف خدا تعالیٰ کیلئے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزار ہوتا ہے حق تعالیٰ ان کو زیادہ کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص حق پرستی اپنا مطلب ٹھہراتا ہے تو سخت سے سخت آدمی اس کے سامنے نرم اور اجنبی اور دور کے لوگ اس سے نزدیک ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص ادب کے سلیقے سے ناواقف ہوتا اور پھر بادشاہ کی خدمت کا خواستگار ہوتا ہے وہ سلامتی کے ساحل سے گرداب ہلاکت میں پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کے اعمال کے ساتھ دنیا طلب کرتا ہے تو وہ اپنے مطلب سے

بہت دور رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کی ہمت یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی طرح آخرت کو حاصل کرے تو وہ اپنے غایت مقصود کو پہنچ جاتا اور ہر طرح کی خیر و خوبی حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص غذا زیادہ کھاتا ہے اسکی صحت میں خلل آجاتا۔ اور اس کی جان پر ایک بھاری بوجھ پڑ جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا نفس دنیا کے اسباب حاصل کرنے میں بخل کرتا ہے۔ تو اس کی عقل کمال کو پہنچ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا ہے جو اس کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ تو وہ فضیلت کی جامع صفت حاصل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت کی کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جو شخص بلند درجے حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی خواہش نفسانی کو مغلوب کرے۔

⇦ جو شخص دنیا کی کسی چیز کا مالک ہوتا ہے تو اس سے بہت زیادہ آخرت کی نعمتیں فوت ہو جاتی ہیں۔

⇦ جو شخص دنیا کی کسی چیز کو خدا تعالیٰ کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر عوض عطا فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص حق کو نقصان پہنچاتا اور اسکی مدد نہیں کرتا تو اسے باطل ہلاک اور قتل کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص موت کے آنے سے اپنی زندگی میں اعمال صالحہ میں کوتاہی کرے۔ تو وہ

اپنی زندگانی میں خسارہ پاتا اور موت کے آنے سے نقصان اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص عقلمندوں سے مدد لیتا ہے۔ وہ راست روی کا مالک ہو جاتا ہے اور جو شخص عقلمندوں اور داناؤں سے مشورہ لیتا ہے تو وہ احتیاط اور درستی عمل میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے عہد حکومت میں ظلم کرتا ہے اور اس کا ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی بنیاد کو گرا دیتا اور اس کے ارکان کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور جو شخص اپنے عہد حکومت میں عدل و انصاف کرتا اور لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان سے پیش آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو بلند کرتا اور اس کے مددگاروں کو عزت بخشتا ہے۔

⇦ جو شخص عرصہ دراز تک علم پڑھاتا ہے۔ وہ اپنی معلومات نہیں بھولتا اور نیز وہ مضامین معلوم کر لیتا ہے۔ جن کو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔

⇦ جو شخص اپنے پڑھے ہوئے علوم میں خوب غور اور فکر کرتا ہے۔ تو اس کا علم مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور اسے وہ مسائل سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ جن کو وہ پہلے نہ سمجھتا تھا۔

⇦ اس شخص میں عقل ہوتی ہے وہ غفلت سے بیدار رہتا۔ سفر آخرت کا سامان کر لیتا اور ہمیشہ رہنے کے گھر (دار آخرت) کو آباد کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی عظمت کے سامنے اپنی عاجزی ظاہر کرتا ہے تو دنیاداروں کی اونچی گردنیں اس کے سامنے ذلیل اور پست ہو جاتی ہیں۔ اور جو شخص خدائے پاک پر توکل کرتا ہے اس کے واسطے بڑے بڑے دشوار کام آسان ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص امتحان اور آزمائش کے بعد کسی شخص کو اپنا دوست اور بھائی بند بناتا ہے تو اس کا ساتھ ہمیشہ قائم رہتا۔ اور اسکی دوستی اور محبت مضبوط اور پختہ ہوتی ہے۔ اور جو شخص کسی کو اپنا بھائی بند بنانے سے پہلے اس کا امتحان نہیں کرتا۔ تو وہ شخص دھوکا کھاتا اور بدکاروں کی صحبت کے ساتھ مبتلا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص سوائے آزمائش کے کسی کو بھائی بند بنالیتا ہے۔ تو وہ نہایت مجبور ہو جاتا اور شریروں کے ساتھ کی کلفت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص صبر اختیار کرتا ہے وہ اپنے آپ کو معزز بناتا۔ خدا تعالیٰ کے ہاں سے ثواب پاتا اور اسکی اطاعت بجاتا ہے۔

⇦ جو شخص جزع فزع کرتا (گھبراتا) ہے وہ اپنی جان کو عذاب میں ڈالتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرتا اور ثواب کو برباد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو عیب کی بات کرنے پر ڈانٹتا اور ملامت کرتا ہے تو وہ بہت سے گناہوں سے باز آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ حساب رکھتا ہے وہ اپنے عیبوں سے واقف ہو جاتا ہے اپنے تمام گناہ معلوم کر لیتا ہے گناہوں کی معافی چاہتا اور اپنے عیبوں کی اصلاح کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ سختی سے برتاؤ کرتا ہے تو اس پر کامیابی کی راہیں دشوار ہو جاتی ہیں۔ اس کا معاملہ مشکل اور اسکی خلاصی کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرتا ہے تو وہ اس کے ساتھ موافقت کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے تو وہ اسے تکلیف میں

ڈالتا اور اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص مذاق اور دل لگی زیادہ کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی شخص کے ساتھ ضرور کینہ رکھتا اور اس کی توہین اور تذلیل کرتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے حالات دیکھ کر عبرت پذیر نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ اس کے حالات سے اور لوگوں کو عبرت دلاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ تو مخلوق میں سے خواہ کوئی شخص اس پر ناخوش ہو اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہتا ہے وہ کسی فوت شدہ چیز پر کبھی غم نہیں کرتا۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر یقین رکھتا ہے۔ وہ کسی مصیبت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور جو شخص دنیا کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے وہ کسی تکلیف کے پیش آنے پر افسوس نہیں کھاتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتا ہے وہ کسی بچاؤ اور تدبیر کی پرواہ نہیں رکھتا۔

⇦ جو شخص بچپن کے زمانے میں علم حاصل نہیں کرتا وہ بڑا ہو کر امام اور پیشوا نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص زمانے کے عبرتناک واقعات کو سمجھتا ہے وہ زمانے کے ساتھ حسن نہیں رکھتا۔ اور نہ اسکی طرف مطمئن ہو کر بیٹھ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کے فریبوں کو سمجھتا ہے۔ وہ اس کے جھوٹے خیالات پر مغرور نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہتا ہے وہ لوگوں کا مال و دولت دیکھ کر غمگین نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنا بھید محفوظ نہیں رکھتا وہ دوسروں کا بھید محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

⇦ جو شخص زمانے کے حالات کو سمجھتا ہے وہ آخرت کی تیاری (یا دنیا کے کاموں میں مستعدی اور ہوشیاری) سے غافل نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے دشمنوں کے ساتھ صلح رکھتا ہے وہ اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو برے کاموں سے روکتا ہے۔اس کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہوتا ہے۔جو اسکی مدد اور اعانت کرتا رہتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے احکام نہیں سمجھتا وہ کسی واعظ کے وعظ و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

⇦ جو شخص تقویٰ کے لباس سے خالی ہوتا ہے۔وہ دنیا کے کسی لباس سے آراستہ نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص سلامتی کو چاہتا ہے تو اسے لازم ہے کہ فقر اختیار کرے اور جو شخص راحت و آرام کو طلب کرتا ہے۔تو اسے چاہئے کہ دنیا کی رغبت کو ترک کرے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت پر کاربند ہوتا ہے۔وہ کسی فائدے سے محروم نہیں ہوتا۔اور نہ کوئی دشمن اس پر غالب آ سکتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے تو علم اور معرفت کے اعلیٰ درجے کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص پر بدظنی غالب ہوتی ہے۔وہ اپنے کسی دوست کے ساتھ صلح نہیں رکھتا۔

اور جس شخص پر نفسانی خواہش غالب آ جاتی ہے وہ کسی خیر خواہ کی نصیحت قبول نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اعمال صالحہ کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ اس کے حالات نہایت خراب ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کے سوا کسی دوسرے سے نفع رسانی کی امید رکھتا ہے۔ تو اس کی سب امیدیں جھوٹی ثابت ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو پہچانتا ہے وہ کبھی دوسرے پر بھروسا نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص کبھی کسی دوسرے کو نہیں ڈراتا وہ کبھی کسی سے خوف نہیں کھاتا۔

⇦ جو شخص خدائے قادر کی رضا مندی اختیار کرنی چاہتا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے سے دریغ نہ کرے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی برائی کے عوض ان کے ساتھ نیکی نہیں کرتا۔ تو بزرگوں اور شریفوں میں اس کا شمار نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کے قصور اچھی طرح معاف نہیں کرتا وہ انتقام کی برائی سے دور نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کے دین میں کفر آ جاتا ہے اور جو شخص جزائے اعمال کا یقین نہیں رکھتا اس کے یقین میں بوجہ شک فساد آ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے بھروسے پر دنیا سے مستغنی نہیں ہوتا اس کا کوئی دین و ایمان نہیں اور جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہیں دیتا۔ اس میں کوئی عقل اور دھیان

نہیں۔

⇦ جو شخص اپنی پہلی پسندیدہ حالت کوئی اچھی حالت سے مضبوط نہیں کرتا وہ اپنے بڑوں کو عیب لگاتا اور آئندہ آنے والی نسل کے حق میں خیانت کرتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ باتین کرتا ہے وہ اکثر نکمی اور فضول باتیں بیان کرتا ہے اور جو شخص زیادہ مذاق کرتا ہے وہ اکثر واہیات بکتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا خدا تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم رکھتا ہے۔ اور جو شخص باوجود قدرت کے مظلوم کا ظالم سے انتقام نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ اسکی قدرت چھین لیتا ہے۔

⇦ جو شخص علم سے مال حاصل نہیں کرتا۔ وہ اس سے زینت اور جمال حاصل کر لیتا ہے۔ غرض علم ہر حال میں مفید اور باعث کمال ہے۔ اور جو شخص علم کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ تو علم اس کے حق میں حجت اور وبال ہے۔

⇦ جس شخص میں سخاوت اور حیا نہ ہو۔ اس کیلئے بہ نسبت زندگانی موت بہتر ہے۔

⇦ جس شخص کو ان نعمتوں کے حاصل کرنے کی فکر نہ ہو جو آخرت میں مومنوں کو خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے ملنے والی ہیں۔ تو وہ اپنی آرزوئیں کبھی پوری نہیں کر سکتا۔

⇦ جو شخص علم حاصل کرنے کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا وہ ہمیشہ جہالت کی ذلت میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو زیور تہذیب سے آراستہ نہیں کرتا۔ وہ اپنی عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

⇦ جو شخص توبہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اس کے گناہ بہت بڑھ جاتے ہیں۔

⇦ جس شخص کے دل میں رحمت جاگزیں نہیں ہوتی۔ وہ اپنی محتاجی کے وقت دوسروں کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کی طبیعت میں کرم کا مادہ نہ ہو۔اس سے کسی بھلائی کی امید نہ رکھ۔

⇦ جوشخص اپنے دوست سے صرف اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ وہ اسکی حاجت کو اپنی حاجت سے مقدم سمجھتا رہے۔تو وہ اس سے کبھی خوش نہیں ہوسکتا۔

⇦ جس شخص کی دوستی صرف رضائے الٰہی کی ہوتی ہے۔اسکی دوستی نہایت اچھی اور اس کی محبت دیرپا اور سچی ہوتی ہے اور جس شخص کی محبت خدا کیلئے نہ ہو اس سے برکنار رہ کیونکہ اس کی محبت خراب اور اس کا ساتھ منحوس ہے۔

⇦ جوشخص خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے تمام خرابیوں سے محفوظ اور سلامت رکھتا ہے۔

⇦ جوشخص خدائے پاک کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ اسے سب بھلائیوں سے محروم کردیتا ہے۔

⇦ جس شخص میں بہترین صفت ادب موجود نہیں ہوتی اس کے سب حالات میں اس کی ہلاکت نہایت آسان ہوتی ہے۔ یا اس کے لئے ادنیٰ مصیبت ہلاکت ہے۔

⇦ جوشخص نعمتوں کا احاطہ شکر سے نہیں کرتا یعنی ان پر شکر گزار نہیں ہوتا۔ وہ ان کے زوال کیلئے کوشش کرتا ہے۔

⇦ جوشخص لوگوں کی تکلیفیں برداشت نہیں کرتا وہ اپنی قدرت کو انتقال اور دور ہونے کے لائق بناتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے فریبوں سے ان کے واقع ہونے سے پہلے بچاؤ نہیں کرتا تو ان کے پیش آ جانے کے بعد ندامت اور افسوس اسے فائدہ نہیں دیتا۔

⇦ جو شخص اپنے کسی کام میں اپنے دشمن سے مدد چاہتا ہے۔ تو وہ بہ نسبت سابق اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اور اس کی ناکامی بڑھ جاتی ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس کے تمام شبہے دور ہو جاتے ہیں سب تکلیفیں آسان ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ہر طرح کے عذاب، خطرے اور بدانجامی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص عبادات اور طاعات کو خلوص نیت سے بجا نہیں لاتا۔ وہ ثواب حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کام کرنے کی محنت اور تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔ اسے افلاس کی مصیبت پر صبر کرنا پڑتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی ذات سے خود آپ فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اس سے کوئی شخص فائدہ نہیں پاتا۔ اور جو شخص اپنے آپ تواضع اور پستی اختیار نہیں کرتا۔ تو وہ کسی کی نظر میں بلند مرتبہ نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص خود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتا۔ وہ دوسروں کے حق میں کبھی مصلح نہیں بن سکتا۔

⇦ جو شخص اپنی ہوشیاری اور بیداری سے مدد نہیں لیتا۔ یعنی خود بیدار نہیں رہتا تو وہ محافظوں اور نگہبانوں کی حفاظت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتا۔

⇦ جو شخص اپنی عقل کا مالک نہیں ہوتا۔ وہ کسی وعظ و نصیحت سے نفع نہیں پاتا۔

⇦ جس شخص کا دل کسی امر کا یقین نہیں کرتا۔ تو وہ کام اس سے درستی کے ساتھ

سرانجام نہیں پاتا۔

⇦ جو شخص آخرت کیلئے عمل نہیں کرتا تو وہ اپنے دل کی امیدیں کبھی حاصل نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص اپنی خواہش نفسانی کو قابو میں نہیں رکھتا۔ وہ اپنی عقل کا مالک نہیں ہوسکتا۔

⇦ جو شخص کسی کے احسان اور نیکی کا شکر گزار نہیں ہوتا۔ وہ آئندہ اس سے ضرور محروم ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے عذاب کا پورا خوف نہیں رکھتا۔ وہ اس سے کبھی امان نہیں پا سکتا۔

⇦ جو شخص لوگوں کی سخت وست باتوں کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ اپنی زبان سے کبھی اپنی تعریف نہیں سنتا۔

⇦ جو شخص اپنی خواہش نفسانی کا یوں علاج نہیں کرتا۔ کہ اسے بالکل ترک کر دے تو وہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔

⇦ جس شخص کی حالت خدا تعالیٰ کے ارشاد اور [illegible] مرضی سے [illegible] پہنچنے سے درست نہیں ہوتی تو وہ اپنی مرضی اور اختیار سے اسے کبھی درست نہیں کر سکتا۔ اور جس شخص کی خداوند تعالیٰ کی تعلیم اور اس کے ادب سکھلانے سے اصلاح نہیں ہوتی۔ تو وہ اپنے نفس کے ادب پر چلنے سے اصلاح پذیر نہیں ہوسکتا۔

⇦ جو شخص عقل کے زیور سے خالی ہو۔ وہ کبھی بزرگ نہیں ہوتا۔ اور جس شخص کے عمل میں اخلاص نہ ہو وہ کبھی مقبول نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنی حیا کے رو سے تیرے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔ تو وہ اپنے دین کی رو سے کبھی تیرے ساتھ انصاف نہ کریگا۔ یعنی جب اس میں حیا نہیں ہے تو

کہاں؟

⇦ جس شخص کے اخلاق درست نہیں ہوتے اس کے ساتھی اور دوست اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

⇦ جو شخص اپنے ماتحتوں کے ساتھ صلح اور موافقت نہیں رکھتا۔ وہ اپنے مطلب کو نہیں پاتا۔

⇦ جو شخص اپنے افسروں کی خاطر مدارات نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقصد کو نہیں پہنچتا۔ جو شخص برائی کا نقصان نہیں جانتا وہ اس میں واقع ہونے سے بچ نہیں سکتا۔ اور جو شخص بھلائی کا فائدہ معلوم نہیں کرتا وہ اس کے کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔

⇦ جس شخص کی اصلاح نفس میں خدا تعالیٰ اعانت نہیں کرتا وہ کسی واعظ کے وعظ و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

⇦ جو شخص زمانے کے حوادث اور تغیرات سے عبرت پذیر نہیں ہوتا۔ اسے لوگوں کی نصیحتیں کچھ اثر نہیں کرتیں اور وہ ان سے فائدہ پاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ سراسر رنج اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اس میں ناکام رہتا ہے وہ شب و روز اس کیلئے تگ و دو کرتا اور تکلیف اٹھاتا ہے۔

اگر دنیا نباشد دردمندیم
وگر باشند بمہرش پائے بندیم

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ لڑائی کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے سامان کی نسبت مطمئن رہتا ہے۔ اس کا اسباب ضائع ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے خدا تعالیٰ اسے تمام چیزوں کے خوف وخطرے سے امن وامان میں رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا خوف چھوڑ دیتا اور لوگوں سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے تمام چیزوں کی نسبت خوف میں رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی سلطنت اور قوت کو اپنے دین کا خادم بناتا ہے۔ تمام زور آور اور بادشاہ اس کے حکم کے مطیع اور تابع ہو جاتے ہیں اور جو شخص اپنے دین کو اپنی سلطنت کا خادم ٹھہراتا ہے۔ سب لوگ تو اسکی سلطنت کے طامع اور خواست گار ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص دین کے معاملات میں سستی کرتا ہے وہ ذلت اٹھاتا ہے۔ اور جو شخص حق کا مقابلہ کرتا ہے وہ ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص پرہیز گاری کا لباس پہنتا ہے اس کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ اور جو شخص نیکی کے ثواب کی امید رکھتا اور نیکی کرتا ہے۔ وہ اپنی امیدوں میں ناکام نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو ہر ایک خواہش پورا کرنے کی رخصت دے دیتا ہے۔ وہ اسے گمراہی اور تاریکی کے رستوں میں لے جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں اور حرام کاموں میں پھنساتا ہے۔

⇦ جس شخص کی غرض باطل پرستی ہوتی ہے۔ وہ کبھی حق کو نہیں پاتا۔ اگرچہ وہ آفتاب سے بھی زیادہ مشہور ہو۔

⇦ جس شخص کا مقصد حق پرستی ہوتی ہے وہ اسے ضرور پالیتا ہے گو وہ کیسا ہی گمنام اور غیر مشہور ہو۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی اصلاح کا تدارک نہیں کرتا۔ اس کی بیماری لاعلاج اور اس کی شفایابی دشوار ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے مرض کے علاج کیلئے کوئی طبیب نہیں پاتا۔

⇦ جو شخص اعمال صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے فکر اور غم کی بیماری میں مبتلا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کی کوئی حاجت اور پرواہ نہیں۔ جو اپنی جان اور مال میں اس کا حصہ نہیں ٹھہراتا۔ یعنی عبادات بدنیہ اور مالیہ بجا نہیں لاتا۔

⇦ جو شخص دنیا میں اپنے نفس کی ہمیشہ فکر رکھتا اور اسکی اصلاح کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی (خوشی پائے گا) اور خدا تعالیٰ اسے عزت کے مقام پر ٹھہرائے گا۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس کیلئے سب دشوار کام آسان اور اس کے واسطے ہر طرح کے اسباب سہل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو نہایت آرام اور عزت کے مقام (جنت) میں جگہ ملے گی۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کے دین کو کھیل بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو ہمیشہ کیلئے آگ میں داخل کرے گا۔

⇦ جس شخص کی نظر میں دنیا معظم اور بزرگ ہوتی اور اس کے دل میں اسکی محبت زیادہ ہوتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی رضامندی پر اسے ترجیح دیتا اور سب کام چھوڑ کر اس کی فکر میں لگ جاتا اور اس کا غلام بن جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے لوگوں کو اپنا مال و دولت دیتا اور اس کی خوشنودی کیلئے ان سے روکتا اور اس کی خوشی کے واسطے ان سے محبت رکھتا ہے یا دشمنی کرتا ہے تو وہ اپنے ایمان کو کامل کر لیتا ہے۔

⇦ جو شخص طلب اور سوال کے بغیر عطا کرتا اور سوائے جتلانے کے اپنی نیکی کو کامل کر دیتا ہے تو وہ احسان کو درجہ کمال تک پہنچا دیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو دوسروں کی عیب جوئی کی فکر میں رکھتا ہے۔ تو وہ گمراہی کے اندھیروں میں متحیر ہوتا اور ہلاکتوں کے گرداب میں پڑ جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے نفس کی حقیقت معلوم نہیں کرتا۔ وہ نجات کے راستے سے دور ہو جاتا اور گمراہی اور جہالتوں کے پھندوں میں پھنس جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے پروردگار کی رضا مندی کا خواستگار ہوتا ہے۔ اور لوگوں کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مذمت کرنے والوں کو اس کا ثنا خواں بنا دیتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھتا اور اللہ تعالیٰ کو ناخوش کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثنا کرنے والوں کو اس کی مذمت کرنے والے اور دشمن جان بنا دیتا ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ اپنے محبین کی نسبت فرماتے ہیں کہ جو شخص ہم سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اسے چاہئے کہ مصیبتوں اور بلاؤں کے پیش آنے کیلئے صبر کا لباس اور چادر تیار رکھے۔ اور جو شخص ہمارے یعنی اہل بیت کے ساتھ دوستی رکھنے کا دم بھرتا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ مصائب اور تکالیف کیلئے تحمل کی زرہ پہن لے۔

⇦ جو شخص تعریف کرنے پر لوگوں کو دعوت نہیں دیتا۔تو وہ مذمت اور برائی کرنے پر ان کو مدعو کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص آخرت میں ثواب پانے کیلئے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔تو وہ دنیا سے روانہ ہونے کے وقت نہایت حسرت کے ساتھ اسے یہیں چھوڑ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرا ساتھ دیتا ہے۔تیرے نفس کی اصلاح میں اعانت نہیں کرتا۔اس کا ساتھ اگر تجھے کچھ خبر ہو۔تو تیرے حق میں وبال ہے۔اور جو شخص ان باتوں کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہے جو تجھ میں موجود نہیں اگر تجھے کچھ عقل ہو تو وہ تیری تعریف نہیں بلکہ مذمت بدرجہ کمال کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی خیر خواہی کرتا ہے۔تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ دوسروں کی خیر خواہی کرے۔اور جو شخص خود اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ بطریق اولیٰ خیانت کرے گا۔

⇦ جو شخص بات کرنے کے موقع پر بات کرتا اور خاموش رہنے کے وقت خاموش رہتا ہے۔تو وہ بہت بڑا بلیغ ہے۔اور جو شخص خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے کاموں کی طرف جلدی کرتا اور اسکی نافرمانیوں سے پیچھے ہٹتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا پورا فرمانبردار اور مطیع ہے۔

⇦ جس شخص کی نسبت قرآن کریم قیامت کے دن سفارش کرے گا۔اسکی نسبت اسکی سفارش منظور ہوگی۔اور جس شخص کی بابت شکایت کرے گا۔اس کے متعلق اس کی شکایت سُنی جائے گی۔

⇦ جو شخص دولت مندی اور فقیری میں میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ بیشک زمانے کے مصائب دفع کرنے کیلئے سامان کر رکھتا ہے۔

⇦ جس شخص کا علم نفسانی خواہشوں کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے۔ اس کا نیک اثر ہر ایک بات میں پایا جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کے اعضا گناہوں سے پاک رہتے ہیں۔ اس میں نیک صفات پیدا ہو جاتے ہیں۔

⇦ جس شخص کا نفس شریف اور بزرگ ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے ساتھ زیادہ مخالفت نہیں کرتا اور ان کے ساتھ لڑائی جھگڑے قائم نہیں رکھتا۔

⇦ جو شخص کئی عورتوں سے نکاح کرتا ہے وہ اکثر رسوائی اور ذلت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرتا ہے تو تجھے لازم ہے۔ کہ تو اپنے منافع اور فوائد میں اسے اپنا شریک کرے۔

⇦ جو شخص زمانے کی مخالفت کرتا ہے۔ زمانہ اسے ذلیل کرتا اور خاک میں ملا دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتا ہے۔ وہ بھی اس کے پنجے سے سلامت نہیں رہتا۔

⇦ جس شخص کو فقر و فاقہ زیادہ ستاتا اور اس کے شامل حال رہتا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ مندرجہ ذیل کلمات کو کثرت سے پڑھا کرے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ گناہوں سے باز آنا اور عبادت کی قوت پانا خدائے برتر اور بزرگ کی توفیق اور اعانت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص طمع اور لالچ کو ناامیدی کے ساتھ فروخت کر دیتا ہے یعنی طمع چھوڑ کر

ناامید ہو جاتا ہے۔ تو اس پر کوئی دست درازی نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اسراف اور فضول خرچی پر فخر کرتا ہے وہ افلاس کی ذلت اٹھاتا ہے۔

⇦ جبکہ تو اپنے قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ تو پھر تو کسی شخص کے احسان کی امید رکھتا ہے۔ اور جب کہ تو اپنے دوستوں سے عہد شکنی کرتا ہے۔ تو پھر کون شخص تجھ پر اعتبار کر سکتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کا عاشق اور اس پر فریفتہ ہوتا ہے وہ اس کے دل کو غموں سے بھر دیتی ہے۔ اس کے قلب کے نقطے پر ایک ایسا غم گرتا ہے جو اسے ہر وقت مغموم رکھتا ہے اور اسے ایسا حادثہ پیش آتا ہے۔ جو ہمیشہ اسے غمگین رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسی رنج و غم میں ہلاک ہو جاتا اور تقدیر کے پنجے میں شکستہ ہو کر آ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کے ہلاک ہونے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور اپنے بھائی بندوں پر اسکی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص اپنے بستر پر مر جاتا ہے مگر وہ اپنے پروردگار اور اس کے رسول ﷺ مختار اور اس کے رسول ﷺ کے آل بیت ابرار کے حقوق پہچانتا ہے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے یعنی وہ شہیدوں کا درجہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے پورا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اسے ان تمام نیک اعمال کا ثواب ہاتھ آئے گا۔ جن کے کرنے کی نسبت اس کا ارادہ تھا۔ اور اس کے ارادے اسکے تلوار چلانے کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہر ایک چیز کیلئے ایک حد ہوتی ہے۔ جس سے وہ آگے نہیں بڑھتی۔

⇦ جو شخص ذلت اور خواری میں پرورش پاتا ہے وہ عزت حاصل ہونے پر اترانے

لگتا ہے اور جس شخص کی اصلاح عزت کرنے سے نہیں ہوتی۔ وہ ذلیل اور خوار کرنے سے درست ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص سراب کی تلاش میں سعی کرتا ہے۔ اسکی مشقت دراز اور اسکی پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص سراب سے سیراب ہونے کی امید رکھتا ہے۔ وہ اپنی امید میں ناکام ہوتا اور پیاس سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی ناشکرے کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ دیر تک غضب اور غصے میں رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی ایسے شخص پر غصہ کرتا ہے جس پر اسے قدرت نہیں ہوتی۔ تو وہ اسی غصے میں مر جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے چہرے کو تیرے پاس سوال کرنے سے نہیں بچاتا (تیرے پاس سوال کرتا ہے) تو تجھے لازم آتا ہے کہ تو اسکے چہرے کی آبرو کو محفوظ رکھے۔ اور اس کے سوال کو رد نہ کرے۔

⇦ جو شخص اپنے مقصد (طلب آخرت) کی شرافت اور بزرگی سمجھتا ہے۔ وہ اسے اپنی شہوت پرستی اور جھوٹی امیدوں کی آلائش سے محفوظ رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو اپنی امیدوں کی جائے پناہ ٹھہراتا ہے۔ خدائے پاک اس کے دین اور دنیا کے سب کام پورے فرما دیتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی اپنے مجرم اور قصوروار کو سزا دیتا ہے تو اس میں کوئی کمال اور فضل نہیں۔ اور جو شخص کسی بے وقوف سے جھگڑتا ہے اس میں کوئی عقل نہیں۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ پر یقین رکھتا اور اس کے احکام کو سچا سمجھتا ہے وہ نجات پاتا ہے

اور جو شخص اپنے دین کے معاملے میں خائف رہتا ہے (کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے) تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی رغبت چھوڑ دیتا ہے۔ تو اسکی آنکھیں جنت الماویٰ ملنے پر ٹھنڈی ہونگی۔

⇦ جس شخص میں مندرجہ ذیل تین صفات موجود ہوتی ہیں۔ اس کو دنیا اور آخرت دونوں حاصل ہو جاتی ہیں۔ (۱) لوگوں کو نیک کام بتلائے اور آپ بھی ان کو عمل میں لائے۔ (۲) لوگوں کو برے کاموں سے منع کرے اور خود بھی ان سے باز آ جائے۔ (۳) اللہ جل شانہ کے حدود اور احکام کی حفاظت کرے۔

⇦ جس شخص کا نفس لوگوں کو مال دینے سے سخاوت کرتا ہے۔ وہ دنیا داروں کو اپنا غلام بنالیتا ہے۔

⇦ جس شخص کی حیاتی سے تجھے کوئی نفع نہ پہنچے تو اسے مردوں میں شمار کر۔

⇦ جو شخص دوستوں کی غلطیوں کا متحمل نہیں ہوتا۔ وہ تنہائی میں مرتا ہے۔ (کوئی شخص اس کا دوست نہیں رہتا)

⇦ جو شخص لوگوں کے سامنے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ تنہائی میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں کھاتا۔ اور جو شخص لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ سے بھی نہیں شرماتا۔

⇦ جو شخص دنیا کی حرص کے ساتھ بخل کو بھی جمع کرتا ہے وہ کمینہ پن کی دو صفتوں کے ساتھ موصوف ہوتا ہے اور جو شخص دنیا پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ بد بخت اور محروم ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتا۔ وہ ہر ایک سے متنفر رہتا ہے۔ اور جو شخص سچا اور وفادار دوست طلب کرتا ہے تو وہ معدوم چیز کی تلاش کرتا ہے (دنیا میں کوئی سچا اور وفادار دوست نہیں ملے گا۔)

⇦ جس شخص کی ہمت پست ہو اس کا ساتھ مت دو۔ اور جس شخص کا نفس اس کے نزدیک ذلیل ہو (اسکی اصلاح کی اسے فکر نہ ہو) اس سے کسی بھلائی کی امید نہ رکھو۔

⇦ جو شخص اپنا مال اپنی جان پر خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے۔ وہ اس کو اپنی بیوی کے شوہر پر خرچ کرنے میں سخاوت کرتا ہے (یعنی وہ اس مال کو چھوڑ کر مر جاتا ہے۔ اور اسکی بیوی دوسرے سے نکاح کرتی ہے۔ اور وہ مال اس کے ہاتھ آ جاتا ہے)

⇦ جو شخص تنہائی میں اپنے علم کی نگہداشت نہیں کرتا (اس کے مطابق عمل نہیں کرتا) اس کا علم لوگوں میں اسے شرمندہ اور رسوا کرتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی رغبت نہیں چھوڑتا۔ اسے جنت الماویٰ سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

⇦ جو شخص دنیا کی خدمت کرتا ہے۔ دنیا اسے اپنا خادم بنالیتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خدمت اور اطاعت بجالاتا ہے۔ دنیا اسکی خادم ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی اطاعت زیادہ کرتا ہے وہ زیادہ عزت پاتا ہے اور جو شخص اسکی نافرمانی زیادہ کرتا ہے وہ اہانت اور خواری کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کی نیت نیک ہوتی ہے وہ زیادہ ثواب پاتا ہے نہایت لطف اور آرام سے زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ اس سے ضرور محبت کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص عجلت (جلد بازی) کی سواری پر سوار ہوتا ہے اس پر ملامت سوار ہو جاتی

ہے اور جو شخص سستی اور کاہلی کی اطاعت کرتا ہے اسے ندامت گھیر لیتی ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا خوف رکھ کر گناہوں سے بچتا ہے خدا تعالیٰ اسے گناہوں سے بچائے رکھتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے خدا تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اسکی اطاعت اختیار کرتا ہے وہ اسے برگزیدہ فرمالیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور جو شخص اس کا شکر گزار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی نعمتیں زیادہ فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجالاتا ہے تو ان کو زبان پر لانے سے پہلے ان کی زیادتی کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی مذمت کرتا ہے وہ اسکی اصلاح کر لیتا ہے۔ اور جو شخص اسکی تعریف کرتا ہے وہ اسے ذبح کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا شکر زیادہ کرتا ہے اس کا مال بڑھ جاتا ہے۔ اور جو شخص ناشکری کرتا ہے مال اس کے ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص مال و دولت کے موجود ہونے کے وقت لوگوں کے ساتھ احسان نہیں کرتا۔ مصیبت کے وقت کوئی شخص اسکی مدد نہیں کرتا۔ اور جو شخص دوسروں کی ذلت اور خواری پر خوش ہوتا ہے تو دوسرے لوگ اسکی ذلت اور خواری پر خوش ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص محتاجوں پر اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر نہایت ناخوش ہوتا ہے۔

⇦ جس شخص کو صرف دنیا جمع کرنے کی فکر ہوتی ہے۔ قیامت کے دن وہ نہایت شقاوت اور غم میں مبتلا ہوگا۔

⇦ جس شخص پر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں وسیع کر دیتا ہے۔ تو اس پر لازم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ لوگوں پر اپنا انعام وسیع کرے۔

⇦ جس شخص کو اللہ تعالیٰ زیادہ عزت بخشتا ہے۔ اسے مناسب ہے کہ لوگوں کی پوری عزت اور اکرام کرے۔

⇦ جو شخص کل کی روزی کی فکر کرتا ہے وہ رنج اور محنت سے کبھی نجات نہیں پاتا۔

⇦ جس شخص پر کوئی انعام کرتا ہے تو وہ اسے اپنا غلام بنالیتا ہے اور جب تک وہ اس کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اسکی غلامی سے آزاد نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اپنے احسان اور نیکی کو درجہ کمال تک نہیں پہنچاتا۔ تو وہ اسے ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے احسان کو جتلاتا ہے وہ اسے مکدر اور خراب کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص امانت داری پر کاربند ہوتا ہے۔ تو وہ دینداری میں کامل ہو جاتا ہے اور جو شخص خیانت پر عمل کرتا ہے وہ امانت پر ظلم کرتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہے تو اس پر خدا تعالیٰ کا ایک دوسرا شکر واجب ہوتا ہے۔ کہ اس نے اس کو شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ پس نعمت شکر کا شکر لازم ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے بھائی بندوں اور پڑوسیوں کے ظلم سہتا ہے تو وہ نیکی کو درجہ کمال تک پہنچا دیتا ہے۔

⇦ جو شخص برائی کے عوض بھلائی کرتا ہے۔ وہ غالب آ جاتا ہے۔ جو شخص اپنی آنکھیں نیچے رکھتا ہے وہ اپنے قلب کو راحت و آرام میں رکھتا ہے۔ اور جو شخص خداتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اس کا دل روشن اور نورانی ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی آنکھ ادھر ادھر اٹھاتا اور دنیا کی چیزیں دیکھتا ہے وہ اپنی موت کو خود اپنی طرف بلاتا ہے۔ اور جو شخص اپنی نگاہ کو نیچے رکھتا ہے وہ افسوس بہت کم کھاتا اور ہلاکت سے امن پاتا ہے۔

⇦ جو شخص زیادہ قناعت کرتا ہے۔ وہ عاجز کم ہوتا ہے۔ اور جو شخص آخرت کی نعمتوں کی خواہش رکھتا ہے وہ سجدے اور رکوع زیادہ کرتا یعنی کثرت سے نوافل پڑھتا ہے۔

⇦ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے۔ وہ عزت پاتا اور مستغنی ہو جاتا ہے اور جو شخص طمع کرتا ہے وہ ذلت اور تکلیف اٹھاتا ہے۔

⇦ جس شخص کا نفس کریم اور بزرگ ہوتا ہے اسے دنیا حقیر اور ذلیل نظر آتی ہے۔ اور جس شخص میں حسن خلق موجود ہوتا ہے۔ اسکے دوست زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ لوگوں کو انس اور محبت ہو جاتی ہے۔

⇦ جو شخص تیرے مقابلے میں حلم (بردباری) سے مدد لیتا ہے وہ تجھ پر غالب آ جاتا اور فضیلت میں تجھ سے بڑھ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص دوسروں کی باتیں تیرے پاس بیان کرتا ہے تو وہ تیری باتیں دوسروں کے پاس ضرور بیان کرتا ہے۔ اور جو شخص تجھے یہ بات بتلاتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے تجھے گالیاں دی ہیں۔ تو وہ خود تجھے گالیاں سناتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے فائدے کیلئے جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ وہ تیرے نقصان کے لئے بھی ضرور جھوٹی گواہی دے گا۔

⇦ جو شخص سوال میں اصرار کرتا ہے وہ کامیابی سے محروم رہتا ہے اور جو شخص تجھے ایسے کام کی تکلیف دیتا ہے جو تیری طاقت سے باہر ہو۔ تو وہ اپنی نافرمانی کی تجھے اجازت دیتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھے اپنا راز نہیں بتلاتا تو سمجھ لے کہ وہ تجھے خیانت کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرے سامنے دوسرے کا شکریہ کرتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ تجھ سے کچھ مانگتا ہے۔

⇦ جو شخص تیرا احسان قبول کر لیتا ہے۔ وہ تیرے سامنے اپنی بزرگی اور عزت ذلیل کر دیتا ہے۔

⇦ جس شخص کو صحیح علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس اور ہمت جہان فانی سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

⇦ جس شخص کا مال زمانے کے حوادث چھین لیتے ہیں۔ تو اسے ان سے ہوشیاری کا سبق آ جاتا ہے۔ اور جس شخص پر زمانے کے لگا تار صدمے آتے ہیں۔ وہ اسے صبر سکھا دیتے ہیں۔ اور وہ اعلیٰ درجے کا صابر بن جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اسکی اولاد اس کے ساتھ نیک سلوک کرتی ہے۔ اور جو شخص اپنے احسان کو پورا اور کامل نہیں کرتا وہ گویا اسے کرتا ہی نہیں۔

⇦ جو شخص زمانے کو کوستا ہے اس کے عتاب کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

⇦ جس شخص کی دوستی سے تجھے نفع نہ ہو اسکی عداوت سے تجھے نقصان پہنچے گا۔

⇦ جو شخص غفلت اور سستی کرتا اور کام سے جی چراتا ہے اسکی زندگی بے مزہ اور خراب ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کو تیرے نقصان پہنچانے سے نفع ہو سکتا ہے وہ ہمیشہ تجھ سے عداوت رکھے گا۔

⇦ جو شخص اپنی دوستی میں تیری خیر خواہی نہیں کرتا۔ تو اسے معذور مت رکھ۔ اور جو شخص دشمن ہو کر تیرے ساتھ دھوکا کرے۔ تو اسے ملامت نہ کر۔

⇦ جو شخص کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے۔ وہ اس کا خیال چھوڑ دیتا ہے۔

⇦ جس شخص کی باتیں سچی ہوتی ہیں۔ اس کی دلیلیں صحیح اور مستحکم ہوتی ہیں۔

⇦ جس شخص کی طرف رات اور دن متوجہ ہو جاتے ہیں اسے مصیبت میں مبتلا کرتے (یا اسے نعمتوں سے مالا مال کر دیتے) ہیں۔

⇦ جس شخص کی موت آجاتی ہے وہ اسکی بیخ کنی کرتی اور اسے فنا کر دیتی ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے ساتھ کینے اور دشمنی کا بیج بوتا ہے وہ تکلیفوں کا پھل اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے احسان کو جتلاتا ہے وہ گویا احسان نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص کسی چیز کا مشتاق ہوتا ہے وہ اسکی طلب میں راتیں کاٹتا ہے۔

⇦ جو شخص ہمیشہ کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا اور اسکے اندر جانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ایک دن اس کے اندر چلا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص زمانے کے حوادث سے غافل رہتا ہے اسے موت آکر بیدار کرتی ہے۔

اور جس شخص کو زمانے کے مصائب عاجز کرتے اور بٹھا دیتے ہیں۔ اسے شریفوں کی مدد اور اعانت ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیتی ہے۔

⇦ جو شخص شر اور فتنے کی آگ بھڑکاتا ہے وہ اس کا ایندھن ہو جاتا اور اسی میں جل کر مر جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی جان کو جنت کی نعمتوں کے سوا کسی دوسری چیز کے عوض بیچ دیتا ہے۔ وہ اسی پر سخت ظلم کماتا ہے۔

⇦ جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے دولت مندی اس کا ساتھ دیتی ہے اور میانہ روی سے اس کے فقر اور خلل (نقصان) کا تدارک ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کے مصیبت میں پڑنے کا سبب اور ذریعہ تیری ذات ہو جائے۔ تو تجھے لازم ہے کہ اس کے مرض کے علاج میں تو ہر طرح کی کوشش عمل میں لائے اور اس پر شفقت فرمائے۔

⇦ جو شخص حق کا مقابلہ کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور جو شخص اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ ذلت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے یہ اسے اندھا اور بہرا اور اس کے پاؤں پھسلا کر اسے گمراہ کر دیتی ہے۔

⇦ جو شخص نعمت کا شکر گزار نہیں ہوتا۔ وہ اسکی زیادتی اور ترقی سے محروم رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کو درست نہیں کرتا اسے اپنی بد دعائیں ذلیل اور خوار کرتی ہیں۔

⇦ جو شخص کسی بے وقوف کو ملامت کرتا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو گالی گلوچ کا مستحق

بناتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے مال کو تجھ پر خرچ کرتا ہے۔تو وہ اپنی جان سے تجھے اچھا سمجھتا ہے۔

⇦ جس شخص کا بول خراب ہوتا ہے اس کا نصیب بھی خراب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے گناہ کو روک نہیں رکھتا۔ بلکہ اسے ہر طرف اٹھاتا اور ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے تو وہ اپنی موت کو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔اور جو شخص اپنی زبان کو نہیں روکتا۔ بلکہ جو منہ میں آتا ہے بک دیتا ہے تو وہ اپنی بے وقوفی ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھ سے ملاپ کرتا ہے گو وہ تنگدست ہو مگر ایسے شخص سے کہیں بہتر ہے جو مالدار اور تجھ سے کنارہ کشی کرتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی شخص کا امتحان اور آزمائش کرنے سے پہلے اس پر مطمئن ہو جاتا ہے۔ وہ ندامت اٹھاتا ہے۔ اور جو شخص دوسروں کو تنگ کرتا ہے۔ وہ خود ملالت اور دلگیری میں پڑ جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے تجربوں کو محفوظ اور یاد رکھتا ہے اس کے کام ٹھیک اور درست ہوتے ہیں۔اور جو شخص جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے۔اس کے اقوال سچے اور صحیح ہوتے ہیں۔

⇦ جس شخص کو کمینوں کے ساتھ کوئی کام پڑتا ہے۔وہ ذلت اور خواری اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص صبر کی چادر اوڑھ لیتا ہے۔وہ عزت اور بزرگی پاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی نعمتوں اور اسکے عطیوں سے غافل اور بے غم ہو جاتا ہے وہ عزت وآبرو سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو عفت (پاک دامنی) اور قناعت کا تحفہ ملا ہے۔عزت وآبرو اس کا ساتھ دیتی ہے۔

⇦ جس شخص کی نیت نیک ہوتی ہے اس کیلئے توفیق الٰہی مدد اور معاون ہو جاتی ہے۔اور جو شخص بدخلق ہوتا ہے اسے کوئی دوست اور رفیق نہیں ملتا۔

⇦ جس شخص کے اخلاق اچھے نہیں ہوتے اس کے چال چلن کی کوئی شخص تعریف نہیں کرتا۔

⇦ جس شخص کی عقل کامل نہیں ہوتی۔اسکی تکلیفوں اور مصیبتوں سے کوئی شخص محفوظ نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرتا اور اپنے آپ کو اس کی نافرمانیوں سے روکتا ہے وہ اسکی بارگاہ میں کامل درجے کا مجاہد اور صابر شمار کیا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدائے تعالیٰ کی معرفت میں اپنی رائے اور قیاس پر اعتماد کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور اسے طرح طرح کے شبہے اور ناقص خیالات پیدا ہوتے ہیں (خدا تعالیٰ کی معرفت کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور ہدایت کی پیروی ضروری ہے)

⇦ جس شخص کا سینہ تنگ ہوتا ہے اسے راحت وآرام بہت کم ملتا ہے۔

⇦ جو شخص علم کی انتہا کو پہنچنے کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنی نہایت جہالت ظاہر کرتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے وہ اسے نہایت نقصان پہنچاتا ہے۔

⇦ جو شخص وفاداری کے گھاٹ پر آتا ہے۔وہ صفائی اور دوستی کے لذیذ پانیوں سے

سیراب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص بادشاہ کی ملازمت میں مشغول رہتا ہے اسے اپنے بھائیوں کی خبر گیری کی فرصت نہیں ہوتی۔

⇦ جو شخص خواہش نفس کے پیچھے چلتا ہے۔ شیطان اس پر غالب آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے شر کو روک رکھتا ہے (لوگوں کے ساتھ بدی نہیں کرتا) اسکی بھلائی کی امید ہو سکتی ہے۔

⇦ جو شخص کشادہ پیشانی کے ساتھ پیش آنے میں تجھ سے بخل کرتا ہے وہ اپنا احسان کرنے میں تجھ پر سخاوت نہیں کریگا۔

⇦ جو شخص حق کی مدد کرتا ہے وہ فائدہ پاتا اور جو شخص باطل کی حمایت کرتا ہے وہ ندامت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص شر کو برا سمجھتا ہے وہ اس سے بچا رہتا ہے اور جو شخص لوگوں پر رحم کرتا ہے وہ رحم کیا جاتا اور جو شخص خاموش رہتا ہے وہ سلامتی کی نعمت پاتا ہے۔

⇦ جو شخص خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھتا ہے۔ وہ اسکے حسن ثواب کا امیدوار رہتا اور جو شخص سچ بولتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی بڑائی کی فکر میں رہتا ہے وہ آخر کار مایوس اور ناامید ہو جاتا اور جو شخص فضول امیدوں کے خیال پر غنی بنتا ہے۔ وہ ہمیشہ مفلس اور نادار رہتا ہے۔

⇦ جو شخص دوا کی تلخی کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ بیمار رہتا اور جو شخص پرہیز کی تکلیف پر صبر نہیں کرتا وہ دیر تک بیماری کی کلفت اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے سفر کی تیاری کی فکر کرتا ہے۔ وہ سفر میں نہایت خوش رہتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے قصور کا اقرار کرتا ہے۔ وہ اسکی مغفرت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص جس چیز کا بیج بوتا ہے وہ اسی کا پھل کاٹتا ہے۔ اور جو شخص نیکی کرتا ہے۔ وہ اسی کا بدلہ پالیتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنی حاجت کو تجھ پر ظاہر کرتا ہے۔ اسکی حاجت روائی تجھ پر ضروری ہے۔

⇦ جو شخص تیری حیاتی اور زندگانی چاہتا ہے۔ تیرے ساتھ اس کے قوی تعلقات قائم ہیں۔

⇦ جو شخص دیر تک صبر کرتا ہے آخر ایک دن اس کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور پھر وہ صبر نہیں کرتا۔

⇦ جس شخص کے سینے میں وفاداری کی صفت موجود ہوتی ہے۔ لوگ اسکی بے وفائی اور عہد شکنی سے بے خوف ہو جاتے ہیں۔

⇦ جو شخص اپنے جی میں طرح طرح کے کھانوں کی محبت کا پودا لگاتا ہے وہ طرح طرح کی بیماریوں کے پھل اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص کسی مومن کے برخلاف کسی غیر مذہب والے کی اعانت کرتا ہے تو وہ اسلام سے بیزار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے عذر کو اچھی طرح بیان کرتا ہے وہ معافی کا مستحق ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص خواہش نفسانی کے خیال سے چیزوں کو دیکھتا ہے وہ فتنے میں پڑتا ہے۔ لوگوں پر ظلم کرتا اور راہ حق سے برکنار اور حیرت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص حرمت اسلام کو تیرے پاس وسیلہ بناتا ہے تو وہ بیشک ایک نہایت مضبوط وسیلے کو پیش کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کو جنگل کا بالو دھوکے میں ڈالتا ہے اور وہ اس کے آسرے پر قطع مسافت کی کلفت برداشت کرتا ہے۔ اسکی کامیابی کے تمام ذرائع ختم ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ دنیا ایک سراب (جنگل کے بالو) کی مانند ہے اور اس کی تحصیل کیلئے سعی کرنا اپنی ناکامی کو حاصل کرنا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے قصور کا عذر پیش کرتا ہے۔ تو وہ بیشک اپنے گناہ کی معافی مانگتا اور اس سے باز آجاتا ہے۔

⇦ جو شخص شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتا ہے۔ تو کسی نہ کسی وقت اسکی گوشمالی ہو جاتی اور آخر کار وہ موت کے سپرد کیا جاتا ہے۔

⇦ جس شخص کو کوئی ایسا دوست نہیں ملتا جو اس کے ساتھ محض رضائے الٰہی کیلئے دوستی اور محبت کرے۔ تو بیشک اُس کا وہ عضو کم ہے جو سب سے اشرف ہے۔

⇦ جو شخص خصومت اور جھگڑے میں مبالغہ کرتا ہے وہ ضرور گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس سے اعتراض کرتا ہے کمینے لوگ اس کے ساتھ ناحق جھگڑے برپا کرتے ہیں۔

⇦ جو شخص خیرات اور نیکیوں کے کرنے میں کوتاہی کرتا ہے وہ خسارہ اور ندامت اٹھاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے رشتہ داروں پر ظلم کرتا ہے تو وہ اپنی شرافت کو دھبہ لگاتا ہے۔

⇦ جو شخص اپنے احسان کو جتلاتا ہے وہ اسے ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص صبر کی سواری پر سوار ہوتا ہے۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص امتحان کے بعد نالائق ثابت ہو۔ اس سے لوگ عداوت رکھتے اور اسے

چھوڑ دیتے ہیں۔

⇦ جو شخص نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے وہ طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔

⇦ جو شخص خاموش رہ کر سلامت رہے۔ وہ اس شخص کے برابر ہے جو کلام کرنے سے فائدہ اٹھائے۔

⇦ جو شخص کائنات قدرت کو غور وفکر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز سے عبرت حاصل کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کا اصل گندہ اور ناپاک ہوتا ہے۔ اس کی ملاقات سے برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور جس شخص کا اصل شریف اور پاک ہوتا ہے اسکی ملاقات سے اچھے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔

⇦ جو شخص فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھتا ہے۔ وہ تکلیفوں سے محفوظ و رہتا ہے۔

⇦ جو شخص سیدھی راہ سے ادھر ادھر ہو جاتا ہے۔ وہ مصائب کے گرداب میں ڈوب کر مر جاتا ہے۔

⇦ جو شخص حکیموں اور عقلمندوں کے اقوال کی تلاش کرتا اور ان کے مطلب کو پاتا ہے۔ تو وہ ان کے صحیح مطلب معلوم کرنے سے نفع اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص واقعات عالم کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اصلاح احوال کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کی باتوں کو اچھی طرح توجہ سے سنتا ہے وہ ان سے جلدی فائدہ اٹھاتا ہے۔

⇦ جو شخص دنیا کے حوادث سے عبرت کا سبق حاصل کرتا ہے۔ وہ لالچ کے پھندے

میں نہیں پڑتا۔

⇦ جو شخص علم حاصل کرنے میں اپنے نفس کو محنت کا عادی نہیں بناتا۔ وہ سبقت اور پیشدستی کے میدان میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔

باب نمبر 70

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ محبت صادق خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اور اہل حق کے حقوق ضائع کرنا حقوق نافرمانی میں داخل ہے۔

⇦ گھڑی گھڑی اور پل پل گزرنے سے عمریں ختم ہو جاتی ہیں اور بعضی ساعتیں ایسی ہوتی ہیں۔کہ ان میں آفتیں اور بلائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

⇦ بیکاری سے انسان کے دل میں طفلانہ اور عاشقانہ خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور آدمیوں کے ساتھ جھگڑا اور اختلاف رکھنے سے ناموافقت پیدا ہو جاتی ہے۔

⇦ علم اور حکمت غیب کے خزانے ہیں۔اور رحمت اور مہربانی شریفوں کی صفت ہے۔

⇦ کسی دوست کی نعمت پر حسد کرنا نہایت کم ہمتی اور رذلت ہے۔

⇦ علم کا کمال یہ ہے کہ انسان کے اعمال اسکے مطابق ہوں۔اور عمل کا کمال یہ ہے کہ اس میں حسن اخلاص پایا جائے۔

⇦ کسی کے راز کو ظاہر کرنا نہایت بری عہد شکنی اور بیوفائی ہے۔اور برائی کی تعریف کرنا بہت بڑی مکاری ہے۔پس جہاں شر کا کوئی کھٹکا نہ ہو وہاں بھی اس سے ہوشیار رہنا چاہئے (مبادا کوئی مکار موجود ہو)

⇦ ایمان کی افضل صفت یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے۔

⇦ استقلال اور ارادے کی مضبوطی عقلمندی اور ہوشیاری کی بات ہے۔

⇦ **صلہ** رحمی شرافت اور بزرگی کی علامت ہے۔ نعمت کو کمال تک پہنچانا کرم طبع کی نشانی ہے۔

⇦ **نیک** خصال کے ساتھ موصوف ہونا بھی شرافت کی علامت اور عہد کو پورا کرنا بزرگی کی نشانی ہے۔

⇦ **کمینوں** کی تعریف و تحسین نہایت برا کام ہے۔ بدن کی صحت کی حالت میں بھی تقدیرِ الٰہی سے بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

⇦ **نفسانی** خواہشوں کی پیروی کرنے سے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔

⇦ **مال** حرام جمع کرنا نہایت شقاوت اور بدبختی کا نشان ہے۔ اور شریفوں پر ظلم کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔

⇦ **اپنے** زادِ راہ کو ضائع اور برباد کرنا عقل کے نقص اور خرابی کا نشان اور اپنی آخرت کو بگاڑنا نہایت بدبختی اور شقاوت کی علامت ہے۔

⇦ **ہمیشہ** فتنوں میں مبتلا رہنا بہت بڑی مصیبت اور وطن کو نہ چھوڑنا تنگی معاش کا بموجب ہے۔

⇦ **زبان** کو محفوظ رکھنا ایمان کا نشان اور اپنے بھائی بندوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا شرافت کی علامت ہے۔

⇦ **خائن** (خیانت کرنیوالے) لوگوں کو امین سمجھنا ذلت کا نشان اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنا بلند ہمتی کی علامت ہے۔

⇦ **پڑوسیوں** کی خبر گیری مروت میں داخل اور اپنے بھائی بندوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا ایمان کی طرح ہے۔

⇦ اپنے بھائیوں سے بگاڑ کرنا ضعف رائے کی دلیل ہے۔

⇦ ضروری امور میں تاخیر اور دیر کرنے سے کاہلی اور سستی پیدا ہو جاتی ہے اور

فضول امیدوں پر بھروسا کرنا بڑی حماقت ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا اقبال کی علامت اور کمینوں کا ساتھی بننا ادبار اور بدبختی کا نشان ہے۔

⇦ حسن خلق شرافت طبع کا نشان اور رزق کی وسعت خدا تعالیٰ کی نعمت بے پایاں ہے۔ آدمی میں یہ نہایت عیب کی بات ہے۔ کہ اس کو اپنے عیب نظر نہ آئیں۔

⇦ جو شخص برائی کرے اس کے ساتھ نیکی کرنا نہایت اعلیٰ درجے کا کام اور بزرگی ہے۔

⇦ نیکی کرنیوالے کا بدلہ جلدی سے اتار دینا شرافت اور بزرگی کا نشان ہے۔ اور برائی کرنیوالے کو جلدی سزا دینا کمینہ پن کی علامت ہے۔

⇦ قصوروار کے عذر کو قبول کرنا نہایت اعلیٰ درجے کا فضل ہے۔

⇦ جاہلوں اور نادانوں پر شفقت اور رحمت کرنا عقلمندی کا نہایت مضبوط ذریعہ ہے۔ اور نیک اعمال کی توفیق سعادت مندی ہے۔

⇦ دوستوں کے ساتھ دغا اور فریب کرنا غایت درجے کی شقاوت اور بدبختی ہے۔ اور عہد شکنی کرنا نہایت درجے کی کمینگی اور بدسرشتی ہے۔

⇦ نادانوں اور جاہلوں کا ساتھ دینا نادانی ہے اور عقلمندی خدا تعالیٰ کی نہایت اعلیٰ درجے کی نعمت ہے۔ اور جہالت اور نادانی بہت بڑی مصیبت ہے۔

⇦ فقر و فاقہ کی حالت میں تکبر اور غرور کرنا کمال حماقت ہے۔ اور اپنی طاقت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کیلئے کام کرنا کمال مروت ہے۔

⇦ کسی شخص کو برائی سے ہٹا دینا اس کے حق میں نہایت عمدہ نصیحت ہے اور ناصح مخلص کی نصیحت پر عمل کرنا توفیق الٰہی کا نشان ہے۔

⇦ پڑوسی کے ساتھ بدسلوکی کرنا کمینہ پن کی علامت ہے اور نیک لوگوں کے ساتھ

برائی کرنا بدبختی اور شقاوت کا نشان ہے۔

⇦ بُرے لوگوں کا ساتھ دینا نہایت بے وقوفی اور حماقت ہے۔

⇦ احسان کو ضائع کرنا بہت بڑی مصیبت اور امانت میں خیانت کرنا نہایت بری خیانت ہے۔

⇦ نیک لوگوں کی غیبت کرنا نہایت سخت کمینگی اور بے وقوفوں سے بھائی بندی رکھنا بہت بڑی حماقت ہے۔

مصیبتوں میں صبر کرنا، ایمان کا خزانہ اور حوادث میں صبر واستقلال رکھنا نہایت عقلمندی اور ہمت مردانہ ہے۔

⇦ جھوٹے شخص کی ذلت اور خواری کو دیکھو کہ وہ اس شخص کے سامنے جو اسے قسم کھانے کیلئے نہیں کہتا جھوٹی قسم کھا جاتا ہے۔

⇦ سخاوت اور عفت (پاکدامنی) کے ساتھ مزین اور آراستہ ہونا خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ آنکھ نیچے رکھنا اور میانہ روی اختیار کرنا نہایت مردانگی اور مروت ہے۔

⇦ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا اور ان پر اپنا مال خرچ کرنا شرافت اور بزرگی کی علامت ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت بجالانا اور اسکی تقدیر پر راضی رہنا کامل مردوں کا کام ہ۔

⇦ اسراف (فضول خرچی) سے پرہیز رکھنا اور حسن تدبیر سے کام کرنا عقلمندی کا نشان ہے۔

⇦ شریف کی عمدہ صفت یہ ہے کہ لوگوں کے جو عیب معلوم ہوں ان سے تغافل اختیار کرے یعنی دیدہ ودانستہ ان سے انجان بن جائے۔ اور صاحب قدرت کا عمدہ کام یہ ہے کہ جب غصہ آئے تو بردبار ہو جائے۔

⇦ گناہوں کے اسباب میسر نہ ہونا عصمت یعنی توفیق الٰہی کا نشان ہے۔

⇦ بخل اور تقاضائے قرض میں مدیون پر سختی کرنا نہایت تنگ ظرفی اور بد خلقی کی بات ہے۔

⇦ قادر ہونے اور موقع پانے سے پہلے جلدی کرنا اور فرصت کے اور موقع پانے کے بعد دیری کرنا نہایت بے وقوفی ہے۔

⇦ منجملہ دنیا کی شومیوں کے یہ بات ہے کہ ہر ایک مجمع کو فرقت اور جدائی سے اور ہر ایک راحت اور خوشی کو رنج سے اور ہر ایک خیر اور بھلائی کو برائی سے منغص کر دیتی ہے۔

⇦ جو باتیں آدمی کو معلوم ہوں سب کو بیان نہ کرنا عقلمندی کا نشان ہے۔ اور جس بات کا تحمل ہو جائے اس کا احسان نہ رکھنا فضیلت کی علامت ہے۔

⇦ سخاوت اور مال خرچ کرنا شریفوں کی خصلت اور لوگوں کی ایذا رسانی سے باز رہنا اہل خیر کی علامت ہے۔

⇦ اور کسی کے احسان اور نیکی کا جلدی سے بدلہ اتار دینا نہایت شرافت اور بزرگی کی علامت ہے۔ اور جو کوئی قصور کرے اسے جلدی سزا نہ دینا کمال حلم اور بردباری کی صفت ہے۔

⇦ بادشاہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعیت کیلئے وہ چیزیں اختیار کرے۔ جن کو اپنی جان کیلئے اختیار اور پسند کرتا ہے۔ اور عقلمند کو لائق ہے۔ کہ اپنی بداعمالیوں اور باطن کی خرابیوں کو شقاوت (بدبختی) اور نحوست کے اسباب میں سے شمار کرے۔

⇦ مردانگی اور مروت کے شرائط میں سے یہ بات ہے کہ آدمی حرام کاموں سے پرہیز کرے۔ اور پرہیزگاری کے لوازم میں سے یہ امر ہے۔ کہ گناہوں سے بچا رہے۔

⇦ حلم اور بردباری کے ساتھ مزین اور آراستہ ہونا نہایت عقلمندی کی بات ہے اور ظلم سے باز رہنا عدل وانصاف کے ضروریات سے ہے۔

⇦ کمال مروت اور مردانگی یہ ہے کہ انسان اپنی جان سے بھی حیا کرے (یعنی گناہوں اور برے کاموں میں اپنی ذات سے شرم کرے اوران سے باز رہے۔ اور اچھی پرہیزگاری یہ ہے کہ انسان تنہائی میں وہ کام نہ کرے جن کو لوگوں کے سامنے کرنے سے شرم کرتا ہے۔

⇦ اپنے مال کو خرچ کرنا اور عزت کو محفوظ رکھنا بزرگی کی علامت ہے اور مال کو محفوظ رکھنا اور عزت کو برباد کرنا کمینہ پن کی نشانی ہے۔

⇦ فضول شبہوں اور شکوک سے اپنے یقین کو خراب کرنا انسان کی بدبختی کی دلیل ہے۔ اور دنیا کو دین کے ذریعے سے بچانا (دین برباد کرنا اور دنیا کو محفوظ رکھنا) آدمی کی شقاوت کی نشانی ہے۔

⇦ یہ نہایت کمینہ پن ہے کہ انسان اپنی جان کو تو محفوظ رکھے۔ اور بیوی اور بچوں کو مصیبت میں چھوڑ دے۔

⇦ اپنے رشتہ داروں اور ہم جنسوں کے ساتھ تکبر اور غرور سے پیش آنا نہایت قبیح اور برا ہے۔

⇦ انسان کی طبعی خصلت ہے کہ وہ تمام عمر اپنی جان کو دنیا کا مال ودولت جمع کرنے کی تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے۔

⇦ اپنی جان کو ایثار پر آمادہ کرنا نیکوکاروں کی خصلت ہے۔ اور ہر وقت جلدی سے غصے میں آجانا۔ جاہلوں اور نادانوں کی صفت ہے۔

⇦ یہ نہایت بے عقلی کی بات ہے۔ کہ آدمی اپنے ہمسروں کو دبانے کے خیال میں رہے اور آدمیوں سے عداوت اور دشمنی پیدا کرے۔

⇦ محتاجوں کی فریاد رسی کرنا بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ ہے۔اور لوگوں کے بوجھ اور تاوان اٹھانا اور مہمانوں کی مہمانی کرنا نہایت بہترین صفت ہے۔

⇦ سب سے بہتر صفت یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور اپنی نیکی کو ان میں عام طور پر پھیلائے۔

⇦ عدل و انصاف کے راستے پر چلنا بزرگی کی نشانی ہے اور فضیلت کی جامع صفات کو حاصل کرنا کمال شرافت کی علامت ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت کو بجا لانا بزرگی اور شرافت نفس کی دلیل ہے اور زیور قناعت سے آراستہ ہونا کرم اخلاق کی نشانی ہے۔

⇦ سلطنت کے ضروریات اور نشانات میں سے یہ بات ہے۔کہ بادشاہ تمام امور کی نگہداشت کیلئے بیدار اور ہوشیار رہے۔

⇦ یہ نہایت سعادت مندی کی بات ہے کہ انسان پبلک کی خیر خواہی اور درستی کیلئے کوشش کرے۔

⇦ مالداروں کا فرض ہے کہ وہ فقیروں پر اپنا مال خرچ کرنے میں بخل نہ کریں اور فقراء کا یہ فرض ہے کہ وہ سوائے سخت ضرورت کے سوال نہ کریں۔

⇦ صاحب وجاہت اور معززین کا فرض ہے کہ جو لوگ انکی ملاقات کو آئیں وہ ان کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں۔

⇦ علماء کا فرض ہے کہ وہ پرہیز گاری کے ذریعے سے اپنی آبرو کو بچائیں۔اور طالبان علم میں اپنے علوم کو پھیلائیں۔

⇦ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا کے ذلیل وخوار ہونے کی یہ دلیل ہے کہ اسکی نافرمانی اسی منحوس کے ذریعے سے ہوتی ہے اور اس کے جناب میں اسکے مذموم ہونے کا یہ نشان ہے کہ آخرت کی نعمتیں اس کے ترک کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں۔

⇦ دین کی بہترین صفت مروت ہے اور جس دین میں مروت نہ ہو۔ اس میں کوئی بھلائی اور خوبی نہیں۔

⇦ کمال مروت اور مردانگی یہ ہے کہ آدمی کمینہ صفات سے پرہیز کرے۔

⇦ عقلمندی اور ہوشیاری کی یہ بات ہے کہ انسان اپنے کام کیلئے ہر وقت مستعد اور تیار رہے اور آخرت کیلئے زادراہ بنانے کی فکر میں سرشار رہے۔

⇦ عاجزوں اور محتاجوں کی فریادرسی کرنا نہایت افضل اور عمدہ نیکی ہے اور نیکی کو عام طور پر پھیلانا نہایت اچھی خصلت ہے۔

⇦ نہایت اچھا عمل خدا تعالیٰ کی اطاعت بجالانا اور سب سے افضل پرہیز گاری حرام کاموں سے بچنا ہے۔

⇦ سب سے بری شقاوت (بدبختی) سیاہ دلی اور سب سے بری صفت غباوت اور کند ذہنی ہے۔

⇦ دین کی بہترین صفت نصیحت اور خیر خواہی ہے اور سب سے اچھی خیر خواہی یہ ہے کہ جن لوگوں میں جھگڑا اور فساد ہو ان میں صلح کرادی جائے۔

⇦ سب سے بری صفت بخل ہے۔

⇦ سب سے زیادہ نافع اور سودمند غنیمت شرفاء کی حکومت ہے۔

⇦ سب سے اچھی خصلت حرام کاموں سے پرہیز کرنا ہے۔

⇦ نعمت کو حد کمال تک پہنچانا شرافت طبع کا نشان ہے۔

⇦ سب سے اچھی مروت صلہ رحمی اور سب سے اچھی امانتداری رعایت عہد اور وفاداری ہے۔

⇦ سب سے اچھا احسان ایثار ہے اور سب سے اچھی رائے اور تدبیر صحت اخیار (بھلے لوگوں کا ساتھ ۱۲) ہے۔

- بد خلقی کمینہ پن کی علامت اور بے ہودہ گوئی فحش کی نشانی ہے۔
- اپنے مطلب میں کامیاب ہونا سعادت مندی کا نشان ہے اور اپنے تجربوں کو محفوظ رکھنا عقلمندی کا عنوان ہے۔
- یہ نہایت سعادت مندی کی بات ہے کہ آدمی ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرے جو اسکے اہل اور سزاوار ہوں۔
- مال کو حلال طریق سے کمانا خدا تعالیٰ کی توفیق کی نشانی ہے۔
- موقع پانے سے پہلے جلدی کرنا بے وقوفی کی علامت اور بادشاہوں کے سامنے ناز کرنا کمال حماقت کی نشانی ہے۔
- اچھی خصلت شرافت طبع کا نشان ہے۔ اور حفاظت عہد اور وفاداری اچھی خصلتوں کا عنوان ہے۔
- بہترین مروت صیانت حرم اور بہترین عزم صحت عزم ہے۔
- مجرموں کے گناہوں سے درگزر کرنا دین داری کی صفت ہے۔
- بد نیتی بہت بری بلا ہے اور فساد نیست سراسر بدبختی اور شقاوت ہے۔
- شبہے کی بات سے باز رہنا عقل مندی کا نشان ہے اور گناہوں پر اصرار کرنا اور خدا تعالیٰ کی مغفرت کی امید رکھنا خدائے پاک سے غافل ہونے کا عنوان ہے۔
- بری باتوں کو اچھا سمجھنا خدا تعالیٰ کی توفیق سے محروم رہنے کی علامت ہے اور اپنے خیر خواہوں پر بدظنی رکھنا تنزل اور ادبار کا نشان ہے۔
- رعیت کے حقوق کی نگہداشت کیلئے ہوشیار اور بیدار رہنا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا فضیلت اور بزرگی کی دلیل ہے۔
- لوگوں کی برائی سے درگزر کرنا کرم طبع کا نشان ہے اور اپنے حقوق کو بھول جانا اور لوگوں کے حقوق کو یاد رکھنا کمال مروت اور مردوں کا کام ہے۔

⇦ **بادشاہ** کا غفلت اور لا پرواہی سے دور رہنا قیام سلطنت کی دلیل ہے۔اور انسان کا سفر کیلئے مستعد رہا اور کوچ کیلئے تیاری کرنا اسکی کمال عقلمندی پر دلالت کرتا ہے۔

⇦ **بھائیوں** کے حقوق ضائع کرنا خدا تعالیٰ کی توفیق سے محروم رہنے کی علامت ہے اور برائی کرنیوالے کے ساتھ بھلائی کرنا کمال ایمان کا نشان ہے۔

⇦ **وفاداری** اور عہد کو پورا کرنا ایمان کی دلیل ہے اور وعدے کو پورا کرنا کمال مروت کا نشان ہے۔

⇦ **درست بات** کہنا عقلمندی کی دلیل ہے اور ٹھیک جواب دینا فضیلت کا نشان ہے۔

⇦ **سوائے** وجہ ناز کے کسی پہ ناز کرنا اور بدون شرافت کے بزرگی کی لاف مارنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

⇦ **میانہ روی** اس کا نام ہے کہ آدمی سخاوت کرے مگر اس میں اسراف نہ ہو اور مروت کے کام کرے مگر ان میں کچھ لاف وگزاف نہ ہو۔

⇦ **اپنے** علم کو کم سمجھنا علم کے فضل وکمال کی علامت ہے اور اپنی عقل کو دوسروں کی عقل سے مدد پہنچانا (انکی رائے سے مستفید ہونا) نہایت عقلمندی کا نشان ہے۔

⇦ **اپنے** افسروں اور بڑوں کی فرمانبرداری کرنا۔اپنے ہمسروں سے عزت و تعظیم کیساتھ پیش آنا۔اور اپنے ماتحتوں اور چھوٹوں کے ساتھ عدل وانصاف سے برتاؤ کرنا نہایت عقلمندی کی دلیل ہے۔

⇦ **اسراف** اور فضول خرچی سے پرہیز کرنا کمال شرافت کی علامت ہے۔

⇦ **مروت** کی یہ علامت ہے کہ جب کوئی شخص تجھ سے کوئی چیز مانگے۔تو اسکی حاجت برآری میں پوری کوشش اور تکلیف کرے اور اگر تو کسی سے کوئی چیز طلب

کرے تو اس میں تخفیف کو ملحوظ رکھے۔

⇦ **مروت** کا یہ نشان ہے کہ تو مال خرچنے میں میانہ روی اختیار کرے اور اسراف اور فضول خرچی سے دور رہے اور جب وعدے کرے تو اس کا خلاف نہ کرے۔

⇦ **حلم** اور بردباری کے ساتھ مزین اور آراستہ ہونا نہایت اچھا علم ہے اور عہد وقرار کو پورا کرنا بہت اچھی خصلت ہے۔

⇦ **حکم** اور فیصلے میں عدل وانصاف کرنا اور خاص اور عام لوگوں میں اس کو یکساں نافذ اور جاری رکھنا نہایت اچھی رائے عمدہ تدبیر اور اپنی مدد کرنے کی بہترین صورت ہے۔

⇦ **اور** یہ نہایت بے عقلی کی بات ہے کہ آدمی اپنے ہمسروں پر غالب آنے۔ دشمنوں کے عیب ظاہر کرنے اور ایسے لوگوں کی مخالفت کی فکر میں رہے جو اسے ضرر اور نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

⇦ **عدل** وانصاف کے طریق پر عمل کرنا عقلمندی کی علامت ہے۔ اور اقوال میں درستی اور افعال میں سہولت اور نرمی کو ملحوظ رکھنا اقبال کا نشان ہے۔

⇦ **وفائے** عہد (وفاداری) بہترین خصلت اسلام ہے اور یتیموں کے ساتھ نیکی کرنا نہایت نیکی کا کام ہے۔

⇦ **خداتعالیٰ** کی اطاعت کی پابندی اتقائے نفس کی علامت ہے اور قناعت کو لازم پکڑنا شرف ہمت کا نشان ہے۔

⇦ **صفت** ایثار کے ساتھ مزین اور آراستہ ہونا نہایت عقل مندی کی علامت ہے اور نیک لوگوں کا ساتھی بننا اعلیٰ درجے کی دانائی کا نشان ہے۔

⇦ **نیک** لوگوں کے ساتھ احسان کرنا نہایت اچھا احسان ہے۔

⇦ **سب** سے اچھا عمل وہ ہے جو جنت میں داخل ہونے کا باعث اور عذاب دوزخ

سے نجات پانے کا موجب ہو۔

⇦ فرصت کے وقت کو ضائع کرنا بے وقوفی کی علامت اور حماقت کا عنوان ہے۔

⇦ اپنے عیوب اور نقائص کو معلوم کرنا انسان کے کمال اور اسکی اعلیٰ درجے کی فضیلت کا نشان ہے۔

⇦ مظلوموں کی شکایت سننے میں صبر کرنا سرداری کا نشان ہے اور اپنے بھائی بندوں کی زیادتیوں کا برداشت کرنا کمال مروت کا عنوان ہے۔

⇦ نہایت ملتون مزاج ہونا حماقت اور بے وقوفی کی علامت ہے۔ اور مصیبت میں صبر کرنا خوبی طبیعت کا نشان ہے۔

⇦ انسان کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ احسان کرے جو اس کے شکر گزار ہوں اور ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی کرے جو اس کی ناشکری نہ کریں۔

⇦ آدمی کی خوش قسمتی اور توفیق کی بات ہے۔ کہ وہ اپنے بھید اور راز ایسے لوگوں کو بتلائے جو انہیں محفوظ رکھیں اور احسان ان لوگوں سے کرے جو اسے مشہور اور ظاہر کریں۔

⇦ اچھے لوگوں کے واسطے یہ بہت بڑی مصیبت ہے کہ ان کو شریروں کی خاطر داری اور مدارات کی ضرورت پیش آئے۔

⇦ اپنے سے بڑوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ کرنا اپنے سے چھوٹوں اور ماتحتوں کو ذلیل نہ سمجھنا۔ جو کام اپنی طاقت سے زیادہ ہو اسے شروع نہ کرنا۔ زبان کا دل سے اور قول کا فعل سے مخالف نہ ہونا۔ جو بات پوری طرح معلوم نہ ہو۔ اس میں گفتگو نہ کرنا۔ اور عروج و اقبال کے وقت اپنے ضروری کاموں کو نہ چھوڑنا۔ اور تنزل و ادبار کے وقت ان کے پیچھے نہ پڑنا عقلمندی کی علامت ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں جلدی کرنا نفس کی فضیلت کا نشان ہے۔ اور قناعت کو لازم پکڑنا اسکی عزت اور بزرگی کا عنوان ہے۔

باب نمبر 71

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص استخارہ کرتا ہے وہ نادم نہیں ہوتا اور جو شخص مشورے سے کام کرتا ہے وہ غلطی میں نہیں پڑتا۔

⇦ جو شخص گناہ کا عذر پیش کرتا ہے گویا وہ گناہ کرتا ہی نہیں۔

⇦ جو شخص مغفرت اور معافی چاہتا ہے۔ وہ معرض عتاب میں نہیں آتا اور جو شخص مصیبت میں صبر کرتا ہے مصیبت اس کے پاس ہی نہیں آتی۔

⇦ جو شخص سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے وہ ذلت نہیں اٹھاتا اور جو شخص صبر کرتا ہے وہ ناکام نہیں ہوتا اور خسارہ نہیں پاتا۔

⇦ یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ ہر ایک طلب گار ناکام رہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر ایک تیر چلانے والے کا تیر نشانے پر لگے یعنی کامیابی اور ناکامی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے انسان کا کام صرف سعی اور کوشش ہے۔

⇦ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک غائب اور دور از وطن واپس آ جائے۔ بلکہ بہت سے لوگ مسافرت میں فوت ہو جاتے ہیں۔

⇦ نہ ہر ایک مفتون (مبتلائے فتنہ) قابل عتاب ہے اور نہ ہر ایک گناہگار لائق عذاب ہے۔

⇦ جو اخراجات ضرورت سے زائد ہوں وہ اسراف اور جن میں حرص نفس شامل نہ ہو وہ درجہ قناعت اور عفاف ہے۔

⇦ تکبر وہی شخص کرتا ہے جو فرومایہ اور پست پایہ ہو اپنے آپ کو حقیر وہی سمجھتا ہے

جو عاقل ہو اپنے آپ کو ناقص وہی جانتا ہے جو کامل ہو اور اپنی رائے پر مغرور وہی ہوتا ہے جو جاہل ہو۔

⇦ **نیکیوں** کے حق میں غرور و تکبر جیسی کوئی چیز مضر نہیں اور فضائل کے حاصل کرنے میں عقل کے برابر کوئی چیز مفید نہیں۔

⇦ **تقویٰ** اور پرہیزگاری کے برابر دین کا کوئی مصلح (درست کرنے والا) نہیں۔ خواہش نفسانی کے برابر کوئی چیز عقل کے مخالف نہیں اور دنیا کے برابر کوئی چیز دین کے مفسد نہیں۔

⇦ **غیرت** مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا اور شریف کبھی فحش نہیں بکتا۔

⇦ **حاسد** نہایت بے چین رہتا ہے۔

⇦ **جناب** امیرالمومنین اپنی ذات کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ جب سے مجھے حق معلوم ہوا میں نے اس میں کبھی شک نہیں کیا، نہ میں نے کبھی جھوٹ کہا ہے اور نہ جھوٹا سمجھا گیا ہے نہ میں خود راہ ہدایت سے برگشتہ ہوا ہوں اور نہ کوئی اور شخص حق سے پھرا ہے۔

⇦ **جس** شخص کے بھائی بند شقاوت اور سیاہ بختی میں پڑے ہوں۔ اس کو سعادت مندی حاصل نہیں ہو سکتی اور جس کے پڑوسی ذلت میں گھرے ہوئے ہوں۔ اس کو عزت نہیں مل سکتی۔

⇦ **حیاتی** موت سے نہایت نزدیک ہے۔ جو چیز فوت ہو جائے اس کا پانا بہت دشوار اور بعید ہے۔

⇦ **آدمی** کو جو زینت خدا تعالیٰ کی اطاعت میں ہوتی ہے وہ کسی چیز سے حاصل نہیں اور جو تقرب (نزدیکی) عبادت الٰہی سے آتی ہے وہ کسی چیز سے نہیں مل سکتی۔

⇦ **موت** امیدوں سے نہایت نزدیک ہے۔ اور امیدیں عمل کو سخت نقصان

پہنچانے والی اور اس کیلئے مفسد ہیں۔

⇦ **موت** سب امیدوں کا خاتمہ کر دیتی ہے اور جو شخص لمبی لمبی امیدیں باندھتا ہے وہ عمل میں ضرور کوتاہی کرتا ہے۔

⇦ **جس** تکلیف اور رنج کے بعد جنت مل جائے وہ کوئی رنج اور تکلیف نہیں۔ اور جس خوشی اور آرام کے بعد دوزخ میں جانا پڑے۔ وہ کوئی خوشی اور آرام نہیں۔

⇦ **شرافت** اور بزرگی تواضع سے حاصل ہوتی ہے وہ کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتی۔ اور دین کی جو اصلاح تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہوسکتی ہے وہ اور کسی چیز سے نہیں ہوسکتی۔

⇦ **عداوت** اور دشمنی کا موجب تکبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور نعمتوں کو محفوظ رکھنے والی شکر کے برابر کوئی چیز نہیں۔

⇦ عاجزوں اور ظلوموں کی فریادرسی اور مدد کرنے سے جو ثواب حاصل ہوتا ہے۔ وہ اور کسی عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اور خلق خدا کے ساتھ نیکی کرنے سے جس قدر شکر گزاری ہوتی ہے وہ کسی اور صورت نہیں ہوسکتی۔

⇦ **آدمیوں** کو غلام بنانے میں احسان کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اور نیکی کو خراب اور برباد کرنے میں احسان رکھنے اور اس کے جتلانے کے برابر کوئی چیز نہیں۔

⇦ **ظلم** نہایت برا اور وفاداری نہایت اچھی خصلت ہے۔

⇦ **غصہ** اور ناراضگی نہایت قبیح اور خوشی اور رضامندی بہت اچھی صفت ہے۔

⇦ **جو شخص** فہیم (سمجھدار) ہو وہ محتاج اور نادار نہیں اور جس شخص نے علم کو زندہ کیا (کوئی علمی سلسلہ جاری کیا ہے) وہ کبھی مردوں میں شمار نہیں ہوتا۔

⇦ **جو شخص** بقاء اور زندگانی چاہتا ہے وہ کبھی زندہ نہیں رہتا۔ اور جو موت کا طلب گار رہتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا (یا موت جسکی طلب گار ہو وہ اس سے نجات

نہیں پاتا)

⇦ جو شخص گناہوں میں مبتلا ہو کر دنیا کی کوئی کامیابی حاصل کرتا ہے اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو گویا اس تک نعمت علم واصل نہیں۔

⇦ جو شخص دل میں فضول اور لمبی امیدیں باندھتا ہے۔ وہ عقلمند نہیں اور جس شخص کے عمل برے اور خراب ہوں وہ خوشحال اور خورسند نہیں۔

⇦ جو شخص اپنی قدر جانتا ہے وہ ہلاک نہیں ہوتا اور جو شخص اپنی حد سے بڑھ جاتا ہے وہ عقل نہیں رکھتا۔

⇦ رفق (نرمی) جس چیز میں ہو اسے زینت دیتی ہے اور خرق (بے وقوفی) جس شخص میں ہو۔ اسے عیب لگاتی ہے۔

⇦ نیندوں کے سب ارادوں اور خیالات کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ اور توبہ بڑے بڑے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

⇦ ایسے بہت لوگ ہیں جو حق سمجھتے ہیں۔ مگر اسے مانتے نہیں۔ اور نیز اس قسم کے بہت لوگ ہیں۔ جو علم رکھتے ہیں۔ مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

⇦ ظالموں سے عذاب نہایت نزدیک ہے اور مظلوموں سے نصرت الٰہی نہایت قریب ہے۔

⇦ باغی کی سزا بہت بڑی ہے۔ اور سرکش بہت جلد منہ کی کھاتا ہے۔

⇦ جیسا کہ باہمی مشورہ کرنے سے صحیح رائے معلوم ہوتی ہے ایسی اور کسی صورت سے معلوم نہیں ہو سکتی۔

⇦ ساتھ رہنے اور پڑوس کی وجہ سے جو عزت و حرمت مضبوط ہوتی ہے وہ کسی اور طریق سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

⇦ جو شخص تعریف کے کام نہیں کرتا (یا لوگوں کی شکر گزاری نہیں کرتا) وہ بزرگی نہیں پا سکتا اور جو شخص کوشش اور سعی نہیں کرتا۔ وہ بھی مجد اور بزرگی کے حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

⇦ کوئی عقلمند جھوٹ نہیں بولتا اور کوئی ایماندار زنا کی طرف آنکھ نہیں کھولتا یعنی بدکاری نہیں کرتا۔

⇦ کوئی مخلص شبہے میں نہیں پڑتا اور کوئی صادق الیقین شک نہیں کرتا۔

⇦ جس شخص کے دل میں شک پڑا ہوا ہے اس کو خدائے واحد پر یقین نہیں۔

⇦ جو شخص وعدے کو ٹالتا رہتا ہے۔ وہ اگر پورا بھی کرے تو اس میں کچھ لطف نہیں ہوتا اور جو شخص دیکر جتلاتا ہے اس کے عطا میں کچھ مزہ نہیں آتا۔

⇦ جو شخص اپنے کام کیلئے سویرے اٹھتا ہے اسے بہت جلد کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور جو لوگ شریر اور بے حیا ہیں۔ ان سے صلاح اور درستی نہایت دور رہتی ہے۔

⇦ تنگدستی میں سخاوت کرنا نہایت اچھا ہے۔ اور مالداری کی حالت میں بخل کرنا سخت برا ہے۔

⇦ قدرت ہوتے معاف کرنا کیسا خوب ہے اور عذر پیش ہونے کے بعد سزا دینا نہایت برا اور معیوب ہے۔

⇦ عبرت حاصل کرنے کے اسباب بکثر موجود ہیں۔ مگر عبرت حاصل کرنیوالے کم ہیں۔

⇦ شہروں کی آبادی جیسے کہ عدل سے ہوسکتی ہے۔ عزت کی حفاظت کہ جیسے مال کرنے سے ہوسکتی ہے ایسی اور کسی چیز سے نہیں ہوسکتی۔

⇦ نعمتوں کا شکر جیسا کہ ان کے خرچ کرنے سے ہوسکتا ہے اور کسی صورت سے

نہیں ہوسکتا۔ اور انکی حفاظت جس طرح ان کو دوسروں پر انعام کرنے سے ہوسکتی ہے اور کسی طریق سے نہیں ہوسکتی۔

⇦ جو نیک نامی مال خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتی اور حرص کے برابر کوئی چیز نفس کو ذلیل نہیں کرتی اور بخل کے برابر عزت کو کوئی چیز عیب نہیں لگاتی۔

⇦ اہلِ فضل کے حق میں جھوٹ نہایت برا اور معیوب ہے۔ اور بزرگوں کے حق میں بخل نہایت قبیح اور مذموم ہے۔

⇦ جب تک عقل درست نہ ہو کوئی شخص ایمان نہیں لاتا۔ اور جب تک جہالت غالب نہ ہو کوئی شخص کفر میں مبتلا نہیں رہتا۔

⇦ اصل کے زوال کے بعد فرع کیلئے کوئی بقا نہیں۔

⇦ وہ شخص جس کے دل میں ایمان اور یقین جاگزین ہوگیا اور وہ اس پر خوش اور خرم رہا۔ نہایت سعادت مند اور با اقبال ہے۔

⇦ جو شخص حضرات انبیاء علیہم السلام کے قدم بقدم چلتا ہے اسے اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل ہوتی ہے اور وہ ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال ہے۔

⇦ جس شخص کا مطلب دنیا طلبی میں منحصر ہے وہ آخرت میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

⇦ انسان کیلئے یہ سخت برا ہے کہ ظاہر میں موافق اور مومن اور دل میں منافق اور بدظن ہے۔

⇦ جو شخص لوگوں پر ظلم و تعدی کرتا ہے حدود شریعت سے آگے بڑھتا اور تکبر اور سرکشی کرتا ہے وہ بہت بڑا گناہگار ہے۔

⇦ محبت جس طرح سخاوت، نرمی اور حسن خلق سے پیدا ہوتی ہے ایسی اور کسی چیز سے پیدا نہیں ہوتی۔

⇦ وہ شخص بہت بڑا گناہگار ہے جو مخلوق کی رضامندی خالق کی ناراضگی سے طلب کرتا ہے۔

⇦ تقویٰ کے برابر دین کا کوئی مصلح نہیں۔ اور خواہش نفس کے برابر اس کا کوئی مسلک اور مفسد نہیں۔

⇦ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے خدائے پاک اس کیلئے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور آسان کر دیتا ہے۔

⇦ جب کوئی مصیبت زیادہ سخت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے دور کر دیتا ہے۔

⇦ جو شخص قصور وار کو اسکے جرم اور قصور پر ملامت کرتا ہے اس نے اس کو قصور معاف نہیں کیا۔ اور جو شخص اپنی نیکوئی اور احسان کو جتلاتا ہے اس نے کوئی احسان نہیں کیا۔

⇦ علم جتنا کہ عمل کرنے سے بڑھتا ہے اتنا اور کسی چیز سے نہیں بڑھتا۔ اور جو شخص احسان کرنے میں بخل کرتا ہے۔ اس نے حقیقت ایمان کو نہیں سمجھا۔

⇦ جو شخص کوئی چیز دیکر جتلاتا ہے۔ اس کے احسان میں کچھ لطف نہیں ہوتا۔

⇦ خدائے پاک جس کام کے کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اس کی بجا آوری کیلئے خود مدد فرماتا ہے۔ اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے انسان کی کسی ضرورت کو ان پر موقوف نہیں رکھا۔

⇦ سلطنتوں کی حفاظت جیسی کہ عدل سے ہو سکتی ہے ایسی اور کسی چیز سے نہیں ہو سکتی۔ اور بخل کے برابر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی موجب نہیں۔

⇦ جو شخص اپنے قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اسے خدائے واحد پر ایمان نہیں اور جو شخص اپنے عہد اور اقرار کی نگہداشت نہیں کرتا۔ اس کو خدائے

پاک کے ساتھ یقین وایقان نہیں۔

⇦ **ایک** دوسرے کی خبر گیری کے برابر دوستی اور بھائی بندی کا کوئی محافظ نہیں۔

⇦ **تنگی** اور تکلیف آرام سے اور موت حیات سے نہایت قریب ہے۔

⇦ **جو شخص** اپنے دوستوں کی خیر خواہی نہیں کرتا اسکی دوستی میں خلوص نہیں اور جو شخص سخاوت نہیں کرتا۔ اس کیلئے سرداری اور عروج نہیں۔

⇦ **بُردبار** آدمی فحش نہیں بکتا۔ اور شریف آدمی کو وحشت میں نہیں ڈالتا۔

⇦ **کوئی** شریف ظلم نہیں کرتا۔ اور کوئی پاکدامن زنا (بدکاری) میں نہیں پڑتا۔

⇦ **جاہل** نہایت بے شرم اور بے حیا ہوتا ہے اور باطل نہایت قبیح اور برا ہوتا ہے۔

⇦ **جو شخص** احسان کرنے میں بخل کرتا ہے۔ وہ عقلمند نہیں۔ اور جو شخص اپنی زبان کو محفوظ نہیں رکھتا۔ اس کا ایمان ٹھیک اور درست نہیں۔

⇦ **جو شخص** اپنے گرنے کا خوف رکھتا ہے۔ وہ ظلم نہیں کرتا۔ اور جس کو آخرت کا یقین ہے وہ کسی سے عہد شکنی نہیں کرتا۔

⇦ **جب** دو مختلف دعوتیں جمع ہو جاتی ہیں (یعنی ایک شخص ایک کام کی طرف بلاتا ہے اور دوسرا اس کے خلاف کی جانب پکارتا ہے) تو ان میں سے ایک ضرور گمراہی ہوتی ہے۔

⇦ **جو شخص** خدا تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اسکی عزت بڑھا دیتا ہے۔

⇦ **خدائے** پاک کی دنیا کی نعمتوں کو اکثر لوگ بہت بڑا سمجھتے ہیں اور آخرت کی نعمتوں کو بہتیرے لوگ نہایت حقیر سمجھتے ہیں۔

⇦ **وہ شخص** جسکے بھائی دوسروں کے محتاج ہوں لائق سیادت نہیں۔

⇦ **جس** چیز سے تو مستغنی اور بے نیاز ہو جائے وہ اس سے کہیں بہتر ہے۔ جسکی

وجہ سے تو خدا سے مستغنی بن جائے۔

- جس چیز سے تو صبر اختیار کرے وہ اس چیز سے اچھی ہے۔ جس سے تو دنیا کی لذت اٹھائے۔
- چونکہ زندے لوگ مردوں سے ملنے والے ہیں لہٰذا یہ ان سے نہایت نزدیک ہیں۔ اور چونکہ مردے ان سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ ان سے نہایت دور ہیں۔
- جس شخص کے شر سے لوگ مامون نہیں اس کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے امن نہیں۔
- جو شخص دوسروں کی خیر خواہی کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔
- جب دو آدمی باہم گالی گلوچ کرتے ہیں۔ تو وہی غالب آتا ہے جو زیادہ کمینہ ہوتا ہے اور جب دو شخص آپس میں جھگڑتے ہیں۔ تو وہی بڑھتا ہے جو زیادہ سفیہ (بے عقل) ہوتا ہے۔
- خدائے پاک کی بارگاہ عالی میں اس سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے۔ اور اپنی حاجتیں اس سے مانگی جائیں۔
- خدائے پاک نے اپنے بندوں میں عقل سے بڑھ کر کوئی بہتر چیز تقسیم نہیں فرمائی۔
- خدائے پاک نے کوئی چیز فضول اور بیکار نہیں بنائی۔ اور اس نے کسی شخص کو بیکار نہیں چھوڑا۔ کہ جو کچھ جی میں آئے وہ کرنے لگے۔ بلکہ ہر ایک کے ساتھ حساب و کتاب ہوگا۔
- زمانے کی جو گھڑی گزرتی ہے اس میں تیری عمر کا ایک حصہ ختم ہو جاتا ہے۔
- جو کچھ تو آج کمائے گا اس کو کل کے روز (قیامت) کو پائے گا۔ پس تجھے لازم

ہے کہ اپنے وہاں کے گھر کیلئے سامان بنائے اور اس روز کے واسطے کچھ ضرور کمائے۔

- وہ دنیا جس کو تو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس آخرت سے بہتر نہیں ہے۔ جسے تو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
- حق چھوڑنے کے بعد گمراہی حاصل ہونے کے سوا کچھ نہیں۔ اور علماء کے جیسے دشمن جاہل ہیں۔ ایسا کوئی دشمن نہیں۔
- حق ظاہر ہونے کے بعد سوائے شک کے اور کچھ نہیں۔ اور نفس کے جہاد (مخالفت) سے بڑھ کر کوئی جہاد نہیں۔
- دنیا کا جو مال تو نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا وہ تیرا ہو چکا۔ اور جو چھوڑ مرا وہ دشمنوں کا حصہ ٹھہرا۔
- لوگ جس چیز کو اچھا کہتے ہیں اور وہ عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ زمانے میں ایک نہ ایک دن اسے تنزل اور زوال آ جاتا ہے۔
- جو شخص کسی سے مذاق اور دل لگی کرتا ہے اسکی عقل میں کمی آ جاتی ہے۔
- جو شخص دنیا کی کوئی لذت اٹھاتا ہے اس کے عوض وہ ضرور آخرت کی تکلیف پائے گا۔
- دنیا میں جس قدر زیادتی اور ترقی ہوتی ہے۔ آخرت میں اسی قدر نقصان اور کمی آ جاتی ہے۔
- راحت و آرام رنج اور تکلیف سے نہایت قریب ہے اور حرص تکلیف کا بھاری بوجھ ہے۔
- رنج اور تکلیف سے نعمت و آرام بالکل ملا ہوا ہے اور نحوست سے سعادت گتھی ہوئی۔

⇦ جس شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ وہ نہایت خسیس ہے۔

⇦ جو شخص گناہ سے پاک اور بری ہو وہ نہایت دلیر ہوتا ہے اور جس میں کچھ عیب ہو وہ سخت بزدل ہو جاتا ہے۔

⇦ خدائے پاک جس شخص پر شکر کا دروازہ کھولتا ہے۔ اس پر زیادتی نعمت کا دروازہ بند نہیں فرماتا۔

⇦ کوئی نعمت اور خوش حالی زائل نہیں ہوتی۔ جب تک کہ تم گناہوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مرتکب نہ بنو۔ اور خدائے پاک اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا۔

⇦ جو شخص کل (آئندہ) کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے موت کے آنے سے اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

⇦ جو شخص ان امور کو حلال سمجھتا ہے۔ جن کو قرآن کریم نے حرام بتلایا ہے۔ تو اسے انکی حرمت کا یقین نہیں (گویا قرآن مجید کا منکر ہے)

⇦ جب آخرت میں انسان تہی دست ہو اور دنیا میں بھی مصائب میں مبتلا رہے۔ تو اس کیلئے بہت بڑی مصیبت ہے۔

⇦ دنیا کی جو چیز مل جائے اس پر زیادہ اترانا مناسب نہیں اور جو فوت ہو جاوے اس پر غم کھانا لائق نہیں۔

⇦ دنیا کی جس چیز کو تو نے کھالیا وہ ہاتھ سے چلی گئی۔ اور جو دوسروں کو کھلا دی۔ اس کی خوشبو دور تک پھیل گئی۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ فرماتے ہیں یہ کیا وجہ ہے کہ تم مجھے بدن بلا ارواح۔ ارواخ۔ بلا فلاح عابد بغیر درستی وصلاح اور تاجر بلا ارباح نظر آتے ہو۔

⇦ جو کام لوگوں کے سامنے کرنا مناسب نہ ہو۔ اس کو چھپ کر بھی نہ کرنا چاہئے۔

⇦ گھڑیوں اور گھنٹوں کے گزرنے سے دن اور دنوں کے گزرنے سے مہینے اور مہینوں کے گزرنے سے سال اور سالوں کے گزرنے سے عمر کس سرعت اور جلدی سے ختم ہو جاتی ہے۔

⇦ جس شخص کے دل میں ایمان اور تقویٰ جاگزین ہو اس کیلئے موت نہایت نافع ہے۔

⇦ جو شخص اپنے پروردگار کو پہچانتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کا نہایت سزاوار ہے۔

⇦ اس گھر میں کوئی خوبی نہیں جو عمارت کی طرح گر کر ویران ہو جائے۔ اور اس عمر میں کچھ برکت نہیں۔ جو زادراہ کی طرح جلدی سے ختم ہو جائے۔

⇦ خدائے پاک کتنا بڑا بردبار ہے۔ کہ اپنے نافرمانوں اور مخالفوں کو گرفت نہیں کرتا۔ اور وہ کتنا بڑا غفور اور معاف کرنے والا ہے کہ اپنے مجرم اور حسد سے بڑھنے والے بندوں کو نہیں پکڑتا۔

⇦ جس شخص کی تمام ہمت اور کوشش پیٹ بھرنے اور شہوت پرستی میں منحصر ہو تو وہ خیر اور بھلائی سے نہایت دور اور بعید ہے۔

⇦ حریص نفس تکلیف دینے والی آخرت سے کیسا غافل اور بے خبر ہے۔

⇦ اگر انسان میں زبان نہ ہوتی۔ تو ایک مورت یا ایک چوپائے جانور سے اسکی حقیقت کچھ زیادہ نہ تھی۔

⇦ انسان اپنی جان کے حق میں نہایت صداقت اور راستی گواہی دیگا۔ اور اس کے کام اس کے حق میں نہایت کافی دلیل ہونگے۔

⇦ اے خدائے پاک تیری وہ مخلوق جو ہمیں نظر آتی ہے۔ وہ کتنی بڑی ہے اور تیری قدرت کے وہ کرشمے جو ہماری نظر سے غائب ہیں وہ اس سے کہیں بڑے ہیں۔

اور انکی نسبت یہ مخلوق نہایت چھوٹی اور حقیر ہے۔

⇦ اے خدائے پاک تیری سلطنت اور بادشاہت کے وہ نشان جو ہم دیکھ رہے ہیں کتنے عظیم الشان ہیں اور جو نشان ہماری نظر سے غائب ہیں۔ وہ ان سے بھی کہیں زیادہ بڑے ہیں۔ اور ان کو ان سے کوئی نسبت نہیں یعنی تو بہت بڑا بادشاہ اور صاحب قدرت ہے۔

⇦ اپنی نفسانی خواہشوں سے صبر کرنا انسان کے حق میں نہایت اچھا ہے اور جو چیزیں لائق اور مناسب نہ ہوں انکی خواہش نہ کرنا نہایت بہتر اور خوب ہے۔

⇦ خدائے پاک نے جاہلوں پر علم سیکھنا فرض کیا ہے تو عالموں پر اس کا سکھانا اور پڑھانا فرض کر دیا ہے۔

⇦ جس شخص کی سمجھ ٹھیک نہ ہو۔ اسے علم سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور جو شخص بردباری کے موقع پر بردباری اختیار نہ کرے اس کو بردباری سے کوئی نفع نہیں۔

⇦ یہ کیا بات ہے کہ تم لوگ دنیا کی تھوڑی سی چیز حاصل ہونے پر خوشیاں مناتے ہو۔ اور آخرت کی بہت سی چیزیں ضائع ہونے پر غم نہیں کھاتے۔

⇦ یہ کیا وجہ ہے کہ تم ایسی چیزوں کی امیدیں رکھتے ہو۔ جو تمہیں حاصل نہیں ہوتیں۔ اور وہ مال جمع کرتے ہو جسے آپ نہیں کھاتے اور وہ مکان بناتے ہو جس میں خود آباد نہیں ہوتے۔

⇦ کچھ دنیا نے تجھے دھوکا نہیں دیا۔ بلکہ تو خود دنیا پر فریفتہ اور مغرور ہو گیا ہے۔ اور اس موجودہ گھر (دنیا) نے تجھ سے کوئی فریب نہیں کیا۔ بلکہ تم خود دھوکے میں پڑ گئے ہو۔

⇦ انسان اور معتبر لوگ دنیا میں بہت کم ہیں اور خائن اور جھوٹے بہت زیادہ ہیں۔

⇦ روپیہ پیسہ (مال و دولت موجود ہونے) کے وقت بہت سے لوگ بھائی بند ہو

جاتے ہیں۔ اور زمانے کے حوادث اور مصائب کے وقت خال خال نظر آتے ہیں۔

⇦ **مروت** اور مردانگی سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ وزنی اور بھاری نہیں۔ اور فتوت (جوانمردی) سے بڑھ کر انسان کیلئے کوئی چیز زیادہ باعث زینت نہیں۔

⇦ **انسان** کے حق میں یہ نہایت اچھی بات ہے کہ تھوڑے مال پر قناعت کرے اور جو حاجت سے زائد ہو وہ لوگوں کو دے ڈالے۔ اور اس کے حق میں یہ نہایت برا ہے کہ باطن تو بیمار اور پراگندہ ہو۔ اور ظاہر خوبصورت اور آراستہ ہو۔

⇦ **جناب** امیر المومنین ؒ خود اپنی ذات کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ جب مجھ سے گناہ کرنے میں توقف ہو جاتا ہے۔ تو میں اسکے شکریئے میں دو رکعت نماز نفل پڑھتا ہوں۔

⇦ **دور خا رہنا** (منافقانہ چال رکھنا) انسان کیلئے نہایت برا اور مذموم ہے۔

⇦ **معلوم** نہیں ابن آدم کیوں اتراتا اور فخر کرتا ہے۔ اس کی حقیقت تو یہ ہے۔ کہ پہلے منی کا نطفہ تھا اور آخر کار مردار ہو جائیگا۔ نہ اپنے آپ کو روزی پہنچا سکتا اور نہ اپنی موت ہٹا سکتا ہے۔

⇦ **میری** پیٹھ کو صرف دو آدمیوں نے توڑا ہے یعنی صرف ان کی ذات سے مجھے صدمہ پہنچا ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے ایک عالم بے باک۔ دوسرا جاہل عابد۔ اول الذکر تو اپنی بے باکی کی وجہ سے اپنا فرض منصبی ادا نہیں کرتا اور دوسرا اپنی عبادت کے جال سے لوگوں کو گمراہی میں پھنساتا ہے۔

⇦ **معلوم** نہیں ابن آدم کس لئے غرور کرتا ہے۔ اس کی اصلیت تو یہ ہے کہ پہلے یہ ایک نطفہ تھا۔ جو پیشاب کی راہ سے نکلا۔ اور آخر کار گندہ مردار ہو جائیگا۔ اور ان دونوں حالتوں کے درمیان گندگی کو اٹھائے ہوئے ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی نافرمانی دنیا کی کسی چیز کی محبت کے سوا وقوع میں نہیں آتی۔ اور اس کی اطاعت اپنی جان پر جبر کرنے اور دنیا کی چیزوں سے متنفر ہونے سے ہاتھ آتی ہے۔

⇦ خدائے پاک جب اپنے بندے کی قسمت میں کوئی چیز مقدر فرماتا ہے اور پھر بندہ اس پر راضی اور خوش ہوتا ہے تو اسی میں اسکی بہتری ہوتی ہے۔

⇦ خدائے پاک اپنے بندے کو دنیا یا آخرت کی جس قدر نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ تو یہ اس کے حسن خلق اور نیک نیتی کا ثمرہ ہے اور جس قدر دنیا کی تکلیفیں یا آخرت کے عذاب کو دور کرتا ہے۔ تو یہ اس کے رضا بقضا اور مصائب میں صبر کا نتیجہ ہے۔

⇦ جو لوگ خدائے پاک کی خوشنودی کے سوا کسی اور غرض کیلئے آپس میں بھائی بندی قائم کرتے ہیں۔ تو یہ بھائی بندی قیامت میں ان کیلئے وبال ہوگی۔

⇦ یہ کیسا اچھا ہے کہ مالدار لوگ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کیلئے فقیروں کی تواضع کریں۔ اور فقیر خدا تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور ان کے حق میں حسن نیت سے کام لیں۔

⇦ جناب امیر المومنینؓ اپنی ذات کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ کسی شخص کیلئے میری طرف اس سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نہیں ہوسکتا کہ میں نے اس کے ساتھ پہلے کوئی احسان کیا ہو کیونکہ میں ہمیشہ اس احسان کی تکمیل کرتا رہتا۔ اور اس کے ساتھ اس لئے تعلق قائم رکھتا ہوں کہ بعد میں احسان کے روکنے سے پہلی نیکی بھی برباد ہو جاتی۔

⇦ تم لوگ اپنے بھائی بندوں کے عیب ظاہر نہیں کرتے کہ وہ تمہارے جو عیب چھپائے رکھیں۔ تم لوگ دنیا کی چیزوں پر اور آخرت کے چھوڑنے پر آپس میں

دوستی پیدا کرتے ہو۔

- **جو شخص** لمبی امیدیں باندھتا ہے وہ آخرت کو بھول جاتا اور برے کام کرتا ہے۔
- **مجھے** قرآن شریف کی ہر ایک آیت کا نزول معلوم ہے اور ہر ایک آیت کی نسبت یہ بھی معلوم ہے کہ کس مقام میں پہاڑ یا میدان میں نازل ہوئی وقت دن یا رات میں نازل ہوئی۔ میرے پروردگار نے مجھے دل اور بولنے والی زبان عطا کی ہے۔
- **مبتلائے** مصیبت جو بلا میں سخت گھرا ہوا اس شخص کی نسبت جو عافیت میں ہے و اور بلا کے آنے سے مامون ہو کچھ دعا کا زیادہ محتاج نہیں۔

خدائے پاک نے جس شخص کو عقل دی ہے وہ اس کو اس کے ذریعے آخرت کے دن ضرور نجات بخشتا ہے۔

- **جو شخص** قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ اسکی ہدایت میں زیادتی اور گمراہی میں کمی ہو جاتی ہے۔
- **اے** انسان تجھے اپنی جان کے ہلاک کرنے کا کیسا شوق ہے یا تجھے اپنی بیماری کا علم نہیں یا غفلت کی نیند میں مست ہے۔ جب تو اپنی جان پر خود رحم نہیں کرتا تو دوسرا کوئی شخص تجھ پر کیسے رحم کرے گا۔
- **اے** مبتلائے مصیبت تو اپنی بیماری اور مصیبت پر صبر نہیں کرتا۔ مصائب اور حوادث میں وقت اور مضبوطی سے کام نہیں لیتا اور اپنی جان پر رونے سے باز نہیں آتا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے)
- **اگر** تجھے دنیا کا مال و دولت مل بھی جائے۔ تو اس میں کچھ فائدہ نہیں کیونکہ اول تو اسکی حفاظت اصلاح اور ترقی کی فکر اس سے فائدہ اٹھانے نہیں دیتی۔ اور اگر کچھ فائدہ اٹھایا بھی تو موت کے آنے سے سب چین و آرام خاک میں مل جاتے

ہیں۔ اوراس وقت بے حد حسرت پیدا ہوتی ہے۔

⇦ **انسان** کوضروری ہے کہ آٹھ پہر میں ایک ایسی گھڑی مقرر کرے جس میں تمام مشاغل سے فارغ ہوکر اپنے نفس کے ساتھ حساب کرے کہ اس نے رات اور دن میں کون سے کام اپنے نفع کے اور کون سے کام اپنے ضرر کے کئے ہیں۔

⇦ **وہ** تاوان جس نے دنیا کا تھوڑا سا سرمایہ حاصل کرلیا۔ اوراس میں کامیاب ہو گیا اس عقلمند اور ہوشیار کے برابر کہاں ہوسکتا ہے۔ جس نے اپنی ہمت عالی سے آخرت کی کامیابی حاصل کرلی ہے۔

⇦ **وہ** قابل رشک شخص ہے جس نے آخرت کے مقاصد حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اس بے عقل سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جو اپنی شقاوت اور بد تدبیری سے جنت کی نعمتوں سے محروم رہا۔

⇦ **تمہاری** تمام اولاد ایک دن مٹی میں دفن ہو جائیگی۔ سب مکان ایک روز خراب اور ویران ہو جائینگے۔ اور جو مال جمع کیا ہے۔ وہ جاتا رہے گا۔ اور جو عمل کمائے ہیں وہ سب ایک کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ قیامت کے دن پیش کئے جائیں گے۔

⇦ **دنیا** زوال اور فنا سے اور جوانی بڑھاپے سے نہایت نزدیک ہے اور شک وسواس کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

⇦ **جوشخص** اپنے دل میں (دین کی بہبودی کی وجہ سے) کوئی خوشی کرتا ہے۔ تو خدائے پاک اس خوشی کی بدولت اس کے دل میں ایک لطف پیدا کر دیتا ہے۔ پھر جب اسے کوئی مصیبت پیش آتی ہے۔ تو وہ لطف اس مصیبت کی طرف ایسے رواں ہوتا ہے۔ جیسے کہ پانی ڈھلان کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ اس مصیبت کو اس کے دل سے ایسے ہٹا دیتا ہے جیسے کہ دوسرے گلے کے اونٹ

اونٹوں کے گلے سے نکال دیئے جاتے ہیں۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کے نزدیک کوئی عمل اس سے بڑھ کر زیادہ محبوب اور پسند نہیں۔ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی کسی تکلیف کو دور کرے۔

⇦ **میں** جب کسی شخص سے کوئی وعدہ کرتا ہوں۔ اور وہ رات کو اپنے بستر پر اس فکر میں بے چین رہتا ہے۔ کہ سویرے اٹھ کر وہ اپنی حاجت روائی کرے گا۔ تو مجھے اس سے بڑھ کر اس بات کی فکر رہتی ہے کہ میں جلدی سے اس کے پاس جا کر اس کے وعدے کے قرض سے سبکدوشی حاصل کروں۔ تمام رات اسی فکر میں اپنے بستر پر بے چین رہتا ہوں۔ اور نیز مجھے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ مبادا ایسا کوئی مانع پیش آ جائے۔ جس سے وعدے کا خلاف کرنا پڑے۔ کیونکہ وعدہ خلافی شریفوں کی صفت نہیں۔

⇦ **شریف** لوگ موت سے ایسا نہیں بھاگتے جیسا کہ بخل اور کمینوں کے ساتھ سے بھاگتے ہیں۔

⇦ **قیامت** کو آدمی اپنے حق میں نہایت صداقت اور راستی سے کلام کرے گا۔ اور اس کے خود اپنے اعمال اس کے گواہ ہونگے۔

⇦ **ناواقف** آدمی کی حالت اس کے معاعد سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ بن دیکھے درختوں کا پتہ ان کے پھل دیکھنے سے چلتا ہے۔ غرض کہ جس طرح پھل کے دیکھنے سے اصل کا پتہ چلتا ہے۔ اور عمل کے دیکھنے سے صاحب فضیلت کا فضل معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح شریف کی شرافت سے اس کے آداب سے ظاہر ہوتی اور کمین کی فضیحت اسکی بداطواریوں سے پیدا ہوتی ہے۔

⇦ **بادشاہ** کو اپنا مہربان بنانے۔ غصہ ناک کے سینے سے کینہ نکالنے اور مجبور کو اپنی طرف مائل کرنے۔ بڑے بڑے دشوار کاموں میں کامیابی حاصل کرنے اور بڑی

بڑی خرابیوں کے ہٹانے میں ہدیئے کے برابر کوئی چیز کار آمد ثابت نہیں ہوئی۔

⇦ **اس شخص** کی زندگی اور بقا کا کیا اعتبار ہے جسکی موت کا ایک دن مقرر ہے۔ کہ اس سے ایک پل بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اور موت کا شکاری ہر وقت اس کے پیچھے لگا ہوا کسی وقت بھی اس سے غافل نہیں ہوتا۔

⇦ **دین** میں سب سے زیادہ سستی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آدمی خدا تعالیٰ کے قرض کو ادا نہ کرے اور اس کے فرائض کو ضائع کردے۔ اور عزت کو محفوظ رکھنے کا سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ آدمی دنیا طلبی اور برے اغراض سے اعتراض اور کنارہ کشی اختیار کرے۔

⇦ **انسان** کے دل کو سب سے زیادہ کھینچنے والی چیز زبان ہے۔ اور نفس کو سب سے زیادہ دھوکا دینے والا شیطان ہے۔

⇦ **امن** و آرام کے حصول کیلئے ایمان اور احسان سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ مفسد نہیں۔ اور شریفوں کو اپنا غلام بنانے میں سخاوت کرنے اور عزت و اکرام کے ساتھ پیش آنے کے برابر کوئی گر نہیں۔

⇦ **کمینوں** کے خصائب نہایت قبیح اور مذموم اور شریفوں کے صفات نہایت اچھے اور محمود ہوتے ہیں۔

⇦ **جو شخص** تیرے عیب بیان کرتا ہے وہ غائبانہ طور پر کبھی تیری خیر خواہی نہیں کرے گا۔

⇦ **جو شخص** تیرے عیب بتلائے اور تیری غیبت میں تیرے حقوق کو نگاہ رکھے تو اس نے تیری خیر خواہی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ اور ذرا بھر قصور نہیں کیا۔

⇦ **اور** جو مال تو نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دیا ہے تو وہ ایسے شخص کو دیا ہے جو بدلہ دینے میں ذرا بھر کمی نہیں کرتا۔ اور جو قصور اور گناہ کیئے ہیں۔ وہ اس ذات

کے حقوق میں کیے ہیں جو ہر طرح کی سزا دینے پر قادر ہے۔

⇦ جب تو اپنا راز خود بخود محفوظ نہیں رکھ سکا تو اوروں کو اس کے ظاہر کرنے پر ملامت کرنا مناسب نہیں۔

⇦ آدمی کی عالی ہمتی بلند مراتب کو پہنچاتی ہے اور شہوت پرستی پستی کے گڑھے میں گراتی ہے۔ اوران کے حصول میں ان کے برابر کوئی چیز نہیں۔

⇦ عہد شکنی کرنیوالا اس بات کیلئے پورا لائق ہے کہ کوئی شخص اس کے ساتھ وفاداری نہ کرے۔

⇦ صلہ رحمی کے بعد قطع کرنا بھائی بندی کے بعد ظلم روا رکھنا۔ دوستی کے بعد دشمنی سے پیش آنا اور الفت کے مستحکم اور مضبوط کرنے کے بعد اس کو توڑنا نہایت قبیح اور برا ہے۔

⇦ خدائے پاک جب کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور پھر وہ اس میں ظلم کرتا ہے تو وہ ضرور اس بات کے لائق ہو جاتا ہے۔ کہ وہ نعمت اس سے چھین لے۔

⇦ جس شخص کی نظر میں اسکے نفس کی کچھ عزت ووقعت ہے (یعنی وہ اس کو عذاب دوزخ سے بچانے کی فکر رکھتا ہے) تو دنیا اسکی نظر میں ضرور حقیر اور ناچیز ہے۔

⇦ خداتعالیٰ کی گرفت باغیوں اور ظالموں کے سر پر کھڑی ہے۔

باب نمبر 72

⇦ جناب امیرالمومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ سب کاموں کی درستی عقل پر۔ عزت وسرداری عدل پر۔ علم کی ترقی تعلیم پر۔ راز کی خوبی اسکے محفوظ رکھنے پر۔ وعدے کی عمدگی اس کے پورا کرنے پر، نیک کاموں کی بہتری انکے جلدی کرنے پر موقوف ہے۔

⇦ نیکی کا مدار پرہیزگاری اور ورع پر ہے اور شر اور خرابی کی جڑ لالچ اور طمع ہے۔

⇦ علم کی خوبی اس پر عمل کرنے میں اور احسان کی خوبی اس کے نہ جتلانے میں منحصر ہے۔

⇦ عمل کا مدار اخلاص پر ایمان کا مدار حسن یقین پر اور اسلام کی مدار صداقت زبان پر ہے۔

⇦ پرہیزگاری کا مدار حرام کاموں سے بچنے پر اور تمام کاموں کے حسن خاتمہ پر ہے۔ اور حسن خاتمہ اس بات پر موقوف ہے کہ خدائے پاک کی رضا مندی حاصل ہو۔

⇦ تمام بھلائیوں اور خوبیوں کی جڑ خدائے پاک کی اطاعت اور عبادت ہے۔

⇦ شکر کرنے سے نعمت قائم رہتی اور نیکی کرنے سے خدائے پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

⇦ زہد کا ثمرہ حکمت اور ثروت کا پھل مروت ہے۔

⇦ انصاف سے دوستی اور بھائی بندی قائم رہتی اور اخلاص سے اعمال میں رفعت

حاصل ہوتی ہے۔

⇦ گھنٹوں کے گزرنے سے عمریں ختم ہو جاتی ہیں۔اور پرہیزگاری سے نیک عمل پیدا ہوتے ہیں۔

⇦ جلد بازی کرنے سے آدمی اکثر ٹھوکریں کھاتا اور کمال عقل سے حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔

⇦ صبر کرنے سے عقلمندی اور ہوشیاری میں قوت آ جاتی اور بیکاری میں عشق بازی یاد آ جاتی ہے۔

⇦ خلاف رائے کرنے سے آپس میں مخالف بڑھ جاتی اور احسان سے رفعت اور بلندی ہاتھ آتی ہے۔

⇦ مطلوب فوت ہونے سے حسرت پیش آتی اور خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے اسکی مغفرت دست گیری فرماتی ہے۔

⇦ وہ مکروہ و ناپسند چیز جس کا انجام اچھا نہ ہو۔اس محبوب اور پسندیدہ چیز سے کہیں بہتر ہے۔جس کا انجام مذموم اور برا ہو۔

⇦ آدمی کا وزن اسکی عقل اور اس کا جمال اس کی مروت ہے۔

⇦ حق میں نزاع کرنیوالا لائق خصومت ہے اور بخیل قابل نفرین اور مذمت ہے۔

⇦ جو مصائب تقدیر میں لکھے گئے ہیں انسان کتنا ہی ہوشیار اور چوکنا رہے۔وہ اس پر غالب آ جاتے ہیں۔

⇦ صبر کی تلخی کا پھل فتح مندی اور کامیابی ہے۔

⇦ فضلاء کی غرض مجلس حکمت سے اور علماء کی لذت تدریس علم سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ نفس کے ساتھ جہاد کرنا بزرگوں کی خصلت۔ذکر الٰہی پر مداومت کرنا اولیاء اللہ

کی خاص صفت اور گوشہ خلوت اختیار کرنا صلحا کا طریق اور عادت ہے۔

⇦ بُرے کام کو مشہور کرنیوالا گناہ میں اس کے فاعل کے برابر اور غیبت کو سننے والا اس کے بیان کرنیوالے کے مساوی ہے۔

⇦ جس موت سے راحت و آرام حاصل ہو۔ وہ اس زندگانی سے کہیں بہتر ہے جس میں رنج اور تکلیف شامل ہو۔

⇦ خواہش پرستی وہ سواری ہے جو اپنے سوار کو ہلاک کر دیتی ہے۔

⇦ شریف کو نہ دینا کمین کے عطا کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ (یعنی اگر شریف کو کوئی چیز نہ دی جائے۔ تو اس میں اتنی قباحت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ کمینے کو کوئی چیز دینے سے خرابی پیدا ہوتی ہے)

⇦ شریفوں کی عداوت کمینوں کی دوستی سے اچھی ہے۔

⇦ علم کی مجلسیں غنیمت ہیں اور عقلمند کی رفاقت میں کوئی کھٹکا نہیں۔

⇦ نیک لوگوں کی مجلس شرافت کا موجب اور شریروں کی صحبت ہلاکت کا باعث ہے۔

⇦ اہل فضل کا ساتھ دلوں کی حیاتی کا ذریعہ اور کمینوں کی ہمنشینی انکے ضعف اور کمزوری کا زینہ ہے۔

⇦ گناہوں پر مداومت کرنا۔ روزی بند کر دیتا ہے اور کمینوں کا ساتھ اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے۔

⇦ اہل فضل کے ساتھ میل جول رکھنا بلندی مراتب کا موجب اور کمینہ صفات سے برکنار رہنا دشمن کے رنج کا باعث ہے۔

⇦ عام لوگوں سے برکنار رہنا بہت عمدہ مروت اور تہمت کی باتوں سے الگ رہنا اعلیٰ درجے کی مردانگی اور فتوت ہے۔

⇦ آدمی کی مروت اسکی عقل کی مقدار پر ہوتی ہے۔اور آدمی کو زینت اپنے علم اور حلم سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ عقلمند کی مروت (مردانگی) دینداری۔شرافت نسب اور تہذیب اخلاق میں منحصر ہے۔

⇦ جو شخص کسی کی ایسی تعریف کرتا ہے جس کے لائق وہ نہیں ہوتا۔تو وہ اس کے ساتھ مسخری اور مذاق کرتا ہے۔

⇦ احسان کو درجہ تکمیل تک پہنچانا اسکی ابتداء کرنے سے بہتر ہے۔

⇦ شریف آدمی کو ہمیشہ اپنے باپ دادا کے خصال کی طرف کشش ہوتی ہے۔

⇦ جبکہ تو لوگوں کے ساتھ احسان اور بھلائی نہ کریگا۔تو وہ تجھے چھوڑ کر دوسروں کا ساتھ دینگے۔

⇦ لوگوں کو تکلیف نہ دینے سے دشمنوں کے دل بھی صاف ہو جاتے ہیں۔

⇦ لوگوں کے ساتھ دشمنی رکھنا جاہلوں کی خصلت ہے اور ان کے ساتھ صلح اور مدارات رکھنا نہایت اچھا کام اور عمدہ صفت ہے۔

⇦ نادان کی خاطر و مدارات کرنا نہایت سخت تکلیف ہے اور جاہل کا ساتھ بہت بڑی بلا ہے۔

⇦ جو شخص شر سے پرہیز کرتا ہے (کسی کے حق میں برائی نہیں کرتا) وہ نیکی کرنیوالے کے برابر ہے اور جو شخص گناہوں سے بچتا ہے وہ نیک کام کرنیوالے کا ہم پلہ ہے۔

⇦ خواہش نفس کا خلاف کرنا عقل کی شفا ہے اور نفس کے ساتھ جہاد کرنا بزرگی کی علامت اور نشان صلحا ہے۔

⇦ دنیا کی تکلیفیں آخرت کی تکلیفوں سے زیادہ آسان ہیں۔

⇦ **ناامیدی** کی تلخی لوگوں کے پاس تضرع اور زاری کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ اور تنہائی میں رہنا لوگوں کے میل جول سے زیادہ اچھا اور باعث سلامت ہے۔

⇦ **صبر** کی تلخی کو کامیابی کی لذت اور شیرینی دور کرتی ہے۔

⇦ **دنیا** کا ساتھی بننا گویا اپنے آپ کو مصائب اور آفتوں کا نشانہ بنانا ہے۔

⇦ **خیر خواہی** کی تلخی خیانت اور دھوکا دہی کی شیرینی سے زیادہ سودمند اور نافع ہے۔

⇦ **ہمیشہ** سنجیدگی اور وقار سے رہنا سبکی عقل کی کمینہ صفت سے بچاتا ہے۔

⇦ **اپنے** مقابلوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے بہادروں کی بہادری ظاہر ہوتی ہے۔

⇦ **شریف** آدمی تنگدستی کی تکلیف برداشت کرسکتا ہے۔ مگر ذلت کے پاس نہیں جاتا۔

⇦ **اگر** آدمیوں کے اخلاق آپس میں ملتے جلتے ہوں۔ تو یہ اندیشہ نہیں ہوتا۔ کہ کوئی کسی کو نقصان پہنچائے گا۔

⇦ **علماء** کے باہم بحث و مباحثہ کرنے سے کئی فوائد پیدا ہوتے ہیں اور اس سے انکے فضائل ظاہر ہوتے ہیں۔

⇦ **باپ** دادا کی دوستی بیٹوں کیلئے ایک رشتہ ہے (یعنی جن لوگوں کے ساتھ باپ دادا کی دوستی ہے اولاد کو چاہئے کہ ان کے ساتھ رشتہ داروں کی طرح سلوک کریں۔

⇦ **دینداروں** کی دوستی دیر سے منقطع ہوتی ہے بلکہ وہ ہمیشہ ثابت اور باقی رہتی ہے۔

⇦ **شریف** آدمی مال کے خرچ کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اور کمینے لوگ اپنے محسن کے ساتھ برائی کرنے سے جی ٹھنڈا کرتے ہیں۔

⇦ شر سے متنفر اور بیزار ہونا تمام خوبیوں کی کنجی اور صبر کو لازم پکڑنا کامیابی کی چابی ہے۔

⇦ بادشاہوں کا خلاف کرنا نعمتیں دور کر دیتا ہے۔ اور کھلم کھلے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کرنا بہت جلد عذاب لاتا ہے۔

⇦ عوام کا ساتھ عادت کو بگاڑ دیتا اور کمینوں سے جھگڑنا شریفوں کو عیب لگاتا ہے۔

⇦ بازاروں کے مجمع اور محفلیں شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہ ہیں۔ اور لہو ولعب کے جلسے ایمان کو بگاڑ دیتے ہیں۔

⇦ دنیا اور آخرت کے بادشاہ وہ با خدا فقیر ہیں۔ جو ہر حال میں خدائے تعالیٰ کی تقدیر پر راضی اور اسکے حکم کی باگ کے اسیر ہیں۔

⇦ جنت کے بادشاہ با اخلاص اور پرہیز گار لوگ ہیں۔

⇦ دنیا بالکل تیرے سایہ کی مثال ہے اگر تو ٹھہر جائے تو وہ بھی ٹھہر جاتا ہے۔ اور اگر تو اسے پکڑنا چاہئے تو وہ تجھ سے دور ہو جاتا ہے۔

⇦ نفس کے ساتھ جہاد کرنا نہایت افضل جہاد ہے اور اطاعت کو لازم پکڑنا بہت اچھا زادراہ ہے۔

⇦ اولاد کی موت پیٹھ کو توڑنے والی اور جگر کو پھاڑنے والی ہے۔ بھائی کی موت بازو اور ہاتھ کا ٹوٹ جانا ہے۔ اور بی بی کا مرنا تھوڑی دیر کا غم ہے۔

⇦ آدمی کی مروت صدق زبان میں ہے۔ اور اسکی مردانگی اپنے بھائی بندوں کے ظلم و زیادتی کے برداشت کرنے اور محبت اخوان میں ہے۔

⇦ احمق کی دوستی آگ کے درخت کی طرح ہے کہ اس کا بعض بعض کو کھانے لگتا ہے یعنی خود بخود جلنے لگتا ہے۔

⇦ دنیاداروں کی دوستی ایک ادنیٰ اور معمولی بات سے دور ہو جاتی ہے۔

⇦ احمقوں کی دوستی اس طرح زائل ہو جاتی ہے جس طرح کہ سراب نظر سے غائب ہو جاتا ہے یا اس طرح پھٹ جاتی ہے۔ جس طرح کہ کھر پھٹ جاتا ہے۔

⇦ کلام کے بیٹھنے کی جگہ دل اس کے نگاہ رکھنے کا مقام فکر۔ اس کو ادا کرنیوالی عقل۔ اس کا جسم حروف اس کی روح معنی۔ اس کا زیور اعراب ہے اور اسکی درستی صدق اور صواب میں ہے۔

⇦ احمق کی مدارات اور اسکے بے ہودہ حرکات کی برداشت روح کیلئے عذاب ہے۔

⇦ خدائے پاک کے ذکر کی مداومت روح کیلئے روزی اور درستی اور صلاح کی کنجی ہے۔

⇦ جاہلوں کی دوستی متغیر الحال اور سریع الزوال ہے۔

⇦ دنیا ایک زہریلے سانپ کی مثال ہے جس کا بدن ہاتھ لگانے سے ریشم کی طرح ملائم معلوم ہوتا ہے مگر اس کا پیٹ زہر سے بھرا ہوا ہے۔ بے عقل اور نادان لوگ اس پر فریفتہ اور دلدادہ ہیں اور عقلمند لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

⇦ شریروں کے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دریا کا سفر کرتا ہے۔ اگر وہ غرق ہونے سے بچ رہے۔ تو خوف اور خطرے سے تو کسی وقت محفوظ نہیں۔

⇦ جو شخص اپنی نفسانی خواہشوں کے سامنے مغلوب ہے۔ وہ غلاموں سے بھی زیادہ ذلیل اور خوار ہے۔ اور جو شخص ہوائے نفسانی کا تابع ہے وہ ہمیشہ کی شقاوت اور دائمی غلامی میں گرفتار ہے۔

⇦ جو شخص تیری ایسی تعریف کرتا ہے۔ جس کے تو لائق نہیں ہے تو وہ تیرے ساتھ

مذاق کرتا ہے پس اگر تو اسے کچھ نہیں دیگا۔ تو وہ تیری مذمت اور ہجو میں حد سے زیادہ مبالغہ کریگا۔

⇦ **جو شخص** تیرا سچا خیر خواہ ہے وہ تیرا مہربان۔ محسن۔ تیرے انجام کار کو سوچنے والا۔ اور تیری غلطیوں کی اصلاح کرنیوالا ہے۔ لہٰذا اسکی اطاعت میں تیری درستی اور اس کا خلاف کرنے میں تیری خرابی ہے۔

⇦ **جو دن** گزر چکا ہے۔ وہ ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور آئندہ کا کچھ اعتبار نہیں۔ پس موجودہ وقت کو غنیمت سمجھ۔ اور جو فرصت میسر ہے۔ اس میں اپنے کاموں کو سرانجام دینے میں جلدی کر اور زمانے پر بھروسہ نہ کر۔

⇦ **بُری مجلسوں** میں ٹھہرنے سے خدائے پاک ناخوش اور شیطان خوش ہوتا اور آدمی خواہ مخواہ متہم ہو جاتا ہے۔

⇦ **جناب** امیر المومنینؓ اپنی ذات کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میرا غصہ مجھے کس وقت شفا دیتا اور فائدہ بخشتا ہے۔ کیا جس وقت میں عاجز رہوں۔ اور لوگ مجھے کہیں۔ کہ اگر تو صبر کرتا تو اچھا تھا۔ یا اس وقت کہ مجھے قدرت ہو اور لوگ کہیں اگر تو معاف کر دیتا۔ تو کیسا خوب ہوتا۔ (غرض غصہ کسی حالت میں اچھا اور مفید نہیں)

⇦ **جو شخص** ہمیشہ نفسانی خواہشوں میں پڑا رہتا ہے۔ وہ طرح طرح کی آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور جو شخص برے کام کرتا ہے۔ اسے برے انجام کا یقین رکھنا چاہئے۔

⇦ **ابن آدم** کیسا مسکین اور کمزور ہے۔ کہ اسے اپنی موت کا علم نہیں۔ اس کیلئے طرح طرح کی بیماریاں موجود ہیں۔ اس کے نیک عمل ہوں یا بد ایک دفتر میں مکتوب اور محفوظ ہیں۔

⇦ زیادہ بولنا اسے نقصان پہنچاتا ہے۔ تکلیف پیش آنے سے متنبہ ہوتا اور کثرت مال سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ جب میں اپنے راز کو خود محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ تو پھر دوسروں کو اس کے ظاہر کرنے پر ملامت نہیں کرتا۔

⇦ خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ ان کی حکومت کے وقت حسن معاملہ سے پیش آنا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچانا اور دنیا کی مصیبتوں کے میدان میں واقع ہونے سے اپنا بچاؤ کرنا ہے۔ اور انکی سلطنت اور حکومت کے وقت ان کا خلاف کرنا اور ان سے لڑنا خدا تعالیٰ کے حکم کو چھوڑنا اور اپنے آپ کو دنیا کے مصائب میں ڈالنا ہے۔

⇦ آدمی کا اپنے عیوب کو معلوم کرنا بہت بڑا نافع علم ہے۔ اور علماء کی دوستی اور آشنائی دین کا ایک حصہ ہے۔ اسے ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ اس سے انسان حیاتی میں خدا تعالیٰ کی اطاعت کا پابند رہتا اور مرنے کے بعد نیک نامی پاتا ہے۔

⇦ آدمی کو بلند ہمتی کے برابر کسی چیز سے عزت حاصل نہیں ہوتی۔ اور شہوت پرستی کے برابر کسی چیز سے ذلت لاحق نہیں ہوتی۔

⇦ دنیا کا سباب وہ نکمی چیز ہے جس کے استعمال سے وباء پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس کے استعمال سے پرہیز کرو۔ اس سے دل اٹھا لینا اس کے ساتھ مطمئن ہونے سے اچھا ہے اور اسکی تھوڑی مقدار اسکی کثرت سے زیادہ نفع بخش اور فائدہ مند ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین رضی اللہ عنہ کسی شخص کی مذمت میں فرماتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے فتنہ پیدا ہوتا اور خطا کاری ان پر منتہی ہوتی ہے۔

⇦ جو شخص فتنے سے پیچھے ہٹتا ہے یہ اس کو اس میں پھیر لاتے ہیں۔ اور جو شخص اس سے منہ پھیرتا ہے۔ یہ اس کو اس کی طرف کھینچ لاتے ہیں۔

⇦ نیز دوسرے شخص کے حق میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ شخص اپنی خواہش نفسانی کے ڈول کو پر کرنے والا اور تحصیل دنیا کیلیے اپنی تمام کوششیں صرف کرنے والا ہے۔

⇦ جو شخص عہد شکنی کرتا ہے۔ وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے ساتھ کوئی شخص وفاداری نہ کرے۔

⇦ وہ مصیبت جو تجھے مال یا اولاد یا دوسرے رشتہ داروں کے مرنے سے پیش آئے اور تجھے صبر کرنے سے ثواب ملے۔ اس مصیبت سے اچھی ہے جو خود تجھے پیش آئے۔ اور دوسروں کو اس میں صبر کرنے کا ثواب ہاتھ آئے۔

⇦ وہ مصیبت جس کے ثواب کی امید اور رجا ہو اس نعمت سے اچھی ہے۔ جس کا شکر ادا نہ ہو۔

⇦ جاہل دوست سے مشورہ کرنا خطرناک بات ہے۔

⇦ خدائے پاک جس شخص پر کوئی نعمت انعام فرماتا ہے۔ اور پھر وہ اس میں ظلم کرتا ہے۔ تو وہ ضرور اس بات کے لائق ہو جاتا ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس سے وہ نعمت زائل اور دور کر دے۔

⇦ جس شخص کی نظر میں اسکی جان گرامی اور عزیز ہے۔ تو دنیا اس کی نظر میں حقیر اور ناچیز ہے۔

⇦ ظالموں اور لوگوں پر زور و زیادتی کرنے والوں پر بہت جلد عذاب نازل ہوتا ہے اور سزا انکے سر پر کھڑی ہے۔

⇦ دنیاداروں کی مجلس ایمان کو بھلانے والی اور شیطان کی اطاعت کی طرف لے جانے والی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی معرفت سب سے اعلیٰ معرفت ہے۔ اور اپنے نفس کو پہچاننا نہایت نافع علم ہے۔

⇦ مروت کا مدار صداقت زبان اور احسان پر ہے۔ اور نجات کا مدار لزوم ایمان (لازم پکڑنا، ہاتھ سے نہ چھوڑنا) اور صدق ایقان پر ہے۔

⇦ جو شخص باطل پر عمل کرتا ہے وہ تکلیف اور ملامت میں مبتلا رہتا ہے۔

⇦ انتقام میں جلدی کمینوں کی خصلت ہے۔ اور لوگوں کے قصور جلدی سے معاف کر دینا شریفوں کی صفت اور عادت ہے۔

⇦ عوام لوگوں کی دوستی اس طرح جلدی ٹوٹ جاتی ہے جس طرح بادل پل کے پل میں نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔

⇦ دوستوں کی باہمی موافقت سے دوستی ہمیشہ قائم رہتی اور مطالب میں نرمی کرنے سے اس باب میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔

⇦ کسی نے آپ سے پوچھا۔ کہ مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے تو آپ نے جواب دیا۔ ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ اس کو آفتاب چار پہر میں قطع کرتا ہے۔

⇦ حکماء کی مجلس اور ہمنشینی دلوں کو حیاتی اور جانوں کی شفا کا موجب ہے۔ جو شخص توبہ میں تاخیر کرتا اور آج کل کرتا رہتا ہے۔ اسے بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔ کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جائیگی اور اس وقت ندامت منہ دکھلائے گی۔

⇦ اے لوگو! یاد رکھو۔ عورتوں کا ایمان اور عقل ناقص اور ان کا حصہ مردوں کے حصہ سے کم ہے۔ ان کے ایمان کا نقصان تو یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز نہیں پڑھتیں۔ روزہ نہیں رکھتیں اور ان کے حصے میں کمی اس طرح ہے کہ میراث میں ان کو مردوں سے آدھا ملتا ہے اور عقل میں نقصان یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت

ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے۔ پس شریر عورتوں سے بالکل دُور رہو۔ اور جو بھلی مانس معلوم ہوں ان سے بھی ہوشیار رہو۔

⇦ **منافق** کی مثال ایسی ہے جیسا کہ سبز اندرائن کہ اس کے ہرے ہرے پتے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا مزہ کڑوا اور تلخ ہوتا ہے۔

⇦ **مومن** کی مثال ایسی ہے جیسا کہ نارنگی۔ کہ اس کا مزہ بھی اچھا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہے۔

باب نمبر 73

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حق اچھی راہ اور رفق (نرمی) اچھا رفیق ہے۔

⇦ شرافت خاندانی اچھا خلق اور وسعت رزق اچھی برکت ہے۔

⇦ نصیحت اچھا ہدیہ اور خوف الٰہی اچھی عبادت ہے۔

⇦ وقار اور سنجیدگی اچھی خصلت اور قناعت اچھی صفت ہے۔

⇦ اپنے خیر خواہوں سے مشورہ لینا اپنی امداد کی اچھی صورت اور گوشہ نشینی اچھی عبادت ہے۔

⇦ احسان اچھا ذخیرہ دین اچھا رفیق اور یقین شک کے دور کرنے کیلئے کافی ہے۔

⇦ عقل کا اچھا ساتھی ادب ہے اور اچھی شرافت حسن ادب ہے۔

⇦ بردباری کا اچھا ساتھی خاموشی ہے اور حسن خصلت انسانی کی خوبی کی عمدہ علامت ہے۔

⇦ علم کا اچھا ساتھی حلم ہے۔ اور ایمان کا اچھا وزیر علم ہے۔

⇦ سخاوت کا اچھا ساتھی حیا ہے اور ایمان کا اچھا ساتھی رضا ہے۔

⇦ سخاوت اچھی خصلت اور وفاداری عمدہ عادت ہے۔

⇦ حسن عمل اچھا توشہ ہے اور موت سب دواؤں کی ایک دوا ہے۔

⇦ قصر امل (امیدوں کو چھوٹا کرنا) اعمال صالح کا اچھا معاون اور مددگار ہے۔ اور عذر پیش کرنا معافی قصور کیلئے اچھا کارآمد اوزار ہے۔

⇦ وقار اور سنجیدگی اچھی خصلت اور رضا بقضا فکر کو دور کرنے کی اچھی دوا ہے۔

⇦ خواہش نفس کی پیروی کرنا شیطان کی بڑی بھاری مددگاری ہے۔

⇦ آخرت کی تیاری کرنا گناہوں کی معافی کی اچھی صورت ہے۔ اور بندہ کے ساتھ احسان کرنا آخرت کی تیاری کی عمدہ دلیل ہے۔

⇦ خوف الٰہی گناہوں سے رکنے کا اچھا ذریعہ اور خوف الٰہی اسکے عذاب سے محفوظ ہونے کا اچھا وسیلہ ہے۔

⇦ آنکھ کو نیچے رکھنا بہت اچھی پرہیز گاری ہے۔

⇦ بھوکا رہنا بہت اچھی دوا ہے۔ اور لالچ بڑی بڑی اُمیدوں کا بھاری معاون اور مددگار ہے۔

⇦ بیداری عبادت کیلئے بڑی معین ہے اور تقدیر الٰہی پر بھروسا کرنا غم وفکر کو دور کرنے کی عمدہ تدبیر ہے۔

⇦ سیر شکمی گناہوں کی بڑی مددگار ہے۔ اور قناعت پرہیز گاری کی معاون اور یار ہے۔

⇦ آنکھ نیچے رکھنا شہوت کے روکنے کی اچھی صورت ہے اور دوسروں کی رائے سے مدد لینا عقلمندی کی صفت ہے۔

⇦ دوسروں کی رائے سے مدد لینا اپنی امداد کی عمدہ صورت ہے۔ اور اپنے دوستوں سے مشورہ کرنا اپنی اعانت کی عمدہ دلیل ہے۔

⇦ ایمان کی عمدہ دلیل علم ہے۔ اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے۔

⇦ پرہیز گاری اچھا رفیق اور لالچ بہت بُرا ساتھی ہے۔

⇦ صداقت کا اچھا ساتھی وفاداری۔ آدمی کا عمدہ رفیق تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔

⇦ ایمان کا اچھا رفیق حیا اور امانت کا اچھا ساتھی وفا ہے۔

⇦ حسن خلق اچھی خصلت ہے اور نرمی سے کام کرنا عمدہ صفت ہے۔

⇦ گناہوں کے بخشانے کا اچھا وسیلہ استغفار ہے۔ اور گناہگار کا اچھا سفارشی اس کا اعتراف اور اقرار ہے۔

⇦ مومن کا اچھا ہتھیار دعا ہے اور اس کا اچھا صبر بر بلا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا اچھا وسیلہ اطاعت اور مومن کی اچھی صفت قناعت ہے۔

⇦ نفس کا تکبر دور کرنے اور اسکی بد عادتیں مٹانے میں اچھا مددگار سچی طلب ہے اور خدائے پاک کی اچھی اطاعت فرماں برداری اور خضوع ہے۔ اس کی عمدہ عبادت سجود اور رکوع ہے اور دعا کا اچھا معاون خشوع ہے۔

⇦ ایمان داری بہت اچھا خلق ہے اور اچھی سیاست نرمی ہے۔

⇦ کتاب ایک اچھا استاد ہے۔ اور مٹی عمدہ طہارت کا عمدہ اسباب ہے۔

باب نمبر 74

- جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص خداتعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہو جاتا ہے۔ وہ خداتعالیٰ کے سوا تمام چیزوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص آخرت کے عمل کرتا ہے۔ وہ اپنے سب مقصود پالیتا ہے۔
- **فضائل** اور بزرگیوں کا حصول کرم اخلاق اور بذل مال پر منحصر ہے اور جنت میں داخل ہونا گناہوں سے پرہیز کرنے پر موقوف ہے۔
- **جو شخص** حرام کاموں سے بچتا ہے وہ جنت کو پالیتا ہے۔
- **جاہلوں** کے حق میں نعمتیں ایسی ہیں جیسے گندگی اور نجاست کے ڈھیر پر پھولوں کا باغ۔
- **سب** سے زیادہ قریب اور بھاری دشمن خود تیرا نفس ہے۔
- **صدق** یقین کے ساتھ سو رہنا اس نماز سے کہیں اچھا ہے۔ جو شک کے ساتھ ادا کی جائے۔
- **وہ نعمت** جس کی شکر گزاری نہ ہو اس گناہ کے برابر ہے۔ جسکی معافی اور اس سے رستگاری نہ ہو۔
- **خداتعالیٰ** کی تقدیر آدمی کی تدبیر پر غالب آجاتی ہے۔ اور تقدیر کے آنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ (سب تدبیریں بھول جاتی ہیں)
- **اپنے** نفس کو گو وہ مرغوب چیزوں کی طرف کشش کرے۔ ہر ایک کمینہ خصلت سے پاک وصاف رکھ۔

⇦ بُرے کلام کا جواب بھی برا اور ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

⇦ **انسان** کی خیر خواہی اپنے حق میں یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی فکر کرے۔ اور اسکی طرف متوجہ ہو۔

⇦ **جس شخص** نے اپنے نفس کو پہچان لیا ہے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔

⇦ **کسی شخص** کو لوگوں کے سامنے نصیحت کرنا ایک طرح کی ملامت ہے۔ پس لوگوں کے سامنے کسی کو ملامت نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ علیحدگی اور تنہائی میں سمجھانا چاہئے۔

⇦ **طمع** سے دین کی خرابی اور پرہیزگاری سے اسکی اصلاح اور درستی وابستہ ہے۔

⇦ **عقلمند** کا دستور ہے۔ کہ وہ لوگوں کی بعض باتیں برداشت کر لیتا اور بعض سے درگزر کر جاتا ہے۔ یعنی بات بات پر لوگوں سے دست وگریباں نہیں ہوتا۔

⇦ **جناب امیر المومنین** ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہم (صحابہ کی جماعت) نے حق (اسلام) کے ستون کو قائم کیا اور باطل (کفر وشرک) کے لشکروں کو شکست دی اور بھگا دیا۔

⇦ **ایمان والو!** اپنے نفوس کو لذات اور شہوات کی طلب سے پاک رکھو۔ اپنے دین کو شبہات میں واقع ہونے سے دور اور برکنار رکھو اور اپنی جانوں کے تہمت کے مقاموں سے جو انسان کی ہلاکت کا باعث ہیں بچائے رکھو۔

⇦ **جب** عقل کی آنکھ اندھی ہو جائے تو پھر ظاہری کچھ کام نہیں آتی۔

⇦ **دل** کی ندامت گناہوں کو مٹاتی اور برائیوں سے پاک وصاف بنا دیتی ہے۔

⇦ **کمینے** لالچیوں اور ناپاک خیالات سے ہم خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں کہ وہ ہم کو بچائے رکھے اور عقل کی خرابیوں اور بری لغزشوں سے اسکی پناہ چاہتے اور اسکی

مدد مانگتے ہیں۔

⇦ **مروت** کا قیام حسن اخوت سے ہے اور دین کا انتظام حسن یقین سے ہے۔

⇦ **ہم** خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہم کو اطاعت کی توفیق عطا فرمائی ہے اور گناہوں اور نافرمانیوں سے ہٹا رکھا ہے۔

⇦ **خدا تعالیٰ** کی اتنی بے شمار نعمتیں ہیں کہ آدمی ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ جن کے شکر کی وہ توفیق بخشے تو ان کے شکر کا کچھ حصہ ادا ہو سکتا ہے۔ اور آدمی کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ وہ بخشنے کے لائق نہیں۔ مگر وہ جن کو اپنے فضل سے معاف فرما دے۔

⇦ **ہم** خدا تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم پر اپنے احسان کو کامل فرمائے۔ اور ہم اس کے دین کی رسی کو مضبوط پکڑے رہیں۔

⇦ **ہم** زمانے کے حوادث کے معین اور مددگار ہیں اور ہماری جانیں موت کا نشانہ ہیں۔ پس ہمیں یہاں رہنے کی کس طرح امید ہو سکتی ہے۔ زمانے کی عادت ہے کہ یہ جس چیز کو بلند کرتا ہے بہت جلد اس کے گرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جو چیز اکٹھی کرتا ہے۔ جلدی سے اسے متفرق اور پریشان کر ڈالتا ہے۔

⇦ **دین** کا انتظام خواہش نفس کی مخالفت کرنے اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے سے وابستہ ہے۔

⇦ **تلواروں** کی دھاریں تیز کر لو۔ ان کو نیام سے باہر نکال لو۔ اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر خوش ہو جاؤ۔ اور موت کی طرف لپک کر جاؤ۔

⇦ **دین** کا انتظام دو باتوں سے وابستہ ہے ایک اپنی جان کے ساتھ انصاف کرنا دوسرا اپنے بھائیوں کی خبر گیری رکھنا۔

⇦ **خود** تیرا نفس تیرا سخت دشمن ہے۔ جو ہر وقت تیرے ساتھ لڑائی کرنے اور تجھ پر

حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔ اگر تو اس سے ذرا غافل ہوا۔ تو یہ تجھے ہلاک کر دیگا۔

⇦ تو اپنے آپ کو اپنے مرتبے سے نیچے رکھ۔ لوگ تجھے تیرے مرتبے سے زیادہ سمجھیں گے۔

⇦ عقلمند کا دل نور بصیرت سے دیکھتا اور سب فراز و نشیب کو معلوم کر لیتا ہے۔

⇦ یہ کیسی عمدہ صفت ہے کہ آدمی اپنی قدر معلوم کرے اور اپنے درجے سے آگے نہ بڑھے۔

⇦ آدمی کے دل میں جو نفاق پیدا ہوتا ہے اس کا باعث اس کا ضعف اور کمزوری ہے۔

⇦ اپنے نفس کو ہر ایک کمینہ صفت سے پاک رکھ۔ اور حتیٰ الوسع لوگوں کے ساتھ حُسن اخلاق سے پیش آنے کی کوشش کرو۔ اس طرح گناہوں سے بچا رہے گا۔ اور سب خیرات کو جمع کریگا۔

⇦ تمہیں جو نصیحت کی گئی تھی وہ بھول گئے اور جس چیز سے ڈرایا گیا تھا۔ اس سے بے خطر ہو گئے۔ پس تمہاری رہائی فاسد اور تمہاری حالت خراب ہو گئی ہے۔

⇦ عزت کو اس شخص نے پایا ہے۔ جسے قناعت نصیب ہوئی ہے اور کامیابی کو اس نے حاصل کیا۔ جسے اطاعت کی توفیق ملی ہے۔

⇦ استغنا کو اس شخص نے پایا ہے۔ جو لوگوں کے مال و دولت سے ناامید ہو گیا اور جو ملا اس پر صابر اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہا۔

⇦ قرآن کریم کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ یہ ان لوگوں کے واسطے جو روشنی حاصل کرنا چاہتے ہیں نور ہے۔ اور جو لوگ مخالفوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے واسطے سند اور دلیل ہے اور جو لوگ اس کے ذریعہ سے ان پر غالب آنا چاہتے ہیں اور ان کے واسطے غلبہ اور حجت ہے۔ اور جو لوگ اس کو محفوظ رکھیں۔ ان کیلئے

علم ہے اور جو لوگ اس کے مطابق فیصلے کرنے چاہیں۔ ان کے واسطے فیصلوں کے قوانین اور ہدایات ہیں۔

⇦ دوزخ کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ ایک ایسی آگ ہے۔ جسکی تیزی نہایت سخت۔ اسکی آواز بہت بلند۔ اسکی لپٹ دور تک پھیلنے والی۔ اسکی بھڑک جوش مارنے والی۔ اسکی آواز بہت غصیلی۔ اس کا بجھنا بہت دور۔ اسکی شعلہ زنی نہایت تیز اور اس کا عذاب خوفناک ہے۔

⇦ جس شخص کا ایمان سچا اور صادق ہے اس کے واسطے نجات حاصل ہے۔ اور جس کا اسلام اچھا ہے وہ ہدایت تک واصل ہے۔

⇦ دین کا انتظام اس طرح ہو سکتا ہے تو اپنے بھائی کو خدا تعالیٰ کی اطاعت کیلئے تاکید کرے۔ اسے گناہوں سے ہٹائے اور اسے اکثر اس بارے میں ملامت کرتا رہے۔

⇦ بزرگی اور شرافت کا مدار اس پر ہے۔ کہ تو عام لوگوں کے ساتھ ہمیشہ احسان کرے اور اپنے بھائی بندوں کا خبر گیر اور نگران حال رہے۔

⇦ فتوت (مردانگی) اس بات میں ہے تو اپنے بھائی بندوں کی لغزشوں کا تحمل کرے۔ اور اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری رکھے۔

⇦ جھوٹ سے علم کی خرابی اور دل لگی سے سچی بات کی بردباری ہے۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ اپنی نسبت فرماتے کہ ہم لوگ جماعت صحابہ ؓ حق کی طرف لوگوں کو بلانے والے۔ خلق خدا کے پیشوا اور صداقت اور راستی کے بیان کرنیوالے ہیں۔

⇦ جو شخص ہماری اطاعت کرے گا وہ عزت کا مالک ہوگا۔ اور جو ہمارے خلاف کرے گا۔ وہ ہلاک اور تباہ ہو جائیگا۔

⇦ ہماری جماعت کی پیروی گناہوں کی معافی کا راستہ اور سلامتی کا دروازہ ہے جو

شخص اس میں داخل ہوگا وہ سلامت رہے گا اور نجات پائے گا۔ اور جو پیچھے ہٹے گا وہ ہلاک اور تباہ ہوجائیگا۔

⇦ ہماری جماعت ایک متوسط جماعت ہے کہ آئندہ آنیوالے اسکی پیروی کرینگے اور حد سے بڑھنے والے بھی آخرکار اس کے اتباع کی طرف رجوع لائیں گے۔

⇦ ہم خدائے پاک کی طرف اس کی مخلوق پر امین ہیں۔ اور اس کے ملک میں حق کو قائم کرنیوالے اور اسکے معین ہیں۔

⇦ ہم سے محبت کرنیوالے نجات پائیں گے اور ہم سے بغض وعداوت رکھنے والے چاہِ بلاکت میں جائیں گے۔

⇦ ہم لوگ یعنی آل بیت کرام نبوت کا درخت۔ رسالت کے اترنے کی جگہ۔ فرشتوں کی آمدورفت کا مقام۔ حکمت کے چشمے اور علم کی کانیں ہیں۔ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں۔ ہمارا محب اور مددگار خدائے پاک کی رحمت کا امیدوار ہے۔ اور ہمارا مخالف اور دشمن اسکے قہر اور عذاب کا منتظر اور سزاوار ہے۔

⇦ ہم لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدان اور اصحاب اور نبوت کے گھر کی دہلیز اور اسکے دروازے ہیں۔

⇦ جو شخص کسی گھر کے اندر دروازے کے سوا کسی دوسرے راستے سے آئے وہ چور اور سزا کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔

⇦ ہم خدا تعالیٰ سے شہداء کے مدارج۔ باسعادت لوگوں کی زندگی۔ اور جنت میں انبیا علیہم السلام اور اس کے نیک بندوں کی رفاقت کا سوال کرتے ہیں۔

⇦ نیک لوگوں کے نفوس شریروں کے میل جول سے متنفر اور ہمیشہ بدکاروں کے افعال سے بیزار تھے۔

باب نمبر 75

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ سخی کا وعدہ نقد اور جلدی سے پورا ہوتا ہے اور شوم کا وعدہ ٹال مٹال اور حیلے بہانے سے گزر جاتا ہے۔

⇦ نالائق اولاد باپ دادا کی شرافت کو کھو دیتی ہے اور اپنے بڑوں کو دھبہ لگاتی ہے اور بری اولاد اپنے بزرگوں کیلئے باعث عار ہو جاتی اور آئندہ نسل کو بگاڑ دیتی ہے۔

⇦ آدمی کی پرہیز گاری اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔

⇦ سنجیدگی آدمی کو زینت بخشتی اور بے وقوفی عیب لگاتی ہے۔

⇦ تم اپنے بڑوں کی تعظیم کرو۔ تاکہ جو لوگ تم سے چھوٹے ہیں وہ تمہاری تعظیم کریں۔ اور اپنی عزت و آبرو کو مال خرچ کر کے محفوظ رکھو۔

⇦ عزت کو بٹا لگنے سے مال کا بڑھنا سخت معیوب اور برا ہے۔ اور نافرمانی ایک بہت بڑی سختی اور بلا ہے۔

⇦ حلم اور سنجیدگی علم کی زینت ہے۔ اور وفاداری اور عہد کو پورا کرنا شرافت کی زینت ہے۔

⇦ بے شرمی اور بے حیائی آدمی کیلئے عیب اور سنجیدگی اس کے واسطے نور حکمت اور زینت ہے۔

⇦ وہ پرہیز گاری جس سے نجات ہو۔ اس طمع سے بہتر ہے۔ جس سے آدمی ہلاک

ہو۔

⇦ لذات نفسانی کی خواہش انسان کو گمراہ اور ہلاک کر دیتی ہے۔

⇦ وہ پرہیزگاری جس سے عزت حاصل ہو۔ اس طمع سے اچھی ہے جس سے ذلت پیش آئے۔

⇦ فضول باتوں میں پڑنا سخت نادانی ہے۔

⇦ پرہیزگاری انسان کو ہر ایک تہمت سے بچاتی ہے۔

⇦ اگر مال خرچ کرنے سے دین اور عزت میں ترقی ہو جائے تو یہ خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

⇦ جو آدمی تنگ دست ہو مگر رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھے تو وہ اس مالدار سے اچھا ہے جو ان سے قطع تعلق کرے۔ اور خندہ پیشانی سے پیش آنیوالا اس ایثار کرنے والے سے بہتر ہے جو ترش روئی سے پیش آئے۔

⇦ رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھنے والا وہ شخص ہے جو ان رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھے جو اس سے کنارہ کشی کریں۔

⇦ لوگوں میں صاحب عزت وہ شخص ہوتا ہے جو بلند مرتبہ ہو کر تواضع اختیار کرے۔ اور باوجود زور و قوت پانے کے حالت مسکینی رکھے۔

⇦ اس شخص کیلئے بڑی خرابی ہے۔ جو گمراہی میں حد سے بڑھ جائے اور ہدایت کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور اس شخص کیلئے سخت خرابی ہے۔ جس پر غفلت غالب آ جائے۔ اور آخرت کے سفر کو بھول جائے۔ اور اس کے واسطے کچھ تیاری نہ کرے۔

⇦ اس شخص کیلئے بڑی خرابی ہے جو جہالت میں حد سے زیادہ بڑھ جائے۔ اور اس شخص کے واسطے بڑی خوشی ہے جسے عقل نصیب ہو اور وہ سیدھی راہ پر آ جائے۔

⇦ اس شخص کیلئے سخت خرابی ہے جس کی عادات خراب ہوں۔ اپنے ماتحت اور مملوک چیزوں پر ظلم کرے۔ سرکشی کرنے لگے اور حد سے بڑھ جائے۔

⇦ سونے والے کی حالت پر افسوس ہے۔ کہ جب تک نیند میں رہتا ہے۔ اعمال بند رہتے ہیں۔ اور ثواب گھٹ جاتا ہے۔

⇦ مسرف (فضول خرچ کرنیوالے) کی حالت بھی قابل افسوس ہے کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح سے بہت دور اور اپنی حالت کی درستی سے بہت ہٹا ہوا ہوتا ہے۔

⇦ ابن آدم کی حالت سخت افسوسناک ہے۔ کہ یہ اپنی ہدایت سے کیسا غافل اور بے خبر ہے اور گناہگار کی حالت نہایت لائق افسوس ہے۔ کہ وہ کیسا جہالت میں پڑا ہوا اور اپنے بخت سے کتنا ہٹا ہوا ہے۔

⇦ حاسد کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ کہ وہ ہمیشہ رنج میں رہتا ہے۔ حسد کا بھلا نہ ہو۔ کہ یہ ایسی لاعلاج بیماری ہے کہ ہلاک کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔

⇦ ابن آدم کی حالت پر افسوس ہے۔ کہ یہ بھوک کے ہاتھ میں قیدی اور سیر شکمی سے مردے کی طرح گرا ہوا رہتا ہے۔ اور طرح طرح کی آفتوں کا نشانہ اور موت کا شکار ہے۔

⇦ اپنے آپ کو خوش طبعی۔ ہنسانے والی حکایتوں اور فضول زٹلوں سے بچائے رکھو۔

⇦ بخیل کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ جس فقر سے بھاگتا ہے۔ اس میں فی الحال گرفتار ہے۔ اور جس مالداری اور غنا کو چاہتا ہے۔ اس سے دور اور برکنار ہے۔

⇦ بڑھاپے میں وقار اور سنجیدگی جوانی کی تازگی سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

⇦ ان لوگوں کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ جو احکم الحاکمین اور دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کے جاننے والے خدائے پاک کے حکموں سے سرکشی کریں۔

⇦ ان لوگوں کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی۔ اسکی نعمتوں سے محرومی اور ذلت اور رسوائی کی مصیبت میں گرفتار ہیں۔

⇦ مجھے اس خدائے پاک کی قسم ہے۔ جس نے جان کو پیدا کیا اور دانے کو چیر کر اسی سے اقسام نباتات پیدا کئے۔

⇦ تم میں ایک ایسی جماعت ظاہر ہوگی۔ جو قرآن کریم کی تاویل کرنے پر سراٹھا دیگی۔ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے گی جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیم پھیلانے کے واسطے جہاد کیا۔ اسی طرح یہ لوگ اس میں تبدیل اور تاویل کرنے والوں کے ساتھ جہاد کرینگے۔ یہ پیشین گوئی خدا تعالیٰ کے حکم سے اخیر زمانے میں ظاہر ہوگی۔

⇦ خدا تعالیٰ کی توقیر اور تعظیم کرو۔ جو کام اس نے حرام کئے ہیں۔ ان سے بچے رہو اور اس کے دوستوں سے محبت اور پیار رکھو۔

⇦ اے مومن! اپنی جان کو اس آگ سے بچا۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اسکی تدبیر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں سستی نہ کر۔ بلکہ نہایت شوق سے اس کو بجالا۔ اس کی نافرمانیوں سے باز رہ اور اسکی رضامندی کی تلاش رکھ۔

⇦ وہ کان بہرے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف پکارنے والے کی آواز نہیں سنتے اور وہ دل بہرا ہے۔ جس کے کان احکام خداوندی محفوظ نہیں رکھتے۔

⇦ اپنا دین بچانے کیلئے خدا تعالیٰ کی مدد طلب کرو۔

⇦ اپنی جانوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے اس طرح بچاؤ کہ اس کی اطاعت میں تاخیر اور دیر نہ کرو۔

⇦ ظالم حاکم اس لڑائی اور فتنے سے اچھا ہے جو ہمیشہ برپا اور قائم رہے۔

⇦ اپنی عزت کو مال خرچ کرنے سے بچائے رکھ۔ لوگ تیری تعظیم کرینگے۔ لوگوں

کے ساتھ احسان کر وہ تیری خدمت کرینگے بردباری اختیار کر سب سے آگے بڑھ جائے گا۔

⇦ موت کا قاصد سب کاموں کا خاتمہ کر دیتا ہے اور تمام امیدوں کے سر پر پانی پھیر دیتا ہے۔

⇦ موت کا قاصد سب فرصتیں ختم کر دیتا ہے۔ اجل مقررہ وقت پہنچا دیتا اور تمام امیدیں مٹا دیتا ہے۔

⇦ جو لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ وہ ہمیشہ چین اور آرام سے رہیں گے۔ اور جو لوگ دوزخ میں جائینگے وہ ہمیشہ سزا پائیں گے۔

⇦ بہشت میں جانیوالے ہمیشہ تازہ نعمت میں رہیں گے۔ اور دوزخ میں گرنے والے ہمیشہ تکلیف میں رہیں گے۔

⇦ دنیاداروں کی دوستی اور محبت اس کے اسباب ختم ہونے سے ختم ہو جاتی ہے اور آخرت کے طلب گاروں کی محبت اس کے اسباب قائم رہنے سے قائم رہتی ہے۔

⇦ اے ایمان والو! جس شخص سے پیار اور محبت کرو۔ تو اللہ تعالیٰ کیلئے کرو۔ اور جس سے بغض اور دشمنی رکھو تو خدا تعالیٰ کیلئے رکھو۔ اور جس سے میل ملاپ رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ کیلئے رکھو اور جس سے قطع کرو تو اللہ تعالیٰ کیلئے قطع کرو۔

⇦ بُرے وزیر ظالموں کے مددگار اور گناہگاروں کے بھائی ہیں۔ اور ظالم حاکم تمام امت سے بُرے اور پیشوایانِ دین کے دشمن اور مخالف ہیں۔

⇦ یہ تعجب کی بات ہے کہ میرے مخالف کو منصب خلافت صرف صحابی ہونے کی وجہ سے حاصل ہو۔ اور مجھے صحابی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہوتے ہوئے حاصل نہ ہو۔ (غالباً یہ جملہ حضرت معاویہ کی نسبت فرمایا ہے)

⇦ خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں نے کسی بات کو چھپا نہیں رکھا اور نہ کبھی جھوٹ بولا ہے۔

⇦ مال خرچ کرنے سے اپنی آبرو بڑھاؤ۔

⇦ دین کی درستی دنیا کے نقصان کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

⇦ قیامت کے دن دوزخ کا ایندھن وہ لوگ ہونگے۔ جو غنی ہو کر اپنے مال کو فقیروں پر خرچ نہ کرتے تھے۔ اور جنہوں نے عالم دین ہو کر دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالا۔

⇦ نا اہل لوگوں کو علم سکھلانے والا ظالم ہے۔ اور غیر مستحقوں کے ساتھ احسان کرنیوالا اپنے احسان کو ضائع کرنے والا ہے۔

⇦ مومن کی پرہیز گاری اس کے اعمال سے ظاہر ہوتی ہے اور منافق کی پرہیز گاری صرف اسکی زبان پر رہتی ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے موت کا کوئی ایسا واقعہ اچانک پیش نہیں آیا۔ جس سے مجھے گھبراہٹ ہو اور میں نے اسے غیر معمولی سمجھا ہو۔ میں نے اپنی عمر مسافرانہ طور پر بسر کر دی اور جب حاجت کے وقت کوئی چیز تلاش کی تو وہ میسر آ گئی۔

⇦ خدائے پاک کی قسم ہے کہ جہان سے امن اور حق کو ان لوگوں نے زائل کیا ہے جو کافر۔ منکر اور منافق بے دین ہیں یعنی ان کی وجہ سے لوگوں سے امن اور حق ان کے مستحقوں سے جاتے رہے۔

⇦ اگر اللہ تعالیٰ کسی ظالم کو مہلت دیدے تو یہ نہ سمجھے کہ وہ اسکی گرفت سے بچ جائے گا بلکہ اس کا عذاب اس کی تاک میں لگا ہے راستے میں چلتے پھرتے اسے پکڑ لے گا۔ نہیں نہیں بلکہ اس کے گلے پر کھڑا ہے۔ ابھی دبوچ لے گا۔

⇦ تیری آبرو منجمد پانی کی مثال ہے کہ سوال کرنے سے ٹپکنے لگتا ہے۔ پس اس

بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ کہ تو اسے کس شخص کے سامنے ٹپکا تا ہے (یعنی اس کے پاس سوال کر کے اپنی آبرو گراتا ہے)

⇦ جو شخص دیکر جتلاتا ہے اس کا گناہ اس کے صدقے کے ثواب سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

⇦ بُرے ساتھی سے تنہائی اچھی ہے۔

⇦ جب صلح کرنے سے اسلام میں کوئی ضعف نہ آئے۔ تو میں نے اسے لڑائی سے کئی درجے بہتر سمجھا ہے۔

⇦ حلم اور بردباری کو بہادروں کی مدد سے زیادہ کارآمد اور معین پایا ہے۔

⇦ خدائے پاک کی قسم ہے کہ ایمان لانے کے بعد وہ کسی ایماندار کو بدظنی اور بدخلقی کے سوا کسی صورت میں عذاب نہ دے گا۔

⇦ جو لوگ احسان کے لائق ہوں۔ ان سے احسان کر۔ اس سے تیرے دشمن ذلیل ہو جائیں گے اور تو ہلاکت کی جگہوں سے محفوظ رہے گا۔

⇦ آدمی اپنے مطالب زندگی۔ اطمینان قلب اور وسعت رزق کو دو چیزوں کی بدولت پہنچ سکتا ہے۔ ایک حسن نیت دوسرا وسعت اخلاق۔

⇦ اس خدائے پاک کی قسم ہے۔ جس نے دانے سے اقسام نباتات بنائے اور جان کو پیدا کیا۔ کہ کئی لوگ دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ صرف ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اور دل میں کفر کو پوشیدہ رکھا تھا۔ پھر جب اپنے موافق لوگ مل گئے۔ تو اپنے کفر کو ظاہر کر دیا اور دل خیالات کے جوش کو نکالا (یہ کلمات عرب کے ان قبائل کی نسبت معلوم ہوتے ہیں۔ جو مسلیمہ کذاب کے ساتھ ہو کر مرتد ہو گئے۔ اور بعضے زکوٰۃ سے منکر ہو گئے تھے۔ اور انکو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے درست کیا تھا)

⇦ اس خدائے پاک کی قسم ہے۔ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ کہ تم لوگوں کو ایک بے قراری پیش آئیگی۔ آٹے کی طرح حوادث کی چھلنی میں چھانے جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر میں جو مصائب کے کوڑے لکھے ہوئے ہیں وہ تمہارے سر پر پڑیں گے۔ یہاں تک کہ تم میں جو کمینے لوگ ہونگے وہ شریفوں پر غالب آ جائیں گے اور شریف کمینوں کے زیردست ہو جائیں گے۔ اور جو لوگ قاصر تھے۔ وہ آگے بڑھ جائیں گے۔ اور جو آگے بڑھے ہوئے تھے وہ پیچھے رہ جائیں گے۔

⇦ خدائے پاک کی قسم ہے کہ اگر ہموار زمین پر خاردار درخت کے کانٹے فرش کی طرح بچھے ہوئے ہوں۔ اور مجھے تمام رات ان پر لٹایا جائے یا زنجیروں میں جکڑ کر کھینچا جائے۔ تو اس بات سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی حالت میں جاؤں کہ میں نے کسی بندے پر ظلم کیا ہو یا کسی شخص سے دنیا کی کوئی چیز غصب کر رکھی ہو۔ اور میں اس جان کی خاطر جو بہت جلد واپس جانیوالی اور مدتیں قبر کی مٹی میں رہیں گی۔ کسی شخص پر کیسے ظلم روا رکھ سکتا ہوں۔

⇦ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جو لوگ مجھ سے ناخوش ہیں ان کو یقیناً معلوم ہے۔ کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کریم کے حکم سے کبھی انکار نہیں کیا۔ میں نے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے مواقع میں اپنی جان کو قربان کر دیا۔ جہاں بڑے بڑے بہادر پسپا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے شاہ زوروں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ میں نے ایسے موقعوں میں اس بہادری اور قوت سے کام لیا ہے کہ اس کی بدولت خدائے پاک نے اپنی رضامندی کی خلعت سے مجھے معزز و مکرم فرمایا ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی اطاعت میں اپنی پوری کوشش کو صرف کیا۔ اس کے دشمنوں کے مقابلے میں اپنی تمام طاقت کو خرچ کر دیا۔ آنجناب ﷺ نے مجھے بعض ایسی باتیں بھی بتلائی ہیں۔ جو اوروں کو نہیں بتلائیں (غالباً وہ واقعات اور حوادث مراد ہیں جو خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد امیر المومنینؓ اور آپ کی اولاد کو پیش آئے)

⇦ **جناب** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میں آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ کا سر مبارک میرے سینے پر رکھا تھا۔ آپ کی جان میرے ہاتھ میں نکلی جب آپ کی روح پرواز کر گئی۔ تو میں نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے۔ کہ اس جان کی برکت باقی رہے۔ میں نے آپ کے غسل کا انتظام کیا۔ اس کام میں ملائکہ میرے ساتھ شریک تھے۔ تمام گھر اور صحن فرشتوں سے بھر گیا۔ فرشتوں کی ایک جماعت نیچے آتی اور دوسری اوپر جاتی اور مجھے ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ کہ وہ آپ پر درود پڑھتے تھے۔ اور جب ہم نے آپ کو قبر مبارک میں دفن کر دیا۔ تو فرشتوں کی آواز ختم ہو گئی۔ پس کون شخص ہے جس کو حیات یا ممات کے وقت مجھ سے بڑھ کر زیادہ قرب حاصل ہو۔

⇦ **اس** خدائے پاک کے عذاب سے بچو۔ جس نے پیغمبر بھیج کر تمہارے سب عذر دور کر دیئے۔ شریعت کے احکام بیان فرما کر تم پر حجت قائم کر دی اور تم کو اس دشمن سے بچاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو پوشیدہ طور پر تمہارے سینوں کے اندر گھسا ہوا ہے۔ اور چپکے سے تمہارے کانوں میں بری بری باتیں پھونک دیتا ہے۔

⇦ **خدائے** پاک کی قسم اگر تم جہاد میں دنیا کی تلوار کے خوف سے بھاگ جاؤ۔ تو آخرت کی تلوار سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ تم لوگ عرب کے بہادر اور سردار ہو کر

فرار اختیار نہ کرو۔ (یعنی لڑائی میں نہ بھاگو۔ کہ اس سے دنیا میں ہمیشہ کیلئے عار باقی رہے گی اور آخرت میں دوزخ میں داخل کئے جاؤ گے)

⇦ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ وہ گروہ کے گروہ جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ وہ عذاب سے محفوظ ہونگے۔ ان کو کسی قسم کا کوئی عتاب نہ ہوگا۔ وہ دوزخ سے بہت دور رکھے جائیں گے۔ تا کہ ان کو اس کی ہوا بھی نہ پہنچے۔ اور اپنے گھر (بہشت) میں نہایت اطمینان اور آرام سے چین کرینگے اور رہنے کی ایسی عمدہ جگہ پر اپنے پروردگار سے خوش ہونگے۔

⇦ اس خدائے پاک کی قسم جس نے دانے سے اقسام نباتات بنائے اور جان کو پیدا کیا ہے۔ کہ اگر اس وقت کے لوگ موجود نہ ہوتے اور مددگاروں کے وجود سے دلیل قائم نہ ہوتی اور حق سبحانہ علماء پر یہ فرض نہ کرتا۔ کہ وہ کسی ظالم کے دباؤ یا کسی مظلوم کی بے کسی کی وجہ سے حق بات کو پوشیدہ نہ رکھیں۔ تو اس امت کی رسی اس کے کندھے پر ڈال دی جاتی (شتر بے مہار ہو جاتی) اور جس طرح اسلام سے پہلے سب لوگ جاہلیت میں پڑے ہوئے بھی آئندہ آنیوالے لوگ بھی اس طرح جاہل اور نادان ہوتے اور سب ایک پیالے سے پیتے۔

⇦ تم لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرے نزدیک دنیا بکری کے ایک بازو سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

باب نمبر 76

⇦ جناب امیر المومنین ؒ فرماتے ہیں کہ خدائے پاک کی ہدایت سب سے اچھی ہدایت ہے اور جس شخص کے دل میں تقویٰ جاگزیں ہے۔ وہ ہدایت پر مستقیم ہے۔

⇦ جس شخص نے دین کی چادر پہن لی اس نے ہدایت پائی اور جس نے صبر اور یقین کا لباس پہن لیا۔ اسے ہدایت کی نعمت ہاتھ آئی۔

⇦ جس شخص کا اسلام اچھا ہو اس نے ہدایت پائی اور جس شخص کا ایمان خالص ہو۔ اس کو ہدایت کی دولت ہاتھ آئی۔

⇦ جس شخص نے اللہ تعالیٰ۔ اسکے رسول اور اسکے جانشینوں کے حکم کے سامنے اپنی گردن جھکا دی۔ اسے سیدھا راستہ مل گیا۔

⇦ اور جس نے اپنے پروردگار کی اطاعت اختیار کی اور اپنے گناہوں سے ڈرا وہ سیدھی راہ پر آ گیا۔

⇦ جناب امیر المومنین ؒ ملائکہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں۔ اسکے حکم سے ذرا بھر انحراف نہیں کرتے۔

⇦ جناب امیر المومنین ؒ اپنی ذات کی نسبت فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہی اور ہلاکت میں پڑے ہیں۔ ایک وہ دوست جو حد سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ دوسرے وہ دشمن جو مجھ سے کینہ اور عداوت رکھتے ہیں۔

نجات اور سلامتی ان لوگوں کا حق ہے۔ جو نہ حد سے زیادہ محبت کرتے اور نہ عداوت رکھتے ہیں۔

⇦ **جو شخص** اپنی قدر معلوم نہیں کرتا وہ ہلاک اور برباد ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے کام کا انتظام نہیں کرتا وہ بھی تباہی اور ہلاکت میں پڑتا ہے۔

⇦ **منافقوں** کی نسبت فرماتے ہیں کہ یہ لوگ شیطان کے چیلے اور دوزخ کے کوئلے ہیں۔ یہی لوگ شیطان کی جماعت ہیں۔ یاد رہے کہ شیطان کی جماعت بہت بڑا خسارہ پائیگی۔

⇦ **منقول** ہے۔ کہ آپ ایک ایسے پھل کے پاس سے گزرے جو سڑ کر پھٹ گیا تھا۔ تو اسے دیکھ کر فرمایا۔ کہ یہ وہی ہے۔ جس پر تم آپس میں کل لڑ رہے تھے۔

⇦ **ایک** دوسرے شخص سے منقول ہے۔ کہ آپ ایک کوڑے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ تو اس کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ کہ جس کے دینے میں بخیل بخل کرتے ہیں یعنی دنیا کی سب چیزیں آخر راکھ کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔

⇦ **جو شخص** اپنی فضیلت کا دعویٰ کرتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں پر بہتان باندھتا وہ نقصان اٹھاتا ہے۔

⇦ **جو شخص** اپنے نفس سے خوش ہوتا اور اس کے فریب پر بھروسہ کر لیتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ **آرام** اور بیکاری کی طرف میلان کرنا اور پھر سعادت حاصل کرنے کا خیال غلط اور بے ہودہ خیال ہے۔

⇦ **بنی امیہ** کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے آخرت کی لذیذ زندگانی کو چھوڑ دیا۔ دنیا کی چند روزہ لذت کی طرف مائل ہو گئے۔ اور وہاں کی ہمیشہ کی نعمت کو چھوڑ دیا۔

⇦ جس شخص نے یقین کو شک کے عوض۔ حق کو باطل کے بدلے اور آخرت کو دنیا کے مقابل بیچ دیا ہے۔ وہ ہلاک اور برباد ہو گیا۔

⇦ اہل دنیا جس بقا کی موت کے منتظر ہیں وہ چند گھنٹوں کا وقت ہے جو بہت جلدی زائل اور دور ہونے والا ہے۔

⇦ مال جمع کرنیوالے لوگ جیتے جی مر چکے ہیں اور اہل علم کا نام جب تک دنیا قائم ہے باقی رہے گا۔ گو ان کے بدن آنکھوں کے سامنے موجود نہیں۔ مگر ان کے علوم دلوں کے اندر محفوظ ہیں۔

⇦ جو شخص دنیا کے نشے میں مست ہو گیا۔ اور اس نے اپنے دین کو اس کے مہر میں دے دیا۔ پس جدھر دنیا جاتی ہے وہ اسکے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ اور اس نے اسکو اپنا مقصود اور معبود بنا لیا ہے۔ تو وہ ہلاک اور تباہ ہو گیا۔ جوانوں کو بڑھاپے کا اور تندرستوں کو بیماریوں کے آنے کا منتظر رہنا چاہئے۔

⇦ کیا تم سے خدائے پاک کے عذاب کو تمہارے رشتہ دار ہٹا سکتے یا تمہارے عمدہ گھوڑے تمہیں کچھ کام آ سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔

⇦ افسوس کہ تم لوگوں کی حالت عموماً کچھ ایسی بدل گئی ہے۔ کہ گناہوں کی طرف زیادہ جھکے ہوئے ہو۔

⇦ کیا خدا تعالیٰ کے عذاب سے خلاصی۔ بچاؤ پناہ۔ ٹھہرنے یا بھاگ جانے کی کوئی جگہ ہے۔

⇦ دنیا کے مصائب کو ہیچ سمجھ۔ اور اپنی جان کو عذاب میں نہ ڈال۔ کیونکہ قیامت بہت جلد آنیوالی ہے۔ اور یہاں کی کوئی چیز (سوائے اعمال صالحہ) ساتھ جانے والی نہیں۔ اور دنیا میں صرف چند روز کا قیام ہے۔ باطل کے مٹ جانے کے بعد اس کی آواز پھر کچھ سنائی دیتی ہے اور زمانہ پھاڑنے والے درندے کی طرح حملے

کررہا ہے۔

⇦ اگر تقویٰ کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو میں سب عرب سے زیادہ چالاک ہوتا (دنیا کے معاملات میں چالاکی کچھ دشوار نہ تھی)

⇦ یہ امر ناممکن ہے۔ کہ جس شخص کو موت کی طلب کرے وہ اس کے ہاتھ سے نکل جائے یا جو شخص اس سے بھاگنا چاہئے وہ نجات پائے۔

⇦ خدائے پاک کی جنت کچھ داؤں اور فریب سے ہاتھ نہیں آتی۔ اور وہاں کی نعمتیں اسکی رضامندی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں۔

⇦ یہ بہت بعید ہے۔ کہ ظالم اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی سخت گرفت سے نجات پائے۔

⇦ خدائے پاک وہ سچا معبود ہے۔ کہ سلسلہ ہستی میں اسکی قدرت کے آثار اس کے وجود پر ایسی زبردست دلیل ہیں۔ کہ منکروں کے دل بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔

⇦ دنیا کی مذمت میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ تم سے منہ موڑنے والی۔ بھاری عناد رکھنے والی نہایت حیران کرنیوالی۔ بہت جلد جانیوالی مکار اور بے سود ہے۔

⇦ قرآن کریم کی تعریف میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ وہ سچا کلام ہے۔ کہ اس کو کسی کی نفسانی خواہش اپنے مطلب کے موافق ادھر ادھر نہیں کرسکتی (یا اس پر عمل کرنے سے نفسانی خواہشوں میں کجی پیدا نہیں ہوتی) اور لوگوں کے شبہات اور مختلف ماؤں سے اسکے مطالب میں کچھ التباس نہیں پڑتا۔

⇦ جو لوگ دنیا کی حالت پر خوش ہوتے ہیں۔ وہ آخرت میں عذاب کے اندر ہلاک ہونگے اور جو لوگ یہاں مصائب اور غم میں مبتلا رہے ہیں۔ وہ نجات پائیں گے۔

⇦ آئندہ تم کو ایسے لوگ نظر آئیں گے۔ کہ محتاج اپنی تنگدستی کی شکایت کرینگے۔ مالدار خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کی بجائے ناشکری کرینگے۔ بخیل خدا تعالیٰ کے مال میں بخل کرینگے۔ اور سرکشوں کے کان حکمت اور نصیحت کی بات سننے سے بہرے ہونگے۔ اور علی العموم اسی قسم کے لوگ نظر آئیں گے۔

⇦ قرآن کریم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ وہ کلام ہے جو حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنیوالا ہے۔

⇦ کوئی فضول اور دل لگی کی بات نہیں۔ یہ عدل کے قانون بتلانا اور فضل واحسان کرنیکا حکم دیتا ہے۔ یہ خدائے تعالیٰ کی مضبوط رسی اور ذکر حکیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا کلام اور اسکی رضامندی حاصل کرنیکا مستحکم ذریعہ ہے۔ یہ دلوں کی حیاتی کا باعث۔ سرچشمہ علوم اور صراط مستقیم ہے۔ جو شخص اسکی پیروی کرے اس کے واسطے ہدایت اور جو اس کے ذریعہ سے اپنی زینت چاہے اس کیلئے زینت اور جو اپنا بچاؤ طلب کرے۔ اس کے حق میں مضبوط قلعہ اور جو اسے پکڑنا چاہئے۔ اس کے واسطے مضبوط رسی ہے۔

⇦ آدمی کی زبان ایک سرکش اور بے لگام گھوڑے کی مثال ہے۔

⇦ مومن کو صرف آخرت کی فکر رہتی ہے۔ اور اس کی تمام کوشش اسی کے واسطے ہوتی ہے۔

⇦ اسلام کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ اس مقدس دین کے راستے نہایت روشن اور اسکی سڑکیں بالکل صاف ہیں۔ اس کے تمام اطراف میں روشنی پھیلی ہوئی اور اس کا مرتبہ نہایت اعلیٰ اور بلند ہے۔

⇦ اشتر نخعی کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی وہ تلوار ہے۔ جو مارنے سے خراب نہیں ہوتی۔ اسکی دھار میں کندی نہیں آتی۔ کسی

بدعت کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اور کسی گمراہی کے کام میں نہیں پڑتا۔

⇦ کسی شخص کی مذمت میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ شخص زبان سے تو بہت باتیں بناتا ہے۔ مگر کام کرنے میں نکما ہے۔ لوگوں پر طعن کرنے میں ہوشیار اور اپنے نفس کیا صلاح سے اسے کیا واسطہ اور سروکار۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ابھی مہلت میں ہے۔ غافلوں کے ساتھ خواہش نفسانی میں پڑا ہوا اور گناہگاروں کے ساتھ گناہوں میں ڈوبا پھرتا ہے۔ سیدھے راستے سے دور اور امام وقت کی اطاعت سے نفور ہے۔ نہ اس کا دین ٹھیک ہے اور نہ اسکے پاس کوئی دلیل اور سند ہے موت سے ڈرتا ہے اور مطلب اصلی کے فوت ہونے کا اسے کوئی خیال نہیں۔ ہمارے جو کام تجھے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے طفیل ہمارے برے کام معاف کر دے اور جو کام تیری رضامندی کے طریق کے موافق ہیں۔ انکی بدولت ان سے درگزر فرما۔ جو اس کے مخالف ہیں۔

⇦ اے خدائے پاک ہم کو اپنی رضامندی کی نعمت عنایت فرما۔ اور ہم کو غیروں کی طرف ہاتھ بڑھانے سے مستغنی فرما۔

⇦ اے مومن! تیرا سب سے بڑا دشمن تیری خواہش نفسانی ہے۔ اسے دبائے رکھ۔ ورنہ تجھے ہلاک کر دیگی۔

⇦ آدمی کے انکار اسکی ہمت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور اسکی غیرت اسکی حمیت کے موافق ہوتی ہے۔

⇦ کافر کو صرف دنیا کی فکر رہتی اور اسکی ساری کوشش اسی کے واسطے اور اس کا مقصد اعلیٰ شہوت پرستی ہوتی ہے۔

⇦ کسی جماعت کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کا صحیح علم ان کو حقیقت ایمان کی طرف کھینچ لایا۔ ان کو دلوں میں یقین کی روح پھونک دی گئی ہے۔ لہٰذا

جن کاموں کو آرام طلب لوگ مشکل اور دشوار خیال کرتے ہیں۔ انکے نزدیک سہل اور آسان ہیں۔ جن امور سے جاہلوں کو نفرت ہے ان سے انکو انس اور محبت ہے۔ دنیا میں اگرچہ ان کے معمولی بدن نظر آتے ہیں۔ مگر ان کے ارواح کو ایک بہت اعلیٰ مقام سے تعلق ہے۔ یہ لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفے اور اس کے دین کی طرف ملانے والے ہیں۔ ہم کو انکی ملاقات کا شوق رہتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اسلام کے ستون اور شریعت کی پابندی کے ذریعے ہیں۔ انکی برکت سے دنیا میں توحید اور حق کی بنیاد نئے سرے سے قائم ہوئی۔ اور شرک اور باطل اپنی جگہ سے ملے اور انکی زبان جڑ سے کٹ گئی ان لوگوں نے دین کو کما حقہ سمجھا اور اسے محفوظ رکھا نہ یہ کہ صرف کانوں سے سنا اور دوسروں سے بیان کر دیا۔ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدان۔ آپ کے دین کے حامی آپ کے علم کے محافظ۔ آپ کے حکم ماننے والے۔ آپ کے معاون و مددگار اور آپ کے دین کے پہاڑ ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کے برگزیدہ اشخاص اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے خزانے ہیں۔ اگر کلام کرتے ہیں۔ تو سچ بولتے ہیں۔ اور اگر خاموش ہوں۔ تو ان کی ہیبت کے مارے کوئی شخص پہلے کلام نہیں کرتا۔ یہ ایمان کے خزانے اور احسان کی کانیں ہیں۔ اگر فیصلہ کریں تو انصاف کرتے ہیں۔ اور اگر کسی سے مقابلہ کریں تو غالب آ جاتے ہیں۔ یہ لوگ دین کی بنیاد اور یقین کے ستون ہیں۔ حد سے بڑھنے والا آخر ان کی طرف رجوع کرتا اور ان کے پیچھے چلنے والا ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ اندھیروں کے دور کرنے کیلئے چراغ۔ حکمت کے سرچشمے۔ علم کی کانیں اور علم کے خزانے ہیں۔ یہ لوگ علم کی حیاتی اور جہالت کی موت ہیں انکی بردباری ان کے علم کو ظاہر کرتی ہے۔ اور انکی خاموشی ان کی حسن بیانی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ لوگ حق کی مخالفت اور اس میں اختلاف نہیں کرتے۔ پس حق انکے درمیان ناطق اور شاہد صادق ہے۔

باب نمبر 77

- جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کسی تعریف کرنیوالے کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کی تعریف کرے۔
- کسی خوف کرنے والے کو یہ نہ چاہئے کہ وہ اپنے گناہ کے سوا دنیا کی کسی اور چیز سے ڈرے۔ اور کوئی ملامت کرنیوالا اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔
- جو چیز ہاتھ سے چلی جائے۔ اس پر غم نہ کھا۔ اور جس چیز کے آنے کی امید ہے اسکی امید پر مت اترا۔
- زبان سے ایسی بات نہ کر۔ جس کا جواب تجھے برا معلوم ہو۔ اور وہ کام نہ کر۔ جس کے کرنے سے عار اور بدنامی موجود ہو۔
- جس چیز کا تو مستحق نہیں۔ اسکی طمع نہ کر۔ اور جس چیز پر تجھے رحم نہ آئے۔ اس پر دست درازی مت کر۔
- کسی ضعیف کے مقابل زور آور کی امداد نہ کر اور کسی کمینے کو شریف پر ترجیح نہ دے۔
- اپنے گناہ کے سوا دنیا کی کسی چیز سے خوف نہ کھا۔ اور اپنے پروردگار کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھ۔ (اسے اپنا حاجت روا مت بنا)
- جو شخص دیندار نہ ہو اس کے عہد و اقرار پر اعتبار نہ کر۔ اور جس شخص میں وفاداری نہ ہو۔ اس کے ساتھ دوستی کرنے سے اپنی دوستی کو ذلیل و خوار نہ کر۔

⇦ جس شخص میں عقل نہ ہو اس کا ساتھ نہ دے اور جس میں امانت کی صفت نہ ہو اسے اپنا بھید نہ بتلا۔

⇦ جب تک پوری طرح آدمی کی حالت معلوم نہ ہو اسکی دوستی کی رغبت نہ کر۔ اور جب تک کسی چیز کی حقیقت کما حقہ معلوم نہ ہو تو اس سے نفرت نہ کر۔

⇦ جب تک کسی کام کا انجام معلوم نہ ہو اس میں ہاتھ نہ ڈال۔ اور جس کام کو دوسروں سے برا سمجھتا ہے اسے اپنی ذات سے اچھا خیال نہ کر۔

⇦ اپنے مال نیک کام کے سوا کسی دوسری جگہ ضائع نہ کر۔ اور اپنی نیکی کو ایسے شخص کے ساتھ کرنے سے جو اس کی قدر نہ سمجھے برباد نہ کر۔

⇦ جس بات کی تکذیب کا خوف ہو اسے بیان نہ کر اور جو شخص تیری صداقت کو اپنی دروغگوئی کے برابر سمجھتا ہے۔ اسکی تصدیق اور اس پر اطمینان نہ کر۔

⇦ جس شخص کی نسبت اندیشہ ہو کہ وہ کچھ نہیں دیگا۔ اس سے سوال نہ کر۔ اور جس شخص کی مدافعت نہ کر سکے اس کے ساتھ مقابلہ نہ کر۔

⇦ جس چیز کو پورا نہ کر سکے اس کا وعدہ نہ کر۔ اور جس چیز کو نباہ نہ سکے اسکی ذمہ داری نہ اٹھا۔

⇦ جس بات کا پورا علم نہ ہو۔ اسے بیان نہ کر۔ اور جس چیز کی امید میں ملامت کا مستحق ہو اس کی طرف دھیان نہ کر۔

⇦ امن اور خوشحالی کے وقت بلا کے آنے سے بے غم نہ ہو اور جس کام سے عاجز ہونے کا اندیشہ ہو۔ اسے ہاتھ نہ لگا۔ اور اس کو نہ چھو۔

⇦ جس شخص میں درستی عقل معلوم نہ ہو۔ اس پر اعتماد نہ کر اور جس شخص سے انتقام نہیں لے سکتا۔ اس کے ساتھ غفلت کو روا نہ رکھ۔

⇦ اس شر کا وعدہ نہ کر۔ جس سے کسی خیر کو نہ پائے اور اس خیر کا وعدہ مت کر۔ جس

سے شر پیش آئے۔

⇦ جو باتیں معلوم ہوں سب کو بیان نہ کر۔ کہ یہ بہت بڑی جہالت ہے۔

⇦ جب حق پرست لوگ مل جائیں۔ تو اظہار حق میں توقف نہ کر۔

⇦ بات کو جانچ اور کہنے والے کی طرف خیال نہ کر۔

⇦ اپنے نفس کو کسی برے قول یا فعل کی اجازت نہ دے۔

⇦ جس چیز کی درستی تیری معاون و مددگار ہو اسے مت بگاڑ۔ اور جس دروازے کے کھولنے سے تو عاجز ہے اس کو بند نہ کر۔

⇦ جب تو بہت سے ناشائستہ افعال کر چکا ہے تو اگر کوئی اچھا کام ہو جائے۔ تو اسے عجیب نہ سمجھ۔

⇦ جو چیزیں سننے میں آئیں ان سب کی لالچ نہ کر یہ بہت بے وقوفی اور حماقت ہے۔ اور جو چیزیں فنا ہونیوالی ہیں۔ ان کی خواہش نہ رکھ۔ اس قسم کے خیال سراسر نقصان اور مضرت ہیں۔

⇦ اگر دوست ناشکری کرے تو بھی اس سے قطع تعلق نہ کر۔ اور دشمن اگرچہ شکر گزار ہو۔ مگر اس پر بھروسہ نہ کر۔

⇦ اپنے دشمن سے مشورہ نہ لے۔ بلکہ اس سے اپنی بات چھپائے رکھ۔ اور اپنے کنبے اور مال کو تکلیف نہ دے۔ کہ وہ تیری جان سے تنگ آ جائیں۔

⇦ اگرچہ کسی شخص کو کتنا ہی دے ڈالے مگر اس کو زیادہ نہ سمجھ کیونکہ جو تیری نیک تعریف کرتا ہے۔ وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور کسی شخص پر کتنی ہی بخشش ہو اس کو عظیم نہ سمجھ۔ کہ سوال کی قدر اس سے بہت بڑی ہے۔ اور اس چیز کا خوف اور خطرہ نہ رکھ۔ جس کا فائدہ اور امید زیادہ ہو۔

⇦ کسی جھگڑالو کے ساتھ مجلس میں جھگڑا نہ کر اور اپنے کام میں کسی جاہل سے

مشورہ نہ لے۔

⇦ اپنے کام میں کاہل اور سست آدمی پر بھروسہ نہ کر اور کسی حالت کی عمدگی کی امید نہ رکھ۔ معلوم نہیں کل کیا ہو گا۔ اور احمق اور خائن آدمی کی نسبت کبھی مطمئن اور بے فکر نہ ہو۔

⇦ جب تک کسی شخص کے ساتھ بات چیت نہ ہو۔ اسے حقیر نہ سمجھ اور جب تک کسی شخص کا پوری طرح حال معلوم نہ ہو۔ اسکی نسبت بزرگی کا اعتقاد نہ رکھ۔

⇦ جو شخص تیرے بھید کو ظاہر کرتا ہے۔ اس پر بھروسہ نہ کر اور جو شخص تیرے رب کا منکر ہے۔ اس کے ساتھ نیکی اور احسان نہ کر۔

⇦ اپنی بیوی اور غلام کو اپنے راز پر واقف نہ کر۔ ورنہ وہ تجھے اپنا غلام بنا لیں گے۔ اور شہوت پرستی اور غضب میں حد سے تجاوز نہ کر۔ ورنہ یہ دونوں تجھے معیوب بنا دینگے۔

⇦ دنیا کی رغبت نہ رکھ۔ ورنہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔ اور کمینہ صفات سے بے تعلق ہو جا ورنہ تیرا مرتبہ کم ہو جائیگا۔

⇦ جاہل اور نادان کو عتاب نہ کر کہ وہ تیرا دشمن ہو جائیگا اور عقلمند کو برے کام پر تنبیہ اور عتاب کر وہ تیرا دوست بن جائیگا۔

⇦ دشمن اگرچہ کمزور ہو مگر اسے حقیر نہ سمجھ۔ اور سائل اگرچہ مسرف ہو اسے خالی ہاتھ واپس نہ کر۔

⇦ ایسا نہ ہو کہ طمع اور لالچ تجھے اپنا غلام بنا لیں۔ تجھے طمع سے آزاد رہنا چاہئے۔

⇦ اگرچہ کوئی قدر شناس نہ ملے۔ مگر تو اپنی نیکی کو بند نہ کر۔

⇦ کسی بھلے مانس سے دل لگی نہ کر۔ کہ اس کو تیرے ساتھ کینہ نہ ہو اور کسی کمینے سے جھگڑا نہ کر۔ کہ اسے تجھ پر جرات اور زور دریدہ نہ ہو۔

⇦ چاہئے کہ تیرا غضب تیرے حلم پر غالب نہ آئے۔ اور تیری خواہش نفسانی تیرے علم کو نکال کر تجھ پر اپنا تسلط نہ جمائے۔

⇦ بڑے لوگوں کو ظلم کی طمع نہ ڈال۔ اور ان کو اس سے مانوس نہ کر۔ اور ضعیفوں کو اپنے عدل وانصاف سے مایوس نہ کر۔

⇦ اس کام پر اصرار نہ کر جس کا انجام گناہگاری ہے اور اس کام کا نام نہ لے۔ جس سے بدنامی اور عزت کی خواری ہے۔

⇦ جو شخص تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے رفیع الشان ہے۔ اسے پست درجہ خیال نہ کر۔ اور جو شخص دنیا کی وجہ سے معزز اور بلند مرتبہ ہے۔ اس کو رفیع الشان مت سمجھ۔

⇦ ایسی بات نہ کر جس سے گناہوں کا بوجھ زیادہ اور بھاری ہو اور وہ کام نہ کر جس سے بے قدری اور خواری ہو۔

⇦ تم لوگ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن نہ بنو۔ اور اس کے فضل کو دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔

⇦ تم کو خدائے پاک کے ظلم کا تو کچھ خوف نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنی جانوں کے ظلم سے ڈرنا چاہئے۔

⇦ ایسا نہ ہو کہ تمہاری حرص تمہارے صبر پر غالب آ جائے۔ اور نعمت کے وقت خدائے پاک کا شکر بھول نہ جائے۔

⇦ جو شخص باطل اور بے ہودہ بات سے خوش ہوتا ہے۔ اسکی ناراضگی کی ذرا پرواہ نہ کرو۔

⇦ کافروں سے دوستی نہ رکھو، جاہلوں کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ اور جن لوگوں کو تمہارے راز معلوم ہوں۔ ان کے پاس اپنی پردہ دری نہ کرو۔

- اپنا غصہ مٹانے میں اپنے نفسوں کو خوار نہ کرو۔ اور اگر کوئی شخص نادانی سے پیش آئے۔ تو اس کے ساتھ بردباری سے پیش آ ؤ۔
- جب کسی شخص سے کوئی ایسا مسئلہ دریافت کیا جائے جو اسے معلوم نہ ہو۔ تو اسے اپنی لاعلمی ظاہر کرنے سے شرم نہ کرنی چاہئے۔ اور جو شخص جاہل ہو۔ اس سے علم حاصل کرنے سے کبھی عار نہ ہونی چاہئے۔
- اپنے نفسوں کو شتر بے مہار نہ چھوڑو۔ ورنہ تمہیں گمراہی کے راستوں میں لے جائیں گے۔ اور دین میں مداہنت اور سستی نہ کرو۔ ورنہ تمہاری ناقص عقلیں تمہیں گناہ کی طرف کھینچ لے جائیں گی۔
- جو بات معلوم نہ ہو اس پر طعن و تشنیع نہ کرو۔ ممکن ہے کہ کئی حق باتیں تمہیں معلوم نہ ہوں۔ اور جس بات کا علم نہ ہو اسے برا نہ سمجھو ہو سکتا ہے کہ کئی باتیں ابھی تک تمہارے کان تک نہ پہنچی ہوں۔
- بادشاہ وقت کے خلاف نہ کرو۔ ورنہ تمہارا انجام بُرا ہوگا۔ اور اس چیز کے حاصل کرنے میں جلدی نہ کرو۔ جسے خدائے پاک خود تمہیں دینا چاہتا ہے۔
- ان نابکار لوگوں کی اطاعت نہ کرو۔ جن کے ناشائستہ حرکات کو تم نے برداشت کیا انکی بداطواری کو اپنی نیک چلنی کے ساتھ ملایا۔ اور اپنے حق کے درمیان انکے باطل داخل کر کے اسے چلایا۔ مگر وہ پھر بھی درست نہ ہوئے۔
- جو باتیں سننے میں آئیں۔ ان سب کو لوگوں کے پاس بیان نہ کرنا چاہئے یہ نہایت بے وقوفی اور حماقت ہے۔ اور جو باتیں لوگ بیان کریں۔ ان سب کی تردید نہ کرنی چاہئے یہ بڑی نادانی اور جہالت ہے۔
- جو لوگ مر چکے ہیں۔ ان کی برائی یاد نہ کر۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔
- جو چیزیں فنا ہونیوالی ہیں۔ انکی رغبت نہ رکھ۔ اور دنیا سے اپنی آخرت کیلئے کچھ

سامان تیار کرلے۔

⇦ کسی نیک کام کو ریا اور دکھلاوے کی نیت سے نہ کر۔ اور شرم اور حیا کی وجہ سے اسے ترک نہ کر۔

⇦ جب تیرا نفس تجھے گمراہ کردے تو پھر اسی کو اپنا منصف اور حاکم نہ ٹھہرا۔ اور جب یہ تجھے سیدھی راہ پر لے جائے۔ تو پھر اسکی اطاعت سے نہ کترا۔

⇦ امتحان سے پہلے دوست پر اعتبار نہ کر۔ اور قدرت کے پہلے دشمن کے ساتھ مقابلہ نہ کر۔

⇦ وہ تیر مت پھینک جس کو تو واپس نہ کرسکے۔

⇦ ایسی گرہ مت کھول جسے تو باندھ نہ سکے اور اس شخص سے جدائی نہ کر۔ جس کے فراق سے تجھے تکلیف ہو۔

⇦ کسی کو تھوڑی چیز عطا کرنے سے شرم نہ کر۔ کہ محروم رکھنا تھوڑی چیز عطا کرنے سے زیادہ برا ہے۔

⇦ اپنے بہت بڑے احسان کو بھی بڑا نہ سمجھ کہ تجھے اس سے بھی زیادہ احسان کرنے کا حکم ہے۔

⇦ جاہل کو وہ بات مت بتلا جسے تو خود چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور سائل کو خالی مت پھیر اور اس کے محروم رکھنے سے اپنی عزت کو برباد نہ کر۔

⇦ اگرچہ تجھے فریق مخالف کے کلام کا جواب معلوم نہ ہو۔ مگر زبان سے برے اور ناشائستہ الفاظ مت نکال۔

⇦ کسی شک وشبہ کی وجہ سے اپنے بھائی بند سے قطع تعلق نہ کر۔ اور عذر بیان کرنے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار نہ کر۔

⇦ اس شخص کے پاس اپنا عذر بیان نہ کر۔ جو اس بات پر خوش ہوتا ہے۔ کہ تیرا کوئی

عذر باقی نہ رہے۔

⇦ جو لغو اور فضول بات منہ میں آئے۔ خواہش کے مطابق اسے زبان سے مت نکال۔ کیونکہ بہت سی فضول باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے شریف لوگ متوحش ہو جاتے اور بہت لغویات شر کا باعث ہو جاتے ہیں۔

⇦ کسی جانیوالی چیز کو مت پکڑ رکھ۔ اور کسی آنے والی سے جدائی اختیار نہ کر۔ یعنی دنیا جانیوالی اور آخرت آنے والی ہے۔

⇦ کسی شخص کی نسبت ایسی بات کی وجہ سے جو اس سے بے ساختہ نکل گئی ہے۔ اور اس کا درست اور صحیح مطلب ہو سکتا ہے۔ بدظن نہ ہو اور برائی کا خیال نہ کر۔

⇦ اپنے اعمال میں شیطان کا حصہ مت لگا۔ اور اپنی جان پر اسے طلب مت بنا۔ اگر کلام کا موقع نہ ہو۔ تو زبان سے مت بول۔ اور اگر کوئی شخص دوستی کے لائق نہ ملے تو کسی نااہل سے دوستی مت کر۔

⇦ وہ شخص جو اپنے مال سے تیری امداد اور خبر گیری نہیں کرتا۔ اس کو اپنا دوست مت خیال کر اور جو شخص مالدار ہو کر لوگوں کا ہاتھ نہیں بٹاتا اسے مالدار مت شمار کر۔

⇦ اگر کسی چھوٹے آدمی کے منہ سے کوئی عمدہ اور اچھی بات نکلے تو اسے حقیر نہ سمجھ۔ اور اپنے خیر خواہ کی بات کو رد نہ کر۔ اور مشورہ لینے والے کے ساتھ دھوکا اور فریب نہ کر۔

⇦ صاحب علم اگر چہ حقیر حالت میں ہو مگر اسے ذلیل نہ سمجھ اور بے وقوف اگر چہ بڑے مرتبہ پر ہو۔ مگر اسے بڑا مت خیال کر۔

⇦ جس شخص سے تو اپنا ہاتھ روک نہیں سکتا۔ اسکی طرف اپنا ہاتھ مت پھیلا اور مجلس میں بیٹھنے کے وقت کسی عمدہ جگہ میں بیٹھنے کیلئے جلدی نہ کر۔ کیونکہ اگر تجھے ادنیٰ درجے سے اٹھا کر کسی علیٰ جگہ پر بٹھائیں۔ تو اس سے اچھا ہے کہ عمدہ جگہ سے اٹھا

کر خراب جگہ کی طرف کھینچ لائیں۔

⇦ جس شخص کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا مددگار نہیں۔ اس پر ظلم نہ کر اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے کوئی امید نہ رکھ۔

⇦ چاہیئے کہ آخرت کا کام کرنے سے تجھے کوئی کام مانع نہ ہو کہ اس کے واسطے فرصت بہت قلیل ہے اور دُنیا کی نعمتوں کی رغبت نہ کر۔ کہ اس کی نعمتیں حقیر اور ناچیز ہیں۔

⇦ غصے میں جلدی نہ کر ورنہ تجھ پر غالب آجائیگا اور اپنے نفس کو اس چیز کا لالچ نہ دے۔ جو حاجت سے زائد ہے ورنہ زیادتی کا طالب ہو جائیگا۔ دنیا کی کثرت اور زیادتی سے مت اترا اور کسی دوسرے کے گرنے پر خوشی مت منا تجھے کیا معلوم ہے کہ کل کو تیرے ساتھ کیا ہوگا۔

⇦ نیکی اور احسان کو مت روک۔ ورنہ تجھ سے قدرت۔ طاقت اور نعمت مسلوب ہو جائے گی۔

⇦ اپنی کامیابی پر مت اترا۔ کیونکہ تجھے یہ اطمینان نہیں کہ کل کو تجھے کیا پیش آئے گا۔ اور زمانہ تجھ پر غالب ہو جائیگا۔

⇦ کسی امن اور اطمینان کی حالت میں مغرور نہ ہو۔ کیونکہ ایسی اطمینانی حالت ہی میں تجھ پر مصیبت آپڑے گی۔ اور تو گرفتار بلا ہو جائیگا۔ اور کسی دوسرے کی غلطی سے خوش نہ ہو کیونکہ تجھے کیا اطمینان ہے۔ کہ تجھ سے کبھی غلطی سرزد نہ ہوگی۔

⇦ لوگوں کے عیوب کی تلاش مت کر۔ اگر تجھے عقل ہو تو خود تیری ذات میں اتنے عیوب موجود ہیں۔ جو دوسروں کی عیب جوئی کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

⇦ منصف آدمی کے سوا کسی دوسرے سے بات چیت نہ کر۔ اور طلب گار ہدایت کے سوا کسی دوسرے کو ہدایت نہ کر۔

⇦ جس کام کے پورا کرنے کا اپنی جان پر بھروسہ نہ ہو۔ اس کا وعدہ نہ کر۔

⇦ دشمن کے حسن سلوک پر مغرور نہ ہو۔ کہ اسکی مثال ایسی ہے۔ جیسے پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے مگر وہ پھر بھی اس کے بجھانے کیلئے کافی ہے۔

⇦ اپنے نفس میں غیبت کی عادت مت ڈال۔ کہ اس کا عادی بہت بڑا گناہگار ہے۔

⇦ جب تک اپنے دوست کا امتحان نہ کر لے۔ اس پر اطمینان نہ کر اور اپنے دشمن سے چوکنا اور ہوشیار رہ۔

⇦ اگر زمانے میں کچھ تکلیف پیش آ جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اگر مال و دولت مل جائے تو اس پر چنداں اعتماد نہ کر اور زمانے کی چال بازی سے ہر وقت ڈرتا رہ۔

⇦ حق کے سوا کسی چیز کے ساتھ مانوس نہ ہو۔ اور باطل کے سوا کسی چیز سے نفرت نہ کر۔

⇦ اپنی عزت کو ہر ایک شخص کی بات کا نشانہ مت بنا۔ اور اپنی زبان سے وہی بات نکال جس کا ثواب آخر میں تیرے نامہ اعمال میں لکھا جائے اور دنیا میں نیک نامی حاصل ہو۔

⇦ جس دشمن کی حالت عروج اور ترقی میں ہو تو اس کا مقابلہ نہ کر۔ کہ اس کا اقبال اس کیلئے معین و مددگار ہو جائیگا۔ اور اگر تنزل اور ادبار میں ہے تو بھی اس کا مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کا ادبار اس کے شر سے تجھے نجات دلائے گا۔

⇦ اپنے ذہن کو فکر کرنے اور سوچنے کی عادت ڈال۔ کہ اس سے حکمت حاصل ہوتی اور واقعات کو عبرت کی نگاہ سے دیکھ کہ اس سے عصمت ہاتھ آتی ہے۔

⇦ خوشامدی آدمی کا ساتھی نہ بن کیونکہ وہ تیرے سامنے اپنے کام کی بیحد تعریف کریگا۔ اور تو بھی یہی چاہئے گا۔ کہ اس کے موافق اور برابر ہو جائے۔ زیادہ کلام نہ کر۔ ورنہ اس سے دل تنگ ہو جائیگا اور حد سے مت بڑھ ورنہ منہ کی کھائے گا۔ بخل نہ کر ورنہ محتاج ہو جائیگا۔ اور اسراف نہ کرو ورنہ حد سے بڑھنے کی وجہ سے نقصان اُٹھائے گا۔

⇦ کبھی خود رائی سے کام نہ کر۔ کیونکہ جو شخص خود رائی سے کام کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کیونکہ جو شخص اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے۔ وہ مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

⇦ جس کام کو لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ ان کے سامنے اس کے کرنے میں جلد بازی نہ کرو ورنہ وہ تیری نسبت وہ باتیں کہیں گے جو انہیں معلوم نہیں۔

⇦ اس تھوڑی سی چیز سے جو تمہیں ناپسند ہو۔ مت گھبراؤ۔ ورنہ وہ بہت سی ایسی چیزوں میں ڈال دیگی جن کو تم پسند نہیں کرتے۔

⇦ جو چیز ابھی موجود نہیں۔ اسکی نسبت سوال مت کر کہ موجودہ چیزوں کے حالات معلوم کرنے سے کافی علم حاصل ہو جاتا ہے۔

⇦ قرآن کریم کے سوا کسی دوسری چیز سے اپنی شفاعت طلب کر۔ کیونکہ یہ تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

⇦ چاہیئے کہ جب خدائے پاک نے تمہیں آزاد بنایا ہے۔ تو تو لالچ کا غلام نہ بن جائے۔

⇦ خدائے پاک کی نافرمانیوں سے پرہیز کر اور اسکی اطاعت پر کاربند رہ یہ تیری آخرت کیلئے ذخیرہ ہوگا۔

⇦ کسی شخص کا قصور معاف کر دینے پر نادم نہ ہو۔ اور کسی کو سزا دینے سے خوش

مت ہو۔

⇦ **سوائے** ان کاموں کے جن سے اجر و ثواب حاصل ہو کسی کام کی فکر نہ کر اور آخرت کا ثواب حاصل کرنے کے سوا کسی کام کیلئے کوشش نہ کر۔

⇦ **بادشاہوں** کے دربار میں زیادہ آمدورفت مت کر۔ کہ وہ تھوڑی صحبت سے ملول ہو جاتے ہیں اور خیر خواہی کرنے سے دشمن بن جاتے ہیں۔

⇦ **دنیاداروں** کی صحبت سے پرہیز کر۔ کیونکہ اگر تنگدست ہو گا۔ تو تجھے حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ مالدار ہو گا تو تجھ سے حسد کرینگے۔

⇦ **بادشاہوں** کے ساتھ میل جول رکھنے کی خواہش نہ کر۔ کہ کبھی تو وہ سلام کے جواب کو طول کلام خیال کرتے ہیں۔ اور کبھی گردن اڑا دینے کی ہلکی سزا سمجھتے ہیں۔

⇦ **کسی شخص** سے کوئی بری بات نہ کر ورنہ وہ تجھے بُرا جواب سنائے گا۔

⇦ **جس** کام کے انجام دینے میں تکلیف اور خرابی کا اندیشہ ہو اس کے کرنے میں جلدی نہ کر۔ اور جب تو دوسرے شخص کی اطاعت نہیں کرتا۔ تو اسکی اطاعت کا طلب گار مت ہو۔

⇦ **کسی** چغل خور کی بات تصدیق کرنے میں جلدی نہ کر۔ اگر چہ وہ بظاہر خیر خواہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر در حقیقت جس شخص کی چغلی کھاتا ہے۔ اس کے حق میں ظالم اور جس کے پاس چغلی کھاتا ہے۔ اسے دھوکا دینے والا ہے۔

⇦ **کسی شخص** کے حقوق کی رعایت کی وجہ سے اس پر حق قائم کرنے میں مت جھجک۔

⇦ **اپنی** دعا کی اجابت میں تاخیر مت خیال کر۔ کہ تو نے گناہوں کی وجہ سے اجابت کی راہ کو خود بند کر دیا ہے۔

⇦ جو شخص دین کی پناہ پکڑتا ہے۔ اس سے لڑائی نہ کر۔ کیونکہ جو شخص دین کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ ہار جاتا ہے۔ اور جو شخص حق کی مدد طلب کرتا ہے۔ اس سے مقابلہ نہ کر کیونکہ جو شخص حق کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھ سے ملول اور کشیدہ خاطر ہو۔ گو وہ تجھ سے اچھا سلوک کرے۔ مگر اس پر بھروسہ اور اطمینان نہ کر۔ کیونکہ جو شخص دریا کی تاریکی میں غوطہ لگانے والا ہو۔ اسے چمکنے والی بجلی سے کیا نفع ہے۔

⇦ تیری جس روزی کا خدائے پاک ذمہ دار ہو چکا ہے۔ اس کو طلب اور تلاش کرنا اور ان فرائض کو جن کی بجا آوری تیرے ذمہ فرض فرما چکا۔ پرواہ نہ کرنا۔ عقلمندی کی بات نہیں۔

⇦ دین کو دنیا کا مُہرہ نہ بنا۔ کیونکہ جو شخص اپنے دین کو دنیا کا مہر بناتا ہے۔ تو یہ شقاوت۔ تکلیف، محنت اور بلا کو اس کے پاس بھیج دیتی ہے۔

⇦ آخرت کو دنیا کے عوض مت بیچ۔ اور دار فانی کو دار باقی سے بدل نہ لے اور اپنے یقین کو شک سے اور علم کو جہالت سے متبدل نہ کر۔

⇦ اپنے نفس سے جاہل اور بے خبر نہ رہ کیونکہ جو شخص اپنے نفس سے بے خبر ہے وہ سراسر جاہل ہے۔

⇦ ایسا نہ ہو کہ دنیا تم کو فتنے میں مبتلا کر دے خواہش نفس تم پر غالب نہ آ جائے۔ تمہیں اپنی عمر بہت دراز معلوم نہ ہو اور فضول امیدیں تمہیں دھوکے میں نہ ڈالیں کیونکہ دنیا کی لمبی امیدیں رکھنے والا شخص دین سے بے بہرہ ہوتا ہے۔

⇦ جو کام تو خود نہیں کرتا۔ اس کے کرنے کی نسبت دوسروں کو ہدایت نہ کر۔ کیونکہ تمہیں اس میں ضرور ہی عاجزی اور خواری اور مذمت اور شرمساری پیش آئے گی۔

⇦ جس کام میں تو خدا کی اطاعت کرتا ہے گو اس میں کوئی شخص ناخوش ہے اسکی ذرا پرواہ نہ کر۔ اور اس کے کرنے کی نسبت اس کے پاس عذر بیان نہ کر۔ بلکہ یہ کام تیری بزرگی اور فضیلت کا کافی ذریعہ ہے۔

⇦ کمینے شخص سے زیادہ میل جول نہ رکھ۔ اگر تجھے کوئی نعمت میسر ہوگی۔ تو تجھ سے حسد کریگا۔ اور اگر کوئی تکلیف پیش آئے گی۔ تو تجھے بے وقوفی سے مہتم کرے گا۔

⇦ اپنے دوست کے دشمن کو اپنا دوست نہ بنا۔ ورنہ اپنے دوست سے عداوت ہو جائے گی۔

⇦ کسی شخص کو اس کے قصور پر سزا دینے میں جلدی نہ کر۔ بلکہ اسکے قصور کو معاف کردے۔ تاکہ اسکی طفیل اجر اور ثواب حاصل کرے۔

⇦ اگر تجھے خدائے پاک کا اقرار پورا کرنے میں کوئی تکلیف پیش آجائے۔ تو اس وجہ سے اس کے توڑنے کا ارادہ نہ کر۔ کیونکہ اگر تو اس تکلیف پر صبر کریگا۔ جس کے دور ہونے اور اس کے انجام کی بہتری کی امید رکھتا ہے۔ تو یہ اس عہد شکنی سے کہیں اچھا ہے۔ جس کے برے نتیجے کا ڈر اور جس کی وجہ سے خدائے پاک کے عذاب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

⇦ کسی کام کو بے سوچے سمجھے جلدی سے مت کر اور جہاں تک ہو سکے کسی کو سزا دینے میں عجلت نہ کر کیونکہ یہ دین کے ضعف کا باعث اور خدا تعالیٰ کے عذاب کا موجب ہے۔

⇦ جائز کاموں میں عورتوں کی اطاعت نہ کرو ورنہ برے کاموں کا لالچ کرینگی۔

⇦ جو چیز نہ دیکھی جائے اور اس تک فکر کی رسائی نہ ہو سکے۔ اس میں غور نہ کرو۔

⇦ اپنے مشورے میں کسی بخیل کو شریک نہ کر ورنہ وہ تجھے سیدھی راہ سے بچا دیگا اور تنگدستی اور محتاجی کا خوف دکھلائے گا۔ اور اپنی رائے میں کسی بزدل کو شامل نہ کر

ورنہ وہ تجھے کمزور کر دیگا۔اور پھر تم کچھ نہ کر سکو گے۔اور چھوٹے چھوٹے کام تم کو بہت بڑے معلوم ہونگے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی تقویٰ اور اطاعت کے سوا کسی چیز کی طرف اقدام نہ کر۔ (اسکی طرف متوجہ نہ ہو) تا کہ تجھے ہر طرح کی کامیابی حاصل ہو۔اور سیدھے راستے پر قائم رہے۔

⇦ جھوٹے آدمی سے مشورہ نہ لے۔کیونکہ وہ جنگل کے بالوں کی طرح دھوکے کی ٹٹی ہے۔کہ دور کی چیز نزدیک دکھائی دیتی اور نزدیک والی دور معلوم ہوتی ہے۔

⇦ ایسا مت بن کہ جب تک لاٹھی نہ کھائے۔ وعظ و نصیحت سے کچھ فائدہ نہ اٹھائے کیونکہ عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔اور جانور کو مار پیٹ بھی کچھ اثر نہیں کرتی۔

⇦ اپنے مشورے میں کسی حریص کو شریک نہ کر۔کہ وہ برے کاموں کا مشورہ دیگا اور حرص اور بخل کی تعریف کریگا۔

⇦ جو شخص تجھ پر ظلم کرتا ہے۔اس کے ظلم سے مت گھبرا کہ وہ اپنے نقصان اور تیرے نفع کے واسطے کوشش کر رہا ہے۔پس جو شخص تیری خوشی کی تدبیر کرتا ہے۔ اس سے ناخوش ہونا مناسب نہیں۔

⇦ دنیا میں اپنی لذتوں کو پورا کرنے اور اپنا غصہ نکالنے کی کوشش نہ کر۔اور ان کو اپنا اعلیٰ مقصد نہ بنا۔ بلکہ حق کو زندہ کرنے اور باطل کو مٹانے کی کوشش کر۔

⇦ دعا کی قبولیت میں تاخیر ہونے سے ناامید نہ ہو کہ جس قدر زیادہ دیر ہوگی۔اسی قدر زیادہ انعام ملے گا۔کہ اکثر قبولیت دعا میں اس لئے تاخیر ہوتی ہے۔کہ خدا تعالیٰ کو بہت بڑا اجر عطا کرنا یا بہت بڑا عطیہ عطا فرمانا منظور ہوتا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کو ضائع نہ کر اور چاہئے کہ تیری حالت سے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے آثار معلوم ہوں۔

⇦ اپنے دشمن کو اپنا راز نہ بتلا اور دوسرے کو ملامت نہ کر۔ اور اگر چہ وہ جھوٹا عذر پیش کرے۔ تو اسے قبول کر لے اور باوجودیکہ تجھے جواب معلوم ہو اور اس میں تیرا فائدہ بھی ہو مگر اس کے کلام کی تردید نہ کر۔

⇦ خدا تعالیٰ کا ذکر غفلت کے ساتھ نہ کر۔ اور کھیل میں پڑ کر اسے بھول نہ جا بلکہ ایسا کامل اور صحیح ذکر کر۔ کہ تیرا دل اور زبان موافق اور ظاہر اور باطن بمطابق ہوں۔ اور جب تک اس کی یاد میں تو اپنے نفس کو بھول نہ جائے۔ اور اپنے کاموں سے بے خبر نہ ہو جائے۔ تب تک اس کے ذکر کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتا۔

⇦ اپنی عمر کو غفلت اور کھیل تماشے میں ضائع اور برباد نہ کرو ورنہ دنیا سے خالی ہاتھ جائیگا۔ اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں خرچ نہ کرو ورنہ اپنے مالک کو کیا عمل دکھلائے گا۔

⇦ دنیا کی مستعار چیزیں تجھے فتنہ میں مبتلا نہ کریں کیونکہ یہ مستعار چیزیں تو تجھ سے واپس کر لی جائینگی اور جو گناہ اور حرام کام تو نے کئے ہیں۔ ان کا وبال تیرے سر پر پڑے گا اور دنیا کے کھیل تماشوں سے مغرور نہ ہو کہ یہ سب کھیل تماشے ختم ہو جائینگے اور جو گناہ تم نے کئے ہیں۔ وہ تمہارے سر پر پڑینگے۔

⇦ کسی محتاج کو کوئی چیز عطا کرنے میں کل تک دیر نہ کر۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ کل تک تجھے یا اسے کیا پیش آئے گا۔

⇦ اپنے نفس کی اصلاح کی تدبیر اور کوشش کو مت چھوڑ۔ کیونکہ یہ کوشش کے بغیر درست نہ ہوگا۔ اپنے تعلق اور رشتے کے خیال سے اپنے بھائی کے حقوق کو ضائع نہ کر۔ کیونکہ تو جس شخص کا حق ضائع کر دیگا وہ تیرا بھائی نہیں رہ سکتا۔

⇦ جاہلوں کے سامنے ایسی بات بیان نہ کر، جو انکی سمجھ میں نہ آئے ورنہ وہ تجھے جھوٹا سمجھیں گے۔

⇦ تیرے علم کا تجھ پر یہ حق ہے کہ اس کو ایسے لوگوں کے پاس بیان کرے جو اس کے اہل اور مستحق ہوں اور جو لوگ اس کے لائق اور اہل نہ ہوں۔ ان کے پاس اسے کبھی بیان نہ کر۔

⇦ اگر تیرا بھائی تیرے ساتھ برائی کرتا ہے۔ تو تو اسکی برائی سے بڑھ کر اس کے ساتھ احسان کر اور اگر وہ تجھ سے قطع تعلق کرتا ہے۔ تو تو اسکے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ پیوند قائم رکھ۔

⇦ اپنے اقرار کو نہ توڑ اپنے عہد کا خلاف نہ کر اور اپنے دشمن کے ساتھ دھوکا اور فریب نہ کر۔ کہ خدائے پاک نے اپنا عہد اور اقرار تیرے لئے باعث امن ٹھہرایا ہے۔

⇦ جب خدائے پاک نے تجھے آزاد بنایا ہے۔ تو لوگوں کی غلامی اختیار نہ کر۔ اور اس خیر اور بھلائی میں کوئی خوبی نہیں جو برائی کے سوا حاصل نہ ہو۔ اور اس خوشحالی میں کچھ برکت نہیں جو تنگی کے بغیر میسر نہ ہو۔

⇦ عورت پر تجھے اتنا اختیار ہے کہ تو اس کے ساتھ ہم بستر ہو کر اپنے نفس کی خواہش پوری کرے۔ اور پھول کی طرح اسکی خوشبو سے فائدہ اٹھائے۔ اور تجھے یہ حق نہیں ہے کہ اسے اپنا غلام اور گھر کا محافظ سمجھے۔

⇦ جو بات تجھے معلوم نہ ہو اسے زبان سے نہ کر خدائے پاک نے تیرے تمام اعضا پر فرائض مقرر کئے ہیں۔ اور قیامت کے دن انکی نسبت باز پرس فرمائے گا۔ (اور زبان کا یہ فرض ہے کہ آدمی کو جو بات معلوم نہ ہو اس کو زبان سے نہ نکالے)

⇦ اپنی جان کو خدائے تعالیٰ کے مقابلہ کیلئے تیار نہ کر (اس کی نافرمانی نہ کر) ورنہ وہ تجھے سخت عذاب میں مبتلا کریگا اور تجھے اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔

⇦ نیکی اور بدی کرنے والے کو یکساں اور برابر نہ سمجھ۔ کیونکہ اس سے محسن احسان

سے متنفر ہو جائیگا اور بدکار برائی میں ترقی کر جائیگا۔

⇦ اے خدا تعالیٰ کے بندو! آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ کیونکہ حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ بغض اور کینہ نہ رکھو۔ کہ یہ خصلت خیرات کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔

⇦ وہ اچھا طریقہ جس پر پیشوایانِ دین کا عملدرآمد ہو چکا۔ اور سب نے اس کو پسند کیا۔ اور عام لوگوں کی اصلاح اور درستی اس سے وابستہ ہے۔ اس کا خلاف نہ کر۔

⇦ **لوگ** جو کچھ تیری نسبت شکایت کرتے اور برا بھلا کہتے ہیں۔ اس سے دل تنگ اور خفا نہ ہو۔ کیونکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اگر صحیح اور درست ہے۔ تو یہ تیرا قصور ہے اور اس کی سزا تجھے دنیا میں مل رہی ہے۔ (پس تجھے اس کا شکر گزار ہونا چاہئے)

⇦ **جو** فتنہ اور فساد اچانک پیش آ جائے۔ اس میں مت گھس پڑو۔ جہاں تک ہو سکے اس کی اصلاح کرو۔ خود ایک طرف رہو اور راستے کو اس کیلئے خالی چھوڑ دو۔

⇦ **کسی** شخص کو میدان میں آنے (مقابلے) کیلئے مت بلا اور اگر تجھے کوئی بلائے۔ تو پھر پیچھے نہ رہو۔ کیونکہ جو شخص مقابلے کے لئے پہلے ہاتھ اٹھاتا ہے وہ سرکشی کرتا ہے۔ اور سرکش ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ دنیاداروں کے ساتھ زیادہ میل جول نہ رکھ کیونکہ اگر تو ان کو خوش نہ رکھے گا۔ تو یہ تیرے دشمن ہو جائیں گے۔ اور یہ لوگ آگ کی مثال ہیں۔ کہ زیادہ ہو۔ تو سب کچھ جلا دیتی اور نقصان پہنچاتی ہے۔ اور تھوڑی ہو تو کام آتی ہے۔

⇦ آنے والے کل کی فکر نہ کر۔ کیونکہ اگر تیری عمر باقی ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن کی روزی پہنچا دیگا۔ اور اگر تیری عمر آج ختم ہو چکی ہے۔ تو پھر اس روز کی فکر فضول

ہے۔

⇦ بے عقل اور نادان کا ساتھ نہ کر اور بد اصل کے ساتھ نیکی اور احسان نہ کر۔ کیونکہ جس میں عقل نہ ہو وہ اپنے خیال میں تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ مگر اس سے ضرر اور نقصان پہنچے گا۔ اور جو بد اصل ہوگا وہ اپنے محسن کی برائی کریگا۔

⇦ جو کام تو خود کرتا ہے۔ اس کا عیب دوسرے پر نہ لگا۔ اور جس گناہ کو تو اپنے لئے جائز سمجھتا ہے۔ اس پر دوسرے کو ڈانٹ مت بتا۔

⇦ جس شخص نے تجھے بولنے کا سلیقہ سکھایا ہے۔ اس پر زبان درازی نہ کر اور جس نے تجھے سیدھی راہ پر لگایا ہے۔ اسکے مقابل اپنی فصاحت و بلاغت کی شیخی نہ کر۔

⇦ بے فائدہ اور فضول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ اور قدر کفایت سے زیادہ کیلئے تکلیف نہ اٹھا۔

⇦ اپنے رخسارے کو ٹیڑھا نہ کہ (غرور و تکبر نہ کر) اپنے پہلو کو نرم رکھ اور اس خدائے پاک کیلئے تواضع اختیار کر۔ جس نے تجھے عزت و رفعت عطا فرمائی ہے۔

⇦ لوگوں کے شکر گزار نہ ہونے کی وجہ سے نیکی اور احسان کرنے سے دل برداشتہ نہ ہو کیونکہ کبھی ایسے لوگ شکر گزار ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور کبھی ایسے شکر گزار مل جاتے ہیں۔ جو شکر گزاری کا پورا حق ادا کر دیتے ہیں اور ناشکروں کی ناشکری کا خیال نہیں رہتا۔

⇦ کسی گناہگار کو خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عمر بھر گناہ کرتے ہیں اور آخیر میں کوئی ایسا عمل کرتے ہیں جس سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور کئی ایسے بھی ہیں جو عمر بھر نیک کام کرتے ہیں۔ مگر آخیر عمر میں کوئی ایسا برا کام کرتے ہیں۔ جس سے ان کے تمام نیک

اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔اور جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

⇦ **جاہلوں** کی طرف میلان نہ کرو اور اپنی نفسانی خواہشوں کے تابع نہ بنو۔ کیونکہ ایسے کام کرنیوالا شخص دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہے۔

⇦ **کوئی شخص** یہ نہ کہے کہ فلاں شخص نیکی کرنے میں مجھ سے زیادہ لائق اور بہتر ہے۔ ورنہ خدا کی قسم ایسا ہی ہو جائیگا کیونکہ خدائے پاک نے خیر اور شر دونوں کیلئے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ پس اگر تم نیکی نہ کرو گے۔ تو جو لوگ اس کے اہل ہونگے وہ اسے کرینگے۔

⇦ **اپنے** اہل اور اولاد کی زیادہ فکر نہ کر۔ کیونکہ اگر وہ خدائے پاک کے تابعدار اور اس کے پیارے ہیں۔ تو خدائے پاک اپنے پیاروں کو ضائع اور برباد نہ کریگا۔ اور اگر وہ اسکے دشمن اور نافرمان ہیں۔ تو تجھے خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور دشمنوں کی کیا فکر ہے۔

⇦ **اگر** دنیا کی کوئی چیز ہاتھ سے چلی جائے۔ تو اس پر بچوں کی طرح گریہ وزاری نہ کر۔

⇦ **مالداری** اور خوش حالی پر خوش نہ ہو اور فقر اور مصیبت میں غم نہ کھا۔ کیونکہ سونا آگ میں پرکھا جاتا ہے اور مومن بلا اور مصیبت سے جانچا جاتا ہے۔

⇦ **عقلمند** اور پرہیز گار کے سوا کسی کا ساتھی نہ بن عالم نیکوکار کے سوا کسی سے میل جول نہ رکھ۔ اور مومن وفادار کے سوا کسی کو بھید نہ بتلا۔

⇦ **آج** کے دن آئندہ سال کی فکر نہ کر۔ کیونکہ جو کچھ تیرے مقسوم میں لکھا ہے۔ وہ تجھے پہنچ جائیگا۔ اگر آئندہ سال تیری عمر باقی ہے۔ تو اللہ پاک ہر نئے روز میں جو کچھ تیرے مقسوم میں لکھا ہے پہنچا دیگا۔ اور اگر تیری عمر ختم ہو چکی ہے۔ تو آئندہ سال کی فکر فضول ہے۔

⇦ نماز فرض کے وقت میں نماز نفل ادا نہ کر۔ بلکہ پہلے فرض ادا کر۔ اور اس کے بعد جس قدر چاہے نفل پڑھ۔ اپنے مرنے کے بعد دنیا میں کوئی چیز نہ چھوڑ۔ اگر تو کوئی چیز چھوڑ جائیگا تو اسکی دو صورتیں ہیں۔ (۱) ایسے آدمی کیلئے چھوڑ مرے گا جو اس کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی اطاعت بجالا کر سعادت حاصل کریگا اور تو نے خود اس کو خدا تعالیٰ کیا اطاعت میں صرف نہ کیا۔ (۲) ایسے شخص کیلئے چھوف جائیگا۔ جو اس کے طفیل خدا تعالیٰ کی نافرمانی کریگا۔ اور تو نافرمانی کرنے میں اس کا معاون و مددگار ٹھہرے گا۔ ان دونوں میں سے کوئی شخص اس بات کے لائق نہیں۔ کہ تو اس کے حق میں ایثار کرے اور دنیا کا اسباب اس کے واسطے چھوڑ مرے۔

⇦ جس شخص میں عقل نہ ہو۔ اس سے خیر خواہی طلب نہ کر اور جس شخص کا اصل ٹھیک نہ ہو۔ اس پر بھروسہ نہ کر۔ کیونکہ جس شخص میں عقل نہ ہو وہ اپنی دانست میں خیر خواہی کرتا ہے۔ مگر اس سے نقصان پہنچتا ہے اور جس کا اصل ٹھیک نہ ہو وہ اپنے خیال میں اصلاح کرتا ہے۔ مگر اس سے فساد برپا ہوتا ہے۔

⇦ اپنے نفس کو نفسانی خواہشوں کی پیروی اور دنیا کی لذتیں اختیار کرنے کی اجازت نہ دے ورنہ تیرا دین بگڑ جائیگا۔ اور درست نہ ہوگا۔ اور تیرا نفس سراسر خسارہ اور نقصان اٹھائے گا۔ اور کچھ فائدہ نہ پائے گا۔

⇦ جو شخص تیرے ساتھ احسان کرے اسکے ساتھ برائی نہ کر۔ کیونکہ جو شخص اپنے محسن کے ساتھ برائی کرتا ہے۔ تو اسے یہ سزا ملتی ہے۔ کہ وہ آئندہ کو اپنا احسان بند کردیتا ہے۔

⇦ جو شخص تجھے کوئی چیز دیتا اور نیک سلوک سے پیش آتا ہے۔ اس کے برخلاف کسی کی مدد نہ کر۔ کیونکہ جو شخص اپنے منعم کے برخلاف کسی کی مدد کرتا ہے۔ اس سے

طاقت اور قدرت مسلوب ہو جاتی ہے۔

⇦ تو جس حالت کو بغیر سامان پہنچ جائے۔اس پر کچھ ناز نہ کر۔اور جس مرتبے کو بغیر استحقاق پالے۔اس پر فخر نہ کر۔کیونکہ اسکی بنیاد اتفاق پر ہے (یہ ایک اتفاقی بات ہے) مستحق لوگ اسے گرا دینگے۔

⇦ ان لوگوں کے شمار میں داخل نہ ہو۔جو بغیر عمل کے آخرت کے امیدوار ہیں۔اور دنیا کی لمبی امیدوں کی وجہ سے توبہ میں آج کل کرتے رہتے ہیں۔دنیا کے حق میں منہ سے تو زاہدوں کی باتیں بناتے ہیں اور اس کے کام میں حریصوں کی طرح جان کھپاتے ہیں۔

⇦ آخرت کے اعمال کے ذریعے سے دنیا کو تلاش نہ کر اور دنیا کو آخرت پر اختیار نہ کر۔کہ یہ منافقوں کی خصلت اور دین سے بے بہرہ لوگوں کی صفت ہے۔

⇦ دنیا دار لوگ دنیا کی جن چیزوں میں مغرور ہیں چاہیے۔کہ یہ چیزیں تجھے مغرور نہ کریں۔کیونکہ یہ ایک ایسے سائے کی مثال ہیں جو پل کے پل میں دفع ہو جاتا ہے۔

⇦ دین سے غافل اور دنیا کا حریص نہ ہو۔اور دنیا کی فانی چیزوں کو کثرت کے ساتھ جمع کرنیوالا اور آخرت کی باقی چیزوں سے خالی رہنے والا نہ بن۔ورنہ یہ کام تجھے سخت عذاب میں پھنسائے گا۔

⇦ جب بادشاہ کو انتظامی امور کی وجہ سے کچھ اضطراب اور قلق ہو۔تو ایسی حالت میں اسکے پاس نہ جا۔کیونکہ سمندر کے مسافروں کو اس کے سکون کے وقت سلامتی کا کچھ اعتبار نہیں اور جب مختلف ہوائیں چلتی اور موجیں لہراتی ہوں۔تو اس وقت نجات کی کیا امید ہو۔

⇦ چھوٹے چھوٹے گناہوں کو بھی حقیر نہ سمجھ۔کیونکہ چھوٹے چھوٹے گناہ بھی

ہلاک کرنیوالے ہیں۔ اور جس شخص کو چھوٹے چھوٹے گناہ گھیر لیں۔ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ کسی دوست سے مذاق اور دل لگی نہ کرو ورنہ وہ دشمن ہو جائیگا۔ اور کسی دشمن سے ٹھٹھا مخول نہ کر۔ ورنہ وہ تیرے ہلاک کرنے کے در پے ہو جائیگا۔

⇦ زیادہ ہنسا نہ کر۔ ورنہ تیری ہیبت دور ہو جائیگی۔ اور نہ زیادہ دل لگی کیا کر ورنہ لوگ تجھے ہلکا اور حقیر سمجھیں گے۔

⇦ کسی کو زیادہ عتاب نہ کر۔ کہ اس سے کینہ پیدا ہو جاتا اور یہ دشمنی کا باعث بن جاتا ہے۔

⇦ ایسے شخص کو عتاب کو جسکی نسبت امید ہو۔ کہ وہ تیرے عتاب کو قبول کریگا۔

⇦ حق اور اہل حق کا دامن مت چھوڑو۔ جو شخص ہمارے آل بیت ؓ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا ساتھ کریگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔

⇦ عورتوں کے پاس زیادہ مت بیٹھا کر۔ کہ اس سے تیری طبیعت میں انکی نسبت اور ان کے دلوں میں تیری نسبت ملال پیدا ہوگا۔ اور اپنی جان اور عقل کو اس طرح محفوظ رکھ۔ کہ ان کے پاس دیر سے جایا کر۔

⇦ عورتوں پر اپنے بوجھ نہ ڈالو۔ یعنی جو کام خود کر سکتے ہو۔ ان کے سر پر نہ ڈالو۔ اور جہاں تک ہو سکے ان سے مستغنی رہو کیونکہ انکی عادت ہے۔ کہ یہ اپنے احسان کو بار بار جتلاتی اور شوہر کے احسان کو بھول جاتی ہیں۔

⇦ اپنے کام میں رات کو لکڑیاں جمع کرنیوالے اور سیلاب کے بہاؤ کی طرح مت ہو رہ۔ کہ نہ کچھ دیکھے بھالے اور نہ کچھ سوچے سمجھے۔

⇦ اپنی جان کو لالچ کا غلام نہ بنا۔ اور حرص کے اسباب کی اطاعت نہ کر۔ ورنہ ان سے تجھے شقاوت اور ذلت پیش آئیگی۔

⇦ جو شخص تجھے اپنا امین بنائے۔ اگر چہ وہ تیری خیانت کرے۔ مگر تو اسکی خیانت نہ کر اور تیرا دشمن گو تجھے عیب لگائے۔ مگر تو اسے عیب نہ لگا۔

⇦ جو شخص تیری برائیوں کو یاد رکھتا اور تیرے فضائل اور خوبیوں کو بھول جاتا ہے اس کا ساتھ نہ کر اور جو شخص تیرے مناقب اور فضائل کو چھپاتا اور تیرے معائب کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ بھائی بندی نہ کر۔

باب نمبر 78

⇦ ظالموں کی دوستی اور بھائی بندی کا خواستگار نہ ہو۔ بلکہ جو لوگ وفاداری اور دوستی کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ان کے ساتھ دوستی پیدا کر۔

⇦ بے وقوفوں سے جھگڑا نہ کر اور عورتوں پر عاشق اور شیفتہ نہ ہو جا کیونکہ عقلمند کیلئے یہ سخت عیب ہے۔

⇦ خواہش نفسانی اور لالچ کے غلام نہ ہو جاؤ۔

⇦ خدائے پاک کے سوا کسی سے سوال نہ کرو۔ اگر وہ تم کو عطا فرمائے گا۔ تو عزت اور اکرام کریگا۔ اور اگر نہ دیگا۔ تو تمہارے حق میں بہتری کی کوئی دوسری سبیل پیدا کرے گا۔

⇦ جو بات معلوم نہ ہو۔ اس کو زبان سے نہ نکال ورنہ جو باتیں صحیح طور پر معلوم ہونگی۔ ان کے بیان کرنے میں بھی جھوٹ کے ساتھ تعبیر ہو جائیگا۔

⇦ کوئی مضطر اور لاچار شخص گو وہ مسرف ہو جب سوال کرے۔ تو اسے محروم نہ رکھ۔ اور محتاج اگرچہ سوال میں اصرار کرے۔ مگر اس کو خالی ہاتھ واپس نہ کر۔

⇦ معتبر شخص کی بات کے سوا کسی شخص کی بات کو بیان نہ کر اور اگر دوسرے لوگوں کی سنی سنائی باتیں بیان کریگا۔ تو جھوٹا مشہور ہو جائیگا۔ اور جھوٹ سرا سر خواری اور ذلت ہے۔

⇦ لڑائی میں جب دوبارہ حملہ کرنے کا خیال ہے تو پہلے ہی فرار اختیار نہ کرو۔ اور جب بعد میں قوت آزمائی کرنی ہے۔ تو اول ہی پاؤں نہ اکھڑنے دو۔

⇦ لڑائی کے موقعوں کو دیکھو۔ سخت نیزہ زنی اور متواتر تلوار چلانے پر اپنے آپ کو جمائے رکھو۔ اور آوازیں بلند نہ ہونے دو۔ کہ اس طرح سے بزدلی دور ہو جاتی ہے۔

⇦ بادشاہوں کی دوستی کا طمع نہ کر۔ وہ ایسی حالت میں کہ جب تو ان کے ساتھ نہایت مانوس ہوگا۔ تجھے وحشت میں ڈال دینگے۔ اور جس وقت تو ان سے نہایت قریب ہوگا۔ تجھ سے قطع تعلق کر دینگے۔

⇦ جو چیز سننے میں آئے اس کا طمع نہ کر کہ یہ نہایت حماقت ہے۔

⇦ چاہیے کہ جھوٹی امیدیں اور دنیا کے دھوکے مجھے فریب میں نہ ڈال دیں کیونکہ یہ نہایت بے وقوفی ہے۔

⇦ جو چیز فوت ہو جائے دل میں اس کا غم نہ رکھ۔ ورنہ دوسری چیزوں کے حاصل کرنے کی تیاری سے روک دیگا۔

باب نمبر 79

- جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حاسد کو راحت و آرام نہیں اور کینہ ور کی درستی کا قیام نہیں۔
- ملول (تنگ دل) کی کوئی اخوت (بھائی بندی) نہیں۔ اور بخیل میں کوئی مروت نہیں۔
- جھوٹے میں حیا نہیں۔ شک کرنیوالے شخص کے دین کا کچھ پتہ نہیں۔ اور غیبت کرنیوالے میں مروت کا ذرہ نہیں۔
- مکار میں امانت نہیں۔ اور عہد شکنی کرنیوالے میں دیانت نہیں۔
- ملول کی کوئی دوستی اور خلت نہیں۔ اور جلد باز کی رائے صحیح اور درست نہیں۔
- تدبیر کے برابر کوئی عقل نہیں اور اسراف وتبذیر کے برابر کوئی نادانی اور جہل نہیں۔
- فکر کرنے کے برابر کوئی عبادت نہیں اور برے کام کا خوف دلانے کے برابر کوئی پند و نصیحت نہیں۔
- عقلمند کو کوئی احتیاج نہیں۔ جاہل کبھی بے نیاز نہیں۔ اور غافل کے عمل کی کوئی بنیاد نہیں۔
- بُرے کاموں سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیز گاری نہیں۔ آنکھ نیچے رکھنے کے برابر کوئی مروت اور دلاوری نہیں۔ اور خاموشی کے برابر کوئی بردباری نہیں۔

اور بہتان کے برابر کوئی بے حیائی اور عیاری نہیں۔

⇦ **اطاعت** کے برابر کوئی عزت نہیں۔ اور قناعت کے برابر کوئی خزانہ اور نعمت نہیں۔

⇦ **علم** جیسا کوئی ذخیرہ نہیں۔ اور حلم کے برابر کوئی فضیلت نہیں۔

⇦ **تقویٰ** کے برابر کوئی بزرگی اور شرافت نہیں۔ ہدایت کے برابر کوئی ذکر اور شہرت نہیں۔ اور فکر کے برابر کوئی چیز ذریعہ رشد اور ہدایت نہیں۔

⇦ **حسن** ادب کے برابر کوئی حسب نہیں اور سوال کے برابر ذلت کا کوئی سبب نہیں۔

⇦ **خواہش** نفس جیسا کوئی دشمن نہیں۔

⇦ **حسن** آداب جیسی کوئی زینت نہیں۔ اور ثواب آخرت کے برابر کوئی فائدہ اور منفعت نہیں۔

⇦ **خواہش** نفس کو مغلوب کرنے کے برابر کوئی پرہیزگاری نہیں اور خوف الٰہی کے برابر کوئی علم اور واقف کاری نہیں۔

⇦ **مطلوب** کے فوت ہونے کے برابر کوئی حسرت نہیں۔ اور خاموشی کے برابر کوئی عبادت نہیں۔

⇦ **عقلمندی** کے برابر کوئی غنا نہیں اور جہالت جیسی کوئی محتاجی اور بلا نہیں۔

⇦ **درگزر** کرنے کے برابر کوئی بردباری نہیں۔ اور بخل کے برابر کوئی عیب داری نہیں۔

⇦ **صبر** جیسا کوئی فعل ایمان نہیں اور نعمت کا رفیق کفران نہیں۔

⇦ **حسد** کے برابر کوئی بیماری نہیں اور سیادت کے برابر کوئی شرافت اور بزرگواری نہیں۔

⇦ ادب کے برابر کوئی میراث اور مال نہیں اور شرافت کے برابر کوئی خوبی اور جمال نہیں۔

⇦ توفیق الٰہی کے برابر کوئی امداد نہیں اور تحقیق کے برابر کوئی عمل محکم بنیاد نہیں۔

⇦ علم کے برابر کوئی شرافت نہیں اور حلم جیسا کوئی معاون صاحب طاقت نہیں۔

⇦ تقویٰ کے برابر کوئی زادراہ نہیں اور تقدیر الٰہی پر راضی ہونے کے برابر اسلام کی کوئی خصلت نہیں۔

⇦ حیاء جیسی کوئی صفت نہیں اور سخاوت جیسی کوئی فضیلت نہیں۔

⇦ ثواب آخرت کے برابر کوئی ذخیرہ نہیں۔ اور حسن آداب کے برابر کوئی لباس اور زینت نہیں۔

⇦ پرہیز گاری کے برابر کوئی ستھرائی نہیں۔ تواضع جیسی کوئی شرافت اور بڑائی نہیں۔ اور ظلم کے برابر کوئی برائی نہیں۔

⇦ علم کے برابر کوئی ہمنشین اور ہم کلام نہیں۔ اور خاموشی کے برابر کوئی عزت کا کام نہیں۔

⇦ مومن کیلئے موت جیسا کوئی باعث راحت نہیں۔

⇦ ناخوشی کے ساتھ لذت کا کوئی مزا نہیں۔ اور حریص میں بولے حیا نہیں۔

⇦ مغلوب حجت کا کوئی حق نہیں اور ناحق جھگڑنے والے کی رائے صحیح اور برحق نہیں۔

⇦ تغافل اور چشم پوشی کے برابر کوئی بردباری نہیں اور تجاہل کے برابر کوئی عقلمندی اور ہوشیاری نہیں۔

⇦ نصیحت اور خیر خواہی کے برابر کوئی اخلاص نہیں اور بخل کے برابر کوئی چیز باعث غربت وافلاس نہیں۔

⇦ خشوع کے برابر کوئی عبادت نہیں اور قناعت جیسی غنا کی صورت اور حالت نہیں۔

⇦ ظلم اور کامیابی کا ساتھ نہیں۔ پرہیز گاری اور گمراہی کا باہمی اتفاق نہیں۔

⇦ خوش بیانی اور نہ بول سکنے کا آپس میں کچھ ربط نہیں۔

⇦ بدظن شخص کا کوئی دین وایمان نہیں۔اور احسان کو جتلانے والے کی کوئی نیکی اور احسان نہیں۔

⇦ نرمی کے ساتھ برتاؤ کرنے والے کو کبھی ندامت نہیں۔اور بدخلق کیلئے زندگانی کی کوئی لذت نہیں۔

⇦ جو شخص اپنی بیماری کا عاشق ہو اس کی کوئی دوا نہیں۔اور جو شخص اپنا مرض طبیب سے چھپائے رکھے۔اس کے واسطے کبھی شفا نہیں۔

⇦ غصے کی باتوں کے ساتھ بشاشت (خندہ پیشانی) کا نام نہیں۔ اور سرداری مصاحب انتقام نہیں۔

⇦ صبر کرنے سے لغزش اور غلطی کا خوف نہیں۔اور تکبر کرنے سے حسن ثنا کی امید نہیں۔

⇦ تنگدستی میں سخاوت کی کوئی صورت نہیں اور کھانے کی حرص کے ساتھ صحت کی کوئی دلیل نہیں۔

⇦ حرص کے ساتھ قناعت کا کام نہیں اور شہوت پرستی کے ساتھ عقل کا نام نہیں۔

⇦ دھوکا کھانے اور ہوشیاری کا ساتھ نہیں اور پیٹ بھر کھانے اور دانائی کا باہم اتفاق نہیں۔

⇦ غصے کے ہوتے ادب کا نام نہیں۔اور بے ادبی کے ساتھ شرافت کا کوئی کام نہیں۔

⇦ **اتباع** ہوائے نفس اور دینداری کا ساتھ نہیں اور زیادہ جھگڑا کرنے کے ساتھ دوستی اور محبت کا اتفاق نہیں۔

⇦ **نیکی** اور اس کے جتلانے کا آپس میں کچھ جوڑ نہیں اور بدظنی کے ساتھ ایمان کی بو نہیں۔

⇦ **سیدھے** راستے پر چلنے میں راستہ بھولنے کا ڈر نہیں۔

⇦ **میانہ روی** کے ساتھ ہلاکت کا کوئی خوف اور خطر نہیں۔ اور بگاڑ کے ساتھ اصلاح اور درستی کا کچھ اثر نہیں۔

⇦ **اسراف** اور فضول خرچی سے کوئی تونگر اور مالدار نہیں اور سوال سے بچنے کے ساتھ ضرورت کا کچھ سروکار نہیں۔

⇦ **ہدایت** کے ہوتے گمراہی کا نام نہیں اور ہوائے نفس کے ساتھ عقلمندی کا کوئی کام نہیں۔

⇦ **جہالت** کے ہوتے کوئی راستہ اور مقصد پاک وصاف نہیں ہوتا اور حماقت کے ہوتے کوئی مطلب ہاتھ نہیں آتا۔ اور فضولیات کے ساتھ عقل کا کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔

⇦ **عمل صالح** کے برابر کوئی تجارت نہیں۔ اور خیر خواہ دوست جیسی کسی شخص میں مہربانی اور شفقت نہیں۔

⇦ **حسن خلق** جیسا کوئی ساتھی نہیں۔

⇦ **گناہوں** سے بچنے کے برابر کوئی پرہیز گاری نہیں۔ حرام سے باز رہنے کے برابر کوئی زہد اور ترس گاری نہیں۔ اور زمانے پر بھروسہ کرنے کے برابر کوئی غفلت شعاری نہیں۔

⇦ **جہاد نفس** کے برابر کوئی جہاد نہیں۔ اور جو شخص ہمیشہ درس جاری نہیں رکھتا۔ اس کا

علم کچھ محفوظ اور یاد نہیں۔

⇦ **فرائض** کے ادا کرنے کے برابر کوئی عبادت نہیں۔ اور نوافل ادا کرنے سے اگر فرائض میں خلل آئے۔ تو اس میں کچھ ثواب اور قربت نہیں۔

⇦ **سلامتی** سے بڑھ کر بچاؤ کا کوئی سبب زیادہ مضبوط اور مستحکم نہیں۔ اور استقامت سے بڑھ کر شرافت کا کوئی ذریعہ زیادہ کامل اور اتم نہیں۔

⇦ **طمع** کے برابر کوئی چیز دین کی مفسد نہیں اور پرہیز گاری جیسا اس کا کوئی مصلح اور معاون نہیں۔

⇦ **علم** سے کبھی خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ جب تک کہ سننے والے کی سمجھ میں خرابی نہ ہو۔

⇦ **شکی** آدمی کسی بات کو صحیح نہیں پاتا۔ حریص کو کبھی راحت و آرام نہیں آتا۔

⇦ **حاسد** کبھی خوش نہیں ہوتا۔

⇦ **عقلمند** کبھی دھوکا نہیں کھاتا۔

⇦ **شریف** کسی سے کینہ نہیں رکھتا۔ اور مومن کسی سے حسد اور بیر نہیں کماتا۔

⇦ **جنت** صرف خواہش اور آرزو سے ہاتھ نہیں آتی اور روزی محض غنی بننے سے حاصل نہیں ہوتی۔

⇦ **شہوت** پرستی اور حکمت جمع نہیں ہو سکتیں اور دانائی اور شکم پُری اکٹھی نہیں ہوتیں۔

⇦ **عقل** اور ہوائے نفس کا باہم اتفاق نہیں اور دنیا اور آخرت کا آپس میں ساتھ نہیں۔

⇦ **فنا** اور بقا اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ اور حب مال اور حسن ثنا دونوں اکٹھے نہیں ہوتے۔

⇦ **پرہیز گاری** اور طمع دونوں اکٹھی نہیں ہوتیں۔ اور صبر اور بے قراری دونوں اکٹھے

نہیں ہو سکتے۔

⇦ امانت اور چغل خوری کا باہم اتفاق نہیں۔ اور خیانت اور اخوت کا آپس میں تعلق نہیں۔

⇦ حق اور باطل دونوں اکٹھے نہیں ہوتے۔ اور سختی اور نرمی دونوں باہم نہیں ہوتے۔

⇦ جو شخص تکبر کرتا ہے۔ وہ علم حاصل نہیں کر سکتا اور جو شخص ظالم ہو۔ اس کا کوئی علم ٹھیک نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص گناہ سے پاک ہو اس کے برابر کوئی دلیر نہیں۔ اور فحش بکنے والے کے برابر کوئی بے شرم نہیں۔

⇦ تہمت ناک کے برابر کوئی بزدل اور کمزور نہیں اور عقلمند جیسا کوئی بہادر اور دلیر نہیں۔

⇦ صابر جیسا کوئی عزیز (صاحب عزت) نہیں اور لالچی کے برابر کوئی ذلیل نہیں۔

⇦ موت کسی کے ہلاک کرنے سے باز نہیں رہتی اور جو لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ وہ پہلوں کی حالت دیکھ کر بھی گناہوں سے باز نہیں آتے۔

⇦ بدزبان میں کوئی ادب نہیں اور بد خلق کے لئے کوئی سرداری اور عزت نہیں۔

⇦ بے وقوف کے ساتھ میں کچھ لطف اور مزا نہیں آتا۔ اور جاہل کی دوستی میں کچھ حظ اور لطف نہیں ہوتا۔

⇦ نیک اصل کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ نیکی کرنا ٹھیک اور اچھا نہیں اور عہد شکنی کے ساتھ دوست کی دوستی کیلئے دوام اور بقا نہیں۔

⇦ شریر لوگ انہی لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جو ان کے ڈھنگ کے ہوں۔

⇦ **کمینے** انہی کے ساتھ احسان کرتے ہیں جو ان کے ڈھب پر ہوں۔

⇦ **نیک** لوگ انہی کا ساتھ دیتے ہیں جو ان کے رنگ کے ہوں۔

⇦ **تندرستی** پرہیز کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور تقویٰ کو غلبہ شہوت کے سوا کوئی چیز نہیں بگاڑتی۔

⇦ **تکالیف** اور مصائب کا مقابلہ صبر کے سوا کسی دوسری چیز سے ممکن نہیں۔ اور نعمتوں کی حفاظت شکر کے سوا کسی صورت سے متصور نہیں۔

⇦ **عقلمند** کے سوا کسی شخص میں مروت کامل موجود نہیں ہوتی۔ اور دانا اور ہوشیار کے سوا کسی شخص کی حق پر استقامت نہیں رہتی۔

⇦ **حرام** کاموں سے باز رہنے کے برابر کوئی تقویٰ اور پرہیزگاری نہیں۔

⇦ **گناہوں** سے بچنے کے برابر کوئی مروت اور دلاوری نہیں۔

⇦ **موت** سے کوئی ڈھال بچانے والی نہیں۔ فضول امیدوں کے برابر کوئی چیز زیادہ دھوکا دینے والی نہیں۔

⇦ **عمل** صالح کے برابر کوئی اچھا ذخیرہ اور کوئی چیز ان جیسی کام آنے والی نہیں۔

⇦ **ادب** سے بڑھ کر کوئی حسب (شرافت خاندانی) نہیں۔ اور غضب ناک سے بڑھ کر کوئی کم نسب نہیں۔

⇦ **عقل** سے بڑھ کر کوئی مال زیادہ مفید نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی اور تکلیف شدید نہیں۔

⇦ **خاموشی** سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ باعث حفاظت نہیں۔ اور موت سے بڑھ کر کوئی زیادہ قریب نہیں۔

⇦ **نصیحت** کیلئے خیر خواہی سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ سودمند نہیں۔ اور بخل سے بڑھ کر کوئی برائی زیادہ ناپسند نہیں۔

⇦ **ایمان** سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔ احسان سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔ اور زمانے پر کسی قسم کا تاوان اور ضمانت نہیں۔

⇦ **حق** سے بڑھ کر کوئی چیز پیام رساں نہیں اور بے وقوفی سے بڑھ کر کوئی خلق زیادہ معیوب اور ضرر رساں نہیں۔

⇦ **علم** سے بڑھ کر کوئی خزانہ زیادہ فائدہ مند نہیں۔ اور حلم سے بڑھ کر کوئی عزت زیادہ اور سچی اور بلند نہیں۔

⇦ **تکبر** سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ باعث وحشت نہیں اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی خصلت زیادہ قبیح اور لائق مذمت نہیں۔

⇦ **سلامتی** سے بڑھ کر کوئی لباس زیادہ خوبصورت نہیں اور استقامت سے بڑھ کر کوئی راستہ زیادہ سلامت نہیں۔

⇦ **توفیق الٰہی** سے بڑھ کر کوئی نعمت زیادہ اعلیٰ نہیں اور تحقیق سے بڑھ کر کوئی راستہ زیادہ افضل نہیں۔

⇦ **عقل** سے بڑھ کر کوئی جمال نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی برائی زیادہ موجب نقص اور وبال نہیں۔

⇦ **راست گوئی** سے بڑھ کر بہتر کوئی خبر نہیں۔ اور پرہیز گاری سے بڑھ کر زیادہ محفوظ کوئی جائے پناہ نہیں۔

⇦ **طمع** سے زیادہ ذلیل کوئی خصلت نہیں۔ تقویٰ سے زیادہ محفوظ کوئی قلعہ اور عمارت نہیں اور ہدایت سے کوئی زیادہ اچھا راہنما اور وسیلہ نہیں۔

⇦ **موت** سے بڑھ کر کوئی چیز سچی نہیں۔ اور امید سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔

⇦ **حماقت** سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں۔ اور بیوقوفی سے بڑھ کر کوئی باعث شرم نہیں۔

⇦ **صبر** سے بڑھ کر کوئی معاون و مددگار نہیں۔ اور تکبر سے بڑھ کر کوئی خصلت بموجب عار نہیں۔

⇦ **اپنی قدرت** سے آگے بڑھنے کے برابر کوئی جہالت نہیں۔ اور فخر اور خودستائی کے برابر کوئی حماقت نہیں۔

⇦ **علم** سے بڑھ کر کوئی عزت زیادہ شریف نہیں اور علم سے بڑھ کر کوئی شرافت اعلیٰ اور قابل تعریف نہیں۔

⇦ **استغفار** سے بڑھ کر کوئی سفارشی زیادہ کامیاب نہیں۔ اور گناہ پر اصرار کرنے سے بڑھ کر کوئی گناہ زیادہ بڑا اور خراب نہیں۔

⇦ **توبہ** میں تاخیر کرنیوالے شخص کا کوئی دین نہیں اور جو شخص دوستوں سے جدا ہو جائے۔ اس کو زندگانی میں کوئی لطف اور چین نہیں۔

⇦ **ایمان** سے بڑھ کر کوئی وسیلہ زیادہ کامیاب نہیں اور احسان سے بڑھ کر کوئی صفت زیادہ افضل اور موجب ثواب نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے گردن جھکانے سے بڑھ کر زیادہ افضل کوئی ایمان نہیں اور اسلام سے بڑھ کر زیادہ محفوظ کوئی جائے پناہ اور مکان نہیں۔

⇦ **راست گوئی** سے بڑھ کر کوئی زیادہ باعث نجات نہیں۔ اور حق سے زیادہ معزز کوئی ساتھ نہیں۔

⇦ **علم** سے بڑھ کر کوئی زیادہ رہنما نہیں اور صلح سے بڑھ کر کسی چیز کا انجام اچھا نہیں۔

⇦ **عذر** بیان کرنے کے برابر کوئی سفارشی کامیاب نہیں۔ اور اقرار گناہ سے بڑھ کر عذر بیان کرنے کی کوئی صورت عمدہ اور باصواب نہیں۔

⇦ **عقل** سے بڑھ کر کوئی نعمت افضل نہیں۔ اور جہل سے بڑھ کر کوئی مصیبت زیادہ

سخت اور دشوار نہیں۔

⇦ عالم کی لغزش سے بڑھ کر کوئی لغزش نہیں اور حاکم کے ظلم سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں۔

⇦ جس شخص کا راز اس کے سینے میں نہیں سما سکتا۔ اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں اور جو شخص اپنی قدر اور حد سے آگے بڑھتا ہے۔ اس کو عقل سے کچھ واسطہ اور ضرورت نہیں۔

⇦ علم علماء کی صحبت کے سوا کبھی حاصل نہیں ہوتا اور شرافت کے سوا حسن کچھ کام نہیں آتا۔

⇦ علم سوائے توفیق الٰہی کے کچھ نفع مند نہیں ہوتا۔ اور کوشش سوائے تحقیق کے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

⇦ جس ارادے میں ہوشیاری نہ ہو اس میں کچھ خیر و برکت نہیں اور جس عمل میں علم کی پرواہی نہ ہو اس میں کچھ فائدہ اور نفع نہیں۔

⇦ آرام طلبی سے علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

⇦ جو شخص حق سے مدد چاہتا ہے وہ مغلوب نہیں ہوتا اور جو شخص حق کو اپنی حجت اور دلیل بناتا ہے۔ کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

⇦ جو شخص اپنے راز کو ظاہر کرتا ہے وہ سلامت نہیں رہتا۔

⇦ پرہیزگاری کے سوا حلم درست نہیں ہوتا اور طمع کے ہوتے دین سلامت نہیں رہتا۔

⇦ مومن ایسا نہیں کرتا۔ کہ بھائی بند تو بھوک سے مر رہے ہوں اور وہ ڈٹ کر کھاتا اور مزے اڑا تا رہے۔

⇦ احسان اور نیکی تبھی ٹھکانے لگتی ہے کہ جب شریف لوگوں کے ساتھ کی جائے۔

⇦ عقلمند مشورہ لینے سے کبھی جھجکتا نہیں مشاورت سے بڑھ کر اپنی امداد کی کوئی صورت نہیں۔

⇦ دنیا کے مکروفریب عالم کو نہیں بہکاتے۔ اور عقلمند مصیبت کے وقت کبھی نہیں گھبراتے۔

⇦ جاہل ہمیشہ حد سے بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور احمق ہمیشہ کوتاہی کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔

⇦ جو شخص عقل کی نصیحت پر چلتا ہے۔ عقل اسکے ساتھ دھوکا نہیں کرتی اور جو شخص دین کی پناہ میں آتا ہے۔ دین اسکی امداد نہیں چھوڑتا۔

⇦ جو شخص دنیا کی پناہ میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا اسکی حفاظت نہیں کرتی۔ اور جو شخص فضول امیدوں پر اعتماد کرتا ہے۔ یہ اسکے ساتھ وفا نہیں کرتیں۔

⇦ جو شخص حق سے مدد لیتا ہے وہ مغلوب نہیں ہوتا اور جو شخص صدق کے ساتھ تمسک کرتا ہے۔ اس پر کوئی شخص غالب نہیں آتا۔

⇦ جو شخص باطل کی پناہ لیتا ہے۔ وہ عزت نہیں پاتا۔ اور جو شخص رذیل صفتوں کے ساتھ موصوف ہوتا ہے۔ وہ کامیاب نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص نیکی کرنے کے بعد اسے شمار کرتا ہے۔ اسکی نیکی میں کوئی خوبی نہیں۔ اور جو لذت باقی نہیں رہتی اس میں کوئی بہتری نہیں۔

⇦ عمل کے سوا علم میں کوئی خوبی نہیں۔ اور نیک خلق کے ساتھ جب تک علم نہ ہو۔ تو اس میں کوئی بہتری نہیں۔

⇦ ظالم کی حکومت میں کوئی خیر نہیں۔ اور قدرت والے کی معافی سے کوئی چیز اچھی اور بہتر نہیں۔

⇦ بخیل دوست میں کوئی خیروخوبی نہیں اور بددیانت کی شہادت میں کوئی بہتری

نہیں۔

⇦ جھوٹوں کی باتوں میں کوئی بھلائی نہیں اور جھوٹوں کے علم میں کچھ بہتری اور صفائی نہیں۔

⇦ جتلانے والے کے احسان اور نیکی میں کوئی لذت نہیں۔ احسان کا انجام قابل مذمت نہیں۔ اور زبان کی لغزش پر اکثر لوگوں کو قابو اور قدرت نہیں۔

⇦ اطاعت کے سوا کوئی عزت نہیں اور قناعت کے سوا کوئی دولت نہیں۔

⇦ جس شخص کی اطاعت نہ ہو۔ اسکی کوئی رائے نہیں اور مکار دین کی کوئی بنیاد نہیں۔

⇦ سخت دلی سے بڑھ کر کوئی خصلت زیادہ کمینی اور خراب نہیں۔ اور شہوت پرستی سے بڑھ کر کوئی فتنہ عظیم اور باعث عذاب نہیں۔

⇦ بدن کے ہمیشہ بیمار رہنے سے بڑھ کر کوئی بڑی مصیبت نہیں۔ اور حسد سے بڑھ کر کوئی بلا زیادہ سخت نہیں۔

⇦ فنا ہونیوالی شہوت میں کوئی لذت نہیں۔ اور عافیت سے بڑھ کر زندگی کی کوئی نعمت نہیں۔

⇦ موت سے بڑھ کر زیادہ جلد آنے والی کوئی چیز نہیں۔ اور خاموشی سے بڑھ کر کوئی خزانہ بہتر اور عزیز نہیں۔

⇦ مظلوم شخص کا جب تک کوئی مددگار نہ ہو۔ وہ انصاف نہیں پا سکتا۔ اور نیکوکار شخص بدکار سے اپنا بدلہ نہیں لیتا۔

⇦ عالم شخص جاہل سے اپنا انتقام نہیں لیتا۔ اور نادانوں کے سامنے وہی شخص بردباری اختیار کرتا ہے۔ جو عقلمند ہو۔

⇦ شریف کمینے سے بدلہ نہیں لیتا۔ اور نادان عقلمند اور بردبار کی قدر نہیں جانتا۔

⇦ جھگڑے سے بڑھ کر کوئی سواری زیادہ سرکش نہیں اور جو شخص مالدار ہو کر محتاجوں کو کچھ نہ دے اس سے کوئی شخص زیادہ گناہگار اور قابل سرزنش نہیں۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو جانتا ہے۔ اسے اپنی بڑائی کرنا مناسب اور سزاوار نہیں۔

⇦ جو شخص لوگوں سے جھگڑتا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے پر قوت اور اقتدار نہیں۔

⇦ جو شخص بغیر کسی جرم کے اپنے بھائی سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں اور جس علم کے ساتھ حلم نہ ہو۔ اسکو خیر و خوبی کے ساتھ کوئی آشنائی نہیں۔

⇦ رات دن کی آمد و رفت سے عمریں گھٹ رہی ہیں اور ان کا کچھ بھروسہ اور بقا نہیں۔

⇦ اس سے بڑھ کر کوئی زیادہ مصیبت نہیں۔ کہ آدمی کو کمینوں سے سوال کرنے کی ضرورت پڑے۔ حُسن اخلاق عفاف (سوال سے بچنے) اور ایثار کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔

⇦ اس مال پر کیا فخر ہے۔ جس میں سخاوت نہیں۔ اور حاسد اور کینہ ور کی زندگی سے کسی شخص کی زندگی خراب اور پر کلفت نہیں۔

⇦ حق پر وہی شخص صبر کرتا ہے۔ جو اسکی فضیلت کو جانتا ہے۔ اور ثواب وہی حاصل کرتا ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کماتا ہے۔

⇦ شکر گزاری کا وہی مستحق ہوتا ہے۔ جو اپنے مال کو خرچ کرتا ہے۔ اور سخی کہلانے کا وہی استحقاق رکھتا ہے جو سوال سے پہلے دے ڈالتا ہے۔

⇦ جنت کی نعمتوں سے وہی خوش حال ہوگا۔ جو دنیا کی مصیبتوں پر صبر کرتا ہے۔

⇦ حیا اور سخاوت کے برابر بیان کی کوئی صفت نہیں۔

⇦ **جو** شخص اپنے بھائی بندوں کے ظلم اور زیادتی کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ عزت اور سرداری نہیں پاتا۔ اور تعریف وہی پاتا ہے۔ جو لوگوں کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آتا ہے۔

⇦ **خدا** تعالیٰ کی مغفرت وہی حاصل کرتا ہے جو برائی کے عوض بھلائی کرتا ہے۔

⇦ **نجات** پانے میں وہی کامیاب ہوگا۔ جو شرائط ایمان پر قائم رہتا ہے۔

⇦ **علم** وہی شخص حاصل کرتا ہے۔ جو ایک زمانے تک اسکی تحصیل میں لگا رہتا ہے۔

⇦ **جو** شخص اپنی جان کا مالک نہیں وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے سلامت نہیں رہتا۔

⇦ **آدمی** کے نفس سے بڑھ کر اس کا کوئی زیادہ دشمن نہیں۔

⇦ **اس** نیکی سے بڑھ کر جو ناشکرے شخص کے ساتھ کی جائے۔ کوئی نیکی زیادہ ضائع اور برباد نہیں۔ اور گناہ پر خوش ہونے سے بڑھ کر بڑا کوئی گناہ نہیں۔

⇦ **کم** عقلی سے بڑھ کر کوئی مرض زیادہ موذی نہیں اور بخل سے بڑھ کر کوئی بُرائی زیادہ بُری نہیں۔

⇦ **حسن** خلق سے بڑھ کر کوئی اچھی زندگی اور پرلطف عشرت نہیں اور بد خلقی سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ موجب وحشت نہیں۔

⇦ **جس** شخص میں صفت امانت نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔ جس میں عقل نہیں۔ اس کے دین کا کوئی مکان نہیں۔ جس کے پاس کوئی عمل نہیں اس کیلئے کوئی ثواب نہیں۔ جس کی نیت ٹھیک نہیں۔ اس کے عمل کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس شخص کو حلم نہیں اسکی کی نیت کی درستی کی صورت نہیں۔ جس میں عقل وبصیرت نہیں۔ اس کے علم کی کوئی دلیل نہیں۔ جس میں فکر کی عادت نہیں، اس کیلئے کوئی بصیرت نہیں۔ جس میں عبرت بینی کی صفت نہیں۔ اس میں فکر کی عادت نہیں۔ جس کو عبرت پانے کا خیال نہیں اور جو شخص بُرائی سے باز نہیں آتا۔ اسے عبرت پانے

سے کچھ واسطہ نہیں۔

⇦ جس شخص میں ہمت نہیں۔ اس میں مروت نہیں۔ اور جس میں صبر نہیں۔ اس کے لئے کامیابی اور نصرت نہیں۔

⇦ جس شخص میں ایمان نہیں اس کیلئے نجات نہیں۔ اور جس شخص کا یقین ٹھیک نہیں اس میں ایمان کی کوئی بات نہیں۔

⇦ جس شخص میں پرہیز گاری نہیں۔ اس کے دین کی کوئی حفاظت نہیں۔ اور جس میں بردباری نہیں۔ اس کی رائے میں درستی ثواب کو پہنچنا نہیں۔

⇦ جس شخص میں بردباری نہیں اسے علم سے کچھ فائدہ نہیں اور جس کو علم نہیں۔ اسے ہدایت سے کچھ بہرہ نہیں۔

⇦ جس شخص میں سخاوت نہیں۔ اس کیلئے عزت اور سرداری نہیں۔ اور جس میں عار نہیں اس میں کچھ حمیت اور پاسداری نہیں۔

⇦ جس شخص میں وفاداری نہیں اس کے عہد کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور جس میں دین کی صفت نہیں وہ امانت دار نہیں اور جس میں تقویٰ اور پرہیز گاری نہیں۔ اس کا دین لائق شمار نہیں۔

⇦ جہاں بادشاہ ظلم کرتا ہے۔ وہاں آبادی نہیں رہتی۔ اور دھوکا باز اور دیگر جتلا نے والے جنت میں داخل نہ ہونگے۔

⇦ غصے کی حالت کی عزت اس ذلت کے برابر نہیں ہوتی۔ جو عذر پیش کرنے کے وقت پیش آتی ہے۔ اور گناہ کی لذت اس سزا سے لگا نہیں کھاتی۔ جو آخرت میں بھگتنی پڑتی ہے۔

⇦ بُرے کاموں سے وہی بچتا ہے۔ جو بری باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔

⇦ جب تک آدمی اپنے مال کو ذلیل نہ کرے۔ اپنی جان کو معزز نہیں بنا سکتا۔ اور

حسن قول حسن عمل کے بغیر مکمل اور تمام نہیں ہوتا۔

⇦ **اعمال** صالحہ نیت کی درستی کے بغیر درجہ کمال نہیں پاتے بلکہ نکمے اور ناتمام رہتے ہیں۔اور مومن بردباری میں کوتاہی نہیں کرتا اور کسی مصیبت سے نہیں گھبراتا۔

⇦ **اپنی** بقیہ عمر کی قدر صرف دو فریق جانتے ہیں۔ایک حضرات انبیاء علیہم السلام اور دوسرے صدیق۔اور توفیق الٰہی کے سوا محض اپنی کوشش کچھ کام نہیں آتی۔

⇦ **جس شخص** کا دین ٹھیک نہ ہو۔دیندار لوگ اسکی دوستی پر رشک نہیں کرتے اور جس میں عقل نہ ہو۔اسکے اقرار پر لوگ اعتماد نہیں رکھتے۔

⇦ **تقویٰ** کے ہوتے عمل میں کمی نہیں آتی۔اور جو چیز قابل قبولیت ہو اس میں کمی کس طرح آسکتی ہے۔

⇦ **آدمی** جب تک اس بات کی پرواہ نہ رکھے کہ وہ بھوک کے غلبے کو کس چیز سے ہٹائے گا۔اور کس کپڑے کو استعمال میں لائے گا۔تب تک اس کا ایمان کامل اور درست نہیں ہوتا۔

⇦ **علم** اور اہل علم کو وہی لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔جو جاہل اور نادان ہیں۔اور تکبر وہی کرتے ہیں۔جو کمینے اور گمنام ہیں۔

⇦ **جب** کوئی بندہ خدائے پاک کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے۔تو خدائے پاک اس کے حسن ظن کے موافق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

⇦ **جناب** امیر المومنین قرآن کریم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔کہ اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے۔اس کے غرائب انتہا کو نہیں پہنچتے۔اور شکوک وشبہات اس کے سوا کسی چیز سے دور نہیں ہوتے۔

⇦ **جب تک** مومن خوشحالی کو فتنہ (آزمائش) اور بلا کو نعمت نہ خیال کرے۔تب تک اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

⇦ کمبخت حاسد محسود کی موت یا زوال نعمت کے بغیر اس سے خوش نہیں ہوتا۔

⇦ خدائے پاک کے حکم پر وہی شخص قائم رہتا ہے جو لوگوں کے ساتھ مکر وفریب نہ کمائے اور لالچ اور طمع کے دھوکے میں نہ آئے۔

⇦ عزت اور سرداری لوگوں کے بوجھ اٹھانے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے سوا کامل نہیں ہوتی۔ اور شرافت سخاوت وتواضع کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

⇦ تلوار کے سوا جاہل کا کوئی استاد اور راہنما نہیں۔ اور تلخ کلامی کے سوا نادان اور بے وقوف کا کوئی پیشوا نہیں۔

⇦ مکر اور بُری تدبیر کا وبال مکار کے سر پر ہی پڑتا ہے۔

⇦ اپنا واجبی حق لینے میں آدمی پر کوئی طعن اور عیب نہیں۔ البتہ دوسروں کا حق غصب کرنا عیب کی بات ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کا ملک ایسے لوگوں سے خالی نہیں رہتا۔ جو اسکی شریعت کے پورے طور پر حامی اور معاون ہوں۔ کبھی تو وہ لوگوں میں ظاہر اور مشہور ہوتے ہیں۔ اور کبھی پوشیدہ اور مخفی رہتے ہیں۔ بہر حال ان کے وجود مسعود سے زمین اس لئے خالی نہیں رہتی۔ کہ گمراہ لوگ شریعت حقہ کے روشن دلائل کو باطل کے پردہ سے نہ چھپائیں۔

⇦ جب تک کہ دوست اپنے دوست کی غربت اور افلاس ونکبت میں اور وفات کے بعد بھی اسکے حقوق کی نگہداشت نہ کرے۔ وہ دوستی میں کامل نہیں ہوتا۔

⇦ جو شخص آخرت کی نعمتوں کا متمنی ہے۔ وہ جب تک دنیا کی مرغوب چیزوں کو نہ چھوڑے گا۔ تب تک جنت کی نعمتیں حاصل نہیں کریگا۔

⇦ شریر لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ نہیں رہتا۔

⇦ سچے دوست پر اگرچہ ظلم کیا جائے۔ مگر وہ دوستی سے منہ نہیں پھیرتا۔ اور وفادار

دوست کو اگر چہ اپنے پاس سے نکال دیا جائے مگر وہ دوستی کی حفاظت سے منہ نہیں موڑتا۔

⇦ جب عمر کی مدت ختم ہو جائے۔ تو پھر کوئی سامان کام نہیں آتا اور بے انصافی کرنے سے دوستی کا قیام نہیں رہتا۔

⇦ تقویٰ کے بغیر ایمان کچھ کام نہیں آتا اور دنیا کی زیادہ رغبت کے ہوتے آخرت کا کوئی عمل نفع نہیں پہنچاتا۔

⇦ جب لوگ اپنی آخرت کی درستی اور اصلاح کے خیال سے دنیا کی کوئی چیز چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خدائے پاک اس کے عوض میں ان کو ضرور ایسی چیز عطا فرماتا ہے۔ جو اس سے کہیں بہتر ہوتی ہے۔ اور اگر دنیا کی اصلاح کی غرض سے دین کی کوئی بات ترک کر دیتے ہیں۔ تو خدائے پاک ان کو اس سے بڑی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

⇦ عقلمند کو یہ مناسب نہیں۔ کہ جب امن کی طرف راستہ مل جائے تو پھر خوف کی حالت میں مقیم رہے۔

⇦ مومن حاسد۔ کینہ ور اور بخیل نہیں ہوتا۔

⇦ جس شخص کی بات نہ مانی جائے۔ اسکی تدبیر کچھ کارگر نہیں ہوتی۔

⇦ دو شخصوں یعنی عالم مقرر اور محفوظ رکھنے والے سامع کے سوا سرگوشی اور کانا پھوسی میں کسی کے واسطے کوئی بہتری نہیں۔

⇦ جس طرح کہ جھوٹ بات بیان کرنے میں کچھ نفع اور بھلائی نہیں۔ اسی طرح حکمت کی بات سے خاموش رہنے میں کچھ بہتری نہیں۔

⇦ جیسے جہالت کی بات کہنے میں کچھ خوبی نہیں۔ ایسا ہی حق سے چپ رہنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

⇦ روزی تنگ یا فراخ کرنے کا خدائے رزاق کے سوا کوئی مالک نہیں۔

⇦ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں (یعنی اگر کسی صورت میں خدائے خالق کی نافرمانی پائی جائے۔تو اس میں مخلوق کی اطاعت کو بالائے طاق رکھنا چاہیے۔اور اپنے خالق کے حکم کے خلاف کبھی بھی نہ کرنا چاہیے)۔

⇦ حرام کاموں سے پرہیز کرنے سے بڑھ کر کوئی پرہیز گاری زیادہ نافع نہیں اور ظلم سے دبائے ہوئے حقوق واپس کر دینے سے بڑھ کر کوئی عدل زیادہ افضل نہیں۔

⇦ حرص کے سوا کسی صورت میں مال جمع نہیں ہوتا۔اور حریص ہمیشہ شقی اور مذموم رہتا ہے۔اور بخل کے سوا کسی وجہ سے مال باقی نہیں رہتا۔اور بخیل ہمیشہ ملوم ہوتا ہے۔

⇦ جب تک موت نفس کے سر پر نہ آئے۔تو یہ امیدوں سے فارغ نہیں ہوتا۔

⇦ آدمی کو بدن سے جدا ہونے یعنی مرتے دم تک اعمال صالحہ سے لاپرواہ ہوسکتا۔جو شخص خلق خدا پر ظلم کرتا۔اور ظلم کے زخموں سے اپنے بدن کو مجروح رکھتا ہے۔وہ قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔

⇦ کسی شخص کو عمل صالح کی تلاش اور ضروری زادراہ سے بے نیازی حاصل نہیں۔

⇦ خدائے پاک کی اطاعت کے سوا انسان سعادت مند نہیں ہوتا۔اور اسکی نافرمانی کے سوا بدبخت اور شقاوت مند نہیں ہوتا۔

⇦ جب تک آدمی ان چیزوں کو محبوب نہ رکھے جو خدائے پاک کو محبوب اور پسند ہیں۔اور ان چیزوں کو برا نہ سمجھے جو اس کے نزدیک بری اور ناپسند ہیں۔تب تک اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

⇦ جب تک آدمی کو ان چیزوں کی نسبت جو اسکے ہاتھ میں ہیں۔ان چیزوں پر

زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ جو خدائے پاک کے پاس ہیں تب تک اس کا ایمان صادق نہیں ہوتا۔

⇦ وہ شخص عقلمند نہیں ہے۔ جو اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور آج کے کام کو کل پر چھوڑتا ہے۔

⇦ دنیا کی آرائش دائم نہیں رہتی اسکی خوشی ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔

⇦ خدا تعالیٰ کے احکام اور اسکی حدود کی پابندی کے سوا کوئی شخص سعادت مند نہیں ہوتا۔ اور ان کے ضائع کیے بغیر کوئی شخص شقاوت مند نہیں ہوتا۔

⇦ حرام چیزوں کے چھوڑنے اور گناہوں سے پرہیز کرنے سے بڑھ کر کوئی پرہیز گاری زیادہ نافع نہیں۔

⇦ کسی شخص کو زمانے کی گردشوں سے اطمینان نہیں اور کوئی شخص ان کے حوادث سے سلامت نہیں۔

⇦ تقویٰ کے ہوتے کوئی چیز ہلاک نہیں ہوتی اور کوئی زراعت پیاسی نہیں رہتی۔

⇦ جو شخص طمع سے خالی اور پرہیز گاری کے ساتھ آراستہ نہ ہو اس کا زہد کچھ فائدہ مند نہیں۔

⇦ خدائے جل جلالہ کو یہ آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ بلکہ مومن کے دل حقیقت ایمان کی بدولت اسے ادراک کرتے ہیں۔

⇦ کلمہ لا الہ الا اللہ ایمان کا اصل۔ احسان کی ابتدا۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی کا باعث اور شیطان کی ذلت اور خواری کا موجب ہے۔

⇦ زبان کے محفوظ رکھنے اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے سے بڑھ کر انسان کے حق میں کوئی چیز زیادہ سود مند نہیں۔

⇦ صابر آدمی گو دیر سے کامیاب ہو۔ مگر کامیابی سے محروم نہیں رہتا۔

⇦ **ایمان** اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے سے بڑھ کر انسان کے حق میں کوئی زیادہ مفید ذخیرہ نہیں۔

⇦ **آدمی** کو اپنے مقاصد اور حاجتیں پورا کرنے میں تین امور کی پابندی ضروری ہے۔ کہ ان کے بغیر انکی درستی نہیں ہوسکتی۔ (۱) کتنا ہی بڑا کام ہو۔ اسے چھوٹا خیال کرنا چاہئے۔ تا کہ وہ عظمت کے ساتھ انجام پذیر ہو۔ (۲) اپنی راز کی باتوں کو محفوظ رکھنا چاہئے تا کہ خوبی کے ساتھ ظاہر ہوں۔ (۳) انکے انجام دینے میں کاہلی اور سستی کو ترک کر کے عجلت اور ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے تا کہ خوشنمائی کے ساتھ ختم ہوں۔

⇦ **کوئی** شخص آخرت کی عزت اور مراتب عالیہ کو مندرجہ ذیل تین چیزوں کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔ (۱) اخلاص عمل (۲) دنیا کی فضول امیدوں کو چھوٹا کرنا۔ (۳) تقویٰ کو لازم پکڑنا۔

⇦ **مصائب** اور آفات کی تلخی کے ہوتے لذت کی حلاوت اور شیرینی محسوس نہیں ہوتی۔

⇦ **گناہ** کی لذت آخرت کی رسوائی اور دردناک عذابوں کے برابر نہیں ہوسکتی۔

⇦ **حق** کی تلخی پر وہی شخص صبر کرتا ہے۔ جس کو اس کے انجام کی حلاوت کا یقین حاصل ہو۔

⇦ **جنت** کے ساتھ وہی کامیاب ہوتا ہے جس کا باطن اچھا اور نیت خالص ہو۔

⇦ **اپنے** علم پر عمل وہی شخص نہیں کرتا جسے حصول ثواب میں شک ہوتا ہے۔ اور علم کے مطابق عمل وہی کرتا ہے جسے فضیلت اجر کا یقین حاصل ہوتا ہے۔

⇦ **نیکی** اور احسان کے بوجھ اٹھانے کے سوا مروت کامل نہیں ہوتی۔ اور مرغوب طبع چیزوں کے خلاف کی تکلیف جھیلے بغیر بھلائی موجود نہیں ہوسکتی۔

⇦ مومن ضرور حلیم اور رحم دل ہوتا ہے۔ اور صحیح دل سے ضرور صحیح مضمون نکلتا ہے۔

⇦ جو شخص ادب سے خالی او فضولیات کی طرف مائل ہو وہ رئیس اور سردار نہیں ہوسکتا۔

⇦ جو شخص کھیل کود کا عاشق اور عیش وطرب کا شیدا ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔

⇦ عالم شخص عمل صالح کی زیادتی سے بے نیاز نہیں ہوتا۔ اور عقلمند اور ہوشیار آدمی درست اور غالب رائے سے کبھی بھی بے پرواہ نہیں رہتا۔

⇦ کمینے شخص سے بردباری کے سوا بدلہ نہیں لے سکتے۔ اور برائی کرنے والے کا سب سے اچھا مقابلہ یہ ہے۔ کہ اس سے درگزر کیا جائے۔

⇦ جو شخص قدر شناس نہ ہو۔ اس کے ساتھ نیکی کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور خدائے پاک کے نزدیک عقل عارف اور نفس کی برائی سے منہ پھیرنے والے کے سوا کوئی شخص پاک نہیں۔

⇦ جھوٹے شخصوں میں خیر وخوبی کا نام نہیں اور جھوٹے علماء کو بھلائی سے کوئی کام نہیں۔

⇦ اس قوم میں کوئی بہتری نہیں۔ جو دوسروں کی خیر خواہی نہیں کرتی۔ اور نہ خیر خواہوں کو دوست رکھتی ہے۔

⇦ دنیا میں دو شخصوں کے سوا کسی کیلئے کوئی خیر اور خوبی نہیں۔ (۱) وہ شخص جو گناہ کرتا ہے تو توبہ سے ان کا تدارک کر لیتا ہے۔ (۲) خدائے پاک کی اطاعت میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔

⇦ جس شخص کے شر سے لوگ نجات نہیں پاتے وہ خدائے پاک کے عذاب سے نجات نہ پائے گا۔ اور جس شخص کے ظلم سے لوگ محفوظ نہیں رہتے۔ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ نہ ہوگا۔

⇦ **کثرت** رکوع اور سجود کے سوا کوئی چیز خدا تعالیٰ سے نزدیک نہیں کرتی۔ اور رضا بقضا اور قناعت کے برابر کوئی چیز فاقہ اور محتاجی کو دور نہیں کرتی۔

⇦ **جو شخص** اپنی موت سے بھاگتا ہے اس پر کوئی ملامت نہیں۔ اور اس بھائی میں کوئی بھلائی نہیں جو اپنے حقوق کے برابر تیرے حقوق کو ضروری نہیں سمجھتا۔

⇦ **دوزخ** کی حالت کو بیان فرماتے ہیں۔ کہ اس میں رہنے والے کبھی اس سے باہر نہ نکلیں گے۔ اس کے قیدی کوئی معاوضہ دیکر رہائی نہ پائیں گے۔ اور اسکے زنجیر کبھی توڑے نہ جائیں گے۔ اس گھر میں رہنے کی کوئی مدت مقرر نہیں جو ختم ہو جائے اور اہل دوزخ کیلئے کوئی مدت معین نہیں جو گزر جائے اور اس کے بعد نجات پائیں۔

⇦ **کسی** کی مذمت میں فرماتے ہیں کہ یہ شخص نہ تو مصیبت میں صبر کرتا ہے اور نہ خدا کے خوف سے ڈرتا ہے۔ نہ ہدایت کی راہ جانتا ہے۔ کہ اسکی پیروی کرے۔ اور نہ ہلاکت کے دروازے کو سمجھتا ہے کہ اس سے منہ پھیر لے۔

⇦ **ان** چہروں پر پھٹکار ہے جو صرف برائی کے وقت دکھائی دیتے ہیں۔

⇦ **سیاست** میں عدل کرنے کے برابر کوئی ریاست نہیں۔

⇦ **حسن** باطن کے سوا ظاہر کی خوبی میں کوئی خیر اور بہتری نہیں۔ اور تکبر۔ ظلم اور فخر کی خصلت میں ذرا بھر خوبی نہیں۔

⇦ **جس شخص** پر غضب اور شہوت غالب آجائے اسے عقلمند نہ شمار کرنا چاہئے۔

⇦ **ریاضت** سے اسی شخص کو فائدہ ہوتا ہے جس کا نفس عالی ہمت اور بیدار ہو۔

⇦ **اور احسان** کرنا بہت ہی نفع بخشتا ہے جب ایسے شخص کے ساتھ احسان کیا جائے۔ جو عہد کا پکا اور وفادار ہو۔

⇦ **اس لذت** میں کوئی خوبی نہیں جس سے ندامت پیش آئے۔ اور اس شہوت میں

کچھ بہتری نہیں۔ جس کے بعد عذاب کی صورت نظر آئے۔

⇦ آل بیت کرامؓ کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ اس امت میں پیغمبر ﷺ کے رشتے کے لحاظ سے کوئی شخص ان کے ساتھ برابر نہیں۔ اور جن لوگوں پر ہمیشہ سے انکے احسان جاری ہیں۔ وہ انکے ساتھ کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

⇦ تقویٰ سے بڑھ کر کوئی شرافت اعلیٰ نہیں اور خواہش نفس کی پیروی سے بڑھ کر کوئی ہلاکت بڑی نہیں۔

⇦ پرہیز گاری سے بڑھ کر زیادہ افضل کوئی عمل نہیں اور لالچ سے بڑھ کر زیادہ بڑی کوئی ذلت نہیں۔

⇦ عافیت سے بڑھ کر زیادہ عمدہ کوئی لباس نہیں اور صدق نیت اور اخلاص عمل سے بڑھ کر زیادہ بہتر کوئی احساس نہیں۔

⇦ اگر عقل کے ساتھ علم۔ علم کے ساتھ حلم اور حلم کے ساتھ قدرت ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی اچھی چیز نہیں۔

⇦ کمینہ آدمی کسی شخص کی خیر خواہی اسی وقت کرتا ہے۔ جب اس سے کسی چیز کے ملنے کی امید رکھتا یا اس سے دیتا ہو اور جب امید اور دباؤ دور ہو جائے تو پھر اپنے اصل کی طرف لوٹ آتا ہے۔

⇦ امن سے بڑھ کر کوئی اچھی نعمت اور بھلائی نہیں۔ اور دیگر جتلانے سے بڑھ کر زیادہ بُری کوئی بُرائی نہیں۔

⇦ اس دل میں جو خدا تعالیٰ کے خوف سے نہ ڈرے۔ اس آنکھ میں جو اس کے ڈر سے نہ روئے۔ اور اس عمل میں جس سے کچھ نفع نہ ہو۔ کوئی خیر اور خوبی نہیں۔ اور یقین اور پرہیز گاری کے بغیر عمل سے کچھ نفع نہیں۔

⇦ کسی دل میں حکمت اور شہوت دونوں اکٹھی نہیں ہوتیں۔ اور عصمت کے بغیر

حکمت وعلم کچھ کام نہیں آتے۔

⇦ اس شخص سے بڑھ کر جو اپنے نفس کو مغلوب کر کے اس کا مالک ہو جائے کوئی زور آور زیادہ قوی اور بہادر نہیں اور اس شخص سے بڑھ کر جو اپنے نفس کو بیکار چھوڑ کر اسے ہلاک کر دے کوئی کمزور زیادہ عاجز نہیں۔

⇦ بے تدبیری کے ساتھ دولتمندی حاصل نہیں ہوتی۔ اور حسن تدبیر کے ہوتے محتاجی پیش نہیں آتی۔

⇦ عالم شخص جب تک ان علماء کا جو اس سے اعلیٰ پایہ رکھتے ہیں۔ رشک نہ کرے اور جو اس سے کم درجہ ہیں ان کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم کے ذریعے دنیا جمع نہ کرے تب تک وہ حاکم کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

باب نمبر 80

⇦ جنابِ امیر المومنین ؓ فرماتے ہیں کہ عقلمند کو چاہئے کہ وہ کسی بھی حال میں اپنے پروردگار کی اطاعت اور مجاہدہ نفس سے فارغ نہ رہے۔

⇦ عقلمند کو چاہئے۔ کہ آخرت کیلئے اعمال صالحہ کمائے اور جان کے پرواز کرنے اور قبر میں آنے سے پہلے وہاں کیلئے بہت ساز اور زادِ راہ بنائے۔

⇦ مومن کو چاہئے۔ کہ جب اسے خداتعالیٰ کی نافرمانی کا خیال آئے۔ تو پروردگار سے حیا کرے اور اس سے شرمائے۔

⇦ مومن کو چاہئے۔ کہ اطاعت کو لازم پکڑے پرہیزگاری اور قناعت کو اپنا لباس بنائے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو پہچانتا ہے اسے لازم ہے۔ کہ اس کا دل اسکی امید اور خوف سے خالی نہ رہے۔ اور جو شخص اپنے نفس کی حقیقت جانتا ہے اسے لازم ہے کہ قناعت اور عفت کو لازم پکڑے رہے۔

⇦ جو شخص دنیا کی حقیقت سمجھتا ہے اسے ضروری ہے۔ کہ اسکی رغبت سے دور ہو جائے۔ اور جو شخص دارِ فانی کی کیفیت جانتا ہے۔ اسے ضرور ہے کہ وہ آخرت کیلئے عمل صالح کمائے۔

⇦ جو شخص اپنے نفس کی شرافت کو سمجھتا ہے اسے لازم ہے کہ اسکو دنیا کی آلودگی سے پاک وصاف رکھے۔ اور جو شخص یہ جانتا ہے۔ کہ اسے یہاں سے بہت جلد کوچ کرنا ہے۔ وہ اپنے سفر کیلئے اچھی طرح سے سامان تیار کرے۔

⇦ عقلمند کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ اور اپنے ہمیشہ رہنے کا گھر آباد کرے۔

⇦ جس شخص کو یہ یقین ہے۔ کہ دنیا بہت جلد زائل ہونیوالی ہے۔ اسے لازم ہے کہ اسکی رغبت چھوڑ دے اور جس کو آخرت کے بقا اور دوام کا علم ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کیلئے کچھ کمائے۔ اور جوڑ لے۔

⇦ جو شخص خدائے پاک کو جانتا ہے اسے لازم ہے کہ اسکی ذات پاک پر توکل کرے اور جو شخص اپنے نفس کو پہچانتا ہے اسے ضروری ہے کہ ہمیشہ غم اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ کی فکر میں رہے۔

⇦ جو شخص زمانے کی حالت کو جانتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اسکی گردشوں اور مصیبتوں سے بے فکر نہ رہے۔

⇦ جو شخص لوگوں کے حالات سے واقف ہے۔ اسے لازم ہے۔ کہ ان کے مال ودولت کی خواہش نہ رکھے۔ جو شخص بُرے لوگوں کو پہچانتا ہے اسے لازم ہے۔ کہ ان سے الگ رہے۔

⇦ جو شخص بدکاروں کی حالت سے واقف ہے اسے ضروری ہے۔ کہ انکے اعمال سے دور رہے۔

⇦ عقلمند کو چاہئے۔ کہ اپنے مال کے ذریعے تعریف کمائے۔ نام پائے اور اپنے آپ کو سوال سے بچائے۔

⇦ اس بات کی ضرورت ہے کہ آدمی کے افعال اسکے اقوال سے اچھے ہوں نہ یہ کہ اسکے اقوال تو بھلے ہوں اور افعال خراب اور بُرے۔

⇦ سچا آدمی سچائی کی بدولت اس مرتبے کو پہنچ جاتا ہے جسے جھوٹا اپنے مکروحیلہ سے پا نہیں سکتا۔

⇦ **عقلمند** کو چاہئے۔ کہ جاہل اور نادان سے اس طرح کلام کرے۔ جس طرح طبیب بیمار سے گفتگو کرتا ہے۔

⇦ **آدمی** کو ضروری ہے۔ کہ دنیا کے امراض (حرص۔ حب۔ جاہ وغیرہ) کا علاج اس طرح سے کرے۔ جس طرح بیمار اپنے جسمانی امراض کی دوا کرتا ہے۔ اور اسکی لذتوں سے اس طرح پرہیز کرے کہ جس طرح مریض مضر چیزوں سے پرہیز رکھتا ہے۔

⇦ **چاہیئے** کہ آدمی کا علم اسکی گفتگو اور بیان سے زائد اور اسکی عقل اسکی زبان پر غالب ہو۔ اور جو باتیں زبان سے نکلتی ہیں۔ ان سے آدمی کی عقل کا اندازہ معلوم ہو جاتا ہے۔

⇦ **عقلمند** کو چاہئے۔ کہ مال ودولت۔ زور وقوت۔ علم ولیاقت کے نشے اور مدح وثنا اور جوانی کی ابتدا کی مستی سے بچا رہے۔ ان میں ایسی گندی اور ناپاک بو بھری ہوئی ہے۔ جو عقل کو سلب کر دیتی ہے اور وقار کو کھو دیتی ہے۔

⇦ **آدمی** کو چاہئے۔ نیک علماء کی صحبت میں زیادہ رہے۔ اور شریروں اور بدکاروں کی نزدیکی سے پرہیز کرے۔

⇦ **جو شخص** احمقوں کی دوستی کو غنیمت سمجھتا ہے وہ ذلیل اور خوار ہونے کے لائق اور سزاوار ہے۔

⇦ **جو شخص** اپنے نفس کی اصلاح کرنی چاہتا ہے۔ اسے لازم ہے کہ وہ قدم پھسلنے کے خوف سے ہمیشہ اپنے بچاؤ کی فکر میں رہے اور اپنے گناہوں پر نادم ہوتا رہے۔

⇦ **آدمی** کو چاہئے۔ کہ اپنی بلند ہمتی۔ وفائے عہد اور کثرت کے ساتھ سخاوت کرنے پر فخر کرے نہ کہ اپنے باپ دادا کی بوسیدہ ہڈیوں اور اپنی رذیل صفتوں پر

اتر آئے۔

⇦ عقلمند کو چاہئے۔ کہ جب لوگوں کو علم پڑھائے تو انکو زیادہ ملامت نہ کرے۔ اور سخت وست نہ سنائے۔ اور اگر خود پڑھنے لگے۔ تو ہر ایک بات پر ہاں میں ہاں نہ ملائے۔ بلکہ ہر ایک مسئلے کی تحقیق کرتا جائے۔

باب نمبر 81

⇦ جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ آدمی کا ایمان احکام شریعت کے تسلیم کرنے اور اطاعت کے پابند رہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ اور آدمی کی عقل عفت اور قناعت کے ساتھ آراستہ ہونے سے معلوم ہوتی ہے۔

⇦ آدمی کی گفتگو سے اس کی عقل کا پتہ چلتا ہے۔

⇦ مندرجہ ذیل: چار چیزیں آدمی کے ادبار کی نشانی ہیں۔ (۱) بدتدبیری (۲) بیجا فضول خرچی (۳) ہر کسی پر بے اعتباری (۴) لوگوں کے دھوکے میں آجانا۔

⇦ آدمی کا دین دو باتوں سے معلوم ہو جاتا ہے۔ (۱) حسن تقوٰی (۲) صدق ورع۔

⇦ آدمی کی شرارت اور برائی دو چیزوں سے معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱) کثرت حرص (۲) شدت طمع۔

⇦ آدمی کی عقل اس کے کلام کی خوبی سے اور نجابت اصل اسکے افعال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

⇦ آدمی کی بزرگی تھوڑا بولنے اور اسکی فضیلت کثرت تحمل (بردباری) سے معلوم ہوتی ہے۔

⇦ آدمی کی شرافت اسکی کشادہ روئی کے حسن اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

⇦ محسن لوگوں کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ ان کے نیک کاموں اور اچھی خصلتوں کا

ذکر نیک لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتا ہے۔

⇦ **مندرجہ ذیل** چار چیزیں سلطنت کے ادبار اور زوال کی نشانی ہیں۔(۱)اصول کا خیال نہ رکھنا(۲)فروعی باتوں کے پیچھے پڑنا(۳)کمینوں کے مراتب بڑھانا (۴)شریفوں کے مدارج گھٹانا۔

⇦ **تین چیزیں** مروت کی نشانی ہیں۔(۱) کثرت حیا(۲) مال خرچ کرنا (۳) کسی کو تکلیف نہ دینا۔

⇦ **کمینے** کی تین علامتیں ہیں۔(۱) برے کام(۲) بدخلقی(۳) مذموم بخل کرنا۔

⇦ **ایمان** کی تین علامتیں ہیں۔(۱) کثرت تقویٰ (۲) نفس کی شہوتوں کو دبا رکھنا (۳) نفسانی خواہشوں پر غالب آنا۔

⇦ **تمہاری** فضیلت تمہارے عمل سے اور تمہارا شرف و کرم تمہارے بذل (مال خرچ کرنا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

⇦ **صدق** یقین کی تین نشانیاں ہیں (۱) دنیا کی فضول امیدوں کو چھوٹا کرنا (۲) اخلاص عمل (۳) دنیا سے بے رغبت ہونا۔

⇦ **آدمی** کا علم کثرت تحمل (لوگوں کی باتوں کو برداشت کرنا) اور اسکی بزرگی کثرت انعام سے ظاہر ہوتی ہے۔

⇦ **موجودہ** چیزوں کی حالت سے آئندہ چیزوں کی حالت کا پتہ چل سکتا ہے۔

⇦ **آدمی** کی مروت تین چیزوں سے معلوم ہوتی ہے۔(۱) لوگوں کے ساتھ عام طور پر نیکی کرنا(۲) مال کے ساتھ احسان کرنا(۳) احسان کر کے منت نہ رکھنا۔

⇦ **آدمی** کی عقل کثرت وقار اور حسن احتمال سے اور اس کی شرافت اصل حسن افعال سے ظاہر ہوتی ہے۔

باب نمبر 82

- جناب امیر المومنینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ تھوڑا سا ظن بھی شک ہے۔ اور تھوڑی غیبت بھی جھوٹ اور بہتان ہے۔
- تھوڑا شک بھی یقین بگاڑ دیتا اور تھوڑی سی دنیا بھی دین کو خراب کر دیتی ہے۔
- تھوڑا سا لالچ بہت سی پرہیز گاری کو بگاڑ دیتا اور تھوڑی سی حرص بہت سے لالچ کی طرف کھینچتی ہے۔
- تھوڑا سا دین بہت سی دنیا سے بہتر ہے۔
- تھوڑا علم فساد عمل کا موجب ہے اور تھوڑی سی خواہش نفسانی عقل کو بگاڑ دیتی ہے۔
- تھوڑی سی امید عمل کو فاسد کر دیتی ہے۔ اور تھوڑا مال جو کافی ہو اس کثیر سے بہتر ہے۔ جو سرکشی کا موجب ہو۔
- تھوڑی دنیا کفایت کرتی اور زیادہ ہلاک کرتی ہے۔
- تھوڑا سا حق بہت سے باطل دور کر دیتا ہے اور تھوڑا سا علم بہت سے جہل کو مٹا دیتا ہے۔
- تھوڑا سا مال عطا کرنا بہانہ جوئی اور عذر پیش کرنے سے اچھا ہے اور استغفار کے ساتھ تھوڑی سی توبہ گناہوں اور ان پر اصرار کرنے کو مٹا دیتی ہے۔
- دنیا کا تھوڑا سا مال اس کے بہت سے ساز و سامان سے بہتر ہے۔
- دنیا کے مال کی وہ مقدار جس سے حاجت برآوری ہو جائے اس سے اچھی ہے جو ہلاکت کو پہنچائے۔

باب نمبر 83

⇦ جناب امیر المومنین ؓ ارشاد فرماتے ہیں۔اے دنیا کی رغبت کے قیدی لوگو اسکی رغبت سے باز آ جاؤ۔کیونکہ دنیا کی طرف جھکنے والا اس وقت چوکنا ہوتا ہے۔ جب زمانہ اپنے حوادث کے دانت اس پر پیسنے لگتا اور یہ انکی آواز سنتا ہے۔

⇦ اے نیکی اور احسان کرنے والو اپنے احسان کی منت نہ رکھو۔اور اسے مت جتلاؤ کیونکہ جتلانے سے نیکی اور احسان برباد ہو جاتا ہے۔

⇦ اے اللہ کے بندے گناہ کی وجہ سے کسی شخص کو عیب لگانے میں جلدی نہ کر۔ شاید کہ خدائے غفور اس کا گناہ معاف فرمائے۔اور اپنی جان پر چھوٹے سے گناہ سے بھی بے فکر نہ ہو۔شاید کہ تو اسی کی وجہ سے عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جائے۔

⇦ اے ابن آدم جب تو دیکھتا ہے کہ خدا پاک کی نعمتیں تجھے لگاتار پہنچ رہی ہیں۔تو اسکی نافرمانی سے پرہیز کر۔اور شکر گزاری کے ساتھ اسکی نعمتوں کو محفوظ رکھ۔

⇦ اے دنیا تو مجھ سے دُور ہو جا۔کیا تو مجھ سے تعرض کرتی اور میری مشتاق بنتی ہے۔خدائے پاک مجھ پر تیرا وقت نہ لائے تو میرے سوا کسی اور کو دھوکا دے مجھے تیری کچھ حاجت نہیں۔میں نے تجھے تین طلاق دے دیئے ہیں۔اب ان میں رجوع نہیں ہو سکتا۔تیرا عیش و آرام تھوڑا۔تیرے خطرے زیادہ اور تیرے عاشق ذلیل و خوار ہیں۔افسوس کہ اپنے پاس سامان بہت تھوڑا۔راستہ نہایت لمبا۔سفر بہت دور کا اور جہاں پہنچنا ہے وہ مکان بڑا خطرناک ہے۔

⇦ اے دنیا کے بندو۔ ہر وقت اس کے واسطے کوشش کرنے والو۔ جب تم دن بھر خرید وفروخت میں مشغول رہتے رات کو اپنے بستروں پر لوٹتے اور نیند سے خراٹے لیتے۔ آٹھ پہر میں آخرت سے غافل رہتے اور اعمال صالحہ میں آج کل کرتے رہتے ہو۔ تو بتلاؤ۔ کہ راہ پر آنے کی کب فکر کرو گے۔ سفر کیلئے کب سامان بناؤ گے اور آخرت کے معاملے کی کب فکر کرو گے۔

⇦ اے لوگو! کب تک تمہیں وعظ ونصیحت سنایا جائے گا۔ اور تم اسے قبول نہ کرو گے کئی وعظ تم کو سنا چکے۔ کئی ڈرانے والے ڈرا چکے۔ کئی منع کرنیوالے منع فرما چکے۔ علمائے دین احکام الٰہی پہنچا چکے۔ انبیاء اور رسول ہدایت کے راستے بتلا چکے۔ خدا تعالیٰ کی حجت کو تم پر قائم کر دیا۔ اور شریعت کے راستے کو ظاہر اور واضح فرما دیا۔ تم کو لازم ہے۔ کہ اعمال صالحہ میں جلدی کرو۔ اور فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھو کہ آج عمل کا موقع ہے۔ اور کوئی حساب نہیں اور کل حساب ہوگا اور عمل کا کوئی موقع نہ ملے گا۔ اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ کی طرف لوٹتے ہیں۔

⇦ اے لوگو! دنیا کی رغبت چھوڑ دو۔ کیونکہ اسکی عمر بہت چھوٹی اور اس میں خیر نہایت تھوڑی ہے۔ یہ سفر اور روانگی کا گھر اور ناخوشی کا مقام ہے۔ یہ موت کے نزدیک کر دیتی اور امیدوں کے سر پر پانی پھیر دیتی ہے۔ خبردار کہ یہ مکار سامنے آ کر تم کو اپنا جلوہ دکھاتی اور پھر سرکشی سے پیچھے ہٹ جاتی اور جھوٹ اور خیانت سے پیش آتی ہے۔

⇦ اے ابوذر تو نے مخالفوں پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی وجہ سے غصہ کیا ہے۔ پس تو اسی خدائے پاک سے ثواب کی امید رکھ۔ کہ جس کیلئے غصہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات کا خوف کیا ہے۔ کہ کہیں تو انکی دنیا نہ لے بلے اور تو اس

بات سے ڈرا ہے۔ کہ کہیں وہ تیرے دین کو نقصان پہنچائیں۔ پس وہ دنیا جس کی وجہ سے وہ تجھے ڈراتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں چھوڑ دے اور جس دین کی وجہ سے تو ان سے ڈرتا ہے۔ اسے لیکر بھاگ جا۔ جو چیز تو نے ان کے ہاتھ سے بچا رکھی ہے وہ اس کے نہایت محتاج ہیں اور جو چیز ان کے ہاتھ آئی ہے اس کی تجھے کوئی ضرورت نہیں۔

⇦ اگر ساتوں آسمان اور زمین کسی بندے پر بند ہو جائیں اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور بنا دیتا ہے۔ تجھے صرف حق کے ساتھ مانوس اور باطل سے وحشت ہونا چاہئے۔ اگر تو ان کی دنیا سے دُور ہٹے گا۔ تو وہ تجھے دوست رکھیں گے۔ اور اگر اس سے قطع تعلق کرلے گا۔ تو تجھ سے کچھ خوف نہ کھائیں گے۔

⇦ اے اہل غرور تم کو دنیا کی کس چیز نے مغرور کر رکھا ہے یہ ایسا گھر ہے۔ کہ اس میں بھلائی بہت قلیل۔ اس میں طرح طرح کے شر موجود۔ اسکی نعمتیں شریع الزوال اور مسلوب۔ اس سے صلع رکھنے والا مغلوب۔ اس کا مالک درحقیقت غلام اور مملوک اور اس کا سامان آخر کار متروک ہے۔

⇦ اے لوگو! ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں خدائے پاک کی توحید کی کوئی دلیل زیادہ مضبوط نہیں۔ اور اسکی پاک کتاب قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ حکمت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے تم میں سے اسی شخص کی تعریف فرمائی ہے۔ جو اسکی رسی کو مضبوط پکڑے اور اس کے نبی کی پیروی کرے۔ جو لوگ تم سے پہلے ہلاک ہو چکے ہیں وہ اسی وقت ہلاک ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے خدائے پاک کی نافرمانی کی۔ اس کے حکموں کے خلاف کیا اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرنے لگے۔ اسی واسطے خدائے پاک ارشاد فرماتا ہے۔ کہ جو

لوگ اس کے حکم کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کو اس بات کا اندیشہ رکھنا چاہئے۔ کہ ان پر کوئی فتنہ آپڑے گا۔ یا ان کو سخت عذاب پہنچے گا۔

⇦ اے لوگو! جو شخص تمہیں نصیحت کرے۔ اسکی نصیحت کو قبول کرو۔ جو شخص نصیحت کو تمہارے پاس پہنچائے اسکی اطاعت بجالاؤ۔ اس بات کو سمجھ لو۔ کہ خدائے پاک نے ان ہی دلوں کی تعریف فرمائی ہے جو حکمت کو اچھی طرح سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ان ہی لوگوں کو سراہا ہے جو حق کو جلدی سے قبول کرتے ہیں اور یہ بھی سمجھو کہ جہاد اکبر خود نفس کا جہاد ہے۔ اپنے نفوس کے جہاد میں مشغول رہو۔ تا کہ سعادت ابدی حاصل ہو۔ قال قیل کو چھوڑ دو۔ تا کہ سلامت رہو۔ خدائے پاک کو کثرت سے یاد کرو تا کہ غنیمت ہاتھ آئے۔ اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو تا کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دائمی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیابی پاؤ۔

⇦ سچا آدمی اپنی سچائی کی بدولت اس درجے کو پہنچتا ہے۔ کہ جھوٹا اپنے حیلے کے ذریعے اس تک نہیں پہنچتا۔

⇦ عالم علم کے طفیل۔ معمر شخص اپنی پیری کے باعث۔ نیکی کرنے والا اپنی نیکی کی بدولت اور بادشاہ اپنی سلطنت کی وجہ سے عزت واکرام کے قابل ہے۔

⇦ ہر ایک آدمی کا کلام اس کی عقل کو ظاہر کرتا ہے۔

⇦ آدمیوں کے درجے علم اور عقل کے مطابق ہوتے ہیں نہ مال اور اصل (نسب) سے۔

⇦ بادشاہ کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) دل سمجھدار (۲) زبان بولنے والی (۳) جرات اور دل کی مضبوطی جسکی وجہ سے حق قائم کرنے میں حملہ آوری

کرے۔

⇦ یقین کو شک اور غلبہ ہوا و ہوس بگاڑ دیتے ہیں۔ لالچ پرہیزگاری کو اور بدکاری تقویٰ کو خراب کر دیتی ہے۔

⇦ کسی شخص کی مذمت میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ لوگ اسکی اطاعت کریں۔ اور یہ انکی بات پر نہ چلے۔ اور لوگ اس کے سب حقوق ادا کر دیں۔ اور یہ کسی کی حق ادائی نہ کرے۔ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ لوگ سخاوت کے ساتھ اس کی تعریف کریں۔ اور یہ کسی کو کچھ نہ دے۔ اور لوگ اس کے حقوق پورے ادا کر دیں۔ اور یہ کسی سے کچھ مطالبہ نہ کرے۔

⇦ گناہ کا اقرار کرنے سے اس قدر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کہ عذر کرنے سے اتنے معاف نہیں ہوتے۔

⇦ نیک لوگوں کی بھائی بندی ہر کوئی غنیمت سمجھتا اور برے اور بدکاروں کے معیت سے ہر کوئی پرہیز کرتا ہے۔

⇦ لوگوں پر آسانی کرو۔ اور تنگی نہ کرو۔ اور تخفیف سے پیش آؤ۔ اور بوجھ نہ ڈالو۔

⇦ جو شخص لوگوں سے غلط ملط رکھتا ہے اس کو کبھی برے ساتھیوں کا ساتھ ملتا ہے اور کبھی دشمنوں کے ساتھ سابقہ پڑتا ہے۔

⇦ اسلام ایمان کا۔ ایمان یقین کا۔ علم عمل کا۔ سخی سائل کا اور ایمان اخلاص کا محتاج ہے۔

⇦ مومن تکلیفوں سے اس طرح جانچا جاتا ہے۔ جیسا کھرا سونا آگ سے۔

⇦ علم حلم کا اور حلم غصے کو پی جانے کا محتاج ہے۔

⇦ آدمی کا امتحان اسکے فعل اور کام سے ہوتا ہے۔ نہ اسکی زبانی باتوں سے۔

⇦ آدمی کی قدر اس کے علم اور عقل سے معلوم ہوتی ہے۔

⇦ آدمی بچہ گم ہونے کی مصیبت میں سو رہتا ہے۔ مگر ظلم کی مصیبت میں نہیں سوتا۔

⇦ مظلوم کے انصاف پانے کا دن ظالم کے حق میں اس دن سے زیادہ سخت ہوگا جس میں ظالم نے مظلوم پر ظلم کیا تھا۔

⇦ تیرے حاسد کی طرف سے تجھے یہ بات خوش کرتی ہے۔ کہ وہ تیری خوشی سے ناخوش ہوتا ہے۔

⇦ تیرا علم تیری فضیلت کو اور تیرا بذل تیرے کرم وفضل کو ظاہر کرتا ہے۔

⇦ تقدیر الٰہی آدمی کی تدبیر پر غالب آجاتی ہے اور اس کی تدبیر ایسی الٹ پڑتی ہے کہ وہ اسی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

⇦ خدا تعالیٰ کا حکم اپنی تقدیر کے مطابق اور انسان کی مرضی اور تدبیر کے برخلاف اس پر جاری ہوتا ہے۔

⇦ مجھے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آدمی پرہیز گار ہو۔ اور لالچ سے دور رہے۔ لوگوں کے ساتھ حد سے زیادہ احسان کرے۔ اور اسے جتلائے نہیں۔

⇦ یہ بات مجھے خوش کرتی ہے۔ کہ آدمی ان لوگوں سے جو اس پر ظلم کریں۔ درگزر کرے۔ جو قطع تعلق کریں۔ ان سے پیوند رکھے۔ جو محروم رکھیں ان کو عطا کرے اور جو برائی کریں۔ ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی سے پیش آئے۔

⇦ آدمی چار چیزوں کے واسطے زیادہ قسم اٹھاتا ہے۔ (۱) وہ ذلت جسے اپنے آپ پر سمجھتا ہے (۲) وہ عاجزی جسے اپنی تصدیق کا ذریعہ ٹھہراتا ہے (۳) وہ زبان کی غلطی جس پر قسموں کو کلام کے بیچ میں لاتا اور کلام کو جوڑتا اور بناتا ہے (۴) وہ تہمت جس کے ساتھ مشہور ہو جائے۔

⇦ یہ بُری بات ہے کہ آدمی دوسرے لوگوں کو برے کاموں پر ڈانٹ پلائے۔ اور ان کو صفات رذیلہ اور برائیوں سے ہٹائے اور خود جب تنہائی کا موقع پائے تو ان کا مرتکب ہو جائے۔ اوران کے کرنے سے ذرا خوف نہ کھائے۔

⇦ راست گو کو اپنی راستی کی بدولت تین چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ (۱) اس پر لوگوں کو پورا اعتبار ہو جاتا ہے (۲) سب لوگ اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں (۳) اس کے رُعب سے لوگ ڈرتے ہیں۔

⇦ جھوٹے کو جھوٹ کی وجہ سے تین مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ (۱) خدا تعالیٰ اس سے ناخوش ہوتا ہے۔ (۲) لوگ اسے ذلیل اور خوار سمجھتے ہیں۔ (۳) خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی اس سے ناخوش رہتے ہیں۔

⇦ کسی شخص کی مذمت میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ شخص دنیا کے بارے میں باتیں تو زاہدوں کی سی کرتا ہے۔ اور کام ان لوگوں کی طرح کرتا ہے۔ جو اسکے راغب اور خواہشمند ہیں۔ لوگوں کے سامنے نیک لوگوں کی خصلتیں ظاہر کرتا اور باطن میں بدکاروں کے سے کام کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے موت کو بُرا سمجھتا ہے۔ مگر گناہوں سے باز نہیں آتا۔ گناہ نقد کرتا اور توبہ کا ادھار کرتا ہے۔ نیک لوگوں کی محبت کا دم بھرتا ہے۔ مگر ان کے سے کام نہیں کرتا۔ اور بُرے لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور خود ان ہی میں سے ہے۔ کہتا ہے کہ کام نہ کروں کہ کام کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ بلکہ بیٹھ کر یوں ہی خیالی پلاؤ پکاتا رہوں اور دنیا فانی کے حاصل کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ اور آخرت باقی کا خیال نہیں رکھتا۔ عطا شدہ نعمتوں کے شکریے سے عاجز اور لاچار ہے اور ان کی زیادتی کا طلب گار ہے۔ لوگوں کو سیدھی راہ بتلاتا اور خود اس پر نہیں چلتا۔ لوگوں کو بُرے

کام سے منع کرتا ہے مگر خود ان سے باز نہیں آتا۔ لوگوں کو اچھے کام بتلاتا اور خود ان کو نہیں کرتا۔ لوگوں سے تکلف کے ساتھ وہ کام کراتا ہے۔ جن کا ماہر نہ ہو اور اپنے اکثر ضروری کام ضائع کر دیتا ہے۔ لوگوں کو بھلے کام بتلاتا اور خود ان پر کاربند نہیں ہوتا۔ ان کو برائیوں سے ڈراتا اور خود ان سے نہیں بچتا۔ جو عمل اس نے نہیں کیے ان کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔ اور جو گناہ اس نے یقیناً کیے ہیں۔ ان کے عذاب سے بے غم رہتا ہے۔ اپنی ظاہر دینداری کے ذریعے سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے اور دل میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتا ہے۔ جو ظاہر کے خلاف ہیں۔ اپنے حقوق لوگوں کے ذمہ ضروری سمجھتا۔ اور ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا ہے۔ لوگوں کے گناہوں کی نسبت گناہوں سے کئی درجے زیادہ عذاب کا ڈر رکھتا ہے۔ اور اپنے اعمال کے ثواب کی امید اعمال سے کئی حصے زیادہ رکھتا ہے۔ خدائے پاک سے بڑے ثواب کی امید رکھتا اور بندوں سے چھوٹے چھوٹے کاموں کے سرانجام کا متوقع رہتا ہے۔ پھر بندوں کی ایسی اطاعت کرتا ہے۔ کہ ویسی اپنے پروردگار کی نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کے معاملے میں بندوں سے دبتا ہے اور بندوں کے معاملے میں خدائے پاک سے نہیں ڈرتا۔

⇦ جناب امیر المومنین ؓ منافقوں کی حالت بیان فرماتے ہیں۔ کہ یہ لوگ ظالمانہ چال چلتے اور لوگوں کی ضرر رسانی کے واسطے آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ انکی باتیں دوا اور ان کے کام لاعلاج بیماری ہیں۔ لوگوں سے تعریف کے خواہشمند رہتے اور مکافات اور جزا کی امید رکھتے ہیں۔ ناامیدی کے ساتھ طمع تک پہنچتے اور زبان سے مشتبہ باتیں نکالتے ہیں۔ باتوں میں نفاق کرتے اور وہم میں ڈالنے والی باتیں بیان کرتے ہیں۔

⇦ کسی شخص کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ جب لوگ حق اور ہدایت کو خواہش نفسانی کے تابع کرتے ہیں۔ تو یہ شخص خواہش نفسانی کو ہدایت کے تابع کرتا ہے۔ اور جب دوسرے لوگ قرآن کریم کو اپنی رائے کی طرف پھیرتے ہیں۔ تو یہ اپنی رائے کو قرآن کریم کی طرف پھیرتا ہے۔

⇦ لوگوں پر ایک وہ وقت آئے گا۔ کہ قرآن کریم کے حرف حروف اور اسلام کا محض نام ان میں باقی رہ جائیگا۔ (قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دینگے) اس وقت ان کی مسجدیں نہایت خوبصورت اور عالیشان ہونگی۔ مگر ہدایت سے خالی اور بے نشان ہونگی۔

⇦ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا۔ کہ اس میں ان ہی لوگوں کی قدر ہوگی جو مکار ہونگے۔ اور صرف ان لوگوں کو لائق اور عقلمند سمجھا جائیگا۔ جو بُرے اور بدکار ہونگے۔ اور جو لوگ منصف مزاج ہونگے۔ وہ ضعیف اور کمزور خیال کئے جائینگے۔ لوگ صدقے کو تاوان سمجھیں گے۔ صلہ رحمی کو احسان جانیں گے۔ عبادت کو فضول تکلیف خیال کرینگے۔ خواہش نفسانی ان پر غالب آ جائیگی اور ان میں ہدایت کا نام نہ ہوگا۔

⇦ آدمی کی زبان اسکی عقل کو ظاہر کرتی ہے اور اسکی گفتگو اسکی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

⇦ مجھے یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آدمی کی عقل اسکی زبان سے افضل اور بہتر ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اسکی زبان اس کی عقل سے زائد اور بڑھی ہوئی ہو۔

⇦ صابر آدمی آخر کار اپنے مطلب کو پالیتا اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔

⇦ اے بنی آدم تیری روزی تجھ سے بڑھ کر تیری طلب گار ہے۔ پس چاہئے کہ اسکی طلب میں شریعت کی سیدھی راہ پر چلے۔

⇦ آدمی کیلئے یہ نہایت قبیح اور مذموم بات ہے۔ کہ اس کے عمل اس کے علم کے مطابق نہ ہوں اور اسکے کام اسکے کلام کے موافق نہ ہوں۔

⇦ مؤلف کتاب کہتا ہے کہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے نہایت صحیح اور کارآمد نصائح اور بالکل سچے حالات بیان فرمائے ہیں۔

انا مدینۃ العلم و علی بابھا

اقوال حضرت علیؓ

انسائیکلوپیڈیا

ادارہ تصنیف و تالیف

ترتیب و تشکیل نو

یوسف مثالی
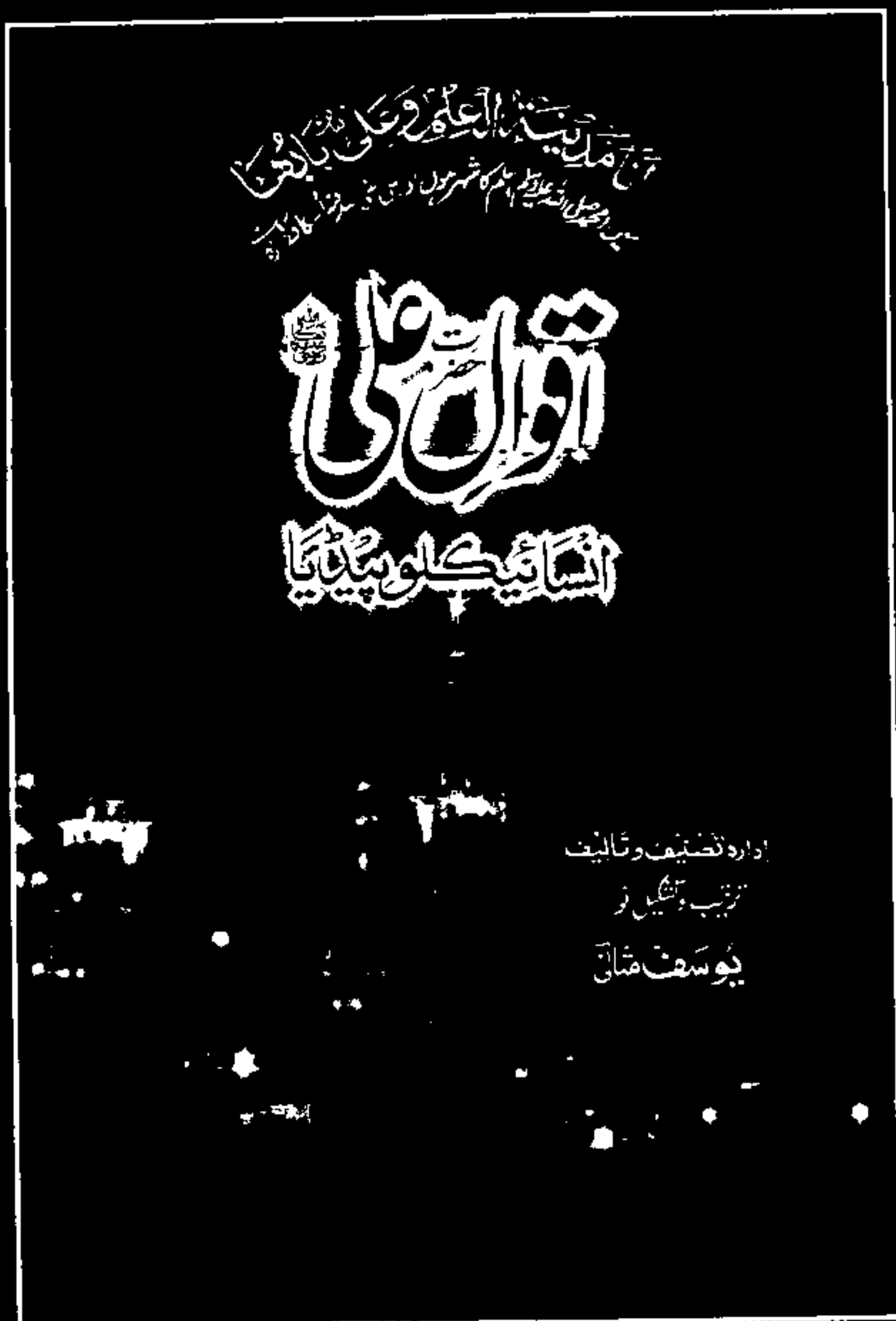
اقوال حضرت علیؓ (انسائیکلو پیڈیا) قرآن وسنت اور تجربات ومشاہدات سے کشید کردہ نصائح، جن کا ہر لفظ خزینۂ حکمت، بصیرت افروز اور بسیط معنوی لطافتوں کا احاطہ کئے ہوئے زندگی کے جملہ عوامل کا ترجمان ہے، جس سے آپ ہر لمحہ اور ہر موڑ پر رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کی تربیت میں ہر سطح پر سرخروئی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

بے شک یہ جواہر پارے اعلیٰ تہذیبی ورثہ ہیں جن سے فیضیابی ہمارے لئے باعث عزت ہی نہیں بلکہ ہمیں قلبی سکون اور ذہنی اُلجھنوں کا حل بھی مہیا کرتی ہے اور اس انمول تحفے (اقوال حضرت علیؓ) کی افادیت کا تہہ دل سے ممنون و احسان مند ہونے کا اعزاز بخشتی ہے